1927

THE SADAQAT
Cawnpore

REGD.

جمالِ پر تو حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں رہے
(احسن سنبھلی)

صداقت

ہفتہ وار

قیمت سالانہ سے/
ششماہی عہ/
فی پرچہ ا/

ایڈیٹر
...جہ عبدالسلام

کانپور - چہار شنبہ - ۵ جنوری سنہ ۱۹۲۷ء مطابق ۳۰ - جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۵ھ | نمبر ۱

ادبیات

مجذوب کی بڑ

سالِ نو کا خیر مقدم

(از مسٹر الفت بیگ مستانہ)

احباب کو سالِ نو مبارک
آیا ہے مہینہ جنوری کا
رخصت ہوئے حضرتِ دسمبر
گاتے ہوئے راگ خود سری کا
بڈھا جن ہو گیا روانہ
سایہ جو پڑا نئی پری کا
چلتے چلتے بھی رنگ لایا
غمزہ اُس کی فسوں گری کا
سب جسکو سمجھتے تھے بڑا دن
اِک کھیل تھا اس کی دلبری کا
بنگلوں پہ تھا ڈالیوں کا انبار
چمکا تھا نصیبہ افسری کا
تھی ٹھنڈی سڑک کہ حسن کی موج
دریا بہتا تھا شاعری کا
وہ سایہ، وہ حسن، وہ ادائیں
ہر سمت تھا رقص تیتری کا
...حسن موٹروں پر
وہ لطف نگاہ سرسری کا
...ل کی بارش
ابرو میں وہ بل ستم گری کا
...
ٹوٹا وہ طلسم دلبری کا
...
بچھنے لگا فرش جنوری کا
...
...ستری کا
خوش ہو کہ ہے سال نو...

پچھلی باتوں پہ خاک ڈالو
چھوڑو افسانہ خودسری کا
بس ہو چکی باہمی کشاکش
در بند کرو ستم گری کا
لالہ، پنڈت سے ہوں بغلگیر
جھگڑا ہوا ختم ممبری کا
خواجہ سے کہو کہ سر جھکائیں
بگڑے گا نہ کھیل مسٹری کا
ہندو مسلم بھی ایک ہو جائیں
رشتہ جوڑیں برادری کا

دیوانۂ شاعری سے کہدو
دعوے نہ کرے سخنوری کا
چوپائی کا درس لینے والے!
ٹوٹے نہ طلسم شاعری کا
صدقے تری خودنمائیوں کے
شہرہ ہے تری فسوں گری کا
"دانندۂ رازِ دہر" بنتا
واللہ یہ دعوے رہبری کا
غزلیں لے لے کے سب سے پڑھنا
پیشہ ہے عجب گداگری کا
بیکار ہیں شاعری کے نغمے
اب سیکھ لے راگ "بھرتھری" کا

اے "ساحرِ شعر" بننے والے
قائل ہوں میں تیری خودسری کا
پیوند کی بھی خبر نہیں کچھ
قالین میں جوڑ ہے دری کا
میدان میں آ تو میں بھی دیکھوں
جادو تری نازپروری کا
آ، "سحر طرازیاں" مری دیکھ
دم بند ہے سحر سامری کا
مستانہ مرا قلم ہے نشتر
کرتا ہوں میں کام سرجری کا

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ ۵ جنوری ۱۹۲۷ء

سوامی شردھانند جی

سوامی شردہانند جی کے افسوسناک قتل کا واقعہ ایسا نہیں ہے جس پر کوئی ہندوستانی محب وطن اپنے رنج وغم کا اظہار کیے بغیر رہ سکے۔

ہندوستان کی یہ انتہائی بدقسمتی ہے کہ اس ملک میں اب بھی ایسے انسان موجود ہیں جو مذہب کے نام پر نہایت رکیک اور قبیح افعال کرنے کے مرتکب ہوجاتے ہیں۔

فرقہ وارانہ جذبات ملک کے لیے جسقدر مضر اور مہلک ہیں وہ ظاہر ہیں اور اسی وجہ سے تمام محب وطن خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان اُنہوں نے ہمیشہ انکی مذمت کی ہے۔

ہندوستان ایک عظیم الشان براعظم ہے جسمیں مختلف العقائد انسان بستے ہیں اور اس پر طرفہ یہ کہ علم سے بے بہرہ ان حالات میں اگر بعض تنگ خیال اور مجنون لوگ یہاں ہوں تو کوئی تعجب نہیں۔

ہندو مسلمان دونوں کو یہ اچھی طرح اپنے ذہن نشین کرلینا چاہیے کہ یہ ناممکن ہے کہ ہندوستان سے ہندو یا مسلمان ایک دوسرے کو فنا کردیں ہندوستان کی تمام قوموں کو یہیں رہنا ہے اور یہیں مرنا۔ اس لیے ہندو اور مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ مخالف مذہبی عقائد رکھنے والے پیشواؤں اور رہنماؤں کا احترام کریں ورنہ بلا اس کے ہندوستان میں امن وامان کی زندگی بسر کرنا مشکل ہوجائیگی۔

سوامی شردھانند جی عرصہ سے مرض نمونیا میں مبتلا تھے اور ڈاکٹر انصاری آپ کے معالج تھے اور امید تھی کہ آپ جلد اس مرض سے صحت یاب ہوجائیں گے مگر مشیت ایزدی کچھ اور تھی کہ ۲۳ دسمبر ۴ بجے سہ پہر کو عبدالرشید نامی ایک شخص آپ کے مکان پر گیا اور اس نے ریوالور سے آپ پر حملہ کیا۔

عبدالرشید کا یہ فعل انتہائی بزدلانہ، شرمناک اور بیہودہ ہے اور سراسر اصول اسلام کے منافی ہے ہمارے خیال میں کوئی معمولی سمجھ کا مسلمان بھی ایسا بیہودہ اور شرمناک فعل کا مرتکب نہ ہوگا جس سے اس کی ساری قوم کو شرمندہ ہونا پڑے۔

ہم عبدالرشید کے اس سفاکانہ ظالمانہ اور مجنونہ فعل کو صرف اُس کی ذات خاص سے منسوب کرسکتے ہیں اور اس کی اس مذموم حرکت سے مسلمانوں کو کوئی واسطہ نہیں اور اسی کی تائید اس طرح ہوتی ہے کہ تمام ہندوستان کے مذہبی سیاسی انجمنوں، اور اسلامی درسگاہوں و نیز ہر طبقہ و ہر خیال کے اخبارات و لیڈران نے عبدالرشید کے اس مجنونانہ فعل کو قابل نفرت اور اسلامی اصول سراسر منافی ٹھہرایا ہے۔

اسمیں شک نہیں کہ یہ سانحہ اس قدر افسوسناک ہے کہ اس سے برادران وطن کو جس قدر بھی صدمہ ہو وہ کم ہے مگر ان کا فرض ہے کہ وہ اس سانحہ عظیم سے بدحواس نہ ہوں اور عقل سلیم سے کام لیں اور ساری مسلم قوم کی رائے کو صحیح سمجھیں اور اس کو قبول کرکے اپنی بلند حوصلگی اور فراخدلی کا ثبوت دیں۔

آخر میں ہمیں امید ہے کہ ہندوستان کے ہندو اور مسلمان دونوں اس واقعہ غم سے سبق لیں گے اور سوامی شردہانند جی کی یاد کو اس طرح قائم کریں گے کہ اسمیں نااتفاقی اور عداوت کو مطلق دخل نہ ہو۔

ہم ہندو بھائیوں سے اس کی استدعا کرتے ہیں کہ وہ براہ خدا اس افسوسناک اور شرمناک قتل کو ہندو مسلم سوال نہ بنائیں کیونکہ اس سے ملک مزید خطرہ میں مبتلا ہوجائیگا اُن کا یہ فرض ہے کہ وہ اس فعل کو ایک شخص واحد کا مجنونانہ فعل سمجھیں اور اس طرح ملک کو ایک عظیم الشان خطرہ سے بچالیں

ہندو اور مسلمان دونوں کا فرض ہے کہ وہ اس افسوسناک قتل کی یادگار اس طرح منائیں کہ ہندو اور مسلمان دونوں اپنے آپس کے اختلافات کو بالائے طاق رکھ دیں اور ہمیشہ کے لیے شیر و شکر ہوجائیں اور اس طرح نہ صرف سوامی جی کی روح کو آرام و چین نصیب ہوگا بلکہ ایک سچے خادم قوم کے قتل کی ایک سچی یادگار قائم ہوجائیگی۔

ہم کو امید ہے کہ ہندو اور مسلمان لیڈران اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاکر ملک میں مشترکہ قومیت کا پودا پھر ایک دفعہ لگادیں گے۔

مولانا عبدالحلیم شرر کی وفات

مولانا عبدالحلیم صاحب شرر ایڈیٹر رسالہ دلگداز لکھنو کا صرف چند روز کی مختصر علالت میں انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مولانا مرحوم ہندوستان کے مشہور انشاپرداز، مورخ اور ناول نویس تھے آپ کی عمر اسوقت تقریباً ستر برس کی تھی اور تقریباً نصف صدی آپ نے اپنی عمر کا تصنیف وتالیف میں خرچ کیا۔

آپ نے اردو ناول نویسی کی ایک نئی شاہراہ قائم کی اس طرح آپ اردو کے خاص محسنوں میں تھے آپ اپنے اس خاص رنگ کے موجد تھے۔

آپ اس عالم پیری میں بھی آپ روزانہ آٹھ دس گھنٹہ برابر اپنے علمی مشاغل میں مصروف رہتے تھے آپ کی ادبی تصانیف کی تعداد تقریباً دو سو ہے

مولانا ے مرحوم کی وفات سے دنیائے ادب کو ایک شدید نقصان پہونچا ہے جسکی تلافی ممکن نہیں۔

آپ کے سلسلہ وفات میں ایک قابل تذکرہ یہ امر ہے کہ آپ ۱۷ ار جمادی الثانی سنہ ۱۲۷۵ھ کو بروز جمعہ نماز صبح کے وقت پیدا ہوئے تھے اور ۱۷ ار جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۵ھ کو جمعہ کے دن نماز صبح کے وقت ہی آپ نے انتقال فرمایا۔

ہم مولانا شرر مرحوم کے وفات پر اُن کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور اُن کے اعزا کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

آئینہ کانپور

ماتمی جلسہ سوامی شردہانند جی کی وفات کی خبر آتے ہی ۲۴ دسمبر کو ہرتال ہوئی اور شام کو رام لیلا گراونڈ میں ایک جلسہ منعقد ہوا اور دوسرے دن ۲۵ دسمبر کو آریہ سماج ہال میں زیر صدارت رائے بہادر بابو آنند سروپ ایک جلسہ منعقد ہوا۔

زعفران زار

حاجی صاحب کی دوسری تقریر

ایُّہا الناس معین سلامتی ہو اور تمہارے، کہ تم سب لوگ میر لکچر سننے آئے ہو بھائیو، تم لکچر کہتے ہو لاکن ہم وعظ کہتے ہیں وعظ کیا چیز ہے یہ سوجہ بوجہ کی بات ہے ہم چندہ نہیں مانگتے چندہ مانگتے تو البتہ تم ہمکو بھی لکچرار کہہ دیتے اور الحق کہ باللہ العظیم وہ خیال سچ ہوتا۔

کیا نام کہ پچھلے ہفتہ میں پانڈو دریا کے کنارے کانگریس ہوئی وہاں بڑے بڑے لکچرار جمع ہوے تھے مسٹر، مولانا، حاجی، پنڈت سبھی تھے حاجی صاحب قبلہ یعنی ہم نہیں گئے اور ہم جاتے بھی تو کیا کرتے ہم کو حکومت کا خیال بلاؤ پسند نہیں پھر یہ بھی ہے کہ ہم کو چندہ مانگنا نہیں آتا۔ کانگریس میں سوامی شردہانند جی کی یادگار کیلیے خدا جانے کتنے لاکھہ کا چندہ ہوا۔

کیا آپ کو معلوم نہیں کہ سوامی جی کو ایک موذی نے قتل کردیا دہلی میں انکا جنازہ بڑی دہوم دہام سے اُٹھا تھا اور ہاں یہ بھی سُن لیجیے کہ قاتل گرفتار ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے جنت میں جانے کیلیے سوامی جی کو قتل کیا ہے لاکن ہمارے نزدیک وہ دوزخ ہے اس کا یہ فعل ہرگز مستحسن نہیں البتہ خودکشی کے مرادف ہے وہ جان بوجھ کر آگ میں کودا ہے اور کیا تم نہیں جانتے کہ اس کے متعلق اسلام کا کیا حکم ہے

فلمنہ اہارے خیال میں اُس نے برا خراب کام کیا ہے اور کوئی مسلمان بھی اس کے فعل کو پسند نہیں کرسکتا، کیا نام کہ اپنا فعل اپنے ساتھ ہوتا ہے دوسروں سے کیا مطلب ہے۔

ہم اُن خبطی اخبارات کو بُرا سمجھتے ہیں جو اس قتل کو ایک جماعت کی سازش سمجھتے ہیں اور چلاتے ہیں کہ اس کی کامل تحقیقات کیجائے اسمیں ضرور سازش ہے۔

بھائیو، کہ تب بھی ڈر نہ کہ تب بھی ڈر، بیشک ہم حاجی ہیں اور ہم جھوٹ نہیں بولتے یہ اخبار والے بہت جھوٹ بولتے ہیں اگر ہمارا کہا نہیں کا قول مانو تو یقین کرلو کہ اگر اخبار والے گندگی پھیلاتے ہیں اور ذاتی فائدے کے لیے جھگڑا کھڑا کیا کرتے ہیں بس اسی لیے ہم کو اخبار والوں سے نفرت ہے ورنہ ہم اپنا اخبار البعیر نہ بند کردیتے ورنہ کیا ہمارا اخبار نہ چلتا ہم اب بھی اخبار نکالیں تو چلے اور بیچ بازار چلے کیا نام کہ کوئی ہمارا ہاتھ روک لے گا اچھے نہیں ہم تو جو کچھ لکھیں گے خود لکھیں گے کیا ولائتی لوگ بھی خبر تصنیف کرتے ہیں بندہ حاجی تو الف سے لیکر ے تک اپنی ہی بنائی خبریں چھاپ سکتا ہے نہ روئٹر ایجنسی کی ضرورت اور نہ فائر اخبار کی اور ہمارا قلم اور ہماری جریب زنبیلی۔

بھائیو دہلی کے خواجہ نے بھی بڑی ہوا باندھ رکھی ہے بیچارے مولانا محمد علی نے ایک ذرا لب ہلا دیا تھا اس پر اتنی صلواتیں سنائیں کہ سننے والے بھی منہ دیکھہ کر رہ گئے نعوذ باللہ ایک تصویر میں تو مولانا کو لالہ بنادیا۔

اور کیا نام کہ اس بیوپاری والے لونڈے کی بھی شوخی دیکھی وہ سور کے گوشت کھانے کی تہمت تراشتا ہے معاذاللہ یہ پیرزادے مفت کا مال کھاتے کھاتے حرام وحلال کی بھی پرواہ نہیں کرتے ایک مسلمان کے متعلق ایسا کہنا کفر سے کم نہیں، لعنۃ اللہ علی الکاذبین"

اچھا اب ہم ختم کرتے ہیں اور جو کچھ کہنا ہوگا اگلے ہفتہ میں کہیں گے مگر یہ کہ ہم جو کچھ کہیں گے سچ کہیں گے کیونکہ جو شخص جھوٹ بولتا ہے ہم اس کو حاجی نہیں سمجھتے۔

بقلم المست کانپوری پرائیوٹ سکریٹری
جناب حاجی بلیغ العلی عرف حاجی بغلول مدظلہ العالی۔

۴ مقرر بی [illegible] متانت اور سنجیدگی کے ساتھ لیکن البتہ پنڈت اور [illegible] مہاشہ بہاری نے نہایت اشتعال انگیز تقریر کی مگر اس کے بعد بابو نرائن پرشاد نگم وکیل نے پبلک کو نصیحت کی اور کہا کہ اشتعال میں آنے کی کوئی ضرورت نہیں

سوامی شردھانند کا افسوس ناک قتل

مسلم رہنماؤں مسلم انجمنوں اور مسلم اخباروں کا اظہار غم

واقعہ قتل کی تفصیل

دہلی ۲۳ر دسمبر سوامی شردھانند ایک عرصہ سے نمونیہ میں مبتلا تھے ڈاکٹر انصاری صاحب سوامی جی کے معالج تھے۔

سوامی جی کو قدرے افاقہ ہونے لگا تھا، آج پونے چار بجے کے قریب ایک شخص مسمی عبدالرشید خوشنویس سوامی جی سے ملاقات کرنے کیلیے انکے مکان واقع برن بسٹن روڈ پر گیا اور آن سے اسلام اور بعض مذہبی معاملات پر گفتگو کرنی چاہی اول تو سوامی جی کے ملازم نے اندر آنے سے روکا لیکن سوامی جی اجازت پر عبدالرشید اندر گیا سوامی جی سے جب شخص مذکور نے اپنا مطلب ظاہر کیا تو انھوں نے کہا کہ وہ بیمار ہیں اس لیے بعد صحت وہ اس قسم کی گفتگو کر سکیں گے عبدالرشید نے پانی پینے کیلیے مانگا جب پانی کا گلاس ملازم واپس لے کر گیا تو عبدالرشید نے ریوالور سے سوامی جی پر فائر کیا۔

کہا جاتا ہے کہ پہلے ہی فائر سے سوامی جی کا کام تمام ہو گیا لیکن حملہ آور نے پھر فائر کیے اتنے میں سوامی جی کا ملازم آگیا اور اس نے قاتل کو گرفتار کرنا چاہا۔ لیکن عبدالرشید نے ملازم کو بھی فائر کر کے زخمی کیا سوامی جی کے سکریٹری مسٹر دھرم پال موقعہ واردات پر پہونچ گئے انھوں نے اور سوامی جی کے ملازم نے قاتل کو گرفتار کر لیا پولیس کو ٹیلفون سے اطلاع دیگئی اور قاتل پولیس کے حوالہ کر دیا گیا

عبدالرشید بلند شہر کا باشندہ ہے اور دہلی میں خوشنویسی کا کام کرتا ہے اس کی عمر ۲۵ سال کی ہے ہجرت کی تحریک کے زمانہ میں وہ کابل بھی گیا تھا۔

ڈپٹی کمشنر اور پولیس کے افسر بھی سوامی جی کے مکان پر پہونچ گئے تھے سوامی جی کے ملازم دھرم سنگھ کا بیان لیا گیا تو اس نے مذکورہ تفصیل کی تصدیق کی، دھرم سنگھ کو ہسپتال پہونچا دیا گیا۔

سوامی جی کے قتل کی خبر تمام شہر میں بجلی کی طرح پھیل گئی سوامی جی کے ہزاروں ہندو اور مسلمان احباب جوق جوق سوامی جی کے مکان پر آنے لگے شہر میں سراسیمگی اور پریشانی کے آثار تھے۔ ملزم نے اپنے جرم کا پولیس سے اقبال کر لیا ہے۔

فساد ہو گیا اور ایک مسلمان کا اسپتال میں انتقال ہو گیا

شام کو برن بسٹن روڈ اور کھاری باؤلی کے قریب ہندو اور مسلمانوں میں فساد ہو گیا پانچ مسلمان زخمی ہو کر ہسپتال میں داخل کیے گئے ایک ہندو بھی مجروح ہوا ۲۴ر کو ایک مسلمان کا اسپتال میں انتقال ہو گیا۔

سوامی جی کی ارتھی اور جلوس کی تفصیلی کیفیت

دہلی ۲۵ر دسمبر آج گیارہ بجے سوامی شردھانند کی ارتھی جلوس کے ساتھ نکالی گئی شہر میں عام طور پر دکانیں بند تھیں اور تمام شہر میں پولیس کے انتظامات تھے۔ جلوس برن بسٹن روڈ سے چاندنی چوک [illegible] کھاری باؤلی [illegible] نئی سڑک، گھنٹہ گھر فوارہ، قلعہ کے نیچے سے ہوتا ہوا [illegible] گیا۔

جلوس کے آگے آگے والنٹیر سوار تھے اور سوار پولیس تھی [illegible] جلوس میں [illegible] ہو رہا تھا لوگ سنسکرت کے اشلوک پڑھ رہے تھے [illegible] اسکول کے طلبا [illegible] اشعار گاتے ہوئے جا رہے تھے سب سے آخر میں آریہ سماج [illegible] سوامی جی کی [illegible] سوامی جی کا مقصد حیات تھا۔

جلوس کے ساتھ طلباء کا ایک انبوہ تھا جو مختلف گیت گاتا جا رہا تھا اکالی سکھوں کا ایک بینڈ بھی ہمراہ تھا ایک آریہ منڈلی سماجی بھجن بھی گاتی جا رہی تھی ان سب کے بعد لیڈروں اور مہنتوں کی جماعت تھی جو بہت بڑے جھنکارے بہری [illegible] تھی جلوس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ ہر شخص ننگے سر تھا جلوس کے بالکل آخر میں سوامی جی کی ارتھی تھی [illegible] ایک اونچی سی لکڑی کی چیز پر تھی، سوامی جی کا منہ کھلا ہوا تھا اور جسم پر زعفرانی رنگ کا قیمتی دوشالا پڑا ہوا تھا اور ویسا ہی دوسرا دوشالا کرسی کے چاروں طرف منڈھا ہوا تھا دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ لاہور، کلکتہ، اور بعض اور شہروں کے علاوہ دہلی کے اطراف کے لوگ بھی شریک جلوس ہوے تھے۔ مسٹر مارگن سپرنٹنڈنٹ سی، آئی، ڈی اور مسٹر [illegible] کوتوال شہر



سوامی شردھانند آنجہانی

ارتھی کے ساتھ تھے قاضی حوض کے قریب آکر تیاری سے پہلے پولیس نکل کر ارتھی کے ہندو جانب ہو گئی تھی۔

راستہ کے تمام کوٹھوں پر پولیس تعینات تھی اور دو رویہ کوٹھوں پر مرد اور عورتوں کا ہجوم تھا جو پھول برسا رہے تھے ارتھی کے پیچھے ایک اور خالی موٹر تھی جو سوامی جی کی ذاتی موٹر تھی اور جو پھولوں سے لدی ہوئی تھی۔

جلوس تقریباً ایک میل سے زائد لمبا تھا ساٹھ ہزار سے کم مجمع نہ تھا۔ مسلمانوں کی بھی معقول تعداد شریک جلوس تھی جلوس نہایت امن اور خاموشی مگر نہایت افسردگی کے ساتھ نہایت ہی آہستہ آہستہ لے جایا جا رہا تھا۔

مسلمانوں کا اظہار رنج و غم

ڈاکٹر انصاری آپ نے کہا سوامی شردھانند کا قتل نہایت وحشیانہ اور بزدلانہ فعل ہے ایک ضعیف العمر شخص بستر علالت پر پڑا تھا اس پر اس قسم کا حملہ ایک سفاکانہ کارروائی ہے ملک کے موجودہ فرقہ وارانہ کشیدگی کی حالت میں یہ واقعہ نہایت دردناک اور خطرناک ہے مجھے یقین ہے کہ اس قابل نفرت کارروائی پر ہر طبقہ اور خیال کے لوگ خصوصاً میرے ہم مذہب حضرات ضرور نفرت کا اظہار کریں گے۔

مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب آپ نے سوامی جی کے قتل کے واقعہ پر بحد رنج و افسوس کا اظہار کیا آپ نے اس قتل کے جرم پر نفرت ظاہر کی اور فرمایا کہ یہ ایک ناقابل برداشت اور ناگفتہ بہ واقعہ ہے جس سے ہماری سیاسی زندگی کا درجہ کم ہوتا ہے اور ہمارے بہترین اور مستقل مفاد کیلیے خطرناک ہے۔

مولانا ابوالکلام آزاد آپ نے فرمایا کہ اس واقعہ سے کانگریس کی آنکھیں کھل جانی چاہییں اور ملک میں صحیح قومیت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور ایک دیوانے مسلمان کے فعل کو تمام مسلمانوں سے منسوب نہ کرنا چاہیے۔

مسٹر جناح آپ نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ مسلمان بھی اس سانحہ پر رنج اور اس کارروائی پر نفرت کا اظہار کریں گے اس نوعیت کے جرائم ملک کی قومی زندگی اور عقائد کو تباہ کرنے والے ہوتے ہیں۔

مسٹر آصف علی آپ نے فرمایا کہ سوامی جی کے قتل کے بزدلانہ اور وحشیانہ فعل پر زبردست الفاظ میں نفرت ظاہر کرنی چاہیے جس بزدلانہ طریقہ سے یہ کارروائی کی گئی ہے اس کے خلاف ہر طبقہ اور ہر خیال کے مسلمانوں کو رنج و نفرت کرنا چاہیے۔

مولانا ظفر علی ایڈیٹر زمیندار مجھے سوامی شردھانند جی کے قتل کی خبر سنکر سخت صدمہ ہوا ہے ایسے زمانہ میں جب کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے تعلقات کشیدہ ہو رہے ہیں اس قسم کے دردناک واقعہ کا ظہور میں آنا ملک کی سخت بدنصیبی ہے مسلمانوں اور ہندوؤں کو چاہیے کہ وہ صبر و سکون کو ہاتھ سے جانے نہ دیں ایسا نہ ہو کہ موجودہ کشیدگی میں مزید اضافہ ہو جائے۔

خان بہادر پیرزادہ محمد حسین صدر مجلس استقبالیہ مسلم لیگ نے فرمایا کہ سوامی شردھانند جی ہندوستان کے ایک ممتاز اور معتمد لیڈر تھے ان کے قتل سے سخت صدمہ ہوا ہے قتل کے وقت سوامی جی بستر علالت پر تھے لہذا اس وحشیانہ حملہ پر بہی خواہان ہند کو زوردار الفاظ میں نفرت کا اظہار کرنا چاہیے۔

مسلم لیگ کا اظہار تعزیت ۲۴ر دسمبر کو صوبہ مدراس کی مسلم لیگ کا ایک غیر معمولی جلسہ منعقد ہوا اور سوامی شردھانند کے اندوہناک قتل پر افسوس و تعزیت کا اظہار کیا گیا۔

سنٹرل نیشنل محمڈن ایسوسی ایشن کلکتہ کے ۲۴ر دسمبر کے ایک غیر معمولی جلسہ میں ذیل کی تجویز منظور کی گئی۔

سنٹرل نیشنل محمڈن ایسوسی ایشن کی کمیٹی ہندوؤں کے ممتاز لیڈر سوامی شردھانند کی موت پر اپنے دلی رنج کا اظہار کرتی ہے اور جن حالات میں بزدلانہ قتل کا ارتکاب ہوا ہے ان پر دلی نفرت کا اظہار کرتی ہے اور اس قسم کے مجنونانہ افعال سے فرقہ وارانہ مفاد کو کوئی فائدہ نہیں پہونچ سکتا۔

مولانا محمد علی و شوکت علی اس دہشتناک خبر کے سننے سے سخت صدمہ ہوا ہے بالخصوص ایسے وقت میں جبکہ کانگریس کے اجلاس میں ہم ہندو مسلمان اتحاد کو پیدا کر کے کسی زیادہ جوشیلے پروگرام کو مرتب کرنا چاہتے تھے اس قسم کے سانحہ کا رونما ہو جانا اندوہناک ہے مجھے اس بات سے شرم آتی ہے کہ یہ فعل میرے ہم مذہب بھائی سے سرزد ہوا ہے۔

ایڈیٹر مسلمان کلکتہ مولوی مجیب الرحمن ایڈیٹر مسلمان کلکتہ نے فرمایا کہ سوامی شردھانند کے قتل کی خبر میرے لیے ایک خوفناک صدمہ ہے اس ملک میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو یہ محسوس نہیں کرتے کہ ایسے شیطانی افعال کے ارتکاب سے نہ صرف کسی مقصد کو ترقی نہیں ہوتی بلکہ خود ان کے فرقہ کو بھاری نقصان پہونچتا ہے میرے ہندو بھائیوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ مسلمان بحیثیت جماعت نہ صرف اس وحشیانہ خلاف انسانیت اور بزدلانہ فعل سے علیحدگی کا اظہار کرتے ہیں بلکہ اخلاقی انسانی اور قومی سب نظریات سے اس کی مذمت کرتے ہیں۔

خان بہادر شیخ عبدالقادر صدر مسلم لیگ نے فرمایا کہ "مسلمانوں کو بھی ہندوؤں کی طرح اس حادثہ کا یکساں صدمہ ہوگا اور اس قتل پر نفرت و غصہ کا اظہار کریں گے۔

سر محمد شفیع نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے فرمایا کہ مجھے اس قتل پر خوف و رنج اور ملال ہے، مجھے یقین ہے کہ تمام مسلم قوم کو اس مجنونانہ فعل پر انتہائی صدمہ ہونا چاہیے مجھے توقع ہے کہ اس حادثہ سے ہندو و مسلمانوں کے اختلاف و کشیدگی میں ترقی نہ ہوگی۔

برقیات

ملک فیصل کو خطاب

لنڈن ۳۱ دسمبر ملک فیصل کو عراق کے بادشاہ ہیں سال نو کی تقریب میں جی، سی، ایم، جی، کا خطاب عطا ہوا ہے۔

ملک معظم کی منظوری دار الحکومت ہند کے لیے

ہز مجسٹی ملک معظم نے یہ تجویز منظور فرمائی ہے کہ رائے سینا میں جو نیا دار الحکومت ہند تعمیر ہوا ہے اس کا نام "نیو دہلی" "دہلی جدید" رکھا جائے اور یہ نام فوراً رائج کر دیا جائے گا۔

جدید شہنشاہ جاپان کے مراحم خسروانہ
۵۰ ہزار قیدی رہا کیے جائینگے

ٹوکیو ۳۱ دسمبر جو ملبہ گاہیں شہنشاہ کی وفات کے بعد بند ہو گئی تھیں وہ اب کھل گئی ہیں علاوہ محافل رقص و سرود پر جو احکام امتناعی صادر ہوئے تھے وہ منسوخ کر دیے گئے ہیں اعلان کیا گیا ہے کہ بہ تقریب تخت نشینی جدید شہنشاہ جاپان عنقریب ایک فرمان معافی جاری کیا جائیگا جس کا اثر ۵۰ ہزار قیدیوں پر پڑے گا۔

اطالیہ کا برطانوی تجاویز سے اتفاق

لندن یکم جنوری اطالوی حکومت نے برطانوی یادداشت متعلقہ چین کا جواب دیدیا ہے سمجھا جاتا ہے کہ حکومت مذکور کو تمام برطانوی تجاویز سے موافقت کرنے پر رضامند ہے بشرطیکہ دول متعلقہ میں اتفاق آرا پیدا ہو جائے۔

اخبارات کی توقعات

رگبی ۲ جنوری سال نو کے موقع پر تمام اخبارات کے مضمون کا ماحصل یہ ہے کہ سنہ ۱۹۲۶ء میں جو نقصان صنعت و حرفت کو ہو چکا ہے وہ اس سال پورا ہو جائیگا

ہندوستان

مولانا عبد الحلیم صاحب شرر کی وفات

لکھنؤ ۲۴ دسمبر جمعہ کے روز دس بجے جناب مولانا عبد الحلیم صاحب شرر مدیر رسالہ "دلگداز" اور مشہور و معروف مصنف و مورخ نے صرف تین روز فالج میں مبتلا رہنے کے بعد آج صبح کو ٹھیک نماز جمعہ کے وقت انتقال فرمایا انا للہ و انا الیہ راجعون

صوبہ متحدہ کے نئے وزرا

گورنمنٹ صوبہ متحدہ نے رائے راجیشور بلی، نواب محمد یوسف اور کنور راجندر سنگھ سابق وزرا کو دوبارہ اُن کے عہدہ ہائے وزارت پر مقرر فرما دیا۔

وزراء بمبئی کا تقرر

بمبئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ سر غلام حسین ہدایت اللہ شعبہ لوکل سلیف گورنمنٹ، ڈاکٹر پرانجپے شعبہ جنگلات و آبکاری اور دیوان ہری لال ڈیسائی شعبہ تعلیم کیلئے وزیر مقرر کیے گئے ہیں۔

خان بہادر شیخ عبد القادر

لاہور، شیخ عبد القادر سابق صدر و وزیر کونسل پنجاب مجلس مقننہ پنجاب کیلیے نامزد کیے گئے ہیں۔ اور مسٹر اے غنی بیرسٹر لاہور۔

مسٹر سہروردی کا بنگالی پر دعوی اور ۷۵۰۰ کی ڈگری

کلکتہ ۳ جنوری جسٹس پیرسن نے اس مقدمہ کا ایک طرفہ فیصلہ کر دیا جس میں مسٹر ایچ، ایس سہروردی ڈپٹی میئر کلکتہ کارپوریشن نے اخبار بنگالی پر تیس ہزار کا دعوی کیا تھا کیونکہ اخبار مذکور نے ایک مضمون شائع کیا تھا جس سے مدعی کی شہرت کو نقصان پہونچا فاضل جج نے ۷۵۰۰ ہزار کی ڈگری مسٹر سہروردی کے حق میں صادر کر دی۔

پنجاب کے وزرا کا تقرر

لاہور یکم جنوری گورنمنٹ پنجاب نے حسب ذیل اشخاص کو وزیر مقرر فرمایا ہے ملک فیروز خان بیرسٹر۔ سردار جوگندر سنگھ۔ مسٹر منوہر لال بیرسٹر۔

حج ملتوی کیا جائے

بمبئی یکم جنوری مسلمانان بمبئی کا ایک جلسہ مرزا علی محمد خان دہلوی سابق وزیر کی زیر صدارت منعقد ہوا جلسہ میں قرار پایا کہ حجاز کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے حج ملتوی کیا جائے۔

والیسراے بنارس میں

کلکتہ ۳ جنوری والسراے اور لیڈی ارون اپنے ذاتی اسٹاف کے ساتھ آج ساڑھے بجے شام کو بذریعہ اسپیشل ٹرین بنارس روانہ ہو گئے۔

ارل ونٹرٹن بنارس میں

بنارس ۳ جنوری آج ارل ونٹرٹن نائب وزیر ہند نے ہندو یونیورسٹی کا معائنہ فرمایا

سوامی شردھانند کا قتل اور اس کی تحقیقات

ارجن کے خیال میں سوامی شردھانند کا قتل ایک گہری سازش کا نتیجہ ہے وہ لکھتا ہے کہ اگر پولیس نے ایمانداری کے ساتھ تحقیقات کی تو ثابت ہو جائیگا کہ سازش میں ایک بڑے مسلمان لیڈر کا ہاتھ ہے۔

تحقیقات میں کون لوگ شامل ہے

تحقیقات کرنے کے لیے مسٹر مارگن سپرنٹنڈنٹ سی، آئی ڈی، ملک دیویال ڈی ایس، پی مسٹر اکرام الحق، سردار جیت سنگھ اور شیخ نذیر الحق کی ایک کمیٹی کام کر رہی ہے۔

صوبہ متحدہ کی کونسل کا اجلاس

قانونی کونسل صوبہ متحدہ کا اجلاس ۱۰ جنوری کو ہوگا۔

انڈین نیشنل کانگریس کا اکتالیسواں اجلاس

مسٹر سری نواس آئنگر کا خطبہ صدارت

مسٹر سری نواس آئنگر نے ۲۶ دسمبر کو آسام کے مشہور مقام گوہاٹی میں انڈین نیشنل کانگریس کے اکتالیسویں سالانہ اجلاس کے موقعہ پر مندرجہ ذیل خطبہ پڑھا جس کا ترجمہ ہدیہ ناظرین ہے۔

مسٹر آئنگر نے سب سے پہلے اپنے انتخاب صدر پر اس عزت افزائی کا اعتراف کیا جو ہندوستان کی قوم کی طرف سے انہیں عطا ہوئی ہے آپ نے اس اعزاز کو جنوبی ہند کا اعزاز قرار دیا اور اراکین کانگریس سے انکے ساتھ اتحاد عمل کی درخواست کی۔

قومی مطالبات سب سے پہلے آپ نے اس بات پر زور دیا کہ ان قومی مطالبات کے حصول کیلئے اپنی ساری قوتوں کو مجتمع کرنا چاہیے جو فروری سنہ ۱۹۲۴ء میں جمعیت مقننہ میں پنڈت موتی لال نہرو نے "قوم پرور" جماعت کی طرف سے جو سوراجیوں اور انڈی پنڈنٹوں پر مشتمل تھی پیش کیا تھا اسمیں حکومت سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ قانون اصلاحات ہند پر نظر ثانی کرے تاکہ ہندوستان میں حکومت خود اختیاری قائم ہو سکے اسمیں ایک گول میز کانفرنس کے انعقاد کا مطالبہ کیا گیا تھا کہ اسمیں ہر جماعت کے لوگ شریک کیے جائیں جو ہندوستان کیلئے ایک ایسا دستور اساسی مرتب کرے جسمیں تمام قلیل التعداد فرقوں کے حقوق کا کافی تحفظ ہو اور پھر وہ اسکیم برطانوی پارلیمنٹ کے سامنے پیش کی جائے۔ یہ تجویز تین ۳ رایوں کی اکثریت سے پاس ہو گئی تھی لیکن باوجودیکہ سوراج پارٹی نے اس تجویز کے بعد ایماندارانہ طریقہ سے حکومت کے ساتھ اتحاد عمل کیا مگر حکومت نے اسے میر پائے حقارت سے ٹھکرا کر ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی کہ جو اصلاحات کی کامیابی اور ناکامیابی پر غور کرکے رپورٹ پیش کرے اس کمیٹی کی سفارشات کو جمعیتہ سے قبول کرانے کیلئے حکومت نے ہر امکانی کوشش کی لیکن جمعیتہ نے حکومت کی توقعات کے خلاف دوبارہ پھر ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء میں انہی مطالبات کو دہرایا لیکن حکومت پر اس کا پھر کوئی اثر نہیں ہوا اور اسی طرح حقارت سے ٹھکرا دیا۔

ملک پر کانگریس کا اثر اس کے بعد سنہ ۱۹۲۵ء میں کانپور کانگریس کی مصالحت کی تجاویز کا ذکر کرنے کے بعد صاحب صدر نے سوراجیوں کے مجالس مقننہ سے چلے آنے کا ذکر کیا تاکہ کانپور کانگریس کی تجاویز کے مطابق ملک میں عام انتخابات کیلئے پروپیگنڈا کیا جائے اور اہل ملک کو قومی اور ملکی مفاد کیلئے تیار کیا جائے ان واقعات کا ذکر کرکے یہ بتلایا کہ کسطرح کانپور کانگریس کی تجویز ایک بہترین تجویز تھی آپ کی رائے میں انتخاب کیلئے اس کانگریسی پروپیگنڈے کا یہ نتیجہ ہوا کہ ملک میں ایک عام سیاسی بیداری پیدا ہو گئی اور باوجود شدید فرقہ وارانہ منافرت پھیلائے جانے کے یہ بخوبی ثابت ہو گیا کہ ملک پر کانگریس کا کسقدر اثر ہے۔

آپ نے بتلایا کہ صوبجات مدراس، بنگال، بہار اور اڑیسہ میں بہت زیادہ اور دوسرے صوبوں میں جنمیں پنجاب بھی شامل ہے کسی قدر کم لوگوں نے کانگریس کی آواز کو سنا اور اسکے جھنڈے کے تلے آئے بعض صوبوں میں اگر کانگریس کا کافی اثر نہ تھا تو اسکی صرف یہ وجہ تھی کہ کانگریسی خود آپس میں ایک دوسرے کے مخالف تھے، تاہم اس اعتبار سے کہ کانگریس نے ہندوستان کے انتخابات میں سب سے پہلی بار حصہ لیا تھا اور آپس میں شدید اختلافات ہونیکی حالت میں جو کچھ کامیابی ہوئی وہ یقیناً بہت زیادہ ہے گو یہ ہم میں سے اکثر لوگوں کے لیے کوئی تعجب انگیز امر نہیں ہے مگر دفتری حکومت اور اس کے حامیوں کو اس سے سخت صدمہ پہونچا ہے۔

انتخابات کے نتائج عام انتخابات میں ہماری کامیابی کے حقیقی معنی یہ ہیں کہ یہ کامیابی درحقیقت ان لوگوں کی کامیابی ہے جنہوں نے کانپور کی مصالحت کو قبول کیا تھا ہمیں اس چیز کو نظرانداز نہ کرنا چاہیے اس سے ان قومی مطالبات کی جنھیں جمعیت مقننہ میں پیش کیا گیا نیز مجالس مقننہ سے باہر چلے آنے کی پالیسی کی پوری پوری تائید ہوتی ہے اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ملک میں ایک طوفان خیز فرقہ وارانہ فضا کے مقابلہ میں قومی جذبہ کا بھی کسقدر اثر ہے، مدراس میں برہمن اور غیر برہمن کے قبضہ سے غیر ملکی حکومت کو اب کچھ زیادہ فائدہ پہونچنے کی توقع نہیں

جیسا کہ اب تک ہوتا رہا ہے یہ امر بھی باعث مسرت ہے کہ صوبجات تامل نیڈو اور بہار میں مسلمانوں نے کانگریسی جماعت کے ساتھ شرکت کی اور انہیں پوری پوری کامیابی ہوئی اور سب سے بڑھکر ملک نے دوعملی اور اصلاحات کے تمام لوازمات کے متعلق اس طرح سے اپنا ایک اٹل فیصلہ صادر کر دیا۔

ہمیں اس بات کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہیے کہ تقریباً ہر صوبہ کی مجلس مقننہ میں کانگریسی ارکان کی تعداد زیادہ ہے اور وہ اس وعدہ اور اعلان کے ساتھ مجالس میں گئے ہیں کہ وہ اس وقت وزارت کا عہدہ قبول نہ کریں گے جب تک کہ حکومت مطالبات کا خاطرخواہ جواب نہ دیگی ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ان انتخابات سے سوراج کیلئے ہماری قابلیت کا بھی امتحان ہو گیا اور اس سے ہمیں صبر، تحمل، حکمت، اعتماد، نظم جماعت کے ساتھ وفاداری کا بھی کافی سبق مل گیا۔

اصلاحات اور دوعملی

اصلاحات کا ذکر کے سلسلہ میں صدر نے یہ دکھلایا کہ کسطرح باوجود انکی سرگرمی عمل کے جن پر حکومت کو اعتماد تھا اور جیسے ہی حکومت پر قانون اصلاحات ہند ناکامیاب ثابت ہوا ایسی حالت میں حکومت کا قوم پرور جماعت سے یہ درخواست کرنا کہ وہ اس قانون کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں سوا اس کے اور کوئی معنی نہیں رکھتا کہ ہم سوراج کے مطالبہ کو بھول جائیں حکومت کے مشوروں پر اعتماد کرکے اصلاحات پر عمل پیرا ہونا آزمودہ را آزمودن جہل است کا مرادف ہے۔



مسٹر ایس سری نواس آئنگر صدر انڈین نیشنل کانگریس۔ گوہاٹی آسام

دوعملی حکومت کے متعلق آپ نے فرمایا کہ اس سے نہ تو حکومت خود اختیاری ہی کے حصول میں کوئی مدد مل سکتی ہے اور نہ اس سے بہترین صورت میں حکومت ہی کی جا سکتی ہے دوعملی جس کسیکو بھی تجربہ ہوا ہے اس کا یہی خیال ہے خود لارڈ برکنہیڈ نے بھی متعدد بار اپنی تقریروں میں اسکا معذرت کے ساتھ ذکر کیا ہے اور پھر وہی اس پر عمل پیرا ہونے کے متعلق بھی فرماتے ہیں اس کا حقیقی مقصد یہ نہیں ہے کہ گورنر اور اسکی مجلس عاملہ بعض شعبوں کا انتظام وزرا کو دیدے بلکہ اصل یہ ہے کہ شعبہ جات منتقلہ پر وزرا اور مجلس مقننہ کا اثر کم کیا جائے اس طریقہ کے ماتحت وزرا ہمیشہ حکومت کے کفش بردار رہتے ہیں اور وہ کوئی کام آزادانہ طور پر نہیں کر سکتے۔ گورنر کا وزراء کو اپنی مجلس عاملہ کی کارروائیوں میں شریک کر لینے سے جس کا لارڈ ولنگڈن نہایت فخر کے ساتھ ذکر کرتے ہیں صرف شعبہ جات غیر منتقلہ کو فائدہ پہونچتا ہے اور کوئی خاص نتیجہ برآمد نہیں ہوتا اس کے بعد آپ نے مجالس مقننہ میں وزرا کی حیثیت اور اُن کے اختیارات سے بحث کی ہے اور دکھلایا ہے کہ ان کا حکومت کے سایہ میں رہنا ان کیلئے نہایت ضروری ہے اسی طرح آپ نے وزرا کی کارروائیوں کے متعلق مجالس مقننہ کی لاچاری ثابت کی ہے اور بتایا ہے کہ وزرا کی تقرری یا ان سے جواب طلب کرنے یا ان کے شعبہ کی بعض تنخواہوں میں تخفیف وغیرہ کرنے کا مجالس مقننہ کو کوئی اختیار نہیں دیا گیا ہے۔ اسی طرح سے وزرا کو ان کے محکموں کے ملازمین پر بھی کوئی اختیار

نہیں ہوتا بلکہ برخلاف اس کے تقرر اور برخاستگی وغیرہ کے تمام اختیارات گورنر کو حاصل ہوتے ہیں تاوقتیکہ سول سروس کے ملازمین پر جو شعبہ جات منتقلہ میں کام کرتے ہوں ایسے وزرا کا اختیار نہ ہوگا جو مجالس مقننہ کے سامنے جوابدہ ہوں اس وقت تک ہر قسم کی پارلیمنٹ کے طرز کی حکومت کی الفاظ سے کچھ زیادہ حقیقت نہ ہوگی اسی طرح آپ نے اصلاحات کی تحقیقاتی کمیٹی کی اقلیت کی رپورٹ کا بھی حوالہ دیا کہ دوعملی بالکل ناکام ثابت ہوئی اور اب اس پر عمل کرنا ناممکن ہے۔

مرکزی حکومت اس کے بعد آپ نے جس طرح سے صوبوں کی حکومتوں اور وزارتوں کے متعلق بالوضاحت یہ ثابت کیا کہ وہ مجالس مقننہ کے سامنے ذمہ دار نہیں ہیں اسی طرح مرکزی حکومت بھی جمعیت مقننہ کے سامنے کسی کارروائی کی جوابدہ نہیں ہوتی اس امر میں تقریباً تین چوتھائی اخراجات پر جس میں محکمہ ریل کے اخراجات بھی شامل ہیں جمعیت مقننہ کو رائے دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے بقیہ ایک چوتھائی میں سے بھی حکومت کو پورا اختیار ہوتا ہے کہ وہ جس کو چاہے برقرار رکھے یا کسی تخفیف کو نامنظور کر دے گورنر جنرل کو یہ بھی اختیار ہے کہ وہ جس وقت چاہے کسی قسم کے خرچ کی منظوری دیدے پھر اس کے علاوہ جمعیت مقننہ میں چالیس نامزد شدہ ارکان کی مدد سے حکومت ہر قسم کی مخالفت کا آسانی مقابلہ کر سکتی ہے اور یہ اس کے بعد مجلس مملکت ہے جو جمعیت کی ہر تجویز کو مسترد کر سکتی ہے اس کے بعد صاحب صدر نے اس قسم کی متعدد مثالوں سے اس حقیقت کو بخوبی آشکارا کیا کہ مجلس مملکت نے کبھی جمعیت کی رائے کا لحاظ نہیں کیا ہے۔

اب اس تذکرے سے یہ بات بخوبی ثابت ہو جاتی ہے کہ صوبہ کی حکومت منتقلہ اور غیر منتقلہ دونوں شعبوں میں اور مرکزی حکومت میں عمال حکومت کے اختیارات کا مسئلہ جو بہ نہایت اندوہناک ہوگا اگر ہم اس پر بھی موجودہ نظام حکومت سے حکومت خود اختیاری کے قیام کے متوقع ہوں۔

صلح کا ہاتھ اس کے بعد آپنے فرید پور میں دیش بندھو داس آنجہانی کی اس تقریر کا حوالہ دیا جس میں انہوں نے حکومت سے صلح کیلئے شرائط پیش کی تھیں اور بتلایا کہ جسطرح قومی مطالبات کا کوئی جواب نہیں دیا گیا حکومت نے اس تحریک صلح کو کوئی توجہ نہیں دی۔ اسی سلسلہ میں آپ نے سیاسی اور سکھ قیدیوں کا ذکر کیا اور کہا کہ بجائے اس کے کہ ہمیشہ سوراج کے پیدائشی حق کو تسلیم کیا جائے ہمیں ذلت آمیز اور ہتک آمیز برتاؤ کا مورد بنایا جاتا ہے ایک طرف تو حکومت اس بات پر اصرار کرتی ہے کہ قانون اصلاحات ہند میں متعینہ وقت سے پہلے کوئی تبدیلی کر کے مزید مراعات نہیں دیجا سکتیں اور دوسری طرف اعلیٰ عہدوں کیلئے لی کمیشن کی سفارشات کے مطابق سوا کروڑ روپیہ کی سالانہ رقم کے خرچ کیلئے قانون مذکور میں ترمیم کر دیجاتی ہے۔

ہندوستان کی حیثیت ایک طرف تو ہندوستان کو سوراج کے حق سے محروم کیا جاتا ہے اور دوسری برطانوی مقبوضات کے وزرا کی سامراجی تعلقات کی کمیٹی نوآبادیات کے درجہ کو خودمختار اور سلطنت برطانیہ کے اندر سب کو مساوی قرار دیتی ہے ہندوستان کو اس حق سے نہ صرف محروم کیا جاتا ہے بلکہ نہ تو وہ آزاد ملک سمجھا جاتا ہے اور نہ اُسے نوآبادیات کے برابر درجہ ملتا ہے برخلاف اس کے اس پر ساری سلطنت کا بوجھ ڈالا جاتا۔

گورنر کے اختیارات اگر ہم صرف دوعملی کو ختم کرنے پر تلے ہیں تو کیا ہمیں یقین ہے کہ ہم گورنر کو خلوت کر لینے گے؟ صوبہ کی حکومت خود اختیاری سے کیا حاصل جبکہ مرکزی حکومت خود اختیار نہ ہو اگر مرکزی حکومت پورے طور پر مجالس [illegible]

کے سامنے ذمہ دار نہ ہوگی تو اس دردناک افسانہ کو ایک دوسری صورت میں دہرایا جائیگا یہ ممکن ہے کہ ایسی صورت میں صوبوں میں ہندوستانی وزرا کی تعداد زیادہ ہو لیکن ان کے آقا تو ایک ہی ہوں گے اس کے لیے آپنے بری اور بحری فوج کے بعض لوگوں کے اس الزام کا کہ ہندوستانی بری اور بحری فوج نہیں رکھ سکتے اس لیے وہ سوراج کی کس طرح حفاظت کریں گے جواب دیا ہے اور بتلایا ہے کہ اس اعتراض میں ذرہ برابر صداقت نہیں ہے ہندوستان کے پاس بہترین فوج ہے جسنے اپنی بہادری کو کئی بار ثابت کیا ہے پرانے زمانوں میں اس زمانہ کی ضروریات کے مطابق مرہٹہ، اور مسلمان بہترین سپاہی ہوتے تھے اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہندوستانی جنگی کام کے لیے نا اہل نہیں ہیں۔

کونسل کا پروگرام مجالس مقننہ میں کام کرنے کے متعلق آپ نے کانپور کانگریس کی تجاویز کو ملک کے لیے مفید ترین تجویز قرار دیا اور پھر اسی کے مطابق آپنے مجالس مقننہ میں کانگریسیوں کیلیے ضروری قرار دیا کہ وہ ہر ایسی تحریک کی خواہ وہ حکومت کی طرف سے پیش کیجائے یا غیر سرکاری ارکان کی طرف سے جس سے سوراج کے راستہ میں رکاوٹ پیدا ہونے کا اندیشہ ہو پوری مخالفت کریں کانگریسی ارکان کیلیے ضروری ہونا چاہیئے کہ

(۱) وہ اس وقت تک جب تک کانگریس کی رائے میں حکومت قومی مطالبہ کا قابل اطمینان جواب نہ دے حکومت کے عطا کردہ عہدے قبول کرنے سے انکار کریں۔

(۲) آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی ہدایت کے مطابق سالانہ میزانیہ کو مسترد کیا کریں۔

(۳) ایسے تمام قوانین کو منظور نہ کریں جنھیں دفتری حکومت اپنے استحکام کے لیے پیش کرے۔

(۴) اس قسم کی تجاویز اور سوالات پیش کیے جائیں جو ملک کی اقتصادی زراعتی اور صنعتی علائق و ترقی کے لیے مفید ہوں۔

(۵) مزارعین کی حالت کو بہتر بنانے کیلیے ایسے قوانین بنوائے جائیں جن میں زمینداروں کے حقوق کا بھی لحاظ ہو۔

(۶) عام طور پر مزدوروں، کاشتکاروں، کے حقوق کی حفاظت کا خیال رکھا جائے اور سرمایہ دار، مزدور، اور تعلقدار، و کاشتکار کے تعلقات کو معین کیا جائے۔

مسٹر آئینگر کی رائے میں یہ وہ تجاویز ہیں جنھیں تقریباً ہر خیال کے کانگریسی قبول فرما سکتے ہیں۔

عہدوں کا مسئلہ حکومت کے عطا کردہ عہدوں کے متعلق آپ نے نہایت وضاحت کے ساتھ بتلایا کہ ہم انہیں موجودہ حالات میں خصوصاً جبکہ حکومت نے قومی مطالبات کا بھی کوئی لحاظ پاس نہیں کیا ہے کسی طرح قبول نہیں کر سکتے۔ آپ کی رائے میں ان عہدوں کو قبول کرنے سے انکار کر دینے سے حکومت پر اس قسم کا ایک سیاسی دباؤ پڑیگا جس سے متاثر ہو کر ممکن ہے کہ وہ ہمارے مطالبات تسلیم کرے اسی سلسلہ میں آپنے کانپور کانگریس کا تفصیلی ذکر کیا اور بتلایا کہ کس طرح، کانگریس نے سوراج پارٹی کے پروگرام کو قبول کر لیا۔

قومی حکومت اس کے بعد آپنے ایک "قومی گورنمنٹ" کی تشکیل میں لوگوں کو کانگریس کے اندر قائم رکھنے پر زور دیا اور فرمایا کہ ہمیں اسباب کی پوری کوشش کرنی چاہیے کہ ہم منظم ہوں۔ ہمارے تمام سیاسی کاموں کا مرکز و مرجع کانگریس ہو اسی وجہ سے کانگریس کیلیے یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ حلقہ ہائے انتخاب کو اچھی طرح منظم کرے کہ اس طرح سے کانگریس کا قوم پر اثر و اقتدار قائم ہوگا۔

میونسپلٹی اور ڈسٹرکٹ بورڈوں پر کانگریس کے قبضہ کے متعلق بھی آپنے فرمایا کہ ہمیں پوری توجہ کرنی چاہیے اور مجالس مقننہ کی طرح ان پر قبضہ کرنے کی کوشش کرنی چاہیے انہیں مقامی حکومتوں کے ذریعہ ہم خود اختیاری کا تجربہ حاصل کر سکتے ہیں اور کسی کار دار کے درمیان آپ نے نہایت تفصیل کے ساتھ ان تمام فوائد کا ذکر کیا جو ڈسٹرکٹ بورڈوں اور میونسپلٹیوں پر کانگریس کے قابض ہو جانے سے مترتب ہو سکتے ہیں۔

تعمیری پروگرام آپ کی رائے میں جس طرح سے مجالس مقننہ کا کام نہایت اہم اور ضروری ہے اسی طرح تعمیری پروگرام بھی ہے۔

کھدر کے سلسلہ میں آپ نے سب سے پہلے اسی تحریک کے بانی مہاتما گاندھی کا شکریہ

ادا کیا کہ اس طریقہ سے بدیسی کپڑے کا خاطر خواہ بائیکاٹ ہو سکتا آپنے گذشتہ سال بھر کے عرصہ میں کھدر کی تحریک کو جس قدر ترقی ہوئی ہے اس کا ذکر کیا اور بتلایا کہ ملک کی موجودہ افلاس اور تنگ دستی کی حالت میں یہ تحریک کسقدر مفید ثابت ہوئی ہے

چھوت چھات اچھوت ذاتوں کے متعلق آپنے فرمایا کہ یہ کام ایک زمانہ سے صرف ان لوگوں کے ذمہ رہا ہے جو مذہبی اور اصلاحی کام کرتے ہیں لیکن اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اس طرف پوری توجہ کریں۔

آپنے مزدوروں کے حقوق کی حفاظت پر زور دیا اور انھیں منظم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

سکہ جات (کرنسی) کے متعلق بھی آپ نے حکومت کی پالیسی کی سخت مذمت کی اور اسے ملک کیلیے تباہ کن قرار دیا اور نئی کرنسی کی تجاویز کی تائید کی۔

دیسی ریاستیں بعض احباب کی رائے ہے کہ دیسی ریاستیں ہمارے مطالبہ سوراج کے سلسلہ میں ایک مشکل اور پیچیدہ سوال پیدا کر دیتی ہیں یہ مشکل صرف اس وقت تک باقی رہیگی جب تک کہ ہم دیسی ریاستوں کے مسئلہ پر اچھی طرح غور نہ کرینگے اس پیچیدگی کی اصل وجہ یہ ہے کہ برطانوی ہند کو ہم ایک نظر سے دیکھتے ہیں اور دیسی ریاستوں کو دوسری نظر سے دیکھتے ہیں جو لوگ ہندوستانی ریاستوں کو ایک قسم کا بیجہ غیر مکمل سوراج خیال کرتے ہیں میرے خیال میں ان کی رائے بالکل صحیح ہے یہ ریاستیں ہمارے عہد ماضی کی عظمت و شوکت کا افسانہ زبان حال سے سنا رہی ہیں کہ ہم پہلے کیا تھے اور اب کیا ہو گئے؟ یہ ریاستیں ہماری سابقہ عظمت کی یادگار ہیں لیکن جذبات و خیالات اور سوراج کی ضرورت میں مطابقت اور ہم آہنگی کوئی مشکل مسئلہ نہیں ہے ہندوستانی ریاستوں کے فرمانرواؤں کو چاہیے کہ وہ اپنے اور اپنی رعایا کے مفاد کے لحاظ سے اپنے علاقوں میں ذمہ دارانہ حکومت اور نمائندہ مجالس قائم کر دیں اور خود موروثی حاکم یا فرمانروا کی حیثیت سے حکومت کریں ایک ہندوستانی رئیس کیلیے زیادہ مناسب اور بہتر ہے کہ وہ ایک آئینی اور جمہوری نظام حکومت کا حکمران رہے تاکہ وہ اس طرح اپنی رعایا کی تائید و حمایت پر اعتماد کر سکے اور موجودہ خطرناک اور مذبذب حیثیت کو ترک کر دے اگر یہ رئیس منصف اور دانشمند ہے تو پھر مذکورہ طریقہ سے وہ اپنی موجودہ حیثیت کے مقابلہ میں زیادہ محفوظ زیادہ آزاد، زیادہ پر عظمت زیادہ باقتدار اور زیادہ مضبوط حیثیت حاصل کر سکتا ہے لیکن اگر یہ رئیس غیر منصف اور مذبذب ہے تو موجودہ حکومت یا آزاد ہندوستان کی حکومت اس کی کسی طرح حفاظت نہیں کر سکتی، ہندوستانی ریاستوں کی آبادی تقریباً سات کروڑ بیس لاکھ ہے جو برطانوی ہند کی پوری آبادی کی ایک تہائی سے بھی کم ہے سیاسی افتراقی حدود کے باوجود برطانوی ہند اور ریاستوں کے جذبات تہذیب مفاد اور مطمح نظر سب یکساں ہیں اور ہماری سوراج تحریک کی صداؤں کی گونج دیسی ریاستوں میں سنی جا رہی ہے جب برطانوی ہند کے رہنے والے سوراج کی جنگ کر رہے ہوں تو وہ مجاز ہیں کہ ہندوستانی ریاستوں کو بھی میدان جنگ کی اسی صف میں لے آئیں جس میں برطانوی ہند ہو۔

ہندوستانی ریاستوں اور حکومت کے باہمی تعلقات پر اثر ڈالنے والے معاملات یا ان ریاستوں کے دوسرے اہم معاملات سے ہم آیندہ قطع نظر نہیں کر سکتے اور یہ بات گوارا کر سکتے ہیں کہ مرکزی حکومت سے ریاستوں کو علیحدہ رکھا جائے جیسا کہ آج کل دستور ہے ہم برطانوی ہند کے باشندے خون، مذہب، تہذیب، اور کاروبار کے رشتوں سے ہندوستانی ریاستوں سے اس طرح ملے ہوئے ہیں کہ ہمارے لیے قطعاً ناممکن ہے کہ ان کے مطالبات و شکایات کے سلسلہ میں ہم اپنی امداد سے انکار کر دیں جمعیت مقننہ میں ہر ریاست کے باشندوں کی نمائندگی ہونی چاہیے کہ انکے حقوق و مفاد کی ضروری حفاظت کی جا سکے اور یہ نمائندگی جمعیت مقننہ میں اس وقت تک ہوتی رہنی چاہیے جب تک کہ خود ان ریاستوں میں ذمہ دارانہ حکومت اور جمہوری نظام قائم نہ ہو جائے۔

ایشیائی اقوام کی جمعیت شاید وقت آ چکا ہے کہ ہم ایشیائی اقوام کی جمعیت کے قیام و ترتیب پر سنجیدگی سے غور کریں تاکہ ایشیائی اقوام کے مشترکہ مفاد و حقوق کی حفاظت ہو سکے جب تک ہماری ہمسایہ سلطنتوں پر غیر ذمہ دار اور خود مختار فرمانروا مسلط رہیں اس وقت تک ایشیائی اقوام کی جمعیت کا مسئلہ زیر بحث ہی نہیں آ سکتا۔

انگورہ، ایران، چین، اور سائبریا میں جمہوری حکومتیں قائم ہو چکی ہیں اتحاد ایشیائی جمہوری حکومتوں کی جمعیت ایشیا کی آزادی خوشحالی ترقی اور امن کا باعث ہوگی چونکہ ایشیا میں جمہوری حکومتیں قائم ہو چکی ہیں اس لیے یہ مسئلہ عملی سیاست میں شامل کیا جا سکتا ہے ہماری ہمسایہ جمہوری ایشیائی حکومتیں ہم سے اور ہمارے ملک سے بہت کچھ دلچسپی کا اظہار کرنے لگی ہیں اور اس لیے کسی ثبوت کی ضرورت نہیں ہمیں بھی انسے اسی طرح دلچسپی کا اظہار کرنا چاہیے ایشیائی ممالک اور ہندوستان کے باہمی دوستانہ تعلقات کے استحکام اور اتحاد کی ترقی کی غرض سے اکثر ہمارے اور ممالک مذکورہ کے وفود آتے جاتے رہنا چاہیے ان وفود کی آمد و رفت کے علاوہ دوسری مناسب کارروائیاں بھی کرنی چاہیے ہم عرصہ دراز تک ایشیائی ممالک سے تجارتی اور تعلیمی اتحاد کے امکانات کو فراموش کرتے رہے ہیں۔

جنوبی افریقہ کے ہندوستانی آج ہماری غلامی کی وجہ سے ہندوستان سے باہر ہندوستانیوں کی جو درگت بن رہی ہے اس سے کون واقف نہیں ہے؟ جنوبی افریقہ کینیا، فجی، گیانا، لنکا، ملایا، امریکہ، اور آسٹریلیا میں ہندوستان کا مرتبہ ہمارے مرتبہ پر منحصر ہے کہ ہمیں ہمارے گھر میں کیا حیثیت حاصل ہے اسی طرح سوراج کی تحریک کی کامیابی ہمارے سمندر پار کے دلیر اور جانباز عزیزوں کی اولوالعزمیوں پر منحصر ہے۔

جنوبی افریقہ اور کینیا کے ہندوستانیوں کی حالت نہایت دردناک ہے ان کے مطالبات مساوی حقوق و مراعات کے متعلق صریحاً درست اور جائز ہیں ہمارے پردیسی بھائی نہایت صبر و برداشت سے امتیازات رنگ و نسل کو دور کرنے اور مساوی حقوق حاصل کرنے کیلیے جد و جہد میں مصروف ہیں کانگریس کے اجلاس منعقدہ کانپور میں یہ تجویز منظور ہو چکی ہے کہ پردیسی ہندوستانیوں کے حقوق و مفاد کی حفاظت کیلیے کانگریس میں ایک شعبہ قائم ہونا چاہیے یہ تجویز بالکل درست ہے اور اس پر عمل درآمد ہونا چاہیے میں تو یہ تجویز کرتا ہوں کہ جنوبی افریقہ میں ایک مرتبہ ضرور کانگریس کا اجلاس منعقد ہونا چاہیے اور ایک کمیٹی مقرر ہونا چاہیے جو ایسے ممالک کا دورہ کرے جہاں زیادہ ہندوستانی آباد ہوں تاکہ انسے ذاتی طور پر بھی تعلق پیدا کیا جائے۔

قومیت و ملیت میں آخر میں قومیت و ملیت کی کشمکش کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اس کشمکش کی نازک منزل طے ہو چکی ہے اور اب یہ مسئلہ بالکل صاف اور غیر مشتبہ ہے اب تک جو بلوے اور فسادات ہوتے رہے ہیں انہوں نے ہماری معاشرتی زندگی کو تباہ کر دیا ہے قومیت کی طاقتیں تہ در ہے اور معمولی طور پر ملیت کی طاقتوں پر فتح حاصل کر رہی ہیں ملیت کے لوئے صوبہ متحدہ اور پنجاب کے انتخابات کے نتائج کی شکل میں ظاہر ہوئے ہیں لیکن میری رائے میں ان دو صوبوں نے بھی ملیت کی حمایت میں کوئی قطعی فیصلہ صادر نہیں کیا ہے کیونکہ جو کانگریسی امیدوار یہاں سے کامیاب ہوئے ہیں ان کی تعداد اب بھی ان کامیاب امیدواروں سے زیادہ ہے جو ہندوؤں کے ملت پروردگروں پر کامیاب ہوئے ہیں۔ بنگال، بہار، مدراس اور باقی ہندوستان نے جس طرح قومیت کی حمایت اور ملیت کی مخالفت میں فیصلہ کیا ہے وہ بالکل صاف اور غیر مشتبہ ہے ملیت قومیت کے منافی ہے اور سوراج کی راہ میں ایک روڑا ہے اگر وہ یا تندواری سے تبلیغ کی جاتی رہی تو ملیت اپنی موت آپ مر جائیگی اور قومیت کی آخری فتح ہوگی برطانیہ عظمی میں بھی باشندگان انگلستان، اسکاٹلینڈ اور ویلز کی عادات نسل اور زبان میں اختلاف حکومت خود اختیاری کی راہ میں کوئی مشکل نہیں پیدا کر سکتا انگلستان، فرانس، اور کینیڈا میں پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک فرقوں کا مذہبی اختلاف بھی حکومت خود اختیاری کے قیام میں سد راہ نہ ہوا۔

اصولی تحفظ سوراج کا ایک اصولی قانون ہونا چاہیے جو ایسے قوانین کو منظور نہ ہونے دے جس سے قوموں کے عقائد، رسوم مذہبی، مذہبی تعلیم اور مجلسی حقوق وغیرہ میں روک پیدا نہ ہو سکے اس کے لیے وہ یہی تجویز ہے کہ کسی قوم کے ۳/۴ منتخب ارکان کی رضامندی کیے بغیر کوئی ایسا قانون کسی مجلس مقننہ میں پیش نہ کیا جائے۔

جداگانہ نیابت اس زمانہ میں کوئی قوم اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ بنا کر ترقی نہیں کر سکتی مختلف ملتوں اور فرقوں کا ایک قوم بننا ضروری ہے اس کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ ملتوں فرقوں بلکہ انسانوں کے حقوق میں کوئی امتیاز نہ روا رکھا جائے اور سب کے حقوق مساوی تسلیم کیے جائیں جداگانہ نیابت کی اتنی مذمت ہو چکی ہے کہ اب وہ محتاج تعارف نہیں ملکی اور قومی مفاد اور نقصانات میں ہر فرقہ اور جماعت

کے خیالات یکسان ہون گے اگر حکومت جدید ٹکس لگاتے تو اس کا اثر سب پر یکسان ہوگا حکومت کی کارروائیان کسی خاص فرقہ یا ملت کے ساتھ مخصوص نہیں ہین کانگرس بغیر امتیاز مذہب و ملت مساوی حقوق کی حامی ہے اور انسانون مین کسی قسم کا امتیاز کرنے کا یہ مطلب ہے کہ قومون مین امتیاز روا رکھا جاتا ہے۔

مذہب اور سیاست کر مذہبی دیوانون کی سرگرمیون کو روکنے کی ضرورت ہے کہ وہ سیاست اور مذہب کو غلط طور پر خلط ملط نہ کرنے پائین اگر اسلام اور ہندو دہرم کو جماعتی سیاست سے علحدہ رکھا جائے تو یہ مذہب بہ حیثیت مذہب بہت کچھ ترقی کر سکتے ہین اس سے میری یہ مراد نہین ہے کہ مین مذہب کی اس صداقت اور پاکبازی کا معترف نہین ہون جو عام اور مشترک ہے یہ مذہبی صداقت تو سیاست اور مجالس کو نکھارتی اور ان کو محترم کرتی ہے سلطنتون اور حکومتون کے ارتقا مین گر ان کو دخل نہین یہ کر ان میں جب دیوانگی کی شکل اختیار کر لیتا ہے اس سے حکومت کی مناسب کارروائیان انسانون کی عافیت اور ملکی امن خطرہ مین پڑ جاتا ہے۔

اسلام اور ہندو دہرم ہمین اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ اسلام اور ہندو دہرم کو ایک دوسرے سے خطرہ نہین ہے دونون مذہب قدیم اور بڑے مذہب ہین اور دنیا مین دونون مذہبون کے ماننے والون کی بڑی تعداد ہے ان مذہبون مین وقتاً فوقتاً تصادم بھی ہوتا رہا ہے لیکن پھر بھی آج دونون مذاہب زندہ ہین قرون وسطےٰ مین زبردست خود مختار مذہبی فرمانرواؤن کے عہد مین بھی اسلام اور ہندو دہرم ترقی کرتے رہے لیکن عہد جدیدہ مین مذہبی رواداری قرون ماضیہ کے مقابلہ مین بہت زیادہ ہے اور آج جبکہ خود مختار حکومتون کے بجائے جمہوری حکومتین قائم ہو رہی ہین اور گو جمہوری حکومتین بادی النظر مین فرقہ وارانہ معلوم ہوتی ہین اور آج جبکہ نام نہاد مذہبی پیشواؤن کا اثر و اقتدار زوال پذیر ہے تو آج یہ خیال کرنا انتہائی لغویت ہے کہ جمہوری حکومت کے زمانہ مین کسی صوبہ مین ہندوؤن یا مسلمانون کی اکثریت ہو تو اقلیت کا مذہب خطرہ مین پڑ جائیگا کوئی ہندو سلطنت اسلام کی یا مسلم سلطنت ہندو دہرم کی بیخ کنی نہین کر سکتی آجکل کے سیاسی اختلافات کے تپ محرقہ مین ہمین اس حقیقت کو فراموش نہ کر دینا چاہیے کہ ہر مذہب خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ یونانیون کے گوناگون عذاب انسانون کو زندہ جلانے دینے کی سزائین اور دوسری تمام قسم کی سخت ترین اور بدترین مصیبتین انسانی روح کی مذہبی خصوصیت کو تباہ نہ کر سکین۔

اسلام اور ہندو دہرم کی طاقت و عظمت موجودہ یا آیندہ کی حکومت کی نہ محتاج ہے نہ کسی طرح رہین منت ہے ان دونون مذہبون کا مرتبہ سوراج سے بھی بالاتر اور اعلیٰ ہے۔ اجنبی حکومتین یا خود اختیاری حکومتین جمہوری حکومتین یا مطلق العنان بادشاہتین، ایمان، عقیدہ اور مذہب کی روح کو فنا نہین کر سکتین جو کائنات عالم کی ترجمان ہے اور ہم سب مین موجود ہے جو اس مادی دنیا مین ہمارے لیے راحت و سکون کا باعث اور عقبیٰ مین ہماری نجات کا ذریعہ ہے ہندو اور مسلمان پہلے بھی اس ملک مین رہتے تھے اور آیندہ بھی وہ مخلص اور وفادار دوستون اور مادر وطن کے جان نثار فرزندون کی حیثیت سے رہین گے پبلک کے معاملات مین ہماری ترقی کا دور ہمیں حکمرانی کے طریقون نیز تمام سیاسی اور قومی مسائل مین ہم بہ سہولت ہندوستانی نقطۂ خیال کر سکتے ہین اور کام کر سکتے ہین مین اپنی پوری طاقت سے تمام ہندؤن اور مسلمانون سے درخواست کرتا ہون کہ وہ ٹھنڈے دل سے متحدہ کارروائی کی ضرورت پر غور کرین اور متحد ہو جائین۔

سیاسی جماعتون سے اتحاد کیلیے اپیل اندرونی قضیون اور خانہ جنگیون کے غبار مین سوراج کی تصویر دھندلی سی نظر آنے لگی ہے اسوقت ہمین ذاتی فلسفیانہ بحثون کی ضرورت نہین ہے بلکہ عمل کی ضرورت ہے ہم انفرادی آزادی کے قائل نہین ہین بلکہ قومی آزادی کے طالب ہین ہمین اپنے نصب العین اور مقصد ہی مین اتحاد کی ضرورت نہین ہے بلکہ اپنی کارروائیون اور اصول مین بھی اتحاد کی ضرورت ہے تنظیم اور اتحاد ہمارے لیے سب سے زیادہ ضروری اور اہم چیز ہے قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہماری مختلف اور علیحدہ جماعتین ملک مین ہونی چاہئین یا کانگرس مین ہونی چاہئین۔

حامیان حکومت اور طالبان سوراج ہندوستان مین صرف دو جماعتین ہو سکتی ہین حکومت کی جماعت جو سوراج کی راہ مین مشکلات پیدا کرنے اور دوسری جماعت جو حصول سوراج کے لیے علی الاعلان استقلال کے ساتھ جنگ جاری رکھے ایک فوج کے مختلف حصے تو ہوا کرتے ہین لیکن وہ فوج بھی درحقیقت عجیب ہوگی جسکے سوار اپنی پیدل سپاہ سے لڑنے لگین یا اس کا توپخانہ اپنے ہی سوارون اور پیدلون کو آتشباری کرکے بھوننے لگے ملک اور کانگرس کی تمام جماعتون اور فرقون کا فرض ہے کہ وہ سوراج کی جنگ مین "رحماء بینہم" کا مصداق بنین اور آپس مین اتحاد رکھین جس طرح ایک معقول اور سمجھدار فوج کے مختلف حصون کو حقیقی جنگ مین رکھنا چاہیے آزادی کی ایسی جنگ مین جو ایک طاقتور اور تربیت یافتہ دفتری حکومت کے خلاف ہے ذاتیات کا فلسفہ قابل نفرت و ملامت ہے کسی خاص طریقہ کار کے متعلق یہ فیصلہ کر لینا کہ یہ طریقہ دانشمندانہ ہے یا غیر دانشمندانہ ہے کامیاب ہوگا یا کام ہوگا سوراج کی منزل مقصود تک پہونچا دیگا یا اس سے دور کر دیگا اور پھر اسے فیصلہ ضمیر اور ایمان کا مسئلہ بنا لینا غلط اور گمراہ کن فلسفہ ہے مذہب اخلاق اور ناموس کے معاملہ مین ہر شخص کا ضمیر حقیقی حاکم ہو سکتا ہے لیکن جب ملکی معاملات کے تغیر مین جب کوئی فیصلہ مذہب، عزت، اور اخلاق کے مخالف نہ ہو تو پھر میری سمجھ مین نہین آتا کہ پھر ہم کیون ایک دوسرے سے اختلاف کرین اور ایک ایسی مجلس کی جو سوراج کے لیے صف آرا ہو اطاعت نہ کرین اگر کسی فوج مین ہر سپاہی اسی طرح مطالبہ کرے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ دشمن کے ہاتھون گرفتار ہو جائینگے۔

کیا ہم سمجھتے ہین کہ ہم اپنے ملک مین حکومت کرنے کے نااہل ہین؟ کیا یہ حکومت آج بھی ہندوستانی حکام کی بدولت نہین چل رہی ہے؟ انگریز صرف پالیسی کا فیصلہ کرتے ہین اور حکام اسی کے مطابق عمل کرنے پر مجبور رہتے حکومت کے تمام کل پرزے موجود ہین صرف دماغ اور آواز کی ضرورت ہے جو ہم یقیناً بہم پہونچا سکتے ہین۔

مین اپنی پوری طاقت اور ادب کے ساتھ ہر جماعت اور ہر طبقہ خیال کے رہنماؤن اور کارکنون سے درخواست کرتا ہون کہ وہ صرف ایک سال کے لیے اپنے تمام اختلافات بھول جائین اور آزادی کی جنگ کے لیے ایک ہی میدان مین صف آرا ہو جائین خواہ وہ کانگرس کے اندر ہون یا باہر! ہم سب خواہ سوراجی ہون، جوابی تعاونی ہون انڈیپنڈنٹ ہون یا کچھ اور ہون اتحاد کے طالب ہین ہم مین سے کوئی بھی دائمی اختلافات کو نہین چاہتا۔

مین تمام دوستون سے درخواست کرتا ہون خواہ وہ میرے خیالات سے حرف بحرف متفق ہون یا نہ ہون کہ وہ اصلاح اور ایسے ارادون کے ماتحت متحد ہو جائین کہ اس نازک لمحہ مین ہندوستان اور انگلستان کی حکومتین محو حیرت ہو جائین۔

سوراج ایک ایسا نظریہ ہے جس کا ذہن سے کم تعلق ہے اور جذبات و احساسات سے زیادہ تعلق ہے ہم غیر متزلزل عقیدہ اور اعتماد کے ساتھ اسے اپنے دلون مین پرورش کرنا چاہیے لیکن وہ خوش مذاقی، یا لچے طعن تشنیع، احباب کی ترغیب یا اعداء کا غضب قدر افزائی کا جذبہ یا ہجو کا خوف ہماری حب وطن یا مشترکہ مقصد کی خصوصیت کو متاثر کرنے والا نہو بلکہ سوراج کے صادق جذبہ اور صحیح احساس کی ہم پر حکومت ہونی چاہیے جو وقتی حالات اور عارضی اثرات سے متاثر نہ ہو سکے ہمیشہ ایک ہی حالت مین اپنے اور رعوام مین زود رفتاری کے ساتھ ترقی کرتا رہے اور پھر کوئی چیز روک نہ بن سکے جو موسمون کے تغیرات سے متغیر نہ ہو جو عید اور سزاؤن کے خوف سے بے پروا ہو اور ناکامیابی کی یاس افزا لذت سے قطعاً ناآشنا ہو۔ (بندے ماترم)

صنعتی و تجارتی کانفرنس

کلکتہ ۲ جنوری صنعتی و تجارتی کانفرنس کا اجلاس آج نفریبا ایک درجن تجاویز منظور کرنے کے بعد ختم ہو گیا تجارتی جہاز رانی کے متعلق حکومت نے جو رویہ اختیار کیا ہے اس کے خلاف نہایت مجزور الفاظ مین احتجاج کیا گیا مسٹر ایس این حاجی رکن جمعیت مقننہ نے اس قسم کا رزولیوشن پیش کیا تھا ... سالہاسال سے جو تجاویز پیش کی گئی ہین اسی بات پر زور دیا گیا تھا کہ جمعیت اقوام مین ہندوستان کی طرف سے صرف ہندوستانیون کو نمایندہ بنا کر بھیجنا چاہیے اسی طرح بین الاقوامی مزدورون کی کانفرنس مین بھی ہندوستانیون کو بھیجنا چاہیے، سر ونشا ڈینشا نے اپنی اختتامی تقریر مین اس بات پر زور دیا کہ ملک کی سیاسی ترقی کے ساتھ ملک کی اقتصادی و سیاسی ترقی بھی ہونی چاہیے آپ نے بتایا کہ آپ جب کبھی یورپ گئے ہین آپ نے

خطابات و اعزاز نوروز

نوروز مسیحی کے سرکاری خطابات و اعزاز کی جو فہرست یکم جنوری کو غیر معمولی گزٹ آف انڈیا مین شائع ہوئی ہے اونکا ملخص ذیل مین درج کیا جاتا ہے

کے سی، ایس، آئی ہز ہائنس مہاراجہ صاحب ریوان،

سی، ایس، آئی آنریبل مسٹر گبیل ممبر کونسل انتظامیہ گورنر مدراس

کے سی، آئی، ای آنریبل مسٹر ڈبلیو پی بارٹن رزیڈنٹ حیدرآباد دکن

سی، آئی، ای مسٹر لینی جوڈنٹ سکریٹری ممالک متحدہ، مسٹر رائٹ اگزیکیٹو انجینیر ممالک متحدہ، رائے بہادر رائے بہادر گورنمنٹ پلیڈر رکرسٹا گڑھ ضلع ... تارا پرسن مکرجی بہادر والیس چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ بردوان، مسٹر جی کے دیودھر کارکن سرونٹس آف انڈیا سوسائٹی، چودھری چھجورام رئیس الکھ پور ضلع حصار

نائٹ آنریبل مسٹر آر، برانٹ قائمقام فنانس ممبر کونسل انتظامیہ گورنر جنرل سردار بی، اے دلال بمبئی، راؤ بہادر نیل کنٹھ لمیٹڈ بمبئی۔

مہاراجہ راجہ سر دیکرگی سری گووند کرشن مدراس

مہارانی رانی ہمنتا کماری دیبی رئیسہ راجشاہی بنگال

راجہ بہادر راجہ سیتا نرائن چکرپتی رئیس ہتم پور پرگنہ

نواب خان بہادر حامد اللہ خان رئیس نورو پیشاور

شمس العلماء مولانا سید علی الحائری صاحب مجتہد لاہور مولوی سراج الدین چودہری صاحب مہتمم گورنمنٹ مدرسہ سلہٹ۔

مہامہوپادھیا پنڈت امباداس شاستری ہندو یونیورسٹی بنارس

سردار بہادر خان بہادر سردار میر سندر خان سندرانی رئیس ڈیرہ غازیخان سردار بابو سنت سنگھ افسر شاخ آبپاشی پنجاب، صوبیدار زور آور سنگھ ...

خان بہادر خانصاحب محمد انعام الحق اندر سکرٹری فارین پولیٹیکل ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ ہند (عارضی) مرزا علی سجاد حسین ڈپٹی کلکٹر لکھنؤ سید غلام حسین ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس لکھنؤ خانصاحب شیخ کفایت اللہ آنریری مجسٹریٹ پرتاب گڑھ شاہ عبدالرحیم صاحب سجادہ نشین پیران کلیر شریف سید حامد حسین صاحب تعلقہ دار لکھنؤ۔ ملک محمد حسین چیرمین میونسپل بورڈ لاہور۔ خانصاحب اکرام الحق ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس دہلی۔ ملک محمد شیر خان دوانہ رئیس شاہ پور پنجاب

رائے بہادر جتندر سوہن بنرجی ڈسٹرکٹ و سشن جج اودھ ٹھاکر رگھوناتھ سنگھ وائس چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ بارہ بنکی۔ پنڈت جگپال کرشن آنریری مجسٹریٹ لکھنؤ۔ پنڈت کنہیا لال مصر آنریری مجسٹریٹ بانسی چودھری رگھوراج سنگھ آنریری اسسٹنٹ کلکٹر بلند شہر

خانصاحب سید عین الدین ڈپٹی کلکٹر لکھنؤ۔ سید اظہر علی اسپیشل مجسٹریٹ سہسوان بدایون، مولوی محمد کریم آنریری اسسٹنٹ کلکٹر دریا آباد بارہ بنکی لاہور، سید اظہار حسین آنریری اسسٹنٹ کلکٹر الہ آباد۔ محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر اسلامیہ اسکول

رائے صاحب بابو رگھوبر دیال سکرٹری ڈسٹرکٹ بورڈ اناؤ۔ کنور ہر نام سنگھ آف رام نگر چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ بارہ بنکی۔ مسٹر دھرم نرائن راؤ دان ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ لیڈرز ورکنگ اسکول کانپور۔

ہمیشہ نے یہ محسوس کیا کہ ہندوستان دوسرے ممالک سے پیچھے ہے۔

پٹنہ مین اُردو کانفرنس

اُردو ہندوستان کی مشترکہ زبان ہے

پٹنہ ۲۹ دسمبر سید عبدالعزیز ایم۔ ایل سی کی صدارت مین ایک اُردو کانفرنس یہان بھی ہوئی جسمین یہ ظاہر کیا گیا کہ اُردو ہندوستان کی مشترکہ زبان ہے ہندوؤن کے اخبار و رسائل زیادہ تر اُردو مین طبع کیے جاتے ہین ہندوؤن اور مسلمانون دونون کا فرض ہے کہ اُردو کی ترقی کے لیے کوشش کرین

کانگریس کا گوہاٹی مین اکتالیسوان اجلاس

سبجکٹس کمیٹی کی کارروائی اور منظور شدہ تجاویز

گوہاٹی ۲۶ دسمبر کانگریس کا اکتالیسوان سالانہ اجلاس آج سہ پہر کو منعقد ہوا مہاتما گاندھی پنڈت موتی لال نہرو مسز نیڈو پنڈت مدن موہن مالویہ علی برادران مولانا ابوالکلام آزاد وغیرہ ڈائس پر تشریف فرما تھے جیر مین مجلس استقبالیہ نے سب سے پہلے سوامی شردہانند کی وفات پر اظہار ملال کیا اس کے بعد ڈیلی گیٹون کا خیر مقدم کیا تقریر کے آخری حصہ مین مسٹر پھوکن (صدر استقبالیہ) نے فرمایا کہ آج ہندوستانی قوم کے لائق قائمقامون کی حیثیت سے آپ لوگون سے استدعا کی جاتی ہے کہ دلیرانہ طور پر ہندوستانی قوم پرستی پر قائم رہنا اور ہمین سوراج کا صحیح اور سیدھا راستہ دکھائے۔

سبجکٹس کمیٹی مین مجالس مقننہ کے پروگرام پر مباحثہ

۲۵ دسمبر کی سہ پہر کو پنڈت موتی لال نہرو نے سبجکٹ کمیٹی مین ایک رزولیوشن بدین مضمون پیش کیا کہ مجالس مقننہ مین سوراجی کانگریسیون کی پالیسی مین عملی طور پر کوئی تبدیلی نہ ہوگا اور جس وقت تک گورنمنٹ کی طرف سے اس مطالبہ کا جو اسمبلی نے پیش کیا تھا کوئی معقول اور اطمینان بخش جواب نہ دیا جائیگا اسوقت تک وزارتین نہ قبول کی جائینگی اور بجٹ کو مسترد کرنے کا سلسلہ برابر جاری رہیگا۔

مسٹر سابرمورتی نے زور شور کے ساتھ مباحثہ مین حصہ لیا اور یہ تجویز کیا کہ کانگریس والون کو مستقل طور پر مجالس قانون ساز سے باہر چلا آنا چاہیے

مسٹر سی این رنگا آئر رکن جمعیۃ مقننہ نے بھی یہ سفارش کی ہے کہ تمام سوراجی مجالس قانون ساز سے باہر چلے آئین تا کہ فرقہ وارانہ ڈگ جنگ کرنے کیلئے تنہا رہ جائین اور آئینی لیجسلیشن کے بائیکاٹ کرنے پر بھی زور دیا۔

علی برادران اپنے اس خیال پر قائم ہین کہ کونسلو ن سے کچھ فائدہ نہ ہوگا لیکن انکی رائے ہے کہ ہم یہ نہین چاہتے کہ کانگریس مین افتراق ہو لہٰذا سوراجیون کو اپنی قسمت آزمائی کر لینی چاہیے۔

مسٹر سینا مورتی نے کہا کہ کونسلون سے باہر چلا آنا عہد شکنی کے برابر ہے اور الیکشن کے سلسلہ مین کانگریس کا نام لاکھون آدمیون مین مشتہر ہو جاتا ہے۔ اور مجالس قانون ساز پر کانگریس کی نگرانی ضروری ہے۔

مسٹر جے ایم سین گپتا نے کہا کہ ہمارا مخصوص روز روز کی جاعت بندیون کی وجہ سے ادھورا رکھا ہے ہم نے حکومت کی دوعملی کو تباہ کر دیا ہے ہمیں تین ماہ تک اور قسمت آزمائی کرنا چاہیے اور جس وقت ہمارا کام ختم ہو جائیگا ہم کونسلون سے واپس چلے آئینگے کونسلون مین ہم فرقہ وار لوگون کو روکین گے تاکہ وہ گورنمنٹ سے ملکر کانگریس والون کو تباہ نہ کر سکین۔

پنڈت موتی لال نہرو نے اعلان کیا کہ ہمارے سامنے اور کوئی چارہ کار کا پروگرام نہین اور اگر کوئی شخص اس سے اچھا پروگرام بنائے تو ہم اس کو فوراً قبول کر سکتے ہین اور جس وقت کانگریس کا نصب العین تسلیم ہوگا تو ہم کو کونسلون سے نکلنے مین ذرا بھی پس و پیش نہ ہوگا فی الحال مین اتنا وعدہ کر سکتا ہون کہ ہم گورنمنٹ کی مزاحمت کرین گے اور اسے ہر طرح دق اور پریشان کرین گے، اور جس وقت آئینی کیفیت آئیگا تو ہم گورنمنٹ کی پر زور مخالفت کرین گے۔

کمیٹی نے اس ترمیم کو منظور کر لیا کہ جس وقت تک گورنمنٹ کانگریس والون کو قابل اطمینان جواب نہ دے اسوقت تک نہ صرف وزارتون کو قبول نہ کیا جائے بلکہ دوسری جماعتون یا پارٹیون کی بنائی ہوئی وزارتون کی بھی مخالفت کی جائے

مہاتما جی نے ایک پرجوش اپیل مین فرمایا کہ یہ تحریک ولایت اور یکہ عذر پر مبنی ہے سوراج نہ تو ڈاؤننگ اسٹریٹ سے جھولی مین ڈالدیا جائیگا اور نہ کونسلون کے انتخابات کی راہ شماریان سوراج دلائینگی بلکہ سوراج صرف اس طرح مل سکیگا کہ کانگریس کا لوگون پر اثر واقتدار ہو اور کھدر کی عام ترویج کی جائے کھدر کی ترویج سوراج کے حصول کیلیے ایک زبردست طاقت ہے۔

پنڈت مدن موہن مالویہ کی یہ ترمیم مسترد ہو گئی کہ کھدر یا کوئی دوسرا سودیشی کپڑا استعمال کیا جائے۔

کامل آزادی کی تجویز پیش ہوئی اور کچھ عرصہ تک اسپر بحث بھی ہوئی لیکن بالآخر زبردست اکثریت سے نامنظور ہوئی

سردار دول سنگھ نے تجویز پیش کی کہ مہاراجہ نابھہ کے ساتھ جو ظلم ہوا ہے اس کی تلافی کیلیے کوشش کی جائے اور مہاراجہ کو پھر ریاست دلانے کی مناسب کوشش کی جائے مگر سبجکٹ کمیٹی نے یہ مسئلہ کانگریس کی مجلس عاملہ کے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا۔

مہاتما گاندھی نے ۲۸ دسمبر کی کمیٹی مین فرمایا کہ گزشتہ شب نہایت خطرناک غلطیان کی ہین، پہلی غلطی یہ کی کہ ہندوستانی سکون کے تبادلہ و تناسب کی تجویز کو مسترد کر دیا اور دوسری غلطی یہ کی کہ ریاست نابھہ کے معاملہ مین بحث و تمحیص کی کانگریس کو دیسی ریاستون کے مسئلہ مین دخل نہ دینا چاہیے۔

کمیٹی نے کثرت رائے سے فیصلہ کیا کہ ان دونون معاملات پر دوبارہ بحث کی جائے مذکورہ تجاویز مہاتما گاندھی اور پنڈت موتی لال نہرو کی عدم موجودگی مین منظور کی گئی تھین۔

سبجکٹ کمیٹی نے اس امر پر رضامندی ظاہر کی کہ سکون کے تبادلہ و تناسب کا معاملہ مجلس مقننہ کے ارکان کے ذمہ چھوڑ دیا اور وہ اور وہ اس کے متعلق مناسب کارروائی کرین۔ اور ریاست نابھہ کے مسئلہ کو مجلس عاملہ کو تحقیقات کی غرض سے سپرد کیا گیا۔ اور ہدایت کی گئی کہ وہ عنقریب از مین اس کے متعلق اپنی رپورٹ پیش کرے۔

منظور شدہ تجاویز

کونسلون کا پروگرام مجلس قانون ساز مین کانگریسیون کی عام پالیسی یہ ہونا چاہیے کہ ہر اس کارروائی کی عزم اور استقلال کے ساتھ مخالفت کی جائے جو سوراج کی راہ مین قومی ترقیون کو روکنے والی ہو وزارتون اور عہدون کی منظوری سے انکار کیا جائے جب تک قومی مطالبہ منظور کرنے کے متعلق حکومت اطمینان بخش جواب نہ دے اس وقت تک حکومت کے مطلوبہ مصارف اور بجٹ نامنظور کیا جائے ایسے قوانین منظوری کے لیے پیش کیے جائین جو قومی زندگی کو ترقی دینے والے ہون اور کسانون اور مزدورون کی بہبودی کے لیے مناسب کارروائیان کی جائین۔

کھدر پوشی کی تجویز پنڈت موتی لال نہرو نے پیش کی کہ کانگریسیون کیلیے کھدر پوشی لازمی کے بجائے عادتاً ہو جبکہ وہ صرف کانگریس کا کام کر رہے ہون یہ تجویز زبردست اکثریت سے منظور ہو گئی۔

تعمیری پروگرام کی تجویز پنڈت موتی لال نہرو نے پیش کی، اس پروگرام مین کھدر کی ترویج مختلف اقوام مین اتحاد چھوت چھات دور کرنا ادنیٰ اقوام کی اصلاح شراب اور دیگر منشیات کی مخالفت کرنا، میونسپل کمیٹیون اور لوکل بورڈون پر قبضہ کرنا مزدورون اور کسانون کی تنظیم، زمیندارون، اور کسانون، مالکان کارخانجات اور مزدورون کے تعلقات خوشگوار اور دوستانہ بنانے کیلیے سعی کرنا ملک کے تجارتی اقتصادی اور صنعتی مفاد کی حفاظت و ترقی شامل ہین۔

فرقہ وارانہ کشیدگی کی تجویز مسٹر رنگا سوامی آئینگر نے پیش کی اور بحث و مباحثہ کے بعد یہ تجویز منظور ہوئی کہ مجلس عاملہ کو یہ کام سپرد کیا جائے کہ وہ فرقہ وارانہ کشیدگی دور کرنے کیلیے پروگرام بنائے۔

غیر ممالک مین سیاسی پروپیگنڈا ایک تجویز یہ منظور ہوئی کہ ممالک غیر مین کانگریس کی طرف سے ہندوستان کی آزادی کے لیے پروپیگنڈا کیا جائے اور آزادی کی تحریک کے لیے غیر ملکیون کی ہمدردی حاصل کی جائے۔

دوسری تجویز یہ منظور ہوئی کہ ۲۰ جنوری کو برسلز مین مظلوم اقوام کی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے اسمین ہندوستانی قوم کی طرف سے شرکت کے لیے پنڈت جواہر لال نہرو کو نمائندہ نامزد کیا جائے۔

سیاسی قیدیون کی رہائی کا مطالبہ کی تجویز پیش ہوئی اور منظور ہوا کہ سیاسی قیدیون کی رہائی کا مطالبہ کیا جائے۔

سوامی شردھانند ۔ کانگریس سوامی شردھانند کے بزدلانہ اور سفاکانہ قتل پر اظہار خوف و ناراضی کرتی ہے اور بہادر شریف محب وطن کی وفات پر اظہار افسوس کرتی ہے جس نے اپنی زندگی اور اعلیٰ اوصاف قوم کی خدمت کیلیے وقف کر دیے تھے اور اچھوت، کمزور اور بیکس لوگون کے مقصد کی بخوبی حمایت کی تھی۔

عمر سوبانی ۔ کانگریس عمر سوبانی کی وفات پر جنہون نے عدم تعاون کے دنون مین کانگریس اور ملک کی بے نظیر خدمات انجام دی تھین اظہار، افسوس کرتی ہے۔

کینیا کی تجویز۔ کینیا کی گورنمنٹ نے پول ٹیکس کو پہلے ۲۰ شلنگ سے بڑھا کر ۳۰ شلنگ اور پھر اس سے بھی بڑھا کر ۴۰ شلنگ کر دیا ہے اس جابرانہ قانون سازی سے ظاہر ہے کہ برطانوی سامراج ہندوستانیون کی آزادی کی خواہشات اور مفاد کو قربان کرکے یورپینون کے مفاد کو تقویت پہونچانا چاہتا ہے یہ کانگریس جنوبی افریقہ کی گول میز کانفرنس کا خیر مقدم کرتی ہے جو کانفرنس کہ جنوبی افریقہ مین مقیم ہندوستانیون کے درجہ و مرتبہ پر بحث کر رہی ہے یہ کانگریس اس کی کامیابی کے لیے دست بدعا ہے اور مسٹر اینڈریوز جو ایک مہربان انگریز ہین انکی کوششون کا شکریہ ادا کرتی ہے جنہون نے جنوبی افریقہ مین یہ کانفرنس منعقد کرنے کے لیے موافق فضا پیدا کی ہے کانگریس صدر کو اختیار دیتی ہے کہ وہ اس رزولیوشن کو جنرل ہرٹزگ، سر محمد حبیب اللہ، اور مسٹر سی ایف اینڈریوز کے پاس بذریعہ تار پہونچا دین۔

کانگریس کے سکریٹریون کا انتخاب

پانڈو کیمپ کانگریس ۲۸ دسمبر آج کانگریس کے اجلاس مین مسٹر نیڈو کی تحریک پر مسٹر ایس۔ اے رنگا سوامی آئینگر، مسٹر ولبھ بھائی پٹیل اور ڈاکٹر ایم، اے، انصاری کانگریس کے جنرل سکریٹریان کا تقرر ہوا ہے۔

کانگریس کی مجلس عاملہ کے جدید ارکان کا انتخاب

پانڈو کانگریس کیمپ ۲۸ دسمبر مندرجہ ذیل حضرات کانگریس کی مجلس عاملہ کے ارکان منتخب کیے گئے ہین عہدہ داران ان کے علاوہ ہین مہاتما گاندھی، پنڈت موتی لال نہرو، مولانا ابوالکلام آزاد، بابو راجندر پرشاد مسٹر ٹی پرکاشم، مولانا محمد علی، مسز سروجنی نیڈو، مسٹر ٹی آر پھوکن اور مسٹر جے ایم سین گپتا۔

کانگریس کا اجلاس ختم ہو گیا

سکھ اٹھ کر چلے گئے

گوہاٹی ۲۹ دسمبر کانگریس کا اکتالیسوان سالانہ اجلاس ختم ہو گیا مسٹر سرینواس آئینگر نے مجلس استقبالیہ کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ کانگریس کا یہ اجلاس ایک تاریخی اور یادگار اجلاس تھا اس آخری اجلاس مین بعض تجویزون پر گرما گرم بحث ہوئی مہاراجہ نابھہ کی بحالی کے متعلق سبجکٹ کمیٹی نے مہاتما جی کے مشورہ پر جو دوبارہ فیصلہ کیا تھا اس پر اکالی نمائندے ناراضی کے اظہار اور احتجاج کے طور پر بابا گردت سنگھ کوماگاٹاماروالے کی سرکردگی مین اجلاس سے اٹھکر چلے گئے اس کارروائی سے اجلاس مین چار پانچ منٹ کے لیے گڑبڑ مچ گئی، آخر مین صدر نے فرمایا کہ ریاست نابھہ کے معاملہ کو مجلس عاملہ کے سپرد کرنے سے مہاراجہ کے

آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس

دہلی ۲۹ - دسمبر کل ڈھائی بجے کے قریب اینگلو عربک کالج کے احاطہ میں آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس بصدارت خان بہادر شیخ عبد القادر صاحب منعقد ہوا مجلس استقبالیہ کے صدر خان بہادر پیرزادہ محمد حسین صاحب سی۔ آئی۔ اے کی تقریر استقبالیہ کے اور صدر کی تقریر صدارت کے بعد جلسہ ملتوی ہوگیا

منظور شدہ تجاویز

دہلی ۳۰- دسمبر آج سہ پہر کو خان بہادر شیخ عبد القادر کے زیر صدارت مسلم لیگ کا اجلاس منعقد ہوا اور سات قراردادیں منظور کی گئیں

اوّل تین قراردادوں میں نواب عماد الملک سید حسین بلگرامی مسلم رہنما خواجہ یوسف شاہ رکن مسلم لیگ کی موت اور سوامی شردہانند کے قتل پر اظہار تاسف کیا گیا - نیز اس امر پر کہ سوامی جی کے قتل کے نتیجہ میں ایک مسلمان زخمی کیا گیا - جو بعد میں ہلاک ہوگیا -

ازان بعد سر عبد الرحیم نے ایک قرارداد پیش کی جس میں ان پابندیوں پر افسوس کیا گیا جو جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں پر مخالفانہ قوانین کے ذریعے سے عاید کی گئی ہیں اور اس تجویز کے خلاف اظہار تاسف کیا گیا کہ اس قسم کا مزید قانون بنایا جائے جسکے منظور ہو جانیکی صورت میں جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کی حیثیت ناقابل برداشت ہو جائیگی - لیگ نے بر در امید ظاہر کی کہ گول میز کانفرنس کے نتیجہ میں جو آج کل جاری ہے منصفانہ اور مساویانہ تصفیہ ہو جائیگا - ہندوستان اور جنوبی افریقہ کے درمیان دوستانہ مفاہمت ہو جائیگی - اور ان دونوں ملکوں کے درمیان جو سخت تنازعہ ہے وہ دور ہو جائے گا -

آخر میں سر عبد الرحیم نے کہا کہ ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ ہمارے آدمیوں کے ساتھ قدیم وحشی باشندوں کی طرح سلوک کیا جائے -

ملک برکت علی بیرسٹر لاہور نے قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے یہ امید ظاہر کی کہ گول میز کانفرنس سخت اور اہم ترین مسائل کا سب کے لیے قابل قبول حل دریافت کریگی

انتظام حکومت میں مسلمانوں کی نمایندگی

مرزا علی محمد (بمبی) نے یہ قرارداد پیش کی کہ مرکزی حکومت اور صوبہ جاتی حکومتوں میں مسلمانوں کی نمایندگی نہایت ضروری ہے - لہذا جہاں کہیں اس قسم کی نمایندگی موجود نہیں ہے اُسے جلد سے جلد معرض وجود میں لائی جائے -

محرک نے کہا کہ جبتک ملک کی کابینہ وزارت میں مسلمانوں کی کافی نمایندگی نہ ہوگی اور جبتک اعلی ملازمتوں میں انھیں مناسب حصہ نہ دیا جائے گا اسوقت تک مسلمان اتنی ترقی نہیں کر سکتے - جتنی ترقی کرنیکا انھیں حق حاصل ہے محرک نے بزور بیان کیا کہ مسلمان قابلیت و اہلیت کے لحاظ سے کسی سے کم نہیں لہذا اگر انھیں اعلی ملازمتوں پر فائز ہونے کا موقعہ دیا گیا تو انکی قابلیت قدرتی طور پر ترقی

کریگی - یہ قرارداد نعرہ ہائے مسرت کے درمیان منظور کی گئی

پنجاب کی وزارتین

مسٹر دین محمد - وکیل نمایندہ پنجاب نے ایک قرارداد پیش کی جس میں اس امر پر اظہار تاسف کیا گیا کہ پنجاب کی مجلس وزارت میں کوئی مسلمان موجود نہیں اور زور دیا گیا کہ محکمہ جات منتقلہ میں کم از کم ایک مسلمان وزیر ہونا چاہیئے -

بنگالی نظر بندوں کی رہائی کا مطالبہ

آخر قرارداد میں حکومت پر زور دیا گیا کہ وہ بنگالی نظر بندوں کو رہا کر دے یا بغیر کسی مزید تاخیر کے انکے خلاف مقدمہ چلائے -

مسٹر محمد یعقوب رکن مجلس مقننہ نے کہا کہ خفیہ پولیس کے بہت سے اعلی افسران کو عوام کے روپیہ میں سے زبردست مشاہرات دئے جاتے ہیں - لیکن وہ ان نظر بندوں کے خلاف مقدمات نہیں بنا سکتے - اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس محکمہ کی قابلیت کے متعلق جو شخصیاں بگھاری جاتی ہیں وہ قطعاً بیجا ہیں - قرارداد باتفاق آرا منظور ہوگئی -

(ا - پ)

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس

دہلی ۲۷ - دسمبر آل انڈیا ایجوکیشنل کانفرنس کا سالانہ جلسہ زیر صدارت سر عبد الرحیم صاحب منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوئے -

ریزولیوشن نمبر ۱

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس ایک دفعہ اور اس بات پر زور دیتی ہے کہ چونکہ ٹیچروں استادوں کو فن تعلیم سکھانے کے واسطے نہایت ضروری ہے کہ اینگلو عربک کالج دہلی کے متعلق ایک ٹریننگ کلاس قائم کی جائے کیونکہ میونسپل و ڈسٹرکٹ بورڈ اسکولوں میں فن تعلیم جاننے والے مسلمان استادوں کی کمی پورا کرنیکا یہی ایک ذریعہ ہے -

یہ کانفرنس سپرنٹنڈنٹ صاحب تعلیمات صوبجات دہلی - اجمیر اور مارواڑ کو توجہ دلاتی ہے کہ صاحب موصوف اس درخواست کو جلد منظور فرماویں -

ریزولیوشن نمبر ۲

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس افسوس کیساتھ دیکھتی ہے کہ گورنمنٹ ہند نے مولوی محمد یعقوب صاحب کے سوالات مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۲۶ء کے جواب میں کہ مسلمان استادوں کا قحط ہے اور صوبہ دہلی میں کوئی مسلمان ڈسٹرکٹ انسپکٹر مقرر نہیں ہوتا جو اقرار کیا تھا اسکے پورا کرنے کے واسطے ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی اور یہ کانفرنس لوکل گورنمنٹ اور گورنمنٹ آف انڈیا کو توجہ دلاتی ہے کہ حتی المقدور جلد ایفائے وعدہ کریں -

ریزولیوشن نمبر ۳

یہ کانفرنس دہلی کے تمام منتظمین اوقاف سے عموماً اور اوقاف مسجد جامع و وقف مسماۃ وزیر النساء بیگم و مسجد فتحپوری سے خصوصاً درخواست کرتی ہے کہ وہ اینگلو عربک کالج کی تکمیل کیطرف خاص توجہ فرمائیں اور اوقاف کی آمدنی سے مستقل طور پر معقول امداد مقرر فرمائیں - تاکہ کالج کی روز افزوں ضروریات پوری ہو سکیں -

ریزولیوشن نمبر ۴

چونکہ جملہ صوبہ جات میں خاص مشکلات کیوجہ سے جو مختلف اسباب سے پیدا ہوتی ہیں اور مسلمان اعلی اور ثانوی تعلیم میں ترقی نہیں کر رہے ہیں اس کانفرنس کی رائے میں نہایت ضروری ہے کہ مختلف یونیورسٹیوں بالخصوص دہلی - الہ آباد - لکھنؤ - پٹنہ - اور لاہور یونیورسٹی کی تعلیمی اور صوبجات کے انٹرمیڈیٹ و ہائی اسکولوں کی تعلیمی بورڈوں کی انتظامی جماعتوں میں مسلمانوں کی مناسب نیابت کا معقول بندوبست کیا جاوے

ریزولیوشن نمبر ۵

اس کانفرنس کی رائے میں اب وقت آگیا ہے کہ اعلی اور ثانوی تعلیم کے نظام میں ایسی ترمیم کی جائے تاکہ وہ طلباء کو زندگی کے جدید حالات کا مقابلہ کرنے میں معین و مددگار ثابت ہو اور طلباء کو اس قابل بنا دے کہ وہ مفید پیشے اختیار کر کے ملک کی مرفہ الحالی اور بہبودی کو ترقی دے سکیں اور اس مقصد کے لیے ضرورت ہے کہ صنعتی و تجارتی تعلیم کی درسگاہیں قائم کی جائیں

ریزولیوشن نمبر ۶

مسٹر آصف علی نے حسب ذیل ریزولیوشن کی تحریک کی -

اس کانفرنس کی رائے میں مختلف صوبوں کی گورنمنٹوں اور واضعان قانون کی جماعتوں کے واسطے فرض ہے کہ بلا توقف جبریہ و مفت تعلیم کے مدرسے قائم کر کے جہالت کی ذلت کو عوام سے دور کریں اور چونکہ قوم کر در تعلیم کے لئے اکثر صوبوں کو دی جاتی ہیں چونکہ وہ اس کام کے لئے ناکافی ہیں اس لئے سنٹرل گورنمنٹ کو انکی مالی امداد کرنی چاہیئے - اور دیگر مناسب تدابیر عمل میں لانی چاہئیں -

علاوہ بریں اس کانفرنس کی رائے میں اس امر کا خاص طور پر لحاظ رکھا جائے کہ ابتدائی تعلیم پانے والے طلباء تعلیم و دستکاری بھی حاصل کر سکیں جو انکی ضرورتوں اور ماحول زندگی کے مناسب ہو -

ریزولیوشن نمبر ۷

یہ کانفرنس اسکولوں اور کالجوں کے طلباء کے لئے جسمانی ورزش کو نہایت ضروری سمجھتی ہے اور منتظمین شعبۂ تعلیمات سے مستدعی ہے کہ وہ اس مسئلہ کی طرف خاص طور پر توجہ کریں

دہلی ۲۸ دسمبر آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا چوتھا اجلاس آج ۱۲ بجے منعقد ہوا صدر جلسہ سر عبد الرحیم تھے سب سے پہلے حسب ذیل ریزولیوشن پیش ہوا اور باتفاق منظور ہوا

(باقی آئندہ بر صفحہ ۱۱)

نوٹس بنام مدعاعلیہ نابالغ اور ولی کے

(آرڈر ۳۲ - قاعدہ ۳)

بعدالت خفیفہ مقام و ضلع مرزاپور

مقدمہ نمبر ۸۸۹ بابت سنہ ۱۹۲۶ء

رادھاچرن سنگھ ولد شیام پرتاب سنگھ ساکن موضع کولنا پرگنہ بھگوت چودہری ضلع مرزاپور　　مدعی

بنام کہیدو وغیرہ　　مدعاعلیہ

بنام کہیدو و دیچہ شیرخوار بولایت مساۃ جگپتی مادر خود پسران بھولا ناتھ متوفی ساکنان موضع دیوریا پرگنہ حویلی حصار ضلع مرزاپور

مساۃ جگپتی ولیہ قدرتی مدعاعلیہ کہیدو و دیچہ شیرخوار نابالغان

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ مدعاعلیہ نابالغ کا ایک ولی دوران مقدمہ مقرر کیا جاے لہذا تم مساۃ جگپتی ولی کو اسکی رو سے اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تعمیل اطلاع نامہ ہذا سے ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۲۷ء کے اندر ایک درخواست اس عدالت ہذا میں نسبت اپنے یا کسی دوست مدعاعلیہ نابالغ کے ولی دوران مقدمہ مقرر کیے جانے کی نسبت نہ گذرانو گے تو عدالت تمکو یا کسی اور شخص کو نابالغ مذکور کا ولی مقرر کر دے گی۔

آج بتاریخ ۲۳ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا

(مہر عدالت)　　بحکم جگت نراین لال منصرم

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

بعدالت خفیفہ مرزاپور

نمبر مقدمہ ۸۸۹ سنہ ۱۹۲۶ء

رادھاچرن سنگھ ولد پرتاب سنگھ چودہری ساکن موضع کولنا پرگنہ بھگوت ضلع مرزاپور　　مدعی

بنام کہیدو وغیرہ　　مدعاعلیہ

بنام مساۃ جگپتی ولیہ کہیدو و دیچہ شیرخوار نابالغان ساکنان موضع دیوریا پرگنہ حویلی حصار ضلع مرزاپور

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت مالیت للعہ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۸ ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جو ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو۔ تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۳ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء جاری کیا گیا

(مہر عدالت)　　بحکم جگت نراین لال منصرم

اطلاع

(۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن باین مراد جدید کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جاے اور جب دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جاے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت میں داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانو۔

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ معہ خرچہ نالش عدالت میں داخل کرو تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری کی جو تمہاری ذات یا مال یا دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے۔

صداقت

ریزولیوشن نمبر ۸

مسلمانان ہند کی مذہبی اور علمی ضروریات کے باعث اس کانفرنس کی ... ے۔ کہ اس صوبہ کے جن اضلاع مین مسلمانون کی پرائمری اور ورنیکولر اردو ... ان ہے۔ وہان پر اردو زبان کو اور مثل کلاسیکل زبان تعلیم کر لیا جائے ... ثانوی اعلیٰ تعلیم مین اردو کو وہی درجہ دیا جائے۔ جو فارسی۔ عربی سنسکرت ... حاصل ہے۔

ریزولیوشن نمبر ۹

عام مسلمانون کی تعلیم مین ایسی سہولت پیدا کرنیکی غرض سے جس سے ... وہ مذہبی تعلیم سے محروم نہ رہین۔ اس کانفرنس کی رائے مین اشد ضروری ہے ... اردو رسم الخط ان کتابون مین استعمال کیا جائے جو ابتدائی تعلیم کی کلاسون کے ... لیے داخل نصاب ہون

ریزولیوشن نمبر ۱۰

اس کانفرنس کی رائے مین اینگلو عربک انٹرمیڈیٹ کالج دہلی۔ کو جلد سے ... جلد ایک فرسٹ گریڈ آرٹ کالج بنانیکی ضرورت ہے۔ اور کانفرنس بڑے زور سے ... بزرگان قوم سے علی العموم اور بزرگان دہلی سے بالخصوص اپیل کرتی ہے کہ اس ... اہم تعلیمی ضرورت کو پورا کرنے کے لیئے۔ فیاضانہ ہمت سے کام فرمائین تاکہ موجودہ ... درسگاہ اس درجہ تکمیل کو پہنچ جائے جو قومی وقار کے شایان ہو اور اس قدیم ... دار السلطنت مین تعلیم مسلمانان کی خدمت بطریق انجام دے سکے۔ نیز یہ ... کانفرنس لوکل گورنمنٹ اور امپیریل گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے کہ دار السلطنت ... کی اس درسگاہ کی قدامت اور اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اسکی خاص طور پر امداد ... فرمائین۔

دہلی آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا آخری اجلاس سر عبد الرحیم ... صاحب کی صدارت مین منعقد ہوا۔ چونکہ وقت کم تھا اس لیے صاحب صدر نے ... ابتدا ہی مین درخواست کی کہ تقریرین مختصر کیجائین۔ جلسہ مین حاضرین کی تعداد ... بہت زیادہ نہ تھی۔ اس اجلاس مین مسٹر عبد اللہ۔ یوسف علی۔ شیخ عبد القادر صاحب ... شریک تھے۔ مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش ہوکر منظور ہوئے

ریزولیوشن نمبر ۱۱

اس کانفرنس کی رائے مین ہر صوبہ مین گورنمنٹ کا فرض ہے کہ لڑکیون کی ... تعلیم کے لیئے ہر ایسے قصبے مین وہ ایک پردہ اسکول قائم کرے۔ جس مین ... ہزار سے زیادہ مسلمانون کی آبادی ہو۔ اور ایک پردہ پرائمری اسکول قائم ... کیا جائے۔ جہانپر کہ اسکول جانے کے قابل عمر کی مسلمان لڑکیون کی کافی تعداد ہو۔

ریزولیوشن نمبر ۱۲

اس کانفرنس کی رائے مین یہ ضروری ہے۔ کہ تمام کالجون اور یونیورسٹیون ... مین ٹریننگ کور کی توسیع کی جائے۔

ریزولیوشن نمبر ۱۳

یہ کانفرنس اس امر کو ضروری سمجھتی ہے کہ ڈھاکہ یونیورسٹی کے استحکام ... و قیام کے لیے جو عطیہ گورنمنٹ بنگال نے دیا ہے اسکو بطور راس المال یا سرمایہ ... رکھا جائے۔ جیسا کہ خود گورنمنٹ کی خواہش ہے۔ تاکہ وہ آیندہ یونیورسٹی کی ... توسیع کے لیے صرف کیا جاسکے۔

ریزولیوشن نمبر ۱۴

اس کانفرنس کی رائے مین یہ نہایت ضروری ہے کہ ہندوستان ... کی مختلف یونیورسٹیون مین مشرقی علوم کی فیکلٹی قائم کی جائے

ریزولیوشن نمبر ۱۵

مسلمانان کشمیر کے اہم مسئلہ تعلیم کے حل کے لیے ضروری ہے کہ ... ایسی تدابیر اختیار کی جائین جن کی نوعیت جو کچھ ابتک کیا گیا ہے۔ اس سے مختلف ہو ... ریاست کشمیر اور دربار کشمیر کو بھی مدد دینا ضروری نظر آتا ہے۔ لہذا اس کانفرنس کی رائے ... مین مندرجہ ذیل کمیٹی مقرر کیجائے جو اس کام کو کرے اور اگر ضرورت ہو تو ہز ہائنس ... مہاراجہ صاحب کشمیر کی خدمت مین حاضر ہو کر معروضات پیش کرے موصوف نہایت

بیدار مغز۔ منصف اور رعایا پرور حکمران ہین ضرور کامیابی ہوگی۔ ممبرون کا اضافہ کیا جائیگا (۱) مولنا طفیل احمد صاحب (۲) شیخ غلام محی الدین صاحب فانشل سکرٹری اسلامیہ ہائی اسکول سرینگر (۳) پروفیسر ابوبکر احمد حلیم صاحب علیگڈہ (۴) راجہ غضنفر علی خانصاحب ایم۔ ایل۔ اے۔ جہلم (۵) سید محسن شاہ صاحب وکیل لاہور (۶) ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب (۷) شیخ عبد القادر صاحب بار ایٹ لا لاہور (۸) عبد العزیز صاحب پوری صاحب (۹) بابو عطا محمد صاحب وکیل گجرات (۱۰) بابو دین محمد صاحب ایم۔ اے۔ ایم ایل سی گوجرانوالہ۔

اسکے بعد صاحب صدر نے جلسہ کی کارروائی ختم کرتے ہوئے ایک تقریر کی جسمین آپ نے اجلاس کی کامیابی پر مسلمانان دہلی کو مبارکباد دی اور ان سے عربک انٹرمیڈیٹ کالج کو فرسٹ گریڈ کالج بنا دینے کی پرزور الفاظ مین تحریک کی ہے آپ نے توقع ظاہر کی کہ مسلمانان دہلی بہت جلد مطلوبہ رقم جمع کرکے اپنی پیشانی سے اس داغ کو دھوڈالینگے۔ کہ دہلی جو تہذیب و تمدن کا مرکز ہے اپنے لیے اسلامی کالج نہین رکھتی۔ آپنے گورنمنٹ کے طرز عمل پر بھی افسوس ظاہر کیا اور امید کی کہ وہ بھی بہت جلد اس کالج کی امداد پر متوجہ ہوگی۔ آخر مین آپ نے ممبران استقبالیہ کمیٹی کی تعریف کی۔ اور ساتھہ ہی مسلمانان دہلی کی۔ اور آخر مین امید ظاہر کی کہ آیندہ سال ہماری تعلیمی حالت اس سے بہتر ہوگی۔

اختتام جلسہ کے بعد خواجہ غلام السیدین نے یونیورسٹی کے فرائض پر بہت فاضلانہ مضمون پڑھا جو بہت پسند کیا گیا۔

(یہ مضمون تمام و کمال رسالہ "جامعہ" مین شایع ہوگا اور والدین اور تعلیم کا فرض ہے کہ وہ اس پر گہری نظر ڈالین

امید کہ لیڈران ملک اس اشتعال انگیز رویہ پر جلدی توجہ کرینگے ورنہ اسکا جو نتیجہ ہوگا وہ نہایت خطرناک ہوگا۔

تبلیغ کانفرنس

دہلی ۳۰۔ دسمبر مولوی محمد یعقوب صاحب کی زیر صدارت کل رات کو تبلیغ کانفرنس کا اجلاس منعقد ہوا،

مولانا مظہر الدین کی تحریک پر گورنمنٹ صوبجات متحدہ اور پنجاب کا وچتر جیون کی ضبطی پر شکریہ ادا کیا گیا اور گورنمنٹ کو مشورہ دیا گیا کہ ملزم کے خلاف مقدمہ واپس نلیا جائے کانفرنس نے گورنمنٹ کو اس امر واقعہ پر توجہ دلائی کہ یہ کتاب ایک دوسرے نام سے شایع ہوئی ہے گورنمنٹ کو اسے بھی ضبط کر لینا چاہیئے

تبلیغ کانفرنس کی آخری نشست مین مسٹر محمد امین بیرسٹر لاہور نے مسلمانون کو نصیحت کی کہ وہ اپنی تمام ضروریات کی چیزین مسلمانون سے خریدین اور ہر مسلمان کو دس سال مین کم از کم تین ہندوؤن کو مسلمان بنانا چاہیئے حاضرین نے اسپر آمین کہا مقرر نے کہا کہ ایک تبلیغ کے لیئے تمام دیگر سرگرمیون کو ملتوی کردینا چاہیئے مسلمانون کو چاہیئے کہ اپنی تعداد بڑھاکر ۱۰ کروڑ کرلین اسکے بعد چندہ کی فہرست کہولی گئی اکثر حضرات نے دو سو روپیہ سالانہ دینے کا وعدہ کیا ایک صاحب نے اعلان کیا کہ مہینہ بھرمین جو کچھ ان کو بچت ہوگی۔ وہ سب تبلیغ کے مقصد مین دیدینگے۔

آل انڈیا شیعہ کانفرنس
منظور شدہ تجاویز

آل انڈیا شیعہ کانفرنس نے اپنے نوردہم اجلاس منعقدہ پٹنہ مین مندرجہ ذیل تجاویز منظور کی گئی ہین

(۱) یہ کانفرنس مدرستہ الواعظین کی گرانقدر خدمات کو نہایت استحسان کی کی نظر سے دیکھتی ہے اور تمام قوم سے پرزور اپیل کرتی ہے کہ وہ تبلیغ کے ضروری فرض اور خدمات کی تکمیل و انجام دہی مین کسی ممکن امداد سے دریغ نہ کرے

(۲) یہ جلسہ آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا تمام تجاویز متعلقہ مسئلہ حجاز جو اجلاس خصوصی آل انڈیا شیعہ کانفرنس مین بمقام امروہہ منظور ہوچکی ہین تائید کرتا ہے

(۳) یہ کانفرنس تجویز کرتی ہے کہ آل انڈیا شیعہ کانفرنس کے اغراض و مقاصد کی اشاعت اور تجویزون کو عملی جامہ پہنانے کے لیے صوبہ بہار کے مرکزی مقام پٹنہ مین ایک صوبہ کانفرنس قائم کیا جاسے۔

(۴) یہ کانفرنس محسوس کرتی ہے کہ مسلمانون کے حقوق استحفاظ و ضرورت کا لحاظ کرکے وہ ہائی کورٹ جن مین مسلمان جج اسوقت موجود نہین ہین ان مین حکومت جلد سے جلد موقع ہونے پر ججون کا تقرر فرماکر قوم کو شکریہ کا موقع دے

(۵) یہ کانفرنس ضرورت زمانہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک قومی پریس کے وجود کو قوم کے لیئے ناگزیر سمجھتی ہے۔

آل انڈیا کایستھ کانفرنس

کلکتہ ۳۰۔ دسمبر آل انڈیا کایستھ کانفرنس مین آج دس تجوزین پاس کی گئین۔ آج اجلاس مین سر دیو پرشاد سرداد ھیکاری اور بابو رام چندر پرشاد پٹنہ نے بھی بحث مین حصہ لیا۔ کایستھ کی تمام برادریون مین باہم شادی بیاہ کرنے اور جہیز کو بند کرنے اور دیگر معاشری اصلاحات کے حق مین تجوزین منظور کی گئین الٰہ آباد کے پاٹھ شالہ والون سے درخواست کی گئی کہ بنگالی کایستھون پر سے پابندیان ہٹادین۔

اطلاعنامہ بنام ریسپانڈنٹ مشعر اطلاع اس تاریخ کے جو سماعت اپیل کیلیے مقرر کیجاے

(آرڈر ۴۱۔ قاعدہ ۱۲)

بعدالت جناب سب جج اول بہادر کانپور

رام چرن — مدعی ایپلانٹ
بنام پہول سنگہ وغیرہ — مدعا علیہ ریسپانڈنٹ

اپیل بناراضی ڈگری عدالت منصف صاحب کانپور
مورخہ ۲۷ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۲۶ء

بنام۔ پہول سنگہ۔ ہالکشن سنگہ، کمود سنگہ پسران پدم سنگہ ساکن موضع گدانتہا پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور۔

مطلع ہو کہ اپیل بناراضی ڈگری عدالت منصف صاحب کانپور اس مقدمہ مین ایپلانٹ نے پیش کیا اور اس عدالت مین درج رجسٹر ہوا اور اس عدالت نے بتاریخ ۱۰ ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۷ء واسطے سماعت اپیل کے مقرر کی ہے۔ اگر خود تم یا تمہارا وکیل یا کوئی اور شخص جو قانوناً تمہاری طرف سے اپیل ہذا مین جواب سوال کرنے کا مجاز ہو حاضر نہ آئیگا تو اس کی سماعت اور تجویز تمہاری غیر حاضری مین کی جائیگی۔

آج بتاریخ ۲۲ دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا

(مہر عدالت) بحکم اجدھیا پرشاد منصرم

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کان پور سے شائع ہوا

THE SADAQAT
Cawnpore

REGD. No.
14

صداقت

جمالِ پر تو حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
(احسن تیمی)

اڈیٹر
خواجہ عبد السلام

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳/
ششماہی ۱/۸
فی پرچہ ۱/

جلد ۵ | کانپور - چہار شنبہ ۱۲ - جنوری ۱۹۲۷ء مطابق ۱۷ - رجب المرجب ۱۳۴۵ھ | نمبر ۲

ادبیات

مجذوب کی بڑ

(از مسٹر الفت بیگ مستانہ)

پہلی صدا

کہو جو چاہو ہم ہر بات کے سننے پہ راضی ہیں
ہماری شان ہی کیا ہم اڈیٹر ہیں نہ قاضی ہیں
مآل سے نظر کر حال پر اے بندۂ غفلت
اسی پردے میں پنہاں واقعاتِ عہدِ ماضی ہیں

دوسری صدا

یہ ملفوفِ عبا ہم ہیں نہ ہم ممنون چیسٹر ہیں
بقول حضرت اکبر نہ ملا ہیں نہ مسٹر ہیں
ہماری قدر کیا ہم کیا ہماری شان و شوکت کیا
نہ ہم ہیں بورڈ کے ممبر نہ صوبے کے منسٹر ہیں

(تیسری صدا)

وہ ہم کانا سے کہنا کہ سرگرم فغان کیوں ہو
کہے دیتے ہیں ہم پھر یہ نہ کہنا سرگران کیوں ہو
یہ سنکر حضرت مستانہ کا مستی میں بول اٹھنا
"بجا کہتے ہو سچ کہتے ہو پھر کہیو کہ ہاں کیوں ہو"

رموز زندگی

اک دن سنا کے قصۂ افسانہ خضر
مجھ کو کہا "اثر" نے او خود کام زندگی
تیری حیات رقصِ شرر کی مثال ہے
کہتے ہیں اس کو مستِ مے جام زندگی
ہنگامۂ جہاں میں زلالِ بقا کو ڈھونڈھ
ملتا ہے فنا ہے رہِ شام زندگی
پائی خضر نے عمرِ مسیحا تو کیا ہوا
میں نے کہا "غلط ہے وہ ناکام زندگی
مضمر ہے زندگی تو خروشِ دوام میں
سمجھا نہیں ہے آہ وہ پیغام زندگی
غیر از نشاطِ سوز سپیدن حیات چیست
ما را برائے شورشِ عالم نہادہ اند

ترکی سیاست داخلی و خارجی

غازی عصمت پاشا رئیس الوزارت ترکی کی تقریر

غازی مصطفےٰ کمال پاشا رئیس الجمہوریہ ترکیہ نے مجلس ملی کی آٹھوین سالگرہ کا افتتاح ۱۹ نومبر ۱۹۲۶ء کو کیا جس مین غازی عصمت پاشا نے سیاسی مسائل پر تقریر کی جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے

حضرات محترمین

غازی مصطفےٰ کمال پاشا کی تقریر سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ حکومت ترکیہ کیا کرنا چاہتی ہے۔ اس وقت مین حکومت ترکی کے فرائض اور اس کے انتظامات کے متعلق بالتفصیل بیان دونگا ہماری سیاست داخلی کا اولین فرض اپنی قومی اتحاد پر زور دینا اور اصلاح عامہ ہے سیاست عامی اور اصلاح عامہ تمام حدود سلطنت مین نئے انتظامات کے ساتھ مجلس ملی کی کوشش سے ترقی پذیر ہے۔

مدت سے ہماری خواہش ہے کہ اپنی سلطنت مین قومی اتحاد کی لہر دوڑ جائے جسکے لیے ہم سر توڑ کوشش کر رہے ہیں مگر تھوڑا عرصہ ہوا کہ غازی مصطفےٰ کمال کے خلاف ولایت سرکیشیا مین سازشون نے ہمارے بڑھتے ہوئے قدم مین رکاوٹ ڈالدی لیکن خدا کے فضل سے حکومت کی دلیرانہ حسن تدابیر نے انکی تمام بری کوششون کو بے نتیجہ کر دیا۔

حکومت ترکی کے ہر فرد وطن پر حقوق مسئولیت و سزا یکسان طور پر بلا استثنائے احدے قائم ہین مین یہ کہہ سکتا ہون کہ ولایت مشرقی و غربی کے انتظامات مین کچھ فرق نہین ہے اسوجہ سے میرے دل مین بے حد افسوس ہے گو مین یہ بھی جانتا ہون کہ آپ کے دل بھی اس رنجدہ واقعہ سے متاثر ہین مگر پھر بھی مین اسکی اہمیت کو مد نظر رکھکر افسوس کی روح آپ کے قلوب مین ڈالنا چاہتا ہون اسوقت حکومت کی طرف سے کسی فرد و بشر کو انتظامی معاملات مین کچھ رعایت حاصل نہین لیکن گذشتہ سازش و بغاوت کا مقصد یہ تھا کہ قرارات حکومت مین مراعات دیگر بذریعہ انتخاب کرسی حکومت کو خود حاصل کرین

اور اگر آپ اسکو بغور سوچین گے تو آپ کو ترکی کی داخلی حالت کا خود بخود پتہ چل جائیگا۔

سیاست خارجی

حضرات ہماری سیاست خارجی کی روح اقوام عالم سے صلح کے قائم رکھنے اور امن و امان کی حفاظت مین مضمر ہے اس سیاست کے معانی آپ مختلف صورتون مین سمجھینگے اور اس کے تاویلات مین آپکو مشکلات معلوم ہونگی مگر مین انکی تصریح کر سکتا ہون کہ جدید حکومت ترکی سابق حکومت ترکی کی طرح اپنے مستقبل کو بلا لحاظ آنکھین بند کر کے ہوا مین نہین پھینکیگی بلکہ اپنی راہ پر مستقل ارادہ کے ساتھ بڑھتی چلی جائیگی اور اپنے مقصد کی کامیابی یعنی اقوام عالم کے ساتھ صلح اور امن و امان کی حفاظت قول و عمل مین برگزیدہ رکھے گی۔ اگر اس کے خلاف کوئی بھی ہو تو ہم ہرگز اس کے ساتھ نہ ہونگے غرضیکہ دول عالم کیساتھ قواعد کیپورے احترام کرتے ہوئے صلح پر قائم ہین۔

سیاست مالیہ و اقتصادیہ

اپنی سیاست مالیہ و اقتصادیہ کے لیے بیان دیتا ہون کہ گذشتہ سال حالت مالیہ مین مشکل حائل تھی جو بد نظمیون کی خرابیان دور کرنے کی وجہ سے واقع ہوئی مجلس ملی نے ان حالات کو جلد جدید قوانین بنائے گئے اور نیا سکہ جاری کیا جو خاص قوانین سال حال مین نافذ ہوئے اور مختلف ٹیکس جو برقرار رہین گے انکے حالات آپکو جلد معلوم ہو جائینگے حکومت ترکی کے ہر شعبہ کی حالت ترقی پذیر ہے مگر مالی اور اقتصادی حالت کسی قدر پستی پر ہے اسکی بھی مجلس ملی کی کوشش سے اصلاح ہو جائیگی اس مناسبت سے مین کہتا ہون کہ حال حال کے قوانین کے نفاذ سے یہ نہین ہو سکیگا کہ کوئی شخص جائز ٹیکس دیئے بغیر اپنے مال کو چھپا سکے تاکہ تجارت شریفانہ طور پر اپنے خطرناک حالات سے جو ملت کے ثروت مین نقص پیدا کرتے ہین قائم رہیگی۔ حالات مین نے مختصر طور پر آپ کے سامنے واضح کر دیئے ہین۔ اور آپ یقین جانئے کہ حکومت اپنی قوانین کے نفاذ مین چٹان کی طرح قائم ہے۔

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ ۱۲ جنوری ۱۹۲۷ء

سوامی شردھانند کا قتل اور ہندوؤں کا افسوسناک رویہ

سوامی شردھانند جی کے قتل پر تمام اسلامی ہندوستانی دنیا نے اپنے رنج و افسوس کا اظہار کیا ہے اور قاتل کے فعل کو اسلامی تعلیمات کے منافی ثابت کیا ہے نیز قاتل پر لعنت ملامت کی ہے مگر باوجود اس کے ہندو پبلک اور ہندو اخبارات کا رویہ مسلمانوں کے لیے سخت اشتعال انگیز ہے۔

وہ ہندو قوم جو ہمیشہ اپنی تعلیمی و پولیٹیکل افضیلت کا فخریہ اعادہ کرتی ہے اور اس کو اپنی روشن خیالی پر ناز ہے وہ اس واقعہ سے اسقدر غضبناک اور بدحواس ہوگئی ہے کہ اس کو اس سلسلہ میں رکیک سے رکیک باتوں میں بھی دریغ نہیں اور ان کے طرز عمل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ سات کروڑ مسلمانوں میں سے ہر شخص کو سوامی جی کا قاتل سمجھتے ہیں۔

ہندو اخبارات نے اس واقعہ کے متعلق جو طرز تحریر اختیار کیا ہے وہ حد درجہ خطرناک اور امن پسندی کے منافی ہے۔

سوامی شردھانند جی انجہانی کے ماتم میں ہر ہندوستانی کا خواہ وہ کسی مذہب و ملت کا پابند ہو شریک ہونا لازمی اور لابدی ہے اور ہر ہندوستانی کا یہ فرض ہے کہ وہ خلوص قلب کے ساتھ اس رنج و غم میں شریک ہو اور قاتل پر لعنت و ملامت کرے چنانچہ مسلمانوں کے لیڈروں، اسلامی انجمنوں، درسگاہوں وغیرہ نے اپنے طرز عمل سے یہ ثابت کر دیا کہ وہ اس غم میں اپنے برادران وطن کے ساتھ شریک ہیں مگر باوجود اس کے ہندوؤں نے اسکی کچھ قدر نہیں اور یہ ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کے خلاف سخت اشتعال انگیز طریقہ اختیار کیا ہے ہم نہیں سمجھتے کہ ماتم کا یہ کون طریقہ ہے کہ آپ ماتمی جلسوں میں ایک دیوانہ اور فاتر العقل انسان کے ارتکاب جرم پر تمام مسلم قوم کو مطعون کریں بلکہ اسپر بھی قناعت نہ کرکے مذہب اسلام کے خلاف سب و شتم کا بازار گرم کر دیں۔ اگر مسلمان ان جلسوں میں شرکت نہ کریں تو آپ شکایات کریں گے اور مسلمانوں کو اس کا طعنہ دینگے کہ ان میں ملکی اسپرٹ نہیں اور دوسری طرف آپ انتہائی اشتعال انگیز رویہ اختیار کرتے ہیں کیا آپ مسلمانوں کو ان جلسوں میں شریک کرنا نہیں چاہتے؟ اور اگر ایسا ہے صاف کہہ دیجیے؟

یہ بھی عجیب منطق ہے کہ ایک طرف تو اس قتل کو اسلامی تعصب اور مذہبی دیوانگی بتایا جاتا ہے (حالانکہ اسلام کو اس سے کوئی واسطہ نہیں) مگر اسی کے ساتھ ساتھ ہندو نوجوانوں کو مرنے کے لیے اُبھارا جاتا ہے اور انہیں مذہبی موت کی اسپرٹ پیدا کرنے کے لیے "بھگوت گیتا" کے وعظ سنا ے جاتے ہیں

کیا ہم ہندو لیڈران سے باادب یہ دریافت کر سکتے ہیں کہ جو بات ایک مسلمان کے لیے مجرمی ہے (اگرچہ اسلام اس کی تعلیم نہیں دیتا) مگر اسی جذبہ کی آپ ہندو قوم کو تعلیم دینا چاہتے ہیں اور وہ ہندوؤں کے لیے جائز ہو جائیگی؟

ہم کو اپنے برادران وطن کی اس ذہنیت پر حد درجہ افسوس ہے اور ہم نہیں سمجھتے کہ وہ اپنے اس طرز عمل سے ملک کو کیا فائدہ پہونچا سکتے ہیں؟

اسمیں شک نہیں کہ سوامی جی کا قتل ملک اور قوم دونوں کے لیے انتہائی شرمناک ہے اور اس پر جسقدر بھی رنج و غم کا اظہار کیا جائے وہ کم ہے مگر اسی کے ساتھ یہ بھی تسلیم کرنا ہوگا کہ یہ واقعہ دنیا کے لیے انوکھا نہیں بلکہ دنیا میں اس سے قبل بھی اس قسم کے شرمناک واقعات ہو چکے ہیں اور اسمیں ہندو و مسلمان مساوی الحیثیت ہیں۔ مگر کبھی یہ نہیں ہوا کہ ایک فرد کے جرم سے ساری قوم کو مجرم قرار دیا گیا ہو۔ پھر نہ معلوم کیوں؟ سوامی شردھانند آنجہانی کے قتل پر ہندو قوم نے یہ رویہ کا اختیار کیا ہے کہ وہ محض قاتل پر لعنت و ملامت ہی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ وہ اس کے ساتھ ساری مسلم قوم، اسکی تاریخ، اس کے اخلاق، حتی کہ اس کے مذہب تک کو بدنام کرنے کی ناپاک کوشش کر رہے ہیں اور جس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایک سوامی جی کے قتل کے بدلہ میں سات کروڑ مسلمانوں بلکہ مذہب اسلام سے انتقام لینا چاہتے ہیں۔ اور اس جوش انتقام کی ہوا سی میں اُنھوں نے تہذیب و اخلاق اور ہر چیز کو خیرباد کہدیا ہے۔

مثال کے طور پر آپ اخبار سوراجیہ لاہور کے ۲۹ دسمبر ۱۹۲۶ء کے ایک نوٹ کو ملاحظہ فرمائیں اور لطف یہ کہ یہ اخبار سنگٹھی اخبار نہیں ہے بلکہ اس کو کانگریسی اخبار ہونے کا فخر حاصل ہے۔

"مسلمانان ہند کی تواریخ کسی بھی پہلو میں شاندار نہیں نہ انھوں نے کوئی فلاسفر پیدا کیا ہے اور نہ ہی کوئی سائنس داں نہ کوئی حقیقی وہرماتما اور نہ ہی کوئی جانباز محب وطن بلکہ وقتاً فوقتاً اُنھوں نے اپنی بربریت اور وحشیانہ پن کا ہی ثبوت دیا ہے اور اس کا واحد کارن ان کا مذہبی کروڑ پن عدم رواداری، تنگ دلی، غلط خیالات ہیں"۔ (سوراجیہ)

آخر میں ہم ہندو قوم سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ ملک کی فضا کو اور زیادہ مسموم نہ کریں بلکہ ایک محب وطن قوم کی حیثیت سے ان کا فرض ہے کہ وہ اس کی کوشش کریں کہ ملک میں امن و امان ہو اور اسی میں ہندوستان کی بہبودی اور فلاح ہے۔

ہمعصر صدای مسلم

ہمعصر صدائے مسلم نے "خانگی جنگ" کے عنوان سے ایک نوٹ سپرد قلم کیا ہے جس کا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"ہم کو یہ معلوم کرکے انتہائی افسوس ہوا کہ کانپور کے شعراء بجائے ملک و مذہب کی خدمت کے آپس میں جنگ و پیکار کر رہے ہیں اس جنگ میں معاصر صداقت خصوصیت سے حصہ لے رہا ہے ہم معاصر سے باادب عرض کرینگے کہ وہ اس قسم کی فضول نظم کو شائع کرکے مسلمانوں میں انتشار نہ پیدا کرے"

ہم اپنے ہمعصر کے نیک مشورے کی قدر کرتے ہیں مگر اسی کے ساتھ ہم کو ہمعصر موصوف سے یہ عرض کرنا ہے کہ صداقت میں کوئی ایسی نظم شائع نہیں ہوئی جو مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کا سبب ہو۔ نیز ہم کو اس کا بھی علم نہیں کہ کہ اس میں کون کون شعراء نبرد آزما ہیں اور یہ جنگ علمی یعنی فن کے متعلق ہے یا ذاتیات کا پہلو لیے ہوے۔

صداقت کا مسلک تو ہمیشہ سے اتحاد و اتفاق پر رہا ہے نہ کہ جنگ و جدال کا اور جنگ بھی کون آپس کی صداقت تو جنگ کا جانی دشمن اور اتحاد و صلح کا انتہائی خواہشمند ہے

البتہ کچھ عرصہ سے مسٹر الفت بیگ مستانہ کی نظمیں "صداقت" میں شائع ہو رہی ہیں جو حضرت اکبر مرحوم کے رنگ میں ہوتی ہیں۔

ان نظموں کا رنگ نہایت دلکش اور پرمذاق ہوتا ہے نیز اس کے ساتھ ہی ساتھ شستہ پیرایہ میں بعض لوگوں پر نکتہ چینیاں بھی ہوتی ہیں مگر ان کا تعلق محض لوکل ہی نہیں ہوتا بلکہ یہ عمومیت کی حیثیت رکھتی ہیں۔

اس سے قوم کی اصلاح منظور ہے نہ کہ مسلمانوں میں نفاق و انتشار پیدا کرنا

ہم ناظرین و نیز اپنے ہمعصر کے ملاحظہ کے لیے ان کے کچھ متعلق بعد اشعار ذیل میں درج کرتے ہیں

پی پارٹی کے یار ہیں ملا ے پیل تن　　پیتے ہیں چائے یا دشراب طہور میں
کھاتے ہیں ذرق و شوق سے انگور اسطرح　　جیسے کہ آپ بیٹھے ہوں آغوش حور میں
سمجھے کہا آپ نے دو ٹرکے لیے سو ٹرے　　مگر اتنے نہ لدیں اس پہ کہ ٹھیلا ہو جا ے
کچھ عجب شان سے سڑکوں پہ نکلتی ہیں جلوس　　ہیل گاڑی کہیں رک جا ے تو میلا ہو جا ے
آئی کچھ نہ دے بس کونسل کی ممبری یاد　　نہیں تو اور کیا رکھا ہے تیری بزم امکانی میں
ایک کے بدلے دیے دو ایڈریس　　درد دل کی ترجمانی ہو چکی
تھی امیروں کے لیے ساری نمود　　مفلسوں کی کامرانی ہو چکی
واقعی قابل صد تحسین ہے　　مشغلہ قافیہ پیمائی کا
لیجیے آ گئے "پنڈت آغا"　　درس اب لیجیے جو یائی کا
جائیے آپ مگر یاد رہے　　ان کی محفل کا یہ دستور نہیں
پردے اُٹھتے ہیں بیان مشکل سے　　یہ کوئی جلوہ گہ طور نہیں
پچھلی باتوں پہ خاک ڈالو　　چھوڑو افسانہ خودسری کا
بس ہو چکی باہمی کتا کتی　　در بند کرو ستم گری کا
خواجہ سے کہو کہ سر جھکا ئیں　　بگڑے کا نہ کھیل سسٹری کا
ہندو و مسلم بھی ایک ہو جائیں　　رشتہ جو ٹیں برادری کا
"دانندۂ راز دہر" بنتا　　واللہ یہ دعوی رہبری کا

ہم اپنے کرم قاضی صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرنے کی جرات کرینگے کہ وہ اس نوٹ کو سپرد قلم کرنے سے پیشتر ان نظموں کو ملاحظہ فرما لیتے تو شاید وہ اس نوٹ کے لکھنے کی ضرورت محسوس نہ فرماتے ہم امید کرتے ہیں کہ وہ ان اشعاروں کو ملاحظہ فرما کر خوش ہونگے اور مسٹر الفت بیگ کے ظریفانہ رنگ کو پسند فرماتے ہوے ان نظموں کی اشاعت کی اجازت دیدینگے۔

البتہ ہمعصر صدائے مسلم کے اسی پرچہ میں جو نظم شائع ہوئی ہے وہ ضرور قابل اعتراض اور مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کا باعث ہے اگرچہ ایڈیٹر صاحب نے بھی اس کو ناپسند کیا تھا مگر آپ نے اصرار سے مجبور ہو کر اس نظم کو شائع فرما دیا۔ ہم اس کے سمجھنے سے قاصر ہیں کہ ایڈیٹر کو اپنی پالیسی کے خلاف کون مجبور کر سکتا ہے اور اگر یہی مجبوری ہے تو پالیسی کا خدا ہی حافظ ہے

آئینہ کانپور

خورد محل پارک کانپور میونسپل بورڈ نے حال کے جلسہ میں خورد محل پارک کا نام تبدیل کرکے "سوامی شردھانند انجہانی کی یادگار میں "شردھانند پارک" رکھنا تجویز کیا ہے۔ اگر یہی تبدیلی کا رنگ ہے تو کچھ تعجب نہیں کہ سارا شہر تبدیل ہو جاے ہم میونسپل بورڈ کی اس تجویز کو معقولیت سے بالکل معرا سمجھتے ہیں

مسلم یتیم خانہ مسلم یتیم خانہ کانپور کی انتظامیہ کمیٹی ایک عرصہ سے معلوم تھی اور شہر کی پبلک بالکل بے خبر مگر شکر ہے کہ ۷ جنوری کو انتظامیہ کمیٹی کا ایک جلسہ منعقد ہوا اور ممبران انتظامیہ نے یہ طے کیا کہ کئی برس کے حسابات جانچ کیے جائیں اور اس کے لیے چار اصحاب کی ایک کمیٹی مقرر کر دی جس میں حاجی عبد السلام صاحب بجرم حافظ احمد اللہ صاحب تاجر چرم۔ بابو حنیف صاحب سوداگر اور بابو اصغر حسین صاحب شامل ہیں۔ یہ کمیٹی حسابات چیک کرکے اپنی رپورٹ مجلس انتظامیہ میں پیش کرے گی۔ ڈاکٹر عبد الکریم صاحب سیکریٹری کلکتہ گئے ہوے ہیں لہذا آپ کی غیر حاضری میں آپ کے اسسٹنٹ یعنی مولانا کرم علی صاحب یتیم خانہ کے انچارج ہیں۔

سوامی جی کا یوم ماتم ۹ جنوری کو سوامی شردھانند آنجہانی کا یوم ماتم کانپور میں بھی منایا گیا اور ایک جلسہ زیر صدارت راے بہادر بابو آنند سروپ خورد محل پارک میں منعقد ہوا صاحب صدر نے فرمایا کہ سوامی جی کے قتل پر سب نے اظہار افسوس کیا ہے اور مسلمانوں نے بحیثیت قوم اس فعل

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا خطبہ صدارت

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے اکیاونویں اجلاس میں سر عبد الرحیم نے بحیثیت صدر جو تقریر کی تھی اس کا ضروری اقتباس حسب ذیل ہے سب سے پہلے آپ نے اس دوسرے موقعہ پر اپنی عزت افزائی کا جو انہیں ایجوکیشنل کانفرنس کے اس سالانہ اجلاس دہلی کی صدارت سے حاصل ہوئی شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپ جانتے ہیں کہ میں زیادہ سے زیادہ محض ایک شوقیہ واقف تعلیمات ہوں اس لیے امید ہے کہ آپ مجھ سے یہ توقع نہ کریں گے کہ میں اُن مسائل سے بحث کروں جن پر بحث کرنا صرف ایک ماہر کا حق ہے میں صفائی کے ساتھ آپ کو یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ مجھے اعداد و شمار میں بھی مہارت نہیں ہے اعداد کا انبار مجھے پریشان کر دیتا ہے جو لوگ تعلیمی اعداد کا مطالعہ کرنا چاہتے ہوں انکو میں صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب کا نام بتائے دیتا ہوں جو مسلم یونیورسٹی کے نامور وائس چانسلر ہیں اور عرصہ دراز سے اس کانفرنس کی روح رواں ہیں نیز میں ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب کا بھی حوالہ دیے دیتا ہوں جو بڑے ریاضی دان اور ماہر تعلیم ہیں ان دونوں صاحبوں کا کام ہے کہ اگر چاہیں تو آدھے گھنٹہ کے اندر تمام اعداد و شمار پوری تنظیم و ترتیب کے ساتھ اور تمام مناسب قسم کے مطلوبہ نقشے اور جدول آپ کے سامنے پیش کر دیں میرے دوست سر عبد القیوم رئیس صوبہ سرحدی نے پار سال ہی تعلیم کے متعلق ایسی جامع و مانع تفصیل پیش کی تھی اور ایسی مفید اور علمی نتائج بتائی تھیں کہ مجھے یقین ہے کہ ان کا وہ خطبہ صدارت بھی کچھ زمانہ تک آپ کی پیش نظر رہیگا پھر کل ہی کی بات ہے کہ میں نے وہ دلچسپ خطبہ پڑھا تھا جو مسٹر سلطان احمد وائس چانسلر پٹنہ یونیورسٹی نے یونیورسٹیوں کے مقاصد کے متعلق دیا تھا اور جس میں خصوصیات کے ساتھ انھوں نے ان خدمات کو بیان کیا تھا جو علیگڑھ مسلم یونیورسٹی نے انجام دی ہیں اور جن کے ساتھ ہماری اس کانفرنس کا بہت گہرا تعلق ہے اور گو خود مجھے بھی ایک سے زیادہ یونیورسٹی کانووکیشنوں میں اور ہندوستان کے مختلف حصص کے اندر تعلیمی کانفرنسوں میں اور علماء کی ایک سے زیادہ جماعتوں میں خطابت کا اتفاق ہوا ہے مگر مجھے ایسا کمبخت حافظ نصیب ہوا ہے کہ مجھے یقین ہے کہ بڑی حد تک میں اُن باتوں کو ہرگز نہ دُہراؤں گا جو پہلے کہہ چکا ہوں میرا یہ عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص واقعات کے متعلق خود اپنے تاثرات کو بالکل ٹھیک ٹھیک اور فطری طریقہ سے ظاہر کرنے میں کامیاب ہو جائے تو بالکل ممکن ہے کہ اگر وہ کوئی بات نئی بھی نہ کہہ سکے تاہم اپنے سامعین کے اندر کسی نہ کسی حد تک شوق و خواہش تحقیقات ضرور پیدا کر سکے گا یہی وہ بات ہے جس کی آپ کی اجازت سے میں اس موقعہ پر کوشش کروں گا اس کے بعد آپ نے حقیقی تعلیم کے معنی پر مجموعہ بحث کی اور بتایا کہ:

جس زمانہ میں میں نے اس کانفرنس کے اجلاس پونا کی صدارت کی تھی اس کے بعد انسان کے خیالات میں انقلاب عظیم واقع ہو گیا ہے درحقیقت معلوم ہوتا ہے کہ ہم ایک بالکل ہی نئے زمانہ میں پہونچ گئے ہیں اس انقلاب کا خاص سبب وہ سرعت ترقی ہے جو سائنس نے گذشتہ چوتھائی صدی کے اندر قواء قدرت پر قابو حاصل کرنے میں کی ہے اور دوسرے وہ اجتماعی اور اقتصادی تموج ہے جو گذشتہ جنگ عظیم سے پیدا ہوا ہے آپ نے جدید سائنس اور فلسفہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ایسی حالت میں جب کہ نامور سائنس دان اس کام تک میں مصروف ہیں کہ بقاے حیات بعد حیات کو ثابت کریں یہی نہیں بلکہ وہ مُردوں کی روحوں کے ساتھ براہ راست تعلقات وابستہ کرنے کے درپے ہیں اور جب کہ اسی کے ساتھ ایسے قوی آلات ہلاکت ایجاد کیے جا رہے ہیں جو چند گھنٹہ کے اندر پورے شہروں کو غارت اور ہزاروں نوع انسان کا صفایا کر سکتے ہیں تو غور کرنے والے لوگ اپنے دل میں سوچ رہے ہیں کہ آیا ہم اس نئے زمانہ کی سرحد پہ تو کھڑے ہوئے نہیں ہیں جبکہ انسان مثل دیوتاؤں کے ہو نگے یا آیا وہ قومیں جو ذہنی لحاظ سے زیادہ پیش پیش ہیں ان کے اندر اب بھی چنگیز خان، نپولین، اور کلایو اور ان کے سے اوتار ہیں یعنی اس زمانہ کے غلاموں کے تاجر اور دوسروں سے سونا چھیننے والوں کی روح اس درجہ موجود ہے کہ وہ نوع انسان کی ترقی کو روکنے کے لیے یہ طریقہ استعمال کر رہے ہیں کہ ایک دوسرے کو ہلاک کریں اور خود غرضی اور کوتاہ نظری کو کام میں لا کر اُن قوموں کو دبائیں جو علمی ترقی میں ان سے کم درجہ ہیں اس لیے یہ ظاہر ہے کہ ہر تعلیمی تجویز میں آپ کو یہ تسلیم کرنا

چاہیے کہ نوع انسان کی قدر و قوت حقیقی معنوں میں سمجھی جائے اور تنہا خواہ تنگ دلی یا مذہبی تعصب اور قومی منازعت کی تمام کینہ اور بزدلانہ خیالات کو پس پشت رکھ دیا جائے افسوس ہے کہ یہ وہ خیالات ہیں جن کے شکار کبھی کبھی بڑے بڑے شاعر اور مورخ اور فلاسفر بھی ہو جاتے ہیں لیکن یہ بھی مسلم ہے کہ تعلیم کے معنی اس وقت بہت تنگ ہو جاتے ہیں اگر علم کے قلمرو کو فتح نہ کیا جائے جہاں صرف سائنس ہی کی مدد سے پہونچ سکتے ہیں۔

اولاً ہم اس امر کو ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ اگر سائنس نے اپنے پیدا کیے ہوئے خطرات سے ہمیں دوچار کر دیا ہے تو یہ بھی سائنس ہی ہے جس کے ذریعہ سے ہم اپنے آپ کو ہلاکت و تباہی سے بچا سکتے ہیں یہ اتنا بھی ناممکن ہے کہ ایسی حالت میں کہ ہندوستان کے اندر اور دنیا کے دوسرے حصوں کے اندر لاکھوں انسان زندگی کی معمولی ضروریات پر قابض ہونے کے سبب سے مصیبت اُٹھا رہے ہیں اور اگر کو وہ آسائیاں اور فراخ دستیاں حاصل نہیں ہیں جن کے بغیر جماعت کی ترقی لازماً مسدود ہو جاتی ہے سائنس ہی ایک ایسی چیز ہے جو قدرت کے لامتناہی ذرائع سے بیش از بیش فائدہ حاصل کر کے اس حالت کا مقابلہ کر سکتی ہے۔

تعلیم میں مذہب کا ذکر کر کے آپ نے کہا کہ ماہرین تعلیم کو اس پر بھی سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا ہے کہ آیا اس کی اسکیم میں مذہب کے لیے بھی کوئی جگہ ہے یا نہیں اور اگر ہے تو کس شکل میں اور کس حد تک شاید یہ خیال کیا جائے کہ معابد و عبادات کے اصول اور معتقدات کا لوگوں کے خیالات و عمل پر وہ اثر نہیں رہا ہے جو اگلے زمانہ میں تھا لیکن واقعہ یہ ہے کہ سوائے شاذ افراد کے مذہب اب بھی نہایت قوی اور محیط کل ذریعہ عمل ہے لیکن یہ امر کہ مذہبی تعلیم کو آزاد تعلیم کے مقاصد کے ساتھ کس طرح منطبق کیا جائے بالکل آسان کام نہیں ہے لیکن میں یہ تجویز کرنے کی جرأت کرتا ہوں کہ اس کا حل یہ ہو سکتا ہے کہ مذہب کے اصول کو مضبوطی سے پکڑا جائے اور مذہبی اعمال کے متعلق اپنی توجہ کو صرف ان اصول تک محدود رکھا جائے جن کو کسی خاص مذہب کا رکن سمجھا جاتا تھا اور جہاں تک ممکن ہو تمام غیر ضروری اور مختلف فیہ معاملات کو یک قلم خارج کر دیا جائے۔

اس طرح ہم ان تمام مستعدی بخش روحانی قوتوں کو کام میں لا سکتے ہیں جو انسان کے راہ ترقی پر گامزن ہونے میں ممد و معاون ہوتی ہیں اسلام میں ایمان یا عقیدہ جس کے معنی ہیں قادر مطلق کی اطاعت (وہ قادر مطلق جو حیات و کائنات کا خالق ہے عادل اور رحمان و رحیم ہے) روحانی زندگی کا مرکز ہی اور ضروری جزو ہے اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ کل نوع انسان کو خدمت خلق کی عام برادری میں منسلک کر دے اسلام کی اصولی تعلیم یہ ہے کہ صرف اس زندگی کے اعمال سے نہ کہ الفاظ و جملوں کے اعادہ یا ترک دنیا (رہبانیت) کے ذریعہ سے ایک مسلمان ایثار روحانی مقصد حاصل کر سکتا ہے قرآن میں جا بجا محسنین یعنی اعمال حسنہ کرنے والوں کی تعریفیں ہیں لہذا سب سے زیادہ اہمیت مذہب ضرورت کے لحاظ سے مسلسل سعی و کوشش کی ہے اور یہ اس واقعہ سے ثابت ہے کہ دو قسم کے لوگ ہیں جو مسلمانوں میں سب سے زیادہ محترم اور واجب التعظیم سمجھے جاتے ہیں یعنی (۱) مجتہد (۲) مجاہد اور ان دونوں لفظوں کا مادہ جہد ہے جس کے معنی سعی و کوشش کے ہیں ہمیں اقرار کرنا چاہیے کہ اعلیٰ روح کی جس میں ایک زمانہ میں مسلمانوں کو ایک عظیم الشان قوم بنا دیا تھا وہ قوم سے الگ عرصہ دراز سے عملاً مفقود ہے اس لیے ایک ماہر تعلیم کو اس پر لحاظ کرنے کی ضرورت ہے کہ مستحکم عقیدہ، خدمت خلق، جرأت و استقلال یہ ان خصائص و صفات میں سے ہیں جن کی اشاعت و ترقی ہر سچی اسلامی تعلیم کا مقصد ہونا چاہیے۔

نیلام

دی کانپور سپلائی ایسوسی ایشن لمیٹڈ کانپور

(ان لیکوڈیشن)

حسب ہدایت جناب لیکوڈیٹر صاحبان مشتہر کیا جاتا ہے کہ کانپور سپلائی ایسوسی ایشن لمیٹڈ کی ٹھنڈی سڑک و برمسٹ کی کل جائداد بروز اتوار بتاریخ ۱۶ر جنوری ۱۹۳۷ء ۱۰ بجے دن کو موقع جائداد پر نیلام کیجاوے گی۔

اس وسیع جائداد پر حسب ذیل عمارت شامل ہے

بجانب ٹھنڈی سڑک دوکان ہوپ برادرس۔ ویلار ڈ اینڈ کو جی میکنزی اینڈ کو لمیٹڈ ورکشاپ کا رقبہ ۱۰۶۴ مربع گز۔ دی الفنسٹن پکچر پیلس رقبہ ۱۳۶۰ مربع گز وغیرہ وغیرہ ۴ قطعہ دوکانات

بجانب پورب دوکانات و گنوشالہ۔
عمارت کے اندرونی حصہ میں کئی قسم کی دیگر عمارت مثلاً کنگس مارکٹ۔ عبد الغنی کا فلاور ملس۔ کئی قطعہ مکانات دوکانات، میدان وغیرہ۔

رقبہ زائد ۳ ایکڑ — کرایہ ماہواری ۲۲۰۰ روپیہ

معہ

سول لائن مارکٹ واقعہ برمسٹ متصل رام لیلا گراونڈ رقبہ ۱۲۵۰ مربع گز۔

مزید حالات مشتہر سے دریافت کیجیے۔

المشتہر

سوہن لال اینڈ سنس
گورنمنٹ اوکشنرس کانپور

تو رنج و غم کا اظہار کیا جائے جب موت ایک شہید کی ہو تو پھر ہم کی گنجائش نہیں رہتی لہذا مین اس موت پر رنج و غم نہیں کر سکتا وہ اور ان کی موت تو قابل رشک ہین اس لیے کہ بظاہر سوامی شردہانند جی مر چکے ہین لیکن درحقیقت وہ زندہ ہین جس حالت مین کہ وہ اپنی جسیم نعش کے ساتھ ہم مین چلتے پھرتے تھے اس حالت کے مقابلہ مین آج وہ زیادہ صحیح معنی مین زندہ ہین جس خاندان مین وہ پیدا ہوئے اور جس قوم کے وہ ایک فرد تھے اس شاندار موت پر وہ مبارکباد کے قابل ہین وہ ایک بہادر کی طرح زندہ رہے اور ایک بہادر کی طرح مرے لیکن اس پیر کا دوسرا رخ بھی ہے۔

مسلمان میرے سگے بھائی ہین

مین خود کو مسلمانون کا دوست خیال کرتا ہون مسلمان میرے سگے بھائی ہین انکی غلطیان میری غلطیان ہین مین اُن کے رنج و راحت اور شادی و غمی مین شریک حال ہوتا ہون کسی مسلمان کے خراب کام سے مجھے اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے جتنی ایک ہندو کے بُرے کام سے یہ خراب کام ایسے شخص نے کیا ہے جو مسلمان کہلاتا ہے لہٰذا مسلمانون کے ایک دوست کی حیثیت سے مین اس واقعہ پر دلی افسوس ظاہر کرتا ہون موت کی مسرت کو اس غم نے مکدر کر دیا ہے کہ ایک عاقبت نا اندیش اور غلط رو بھائی اس موت کا سبب ہوا اس لیے شہادت کی تمنا بھی نہیں کی جا سکتی شہادت صرف اس وقت باعث مسرت ہے کہ خود حاصل ہو ہمین اپنے محبوبون کی غلطیون اور قصورون کی کوہ مین نہ رہنا چاہیے لیکن واقعہ یہ ہے کہ ایک غلطی اگر ظاہر نہیں ہوا کرتی یہان تک کہ وہ ایک نہایت ہی مکروہ فعل بنجاتی ہے اور وہ صرف کامل تذلیل و تشہیر کے بعد دور ہوا کرتی ہے۔

ہندوؤن کا فرض

یہ اندوہناک واقعہ قومی اہمیت رکھتا ہے یہ اس بدی کی طرف متوجہ کرتا ہے جو قوم کے اعضاء رئیسہ کو گھن کی طرح کھا رہی ہے۔ ہندوؤن اور مسلمانون دونون کے اختیار کرنے کے لیے ہر راستہ ہمارے سامنے ہے ہم دونون کی آزمائش ہے ہندو کشیدہ خاطری سے ہندو دھرم کو ذلیل کر سکتے ہین اور جو اتحاد ہونا چاہیے اسے ملتوی کر سکتے ہین صبر و تحمل و برداشت سے وہ خود کو اونپشدا اور یودھشٹر کے شایان شان بھی ظاہر کر سکتے ہین

عفو و درگذر کے مجسمہ تھے ہمیں ایک شخص واحد کے ذاتی جرم کو تمام قوم سے منسوب نہ کرنا چاہیے ہمین انتقام کے جذبہ کو پرورش نہ کرنا چاہیے ہمین اس غلطی کو یہ رنگ نہ دینا چاہیے کہ ایک مسلمان نے ایک ہندو کے خلاف قصور کیا ہے بلکہ یون خیال کرنا چاہیے کہ ایک غلط رو بھائی ایک بہادر شخص کے خلاف غلطی کا مرتکب ہوا ہے

اسلام اور تلوار

مسلمانون کو ایک سخت امتحان سے گذرنا ہے اس مین شک نہیں کہ مسلمان چاقو و پستول مین بہت کچھ آزاد ہین تلوار اسلام کی کوئی علامت نہیں ہے بلکہ اسلام کا ظہور ایسے گرد و نواح مین ہوا تھا جہان تلوار پہلے ہی سب سے بڑا قانون تھی اور آج بھی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پیام اس وجہ سے غیر موثر ثابت ہوا کہ جس مقام پر عیسائیت کا ظہور ہوا وہان کے لوگ اس پیام کو سننے کے لیے تیار نہ تھے اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیام کو بھی لوگون نے نہ سُنا تلوار اب بھی مسلمانون مین بہت کچھ نمایان ہے اگر اسلام کی حقیقی تعلیم اور غرض "امن" مطلوب ہے تو تلوار کو نیام مین کر لینی چاہیے اگر مسلمانون نے اس مجنونانہ فعل کی تائید کی تو انکی عاقبت بینی کو خطرہ ہے یہ طرز ان کے اور تمام دنیا کے لیے ایک مصیبت ہوگا کیونکہ ہمارا سیاسی مسئلہ ایک عالمگیر مسئلہ ہے تلوار پر بھروسہ کرنا خدا پر بھروسہ کرنے سے بالکل غیر متعلق ہے مسلمانون کو چاہیے کہ وہ اس ظلم کے خلاف اجتماعی طور پر ناراضی کا عدیم المثال اظہار کرین۔

"عبد الرشید کے فعل کے ذمہ دار ہم ہین"

مین عبد الرشید بھی ہمیشہ ظاہر کرنا چاہتا ہون مین واقف نہیں کہ وہ کون ہے؟ اور مجھے خود واقفیت نہیں کہ اس فعل کی محرک کیا بات تھی؟

(باقی بر صفحہ ہذا کالم تین کے نیچے)

سوامی شردھانند جی کے سوانح زندگی

سوامی شردھانند جی کا اصلی نام لالہ منشی رام تھا جالندھر مین ۱۸۶۰ء مین پیدا ہوئے یہ ذات کے کھتری تھے ان کا خاندان بہت مشہور ہے اور کہا جاتا ہے کہ ۱۸۵۷ء کے انقلاب مین اس خاندان نے حکومت انگریزی کے ساتھ بہت وفاداری کی تھی ان کی تعلیم بنارس مین ہوئی تھی اور ان کی شادی رائے سالک رام جالندھری کی لڑکی کے ساتھ ہوئی تھی اپنے باپ کی وفات کے بعد لالہ منشی رام بریلی، بدایون، بلیا، بنارس، اور بڑے بڑے مقامات پر کوتوال رہے اور فیروزپور مین آریہ سماجیون نے جو لڑکیون کا اسکول کھولا تھا یہ اس کے بہت بڑے ہمدرد تھے اُنھون نے قانون کا امتحان پاس کر کے جالندھر مین وکالت شروع کی اور خوب آمدنی ہونے لگی مگر یہ آمدنی کا بہت سا حصہ آریہ سماج کے کام مین خرچ کر دیتے تھے ۱۹۰۳ء مین انھون نے وکالت چھوڑ دی اور آریہ سماج کا کام کرنے لگے۔

مصلح کی حیثیت سے

"آج کے بچے کل باپ ہون گے"، یہ ایک مشہور مثل ہے اور سوامی شردھانند پر پوری طرح صادق آتی ہے لالہ منشی رام ابتدائی عمر سے ہندو ذات کے اصلاحات سے خاص دلچسپی لیتے تھے چونکہ سوامی دیانند مشہور بانی آریہ سماج کا ساتھ رہ چکا تھا اس لیے اُنھون نے پوری طرح ہندوؤن کے سُدھار کا عہد کر لیا تھا اور اس کو پوری طرح نباہا سب سے پہلے اُنھون نے تعلیم نسوان کی طرف توجہ کی اور عورتون کی ترقی اور انکو سوسائٹی کی بدسلوکی سے بچانے کے لیے بہت کوشش کی اور اس معاملے مین مخالفین کے اعتراضات وغیرہ کی بھی پروانہ کی۔ بنگال کے مصلح راجہ رام موہن رائے کی پیروی کر کے اُنھون نے پنجاب مین بہت سے لڑکیون کے اسکول کھول دیے اور رفتہ رفتہ مخالفت بھی ختم ہوئی اور لالہ منشی رام اپنے کام مین منہمک ہو گئے اسمین ذرا بھی مبالغہ نہیں کہ پنجاب اور صوبہ متحدہ مین مدارس نسوان کی بنیاد لالہ منشی رام ہی نے رکھی۔

مذہبی مصلح کی حیثیت سے

لالہ منشی رام کو اسی زمانہ مین یہ خوف ہوا کہ کہین سنسکرت فنا نہو جائے گروکل قائم کرنے کا ارادہ کیا اور بہ جد و جہد چندہ جمع کر کے اس مقصد مین کامیابی حاصل کی چونکہ انھین اس کا احساس تھا کہ تعلیم پر سرکاری اثر ہونے سے ہندوؤن کی مذہبی اور معاشرتی زندگی پر بُرا اثر پڑے گا اس لیے اُنکی کوشش یہ ہوئی کہ آیندہ نسلون کو اچھی تعلیم دیجائے اس کے لیے اُنھون نے دن رات کوشش کی اُنھون نے اس کو محسوس کیا کہ قدیم الایام ہندو مذہب کے رسم و رواج مین جدید اصلاحات کی ضرورت ہے کیونکہ یہ حالات حاضرہ کے مطابق نہین اس لیے اُنھون نے اپنے گرو سوامی دیانند کے نکالے ہوے طریقہ آریہ سماج کی تعلیم دینا شروع کی ان کی تعلیم کا بہت اثر ہوا چنانچہ آج تک آریہ سماج کی نئی مذہبی روح شمالی ہندوستان کی رگون مین دوڑ رہی ہے۔

کانگڑی گروکل

ہردوار سے چند میل ہٹکر پوتر گنگا کے کنارے کانگڑی کو سوامی جی نے اپنے آشرم کے لیے منتخب کیا (حال مین گنگا کے سیلاب کے باعث اسے دوسری جگہ ہٹا دیا گیا ہے) ان کا اصول تعلیم یہ ہے کہ طلبہ کو مذہبی اور دنیاوی تعلیم بیک وقت ابتدائے عمر سے دیجائے تاکہ وہ بڑے ہو کر دنیا کی ذمہ داریون کو سنبھال سکین چنانچہ اس زمانہ مین آریہ سماج کے مبلغ زیادہ اسی گروکل سے تعلیم حاصل کر کے نکلے ہین۔

لارڈ چیمسفورڈ پہلے وائسرائے تھے جنھون نے معائنہ کر کے گروکل کی بہت تعریف کی

اچھوتون کی خدمت

ان کو اچھوتون کا بھی خاص خیال تھا اور اونچ ذات والون کے مظالم سے بچانے مین انھون نے نمایان حصہ لیا اُنھون نے ذات پات کی قید اٹھا لی اور اچھوتون کو دوسری ذاتون کے برابر بنا دیا انھون نے خاص اسی مقصد کے لیے لبریٹر نامی ہفتہ وار اخبار نکالا۔

ہندی کا پرچار

ہندی زبان کی ترقی مین انھون نے خاص کوشش کی اور بہت سے ہفتہ وار اخبار جاری کیے سب سے آخری کام اس سلسلے مین خود ان کی اپنی سوانح عمری تھی جو ہندی زبان مین لکھی ہے اور جس مین انسانی زندگی کے مختلف نقشے دکھائے ہین۔

سیاسی زندگی

اس اصلاحی زندگی کے ساتھ ساتھ اُنھون نے سیاسی جد و جہد مین بھی حصہ لیا اور "رولٹ بل" کے سلسلہ مین ستیاگرہ کی جو تحریک ہوئی اسمین یہ دہلی کے روح رواں تھے دہلی مین گولیان چلنے کے بعد جب گھنٹہ گھر کے سامنے لوگون کا کثیر مجمع تھا تو یہ بڑھ مین گھُسے اور گورکھا سپاہیون سے کہا تم کیون گولیان چلاتے ہو جس پر گستاخانہ لہجہ مین گورکھون نے کہا کہ ہم تمھین بھی چھید دین گے جس پر یہ سینہ کھول کر کھڑے ہو گئے اور کہا کہ مین کھڑا ہون گولی چلاؤ۔

اسی سال مشہور امرتسر کانگریس کے مجلس استقبالیہ کے یہ صدر ہوے اور اس کے کامیاب بنانے مین بہت حصہ لیا۔

گرو کے باغ کا ستیاگرہ

سنہ ۱۹۲۲ء مین جب سکھون نے ستیہ گرہ کی تحریک شروع کی تو سوامی شردہانند نے بھی نمایان حصہ لیا اور پکڑے گئے اور مقدمہ چلا جس پر وہ قید ہو گئے مگر آدھی سزا کاٹنے کے بعد چھوڑ دیے گئے۔

شُدھی اور سنگھٹن

جیل سے جو یہ نکلے تو بالکل بدلے ہوے تھے اور انکو یہی خیال تھا کہ ہندوؤن کو مضبوط بنانا اور دوسرون کو اپنے مذہب مین لانا چاہیے جس کے لیے اُنھون نے شُدھی اور سنگھٹن کی تحریکون پر زور دیا اور یہ تحریکین آج سارے شمالی ہندوستان مین زور شور سے چل رہی ہین۔

(بقیہ صفحہ ہذا کالم اول)

یہ قصور ہمارا ہے اخبار کا ایڈیٹر ایک چلتے پھرنے والا متحرک طاعون بنگیا ہے وہ تہمت اور دروغ بافیون کی وبا پھیلاتا ہے۔ وہ اپنی زبان کے تمام ذلیل اور اشتعال انگیز لغات ختم کر دیتا ہے اور یہ زہریلا مادہ وہ اپنے قارئین کے اثر نہ قبول کرنے والے اوصاف دماغ مین ٹھونس دیتا ہے لیڈر خود اپنے راگ الاپے جا رہے ہین اور اپنی ہی یاوہ گوئی مین مدہوش ہے اور انکو علم نہیں کہ انھین اپنی زبانون اور قلمون کو لگام دینی سیاہ کارانہ اور ناپاک پروپیگنڈے نے آزادانہ اور بے حجابانہ طور پر اپنا کام کیا لہذا یہ ہم تعلیمیافتہ اور نیم تعلیم یافتہ لوگ ہین جو عبد الرشید کے مجنونانہ جوش کے ذمہ دار ہین یہ بات بالکل فضول ہے کہ اب اس الزام کی ذمہ داری فریقین ایک دوسرے پر عائد کرین حالانکہ دونون فریقین ملزم ہین کون ہے جو سونے کو تول تول کر ان کا صحیح ذمہ داری فریقین پر عائد کر سکتا ہے کہ اتنی ذمہ داری ایک فریق پر اور اتنی ذمہ داری دوسرے فریق پر دروغ بافیون یا مبالغہ آمیزیون کو تحفظ اور اظہار صفائی سے کوئی تعلق نہیں یہ توقع تو کچھ زیادہ ہوگی کہ سوامی جی کا خون جرمون کے سیاہ داغون کو دھو ڈالے ہمارے دلون کی صفائی کا باعث ہو اور برادری کے دو طاقتور اور زبردست حصون کو ایک دوسرے سے متحد بلکہ "من شدم تو من شدی" کا مصداق کر دے مین ینگ انڈیا کی آیندہ اشاعت مین علم و واقفیت کے مطابق سوامی جی کے سوانح حیات قلمبند کرون گا۔

(نمونہ قابل فروخت)

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

بعدالت منصفی مراد آباد

نمبر مقدمہ ۹۵۴ سنہ ۱۹۲۶ء

پرسوتم سرن ولد رام سروپ قوم ویش ساکن محلہ چوراہہ گلی مراد آباد درگندن پرشاد وجگندن پرشاد پسران نابالغان سانتی پرشاد بولایت رفاقت سانتی پرشاد قوم ویش ساکن محلہ جیلال مراد آباد مالکان فرم موسومہ رام سروپ پرسوتم سرن واقع بازار چوراہہ گلی مراد آباد بذریعہ پرسوتم سرن ولد رام سروپ قوم ویش ساکنان مراد آباد محلہ چوراہہ گلی شریک وکار کن فرم مذکور

مدعی

بنام ہرنراین ولد نامعلوم ساکن کانپور بازار مول گنج وبابو رام ولد دال چند ساکن کانپور بازار مول گنج مالکان فرم دال چند ہرنراین واقع کانپور بازار مول گنج

مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ۳۰۰ پائی کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۳ ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوتی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۵ ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت بخط انگریزی

اطلاع (۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بدین مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جاے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جاے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت میں داخل کرکے اس امر کی درخواست گذرانو۔ (۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ مع خرچہ نالش عدالت میں داخل کرو تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری کی جو تمہاری ذات یا مال یا دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے۔

بحکم مولوی سید محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

(نمونہ قابل فروخت)

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر مقدمہ ۱۴۶۹ سنہ ۱۹۲۶ء

لالہ ہرنراین وغیرہ ساکنان بادشاہی ناکہ شہر کانپور

مدعیان

بنام مراد حسین عرف مراد بخش

مدعا علیہ

بنام مراد حسین عرف مراد بخش قوم شیخ ساکن محلہ ہیکن گنج بوچڑخانہ خورد کانپور

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت مبلغ ایکسو روپیہ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۷ ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جسکے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوتی ہے

بس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۰ ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط سرسہائے منصرم

اطلاع

(۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بدین مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جاے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اسی سے پیش کرائی جاے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت میں داخل کرکے اس امر کی درخواست گذرانو۔

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ مع خرچہ نالش عدالت میں داخل کرو۔ تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری جو تمہاری ذات یا مال یا دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے۔

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ ۱۹ر جنوری سنہ ۱۹۲۷ء

بدنصیب ہندوستانیو!

کینیا میں نئی آفت

بدنصیب ہندوستان کے فرزندوں کا رونا کہاں تک رویا جائے۔

جب خود یہ اپنے وطن میں آپس کی خانہ جنگی اور دیگر وجوہ سے ذلیل وخوار ہیں تو ان کو غیر ممالک میں عزت اور فلاح کی زندگی کیسے میسر آسکتی ہے۔

جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں پر جو ذلتیں اور مصیبتیں نازل ہو چکی ہیں اسکی یاد ابھی لوگوں کے دلوں سے محو نہ ہوئی ہوگی۔

جب غریب ہندوستانیوں نے جنوبی افریقہ میں اپنے جائز حقوق حاصل کرنے کیلیے قربانیاں کیں تو خدا خدا کر کے حکومت کی توجہ اس طرف منعطف ہوئی اور بالآخر اسی سلسلہ میں ایک ہندوستانی وفد جنوبی افریقہ گیا اور کامل ایک ماہ کی بحث و جہد کے بعد یہ امید افزا خبر موصول ہوئی کہ کانفرنس کامیابی کے ساتھ ختم ہو گئی اور سر محمد حبیب اللہ کی قیادت اور مسٹر شاستری کی رہنمائی اس کی کامیابی کی ممنون منت ہے نیز تمام ارکان کی یکجہتی بھی قابل تعریف ہے۔ اگرچہ ابھی یہ نہ معلوم ہو سکا کہ ایشیاٹک بل اور دیگر نسلی و قومی قوانین کا کیا فیصلہ ہوا مگر اس قدر ضرور معلوم ہو گیا ہے کہ جنوبی افریقہ کے حل وعقد نے ہندوستانیوں کی اہمیت تسلیم کر لی ہے۔

ابھی غریب جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کی داستان غم پوری طرح ختم نہ ہونے پائی تھی کہ کینیا کے ہندوستانیوں پر (جو اگرچہ عرصہ سے مظالم کے شکار ہو رہے تھے) ایک تازہ مصیبت نازل ہوئی یعنی چند ماہ کا عرصہ ہوا کہ کینیا کے مجلس قانون ساز نے اس مسئلہ کو اٹھایا تھا کہ چونکہ یورپین اور ہندوستانی بچوں کی تعلیم کے لیے حکومت کے بجٹ میں گنجائش نہیں ہے اس لیے مزید ٹیکس لگا کر یہ رقم وصول کیجائے اور اس کے لیے ایک تحقیقاتی کمیٹی مرتب ہوئی تھی اب اس کمیٹی نے یہ رپورٹ دی ہے کہ شراب و دیگر اسباب تعیش پر ٹیکس لگا کر تیس ہزار پونڈ کی رقم وصول کیجائے اور وہ یورپین بچوں کی تعلیم پر خرچ کی جائے اور ہندوستانی بچوں کی تعلیم کے لیے خود ہندوستانیوں سے ۲۰ ہزار پونڈ وصول کیے جائیں۔

کمیٹی کے دو ہندوستانی اراکین یعنی مسٹر شمس الدین اور مسٹر پانڈیا نے اس غیر منصفانہ فیصلہ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی اور کہا کہ اس ۳۰ ہزار پونڈ اضافہ کا بار ہندوستانیوں پر بھی پڑے گا لہذا یہ ۲۰ ہزار پونڈ کی رقم یورپین اور ہندوستانی دونوں سے وصول کرنی چاہیے نیز اس پر بھی توجہ مبذول کرائی کہ یورپین بچے صرف تین سو تعلیم سے محروم ہیں بخلاف اس کے ہندوستانی بچے قریب ڈھائی ہزار کے تعلیم سے بے بہرہ ہیں مگر یورپین مجارٹی نے اس کی کچھ پرواہ نہ کی۔

حکومت نے یورپین مجارٹی کی رپورٹ منظور کر لی اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اٹھارہ سال سے زائد عمر کے ہندوستانی کو بیس شلنگ کا زائد ٹیکس ادا کرنا پڑے گا۔

باوجود ہندوستانیوں کی انتہائی داد و بیداد کے یہ جابرانہ قانون یکم جنوری سنہ ۱۹۲۷ء سے نافذ کر دیا گیا اور مزید برآں یہ حکم دیا گیا کہ ہر ہندوستانی کا یہ فرض ہوگا کہ وہ اس زائد ٹیکس کی رسید ہر وقت اپنے پاس رکھے اور اگر کسی سرکاری افسر کے طلب پر یہ رسید وہ نہ دکھلا سکے گا تو اس کو ڈیڑھ سو شلنگ جرمانہ یا ایک ماہ قید کی سزا ہوگی۔

ہم اس جابرانہ اور غیر آئینی قانون کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتے ہیں اور گورنمنٹ ہند کو متوجہ کرتے ہیں کہ وہ جلد سے جلد اس جابرانہ قانون کے متعلق گورنمنٹ کینیا سے گفت و شنید کرے۔

جناب شاد عظیم آبادی کی وفات

ادبی دنیا میں یہ خبر نہایت رنج و افسوس کے ساتھ سنی جائیگی کہ جناب خان بہادر سید علی محمد صاحب شاد عظیم آبادی نے ۱۰ر جنوری کو اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔ "انا للہ وانا الیہ راجعون"

ابھی مولانا ثمر مرحوم کا داغ مفارقت تازہ ہی تھا کہ یہ دوسرا سانحہ جانگداز کے سبب ادبی دنیا کو ماتم میں مبتلا ہونا پڑا۔

اگرچہ جناب شاد نے ۸۰ برس کی طویل عمر پائی اور آپ عرصہ سے فکر سخن وغیرہ سے بھی معذور تھے مگر آپ کا صرف وجود ہی ادبی دنیا کیلیے باعث اطمینان تھا۔

ہم جناب شاد مرحوم کے لیے دعاے مغفرت کرتے ہیں اور آپکے پس ماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کرتے ہیں۔

آئینہ کانپور

مقدمہ دکن ٹریڈنگ کمپنی نے امریکن بنک کی طرف سے سات لاکھ روپیہ کا دعوی خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب کے خلاف دائر کر رکھا ہے۔

اسی سلسلہ میں امریکن بنک نے ایک درخواست اس مضمون کی دی تھی کہ اسے بھی مدعیان میں شامل کر لیا جاے یا مدعی کی جگہ تصور کر لیا جاے۔

مگر مسٹر راجہ رام سب جج کانپور نے اس ترمیم عرضی دعوی کی درخواست کو مسترد کر دیا اور اس کا خرچ بھی مدعا علیہ کو دلایا۔

ہم اس کامیابی پر جناب حافظ صاحب موصوف کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

قومی انجمنوں کی جانچ مسلم یتیم خانہ کے حسابات کے سلسلہ میں ہمارے ایک معزز نامہ نگار صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ انجمن خدمت المساجد کے متعلق بھی تحقیقات ہونا چاہیے (ہم اس مراسلت کو آیندہ نمبر میں شائع کرینگے)

ہم امید کرتے ہیں کہ انجمن خدمت المساجد کے کارکن حضرات اس کی طرف جلد توجہ فرما کر پبلک کو مطمئن فرمائیں گے

بے احتیاطی سے موٹر چلانیکا نتیجہ مسٹر سی ایچ مارٹن کے لاپرواہی سے موٹر چلانے کی وجہ سے ایک انگریز دب کر مر گیا تھا اور اس کا مقدمہ سید اعجاز علی صاحب ایم ،اے، سٹی مجسٹریٹ کانپور کی عدالت میں پیش تھا آپ نے اس مقدمہ کا فیصلہ ۱۵ر جنوری کو سنا دیا

ملزم کو ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی اور عدم ادائگی جرمانہ پر ۳ ماہ قید سخت کی سزا۔ نیز ایک سال کے لیے موٹر چلانے کا لائسنس بھی ضبط کر لیا گیا ہے۔

کرائسٹ چرچ کالج کرائسٹ چرچ کالج کانپور کا سالانہ جلسہ انریبل مسٹر ۔۔۔ آف لکھنو کی زیر صدارت ۲۸۔۲۹ر جنوری کو منعقد ہوگا

جلسہ انجمن مواخات حلیم مسلم ہائی اسکول کا تیسرا سالانہ جلسہ ۱۶ر جنوری کو منعقد ہوا اور سکریٹری نے اپنی رپورٹ پڑھی اور کل ۲۶۳ روپیہ کی آمدنی ہوئی جسمیں سے ۱۹۰ روپیہ خرچ ہوگے اور بقیہ ۷۳ روپیہ سکریٹری صاحب نے اسکول کو ۔۔۔

زعفران زار

حاجی صاحب کی تیسری تقریر

بھائیو! کیا نام کہ ہم تم سب لوگ زندگی کے سمندر میں سفینۃ فی البحر کی طرح بہے چلے جاتے ہیں لاکن کہیں اور چھور نظر نہیں آتا ایک ہندی شاعر کہتا ہے "کشتی خدا پہ چھوڑ دوں لنگر کو توڑ دوں" شاعر لوگ بعض وقت بڑے پتے کی بات کہتے ہیں یعنی خدا ہمارے سفینے کا ناخدا ہے اور اسی کا نام ایمان ہے، لاکن ایمان اسوقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک خدا کے رسول اور اس کے فرشتوں اور جزا و سزا پر اعتقاد مستحکم نہ ہو کیا معنی ناخدا کے بعد پتوار لنگر سب کی ضرورت پڑتی ہے۔ فلہذا سمندر پار کرنے کی فکر ضروری ہے اور اسی فکر عبور کا نام مذہب ہے۔ (چیرز)

بھائیو۔ تم میری بات سنکر تالیاں بجاتے ہو کیا نام کہ ہم کوئی مسخرے تو ہیں نہیں اور بہر جونپور کے قاضی بھی نہیں کہ کسی قل اعوذ ے کی بدولت گدھے سے آدمی بنے ہوں، ہاں کسی وقت میں اڈیٹر ضرور تھے اور جو کچھ جی میں آتا تھا لکھتے تھے لاکن باللہ العظیم اڈیٹر و قاضی سے حاجی کا درجہ بہت بلند ہے کیونکہ اس زمانہ کے قاضی ایسے نہیں ہوتے جیسے پرانے زمانہ کے ہوتے تھے ہمارے اعتقاد میں اب تو صرف نام ہی نام رہگیا ہے اور ساری خوبیاں گدھے کی سینگ کی طرح کیا نام کہ خدا جانے کہاں چلی گئیں۔ سچ کہا ہے کہ

"آدمیاں گم شدند ملک خدا خر گرفت" (چیرز)

آج کل کے لوگ لیڈری اور اخبار نویسی کی طرح مذہب کو بھی کھیل سمجھے گئے ہیں شدھی و تبلیغ نے تو اسے چٹپٹی چیز بنا دیا ہے کہ ہر سال بدل کر نیا خرید لیا کریں۔ بھائیو ہمارے عرب میں تو صرف لونڈی غلام بکا کرتے تھے الا ہند میں تو اب مذہب کی خرید و فروخت بھی ہونے لگی ابھی حال کی بات ہے کہ قریشی صاحب بھرے جلسے میں سر ہلا ہلا کر فرما رہے تھے کہ ہم قریشی ہیں ہم محمد صاحب کی اولاد ہیں، ہماری خوشی ہم ہندو ہو گئے، ہم کہتے ہیں ہندو ہو گئے تو ہو گئے آپ کا ایمان آپکے ساتھ ہے، البتہ یہ ضرور ہے کہ قریشی رسول اللہ کی اولاد سے نہیں ہوتے آپ اولاد رسول کیونکر بنتے ہیں رسول اللہ ضرور قوم قریش سے تھے لیکن آپکی اولاد سید کہلائی آج سے آپ اپنے کو قریشی کہکر اولاد رسول ہونے کا دعوی کرینگے تو کوئی یقین نہ کرے گا بلکہ سب یہ سمجھیں گے کہ آپ کچھ بھی نہیں بمبی کے حاجی ہیں کیا نام کہ بمبی کے حاجی حاجی نہیں ہوتے وہ تو حج کی سنی سنائی باتیں بیان کرتے ہیں۔ حاجی تو ہم ہیں جو آنکھ کی دیکھی کہتے ہیں کان کی سنی نہیں کہتے۔

بھائیو۔ ہم لال بجھکڑ نہیں لیکن یہ نہ سمجھنا کہ ہم لال بجھکڑ سے کم ہیں تم ہماری باتیں سنتے ہو ہم تمہارے چہروں کو دیکھ کر سب کچھ سمجھ جاتے ہیں تم سمجھتے ہو کہ حاجی مفت میں بک بک کرتا ہے اور روکھی پھیکی باتیں کہتا ہے فلہذا ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم نہ ملا دوپیازہ ہیں نہ قاضی جی کہ تمہیں خوش کرنے کیلیے باتیں بنائیں نہ ہم شاعر ہیں کہ تک بندی کریں اس لیے ہم نے ارادہ کر لیا ہے کہ آیندہ کبھی وعظ نہ بیان فرمائیں گے (کیا نام) وعظ اس کے سامنے کہنا چاہیے جو تقریر کا رنگ پہچانتا ہو البتہ ہم کبھی کبھی اپنے دوست اڈیٹر صداقت کی خاطر سے کوئی مضمون ضرور لکھدیا کریں گے اور وہ بھی جب فرصت ہوگی۔ وما علینا الا البلاغ المبین،

(بھیا السلام علیکم)

بقلم المست کانپوری پرائیوٹ سکریٹری

جناب حاجی بلیغ العلی عرف حاجی بغلول مدظلہ العالی

محبت کی قربانی

بابو پرکاش چندر بہت بڑے حسن پرست تھے اور اسی کو اپنی زندگی کا کارنامہ سمجھتے تھے اشعار ان کو صرف وہی پسند آتے تھے جس میں حسن کے دلچسپ اثرات کی تصویر کھینچی گئی ہو خود شاعر تو نہ تھے مگر دل و دماغ ضرور شاعرانہ تھا اپنے حلقہ احباب میں بیٹھکر دوسرے شاعروں کے عاشقانہ اشعار اس طرح جھوم جھوم کر پڑھتے جس طرح کوئی داد طلب شاعر بزم مشاعرے میں اپنے آگے شمع رکھ کر پڑھتا ہو۔

پرکاش چندر نے کوشش تو بہت کی کہ وہ شعر موزون کرنے لگیں لیکن اسمیں انکو ہمیشہ ناکامیابی ہوئی انھوں نے طوطے کی طرح رٹے ہوئے اشعار کی ترکیبوں اور جملوں سے "ادب لطیف" کے طرز پر کئی مضامین مرتب کیے اور ان کو مختلف اخبار و رسائل میں غرض اشاعت بھیجا لیکن سیاسی، مذہبی، اقتصادی اور علمی بحثوں کے جھمیلوں میں پھنسے ہوئے اڈیٹر بھلا ان "تاثرات حسن" کی کب قدر کر سکتے تھے بابو پرکاش چندر کا کوئی مضمون کسی اخبار میں کبھی شائع نہیں ہوا اور وہ اکثر لہجہ حسرت و یاس کہا کرتے تھے۔ افسوس دنیا میں کوئی قدردان حسن نہ رہا ؎

ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی
اب آبروئے شیوۂ اہل نظر گئی

بابو پرکاش چندر کی حسن پرستی محض خیالی تھی ان کی پرستش کیلیے کوئی مجسمہ جمال ابتک نہیں ملا تھا مگر اس پر بھی انمیں یہ وصف یہان تک بڑھ گیا تھا کہ بد شکل سے بد شکل انسان میں بھی انکو کچھ نہ کچھ جلوۂ حسن نظر آجایا کرتے تھے اور انکی ڈائری میں چند "ترنمات رنگین" ثبت ہو جاتے تھے غرضکہ بیس اکیس سال کی عمر میں وہ بی، اے پاس کرنے کے ساتھ ہی حسن پرستی کے گریجویٹ بھی تھے۔

پرکاش چندر اتنے خوبصورت تو نہ تھے جتنا کہ وہ اپنے آپ کو سمجھتے تھے تاہم بدصورت بھی نہ تھے کوٹ پتلون سے وہ آراستہ ہو کر آئینہ کے سامنے تنکر کھڑے ہوتے تھے اور دس بارہ منٹ اپنے حسن کی آپ ہی دید میں صرف کر دیتے علم مجلسی اچھا تھا جس محفل میں بیٹھتے لوگوں کے دل تسخیر کر لیتے شباب کا زمانہ تھا اور حسن پرست پرکاش چندر کو پرستش کیلیے ایک حسین کی تلاش تھی والدین ابانکی شادی کی فکر میں تھے مگر وہ بغیر کورٹ شپ کے شادی کرنا نہ چاہتے تھے ان کو ہندوستانی بیوی سے نفرت تو نہیں تھی لیکن ہم صفت بیوی ضرور چاہتے تھے۔

عشق و محبت نے پرکاش چندر کا دل بہت کمزور کر دیا تھا دن رات ہمارے مجنون کو ایک خیالی لیلی کی تلاش تھی اور ان کا بیشتر وقت انہیں تخیلات میں صرف ہوتا تھا معلوم نہیں یہ خیال کہانتک صحیح ہے مگر لوگ کہتے تھے کہ اگر پرکاش چندر اس "لت" سے محروم ہو جاتے تو دنیا میں بہت کچھ ترقی کر سکتے تھے۔

(۲)

جس محلے میں بابو پرکاش چندر رہتے تھے اسی کے قریب ایک طوائف چندا بھی آگرہ ہی جب وہ اس طرف سے ٹہلنے کیواسطے نکلتے تو انکی نظر خواہ مخواہ چندا پر پڑتی بارجود یکہ بابو پرکاش چندر آج تک کسی طوائف کے یہان نہیں گئے تھے لیکن شہر کی تمام طوائفین ان حسن پرست کا نام جانتی تھیں اور یہی کم و بیش سب کے نام سے واقف تھے بابو پرکاش چندر کسی طوائف کے مکان پر جانا یا اس سے بات چیت کرنا اپنے لیے باعث ننگ سمجھتے تھے اسلیے باوجودیکہ انہیں "لیلی" کی تلاش تھی لیکن انھوں نے اپنی لیلی کو طوائفون کے محل میں کبھی تلاش نہیں کی نہ معلوم چندا کی نگاہوں میں کیا مقناطیسی کشش تھی کہ پرکاش چندر کا حسن پرست دل رہ رہ کر اس طرف دیوانہ وار کھنچتا تھا پرکاش چندر کے ایک دوست شیل چندر گانے بجانے کے بہت شوقین تھے ان کے گھر میں ہر وقت ہارمونیم کی مدہم آوازیں گونجتی رہتی تھیں حسن پرستی اور موسیقی کا ساز ایک ہی ہے بابو پرکاش چندر کو بھی قدرتی طور پر گانے بجانے سے شوق ہونا چاہیے تھا اسلیے انکے اور شیل چندر کے درمیان گہری دوستی تھی یہ روزانہ رات میں اپنے دوست شیل چندر کے یہان جا کر شریک محفل ہوتے ایک دن شیل چندر کے یہان چندا آئی بابو پرکاش چندر کو یہان کسی طوائف کا آنا ناگوار ہوا اور وہ اٹھنا چاہتے تھے کہ

شیل چندر نے زبردستی ہاتھ پکڑ کر انکو روک لیا۔

چندا کا غیر معمولی حسن ان کو بار بار مجبور کرتا تھا کہ وہ اس کی طرف دیکھیں مگر چونکہ وہ اس حرکت کو اخلاقی طور پر مذموم سمجھتے تھے اسلیے دل پہ پتھر رکھ کر خاموش سر جھکائے بیٹھے رہے۔ شیل چندر نے ان کا حجاب دور کرنے کیلیے کہا۔ "بابو پرکاش چندر میں مس چندا کا آپ سے تعارف کراتا ہوں۔"

پرکاش نے آنکھ اٹھا کر چندا کی طرف دیکھا۔

شیل چندر "مس چندا آپ ہمارے عزیز دوست بابو پرکاش چندر ہیں جن کو اپنی حسن پرستیوں کی بدولت کافی شہرت حاصل ہے اور غالباً تم نے بھی انکا نام سنا ہوگا"

چندا "جی ہاں۔ کیوں نہیں۔ بابو صاحب میں آپ سے ملکر بہت خوش ہوئی۔"

شیل چندر "مسٹر پرکاش تم بھی کہو کہ مس چندا میں آپ سے ملکر بہت خوش ہوا۔"

پرکاش چندر نے نہایت مشکل سے شرما کر کہا۔

"مس چندا میں بھی آپ سے ملکر بہت خوش ہوا"

بابو پرکاش چندر کے لیے پہلا موقعہ تھا کہ انھوں نے کسی طوائف سے گفتگو کی پہلے تو انکو بہت ہی ناگوار ہوا لیکن چندا کی دلفریب باتوں نے ان کا سارا حجاب دور کر دیا اور وہ اس سے اچھی طرح باتیں کرنے لگے بابو پرکاش چندر کے اس حجاب کا ٹوٹنا ان کے لیے قیامت ثابت ہوا جب وہ مکان واپس ہوئے تو ان کے دل و دماغ میں چندا کی حسین تصویر سمائی ہوئی تھی جسکو باوجود کوشش بھی وہ ہٹا نہ سکے تھے اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ پرکاش چندر چند روز کے بعد چندا کے یہان آنے جانے لگے وہ طوائفوں کو مکر و فریب کی زندہ مورتیں سمجھتے تھے لیکن چندا ان کی نگاہوں میں ایک مستثنیٰ تھی۔ پرکاش چندر کو جس لیلی کی تلاش تھی وہ ان کو چندا کے قالب میں مل گئی۔

(۳)

ان واقعات کو دو تین مہینے گذر گئے بابو پرکاش چندر اپنے گھر سے خوشحال نہ تھے ان کے بوڑھے باپ جیب خرچ کے لیے ان کو دس پانچ روپیہ مہینہ دیا کرتے تھے اسی اثنا میں کانپور سے ان کے دوست کا تار آیا کہ "تمہارے لیے نوکری کا انتظام ہو گیا فوراً آؤ" پرکاش چندر کے لیے چندا کی مفارقت ناقابل برداشت تھی مگر کچھ نوکری کا نیا شوق اور کچھ یہ خیال کہ روپیہ ملنے پر چندا کی فرمائشیں بھی پوری کر سکوں گا وہ کانپور روانہ ہو ہی گئے کبھی کبھی رخصت لیکر وہ چندا سے ملنے کیلیے آگرہ آیا کرتے تھے جب ملازمت کو کئی مہینے ہو گئے تو پرکاش چندر کے باپ نے ان کے بیاہ کا انتظام شروع کیا وہ شادی کے نام سے کانوں پر ہاتھ رکھتے تھے مگر بوڑھے باپ کے سامنے انکی ایک نہ چلی اور انھوں نے ایک تحصیلدار کی بیٹی سے جبریہ ان کا بیاہ کر دیا۔

قدرت نے شانتی کو وہ حسن صورت تو نہیں عطا کیا تھا جو بابو پرکاش چندر کا معیار پرستش بنا ہوا تھا لیکن وہ حسن سیرت سے ضرور آراستہ تھی ایک شریف خاندان کی مہذب، شائستہ، سیدھی سادی لڑکی تھی اور اسمیں ایسی کسی بات کی کمی نہیں تھی جو ایک اچھی بیوی بننے کے لیے ضروری ہو شادی ہو جانے کے بعد پرکاش چندر اس کا تصفیہ نہیں کر سکتے تھے کہ وہ اس شادی سے خوش ہیں یا ناخوش ہاں ان کے دل میں کبھی کبھی شانتی کی محبت کی لہریں ضرور اٹھتی تھیں اور اس کے مقابلے میں چندا ان کو ایک خوشنما پھول معلوم ہوتی تھی جسمیں آب و تاب اور چمک تو زیادہ ہے لیکن وہ اصلی اور ہمیشہ رہنے والا سونا نہیں۔

شانتی اپنے شوہر کی سچی خدمت گذار تھی وہ ہر طرح انکے آرام اور انکی دلجوئی کا خیال رکھتی لیکن جب کبھی وہ شانتی کا سر اپنے زانو پر رکھکر ہارمونیم بجاتے اور کوئی عاشقانہ غزل گا کر یا فلسفہ حسن پر ایک "روح پرور" تقریر کر کے شانتی کی طرف داد طلب نگاہوں سے دیکھتے تو بھولی بھالی شانتی اس گرمجوشی اور رنگینی بیانی سے ان کو داد نہ دے سکتی جو ان کے کان طرار چندا کے لب و دہن سے سنا کرتے تھے شانتی میں یہ سب سے بڑی کمی تھی اور اسی سے ان کا دل بعض اوقات افسردہ ہو جاتا تھا۔

(۴)

بابو پرکاش چندر ابھی آگرہ میں تھے وہ ایک ماہ کی رخصت لیکر کانپور سے آئے تھے ایک دن ان کو چندا نے بلا بھیجا شادی ہو جانے کے بعد پرکاش چندر اب وہاں جانا نہ چاہتے تھے مگر دل کے کمزور تھے حسن پرستی کا زبردست فلسفہ آہنی زنجیر بنکر ان کو کھینچ کر اس کے یہان لے گیا مکان میں قدم رکھتے ہی چندا ان کے

گلے میں باہیں ڈال کر بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی چندا بالکل زرد ہو رہی تھی اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور جسم پر ایک میلی ساری تھی چندا کی یہ حالت دیکھ کر بابو پرکاش چندر کو سخت حیرت ہوئی انھوں نے کہا۔ "چندا یہ تمہاری حالت کیا ہو رہی ہے"؟ کیوں اس طرح بیقرار ہو کر روتی ہو؟ آخر بات کیا ہے؟"

چندا نے سسکیاں لیکر جواب دیا۔ "دنیا میں کوئی تم سا بھی سنگدل نہ ہوگا اتنے عرصہ تک میری بھول کر بھی خبر نہ لی اور اب آئے بھی تو زخموں پر نمک چھڑکتے ہوئے پوچھتے ہو کیا بات ہے"

پرکاش چندر "تم طوائف ہو محبت کی نہیں بلکہ روپیہ کی بھوکی ہو تمہیں اس سے زیادہ میرے اوپر اختیار ہی کیا ہے"

یہ سنکر چندا زار و قطار رونے لگی تھوڑی دیر بعد اس نے بھرائی ہوئی آواز سے جواب دیا۔ "بابو جی میں روپیہ کی بھوکی طوائف ضرور ہوں میرے سینہ میں بھی دل ہے اور دل میں محبت کا اثر میں تم سے سچ کہتی ہوں کہ اگر مجھ کو دنیا میں کسی سے محبت ہوئی ہے تو تم سے میں نے ایک طوائف نہیں بلکہ ایک عورت کی حیثیت سے تم سے محبت کی ہے۔"

پرکاش۔ "تم کیا کہہ رہی ہو میں بالکل نہیں سمجھا"

چندا۔ "تم میرا دل چیر کر دیکھو وہ تمہاری محبت سے کسقدر لبریز ہے بابو پرکاش میں نے تم سے روپیہ پیسہ کے واسطے محبت نہیں کی اور سچ پوچھو تو تم نے مجھے دیا ہی کیا ہے تمہارے پاس تھا ہی کیا؟ نوکر تو اب چند مہینوں سے ہوئے ہو۔"

پرکاش "لیکن چندا اب میری شادی ہو گئی ہے اور میں شانتی کا حق مٹانا نہیں چاہتا"

چندا "یہ تم سے کون کہتا ہے کہ تم شانتی دیوی کا حق مٹاؤ تم ان سے اور زیادہ محبت کرو لیکن پرکاش بابو! میں بھی.... تمہاری... محبت... کی بھوکی ہوں۔"

چندا "پیارے پرکاش کچھ نہیں صرف تمہاری محبت کی تھوڑی سی بھیک"

یہ الفاظ ایک تیر تھے جو بابو پرکاش چندر کے حسن پرست دل کے پار ہو گئے یہ ایک زمین تھی جسمیں غریب شانتی کے لیے اشانتی کا بیج بویا گیا۔

چندا اور پرکاش چندر پھر ایک ہو گئے۔

پرکاش کی رخصت ختم ہونے کو تھی اور وہ کانپور جانے کے لیے تیار ہوئے ان کے غم مفارقت میں تو شانتی صرف انکی طرف حسرت آمیز نگاہوں سے دیکھ کر خاموش ہو رہی لیکن جب وہ چندا کے یہاں گئے تو اس نے رو رو کر آنکھیں سرخ کر لیں

پرکاش۔ "چندا اب تم اسقدر کیوں روتی ہو؟ اگر کانپور واپس نہ گیا تو میری نوکری جائیگی یہاں رہکر میں کھاؤں گا کیا؟

چندا "تم مجھے اپنے ساتھ لے چلو آخر تمہیں ایک خدمت گار کی ضرورت ہوتی ہی ہوگی میں ہی تمہاری خدمت کرونگی۔"

پرکاش۔ "چندا یہ مشکل ہے مجھے بہت کم تنخواہ ملتی ہے جس آرام سے تم یہاں رہتی ہو میں اس آرام سے تم کو نہیں رکھ سکتا"

چندا "بابو جی تمہارے قدموں میں رہنا ہی میرے لیے سب سے بڑا آرام ہے میں تمہارے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔"

بابو پرکاش چندر اب بہت مخمصے میں تھے انھوں نے تھوڑی دیر تامل کے بعد کہا "میرے پاس اتنا روپیہ نہیں ہے جو تم کو اپنے ساتھ لے جا سکوں ابھی تک میں دفتر ہی میں رہتا تھا تمہارے ساتھ رہنے سے الگ مکان لینا اور گرہستی کا سارا سامان کرنا ہوگا اس کے لیے بہت روپیہ کی ضرورت ہے۔"

چندا۔ یہ سنکر اٹھی کوٹھری کے اندر سے ایک بڑا صندوقچہ نکال کر لائی اور بابو پرکاش کے ہاتھ میں دیکر کہنے لگی "یہ میرا زیور ہے اسکو بیچ کر روپیہ کا انتظام کر لو اگر میری قسمت میں ہے تو پھر بنوا دینا۔"

پرکاش "میری قلیل تنخواہ میں اگر اس کا انتظام نہ ہو سکا"

چندا "تو نہیں سہی پیارے پرکاش میں زیور کی نہیں بلکہ تمہاری بھوکی ہوں" ایک حسن پرست نوجوان کے لیے خود حسن کی نیازمندی! بابو پرکاش چندر کو چندا کی بات ماننا پڑی دوسرے دن وہ کانپور روانہ ہوئے اور چندا انکے ساتھ تھی

یہاں پہونچکر گردش تقدیر نے ستایا چندا کے کچھ زیور تو خانہ داری کے ضروری انتظامات میں صرف ہوئے اور باقی انکی بیماری کے ٹھکانے لگ گئے پرکاش چندر صحت یاب ہوئے ان کے زمانہ علالت میں جس محبت اور رفاقت کے ساتھ چندا نے انکی تیمارداری کی اُس نے ان کا دل اور بھی مسخر کر لیا چندا ایک نہایت شریف بیوی کی حیثیت سے اب نباہ کر رہی تھی اسمیں اب پہلی سی شوخی کا کوسوں پتہ نہ تھا وہ شرم و حیا کی دیوی بن گئی تھی پرکاش چندر کی قلیل تنخواہ میں نہایت خوبصورتی کے ساتھ گھر کا سارا خرچ چلاتی اور اس میں بھی کچھ روپیہ ہمیشہ پس انداز کر کے شانتی کو بھیجوا دیا کرتی تھی۔

پرکاش چندر کو اب اپنی چندا پر بہت ناز تھا اور وہ اس کے ساتھ اسی مختصر آمدنی میں نہایت عیش و آرام کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے۔

(۵)

بابو پرکاش چندر کے گھر میں کسی کو ان واقعات کا علم نہ تھا شانتی کے محبت بھرے خطوط برابر کانپور آیا کرتے تھے اور پرکاش چندر بھی ان کا مناسب جواب دیتے رہتے تھے ہم یہ پہلے بتا چکے ہیں کہ عشق و محبت کے گہرے اثرات نے بابو پرکاش چندر کا دل اور ان کی قوت ارادی کمزور کر دی تھی انمیں کسی بات کیلیے استقلال نہ تھا وہ چندا کے ساتھ بہت خوش تھے لیکن کبھی کبھی ان کا طائر خیال شانتی کی وادی اُلفت میں بھی جا بھٹکتا تھا بعض اوقات وہ سوچتے تھے کہ دنیا کے عارضی حسن و جمال کے سامنے اپنی بیوی کے جائز حقوق کو پامال کرنا ایک مرد کی شان کے خلاف ہے۔

چندا کے ساتھ عیش و عشرت میں متوالے پرکاش کے دل میں شانتی کی پاک محبت کبھی کبھی ہوک بنکر اُٹھتی اور وہ اس کے لیے تڑپ جاتے اکثر سوچتے کہ چندا سے قطع تعلق کر لیں مگر پھر خیال ہوتا کہ اس کے زیور بنانے کے لیے روپیہ کہاں سے آئیگا اگر بالفرض روپیہ جمع بھی کر لیں تو چندا کسی طرح انکا ساتھ چھوڑنے پر تیار نہیں وہ یہی کہتی تھی کہ پیارے میں تم کو چھوڑ کر زندہ نہیں رہ سکتی میری زندگی کا باعث محض تمہارا ساتھ ہے" ان الفاظ کو سنکر پرکاش کا دل چندا کے دام محبت میں گرفتار ہو جاتا۔

اسی اثنا میں انکو اپنے یہاں بیٹا پیدا ہونے کی اطلاع ملی اس خبر کو سنکر انکے دل میں شانتی کا دریائے محبت نہایت زور و شور پر موجزن ہوا انکی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور انہوں نے چندا کو یہ خبر سنائی چندا یہ خبر سنکر بہت خوش ہوئی اس نے شانتی کی خیریت دریافت کرنے کیلیے بابو پرکاش سے اُسی وقت آگرہ تار دلایا۔

(۶)

چندا بازاری عورت ضرور تھی لیکن اس کے پہلو میں ایک شریفانہ اور سچی محبت کا اثر قبول کرنے والا دل تھا اس نے کبھی شانتی کو دیکھا نہیں مگر پرکاش چندر کی زبان سے اکثر انکی تعریف سنا کرتی تھی انکی بلا اطلاع اس نے وہ خطوط بھی پڑھ لیے تھے جو شانتی اپنے شوہر کے نام بھیجا کرتی تھی ان تمام امور کی بنا پر اس کے دل میں درپردہ شانتی کی سچی محبت پیدا ہو گئی تھی وہ بابو پرکاش پر تو بظاہر نہ کرتی مگر اکثر سوچا کرتی کہ میں بدنصیب شانتی کی خانہ ویرانی کر رہی ہوں۔

شانتی کے بیٹا پیدا ہونے کی خبر سنکر اسکے دل میں یہ جذبہ متحرک ہوا کہ جلد اب شانتی کا شوہر اسے واپس کرنا چاہیے اس خیال سے چندا ایک کونے میں بیٹھ کر بہت روئی اسکو بابو پرکاش سے دلی محبت تھی ان کا داغ مفارقت اس کے لیے ناقابل برداشت تھا وہ جانتی تھی کہ دنیا میں میرا اور کوئی سہارا نہیں زیور بھی سب فروخت ہو گیا اسکے دل پہ یہ نقش تھا کہ محبت کی راہ میں عزیز سے عزیز چیز قربان کرنا ہوتی ہے وہ سمجھ رہی تھی کہ شانتی کی راہ محبت میں میری سب سے بڑی قربانی یہ ہوگی کہ اپنے جان سے زیادہ عزیز پیارے پرکاش کو چھوڑ دوں روتے روتے جب ذرا طبیعت ہلکی ہوئی تو اس نے بابو پرکاش چندر کو بلا کر نہایت سنجیدگی اور متانت کے ساتھ کہا پرکاش بابو تمہارا اب وہ زمانہ ختم ہو گیا اب تم ایک بچے کے باپ ہو مستقل مزاجی سے کام لو اور اپنا گھر بار سنبھالو۔"

چندا کی زبان سے یہ خلاف توقع الفاظ سنکر بابو پرکاش چندر نے متحیر نگاہوں سے اسکی طرف دیکھا اور کہا "چندا تم کیا کہہ رہی ہو اس کے معنی یہ ہیں کہ میں تم کو چھوڑ دوں کیا تم مجھے چھوڑنے کے لیے تیار ہو؟"

چندا "بابو جی یہی تو میں کہتی ہوں کہ تمہارا دل کمزور ہے تم میں عورت ذات اچھی ہوں وقت پڑنے پر سب کچھ کر سکتی ہوں باوجودیکہ مجھ کو دنیا میں تم سے زیادہ اور کوئی چیز پیاری نہیں لیکن جب میں نے ٹھان لیا تو شانتی دیوی کے لیے تم ایسے ہزار پرکاش چندر کو چھوڑ سکتی ہوں۔"

پرکاش چندر حیران تھے کہ میں کیا سُن رہا ہوں چندا اب مجھے چھوڑنے کیلیے تیار ہے میرے کان مجھے کہیں دھوکا تو نہیں دے رہے ہیں وہ بالکل سکوت کے عالم میں تھے چندا نے پھر کہا تم اپنے دل میں بھول کر بھی یہ خیال نہ کرنا کہ میں تم سے اپنے زیورات مانگوں گی میں تمہارے واسطے تمام دنیا کی دولت پر لات مار سکتی ہوں میں نے اپنا سارا عیش و آرام چھوڑا تمہاری محبت میں اور اب شانتی کی محبت میں تم کو چھوڑتی ہوں۔"

پرکاش۔ "چندا تم ایک پہیلی ہو۔"

چندا۔ "ہاں مگر تم ایسے کمزور دل کے حُسن پرست نوجوانوں کے لیے۔"

پرکاش چندر کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے انہوں نے چندا کے گلے میں ہاتھ ڈال کر کہا "پیاری چندا..........."

چندا نے ان کے ہاتھ اپنی گردن سے علیحدہ کر کے کہا

"بابو جی رو نہیں بلکہ خدا سے دعا کرو کہ وہ راہ محبت میری یہ قربانی قبول کرے۔"

....

چندا اُسی دن کہیں چلی گئی بابو پرکاش نے ایک طویل خط میں اپنی پوری داستان قلمبند کر کے شانتی کے پاس بھیجدی تین چار دن کے بعد انکو ڈاک سے ایک صندوقچہ ملا جسمیں شانتی کے جہیز کے سارے زیور تھے ساتھ میں اس کا محبت آمیز خط تھا جسمیں لکھا تھا کہ چندا کے زیوروں کے بدلے میں اسکو یہ میرا زیور بھیج دیجیے بہت دقت سے پتہ لگانے کے بعد بابو پرکاش نے اسکے پاس اپنی بیوی کے زیورات کا صندوقچہ روانہ کیا لیکن اس نے شکریہ کے ساتھ اس پیغام کیساتھ اُسے واپس کر دیا کہ تم مجھے زیوروں سے بہت زیادہ پیارے تھے جب شانتی دیوی کی محبت میں تم کو چھوڑ دیا تو یہ زیور کیا چیز ہیں۔"

اس کے بعد معلوم ہوا کہ چندا شہر بھی چھوڑ کر کسی دوسری جگہ چلی گئی پھر اسکی کوئی خبر نہیں ملی بابو پرکاش چندر اب ایک وفادار شوہر کی حیثیت سے اپنی بیوی کے ساتھ رہتے ہیں چندا

برقیات

برطانیہ اور ابن سعود میں معاہدہ

ہمعصر پائنیر اپنی تازہ اشاعت مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۲۷ء میں رقمطراز ہے کہ اس اعلان سے کہ ایبار ابن حالی میں برطانوی گورنمنٹ اور سلطان ابن سعود کے نمائندوں سے ملاقات ہوئی۔ اس کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ بحث اس معاہدہ کی تجدید کے متعلق تھی جو ۱۹۱۶ء میں امیر ابن سعود اور حکومت برطانیہ سے ہوا تھا ۱۹۱۶ء کے بعد دس برس میں عرب میں بہت سے انقلابات رونما ہوئے اور اب سلطان ابن سعود کا پوزیشن پہلے سے بہت بدل گیا ہے اور اس لیے وہ معاہدہ جو ۱۹۱۶ء میں آج سے بہت قبل ہوا تھا اب بلا تجدید قائم نہیں رہ سکتا نجد کے امیر اور حجاز کے مقامات مقدسہ پر قابض ہو جانے کے بعد جو کروڑوں برطانوی رعایا کی نگاہ میں جو تقدس و عظمت رکھتے ہیں اب سلطان ابن سعود کے اثر و قوت میں بہت اضافہ ہو گیا ہے قبل اس کے کہ اس نئے معاہدہ پر دستخط ہوں بہت سے حل طلب مسائل طے ہو جانے چاہیے اور امید کیجاتی ہے کہ گفت و شنید میں کچھ عرصہ لگے سلطان ابن سعود خود ذاتی سے برطانیہ سے بہت دوستانہ رویہ رکھتے ہیں لیکن انکو اپنے متعصب پیروؤں کے تعصبات سے بھی اسوقت متاثر ہونا پڑے گا کیونکہ وہ مشرکین و کفار کے ساتھ کسی قسم کا معاہدہ کرنے سے متنبہ ہیں۔

جنوبی افریقہ کے ہندوستانی وفد کی روانگی

کیپ ٹاؤن ۱۳ جنوری ہندوستانی وفد کیپ ٹاؤن سے روانہ ہو گئے ڈاکٹر ملن اور دیگر وزرا نے روانگی کے وقت وفد مذکور کو رخصت کیا مشہور و ممتاز ہندوستانی و افریقہ کے نمائندہ بھی موجود تھے وفد نے رخصت کے وقت ایک بیان شائع کیا جسمیں یونین گورنمنٹ اور عوام کی دوستانہ اسپرٹ و فیاضانہ مہمانداری کا شکریہ ادا کیا گیا تھا۔ وفد نے ظاہر کیا کہ وہ ملک کو احسانمندی کے پرجوش جذبہ کے ساتھ چھوڑ رہے ہیں اور امید ہے کہ ہندوستان کے ساتھ یہ دوستی عرصہ تک قائم رہیگی وزیر داخلہ نے اخبارات سے اپیل کی کہ جبوقت تک [illegible] ہندوستانی نتائج نہ ہو جائے وہ کوئی اظہار خیال نہ کریں۔ یہ سمجھوتہ عارضی ہے اور مختلف سلطنتوں کی تصدیق اس معاہدہ کے لیے ضروری ہو گی۔

غیر ملکیوں کی طرف سے احتیاطی تدابیر

ہانکانگ ۱۴ جنوری میونسپل کونسل آف شاہین کی درخواست پر برطانوی زالسیسی بحری سپاہیوں نے بطور احتیاط علاقہ جات اجارہ داری کی محافظت کے بلے تار روانہ کیے ہیں۔

جنیگ کٹنگ نے اہل ہانکو کو برطانوی علاقہ اجارہ داری پر قبضہ کرنے کے سلسلہ میں مبارکباد دی ہے۔

شریف حسین کی سبز کتاب

شریف حسین سابق ملک حجاز نے ایک سبز کتاب شائع کی ہے جسمیں انگلستان پر الزام لگایا گیا ہے کہ انگلستان نے سلطان ابن سعود کی مدد کر کے مجھ کو حکومت حجاز سے علیحدہ ہونے پر مجبور کیا اور عالم اسلام سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ انکی امداد کریں۔

ہندوستان

ممالک متوسط میں وزرا کا تقرر

ناگپور ۱۲ جنوری آج مسٹر بارٹن سرکاری ممبر نے اعلان کیا کہ مسٹر رگھو راؤ اور مسٹر دلشن کمہ صیغہ جات منتقلہ کے وزیر مقرر کیے گئے ہیں مسٹر پی جی کھاپرڈے کثرت رائے سے ڈپٹی پریسیڈنٹ منتخب ہوئے۔

حیدرآباد دکن کے تقررات

سکندرآباد ۱۲ جنوری لفٹنٹ کرنل آر ایچ سی ٹرینچ سی آئی ای او بی ای کل صبح کو پہونچ جائینگے آپ انتظامیہ کونسل کے رکن مقرر ہوے ہیں۔ مسٹر ٹی جے ٹینکر ای سی ایس گورگ سے آئے ہیں آپ نظام گورنمنٹ میں ڈائرکٹر جنرل ریونیو کے عہدہ پر مقرر کیے گئے ہیں۔

پنڈت موتی لال نہرو نے وکالت شروع کر دی

پنڈت موتی لال نہرو نے وکالت شروع کر دی ہے اور پہلا مقدمہ الکشن کے سلسلہ میں لڑینگے اور راجہ صاحب دیرا ضلع سلطانپور کا وکیل بننا منظور کرلیا ہے۔

بہار کونسل کی صدارت

پونہ ۱۳ جنوری آج بہار کونسل کا جلاس منعقد ہوا خان بہادر خواجہ نور محمد کثرت رائے سے کونسل کے صدر منتخب ہوئے۔

مسٹر سکلات والا کی آمد

بمبئی ۱۴ جنوری مسٹر سکلات والا ممبر پارلیمنٹ آج سہ پہر کو بمبئی وارد ہوئے بندرگاہ پر ایک کثیر مجمع تھا آپ نے کہا کہ میرے آنے کا یہ مقصد ہے کہ ہندوستان کے صحیح حالات معلوم کروں دوسرے یہ کہ میں ۱۳ برس کے بعد وطن کو واپس آیا ہوں تاکہ اپنے پرائیوٹ معاملات طے کروں۔

کلکتہ کے فساد میں ۵۵ مسلمانوں کی گرفتاری

کلکتہ ۱۴ جنوری سکھوں کے جلوس کے سلسلہ میں کلکتہ میں جو فساد ہو گیا تھا اس کے سلسلہ میں ۵۵ مسلمان گرفتار کیے گئے ہیں جنمیں سے ۹ پر مقدمہ چلایا جائیگا باقی ملزمین چھوڑ دیے گئے۔

مقدمہ قتل سوامی شردھانند
عبدالرشید سیشن سپرد کر دیا گیا

دہلی ۱۴ جنوری اسپیشل مجسٹریٹ دہلی نے عبدالرشید کو سیشن سپرد کر دیا مجسٹریٹ نے مسٹر اور ڈے سپرنٹنڈنٹ پولیس خان بہادر اکرام الحق اور مسٹر دیوی دیال کی شہادت لی کہ آیا ملزم پاگل ہے یا نہیں ملزم کے جنون کے متعلق عدالت میں جو درخواست پیش کی گئی تھی مجسٹریٹ نے اس کو مسترد کر دیا اور کہا کہ ملزم صحیح الدماغ ہے اور پاگل نہیں ہوا ہے۔

بنارس کے کانگریسیوں کو مہاتما جی کی نصیحت

بنارس ۱۵ جنوری مہاتما گاندھی نے بنارس کے کانگریسیوں کو صرف ایک پیغام دیا ہے کہ اپنی ذات پر بھروسہ رکھو اور اپنے قول و فعل کے ساتھ ساتھ اپنے اخلاق [illegible]

سوامی شردھانند کے قتل کا مقدمہ
گواہان استغاثہ کی شہادتیں

دہلی ۱۱ جنوری آج عبدالرشید سوامی شردھانند کے جان کردہ قاتل کے مقدمہ کی سماعت مسٹر ایچ ڈی کا سینٹ آئی سی ایس کی عدالت میں پیش ہوئی عدالت کے کمرہ کے باہر تماشائیوں کا بڑا ہجوم تھا لیکن صرف استغاثہ اور دفاع کی طرف سے چھ چھ آدمیوں اور کثیر التعداد اخباری نمایندوں کو جن میں مولانا محمد علی بھی شامل تھے کمرہ میں داخل ہونے کی اجازت دی گئی مسٹر ذکرالرحمن ملزم کی طرف سے اور مسٹر عزیزالدین استغاثہ کے انسپکٹر کی حیثیت سے پیش ہوئے۔

مسٹر مہر چند پوری کا بیان

قبل اس کے کہ پہلے گواہ شہادت دینے کیلیے اندر بلایا جائے مسٹر ذکرالرحمن نے دفعہ ضمنی ۴ دفعہ ۳ ضابطہ فوجداری کے ماتحت عدالت سے ملزم کے ساتھ گفتگو کرنے کیلیے اجازت طلب کی اور کہا کہ ملزم کو حوالات میں قانونی امداد حاصل کرنے کا موقع نہیں ملا چنانچہ عدالت نے اس کی اجازت دیدی اور چند منٹ کے بعد مسٹر مہر چند پوری آڈیٹر (محاسب) پہلے گواہ کی حیثیت سے پیش ہوئے انہوں نے کہا کہ میں ۲۳ دسمبر کو ۴ بجے بوقت سہ پہر جب میں آل انڈیا شدھی سبھا کے حسابات کی جانچ پڑتال کر رہا تھا اتفاقاً میں دھرم سنگھ سوامی شردھانند کا نوکر دفتر میں دوڑتا ہوا آیا جو مدد کیلیے چلا رہا تھا دفتر میں جتنے آدمی بیٹھے ہوئے تھے وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کے ساتھ سوامی جی کے کمرے میں گئے جہاں دھرم سنگھ کے بیان کی اطلاع کے مطابق عبدالرشید نے سوامی جی کو گولی کا نشانہ بنایا تھا میں نے سوامی جی کو ایک چارپائی پر اوندھے منھ لیٹے دیکھا سوامی جی کے بستر کے قریب دھرم پال ان کا پرائیوٹ سکریٹری تھا جس نے عبدالرشید کو اپنے قابو میں کر لیا تھا اور اسے اپنے نیچے داب لیا تھا سوامی جی کے ساتھ کمرہ میں داخل ہوئے تھے انہوں نے مجھ سے پولیس کو فون کے ذریعہ سے یہ درخواست کرنے کو کہا کہ یہاں کوئی ذمہ دار افسر بھیجا جائے۔

مسٹر ذکرالرحمن کی جرح پر کہا کہ ٹیلیفون کرنے کے بعد میں سوامی جی کے کمرہ کے باہر ایک گھنٹہ سے زیادہ ٹھہرا رہا جب میں پہلی دفعہ سوامی جی کے کمرہ میں داخل ہوا تو وہاں ۲ یا ۳ منٹ رہا اس دوران میں میں نے کمرہ کے اندر کوئی رائفل، ریوالور یا پستول نہیں دیکھی جب میں نے پولیس کو فون کیا تو میں نے اسمیں دھرم سنگھ کے زخمی ہونے کے متعلق کچھ نہیں کہا اس واقعہ کے پندرہ روز کے بعد سردار جیت سنگھ انسپکٹر پولیس نے میرا بیان قلمبند کیا میں اپنا بیان دینے کی غرض سے بذات خود پولیس نہیں گیا بلکہ پولیس نے میرا نام لکھ لیا اسوقت تک میں نے پولیس کے ساتھ دھرم سنگھ کے زخمی ہونے کے متعلق کچھ نہیں کہا تھا لیکن مجھ اسکا حال معلوم ہو گیا تھا۔ میں سوامی جی کو جانتا تھا لیکن ان کے پاس اکثر نہ جاتا تھا آخری دفعہ میں نے انہیں آریہ سماج میں موسم باراں میں دیکھا۔

مسٹر عزیزالدین کی جرح پر گواہ نے بیان کیا کہ جب دھرم پال نے عبدالرشید کو اپنے قابو میں کیا ہوا تھا اسوقت میں نے ملزم کا چہرہ نہیں دیکھا تھا۔

دھرم سنگھ کی شہادت

ازاں بعد دھرم سنگھ سوامی جی کا نوکر پیش ہوا جو ہنوز کمزور تھا اور ہسپتال سے خاص طور پر طلب کیا گیا تھا اس نے کہا کہ ۲۳ دسمبر کو ۴ بجے بوقت سہ پہر عبدالرشید سوامی جی کے

[illegible]

صداقت میں اشتہار دینا کامیابی کی دلیل ہے

[illegible] جائے [illegible]
عدالت میں داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانو۔
(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرنے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ معہ خرچہ نالش عدالت میں داخل کرو تاکہ کار روائی اجرائے ڈگری کی جو تمہاری ذات یا مال یا دونوں پر ہو گی نہ پڑے۔

[illegible] پرشاد [illegible] پرشاد پسران [illegible] ساکن [illegible]
قوم ویش ساکن مرادآباد محلہ جیلال، الکان فرم موسومہ رام سروپ پریتم سنگھ

بنام

بابو رام ولد الچند قوم ویش ساکن کانپور بازار مول گنج مالکان فرم ڈال چند ہر نرائن
مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت مبلغ [illegible] کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۸ ماہ جنوری ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے [illegible] یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو [illegible] امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے [illegible] عدالت کا دیسکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے

۷۸۶
ہفتہ وار
صداقت
چہارشنبہ ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۲۷ء

صدائے مسلم کی ہرزہ سرائی

بعض انسان اس قدر ضمیر فروش اور لالچی واقع ہوتے ہیں کہ انہیں نیک و بد کا مطلق احساس باقی نہیں رہتا اور خصوصاً جبکہ وہ جہل مرکب میں مبتلا ہوں اور اپنے کو عقل و فراست کا پتلا سمجھتے ہوں ایسی صورت میں انہیں دانشمندی سے کوئی لگاؤ نہیں رہتا۔

لیکن خدا بھلا کرے اُن بزرگان قوم کا جو ایسے حضرات کو انتہائی جاہل، ناقابل اور ضمیر فروش وغیرہ وغیرہ سمجھنے کے باوجود بھی انکی سرپرستی فرماتے ہیں اور ان کی مکاریوں اور غلط کاریوں کی حوصلہ افزائی کرتے رہتے ہیں۔

حالانکہ ان بزرگان قوم کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ ان مجرمانہ حرکات و سکنات پر فوراً نوٹس لیتے اور عیوب کی پردہ دری فرما کر انکے حوصلہ کو پست کر دیتے تاکہ ان گندم نما جو فروش عیاروں کی شرارتوں کا سد باب ہو جاتا اور خلق خدا ان کے دام مکر و فریب میں مبتلا ہونے سے محفوظ ہو جاتی۔

مگر یہ بزرگان قوم اپنی نیک نفسی اور مرنجان مرنج پالیسی کی بدولت ایسے اشخاص کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور اُنکے عیوب سے چشم پوشی فرماتے ہیں جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے اشخاص اپنے مکر و فریب میں زیادہ جری اور سرکش ہو جاتے ہیں اور عیارانہ طور پر علی الاعلان رہبری قوم کا دعوی کرنے لگتے ہیں۔

انہیں خود پسند اور شہرت طلب حضرات میں ہمارے مکرم قاضی صاحب اڈیٹر و مالک صدائے مسلم ہیں جو اپنی دلکش صدا میں بسم اللہ اور سبحان اللہ کہہ کر پبلک کو اپنی پُر فریب پالیسی کا شکار بناتے ہیں۔ لہذا ہم چاہتے ہیں کہ آج قاضی صاحب موصوف کی مصنوعی ثقاہت بے نقاب کر دیں تاکہ پبلک کسی حد تک آپ سے واقف ہو جائے۔

قاضی محمد انعام اللہ صاحب کانپور میں ایک بزرگ قوم کی وساطت سے تشریف لائے اور غالباً ایک مدت تک وہی بزرگ آپ کے مصارف کے کفیل بھی رہے اسوقت صدائے مسلم یتیم خانہ کے دامن میں کھیل رہا تھا چنانچہ قاضی صاحب کو صدائے مسلم میں کوئی معمولی کلرکی وغیرہ کا کام سپرد کر دیا گیا۔

ڈائرکٹران کی پالیسی یا دیگر وجوہ سے صیغہ ادارت میں جلد جلد تغیرات ہوئے اور غالباً اسی زمانہ میں قاضی صاحب کا اسم گرامی بھی بحیثیت اڈیٹر نامیگی پر رونما ہوا مگر آپ کی فطری نااہلیت نے بہت جلد آپ کے اسم گرامی کو صیغہ ادارت سے حرف غلط کی طرح محو کر دیا۔

محترم قاضی صاحب کو اپنی قوم پرستی پر بڑا ناز ہے اور آپ فخریہ فرماتے ہیں کہ میری قوم پرستی میں کون شک کر سکتا ہے؟ اس لیے کہ میں پکا نان کوآپریٹر ہوں اور اسی سلسلہ میں سرکاری مہمان بھی رہ چکا ہوں اس کے بعد اگر کوئی شخص میری قوم پرستی اور اسلام پرستی پر شک کرے تو وہ مسلمان نہیں بلکہ نام نہاد مسلمان ہے۔

اسمیں شک نہیں کہ آپ میں جو صفات ہیں یعنی، مولوی، قاضی، نان کوآپریٹر اور سرکاری سند یافتہ اس پر مزید برآن، ماسٹر، اڈیٹر اور کلرک، ان صفات کے بعد آپ جو کچھ بھی دعوی کریں وہ صحیح ہے اور اسمیں شک کرنے والا بلا شبہ بلکا کافر ہے

اس موقع پر مسٹر الفت بیگ مستانہ کا ایک شعر بے ساختہ یاد آگیا جو ناظرین کی دلچسپی کیلیے سپرد قلم کیا جاتا ہے۔

وہ بہت اچھے گزرے ظاہر و باطن میں فرق
آدمی کی شکل سیرت جانور کی مل گئی

کانپور کی سرزمین روزانہ پرچوں کے لیے جیسی ناموافق ہے اس سے ہر واقف کار شخص واقف ہے۔ چنانچہ باوجود چند در چند ڈائرکٹران صدائے مسلم کو بھی یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ صدائے مسلم بند کر دیا جائے۔

اس معصوم صفت انسان یعنی قاضی محمد انعام اللہ صاحب نے صدائے مسلم کے نام اور شہرت سے فائدہ اُٹھانا چاہا چنانچہ جنکی بدولت یہ حضرت کانپور میں تشریف فرما ہوئے تھے انکے ایک خاص عزیز کی سفارش پر "صدائے مسلم" قاضی صاحب کو مل گیا اور غالباً اس کا اثاث البیت بھی انکے حصے چڑھ گیا اور صدائے مسلم دو روزہ شائع ہونے لگا۔

آپ چونکہ کانپور میں نو وارد تھے شہر والوں کو اس کا قطعی علم نہ تھا کہ آپ ہیں کون اس پر طرہ یہ کہ آپ نے لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرنا شروع کر دیا اور معمولی معمولی باتوں پر اخبار نویسی کی عزت و آبرو کو خاک میں ملانے لگے اس کی وجہ سے آپکو بجائے شہرت کے بدترین شہرت یعنی رسوائی نصیب ہوئی۔

جب اس طرح کچھ فوائد آپ کو نظر نہ آئے تو آپ نے ایک دوسرا رنگ بدلا اور خوشامد درآمد سے ایک ہائی اسکول کی کلرکی حاصل کرنے کی کوشش کی اور بالآخر اسمیں کامیاب ہو گئے آپ کو یہ فکر بھی دامنگیر رہی کہ پرچہ بھی قائم رہے تاکہ اس سے جو فوائد حاصل ہیں وہ بھی ہاتھ سے جانے نہ پائیں چنانچہ آپ نے اس کیلیے یہ دام فریب پھیلایا کہ اخبار کی تمام ذمہ داری مالکانہ وغیرہ تو اپنے ذمہ رکھی اور ایک نام نہاد اڈیٹر پرنٹر پبلشر کا نام درج کرا دیا حالانکہ پبلک خوب واقف ہے کہ بیچارے فرضی اڈیٹر کو اس پرچہ کے مضامین سے کسی قسم کا تعلق نہیں بلکہ وہ صاحب ایک دوسری جگہ ملازم ہیں اور ان کے پاس اتنا وقت نہیں کہ وہ اس کو دیکھیں۔

یہ سب کیوں کیا گیا؟ اس لیے کہ خود کلرکی و اڈیٹری ایک ساتھ نہیں کر سکتے تھے واقعی قاضی صاحب کی خوش نصیبی تھی کہ ان کی عیاری کام آگئی اور آپ کی آمدنی کے ذرائع وسیع ہو گئے کیونکہ آپ اس وقت نہ صرف ایک اخبار کے مالک اور اڈیٹر ہیں بلکہ ایک اسکول کے کلرک بھی ہیں۔

اس طویل تمہید کے بعد ناظرین کو اس کا علم اچھی طرح ہو گیا ہو گا کہ قاضی محمد انعام اللہ صاحب (سابق اڈیٹر صدائے مسلم) مالک و کارکن و ذمہ دار صدائے مسلم و کلرک اسکول کس قماش اور طبیعت کے جو فروش گندم نما انسان ہیں۔

اب میں ناظرین کی توجہ اصل مسئلہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جس کو اڈیٹر صدائے مسلم نے ۸ جنوری کے پرچے سے شروع کیا ہے۔

۸ جنوری کے صدائے مسلم میں اڈیٹر صاحب صدائے مسلم نے ایک نوٹ "خانگی جنگ" کے عنوان سے سپرد قلم فرمایا تھا جسمیں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

ہمکو یہ معلوم کر کے انتہائی افسوس ہوا کہ کانپور کے شعرا بجائے ملک و مذہب کی خدمت کے آپس میں جنگ و پیکار کر رہے ہیں اس جنگ میں معاصر صداقت خصوصیت سے حصہ لے رہا ہے ہم معاصر سے باادب توقع کرینگے کہ وہ اس قسم کی فضول نظمیں شائع کر کے مسلمانوں میں انتشار نہ پیدا کرے، مخالف پارٹی کے انتہائی اسرار کو مدنظر رکھکر ہم اس نظم کے جواب میں ایک نظم شائع کیے دیتے ہیں" (صدائے مسلم)

چونکہ اس نوٹ میں اڈیٹر صداقت کو مخاطب کیا گیا تھا اور یہ الزام بھی عائد کیا گیا تھا کہ وہ مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کا باعث ہے اس لیے اڈیٹر صداقت کا فرض تھا کہ وہ اس کا جواب دے چنانچہ صداقت ۱۲ جنوری میں اس کا جواب بہ طرز شائستہ دیا گیا جس کا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

ہم اپنے معاصر کے نیک مشورہ کی قدر کرتے ہیں مگر اسی کے ساتھ ہم کو معاصر موصوف سے یہ عرض کرنا ہے کہ صداقت میں کوئی ایسی نظم شائع نہیں ہوئی جو مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کا سبب ہو۔

صداقت کا مسلک تو ہمیشہ سے اتفاق پر رہا ہے نہ کہ جنگ و... ان کا رجنگ بھی تو ان آپس کی صداقت تو جنگ کا جانی دشمن اور اتحاد و صلح کا انتہائی خواہشمند ہے۔

البتہ کچھ عرصہ سے مسٹر الفت بیگ مستانہ کی نظمیں صداقت میں شائع ہو رہی ہیں جو حضرت اکبر مرحوم کے رنگ میں ہوتی ہیں ان نظموں کا رنگ نہایت دلکش اور پُر مذاق ہوتا ہے نیز اس کے ساتھ ہی نہایت شُستہ پیرایہ میں بعض لوگوں پر نکتہ چینیاں بھی ہوتی ہیں مگر ان کا تعلق محض لوکل ہی نہیں ہوتا بلکہ یہ عمومیت کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس سے قوم کی اصلاح منظور ہے نہ کہ مسلمانوں میں نفاق و انتشار پیدا کرنا ہم ناظرین و اپنے معاصر کے ملاحظہ کیلیے اُن نظموں میں سے بعض اشعار ذیل میں درج کرتے ہیں "صداقت" ان اشعار کی تعداد ۱۲ تھی اور اس کے بعد یہ لکھا تھا کہ:۔

ہم اپنے مکرم قاضی صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرنے کی جرأت کریں گے کہ وہ اس نوٹ کو سپرد قلم کرنے سے پیشتر ان نظموں کو ملاحظہ فرما لیتے تو شاید وہ اس نوٹ کے لکھنے کی ضرورت محسوس نہ فرماتے ہم امید کرتے ہیں کہ وہ ان اشعاروں کو ملاحظہ فرما کر خوش ہونگے اور مسٹر الفت بیگ مستانہ کے ظریفانہ رنگ کو پسند فرماتے ہوئے ان نظموں کی اشاعت کی اجازت دیدیں گے۔

البتہ معاصر صدائے مسلم کے اسی پرچہ میں جو نظم شائع ہوئی ہے وہ ضرور قابل اعتراض اور مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کا باعث ہے اگرچہ ایڈیٹر صاحب نے بھی اس کو ناپسند کیا تھا مگر اپنے امرار سے مجبور ہو کر اس نظم کو شائع فرما دیا ہم اس کے سمجھنے سے قاصر ہیں کہ اڈیٹر کو اپنی پالیسی کے خلاف کون مجبور کر سکتا ہے اور اگر یہی مجبوری ہے تو پالیسی کا خدا ہی حافظ ہے۔ صداقت

ہمارے اس مہذب اور شائستہ جواب کے جواب میں ۲۲ جنوری کے صدائے مسلم میں اس کمینہ خصلت انسان نے جو کچھ لکھا ہے اُس سے ناظرین خود اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس شخص میں کہاں تک قابلیت ہے اور یہ شخص کس حد تک کمینہ اور کمینہ خصلت واقع ہوا ہے۔

اگرچہ اسی بکواس کے لکھنے کیلیے بھی اس شخص کو دوسرے ہی کا ممنون کرم ہونا پڑا ہوگا کیونکہ اسمیں اتنی اہلیت بھی نہیں ہے کہ وہ کچھ لکھ سکے۔

بہر تقدیر ۲۲ جنوری کے صدائے مسلم میں "نظرے خوش گذرے" کے تحت میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

کہتے ہیں کہ اخبارات ملک اور اہل ملک کی رہبری و قیادت کا بہترین ذریعہ ہوتے ہیں اور قابل اڈیٹر کی بحثیں ہمارے لوگوں کی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے مگر ہندوستان کے سیکڑوں اخبار عموماً اور کانپور کا ایک اخبار خصوصاً اس صداقت سے بالاتر ہے انہوں نے ثابت کر دیا ہے کہ اخبار نکالنے کیلیے نہ اڈیٹر کی قابلیت کی ضرورت ہے اور نہ وسعت معلومات کیلیے کسی قسم کی کاوش سے سروکار سمن اور اشتہارات کا خدا بھلا کرے اس قدر کافی تعداد میں مل جاتے ہیں جن سے اخبار کے صفحات سیاہ ہو سکتے ہیں۔ پھر اس کیلیے قابلیت اور مضمون نویسی کی قید خدا جانے کن نااہلوں نے لگا دی ہے۔

سمن حاصل کرنے کیلیے حاکموں کی خوشامد میں ساحرانہ ملکہ رکھتا ہو بس وہ کسی دفتر سے کلرکی پر لات مار کر نہایت آسانی سے کسی اخبار کا اڈیٹر بن سکتا ہے۔ صدائے مسلم

اس جواب کے متعلق ہم سوائے اس کے اور کیا رائے قائم کر سکتے ہیں کہ اس جاہل مطلق انسان میں اس قدر بھی وقوف نہیں کہ وہ کسی اچھی یا بُری چیز میں امتیاز کر سکے اگر اس شخص کو ذرا بھی وقوف ہوتا تو وہ اس کی کوشش کرتا کہ ان نظمیں یا اشعار میں سے رکاکت اور ابتذال کے اشعار دکھاتا تاکہ دیکھیے آپ تو دعوی ہیں کہ یہ نظمیں نہایت بہتر ہیں حالانکہ اسمیں یہ یہ خرابیاں موجود ہیں مگر اس کے لیے عقل و فہم کی ضرورت ہے اور وہ میاں کہاں ... دنیا میں ضروری ہے لہذا یہ آسان طریقہ ہے کہ اصل بحث کو چھوڑ کر ذاتیات

اُترآؤ اور گالی گلوج شروع کرو۔ غرض اسی طرح اس شخص نے اپنی اصلی جبلت کا ثبوت پیش کردیا۔

اگر اس کو ذرا بھی علم ہوتا کہ اشتہارات کا صیغہ ایک اخبار کے لیے جزو لاینفک ہے اور بلا اسکے کسی اخبار کی زندگی کا خیال موہوم بلکہ اس کی موت یقینی ہے تو یہ شخص ہرگز یہ اعتراض نہ کرتا مگر اس کو ان باتوں سے کیا غرض اس کو تو صرف بکواس سے غرض ہے اور بس۔

حالانکہ اسمیں بھی یہ شخص لوگوں کو فریب دیتا ہے یہ بھی اشتہارات کیلیے یقینی کوشش کرتا ہے مگر اس کی کمینہ طبیعت اس کو گوارا نہیں کرتی کہ دوسرے بھی کچھ فوائد حاصل کرسکیں یہ ابن الوقت تو صرف یہ چاہتا ہے کہ جو کچھ دنیا میں ممکن ہوا میری ہی دوزخ میں ہضم ہو اور بقیہ انسان اس سے محروم رہیں۔

آپ کو اس پر بھی رشک ہے کہ میری پوزیشن اڈیٹر صداقت کے برابر کیوں نہیں ہے؟

اگر آپ عمدہ پوزیشن حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اپنے رکیک حرکات سے باز آیئے مکر و فریب کی عادت چھوڑیے، ظاہر و باطن میں یکسانیت پیدا کیجیے اور لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرنے سے احتراز کیجیے انکے علاوہ اپنی مستقل پالیسی قایم کیجیے اور کسی کی خوشامد میں اپنے ضمیر کا خون نہ کیجیے۔

ان باتوں کو اختیار کیجیے تو آپ کی بھی پوزیشن بلند ہوجایگی اور آپکو رشک وحسد کی ضرورت نہ ہوگی۔

آپ نے اپنے نزدیک ایک بہت اہم اعتراض اڈیٹر صداقت پر وارد کیا ہے کہ اس نے ایک کلرک کی حیثیت سے ترقی کی ہے۔ مگر یہ اعتراض تو آپکا بالکل بیکار ہے کیونکہ ہر شخص ترقی کرنے کا خواہشمند ہوتا ہے چنانچہ اڈیٹر صداقت نے بھی اسی اصول پر عمل کیا اسکے علاوہ اگر اڈیٹر صداقت نے کلرکی پر لات مار کر اڈیٹری اختیار کی تو کونسی خطا کی حالانکہ آپ نے اڈیٹری کے مقابلہ میں کلرکی کو ترجیح دی اور شاید اسی معیار پر آپ اس کے طرز عمل کو بھی پرکھنا چاہتے ہیں۔

خدا کا شکر ہے کہ اڈیٹر صداقت کوئی معمولی کلرک نہ تھا بلکہ ایک مشہور و معروف ادبی رسالہ و موقر اخبار کا منیجر تھا اور جس کے ماتحت ایک معقول عملہ تھا اسکے علاوہ اڈیٹر صداقت نے جس شان کے ساتھ منیجری کی اس سے واقف کار جماعت خوب واقف ہے۔

مگر قاضی صاحب اپنی تو خبر لیں کہ انھوں نے لاکھ اوچھل کود مچائی مگر اپنی اصلی حیثیت پر آگئے۔ آپ نے ایک معمولی حیثیت سے ترقی کرکے ایک بلند حیثیت پیدا کرنی چاہی مگر آپ کو اوندھے مُنہ گرنا پڑا اور آپ آج بھی ایک معمولی کلرک کی حیثیت سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور وہ بھی اسی چھل و فریب کے ساتھ کہ اگر ذرا بھی محکمہ کو خبر لگ جائے تو فوراً آپ کی گردن ناپی جائے۔

ہم کو تعجب ہے کہ مستانہ صاحب کے اس شعر سے بھی آپنے سبق نہیں حاصل کیا۔

تامل سے نظر کر حال پر اے بندۂ غفلت
اسی پردے میں پنہاں واقعات عہد ماضی ہیں

آگے چل کر آپ فرماتے ہیں کہ:۔

جناب ناظم حلقہ سے اتنا تو پوچھ لیتے کہ یہ مرحمت کردہ نظمیں حضرت اکبر کے رنگ میں ہیں یا بادہ گوئی کے رکیک و مبتذل سانچے میں ڈھلی ہوئی ہیں غنیمت ہے کہ یہ آپ نے ایسے وقت میں لکھا ہے جبکہ کوئی محکمہ احتساب قائم نہیں ہے ورنہ آپ کے اس صحیح اقتباس پر آپ کو خواہ مخواہ ادبی سزا بھگتنی پڑتی۔" صدائے مسلم

آپ کو محکمہ احتساب کے نہ ہونے پر مطلق افسوس نہ کرنا چاہیے اور میں آپ کو چیلنج دیتا ہوں کہ آپ مستانہ صاحب کی نظم و نیز ۹ جنوری کی صدائے مسلم والی نظم دونوں میں موازنہ جس سے بھی چاہے کرالیں اس کے بعد آپ پر یہ واضح ہو جائیگا کہ مستانہ صاحب کی شاعری اور آپ کے رندانہ صاحب کی شاعری میں زمین و آسمان کا فرق ہے لیکن یہ بحیثیت مضمون اور کیا بلحاظ تخیل۔ اگر آپ میں ذرا بھی جرأت ہو تو آپ محکمہ احتساب کے پردہ کی اس کا لحاف اُٹھائیے۔ اور پھر دیکھیے کہ محکمہ احتساب سے کسے کوئی سہے یا آپکو سزا بھگتنی پڑتی ہے۔

آگے چل کر فرماتے ہیں کہ:۔

جناب آپنے یہ پالیسی کی خوب کہی سچ کہیے گا کہ یہ لفظ آپنے کہیں سے سنا تھا یا لکھا ہے یا واقعی آپ ہی کی ذاتی معلومات کا نتیجہ ہے اگر یہ حقیقت میں یہ آپ ہی کی قابلیت کا نتیجہ ہوتا تو خود آپ کا اخبار اس سے مبرا نہ ہوتا کیونکہ ہم نے تو آجتک اسمیں کوئی مضمون ایسا نہیں دیکھا جس سے پالیسی (جو معلوم نہیں انسان ہے یا حیوان) کی شکل و صورت اچھی طرح دکھائی دیتی ہاں اگر اشتعار و سمن کا کسی قسم کا نام ہے تو ہمیں معلوم نہیں۔ صدائے مسلم

ہم نے لکھا تھا کہ:۔

"ہم سمجھنے سے قاصر ہیں کہ اڈیٹر کو اپنی پالیسی کے خلاف کون مجبور کرسکتا ہے اور اگر یہی مجبوری رہی تو پالیسی کا خدا ہی حافظ ہے"

اس کا کوئی معقول جواب تو اڈیٹر صاحب صدائے مسلم کے پاس تھا نہیں لگے واہی تباہی بکنے اور جھٹ فرمادیا کہ صداقت کی کوئی پالیسی نہیں۔ ابھی تک تو ہمکو صرف یہی علم تھا کہ آپ کو فطرت نے عقل و فہم کم عطا کی ہے اور اسمیں آپ کا کیا قصور ہے مگر اب یہ بھی ثابت ہوا کہ آپ میں اور نقائص بھی ہیں شاید بینائی میں بھی فرق ہے اگر آپ کو صداقت کی پالیسی دیکھنے کا شوق ہو تو میں آپ کو کوئی مددگار دوں تاکہ وہ اچھی طرح آپ کو صداقت کی پالیسی سمجھا دے۔ آئینہ پالیسی میں آپ کو حیوان کی صورت خوب نظر آئی۔ اس موقع کیلیے غالباً جناب مستانہ نے فرمایا ہے ؎

"آدمی کی شکل سیرت جانور کی مل گئی"

آخر میں آپ فرماتے ہیں کہ:۔

آپ کو اتنا وقت بھی نہیں ملتا کہ ان مضامین و نظمیات کو جو کسی حلقہ کے ناظم کے توسط سے آپ کو ملجاتی ہیں انہیں ایک نظر دیکھ سکیں لیکن اس کی شکایت بیجا ہے بفرض محال آپ دیکھ بھی لیا کریں تو سمجھ میں آنا دشوار ہے آپ کی زبان پر تو صرف یہی جملہ رہیگا کہ ہمارے یہاں جو کچھ شائع ہوتا ہے وہ سب تہذیب ہی کے دائرہ میں ہوتا ہے۔ صدائے مسلم

اس کے متعلق مجھے صرف اس قدر عرض کرنا ہے کہ جب جی چاہے جناب قاضی محمد انعام اللہ صاحب تشریف لائیں اور جو کچھ جی چاہے آکر سمجھ جائیں مگر نہ معلوم وہ کیوں اس سے کوسوں دور بھاگتے ہیں۔ میں ان کو شاعرانہ بلکل سے مسحور نہ کروں گا ہاں یہ ضرور ہوگا کہ ان کی عیاروں کا جادو مجھ پہ نہ چل سکیگا۔

آخر میں مجھے جناب قاضی محمد انعام انعام اللہ صاحب سے صرف اسقدر عرض کرنا ہے کہ میں نے اس مرتبہ اپنی افتاد طبیعت کے خلاف جو کچھ لکھا ہے وہ صرف انہیں کے کمینہ حرکات سے مجبور ہو کر لکھا ہے ورنہ مجھے اس کا ہرگز شوق نہیں کہ میں اس گندگی میں مبتلا ہوں۔ اور اگر ان کے حرکات و سکنات نے مجھے اور زیادہ مجبور کیا تو میں مسلسل مضامین کے ذریعہ سے ان پر مزید روشنی ڈالنے کی کوشش کرونگا۔

آئینہ کانپور

ٹی پارٹی جناب خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب کے صاحبزادے مسٹر محمد بشیر صاحب ولایت سے کامرس اور بیرسٹری کے امتحانات میں کامیاب ہوکر بخیر و عافیت ۲۱ جنوری کو بمبئی میل سے کانپور تشریف لائے اس خوشی میں جناب حافظ صاحب موصوف نے ہندو مسلم عمائدین شہر کو اپنے مکان واقعہ پریڈ پروہ میں ایک پرتکلف ٹی پارٹی دی

ہم جناب حافظ صاحب کی خدمت میں مسٹر محمد بشیر صاحب کی کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں۔

مسٹر کالیچرن شرما ۱۲ جنوری کو خورد محل پارک میں ایک جلسہ منعقد ہوا جسمیں مشہور و معروف جیر جیون کے مصنف مسٹر کالیچرن شرما آگرہ نے ایک نہایت اشتعال انگیز تقریر کی جسمیں آپنے مسلمانوں کے بزرگوں پر نہایت رکیک حملہ اور انکو برا بھلا کہا

ہم نہیں سمجھ سکے کہ مسٹر کالیچرن شرما دوسرے مذہب کے پیشواؤں کو برا بھلا کہکر اپنے مذہب کو کیا فائدہ پہونچا سکتے ہیں البتہ ان کے طرز عمل کی وجہ سے ہندو مسلمانوں میں اختلافات کی خلیج دن بدن اور زیادہ ہوتی جاتی ہے۔

یتیم خانہ کا جلسہ اسلامیہ یتیم خانہ کا جلسہ انتظامیہ ۲۰ جنوری کو زیر صدارت جناب خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب منعقد ہوا اور یہ طے پایا کہ مولانا کرم علی صاحب انچارج یتیم خانہ کو یہ ہدایت کی جائے کہ وہ یتیم خانہ کی آمد و خرچ کا گوشوارہ برابر مرتب کرکے کمیٹی کے سامنے پیش کرتے رہیں۔

ایک رزولیوشن بدیں مضمون پاس ہوا کہ راجہ صاحب نانپارہ سے درخواست کیجائے کہ انکی ریاست میں جو اوزار بڑھئی خانے نیلام ہونے والے ہیں وہ یتیم خانہ کے بڑھئی خانہ کو مرحمت فرمائے جائیں۔ ہم کو امید ہے کہ راجہ صاحب اس استدعا کو منظور فرماکر مسلمانان کانپور کو ممنون فرمادیں گے۔

انجمن خدمت المساجد ہم کو یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ انجمن خدمت المساجد کے متعلق صداقت نے جو نوٹ لکھا تھا اس پر توجہ کی گئی اور مولانا کرم علی صاحب نے خدمت المساجد کے متعلق ایک مضمون بغرض اشاعت صدائے مسلم کو بھیجا ہے۔

مولانا عبدالحلیم شرر مرحوم کے حالات زندگی

افسوس کہ مولانا عبدالحلیم صاحب شرر اڈیٹر دلگداز لکھنو نے ۲۴ دسمبر ۱۹۲۶ء کو ۳ یوم فالج مین مبتلا رہنے کے بعد انتقال فرمایا۔

مرحوم مولینا کی عمر قریباً ستر سال کی ہوگی انکے نانا کا تعلق چونکہ آخری بادشاہ اودھ واجد علی شاہ کے دربار سے تھا لہذا معزولی کے بعد جب واجد علی شاہ مٹیا برج گئے تو انکے نانا صاحب بھی کلکتہ چلے گئے تھے لڑکپن مین مولانا کو بھی انکے نانا نے بلا لیا تھا اور یہ مٹیا برج مین رہنے لگے اور ان کا نام بھی زمرۂ ملازمین شاہی مین درج ہوگیا تھا غرضکہ اس طرح ان کو مٹیا برج مین رہنے سے اودھ کے شاہی خاندان مین رہنے کا شاہی خاندان کے ہم عمر لڑکون سے ملنے جلنے اور دوستی پیدا کرنے کا موقعہ ملا اور اس طرح انکی اردو زبان زیادہ سلجھ گئی لیکن زیادہ سمجھ آنے کے بعد مٹیا برج کی سوسائٹی سے اُن کو نفرت پیدا ہوئی اور یہ لکھنو چلے آئے جیسا کہ پہلے زمانہ مین دستور تھا کہ عموماً فارسی کی تعلیم مکاتب مین حاصل کیجاتی تھی اگرچہ اس زمانہ مین مکاتب کی حالت خراب ہوچلی تھی تاہم بعض بعض فارسی کے اچھے استاد بھی موجود تھے جو اپنے شاگردون مین فارسی زبان کا مذاق پیدا کر دیتے تھے مولینا مرحوم کو بھی اتفاق سے ایسے چند فارسی کے استاد مل گئے جن کی وجہ سے اُنمین علمی مذاق پیدا ہوگیا۔

عربی کی معمولی کتابین پڑھکر فرنگی محل کے علماء کے حلقۂ درس مین شریک ہوے اس کے بعد دہلی جا کے مولینا نذیر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ مشہور محدث کے درس مین داخل ہوے یہان انکے مذہبی عقائد مین انقلاب ہوا۔ گو یہ اہل حدیث کے فرقہ مین شامل نہین ہوے لیکن ان کے عقائد اہل حدیث کی طرح تھے۔

اس زمانہ مین سرسید کی تحریک شروع ہوگئی تھی تہذیب الاخلاق کے مضامین نے مخالفین اور موافقین مین ایک حرکت پیدا کر دی تھی۔ مولانا کو بھی سرسید کی تصانیف دیکھنے کا موقعہ ملا اور سرسید کے خیالات کا اُن کے دل پر زبردست اثر ہوا اور یہ سرسید کے مداحون مین ہوگئے گو سرسید سے ذاتی ملاقات حاصل ہونے کا انکو بہت کم موقعہ ملا شاید ایک دو دفعہ سے زیادہ ملاقات نہ ہوئی ہوگی تاہم یہ اس زمانہ مین سرسید کے بڑے معتقدین مین سے تھے۔

سنہ ۱۸۸۳ء مین ان کا تعلق اودھ اخبار سے ہوگیا اور یہ اودھ اخبار مین علمی مضامین لکھا کرتے تھے جس زمانہ مین اُنکا تعلق اودھ اخبار سے ہوا اُس زمانہ مین اُنھون نے موتی محل مین ایک کمرہ عارتیاً لے رکھا تھا بال بچے قدیمی مسکونہ مکان جھوائی ٹولہ مین رہتے تھے اور یہ تنہا موتی محل مین اور رات و دن کتب بینی مین مشغول رہتے تھے اس زمانہ مین لکھنو کے بعض نوجوانون نے جنپر زمانہ کا کچھ اثر پڑا تھا ایک انجمن قائم کی تھی جس کے ہفتہ وار جلسے ہوتے تھے اور مختلف علمی مضامین پر مباحثے ہوتے تھے اس کا مقصد تھا اچھی تقریر کرنے کی مہارت پیدا کرنا مولینا بھی اس انجمن کے سرگرم ممبر تھے اس کی شرکت سے انکو بے ساختہ عمدہ تقریر کرنے کا ملکہ پیدا ہوا۔ اگرچہ مولانا مرحوم قومی مجالس مین بہت کم شریک ہوتے تھے لیکن جب کبھی اُنسے کسی قومی جلسے مین تقریر کرنے کی فرمائش کی جاتی تھی تو بہت اچھا بولتے تھے۔

اُنھون نے انگریزی تعلیم باضابطہ طور پر کسی اسکول مین نہ پائی تھی شاید ابتدائی دو چار کتابین کسی سے پڑھی ہون لیکن اس کے بعد ذاتی مطالعہ کوشش ومحنت سے انگریزی مین اچھی قابلیت حاصل کر لی تھی اگرچہ وہ انگریزی مین اچھی تقریر نہ کر سکتے تھے انگریزی لکھنے کا انکو موقعہ نہ ملا تاہم وہ انگریزی اخبار انگریزی تاریخ اور انگریزی ناولون اور انگریزی علم و ادب کی کتابون کو بہت اچھی طرح سمجھ لیتے تھے اور کسی دوسرے کی مدد کے محتاج نہ تھے چونکہ فطرتاً ذہین تھے اور اچھا حافظہ پایا تھا اس وجہ سے جو کچھ پڑھتے تھے وہ سب یاد رکھتے تھے اس زمانہ کے عربی مدارس مین چونکہ تاریخ کی کتابین داخل درس نہ تھین لیکن سرسید اور انکے ساتھیون کے زیادہ تر مضامین چونکہ تاریخ اسلام سے متعلق ہوتے تھے اس وجہ سے انکو عربی تاریخ کی کتابون کے پڑھنے کا شوق ہوا اور اُنھون نے عربی کی اور فارسی کی کتابون کو غور کے ساتھ پڑھنا شروع کیا اور اسی شوق کا نتیجہ تھا کہ اُنھون نے انگریزی قابلیت کو بڑھایا اور اسلام کے متعلق جو تاریخین انگریزی مین لکھی گئی ہین اُنمین سے بہت سی کتابون کو پڑھا جب یہ اودھ اخبار مین مضامین لکھتے تھے انکے علمی مضامین کی وجہ سے اخبار بین اصحاب کو انکی قابلیت کا علم ہوا اور یہ پبلک مین روشناس ہوے اُسی زمانہ مین اُنھون نے دلچسپ اور دلکش دو ناول لکھے ناولون کی جو زبان اُنھون نے تجویز کی اور جس کا اظہار دلچسپ اور دلکش ناولون مین ہوا اُردو مین چونکہ وہ اپنی طرز کی پہلی زبان تھی اس وجہ سے پبلک مین انکے دونون ناول زیادہ مقبول ہوے اور اس سے ناول نویسی کا حوصلہ بڑھا اور انجام کار یہ اُردو کے مشہور ناول نویس ہوگئے۔

جس زمانہ مین یہ اودھ اخبار مین مضامین نویسی کرتے تھے غالباً یہ سنہ ۱۸۸۲ء یا سنہ ۱۸۸۳ء کا واقعہ ہے مین نجم الاخبار کا اڈیٹر تھا اور شاید میرا اور ان کا پبلک لائف کا زمانہ ایک ساتھ شروع ہوا تھا غرضکہ اُسی زمانہ مین مجھ سے اور اُنسے خط وکتابت شروع ہوئی اس وقت تک ملاقات نہ ہوئی تھی صرف خط وکتابت کا سلسلہ شروع ہوا تھا۔

جہان تک مجھے یاد ہے یہ خط وکتابت سرسید کے عقائد مذہبی کے متعلق شروع ہوئی تھی کیونکہ مولینا مرحوم اس زمانہ یعنی سنہ ۱۸۸۳ء یا سنہ ۱۸۸۴ء مین سرسید کے بہت زیادہ معتقد تھے اور سرسید کے مذہبی عقائد کی بحث پر مبنی ہوتی تھی ان بحث مین کبھی کبھی مذاق بھی ہوتا تھا غرضکہ خط وکتابت کا سلسلہ ہونے کے بعد منشی نثار حسین صاحب مرحوم مہتمم پیام یار لکھنو کی دوکان عطر پر میری اُنسے پہلی ملاقات ہوئی پھر باہم تعلقات روز بروز اسقدر زیادہ بڑھ گئے کہ مین اکثر اُنسے ملنے لکھنو جاتا اور یہ مجھ سے ملنے اٹاوہ آتے کئی کئی روز تک مین لکھنو جاکر رہتا اور یہ اٹاوہ آکر کئی کئی دن تک قیام کرتے وہ صحبتین اسقدر پُرمذاق اور دلچسپ ہوتی تھین اور جسقدر باتین ہوتی تھین وہ علمی مذہبی اور قومی ہوتی تھین لہذا ان صحبتون کا اثر اب تک طبیعت پر باقی ہے اس کے بعد بھی جب کبھی ملنے کا اتفاق ہوتا تو وہی مذاق وہی محبت وہی خلوص اور دلچسپی ہوتی اور مذہبی و قومی معاملات مین گفتگو ہوتی۔

سنہ ۱۸۸۴ء یا سنہ ۱۸۸۵ء کا واقعہ ہے جب مولانا مرحوم کا تعلق اودھ اخبار سے منقطع ہوچکا تھا اور مالی حالت کی وجہ سے سخت پریشان تھے اور اس زمانہ مین سوائے اودھ اخبار کے مطبع کے اور کسی مطبع والے مین ایسی سکت نہ تھی جو کسی لائق آدمی کو معقول معاوضہ دیکے مذا مالی مشکلات اور بیکاری کی وجہ سے مولینا مرحوم تمام علمی مشاغل کو ترک کر چکے تھے خود مولینا کی سمجھ مین نہ آتا تھا کہ آیندہ وہ کیا کرین مختلف تجویزین سوچتے تھے لیکن سب ناقابل عمل ہوتی تھین اُسی زمانہ مین مین جب لکھنو گیا اور مولینا کی پریشانی کا مجھے علم ہوا اور اُنھون نے مختلف تجویزین جو اپنے متعلق سوچی تھین میرے سامنے پیش کین تو بہت سی گفتگو کے بعد مین نے انکو یہ مشورہ دیا کہ جس قسم کا انداز تحریر دلچسپ اور دلکش مین اختیار کیا گیا ہے اگر اسی انداز اور اسی رنگ مین کوئی ماہوار رسالہ نکالا جاے تو یقیناً رسالہ کامیاب ہوگا کیونکہ دلچسپ اور دلکش پبلک مین مقبول ہوچکے ہین۔ مولینا کی قابلیت سے لوگ واقف ہوچکے ہین ان کے دوستون کی بھی کافی تعداد موجود ہے ہر ایک دوست ذمہ دار ہو کہ ایک معقول تعداد کے پرچے فروخت کراے اور ان کی قیمت خود ادا کرے چونکہ اس زمانہ مین مولینا بالکل تہی دست تھے لہذا اُنکی ہمت نہ ہوتی تھی لیکن جب مین نے ایک تعداد مقرر کرکے اُنکی پیشگی قیمت ادا کی اور یہ کہا کہ اس مین استہار طبع کرایا جاے اور مین لکھنو کے دوسرے دوستون سے کہ کر اس قدر روپیہ جمع کرادون گا کہ جس سے پہلا پرچہ شائع ہوجاے تو مولینا کی ہمت بندھی اُسی وقت رسالہ کے مختلف نام تجویز ہوے آخر کو دلگداز نام قرار پایا اشتہار لکھا اور فوراً طبع ہو کر مختلف اخبار کے نام اور مولینا کے احباب اور دلکش و دلچسپ کے خریدارون کے نام روانہ کیا گیا۔ پہلے پرچہ کی طبع کے مصارف کا تخمینہ کیا گیا اور لکھنو مین جو مولینا کے خاص احباب تھے اور مولینا کی وجہ سے جن سے میرے مراسم بھی ہوگئے تھے اُنھون نے پیشگی قیمت دی بعض نے چند پرچون کی ذمہ داری لیکر انکی قیمت بھی خود ادا کی۔ اس طرح پہلا پرچہ شائع ہوا پہلے پرچہ کی اشاعت کے بعد ہی معقول تعداد خریدارون کی ہوگئی۔ پرچہ مستقل طور پر نکلنے لگا اور اسکی اشاعت مین روز افزون ترقی ہونی شروع ہوئی۔

دلگداز کی معقول اشاعت ہونے کے بعد چونکہ مولینا کو اطمینان حاصل ہوچکا تھا لہذا اُنھون نے دوسرے ناول لکھنے شروع کر دیے جو ملک مین کافی مقبول ہوے ایک زمانہ مین اُنھون نے ہفتہ وار اخبار مہذب نکالنا شروع کیا اخبار اگرچہ عمدہ تھا اوسمین مسلمان مشاہیر کی سوانحعمریان بھی ہوتی تھین لیکن یہ اخبار زیادہ مقبول نہ ہوا مولینا چونکہ ہندوستان کے مسلمانون کے پردہ کے مخالف تھے لہذا اُنھون نے ایک زمانہ مین پردہ عصمت بھی نکالا جس کی بہت زیادہ مخالفت ہوئی اور یہ اخبار بھی چند عرصہ کے بعد بند ہوگیا ایک زمانہ مین انکو ہندو مسلم اتحاد کا خیال ہوا چنانچہ اپنے خیال کی اشاعت کی غرض سے اُنھون نے اتحاد نام سے ایک اخبار نکالا جو بند ہوگیا مولانا مرحوم ہمیشہ حاضر و غائب دلگداز کے جاری کرنے کا اکثر لوگون سے ذکر کرتے تھے اور اس کا بانی مجھے قرار دیتے تھے مجھے بھی فخر ہے کہ میرا مشورہ اس قدر مفید ثابت ہوا کہ مولانا مرحوم اس کے بعد کار آمد آدمی بن گئے اور سواے دلچسپ اور دلکش کے انکی جسقدر تصانیف شائع ہوچکی ہین یا جن کی اشاعت ابھی ہوگی وہ سب دلگداز کی اچھی حالت ہو جانے کے بعد کی ہین

دلگداز اور مختلف ناولون کی اشاعت کے بعد چونکہ مولینا مرحوم کی قابلیت کی کافی شہرت ہوچکی تھی لہذا ریاست حیدرآباد کے سابق مدار المہام نواب سر وقار الامراء مرحوم نے مولینا ممدوح کو اپنے صاحبزادون کے اتالیق بناکر حیدرآباد بلایا اور اس کے بعد اپنے صاحبزادون کے ہمراہ یورپ بطور اتالیق کے روانہ کیا حیدرآباد اور یورپ جانے کی وجہ سے رسالہ دلگداز بند ہوگیا اور تصنیف وتالیف کا سلسلہ بھی کئی سال تک بند رہا اور مولینا مرحوم ملکی نظرون سے غائب ہوگئے۔ جب وقار الامراء کی سرکار سے قطع تعلق ہوا اور مولینا لکھنو واپس آئے تو اُنھون نے پھر دلگداز جاری کیا اور تصنیف وتالیف مین پھر مشغول ہوگئے۔ کئی سال کے بعد جب ریاست حیدرآباد مین محکمہ تصنیف وتالیف قائم ہوا تو مولینا کا پھر انتخاب ہوا اور یہ پھر حیدرآباد گئے اور رسالہ دلگداز پھر بند ہوگیا جب حیدرآباد سے وظیفہ لے کر پھر لکھنو آے تو دلگداز پھر جاری ہوا۔

اعلیٰ حضرت ہز اکزالٹڈ ہائنس میر عثمان علی خان خلد اللہ ملکہ کو خیال ہوا کہ اُردو مین ایک مکمل تاریخ اسلام لکھی جاے چنانچہ مولانا مرحوم کو یہ خدمت سپرد ہوئی کہ لکھنو مین رہ کر یہ کتاب تیار کرین چنانچہ خلافت راشدہ تک تاریخ مکمل ہوکر ریاست مین بھیجی گئی معلوم نہین کہ طبع ہوئی یا نہین مین نے اس کتاب کے مسودے مین اکثر مقامات کو پڑھا ہے نہایت دلچسپ تاریخ ہے ریاست حیدرآباد کے وظیفہ اور دلگداز اور دیگر آمدنی کی وجہ سے اگرچہ مولینا مرحوم کی زندگی اطمینان کے ساتھ بسر ہوتی تھی لیکن افسوس ہے کہ جو مقبولیت انکی کتابون کو حاصل ہوئی اُسے دیکھتے ہوے انکو بہت زیادہ دولتمند ہونا لازمی تھا مگر اُنھون نے کوئی سرمایہ نہین چھوڑا جس کی مختلف وجوہ ہین ایک وجہ تو یہ ہے کہ انکی کتابین دوسرے مطبع والے چھاپ کر سستے داموں فروخت کرتے تھے۔ مولینا اس عہد بے پروائی اور مستغنی طبیعت کے واقع ہوے تھے کہ نہ اپنی کتابون کی رجسٹری کراتے نہ دوسرے مطابع سے جو انکی کتابین طبع کرکے ارزان فروخت کرتے مطالبہ یا مواخذہ کرتے۔ دوسری وجہ وہی جو عام مسلمان شرفا رئیس ہے کہ وہ اپنے مصارف ضرورت سے زیادہ غیر منتظم واقع ہوے تھے تیسری وجہ یہ تھی کہ یہ کنبہ پرور تھے کثیر العیال

نہایت متواضع اور مہمان نواز تھے آنکھ میں مروت اور طبیعت میں سخاوت زیادہ تھی اس وجہ سے جو کچھ آمدنی ہوتی سب خرچ ہوجاتی۔

مولٰنا مرحوم کے مزاج میں سادگی اور بے تکلفی تھی انمیں ظاہر داری اور تصنع نام کو بھی نہ تھا کبھی کسی کی رائے میں کسی قسم کا حصہ نہ لیتے تھے ہمیشہ ذاتیات کے جھگڑوں سے علیحدہ رہتے تھے وضعداری اور خلوص ان کا خاص حصہ تھا جن سے ایک دفعہ جس قسم کے تعلقات پیدا ہوئے عمر بھر انکو نباہا دیا حاضر و غائب ان کا برتاؤ اپنے دوستوں کے ساتھ یکساں تھا چونکہ ہندوستان میں عام قاعدہ ہے کہ وہ دوسروں کے وقت کی قدر نہیں کرتے اور اپنے فرصت کے وقت کو خالی دیکھ کر دوسرے باکار آدمیوں کے وقت کو فضول اور خوش گپیوں میں ضائع کرتے ہیں مولٰنا مرحوم کے احباب بھی انکے وقت کو خراب کرتے اور وہ بوجہ مروت کے کسی کی دل شکنی گوارا نہ کرتے اور اپنے کام کا نقصان کرتے بعض اوقات اشد ضروری کام کے وقت وہ گھر میں چھپ کر بیٹھتے لیکن جب اُن کے احباب کو پتہ چلتا کہ اس وقت گھر میں چھپے بیٹھے ہیں تو احباب انکو گھر میں نہ بیٹھنے دیتے اور وہ مروت میں سب کچھ برداشت کرتے کسی دوست سے ناراض ہونے کا انکو کبھی اتفاق نہ ہوا وہ سب سے ہنس کر بات کرتے تھے سوائے اشد ضرورت کے وہ تمام دن گھر میں بیٹھے کام کرتے صرف رات کے وقت دو تین گھنٹہ کسی خاص دوست کے یہاں جاکر بیٹھ جاتے تھے وہ بھی ایک معین ٹھکانا ہوتا تھا اس وقت جو لوگ آتے اُنسے مختلف قومی اور سیاسی معاملات پر گفتگو کرتے۔ غرضکہ بحیثیت اخلاقی خوبیوں کے انکا مرتبہ اسقدر بلند تھا کہ جن کسی کے اُنسے گہرے تعلقات نہ رہے ہوں وہ یہ محسوس بھی نہیں کرسکتا کہ اس زمانہ میں ایسے شریفانہ اخلاق کے آدمی بھی ہوتے ہیں۔

میرے دوستوں میں جن اصحاب کی پبلک لائف ہے انمیں مولانا مرحوم ہی میرے سب سے زیادہ پرانے دوست تھے افسوس ہے کہ اس قدر دیرینہ دوست بھی دنیا میں باقی نہ رہا اخبار نویسوں کے طبقہ میں سب سے پرانے بزرگ رہا حق خیرآبادی ہیں لیکن وہ عرصہ سے اخبار نویسی کو ترک کرچکے ہیں۔ مولٰنا شروع سے البتہ ایک پرانے اخبار نویس تھے اور میرا انکا زمانہ خبر نویسی ایک ساتھ شروع ہوا تھا۔ مولانا کے حالات میں یہ لکھنے سے رہ گیا کہ ابتدائی زمانہ میں جیسا کہ لکھنؤ میں عام رواج ہے یہ بھی شعر کہتے تھے اور غالباً مفتی امیر احمد مینائی سے اصلاح لیتے تھے لیکن جہانتک مجھے علم ہے اُنھوں نے بعد میں شعر کہنا بالکل ترک کردیا۔ ۱۸۸۶ء یا ۱۸۸۷ء کے پیام یار میں انکی دو غزلیں طبع ہوئی تھیں ایک شب وصل اور دوسری شب ہجر اسکے بعد کوئی نظم انکی نہیں شائع ہوئی۔ مجھ سے اور اُنسے مدتوں زیادہ ملنے جلنے اور ایک جگہ بیٹھنے اوٹھنے کا موقعہ ملا میری اونکی ملاقات میں زیادہ تر قومی، مذہبی، اور علمی یا سیاسی گفتگو ہوتی تھی لیکن مجھے یاد نہیں کہ کبھی شعر و شاعری کے متعلق گفتگو ہوئی ہو یا شعراء کے کلام پر تنقید کی ہو۔

دہلی اور لکھنؤ کی زبان کے متعلق اکثر گفتگو ہوئی لیکن وہی الفاظ بول چال کے متعلق جس سے میرا خیال ہے کہ انکی طبیعت کو شاعری سے زیادہ لگاؤ نہ تھا۔

بہرحال خدا سے دعا ہے کہ ان کو غریق رحمت کرے۔ (ایڈیٹر)

برقیات

حکومت حجاز و ایران کی گفت و شنید

ٹائمز آف انڈیا کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ ایک ایرانی وفد اور حکومت حجاز کے نمائندوں میں ایک خفیہ مجلس مشاورت بغداد ہوٹل میں منعقد ہوئی اخبارات پر کچھ نہیں ظاہر کیا گیا کہ اس گفتگو کا کیا مقصد تھا مگر خیال کیا جاتا ہے کہ اس گفتگو کا مقصد یہ تھا کہ حجاز و ایران کے تعلقات درست کیے جائیں اور مقامات مقدسہ کے متعلق جو مذہبی اختلافات ہیں انکو دور کیا جائے۔

چین میں صورت حال نازک ہوتی جارہی ہے

پیکنگ ۱۲ر جنوری ہانکو سے جو غیر آفیشل اطلاعات موصول ہوئی ہیں اور جنکی ابھی تصدیق نہیں ہوتی ہے مظہر ہیں کہ صورت حال نہایت زیادہ نازک ہوتی جارہی ہے اور ہزاروں برطانوی اور امریکن ہیکن خالی کرکے چلے جارہے ہیں

برطانوی محکمہ جنگ کا اعلان

رگبی ۲۳ر جنوری احتیاطی تدابیر کے سلسلہ میں برطانوی محکمہ جنگ نے اپنی پالیسی کا اعلان کیا ہے کہ چین میں برطانیوں کی جان اور مفاد کی حفاظت کے لیے چار فوجی بٹالینوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ انگلستان سے چین روانہ ہوجائیں

چارلی چپلن کی حالت خطرہ میں

مشہور ایکٹر چارلی چپلن کی بیوی طلاق حاصل کرنے کے پیچھے پڑی ہوئی ہے چارلی کی تمام جائداد جس کا اندازہ ۳۵ لاکھ پونڈ لگایا جاتا ہے ان رسیوروں کے ہاتھ میں ہے جنھوں نے اس کی بیوی سے مقدمہ دائر کرایا ہے چارلی اپنے گھر سے چھڑی تک نہیں اٹھا سکتا بیچارے کی حالت اسوقت بڑی قابل رحم ہے۔

تار اور سرکاری مراسلات پر سنسر

لندن ۱۱ر جنوری رائٹر کے نامہ نگار شنگھائی نے حال میں اطلاع دی تھی کہ ہانگ کانگ میں پریس کے مضامین پر سنسر کیا جاتا ہے اب ڈیلی ٹیلیگراف کی اطلاع بھی اس کی تائید کرتی ہے۔

ہسپانوی جہاز کی چین کو روانگی

میڈرڈ ۲۰ر جنوری ٹوڈبلیدو نامی کروزر کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ہسپانوی رعایا کی حفاظت کے پیشِ نظر شنگھائی روانہ ہو۔

جرمنی میں ترتیب وزارت کا قضیہ

برلن ۱۱ر جنوری پریسیڈنٹ ون ہنڈن برگ نے سیاسی جماعتوں کے اوپر ڈاکٹر مارکس پر زور دیا ہے کہ وہ جلد ایک ایسی گورنمنٹ مرتب کریں جس میں جمہوریت پسند جماعتوں کا عنصر غالب ہو اور صدر نے اپیل کی ہے کہ تمام پارٹیاں اپنے اختلافات کو ترک کردیں۔

ترکی میں عفو عام

حکومت ترکیہ نے عفو عام کا اعلان کیا ہے اور تمام قیدیوں کو رہا کردیا ہے البتہ وہ قیدی رہا نہ کیے جائیں گے جنھوں نے حکومت کے خلاف سازش کی تھی۔

ہندوستان

ہندوستانی فوجیں چین کو بھیجی جارہی ہیں

دہلی ۲۴ر جنوری سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ہندوستان سے فوجیں مشرق بعیدہ کو روانہ کی جارہی ہیں تاکہ ملک معظم کی افواج کو مدد پہونچائیں جو چین میں برطانوی باشندوں کی جان و مال کی حفاظت کررہی ہیں

ریاست حیدرآباد کی خبریں

سکندرآباد ۲۰ر جنوری حضور نظام نے بذریعہ فرمان کے لفٹننٹ کرنل ٹرینچ کا تقرر ریونیو اور پولیس کے عہدہ پر فرمایا ہے اور مسٹر گلانسی سی ایس کو ڈائرکٹر جنرل ریونیو اور مسٹر آرمسٹرانگ کو ڈائرکٹر جنرل پولیس کے منصب پر مامور کیا ہے یہ تمام افسران پانچ سال کے لیے مقرر کیے گئے ہیں اور انکی تنخواہ اسی شرح سے ہوگی جو گورنمنٹ ہند نے مقرر کی ہے نواب سید نصیر حسین خان خیال کو چیف سکرٹری شپ کا عہدہ پیش کیا گیا ہے جس کو انھوں نے منظور کرلیا ہے۔

سر عبدالرحیم کا بنگال کی وزارت پر تقرر

کلکتہ ۲۲ر سر عبدالرحیم کو گورنمنٹ بنگال نے صیغہ جات منتقلہ کا وزیر مقرر فرمایا ہے جس کا گزٹ میں اعلان کردیا گیا اور آج سر عبدالرحیم نے اپنے عہدہ کا چارج لے لیا مسٹر بی چکرورتی کو گورنر نے بلاکر وزارت پیش کی لیکن اُنھوں نے سر عبدالرحیم کے ساتھ کام کرنے سے انکار کیا اس پر گورنر نے سر عبدالرحیم کو بلاکر کہا کہ یا تو آپ وزارت سے استعفا دیدیجیے یا اپنا کوئی ہندو رفیق تلاش کرلیجیے جو آپ کے ساتھ کام کرنے کو تیار ہو سر عبدالرحیم نے دوسری شرط منظور کرلی جب تک کوئی ہندو رفیق کار نہ ملیگا اس وقت تک وہ عارضی طور پر تمام صیغہ جات منتقلہ کے انچارج ہوں گے۔

انڈیپنڈنٹ پارٹی کا قیام

نئی دہلی ۲۲ر جنوری معلوم ہوا ہے کہ مسٹر محمد علی جناح کی زیر صدارت ایک انڈیپنڈنٹ پارٹی قائم ہوگئی ہے جو ۲۰ ممبروں پر مشتمل ہے۔

ینگ انڈیا فرقہ پرست اخباروں کی فہرست میں

دہلی میونسپل کمیٹی میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ لائبریروں میں فرقہ پرست اخبارات رکھے جائیں لیکن فیصلہ کیا گیا ہے کہ اخبارات زیر بحث میں ینگ انڈیا کو بھی فرقہ پرست اخبارات میں شامل کرلیا گیا اور سب کے نام فہرست سے کاٹ ڈالے گئے۔

اسمبلی کی صدارت کے لیے مسٹر پٹیل کا بالاتفاق انتخاب

نئی دہلی ۲۰ر جنوری صدر کے انتخاب کے لیے آج صبح کو لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا اور مسٹر پٹیل دوبارہ بالاتفاق رائے صدر مقرر ہوئے

اسمبلی کی نائب صدارت

نئی دہلی ۲۲ر جنوری سوراج پارٹی نے طے کیا ہے کہ اسمبلی کی نائب صدارت کے لیے مسٹر تصدق حسین شروانی بیرسٹر کا نام پیش کرے اتنی

سوامی شردھانند کے قتل کا مقدمہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

پروفیسر اندر کا بیان

اندر ولد سوامی شردھانند جی ذات آریہ ۳۷ سال عمر پیشہ جرنلزم (صحافت) بنا بازار لسبٹن روڈ ۲۳ دسمبر کی شام کو ۴ بجکر ۱۰ منٹ پر اپنے دفتر میں تھا برن لسبٹن روڈ پر دفتر ہے مجھے نیچے سے آواز دی گئی کہ سوامی جی کے کسی نے گولی مار دی ہے یہ سنکر میں نیچے اُترا اور بھاگ کے سوامی جی کے مکان پر گیا وہان جا کر میں نے دیکھا کہ دروازہ کے سامنے دھرم سنگھ گرا ہوا تھا دروازے کے اندر سوامی جی کو دیکھا بیہوشی کی حالت میں تھے اور سوامی جی کے سرہانے کی طرف ان کا پرائیویٹ سکریٹری دھرم پال ایک آدمی کو دابے ہوے لیٹا تھا وہ آدمی مسلمان تھا جب وہ کھڑا ہوا تو میں اس کو پہچان سکتا ہون (ملزم کو کھڑا کیا گیا اور شناخت کیا گیا) وہان لالہ بل رام اور ڈاکٹر سکھ دیو صاحب تھے پھر پولیس بھی آگئی سردار چیت سنگھ افسر تھے پولیس کے آنے پر سردار چیت سنگھ نے ایک ریوالور نکالا اور ملزم سے کہا اپنا ریوالور دیدو ریوالور اس کے ہاتھ میں تھا اور دھرم پال وہ ہاتھ پکڑے ہوے تھا بل رام نے پولیس کے آنے سے پہلے ملزم سے پوچھا کہ تم نے یہ کیون کیا اُس نے دبے ہوے پڑے ہوے ہی کہا کہ یہ ہمارے ایمان کا دشمن تھا ہم نے مار دیا میں نے پہلے بھی ملزم کو دیکھا تھا کانگریس کی طرف سے کونسل الکشن کی پبلک میٹنگ سنگم تھیٹر میں ہوئی تھی اس میں ملزم کو دیکھا تھا۔ کمرے میں دو خالی کارتوس نکلے تھے (پستول کو دیکھکر شناخت کیا) یہ پولیس نے ملزم سے لیا تھا (اس کی لکھا پڑھی ہوئی تھی اس کو دیکھکر شناخت کیا اور اپنے دستخط پہچانے) ڈاکٹر فرنکلن آے تھے تو میں نے ان کے سامنے لاش کو شناخت کیا تھا وقوعہ سے پہلے نمونیا کی یہ حالت تھی کہ پہلے اچھے تھے دو دن سے ٹمپریچر نارمل ہوا تھا نقاہت تھی

سردار چیت سنگھ کا بیان

چار بجے کے بعد سوامی جی کے مکان پر ۲۳ر کو ہیو بجا ٹیلیفون سے خبر آئی تھی برن لسبٹن روڈ سے فون ہوا تھا جو چندپوری کی طرف سے ہوا تھا پیام تھا کہ ایک آدمی نے سوامی جی کے گولی ماری ہے اس کو پکڑ رکھا ہے فوراً پولیس بھیجیے میرے منشی کے ہاتھ کا لکھی ہوئی اور میری لکھائی ہوئی اطلاع ہے میرے دستخط ہیں کچھ سپاہی لیکر میں موقعہ پر پہونچا میں مسلح ہو کر گیا تھا وہان جا کر دیکھا کہ سوامی جی کا کمرہ میں انکی لاش ان کے پلنگ پر پڑی ہوئی تھی اور دھرم پال نے ملزم کو پکڑا ہوا ہے دھرم سنگھ فرش پر پڑا تھا اور اس کے خون جاری تھا دھرم سنگھ کی طرف اشارہ کرکے بتایا ملزم کو دھرم پال نے نیچے سے پکڑ رکھا تھا اس کے ہاتھ میں پستول تھا اندر جی بل رام چدانند موجود تھے میں نے اپنا پستول اسے دکھایا کہ اس کا پستول اس کے ہاتھ سے چھین لیا (پستول دیکھکر خوب غور سے) جی ہان یہی پستول ہے کمرہ میں سے دو خالی چلے ہوے کارتوس لے پستول میرے سامنے مسٹر آرڈ نے کھولا تھا ان کو ٹیلیفون سے بلا لیا تھا اس میں سے ایک بھرا ہوا اور ایک خالی کارتوس نکلا جو فرد میں نے بنائی تھی وہ یہی ہیں میرے دستخط ان پر ہیں دونوں یہ ہیں انکے علاوہ یہ جو فرد بنائی ہے دھرم سنگھ کو میں شفاخانہ لے گیا تھا سوامی جی کی نگرانی کے لیے سب انسپکٹر اور کانسٹبلان موجود تھے۔

خانصاحب نظیر الحق کا بیان

خانصاحب نظیر الحق انسپکٹر آف پولیس سی آئی ڈی نے کہا کہ میں بھی اس مقدمہ کی تفتیش میں شامل ہون تقریباً ڈیڑھ دو گھنٹہ کے بعد یعنی ۷ بجے کے بعد موقعہ کی جگہ پر پہونچا نقشہ ہال سوامی جی کا میں نے مرتب کیا اور سوامی جی نقشہ مفروضہ بھی ایک خالی کارتوس پستول کا کمرہ میں سے دستیاب ہوا تھا سرمیندر ناتھ نے تلاش کرکے پیش کیا تھا اس کی فرد میں نے بنائی تھی پھر تھوڑی دیر بعد ایک اور خالی کارتوس بھی اسی نے تلاش کرکے دیا اس کی فرد بھی میں نے بنائی تھی ملزم کے جسم سے ۲۴ر کو میں نے خون آلود پاجامہ اُتارا تھا اس کا بلندہ بنا کر میں نے کیمیکل اگزامنیشن کے لیے بھیجا تھا اس کی فرد میں نے بنائی تھی اپنی بنائی ہوئی فردیں شناخت کیں

(پستول کو دیکھکر) میرے سامنے نہیں پکڑا گیا میرے آنے سے پہلے پکڑا گیا تھا سوامی جی کے جسم کے کپڑے اُتارے گئے تھے انمیں سے ایک چلی ہوئی گولی نکلی تھی ایک کانسٹبل نے کپڑون سے نکالکر دی تھی۔

سرمیندر چند کا بیان

سرمیندر چند ولد لالہ کان چند عمر ۲۳ سال پیشہ ملازم فرنیچر فرم دیوان چند اینڈ کو ساکن دہلی ڈسٹرکٹ جہلم اب گلی قاسم جان میں رہتا ہون ۲۳ دسمبر کو جبکہ سوامی جی قتل ہوے تھے میں کوئی ۵ بجے کے قریب گیا تھا میں نے خالی کارتوس کے دو خول تلاش کرکے پولیس کو دیے تھے ایل اینڈ ایم فردون پر میرے دستخط ہیں

عابد علی کانسٹبل کا بیان

عابد علی ہیڈ کانسٹبل نمبر ۱۹ متعین کوتوالی نے کہا میری نوکری سوامی جی کی نعش کو ۲۳ر کی رات لگی تھی ۲۴ر کو اس نعش کا ملاحظہ ڈاکٹر فرنکلن نے کیا تھا اندازاً گیارہ بجے ملاحظہ ہوا تھا اس وقت تک کسی نے اس نعش کو نہیں چھوا تھا ان کے جسم سے ڈاکٹر صاحب نے جو خون آلود پارچے اُتارے تھے اس کی فرد میں نے بنائی تھی اور اس گولی کی فرد بھی جو ان کپڑون میں سے نکلی تھی (دونون فردون کو شناخت کیا) پارچہ جات ۵ عدد اور گولی جو کپڑون میں سے نکلی۔

سوامی جی کے سرہانے کے فرش پر سے گولی کا ایک ٹکڑا اچارٹو میں نکلا دوسری فرد اس کی تھی جب جھاڑو ہو گئی تو اس میں سے دھرم پال نے پیش کیا تھا کہ کارتوس کا ٹکڑا نکلا ہے جو گولی معلوم ہوتا تھا میں نے اس کی فرد بنالی دونون فردین میں نے بنائی ہین۔

پروفیسر اندر کی دوبارہ طلبی

پروفیسر کو پھر طلب کیا گیا (سوامی جی کے کپڑے دکھا کر) یہ پارچہ جات سوامی جی کے ہین جب وہ قتل ہوے تھے تو یہ پہنے ہوے تھے چار ہین نمبر ۱۲-۱۳-۱۴-۱۵ پولیس نے اپنے قبضہ میں لیے ہون گے میرے سامنے نہین لیے۔

بجھو خان کا بیان

بجھو خان نمبر ۵۰ متعیناتی کوتوالی نے کہا مجھے مہر لگا کر کپڑون کا بلندہ ملا تھا پولیس کے دفتر میں دے آیا تھا رسید لے آیا تھا ملاحظہ کے لیے بھجوانے کیلیے دیا گیا تھا۔

جگناتھ سب انسپکٹر سی آئی ڈی

نقشہ مفروضی نمبری ۴۴ دھرم سنگھ کا میرا تیار کردہ ہے۔

کورٹ انسپکٹر نے کہا کہ استغاثہ کی شہادت اب ختم ہوگئی ہے۔

ملزم پاگل ہے یا نہین؟

جب استغاثہ کی شہادتین ختم ہوگئین تو ملزم کی طرف سے وکیل ذکر الرحمٰن کھڑے ہوے اور انھون نے کہا کہ میں عدالت کی توجہ ضابطہ فوجداری کے باب ۱۸ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہون میں نے کل درخواست دی ہے کہ ملزم کے فاترالعقل ہونے کے متعلق تحقیقات کی جاے اور شہادت لی جاے اس مسئلہ میں ملزم کے وکیل اور عدالت میں کچھ دیر بحث رہی ملزم کے وکیل چاہتے تھے کہ ملزم کے فاترالعقل ہونے کے متعلق شہادتین لے لی جائین مگر مجسٹریٹ بظاہر اس سے پیشتر ملزم سے کچھ سوال کرنا چاہتے تھے چنانچہ عدالت نے ملزم سے پوچھا کہ اس کا کیا نام ہے

ملزم کے جواب نہ دینے پر عدالت نے شیخ صاحب سے کہا کہ تم پوچھو مگر ملزم نے انکا جواب بھی نہ دیا اس پر کورٹ انسپکٹر صاحب نے کہا کہ وہ پاگل بن رہا ہے وکیل ملزم نے کہا کہ یہ آپ فرماتے ہین اس کے بعد عدالت نے ملزم کا نام عبدالرشید عبدالرشید کہکر پکارا اور اس کے بعد کورٹ انسپکٹر صاحب نے عدالت سے کہا کہ سوال کرنا بیکار ہے وہ جواب ہی نہیں دیتا عدالت نے پھر پکارا اور جواب نہ ملنے پر کہا کہ کیا یہ بہرا ہے؟ کورٹ انسپکٹر نے کہا کہ وہ عدالت کے کمرہ میں ہر طرف کو نگاہین پھیر پھیر کے دیکھ رہا ہے۔

وکیل سرکار کی درخواست

وکیل سرکار نے ایک درخواست پیش کی جسمین درج تھا کہ اس مقدمہ مین ذکر الرحمٰن وکیل ملزم نے ایک درخواست دفعہ ۳۰۸ اور ۴۶۴ ضابطہ فوجداری کے تحت داخل کی ہے جس کی بابت جواباً عرض کرنا چاہتا ہون کہ (۱) ملزم کے خلاف تفتیش خان بہادر اکرام الحق ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس خانصاحب شیخ نظیر الحق انسپکٹر پولیس راے بہادر ملک دیوی دیال نے بلا واسطہ زیر نگرانی سینیر سپرنٹنڈنٹ پولیس کی ہے (۲) ملزم ۱۱ر جنوری تک پولیس کی حراست میں رہا اور پولیس کے بڑے سے بڑے افسر اس سے بات چیت کرتے تھے مگر ملزم کی کسی بات سے فاترالعقل ہونے کا پتہ نہیں چلا اور وہ صحیح الدماغ شخص کی طرح عمل کرتا رہا ۱۱ر جنوری کو ملزم زام سروپ ہیڈ کانسٹبل کے پہرہ میں جیل خانہ سے عدالت آیا اور کورٹ انسپکٹر خانصاحب عزیز الدین کے ساتھ اس نے باتین کیں (۳) ۱۲ر جنوری سنہ ۱۹۲۷ء کو مقدمہ شروع ہونے پر عدالت نے مسٹر ذکر الرحمٰن کو اجازت دی کہ وہ ملزم سے ہدایات حاصل کرین اور وہ کچھ دیر تک آپس میں باتین کرتے رہے۔ استغاثہ کی طرف سے مسلسل دو دن تک شہادت قلمبند کی جاتی رہی اور استغاثہ کے گواہون پر ملزم کے وکیل کی طرف سے سخت جرح ہوئی ۱۳ر جنوری کو فاترالعقل ہونے کا جو عذر پیش کیا گیا ہے وہ بالکل جھوٹ ہے اور من گھڑت ہے اور اس لیے کیا گیا ہے کہ سماعت مقدمہ کو طول دیا جاے ملزم کے وکیل نے ۳۰۳

بحکم جناب مولوی نیاز احمد صاحب بی اے ایل ایل بی
منصف بہادر اکبرپور
(نمونہ قابل فروخت)

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

بعدالت منصفی اکبرپور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۸۲۹ سنہ ۱۹۲۶ء

کستوری لال ولد ہردیو داس قوم برہمن مارواری ساکن رورہ پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور مدعی

بنام گنجا دھر پرشاد ولد تلوک چند کالستھ ساکن دلہوری موضع کمانڈا منو پرگنہ بلہور منصفی مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش ابت مالیہ ۵ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳۱ ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو۔ تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۸ ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

دستخط پنڈت جھنگا لال پانڈے
منصرم عدالت
مہر عدالت

(بدست عوام فروخت کے لیے)

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

بعدالت پنڈت چھیدا لال صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم بہادر پرگنہ بھوگنی پور مقام بکھراین کانپور

نمبر مقدمہ ۲۵۷

مساۃ سرستی کنور زوجہ موتی لعل قوم کورمی ساکن برتال پرگنہ گھاٹم پور و نمبردار موضع ہالیپور پرگنہ بھوگنی پور مدعی

بنام بلبھدر پرشاد مدعا علیہ

بنام بلبھدر پرشاد ولد مکتا پرشاد قوم برہمن ساکن ہر ہرہ و کاشتکار ہالیپور پرگنہ بھوگنی پور

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۳ ماہ فروری سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن بمقام تحصیل یا دورہ میں اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لیے

مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے لہذا تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔ اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱ ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت دستخط حاکم عدالت

اطلاع

(۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن برائے مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جاوے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جاوے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت میں داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانو۔

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ مع خرچہ نالش عدالت میں داخل کرو تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری کی جو تمہاری ذات یا مال یا دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے۔

(بدست عوام فروخت کے لیے)

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

بعدالت جناب حاکم پرگنہ صاحب بہادر بلہور

نمبر مقدمہ ۱۸۲ اضافہ لگان

چودہری رام نرائن مدعی

بنام رام نرائن وغیرہ مدعا علیہ

بنام رمنس لال برہمن ساکن مشادلال رسول آباد پرگنہ بلہور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت اضافہ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۰ ماہ فروری سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن بمقام دورہ اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ کہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے لیس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔ اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۴ ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت دستخط حاکم عدالت

اطلاع

(۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن برائے مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جاوے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جاوے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت میں داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانو۔

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ مع خرچہ نالش عدالت میں داخل کرو تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری کی جو تمہاری ذات یا مال یا دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے۔

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کان پور سے شائع ہوا

THE SADAQAT
Cawnpore

REGD. N[illegible]
14[illegible]

جمالِ پرتو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں رہے
(احسن سنبھلی)

صداقت

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ے/
ششماہی عا/
فی پرچہ ا/

...کانپور - چہارشنبہ ۲ فروری ۱۹۲۷ء مطابق ۲۸ رجب المرجب ۱۳۴۵ھ نمبر

ادبیات

مجذوب کی بڑ

(از مسٹر الفت بیگ مستانہ)

...ہے "مہاراجہ" دنیائے صحافت کا | لکھنؤ کا "کنھیا" بھی مرکز ہے جہالت کا
...و حقیقت میں دل برف زبان آتش | اور آگ لگانے میں شعلہ ہے شرارت کا
...تعصب میں ہے زر کی ہوس مضمر | کھلتا ہی نہیں ہے کچھ حال آپ کی نیت کا
...نہ کر دیا وا کشمکش تازہ | افسوس ہے ہمکو بھی سوامی کی شہادت کا
...ین میں پیدا ہیں آثار قیامت کے | پھر ہند سے جاتا ہے سامان قیامت کا

یہ بہکی ہوئی باتیں کچھ ہوش ہے مستانہ
بدلا نظر آتا ہے کیوں رنگ طبیعت کا

...جواب اور طرز کو اشتعال انگیز بتایا اور کہا کہ اگر ...ت اس جملہ کو حذف کر دینے کے متعلق کہے یا آج ...اجلاس کی کارروائی سے سر سیسل کو مطلع کر دے ...س میں حکومت کا کیا نقصان ہے؟ ملازمین حکومت ...وکلا کے خلاف یہ سنگین الزام لگایا گیا ہے گذشتہ سال ...صوبہ کے ۲۹ افسروں یعنی ۱۶ افسروں کو مستعفی ...ہونے کے لئے مجبور کیا گیا اور رشوت ستانی کا شبہ ظاہر کیا یہ ...اور حیرت انگیز اور شنشدر کن ہے گئی سودا جی اور قوم پرور ...ان ذہین مسٹر چنتامنی کی تائید کی۔ ...حبیب اللہ اور مسٹر مسعود الحسن اور دوسرے زمیندار ارکان ...تحریک کی مخالفت کی اور کہا کہ التوائے اجلاس کی تحریک کا

معاملہ سر سیسل کے طرز کا نہیں ہے بلکہ ہوم ممبر کے طرز جواب کا معاملہ بن گیا۔ ممکن ہے کہ مسٹر سیسل کے الفاظ پر زور ہو لیکن انہوں نے صرف کالی بھیڑوں کے متعلق لکھا ہے اور تمام ملازمین پر حملہ نہیں کیا ہے حکومت اور سر سیسل کا فرض ہے کہ وہ ایماندار اور دیانتدار آدمیوں کی حفاظت کرے لیکن بدمعاشوں اور کالی بھیڑوں کی نہیں وزیر تعلیم نے تحریک کی مخالفت میں تقریر کی ہوم ممبر نے کہا کہ اگر سر سیسل کا جملہ علم ہوتا تو حکومت کا پہلا فرض ہوتا کہ وہ اس بیان کی تردید کرتی مجھے افسوس ہے کہ میری جوابات اور لہجہ کے متعلق غلط فہمی پیدا ہو گئی ۶ بجے کے قریب بعض ارکان نے کارروائی ختم کرنی کی تحریک کی اور ۵۰ کے مقابلہ ۲۰ راویوں سے کارروائی بند کرنیکی تجویز منظور ہو گئی

مسئلہ چین اسمبلی میں

والسرائے نے تجویز التوا کی اجازت نہیں دی

۲۵ جنوری کو جسوقت اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا مجوزہ تجویز التوا پر بیحد چہ میگوئیاں تھیں۔ سب سے پہلے مسٹر زکوک جوشی اور کرنل گڈنی نے حلف لیا۔ اسکے بعد صدر نے اعلان کیا کہ اگر مسٹر سرینواس آئنگر کی تجویز التوا کا منشا یہ ہے کہ خارجہ پالیسی زیر بحث لائی جائے تو یہ یقیناً خلاف ضابطہ ہے مسٹر آئنگر نے کہا کہ جائے بحث صرف یہ ہے کہ کیا حکومت ہند کو بلا مشورہ مجالس وضاعت قانونی چین میں فوجیں بھیجنے کا حق ہے یا نہیں

صدر نے کہا کہ ہاں، اب دائرہ بحث بہت محدود کر دیا گیا۔

ہوم ممبر نے کہا کہ فوجوں کی روانگی پر جو بحث ہوگی اسمیں یقیناً اس کے وجوہات بیان کرنے ہونگے اور اس طرح خارجہ پالیسی زیر بحث آجائیگی جو میرے خیال میں موقع پر مضرت پہونچائیگی۔

پنڈت موتی لال نہرو نے کہا کہ میں اسکا یقین دلاتا ہوں کہ ہم بحث میں صرف والسرائے کے بیان تک محدود رہیں گے اسکے باہر نہ جائینگے اور اگر کوئی ممبر باہر جانا چاہے تو اسے روک سکتے ہیں۔

پنڈت مدن موہن لال مالوی نے کہا کہ جسطرح انگلستان سے بلا اجازت پارلیمنٹ فوجیں باہر نہیں جا سکتیں اسیطرح ہندوستان سے بھی بلا اجازت مجالس واضعان قانون باہر نہ بھیجی جائیں ہم نہیں جانتے کہ آیندہ معاملہ کیا صورت اختیار کریگا۔ اسلئے حکومت کو چاہیے کہ وہ اپنی پالیسی کے متعلق بتلاکر ہندو... کی ہمدردی حاصل کرنیکی کوشش کرے۔

مسٹر جناح نے کہا کہ آخر حکومت کو اس بحث میں کیوں اعتراض ہے کہ بلا اجازت مجالس وضع قانون فوجیں باہر نہ جانے پائیں۔

ہوم ممبر نے کہا کہ حکومت کی جب میں تائید کرونگا تو مجھے مجبوراً اس محدود دائرہ سے نکل کر پالیسی کی تشریح کرنی ہوگی۔ اور اس کارروائی سے نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے۔

صدر نے کہا کہ اس مباحثہ میں خارجہ پالیسی کا سوال نہیں ہے یا ہوم ممبر کی یہ رائے صحیح ہے کہ اس بین الاقوامی معاملہ پر مباحثہ مضرت رساں ہوگا اگر یہاں تو یہ سوال ہی نہیں ہے بالکل سوال محدود ہے مگر میں کسی ممبر کو دائرہ سے باہر جانیکی اجازت نہ دونگا۔ یہ کہکر صدر نے تجویز التوا کی اجازت دیدی اور ۴ بجے کا وقت اس کے ساتھ مقرر ہوا کہ اگر گورنر جنرل نے مخالفت نہ کی تو ۴ بجے بحث ہوگا۔

گورنر جنرل نے اس بیان کے ساتھ التوا کی کارروائی نامنظور کی کہ اس سے مفاد عامہ کو نقصان پہونچیگا

مجلس مقننہ صوبہ متحدہ میں دلچسپ مباحثہ

التوائے اجلاس کی تحریک

۲۹ جنوری کو مجلس مقننہ صوبہ متحدہ کے ایک سوال کے وقت غیر متوقع حالت پیش آئی۔ مسٹر چنتامنی نے سر سیسل والش کے ایک لکھے ہوئے دیباچہ کے ایک جملہ پر حکومت کی توجہ مبذول کرائی۔ سر مذکور نے ایک قانونی کتاب کا دیباچہ لکھا تھا جو الہ آباد سے شائع ہوا ہے اس میں یہ جملہ بھی ہے کہ "میں بعض ایسے مقدمات سے حیران و ششدر رہ گیا کہ ان سے صوبہ کے عدالتی ملازمین سرکار اور وکلا کی ارادی شرارت اور بدمعاشی ظاہر ہوتی ہے" مسٹر چنتامنی نے معلوم کرنا چاہا کہ آیا حکومت نے کوئی ایسی کارروائی کی ہے جس سے سرکاری ملازمین اور وکلا کی ایسے حملوں سے حفاظت ہو سکے۔

ہوم ممبر کا جواب

نواب صاحب چھتاری ہوم ممبر نے کہا کہ پوری عبارت پڑھی جائے تاکہ اس جملہ کا موقع و محل معلوم ہو سکے۔ پوری عبارت پڑھی گئی جو یہ ہے "ہر محلہ میں کالی بھیڑیں ہوتی ہیں، اور ہر پیشہ میں شریر اور بدمعاش ہوتے ہیں، لیکن وہ اس طرح اپنی جماعت کی نمایندگی نہیں کرتے علاوہ ان کی بد چلنی اور بدمعاشی کا اثر سوائے ان کی ذات کے کسی دوسرے پر پڑ سکتا ہے"

ہوم ممبر نے کہا کہ اس عبارت سے ظاہر ہے کہ سر سیسل کا جملہ عام نوعیت کا نہیں ہے۔ اور انہوں نے کتاب کا دیباچہ سرکاری حیثیت سے نہیں لکھا ہے اس لئے حکومت کسی کارروائی کی ضرورت نہیں دیکھتی۔

مزید سوالات

ہوم ممبر کے جواب کے بعد مزید سوالات کئے گئے کہ آیا حکومت سر سیسل سے کہے گی کہ جب کتاب آئندہ شائع ہو تو یہ جملہ نکال دیا جائے۔ اگر حکومت یہ بھی نہ کہہ سکے تو وہ کونسل کی آجکی کارروائی کی اطلاع سر سیسل کو کر دے ہوم ممبر نے کہا کہ حکومت اس معاملہ کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتی۔ پھر سوالات کی بوچھار شروع ہو گئی۔ بالآخر مسٹر چنتامنی نے التوائے اجلاس کی تحریک پیش کر دی۔ کہ مفاد عامہ کے ایک ضروری معاملہ پر بحث کرنے کے لئے اجلاس فوراً ملتوی کیا جائے۔ لالہ سیتارام صدر مجلس نے تحریک کو باضابطہ قرار دیکر ۴ بجے شام کا وقت بحث کے لئے مقرر کر دیا۔

دلچسپ کارروائی

مسٹر چنتامنی نے التوائے اجلاس کی تحریک پیش کرتے ہوئے ہوم ممبر کے

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہار شنبہ ۲ر فروری ۱۹۲۷ء

چین کے متعلق

برطانوی وزیر خارجہ کا اعلان

سر آسٹن چیمبرلین وزیر خارجہ برطانیہ نے ۳۰ر جنوری کو برمنگھم میں مسئلہ چین کے متعلق ایک زبردست تقریر کی جس کو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں اور اس کے بعض حصوں پر ایک سرسری نظر ڈالنا چاہتے ہیں۔

”سر آسٹن چیمبرلین نے مسئلہ چین کے متعلق ایک اہم تقریر کے دوران میں برطانوی تجاویز کو بالتفصیل بتلایا جنھیں ابھی حال میں شمالی اور جنوبی چین کی حکومتوں کے پاس بھیجا گیا ہے، سر آسٹن نے کہا کہ ایک سال پہلے بھی ․․․ تقریر کرتے ہوئے انھوں نے کہا تھا کہ ہماری خواہش صرف یہ ہے کہ چین مکمل طور پر آزاد ہو، خوشحال ہو اور وہاں امن و امان قائم رہے، ہم چین کے ساتھ مساوی طریقہ پر مصالحت کرنے کے لیے تیار ہیں اور خاص حقوق اس شرط پر چھوڑ دیں گے کہ غیر ملکی باشندوں کے جائز حقوق تسلیم کیے جائیں تاکہ وہ چین میں عام شہری باشندوں کی طرح رہ سکیں برطانیہ کی یہی پالیسی اب تک برابر چین میں رہی ہے۔ قوم پرور چینیوں کی طرح وہ بھی اس کو اچھی طرح محسوس کرتے ہیں کہ پرانے عہدنامے اب اس قابل نہیں ہیں کہ ان پر عمل کیا جائے برزوہ چین کے ساتھ جدید بنیاد پر تعلقات قائم کرنا چاہتے ہیں جو موجودہ وقت کے اعتبار سے بالکل موزوں ہوں انھیں یہ توقع تھی کہ یہ کام چین کی واحد متفقہ قوت کی نگرانی میں انجام پا جائیگا لیکن وہاں اس قسم کی کوئی حکومت نہیں ہے تاہم معاہدوں کی ترمیم کے لیے پیہم مطالبات ہو رہے ہیں جو نہایت معقول بھی معلوم ہوتے ہیں چنانچہ باوجود سخت مشکلات کے وہ گفتگو کرنے کیلئے آمادہ ہیں تاکہ معاہدوں میں اس قسم کی ترمیم ہو جائے۔

وزیر خارجہ نے اپنی تقریر کے دوران میں چینی مطالبات کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ چینی پرانے معاہدے میں جن چیزوں کی ترمیم کا مطالبہ کرتے ہیں اُنمیں سب سے پہلے غیر ملکی باشندوں کے حقوق ہیں جنکی رو سے ان باشندوں پر صرف انھیں کی حکومت کی قائم کردہ عدالتوں میں مقدمہ چل سکتا ہے چینی غیر ملکیوں کو ان حقوق سے محروم کرنا چاہتے ہیں دوسری چیز محاصل کا مسئلہ ہے موجودہ عہدنامہ کی رو سے حکومت چین غیر ملکی اشیاء تجارت پر کوئی محصول عائد نہیں کر سکتی، تیسرا مسئلہ اجارہ داری کے علاقوں کی چینی حکومت سے آزادی کا ہے (چینی ان مراعات کو دینے کیلیے اب کسی طرح آمادہ نہیں ہیں) ہم ان میں تبدیلی کے لیے رضامند ہیں کیونکہ یہ موجودہ وقت کے اعتبار سے موزوں نہیں ہیں۔

دو دن ہوئے ہمارے نمائندے نے چینی حکومت کے سامنے ہماری تجاویز پیش کر دی ہیں جن کی رو سے حکومت برطانیہ موجودہ چینی حکومت کی عدالت اور اسکے قوانین کو تسلیم کرنے کے لیے تیار ہے حکومت برطانیہ اس کے لیے بھی تیار ہے کہ چین میں جو برطانوی عدالتیں ہیں ان میں موجودہ چینی قوانین رائج کر دیے جائیں ان کے علاوہ جس وقت ہر قسم کے چینی قوانین مرتب ہو جائیں گے ہم اور آگے بڑھنے کے لیے آمادہ ہیں۔

چینی ٹیکسوں کے متعلق بھی ہم تیار ہیں کہ برطانوی باشندوں پر ٹیکس لگایا جائے لیکن اس میں برطانوی مال یا برطانوی باشندہ کی کوئی تخصیص نہ ہو اور اس قسم کا ٹیکس اس وقت عائد کیا جائے جب چین میں اس قسم کا نیا قانون بن جائے۔

اجارہ داری کے علاقوں کے متعلق ہم تیار ہیں کہ مقامی طور پر تصفیہ کر لیں اور ہر بندرگاہ کی حالت و اہمیت کے لحاظ سے وہاں کی حکومت کا مسئلہ طے کر لیا جائے اجارہ داری کے علاقوں کے انتظام کے متعلق حکومت برطانیہ کہیں زیادہ آگے بڑھنے کے لیے آمادہ ہے۔

مسٹر آسٹن چیمبرلین نے کہا کہ ان تجاویز پر حکومت برطانیہ کے اشتراک عمل ہی سے عمل درآمد ہو سکے گا اس وقت کوئی نیا قانون مرتب نہیں ہو سکتا کیونکہ نئے معاہدے پر کسی مسلمہ حکومت کے دستخط ہونے چاہیے اور چین میں اس وقت کوئی حکومت ایسی موجود نہیں ہے جسے سارے ملک چین کی حکومت تسلیم کر لیا جائے چین کے کسی ایک حصہ کی حکومت کو تسلیم کر لینے کے یہی معنی ہوں گے کہ چین کی تقسیم کو تسلیم کر لیا گیا جس پر چینی خواہ وہ کسی جماعت سے تعلق رکھتا ہو نا پسند کریگا۔

وزیر خارجہ نے چین کے قومی مطالبات پر غور کرنے کے راستہ میں جو مشکلات ہیں اُن کا ذکر کیا اور کہا کہ سب سے زیادہ دقت یہ ہے کہ چین میں برطانیہ کے خلاف جوش پیدا کر دیا گیا ہے۔ برطانیہ کے خلاف یہ نعرہ جنگ استعمال کرنے کا صرف یہ مقصد تھا کہ عوام کو جوش دلا کر اپنی طرف بلایا جائے اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ جماعت جو چین کی قوم پرور جماعت ہونے کا دعوی کرتی ہے وہ عوام کے اس جوش کو قابو میں لانے کے لیے آمادہ ہوتی ہے یا نہیں۔

سر آسٹن نے ہنکاؤ اور کیکیانگ کے واقعات اور برطانوی باشندوں کے مسلمہ حقوق پر جو حملے کیے گئے تھے ان کا بھی ذکر کیا۔ پروپگنڈا کرنے والوں کا بیان ہے کہ چینیوں کو ہنکاؤ میں قتل کیا گیا یہ درست نہیں ان واقعات سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ چین میں قوم پرور حکومت کے زیر نگرانی اس وقت برطانوی باشندوں کی جان و مال محفوظ نہیں ہے کسی وقت کسی واقعہ سے خونریزی ہو سکتی ہے۔

تقریر کے آخر میں سر آسٹن نے اس توقع کا اظہار کیا کہ اب آئندہ اس قسم کا کوئی واقعہ نہ ہوگا جس سے پُر امن مصالحت کے لیے گفت و شنید میں کوئی رکاوٹ پیدا ہو ہم بلا شبہ گذشتہ واقعات سے تنبیہ حاصل کیے بغیر نہیں رہ سکتے بوقت ضرورت ہم پر لازم ہے کہ ہم برطانوی باشندوں کی جان و مال کی حفاظت کریں اس اہم فرض کی ادائیگی کے لیے ہم نے ضروری کارروائی اختیار کر لی ہے تاہم ہماری یہ مخلصانہ آرزو ہے کہ جس پالیسی کو ہم نے اختیار کیا ہے خدا کرے وہ ہمارے اور چینی باشندوں کے مابین خوشگوار اور مستحکم تعلقات کا باعث ہو۔“

خدا کا شکر ہے کہ مسٹر آسٹن چیمبرلین وزیر خارجہ برطانیہ نے اس اعلان میں ایک اہم پالیسی کا اعلان کر دیا اور اس سے خوشگوار حالات پیدا ہونے کی امید ہے۔

مسٹر آسٹن چیمبرلین کا یہ فرمانا کہ غیر ملکی عدالتیں، محاصل اور اجارہ داری یہ تینوں حقوق موجودہ وقت کے اعتبار سے نامناسب ہیں اور ان کی تبدیلی پر ہم آمادہ ہیں یہ ایک ایماندارانہ فیصلہ ہے اور ہم اس تبدیلی فیصلہ پر گورنمنٹ برطانیہ کو مبارکباد دیتے ہیں اور اس کی امید کرتے ہیں کہ سچائی کے ساتھ اس فیصلہ پر عمل درآمد کیا جائیگا۔

مسٹر آسٹن چیمبرلین کا یہ فرمانا کہ چین میں اس وقت کوئی مسلمہ حکومت نہیں ہے ایک فضول سی بات ہے اور ان کو اس معاملہ میں تجیم کے اصول پر کام کرنا چاہیے اور ایمانداری کے ساتھ تبدیلی پالیسی پر عمل درآمد کرنا چاہیے ورنہ محض جنگی چیزوں کا باتوں سے اب کام نہیں چل سکتا۔

برطانیہ کے لیے اس وقت مناسب پالیسی یہی ہے کہ جس کا اعلان کیا گیا ہے جنگ اس وقت کسی طرح بھی مناسب نہیں برطانیہ کے رفیق بھی اس کے موافق نظر نہیں آتے، اور آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، جاپان، امریکہ، فرانس وغیرہ صاف طور پر پہلوتہی کرتے نظر آ رہے ہیں ایسی صورت میں تنہا برطانیہ کا جنگ میں کودنا کوئی صاحب عقل بھی پسند نہ کرے گا۔

البتہ مسٹر آسٹن چیمبرلین کی یہ خواہش بالکل حق بجانب ہے کہ غیر ملکیوں پر ٹیکس لگایا جائے مگر اسمیں برطانوی مال یا برطانوی باشندہ کی کوئی تخصیص نہ ہو اور جب جدید قوانین مرتب ہوں اسمیں تمام غیر ملکی ایک نظر سے دیکھے جائیں

آخر میں ہمکو مسٹر آسٹن چیمبرلین وزیر خارجہ برطانیہ سے پوری امید ہے کہ وہ گورنمنٹ برطانیہ کو جنگ میں مبتلا نہ ہونے دینگے اور اگر انھوں نے اس اہم اعلان پر ایمانداری کے ساتھ عمل درآمد کیا تو خدا کی ذات سے پوری امید ہے کہ یہ جنگ کے بادل فوراً چھٹ جائیں گے اور برطانیہ و چین کے تعلقات خوشگوار ہو جائیں گے۔

ہندوستانی اکاڈمی

صوبہ متحدہ میں اس کی ضرورت عرصہ سے محسوس ہو رہی تھی کہ اُردو ہندی مصنفین کی ہمت افزائی کے لیے گورنمنٹ کسی قسم کی امداد دے۔

خدا کا شکر ہے کہ اُردو کے مشہور ادیب منشی دیانرائن نگم صاحب اڈیٹر زمانہ کانپور کی مسلسل جد و جہد اور آنریبل راے راجیشوربلی وزیر تعلیم کی فراخ حوصلگی کی بدولت یہ اسکیم کامیاب ہوئی اور گورنمنٹ نے ہندوستانی اکاڈمی کی اسکیم کو منظور فرما لیا اور مارچ ۱۹۲۸ء تک کے لیے پہلے ۲۵ ہزار روپیہ مرحمت فرمائے ہندوستانی اکاڈمی ایک رجسٹرڈ باڈی ہوگی اور اس کے لیے انتظامیہ کمیٹی اور ایک مجلس عاملہ ہوگی۔ گذشتہ ہفتہ میں ہز اکسلنسی گورنر نے بمشورہ وزراء حسب ذیل اشخاص کو ہندوستانی اکاڈمی کا ممبر نامزد کیا ہے۔

صدر ۔ سر تیج بہادر سپرو کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔

جنرل سکریٹری ۔ ڈاکٹر تارا چند

ممبران (۱) آنریبل وزیر تعلیم (۲) ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم (۳) وائس چانسلر الٰہ آباد یونیورسٹی (۴) وائس چانسلر لکھنؤ یونیورسٹی (۵) وائس چانسلر بنارس یونیورسٹی (۶) وائس چانسلر علیگڈھ یونیورسٹی۔

(۱) ڈاکٹر تارا چند ایم۔ اے۔ ڈی۔ فل۔ پرنسپل کائستھ پاٹھ شالا کالج الٰہ آباد (۲) بابو اجودھیا پرشاد سنگھ ریڈر ہندو یونیورسٹی (۳) پنڈت شیوادھر پانڈے ایم۔ اے ایل ایل بی، ریڈر الٰہ آباد یونیورسٹی (۴) ڈاکٹر ․․․ ایم۔ اے شعبہ تاریخ الٰہ آباد یونیورسٹی (۵) ڈاکٹر بینی پرشاد ایم ․․․ ریڈر شعبہ تاریخ الٰہ آباد یونیورسٹی (۶) ․․․ ایم۔ اے ایل ایل بی ڈی لٹ وائس چانسلر بنارس یونیورسٹی (۷) پنڈت منوہر لال زتشی ایم۔ اے پرنسپل جوبلی انٹرمیڈیٹ کالج لکھنؤ (۸) ․․․ ایم۔ اے الٰہ آباد یونیورسٹی (۹) پنڈت بدری ناتھ بھٹ لکھنؤ یونیورسٹی (۱۰) پنڈت رام نرائن مصر ہیڈ ماسٹر سنٹرل ہندو ہائی اسکول بنارس (۱۱) بابو شیام سندر داس ناگری پرچارنی سبھا بنارس (۱۲) آنریبل پنڈت شام بہاری مصر رجسٹرار کو آپریٹو سوسائٹیز صوبجات متحدہ (۱۳) بابو جگن ناتھ داس رتناکر اجودھیا (۱۴) پنڈت سری دھر پاٹھک الٰہ آباد (۱۵) لالہ سیتا رام پنشنر ڈپٹی کلکٹر الٰہ آباد (۱۶) بابو رام بابو سکسینہ ایم۔ اے ایل ایل بی ڈپٹی کلکٹر بریلی (۱۷) بابو دھنپت رائے بی۔ اے عرف پریم چند بنارس (۱۸) منشی دیانرائن نگم اڈیٹر زمانہ کانپور (۱۹) مسعود حسن رضوی لکچرار شعبہ اُردو لکھنؤ یونیورسٹی (۲۰) سر عبدالقادر ریٹائرڈ جج پنجاب ہائیکورٹ (۲۱) سید ضامن علی ایم۔ اے لکچرار اُردو الٰہ آباد یونیورسٹی (۲۲) سید سجاد حیدر رجسٹرار علیگڈھ یونیورسٹی (۲۳) شیخ مہدی حسین ناصری ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول بارہ بنکی (۲۴) مولوی عبدالماجد بی۔ اے دریاآباد بارہ بنکی (۲۵) نیاز محمد خان فتحپور (۲۶) مرزا محمد عسکری لکھنؤ (۲۷) مولانا سید علی نقی صفی لکھنؤ (۲۸) محمد نعیم الرحمٰن لکچرار عربی و فارسی الٰہ آباد یونیورسٹی (۲۹) مولوی نورالحسن نگار بی۔ اے ایل ایل بی آنریری اسسٹنٹ کلکٹر کاکوری لکھنؤ (۳۰) پروفیسر رشید احمد صدیقی علیگڈھ یونیورسٹی۔

ہم اس انتخاب پر صرف اس قدر عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اسمیں بہت سے حقیقی علمی و ادبی ذوق رکھنے والے حضرات نہ منتخب ہو سکے اور جو قابل افسوس ہے اور اسی طرح سکریٹری شپ کا انتخاب بھی اس سے بہتر ہو سکتا تھا۔

ہندوستان

سر عبدالرحیم نے استعفیٰ دیدیا

کلکتہ ۲۶ر جنوری سر عبدالرحیم نے وزارت سے استعفیٰ دیدیا اور مسٹر غزنوی اور مسٹر بی چکرورتی وزیر مقرر کیے گئے ہیں۔

مسئلہ چین اور مدراس کونسل

نئی دہلی ۲۷ر جنوری معلوم ہوا ہے کہ والیان ریاست نے لارڈ ارون سے وعدہ کیا ہے کہ اگر ضرورت پڑیگی تو وہ چین کو فوج بھیجیں گے۔

مسٹر ستیہ مورتی نے مدراس کونسل میں چین میں فوج بھیجی جانیکے متعلق بحث کرنے کی غرض سے کونسل کی کارروائی ملتوی کرنے کا نوٹس دیا تھا لیکن گورنر نے نامنظور کردیا۔

وزیر ہند ہندوستان آرہے ہیں

الہ آباد ۲۷ر جنوری پانیر لکھتا ہے کہ لارڈ برکنہیڈ آئندہ موسم سرما میں ہندوستان آنے کا ارادہ رکھتے ہیں

دیوان چمن لال کا انتخاب اسمبلی

لاہور ۲۷ر جنوری اسمبلی کے ثانوی انتخاب میں دیوان چمن لال کثرت رائے سے اسمبلی کے منتخب ہوگئے اور ڈاکٹر نند لال کو شکست ہوئی۔

مسٹر غزنوی کی مخالفت

کلکتہ ۲۸ر جنوری مسلمان طلباء کی ایک کثیر تعداد آج صبح کو مسٹر غزنوی کے مکان پر مجتمع ہوئی اور چلا کر کہا کہ "غزنوی کی وزارت پر شرم ہے"

کل رات کو مسلمانوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مسلمان ممبران کونسل سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ چکرورتی اور غزنوی کی وزارت توڑ کریں۔

برقیات

معاملات چین

فرانس اور چین

لندن ۲۵ر جنوری پیرس کا ایک پیغام مظہر ہے کہ فرانس سے چین کو کوئی فوج روانہ نہ ہوگی سرکاری حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ برطانیہ بہت زیادہ فوج بھیج چکی ہے لیکن اس پر بھی اگر اہل چین نے شنگھائی پر حملہ کیا تو کوئی طاقت ان کو روک نہیں سکتی اور شکست یقینی ہے۔

برطانوی حزب العمال کی ناراضی فوجکشی سے

لندن ۲۶ر جنوری ٹریڈ یونین کانگریس لیبر پارٹی اور پارلیمنٹری لیبر پارٹی کے نمایندوں نے مسئلہ چین کے بارہ میں سر آسٹین چیمبرلین سے ملاقات کی اور بعد ازاں ایک رزولیوشن بالاتفاق پاس کرکے اس مظاہرہ فوجی قوت پر اظہار ناپسندیدگی کیا جو حکومت کانٹن کے خلاف کیا جارہا ہے۔

معاملات چین میں روس کا دخل

وارسا ۲۷ر جنوری ماسکو کا ایک پیغام مظہر ہے کہ روسی جنرل اسٹاف میں آجکل بڑی سرگرمی ہے تخمینہ کیا گیا ہے کہ ۵۰ ہزار روسی فوجیں سرحد منچوریا پر جمع ہیں اور حکومت ہائے کانٹن و ماسکو میں لگاتار خفیہ خط و کتابت ہوتی رہتی ہے۔

امریکہ حقوق خارج از مملکت بھی چھوڑ دیگا

نیویارک ۲۸ر جنوری معاملات چین پر آخر تمام اہل امریکہ متفق الرائے ہوگئے ہیں امریکہ کی رائے عامہ حکومت کے اس خیال سے پوری طرح اظہار ہوا کہ چین میں حقوق خارج از مملکت جلد چھوڑ دیے جائیں اور چین کے حقوق دربارہ آزادی محصولات بہت جلد بحال کردیے جائیں لیکن پریذیڈنٹ کولج نے چین کا یہ مطالبہ مسترد کردیا ہے کہ جدید معاہدات برنبائے مساوات کیے جائیں۔

جاپان کی طرف سے کورا جواب

ٹوکیو ۲۸ر جنوری جاپان نے انگریزوں کی اس تجویز سے قطعی انکار کردیا ہے کہ وہ چین کی موجودہ حالت کے متعلق کارروائی کرنے میں فوجوں کے ذریعہ سے برطانیہ کا ساتھ دے۔

بدست عوام فروخت کے لیے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

آرڈر ۵ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء

بعدالت مال پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ سنہ ۱۹۲۶ء منافعہ

بھکاری پرشاد عرف بھکاری لال — مدعی

بنام رام کرشن عرف مول چند — مدعا علیہ

بنام رام کرشن عرف مول چند ولد مادھو پرشاد قوم برہمن ساکن دیا مدھو او تحصیل قنوج ضلع فرخ آباد حصہ دار موضع گبھرولہ پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت منافعہ ۲۲۷ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲ ماہ فروری سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔ اور تم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بلغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہو گا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۷ ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) — دستخط حاکم عدالت

اطلاع (۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہوں گے تو تم عدالت ہذا سے سمن بدین مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جائے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جائے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت میں داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانو۔

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ مع خرچہ نالش عدالت میں داخل کرو تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری کی جو تمہاری ذات یا مال یا دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے۔

جدید وائس چانسلر علی گڈھ یونیورسٹی

دہلی ۲۷ جنوری نواب سر محمد مزمل اللہ خان علی گڈھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر منتخب ہوئے ہیں گورنر جنرل باجلاس کونسل نے آپ کے انتخاب پر اپنی پسندیدگی ظاہر کی ہے۔

حیدرآباد میں اصلاحات

سکندرآباد ۲۵ جنوری معلوم ہوا ہے کہ حضور نظام نے بذریعہ ایک فرمان کے ایک کمیشن کا تقرر کیا ہے جو نواب حیدر نواز جنگ، نواب نظامت جنگ، اور نواب معین الدولہ پر مشتمل ہوگا تاکہ وہ محکمہ طب کی ظاہر کردہ بےعنوانیوں کی تحقیقات کرے جس کے اعلیٰ عہدہ دار ڈاکٹر خواجہ معین الدین تھے۔ نیز پولیس فورس کے معاملات کی تحقیقات کے لیے بھی کمیشن کا تقرر کیا گیا۔

مفتی محبوب علی کے قتل کا مقدمہ

دہلی ۲۷ جنوری مفتی محبوب علی کے قتل کے مقدمہ کی پیشی آج تھی لیکن مقدمہ پیش سیشن ہوا اور ۲۸ فروری تاریخ مقرر کی گئی۔

خواجہ حسن نظامی کیخلاف مقدمہ خارج ہوگیا

دہلی کی اطلاع مظہر ہے کہ ۲۳ جنوری کو مسٹر بوتیس کی عدالت نے مسمی بھوانی پرشاد کا مقدمہ فوجداری جو اس نے خواجہ حسن نظامی اور دیگر ۳ آدمیوں پر دائر کیا تھا بلا خواجہ حسن نظامی و دیگر لوگوں کے عدالت میں طلب کیے بغیر خارج کر دیا گیا۔

اسمبلی کی ڈپٹی پریسیڈنی

نئی دہلی ۲۸ جنوری آج سر عبدالقیوم مسٹر شروانی مسٹر نیوگی اور مسٹر محمد یعقوب کی اسمبلی کی ڈپٹی پریسیڈنی کے لیے باقاعدہ نامزدگی عمل میں آئی ڈاکٹر سہروردی کی نامزدگی مسترد کر دی گئی۔

ریلوے انجنیر

دہلی ۲۶ جنوری نومبر سنہ ۱۹۲۶ء میں جو امتحان مقابلہ ہوا تھا اس کے نتیجہ میں حسب ذیل اشخاص کا تقرر انڈین ریلوے سروس آف انجنیرس میں کیا گیا ہے۔ مسٹر آر۔ سی۔ رسود، مسٹر جے سی فرینڈس، مسٹر ایس گوپالن، مسٹر سی آر ہرگس، مسٹر ان ایم تھدنی، مسٹر ٹی ایس آئی سنکران، مسٹر ایم محمد۔

لارڈ ونٹرٹن پٹیالہ میں

پٹیالہ ۲۸ جنوری لارڈ ونٹرٹن نائب وزیر ہند مع لیڈی ونٹرٹن کے کل پٹیالہ پہونچے اور مہاراجہ پٹیالہ نے استقبال کیا۔ پٹیالہ میں لارڈ ونٹرٹن نے پاور ہاؤس کا افتتاح کیا اور اسپتال و عجائب خانہ کا معائنہ فرمایا

پٹواکھالی کی حالت

بارلسیال ۲۸ جنوری پٹواکھالی کے ستیہ گرہ ...

جو اطلاع موصول ہوئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حالت اب بھی نازک ہے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ پولیس پہونچ گئے ہیں کوئی فساد نہیں ہوا مگر ستیاگرہ کی تحریک آگے بڑھ رہی ہے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ہے

سوامی شردھانند کے قتل کا مقدمہ

عدالت سے عبدالرشید کی گفتگو

دہلی ۲۶ جنوری آج استغاثہ کی تمام شہادتیں ختم ہونے کے بعد وکیل ملزم نے ملزم کے طبی معائنہ کے متعلق جو درخواست دی تھی اسکے متعلق تقریر ہو رہی تھی کہ یکبارگی عبدالرشید کھڑا ہوگیا اور عدالت سے مخاطب ہو کر کہا کہ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں اس پر پوچھا گیا کہ کیا کہنا چاہتے ہو؟ جس کے جواب میں عبدالرشید نے کہا کہ میں اس کی وجہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں اس وقت تک کیوں خاموش رہا اور اس کی حقیقت کیا ہے اس کے بعد پھر کلرک نے سوال کیا کہ تمہارا نام کیا ہے عبدالرشید نے نام بتلایا باپ کا نام عبدالوحید عمر تخمیناً ۵۰ سال۔ ذات سید بتائی کہاں رہتے ہو؟ ایک مایوس لیکن لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا دہلی، کام کے متعلق پوچھا گیا تو کاپی نویس پھر پوچھا گیا کہ کیا کہنا چاہتے ہو تو اس نے کہا کہ جیل میں رہکر کے ......

عدالت نے مجھ سے پوچھا تو میں نے فوراً جواب نہ دیا اس کی وجہ بتانا چاہتا ہوں۔

سوال۔ وجہ کیا تھی۔

جواب۔ میری صحت خراب تھی تبدیلی غذا کی وجہ سے منہ میں رطوبت زیادہ ہوتی تھی گلے میں جب رطوبت کھنکار رہتا تھا جب تک میں گلے کی اصلاح کرنا چاہتا تھا تو عدالت مجھے بٹھا دیتی تھی اور مجھے واپس بھیج دیتی تھی

سوال کیا اسی وجہ سے بیان نہ دیگا؟

جواب پہلی بار یہ ہو چکا تھا اس لیے حجاب اور جھجک پیدا ہوگئی تھی جب گلے کی حالت درست کرکے کچھ بولنا چاہتا تھا تو عدالت نے مجھے بٹھا دیا۔ اسی طرح اس حالت میں بھی پہلے ذرا حجاب اور جھجک تھی جب چاہتا تھا کہ اپنی حالت ذرا درست کردوں اور جواب دوں لیکن درشتگی کی حالت سے پہلا مجھے بٹھا دیا جاتا تھا خوف زیادہ ہونے کی وجہ سے دفعتہً جب مجھ سے سوال کیا جاتا تھا تو یکدم جواب نہیں دے سکتا تھا۔

سوال کچھ اور کہتا ہے؟

جواب جو آپ پوچھیں گے کہونگا؟

سوال خود اور کچھ بات کہنی چاہتے ہو؟

جواب وہ سوال جس کی نسبت جھگڑا پڑ رہا ہے میں نے بتا دیا اور کچھ پوچھا گیا تو جواب دونگا۔ عدالت ابھی اور کچھ نہیں پوچھا جائیگا۔

عبدالرشید کا بیان

کلرک عدالت۔ عبدالرشید کھڑے ہوجاؤ۔ کھڑا ہوگیا

کلرک عدالت:۔ تمہارا نام عبدالرشید، والد کا نام عبدالوحید عمر تخمیناً ۵۰ سال پیشہ کتابت، قوم سید، دلی کے رہنے والے ہو تم نے آج یہ بیان دیا ہے کہ تم نے کس وجہ سے ماتحت عدالت میں مجسٹریٹ صاحب کے سامنے اور پولیس کی عدالت کے سامنے جواب نہیں دیا اب تم جواب دینے کیلیے تیار ہو۔

جواب۔ ہاں۔

سوال۔ کیا تم نے سوامی شردھانند کو ۲۳ دسمبر کو گولی سے مارا ہے

جواب۔ نہیں۔

سوال۔ کیا اس روز تم ان کے مکان پر گرفتار ہوے۔

جواب۔ ہاں اسی روز ان کے مکان پر گرفتار ہوا۔

سوال۔ (پستول دکھا کر) کیا یہ تمہارا ہے۔

جواب۔ نہیں میرا نہیں ہے

سوال۔ تمپر یہ الزام کیوں لگایا گیا ہے ۴

۴

جواب۔ میں وہاں سے گھر جارہا تھا

سوال کہاں سے جارہے تھے

جواب۔ اسٹیشن سے گلی دلی باولی کی طرف سوامی جی کے مکان کے نیچے پہنچا

سوال۔ پھر کیا ہوا

جواب۔ وہاں کچھ دوسرے آدمی اور میرا منہ ڈھانک دیا۔ بلکہ آدمی مجھ سے لپٹ گئے وہ بھاگ گئے جیسے سوامی کے ساتھ تھے

سوال۔ پھر۔

جواب۔ مجھے پکڑے رہے میرے دائیں آئے۔ میری طرف نہیں میں ادھر جارہا تھا وہ ادھر آ۔ مجھے کچھ دیوار سے لگا کر اوپر سے میرے سر پر فاصلہ پر ضربیں ڈالی گئیں۔

سوال۔ پھر کیا ہوا

سوال۔ پھر کیا ہوا

جواب۔ میں ذرا جھجکا اس جگہ ذرا ٹھرا کچھ خطرہ محسوس ہوا مجھے زینہ میں سے آواز دی گئی کہ میاں جی

جواب پھر مجھے ہوش نہیں رہا میرے حواس مختل ہوگئے۔

سوال۔ کچھ اور کہتا ہے۔

یہاں آؤ۔

جواب۔ کبھی میں سمجھتا تھا کہ میں اس عالم میں ہوں اور کبھی نہیں کچھ آواز شور آ رہی تھیں۔

سوال۔ تم گیا

جواب۔ میں گیا۔

سوال۔ زینے کے اوپر۔

وکیل سرکار۔ اگر میرے لائق دوست کچھ سوال عدالت کو بتانا چاہتے ہیں

جواب۔ زینے کے اوپر

تو میں بھی ایک سوال بتادوں

سوال۔ پھر

جواب۔ زینے کے اوپر چڑھ کر اندر پہونچا وہ آدمی ساتھ ساتھ تھا وہاں مجھ کو چند آدمیوں نے پکڑ لیا

وکیل ملزم نے انکار کیا۔

عدالت ملزم سے تمہارے پاس کوئی لیٹن نہ تھا؟ جواب۔ نہیں

سوال۔ اور کچھ

جواب۔ سب لپٹ گئے چار

سوال۔ تم کوئی وجہ بتاسکتے ہو کہ ان لوگوں نے تم کو کیوں پکڑا تھا ۴۴

[illegible]

بحکم جناب بابو راجہ رام صاحب سب جج اول بہادر کانپور

اطلاعنامہ بنام رسپانڈنٹ مشعر اطلاع اس تاریخ کے جو سماعت اپیل کیلیے مقرر کیجائے

(آرڈر ۴۱ قاعدہ ۱۴)

بعدالت سب جج اول بہادر کانپور

رامچرن — اپیلانٹ

پھول سنگہ وغیرہ — رسپانڈنٹ

اپیل نبار اضی ڈگری عدالت منصفی کانپور مقام کانپور مورخہ ۲۷ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۲۶ء

بنام فتح سنگہ ولد پدم سنگہ قوم ٹھاکر ساکن موضع گرانتا پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور — رسپانڈنٹ

مطلع ہو کہ اپیل نبار اضی ڈگری منصفی کانپور اس مقدمہ میں اپیلانٹ نے پیش کیا اور اس عدالت میں درج رجسٹر ہوا اور اس عدالت نے تاریخ ۱۸ ماہ فروری سنہ ۱۹۲۷ء واسطے سماعت اس اپیل کے مقرر کی ہے۔ اگر خود تم یا تمہارا وکیل یا کوئی اور شخص جو قانوناً تمہاری طرف سے اپیل ہذا میں جواب سوال کرنے کا مجاز ہو حاضر نہ آئیگا تو اس کی سماعت اور تجویز تمہاری غیر حاضری میں کی جائیگی۔

آج بتاریخ ۲۷ ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۷ء میرے دستخط اور مہر سے جاری کیا گیا

(مہر عدالت)

بحکم اجودھیا پرشاد منصرم
عدالت سب ججی اول کانپور

(باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کان پور سے شائع ہوا)

THE SADAQAT
Cawnpore

REGD. No. A. 1424

جمالِ پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
(احسن سنبھلی)

صداقت

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۔ ششماہی عہ ۔ فی پرچہ ار

جلد ۵ | کانپور - چہار شنبہ ۹ فروری ۱۹۲۷ء مطابق ۶ شعبان المعظم ۱۳۴۵ھ | نمبر ۶

گورنر بنگال اور سر عبد الرحیم
رازدارانہ خط و کتابت کی اشاعت

کلکتہ ۲ فروری سر عبد الرحیم نے گورنر بنگال کی اجازت سے ایسوشی ایٹڈ پریس کو وہ خط و کتابت شائع کرنیکا اختیار دیا ہے جو وزارت بنگال کی ترتیب کے متعلق انکے اور گورنر کے مابین ہوئی ہے۔

۲۴ جنوری کو گورنر نے سر عبد الرحیم کو یہ لکھا کہ "میں نے آپ کو اس شرط پر وزیر مقرر کیا تھا کہ آپ چند روز کے اندر مجھے اس امر کا اطمینان دلا دینگے کہ اگر میں نے اس ہندو کو وزیر بنا دیا جس کیلئے آپ اپنے رفیق کار کے طور پر سفارش کرینگے۔ تو اس وزارت کو کونسل کے اندر اکثریت کی حمایت حاصل ہوگی ہمارے درمیان ۔ صرف "چند روز کے اندر" کے الفاظ کا اختلاف ہے۔ کہ آپ کو کتنے وقت کی مہلت دیگئی تھی۔ آپ کا خیال یہ ہے کہ ان "چند روز" میں وہ دن بھی شامل ہوتے جو آپ کو ہندو ارکان کی حمایت حاصل کرنے میں صرف ہوتے اور آپ کا دعویٰ یہ ہے کہ آپ کو حتی الامکان زیادہ سے زیادہ ہندو ارکان کی حمایت کرنے کے لئے زیادہ وقت ملنا چاہئے تھا۔ اگر آپ کا خیال یہ ہے کہ میرا منشا یہی تھا تو میں اس امر میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں کہ آپ اس کام کو ایک ہفتہ کے اندر سر انجام نہ دیسکتے تھے۔ اور آپ سے یہ توقع کرنا کہ آپ تین یا چار دن کے اندر اس امر میں ترقی کر سکینگے۔ سراسر ناواجب تھا۔ لیکن میرا منشا یہ تھا کہ میں نے آپ کو ہندو ارکان کی رائے تبدیل کرنیکے لئے وقت نہ دیا تھا، بلکہ انکی موجودہ رائے معلوم کرنے کے لیے وقت دیا تھا یہ کام بہت آسانی سے ہو سکتا تھا اور آپ کے لیے مجھے اطمینان دلانیکا صرف ایک ہی طریقہ تھا کونسل کے اندر ہندوؤں کی رائے تین حصوں پر منقسم ہے اور ہر جماعت اپنا رہنما رکھتی ہے سوراج جماعت ہر قسم کی وزارت کی دشمن ہے۔ اس لیے اس کا ذکر ہی چھوڑنا چاہیے جوابی تعاونی اپنے رہنما مسٹر چکرورتی کی وساطت سے آپکے ساتھ اشتراک عمل کرنے سے انکار کر چکے تھے اس لئے انکا ذکر بھی چھوڑنا چاہیے باقی رہی لبرل جماعت جسکے رہنما سر پرودیش مترتھے۔ بس آپکے لئے صرف یہی کام باقی تھا کہ آپ سر متر سے ملاقات کرتے اور ان سے پوچھتے کہ آیا ان کی جماعت آپکے ساتھ اشتراک عمل کرنے کے لئے تیار تھی یا نہیں۔ اور تیار تھی تو وہ کس ہندو کو آپ کا رفیق کار بنانیکی خواہاں تھی اور کن شرائط پر اشتراک عمل کر سکتی تھی۔ اگر انھوں نے بھی انکار کر دیا تھا تو آپ کے لئے مجھے اطلاع دینے کے سوا کوئی چارہ کار باقی نہ تھا کہ آپ میری شرط کو پورا نہ کر سکتے اور مستعفی ہو جاتے اگر وہ متفق تھے تو آپ کو یہ دیکھنا چاہئے تھا کہ آیا آپ ان کے نامزد کردہ شخص اور شرائط کو قبول کر سکتے ہیں یا نہیں ؟ اگر آپ ایسا کر سکتے تھے تو مجھے اطلاع دینا ضروری تھا۔ اور اگر میں بھی رضامند ہو جاتا تو ایک پائدار وزارت قائم ہو جاتی۔ یہ گفت و شنید دو تین دن کے اندر اندر پایہ تکمیل کو پہنچ سکتی تھی اور آپ نتائج کے متعلق مجھے اطلاع دیسکتے تھے آپ کے لیے یہ امر ناممکن العمل تھا کہ آپ منتقلہ شعبہ جات کا انتظام بھی کرتے اور اس کے ساتھ ہی ہندو ارکان کی حمایت حاصل کرنے میں بھی وقت صرف کرتے مفاد عامہ کا تقاضہ تھا کہ منتقلہ شعبہ جات زیادہ وقت تک آپکی تحویل میں نہ رہیں ۔ میں نے ان ایام کے اور آپکی پوزیشن پر اچھی طرح غور کیا، آپ کی عزت کو ملحوظ خاطر رکھا، کیونکہ آپ اس سے پہلے میرے رفیق کار رہ چکے تھے اور یہ بات میرے لئے بہت رنجدہ تھی کہ معاملات مذکورہ آپ کے دل کو صدمہ پہونچائیں۔ لیکن میں ان ایام سے زیادہ عرصہ تک آپکی وزارت کو وسعت نہ دیسکتا تھا جو موجودہ ہندو جماعتوں کے رویہ کو معلوم کرنیکے لئے آپ کو دیا گیا تھا اور جو ہر لحاظ سے مقصد مذکور کے لئے معقول تھا میں نے مسلمانوں کی جماعت کے متعلق کچھ نہیں کہا کیونکہ آپ انکے خیالات سے اچھی طرح واقف ہیں۔

سر عبد الرحیم کا جواب

دوسرے روز سر عبد الرحیم نے گورنر کو ایک خط لکھا جس میں انھوں نے وہ حالات اور شرائط بیان کئے جنکے ماتحت انھوں نے عہدہ قبول کیا تھا آپنے لکھا تھا کہ:

آپنے ازراہ کرم مجھے یہ بتانیکی زحمت گوارا فرمائی ہے کہ آپنے مجھے انگلستان کی پارلیمنٹ کی رہنما کی حیثیت سے وزارت بنانیکے لئے کہا تھا لیکن آپ ان مشکلات سے اچھی طرح آگاہ ہیں جن کے درمیان ہمیں یہاں کام کرنا ہے اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ اس سے قبل وزارت بنانیکی دو مساعی ناکام رہ چکی ہیں اس لیے میں آپکے ساتھ اس امر میں اتفاق نہیں کر سکتا کہ مقصد معلوم کے لئے تین یا چار دن باقی تھے۔ کل آپ نے مجھے زبانی طور پر یہ ارشاد فرمایا تھا اور اپنے خط میں بھی لکھا تھا کہ صرف سر پی۔ سی۔ متر سے استفسار کرنا تھا کہ آیا وہ مجھے کوئی رفیق کار دیسکتے تھے یا نہیں اور میرا فرض تھا کہ میں ان کا جواب آپ تک پہونچا دیتا۔ لیکن میرے خیال میں معاملہ یہ نہ تھا اور قطعاً یہ نہ تھا کیونکہ میں بھی اس امر کو جانتا تھا اور آپ بھی جانتے تھے کہ سر پی۔ سی۔ متر مجھے مدد نہ دینگے۔ اس صورت میں آپ کو مجھ سے یہ کہنے کی قطعاً ضرورت نہ تھی کہ میں اپنے ہندو رفیق کار کو تلاش کروں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جوابی تعاونی اور لبرل حضرات کی ساری قوت دس سے چودہ یا سولہ ارکان تک منحصر ہے اور کوئی شخص معقولیت سے اس امر پر شبہ نہیں کر سکتا کہ مسلمان جماعت جو وزارت کی حامی ہوگی۔ ان سے زیادہ قوت رکھے گی جہانتک مسلمان ارکان کا تعلق تھا میں آپ سے کئی مرتبہ عرض کر چکا تھا اور اب بھی کہتا ہوں کہ ایک کے سوا کل ۳۹ مسلمان ارکان میں سے تیس میری وزارت کے حامی تھے۔ جو مسلمان ارکان اصلاحات کو جامہ عمل پہنانیکیلئے منتخب ہو کر آئے تھے اور ان میں سے اکثر میری حکمت عملی کے حامی تھے اور ان کی کامیابی کا انحصار بھی میرے پروپگنڈا ہی کا مرہون احسان تھا آپنے مجھے بتایا تھا کہ مسٹر غزنوی اور مسٹر سہروردی نے اس مضمون کی قراردادیں منظور کی ہیں کہ وہ اور ان کے رفقا کسی صورت میں میری وزارت کی حمایت نہ کرینگے۔ آپکو غالباً یاد ہوگا کہ میں نے آپکے سامنے اس حقیقت کا برزور اظہار کیا تھا کہ کونسل کے اندر مسلمانوں کی ایک ہی سیاسی جماعت ہے اگرچہ اس کے دو یا تین حصے ہیں لیکن یہ حصے انکی اکثریت پر کسی طرح اثر انداز نہیں ہو سکتے میں نے آپ سے یہ بھی کہا تھا کہ مجھے دستخطوں کے حصول کی ضرورت نہیں کیونکہ قوم کا رہنما ہونیکی حیثیت سے مجھے اس طرح کی ترغیب و تحریص کی ضرورت نہ تھی آپنے میرے ساتھ اس امر میں اتفاق کیا اور تمام باتوں کا پورا علم رکھنے کے بعد مجھے عہدہ قبول کرنیکیلئے کہا میں پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ میری وزارت کی خلاف عدم اعتماد کی قرارداد کی تائید نصف درجن مسلمان ارکان بھی نہ کرتے اور مسلمانوں کی اکثریت سرکاری اور یورپین ارکان کی حمایت سے وزارت کے قیام کے لئے کافی تھی آپ کہتے ہیں کہ میں جوابی تعاونی اور لبرل ہندو ارکان کے درمیان اپنی حمایت کیلئے رائے پیدا کرنے میں کوشاں ہوں اگر میں یہ کہوں کہ اس ارشاد گرامی میں آپ میرے ساتھ بے انصافی کر رہے ہیں تو مجھے معاف فرمائیں گے میں صرف مناسب شخص کے حصول کے لیئے گفت و شنید کر رہا ہوں اور اس سے مفاہمت کرنا چاہتا ہوں تاکہ ہم کسی ملت کے مفاد کو قربان کرنیکے بغیر یکجہتی سے اشتراک عمل کر سکیں۔ آپنے کل مجھے زبانی طور پر بتایا تھا اور اپنے خط میں بھی لکھا کہ آپ تین یا چار دن سے زیادہ شعبہ جات منتقلہ کو میری تحویل میں رکھ سکتے تھے کیونکہ آپکے خیال میں انھیں مناسب طور پر سنبھالنے اور ہندو رفیق تلاش کرنیکی اہلیت نہ رکھتا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ جبتک دوسرا وزیر مقرر نہ ہو میں ان شعبہ جات میں کسی حکمت عملی کو اختیار نہ کر سکتا تھا اور صرف عام کام کیسوا اور کچھ کرنیکا مختار نہ تھا۔ لیکن میں حکومت کا کام کرنیکا تجربہ رکھنے کی بنا پر بلا تامل کہہ سکتا ہوں کہ میری تحویل میں ان شعبہ جات کے کام کو کسی قسم کا نقصان پہنچنے کا کوئی احتمال نہ تھا۔ اور اگر دوسرا وزیر تلاش کرنے میں ایک ہفتہ گذر جاتا تو کوئی مضائقہ نہ تھا اس لئے میں عہدہ سے مستعفی

۷۸۶
ہفتہ وار
صداقت
چہار شنبہ ۹ر فروری ۱۹۲۷ء

سیاسی نظر بند اور اسمبلی

مسٹر جوگیا نے ۳ر فروری کو لیجسلیٹو اسمبلی مین سیاسی نظر بندون کی رہائی کے متعلق ایک زبردست تجویز پیش کی، پنڈت موتی لال نہرو نے اس تجویز کو عام محسوس کر کے ایک ترمیم کے ذریعہ سے اس کو محدود کیا یعنی صرف بنگال کے نظر بندون کے لیے اس تجویز کو مختص کر دیا اور اس ترمیم کو مسٹر جوگیا نے بھی منظور کر لیا اور لیجسلیٹو اسمبلی مین ایک زبردست مباحثہ شروع ہو گیا اور تقریباً تمام بڑے بڑے لوگون نے اس مباحثہ مین حصہ لیا - اور زبردست تقریرین کین۔

ہوم ممبر صاحب نے تجویز کی مخالفت کرتے ہوے ایک طویل فہرست انتہادی کارروائیون کی پیش کی اور اس طرح ان نظر بندیون کو حق بجانب ثابت کرنے کی کوشش کی۔

اس کے بعد مباحثہ کا بازار گرم ہو گیا اور بہت ہی گرما گرم تقریرین ہوئین مسٹر اجاریہ نے فرمایا کہ "مین اس سے انکار نہین کرتا کہ انقلابی تحریک کا وجود پایا جاتا ہے ایک ایسی سرزمین مین جہان ایسی بُری اور ظالم حکومت موجود ہے تعجب انگیز بات ہو تی ہے کہ یہان جرم کا ارتکاب بہت کم سننے مین آتا ہے۔" مسٹر لاہری نے فرمایا کہ "گورنمنٹ تحریک آزادی کا ایسے طریقون سے استیصال نہین کر سکتی ان لوگون کی گرفتاری سے بہت گھر خالی ہو گئے ہین ایک شخص جس سے میری ذاتی ملاقات ہے ایسا ہی باعزت ہے جیسے کہ ہمارے ہوم ممبر (نعرہ مسرت اور ہنسی)" مسٹر ہری داس آنبگر نے فرمایا کہ "ہیبت انگیزی پر گورنمنٹ مائل ہے اگر گورنمنٹ کو جیل مین ڈالدیا جاے تو ہیبت انگیزی کا خاتمہ ہو جائیگا (ہنسی)"

آخر مین ہوم ممبر صاحب نے بحث کو ختم کرتے ہوے فرمایا کہ "اگر کسی وجہ پر کسی شخص کی رہائی حق بجانب ثابت ہو گی تو اس کو رہا کر دیا جائیگا۔"

تجویز پر راے لیے جانے پر موافقت مین ۶۳ اور مخالفت مین ۵۰ راے آئین اور تجویز پاس ہو گئی۔

ان سیاسی نظر بندون کے ساتھ جو رویہ گورنمنٹ نے اختیار کر رکھا ہے وہ حد درجہ معیوب ہے پبلک کو ان نظر بندون کے ساتھ جو ہمدردی ہے وہ اس سے ظاہر ہے کہ مسٹر جوگیا کی تجویز اس قدر کثرت آرا سے پاس ہوئی۔

مسٹر جوگیا کی یہ تجویز کہ ریگولیشن نمبر ۳ مصدرہ ۱۸۱۸ء کو منسوخ کر کے تمام سیاسی نظر بندون کو رہا کر دیا جاے یا کم سے کم اس کا موقع دیا جاے کہ وہ ان الزامات سے اپنی بریت کر سکین جو ان کے خلاف عائد کیے جاتے ہین اور تجویز کے آخر مین معافی و آزادی بخشنے کی سفارش کی گئی تھی۔

مسٹر جوگیا کی یہ تجویز بالکل درست اور انصاف پر مبنی تھی اور کوئی شخص بھی اس کی مخالفت مین حق بجانب نہین کہا جا سکتا۔

ہوم ممبر صاحب نے اگرچہ بہت کچھ زور لگایا مگر وہ اس کی مخالفت مین کوئی مدلل تقریر نہ کر سکے۔

یہ تجویز اس قدر حق و انصاف پر مبنی ہے کہ گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ یا تو تمام سیاسی نظر بندون کو رہا کر دے ورنہ ان تمام لوگون پر کھلی عدالت مین مقدمہ چلایا اور اگر ان پر وہ الزامات صحیح ثابت ہون تو ان کو سزا دیجاے اور اگر جرم ثابت نہ ہو تو ان کو رہا کر دیا جاے۔

ہم کو امید ہے کہ گورنمنٹ اسمبلی کے وقار کو نقصان نہ پہونچائیگی اور جو تجویز اسمبلی مین اس کثرت آرا سے پاس ہوئی ہے اس پر جلد عملدرآمد شروع کر دے گی۔

وفد جنوبی افریقہ

سر حبیب اللہ کی سرکردگی مین جو ہندوستانی وفد جنوبی افریقہ گیا تھا وہ اب واپس آگیا ہے سر حبیب اللہ صاحب نے جو بیان شائع کیا ہے وہ بہت کچھ امید افزا ہے ہم دعا کرتے ہین کہ رئیس الوفد کی یہ امیدین کامیاب ثابت ہون اور اس طرح غریب الوطن جنوبی افریقہ کے ہندوستانیون کو آرام کی زندگی نصیب ہو۔ ہم وہ بیان ذیل مین درج کرتے ہین۔

"ہمیں مسرت ہے کہ ہم بالخیر ہندوستان واپس آگئے ہمین جنوبی افریقہ مین بہت کچھ مشکل کام کرنا پڑا ہے لیکن ہمین توقع ہے کہ جب کانفرنس کے نتائج کا اعلان کیا جائیگا تو ہندوستان اور جنوبی افریقہ کی پبلک مطمئن ہوگی کہ ہماری کوششین اور محنتین بیکار نہ گئین گورنر جنرل کی مجلس انتظامیہ کے رکن کی حیثیت سے اور اس حیثیت سے کہ ہندوستان سے باہر کے ہندوستانیون کا مسئلہ میرے تعلق ہے مجھے یہ موقع ملنے سے مسرت ہوئی کہ مین جنوبی افریقہ جاؤن جنرل ہرٹزگ اور ان کے وزرا خصوصاً ڈاکٹر ملان سے ذاتی تعلقات پیدا کرون۔ ڈاکٹر ملان کے متعلق ہی ایشیائیون کے معاملات ہین اور وہ ہندوستانیون کے ایک معتقد رہنما ہین ہم حکومت کے مہمان رہے اور ہر ممکن کوشش کی گئی کہ ہمین ہر طرح آرام و آسائش ملے، کانفرنس مین مباحثہ کے دوران مین ہمین کامل طور پر یقین ہو گیا کہ جنوبی افریقہ کی حکومت ہمارے ملک کے متعلق دوستانہ خیالات رکھتی ہے جنوبی افریقہ مین قیام کے زمانہ مین میرے تمام رفقا کو اور مجھے جنوبی افریقہ کے دوستانہ طرز عمل کا مسلسل ثبوت ملتا رہا۔ اب ہم یہان سے دہلی جائینگے اور کیپ ٹاؤن کی کانفرنس کی کارروائیون سے حکومت ہند کو پوری طرح آگاہ کرینگے۔

نجد و برطانیہ

مشہور عربی اخبار "الاہرام" نے اپنے نامہ نگار لندن کی اطلاع کے بموجب نجد و برطانیہ کے جدید معاہدہ کی بعض دفعات شائع کی ہین جس کو ہم ذیل مین درج کرتے ہین۔ ہم کو تعجب ہے کہ وہ سلطان ابن سعود جس اس قدر تعلیان کیا کرتے تھے اس قدر ذلیل معاہدہ کیسے کیا دراصل اس معاہدہ کو ایک ذلیل سا ذلیل انسان بھی قبول نہین کر سکتا۔

بہرحال وہ معاہدہ یہ ہے کہ:۔

(۱) ابن سعود کی سلطنتون مین کسی حالت مین بھی کوئی ایسا افسر مقرر نہین کیا جائیگا جو حکومت برطانیہ کے مفاد کیلیے ضرر رسان ثابت ہو (۲) اگر ابن سعود یا اس کے اتحادیون کے علاقہ پر کوئی غیر ملکی سلطنت حملہ آور ہو گی تو برطانوی حکومت ابن سعود کی امداد کریگی اور اس امداد کے معاوضہ مین بشرط ضرورت مزید معاونت کے متعلق عہد نامہ کرینگے (۳) ابن سعود عہد کرتا ہے کہ وہ کسی غیر ملکی سلطنت سے نہ کوئی معاہدہ کریگا نہ اتحاد کریگا اور دوسری سلطنتون سے خط و کتابت کے سلسلہ سے بھی کوئی واسطہ نہ رکھیگا اگر ابن سعود کو کسی غیر ملکی سلطنت کے ارادہ کے متعلق اطلاع ملیگی کہ وہ اس کے علاقے مین مداخلت کرنا چاہتی ہے تو وہ برطانوی حکومت کو مطلع کریگا (۴) ابن سعود عہد کرتا ہے کہ وہ برطانوی حکومت کی منظوری کے بغیر مذکورہ بالا علاقہ جات کے کسی حصہ کو نہ فروخت کریگا نہ رہن رکھیگا نہ اجارہ پر دیگا۔ نہ اور کسی طریقہ سے جو منظور شدہ ہو اسمین تصرف کریگا (۵) ابن سعود دوسری حکومتون اور انکی رعایا کو نہ مراعات دیگا نہ کوئی ٹھیکہ دیگا اور نہ انکے کسی قسم کے شرائط طے کریگا (۶) ابن سعود اس بات پر رضامند ہے کہ وہ غیر مشروط طور پر برطانوی حکومت کی ہر ہدایت پر عمل کریگا۔

آئینہ کانپور

خلاف ورزی پر سزا ایک سادھو نے سرسیا گھاٹ پر بلا اجازت میونسپل بورڈ ایک مندر تعمیر کر لیا تھا بورڈ نے اس سادھو کے خلاف عدالت مین مقدمہ دائر کر دیا جناب سید اعجاز علی صاحب ایم، اے، او سٹی مجسٹریٹ نے مقدمہ بورڈ کے حق مین فیصل کیا اور میونسپل بورڈ نے اس کو گروا دیا مگر وہ سادھو غائب ہو گیا اس لیے عدالت نے سادھو کی گرفتاری کے لیے وارنٹ جاری کر دیا اور اب اس کو عدالت نے ۵۰؍ کے جرمانہ کی سزا دی ہے اور عدم ادائیگی پر ایک ماہ ۱۰ یوم کی قید۔ اس موقع پر ہندون کا رویہ قابل تعریف رہا۔

پرتاپ ہم نے بہ نہایت افسوس کے ساتھ سُنا کہ معاصر پرتاپ کی اپیل کو سشن جج مین پوری نے خارج کر دیا اور ہائی کورٹ کو لکھا کہ سزا مین اور اضافہ ہونا چاہیے۔

یتیم خانہ اسلامیہ یتیم خانہ اسلامیہ کانپور کے متعلق عرصہ سے چہ میگوئیان ہو رہی تھین اسی سلسلہ مین ڈاکٹر عبد الکریم صاحب سکرٹری شپ سے مستعفی ہو گئے ہین۔ حساب جانچنے کے لیے جن چار اصحاب کی ایک کمیٹی مرتب ہوئی تھی انمین سے دو صاحبون نے مطلق کام نہین کیا البتہ جناب حاجی عبد السلام صاحب و جناب حافظ احمد اللہ صاحب تاجران چرم نے نہایت جانفشانی و محنت کے ساتھ حسابات کی جانچ کر کے ایک رپورٹ مرتب کر لی ہے اور مولوی خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب صدر کی خدمت مین پیش کر دی ہے۔

جس وقت تک یہ رپورٹ شائع نہو اس پر راے زنی قبل از وقت ہو گی مگر اس کی اشد ضرورت ہے کہ جلد سے جلد ان تمام معاملات کو پبلک مین لے آیا جاے۔

البتہ ہم کو اصولاً اسمین شک ہے کہ کیا اس وقت کوئی انتظامیہ کمیٹی یتیم خانہ اسلامیہ کی موجود ہے؟

ہم امید کرتے ہین کہ یتیم خانہ اسلامیہ کے تمام معاملات و حالات جلد پبلک مین لاے جائینگے اور اسکا فیصلہ پبلک کی راے کے موافق کیا جائیگا اور جلد ایک عام جلسہ مسلمانان کانپور کا طلب کیا جائیگا نیز اسمین یہ کوشش کرنا چاہیے کہ زائد سے زائد مسلمانان کانپور شریک ہو سکین۔

بہتر ہو کہ اس عام جلسہ مین کسی قسم کے قیود نہ عائد کیے جائین گے اور اگر کچھ شرائط کرنا ضروری ہی سمجھے جائین تو فوراً ان شرائط سے مسلمانان کانپور کو مطلع کر دینا چاہیے۔

میونسپل معاملات

میونسپل بورڈ نے صنعتی تعلیم کے واسطے ایک اسکیم تیار کی ہے اور آئندہ سال دس ہزار روپیہ اس کام مین خرچ کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اگر اسقدر روپیہ گورنمنٹ سے وصول ہوا تو ایک اسکول اچھی طرح قائم ہو جائیگا۔

روپیہ لے کر سڑکون کے نام رکھنے کے معاملہ پر میونسپل بورڈ مین بڑی گرم بحث رہی مگر آخر مین یہ طے پایا کہ روپیہ لے کر سڑکون کے نام نہ رکھے جائین بلکہ محض عزت اور پبلک خدمات کے خیال سے لوگون کے نام پر سڑکون کے نام رکھے جائین۔ فیصلہ مناسب ہوا ورنہ بڑی دقت ہو جاتی۔

میونسپل مقدمون کے واسطے ایک تنخواہ دار جج مین رکھنے کی تجویز بہت کچھ بحث و مباحثہ کے بعد بورڈ نے نامنظور کر دی اور یہ طے کیا گیا کہ اگر ضرورت ہو تو آنریری مجسٹریٹون کی تعداد مین اضافہ کی درخواست کی جاے۔ ممکن ہے کہ اس صورت مین بہت سے امیدوار کامیاب ہو جائینگے۔

افسانہ

دل کے پھپھولے

(از جناب احمد حسین خان صاحب ایڈیٹر شباب اُردو لاہور)

میرا نام متھورام ہے میرے والد سرگباشی اچھے نواب کے داروغہ تھے ہندو اور مسلمان کا داروغہ اس وقت انوکھی بات نہ تھی تعصب کی وبا ہندوستان میں طاعون کی طرح اب پھیلی ہے اس وقت نہ تھی میرے پتاجی کی تنخواہ تو صرف پچاس روپیہ ماہوار تھی لیکن اُنھیں چار پانچسو روپیہ ماہوار کی بالائی آمدنی تھی گھر کا انتظام، توشہ خانہ کا اہتمام خرید و فروخت کا کام وصول کرایہ، برداشت قرضہ، غرض سب کچھ ان کے ہاتھ میں تھا اچھے نواب لکھنؤ کے رئیس اعظم تھے پُرانے خلیفن کے بزرگ تھے، دس پندرہ ہزار ماہوار کی آمدنی تھی گیارہ ہزار ماہوار خرچ تھا۔ پچاس سال کی عمر میں جب کہ اولاد سے مایوس ہو چکے تھے خدا نے اُنھیں صاحب فرزند کیا اور میٹھے نواب پیدا ہوئے افسوس کہ باپ بیٹے کی خوشیاں نہ دیکھ سکا۔

میٹھے نواب کے ابھی دودھ کے دانت تھے کہ سر سے باپ کا سایہ اُٹھ گیا اور بیگم صاحبہ کے بیجا لاڈ نے انہیں برباد کر دیا۔ بچپن میں انکی پرورش لڑکیوں کی طرح ہوئی ناک کے لیے نتھ اور کانوں کے لیے بالیاں بنوائی گئیں ہاتھوں میں چوڑیاں پہنائی گئیں۔ انہیں مہندی لگانا، کاجل سے آنکھیں اور گلگونہ سے چہرہ سجانا سکھایا گیا اور میٹھے نواب بالکل زنانہ طبیعت کے ہو گئے جوان ہوئے تو انکی نازک مزاجی حد سے بڑھ گئی، آپ اُمی محض تھے صرف اپنا نام لکھنا جانتے تھے جب میں نے ہوش سنبھالا تو انکی عمر تیس سال کی تھی شہر کے تمام لچے، شہدے، غنڈے، مدکی، چرسی، افیونی، بھانڈ و باز انکے حاشیہ نشین تھے۔ کلن اور چھن آپ کے مصاحب خاص تھے کلن کال چوار ہی اور چھن دعادت شرابی تھا انکی صحبت نے میٹھے نواب کو کہیں کا نہ رکھا ہر وقت نشہ میں غلطاں رہنے لگے انکی نازک مزاجی کا ایک قصہ مجھے یاد ہے ایک بار آپ کو پتنگ بازی کا شوق چرایا خوشامدیوں نے صلاح دی کہ اس فن میں کمال حاصل کرنے میں کسی اُستاد سے پتنگ بنانا سکھنا چاہیے۔ پھر کیا تھا اُستاد پیرو مشہور پتنگ ساز لاہور سے بذریعہ تار طلب ہوا، دوسو روپیہ ماہوار تنخواہ مقرر ہوئی، مگر اُستاد پتنگ باز کا لباس دیکھکر نواب ڈر گئے، اس کا نیلا تہ بند، کشادہ آستین کرتہ اور ایک تار جہل کے پورے تھان کی گلتار پگڑی دیکھ کر نواب صاحب بہت گھبرا گئے۔ اور جب اُستاد پیرو نے اپنی بھدی اور کرخت آواز میں کہا کہ حضور پتنگ کئی قسم کا ہوتا ہے مثلاً چھپہ، پانی، ڈریا لکی، دو بازیرا، سنگی، خربوزہ، کپ، بیلا، پری، مریلا، گلا، مونڈا، کھا، گن وغیرہ تو میٹھے نواب یہ بے تحاشا نام سنکر حواس باختہ ہو گئے اور تھوڑی دیر کے بعد جب ہوش بجا ہوئے، تو کہا اماں یار تم آدمی ہو، کہ رعد یا دل کی طرح گرجتے ہو، بجلی کی طرح کڑکتے ہو، دماغ کے بھنّا دیا ہماری محفل میں ایسا بدتمیز پنجابی رکھنے کا کام نہیں، بس ہم پتنگ بازی سے باز آئے، جلیئے اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھائیے غرض اُستاد پیرو کھڑا کھڑا نکالا گیا۔ آپ کی عقل و فراست کا یہ حال تھا کہ بٹیر بازی سے بہت رغبت تھی ایک بٹیر کا نام صف شکن تھا، دوسرے کا رو ئین تن، تیسرے کا فولاد بدن، اور چوتھے کا تیغ زن تھا، اتفاق سے شہر کی خالہ کا جہاں ان کے چار تھیلے لٹک رہے تھے گذر ہوا۔ اور چاروں بٹیر پہلوانوں کو روئی کی طرح توم کر دھر گئی جب اس سانحہ ہوش ربا کی خبر مصاحبان خاص کو ہوئی تو بہت سٹ پٹائے اور بھولے بھالے نواب کو یقین ہو گیا کہ چاروں بٹیر یورپ کی جنگ عظیم میں آپ کی طرف سے شریک ہو گئے ہیں وہ جانتے تھے کہ آپ کو ان کی جُدائی گوارا نہ ہوگی اس لیے بغیر اجازت چلے گئے کچھ مضائقہ نہیں خدا نے چاہا تو چاروں وکٹوریہ کراس لیکر واپس آئیں گے۔ اور آپ کا نام بڑا ہوگا۔ شرابی، کبابی، افیونی، اور مدکی نواب صاحب بجائے اس کے کہ افسوس کرتے بہت خوش ہوئے جوش مسرت میں ننگے سر ایک پاؤں پر کھڑے ہو گئے اور دعا کی کہ یا الٰہی میرے چاروں بٹیر پہلوان میدان جنگ سے زندہ اور سلامت لکھنؤ میں واپس آئیں اور جب آئیں تو خالی ہاتھ نہ آئیں وکٹوریہ کراس کا تمغہ ضرور ہمراہ لائیں، نواب صاحب ہنگام دعا ایک پاؤں پر کھڑے تھے دعا مانگ کر جب دوسرا پاؤں زمین پر رکھا تو ہائے کہکے بیٹھ گئے کلن اور چھن بھی ازراہ خوشامد بغیر دریافت کیے کہ کیا معاملہ ہے ہائے ہائے کرنے لگے ایک طرف نواب صاحب ہائے ہائے کر رہے تھے اور دوسری طرف کلن اور چھن آخر معلوم ہوا کہ نواب صاحب کا پاؤں کہیں گلاب کے پھول پر پڑ گیا تھا اور ان کے نازک تلوے میں پنکھڑی کا چُبھ گئی اس واقعہ کے ایک ہفتہ بعد کلن اور چھن عجیب انداز سے میٹھے نواب کے دربار میں آئے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے انہیں راکھ پڑی ہوئی تھی اور دونوں کے انگرکھے ماتمی لباس کی طرح سیاہ تھے دونوں آئے اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے نواب صاحب کا کلیجہ دھک دھک کرنے لگا اور لگے وہ بھی بسورنے آخر رو رو کر میٹھے نواب کو اطلاع دی کہ حضور غضب ہو گیا آپکے چاروں شیر دل بٹیر پہلوان میدان جنگ میں کام آئے مگر ان کا نام شہیدان جنگ کی فہرست میں سونے کے حروف میں بحکم سرکار لکھا گیا۔

(۲)

سنہ ۱۹۱۸ء میں، میں نے انٹرنس کا امتحان پاس کیا، افسوس کہ امتحان کا نتیجہ میرے لیے باعث خوشی نہ ہوا، ادھر نتیجہ نکلا اور ادھر میرے والد بزرگوار کو پیام اجل آگیا اور وہ بیٹھے بیٹھے ہمیشہ کے لیے خاموش ہو گئے ڈاکٹروں نے بتایا کہ دماغ کی رگ پھٹنے سے موت واقع ہوئی ہے، میری طبیعت خدا کی شان والد کی طبیعت سے بالکل مختلف تھی، میں نے مدرسہ میں وہ کتابیں پڑھی تھیں جن میں اورنگ زیب کی نسبت لکھا ہے، کہ وہ متعصب تھا، وہ ہندوؤں سے نفرت کرتا تھا اُس نے جزیہ وصول کیا اور اُن لوگوں کو جو مسلمان نہ تھے رسوا کیا ساتھ ہی وہ کتابیں بھی سبقاً پڑھی تھیں جنمیں لکھا ہے کہ مغلیہ خاندان کے آخری بادشاہوں نے سکھوں پر طرح طرح کے ظلم کیے۔ مجھے علاء الدین اور پدمنی کی سرگذشت معلوم ہو چکی تھی مجھے محمود کے ہاتھوں سومنات کی بربادی کی داستان یاد تھی اس لیے طالب علمی کے زمانہ میں میرے خیالات میں عجیب انقلاب پیدا ہو چکا تھا، مجھے مسلمان ایک آنکھ نہ بھاتے تھے میرے دل میں انتقام کی آگ شعلہ زن تھی میرے سینے میں کینے اور عداوت کا سمندر لہریں مار رہا تھا۔ میرا والد ایک مسلمان خاندان کا نمک پروردہ تھا میں ایک نواب کا خانہ زاد تھا مگر تعصب نے عقل کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی باپ کے مرنے پر میں نے نواب صاحب کی ملازمت چھوڑ دی، میری غیرت نے گوارا نہ کیا کہ میں اسی شخص کا نمک کھاؤں جس سے مجھے نفرت تھی حساب کرنے پر معلوم ہوا کہ میراث پدری میں جو جائداد مجھے ملی ہے اس کی مالیت ایک لاکھ سے زیادہ ہے۔ میٹھے نواب کے اخراجات آمدنی سے زیادہ تھے، ہر ماہ قرضہ کی ضرورت دامنگیر رہتی تھی اس لیے مجھے اب معلوم ہوا کہ نواب صاحب کو چالیس ہزار کے قریب روپیہ ہمارا ابھی دینا ہے جو میرے والد نے انھیں بلاسود کے دے رکھا تھا ترک ملازمت کے بعد میں نے بے مروتی سے تقاضا شروع کر دیا پھر احسان فراموش بنکر نالش دائر کر دی اور ڈگری کے اجرا میں نواب صاحب کی ایک کوٹھی اور باغ نیلام کروا کے کوڑی کوڑی وصول کر لی اسوقت میری والدہ زندہ تھی ... سے جب حال معلوم ہوا تو بہت روئی اور کہا او لڑکے تو نے اس شخص کی بے عزتی کی ہے جو تیرے باپ کا ان داتا تھا تو کرت گہن ہے نامراد تو کیا ہوں گیا کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ انہیں کا دیا ہوا ہے جو کچھ تیرے باپ نے کمایا ہے اسی گھر سے آیا ہے آہ تو نے وفا کے نام کو بٹہ لگایا۔ میری والدہ کی بیگمات کے پاس ...... آمد و رفت تھی وہ شرم سے منہ دکھانے کے قابل نہ رہی اور وہ اس صدمہ سے بیمار ہو کر چند دن میں اس جہان سے رخصت ہو گئی۔

(۳)

ہماری شامت اعمال سے فرقہ بندی کی ہوا جو ہندوستان میں چل رہی تھی کالی آندھی بنگئی اس پر یہ اندھیر ہوا کہ ہم میں چند جو فروش گندم نما، خود مطلب، ناعاقبت اندیش انسان اس قسم کے پیدا ہو گئے جو اوروں کے گھر جلا کر آپ تاپتے ہیں جو نفاق کی آگ پر تیل ڈالتے ہیں، جو بدی کے بیج بوتے ہیں اور نیکی کی امید رکھتے ہیں جو بظاہر اپنی قوم کے دوست اور راہ نما ہیں لیکن درحقیقت دشمن ملک، رہزن، اور قزاق اور حضرت یوسفؑ علیہ السلام کے بھائیوں سے بدتر۔ ان لوگوں کی صحبت نے مجھے کہیں کا نہ رکھا اور میں عفریت تعصب بنگیا اب میرا دستور تھا کہ میں جہاں جاتا نفاق کی منادی کرتا تھا میں اپنے ہم مذہب لوگوں کو ہمیشہ رغبت دیتا تھا اغیار سے راہ و رسم چھوڑ دو ان کو قرضہ نہ دو۔ ان کے ہاتھ سودا نہ بیچو۔ اگر تمہارے ماتحت ہیں تو ان کو نقصان پہونچاؤ۔ ان کی ترقی مسدود کردو۔ معمولی قصور پر انہیں ملازمت سے جواب دیدو گمنام ڈلیسی کر کے اپنے افسروں کی شکایتیں کرو۔ ان اخباروں میں جن کے اڈیٹر اندھے اور بہرے ہیں اور جو عناد کی آگ کو سلگانا توسیع اشاعت کا بہترین سامان سمجھتے ہیں، یک طرفہ مضامین لکھنے پر آمادہ کرتے رہو افسوس صد افسوس! میری کوشش نے بناگل کھلایا میں نے دیکھا کہ ان لوگوں اور فرقوں میں جن سے مجھے نفرت تھی رفتہ رفتہ میرے ہمخیال پیدا ہو گئے وہ بھی اپنے برادران ملت میں مقابلہ اور انتقام کی تبلیغ کرنے لگے اور اختلاف کا شگاف بڑھتے بڑھتے سمندر کا پاٹ بن گیا۔ افسوس اب مجھے معلوم ہوا کہ میں نے اپنی قوم کو فائدہ کی جگہ نقصان پہونچایا ہے اور وہ فتنے جو سو رہے تھے انہیں جگا دیا ہے جو مصیبتیں اور آفتیں بنکر فضاے آسمان میں منڈلا رہے ہیں میرا خیال تھا کہ ہمارے منصوبے بارآور ہوں گے اور ہم اغیار کو نیست و نابود کر دیں گے لیکن تجربہ سے معلوم ہوا کہ یہ خیال خام تھا جو منصوبے میں اور میرے ہمخیال سوچتے تھے اس کا ترکی بہ ترکی جواب مل جاتا تھا۔ مثلاً سنگٹھن کا جواب تنظیم اور شدھی کا تبلیغ کی صورت میں نمودار ہوا جابجا فساد ہونے لگے ڈاکے پڑنے لگے مکان اور دوکانیں بازار اور منڈیاں جلائی گئیں دلوں سے اطمینان جاتا رہا اور نظم امن میں عظیم نقص ظہور پذیر ہوا جنون تعصب میں گھر بار چھوڑ کر ادھر اُدھر مارا مارا پھرتا تھا کبھی مدراس میں تھا تو کبھی بمبئی میں آج الہ آباد میں تھا تو کل پنجاب میں آخر اندگر صدیہ ہمیں مجھے معلوم ہوا کہ وہ فیصلہ جس کی رو سے مدیون صرف اس وقت گرفتار اور قید ہو سکتا تھا کہ جب دیگر ہر قسم کی چارہ جوئی سے روپیہ وصول نہ ہو اور بجز اس کے کہ مدیون گرفتار کر کے دیوانی حوالات میں بھیجا جاے زر ڈگری کی وصولی کی اور کوئی صورت نہ ہو منسوخ ہو گیا ہے اور اب اس فیصلہ کی جگہ جدید اور ناطق فیصلہ یہ ہوا ہے کہ ڈگری دار کو اختیار ہے چاہے وہ قرقی جائداد سے یا مدیون کو قید کرا کے اپنا مطالبہ پورا کرے یا دونوں قسم کی چارہ جوئی یکبارگی کرے میں نے اس کو ناضل ججان کے منشا کے خلاف آلہ اذیت بنانے کی کوشش کی مجھے معلوم تھا کہ ڈگری دار فی صدی نناوے میرے ہم مذہب اور مدیون عموماً تمام اغیار ہوتے ہیں میں نے ساہوکاروں کو سمجھایا اور ورغلایا اور یہ کہا کہ پہلے گرفتاری اور قید کی کارروائی کرو۔ قرقی کی درخواست کی ضرورت نہیں جب مدیون صاحب جائداد جیل میں چلا جاے تو اس کی عدم موجودگی میں اس کی جائداد کوڑیوں کے مول نیلام کرا دو افسوس یہ تجویز بھی کار آمد ثابت نہ ہوئی قید ہو کر مدیون اور انکے متعلقین تشدد پر اُتر آے اور بغرض انتقام نہ صرف ڈاکے ڈالکر ضروریات جلانے پر تیار ہوے بلکہ انکے خون کے پیاسے ہو گئے مجھے یقین تھا کہ اغیار کو ذلیل اور برباد کر کے تمام اعلیٰ عہدے ہم اپنی جاگیر بنالیں گے لیکن یہ امید بھی بر نہ آئی باہمی عناد اور خانہ جنگیوں سے ہم سرکار کی نظروں سے گر گئے ہمیں متفق دیکھ کر سرکار نے جو ہمیں چیف جج، اڈوکیٹ جنرل اگزیکیٹو کونسل کے ممبر اور گورنر بنا رہی تھی دل سخت کر لیا اور ہم گھر کے رہے نہ گھاٹ کے۔

(۴)

شام کو جلسہ میں میرا لکچر تھا اشتہار تقسیم ہو چکے تھے کلکتہ میل سے میرے ہمخیال گروہ کا رہنما صدارت کے لیے آنے والا تھا لوگ جلوس کے لیے تیاریاں کر رہے تھے، علی الصباح میں جوبلی گھاٹ کی طرف ہوا خوری کو گیا دریا کے کنارے میں نے ایک سادھو دیکھا جس کا خوبصورت چہرہ نور جلال سے منور تھا میں اس کے پاس بیٹھ گیا اور جیب سے ایک روپیہ نکال کر نذر دیا سادھو کی آنکھوں میں خون اُتر آیا غضبناک ہو کر بولا یہ میرے لیے کیا لایا ہے میں نے دیکھا جہاں میں نے روپیہ رکھا تھا وہاں روپیہ کی جگہ ایک زرد بچھو ڈنک مار رہا ہے میں حیران ہو کر سادھو کا منہ تکنے لگا سادھو گرج کر بولا کہ تم اور تمہارے ہمخیال ہندو ہوں یا مسلمان بھارت ماتا کے دشمن ہیں تم لوگ قحط اور وبا سے بدتر ہو جو کام وبائیں پانی اور ہوا کے ذریعہ کرتی ہیں تم اخباروں کی وساطت سے کرتے ہو تمہارے ہمخیال اڈیٹر اگر ہندو ہیں تو اپنی برادری کے لیے چتائیں اور اگر مسلمان ہیں تو اپنی قوم کے لیے قبریں تیار کر رہے ہیں بھائی بھائی کا گلا کاٹ رہا ہے عقل کے اندھو محبت اور مروت سے انسان شیروں اور درندوں کو غلام بنا لیتے ہیں تو کیا محبت اور پیار سے انسان انسان کا حلقہ بگوش نہ ہوگا یہ کہکر وہ مہاتما اُٹھ کھڑا ہوا اور وہاں سے چلدیا مگر اس کی آنکھوں میں ایک بجلی تھی جو گری اور اپنا کام کر گئی یعنی میری کایا پلٹ گئی، شام کو لکچر سے پہلے صاحب صدر سے ملاقات ہوئی تو میں نے جلے دل کے پھپھولے پھوڑے وہ بولے کہ تم سچ کہتے ہو اس وقت تک تو ہماری کوشش

بحکم جناب مولوی سید ضیاء الحسن صاحب سب جج بہادر اٹاوہ

سمن واسطے قرارداد تنقیح طلب

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

بعدالت ایڈیشنل سب ججی اٹاوہ ضلع مینپوری

نمبر مقدمہ ۵۴ سنہ ۱۹۲۶ء

پھول سنگھ و رنجیت سنگھ و چھوٹے سنگھ پسران بھبوتی سنگھ اقوام ٹھاکر ساکنان موضع بچھائیں گاؤں پرگنہ و ضلع اٹاوہ مدعی

بنام منشی سنگھ ولد ٹھاکر رنجیت سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع گوپال پور پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور متعلقہ منصفی کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ۳۱۹۶ روپیہ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۵ ماہ فروری سنہ ۱۹۲۷ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعویٰ کی کرو اور تم کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو۔

تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ یکم ماہ فروری سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

دستخط منصرم
عدالت سب ججی اٹاوہ
(مہر عدالت)

بحکم جناب مولوی سید ضیاء الحسن صاحب سب جج بہادر اٹاوہ

نوٹس بنام مدعا علیہ نابالغ اور ولی کے

(آرڈر ۳۲ - قاعدہ ۳)

بعدالت ایڈیشنل سب ججی اٹاوہ ضلع مینپوری

مقدمہ نمبر ۵۴ بابت سنہ ۱۹۲۶ء

پھول سنگھ و رنجیت سنگھ و چھوٹے سنگھ پسران بھبوتی سنگھ اقوام ٹھاکران ساکنان موضع بچھائیں گاؤں پرگنہ و ضلع اٹاوہ مدعی

بنام منشی سنگھ ولد ٹھاکر رنجیت سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع گوپال پور پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور متعلقہ منصفی کانپور

ولی صوبہ دار سنگھ و رامچندر نابالغان مدعا علیہ

بنام منشی سنگھ ولی صوبہ دار سنگھ و رامچندر نابالغان۔

ولی قدرتی مدعا علیہ نابالغ مذکور

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ مدعا علیہ نابالغ کا ایک ولی تم منشی سنگھ دوران مقدمہ مقرر کیا جائے لہذا تم نابالغ کو اور تم منشی سنگھ ولی کو اس کی رو سے اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تعمیل اطلاع نامہ ہذا سے ۲۵ فروری سنہ ۱۹۲۷ء کے اندر ایک درخواست اس عدالت میں نسبت اپنے یا کسی دوست مدعا علیہ نابالغ کے ولی دوران مقدمہ مقرر کیے جانے کی نسبت نہ گذرانو گے تو عدالت تم کو یا کسی اور شخص کو نابالغ مذکور کا ولی مقرر کر دے گی۔

آج بتاریخ یکم ماہ فروری سنہ ۱۹۲۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط منصرم
عدالت سب ججی اٹاوہ
(مہر عدالت)

بحکم جناب مولوی سید محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر ۴ سنہ ۱۹۲۷ء انسالونسی

رام کشن ولد ساہو رام مہاجن ساکن موضع رام نگر گدودھی ڈاکخانہ مندھنا پرگنہ و ضلع کانپور سائل

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ بالا میں رام کشن سائل نے درخواست انسالونسی حسب دفعہ ۱۳ ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۲۰ء منجر قرار دے جانے دیوالیہ عدالت ہذا میں گذرانی ہے اور جس کی سماعت کے واسطے ۲ ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء عدالت ہذا میں مقرر ہوئی ہے لہذا ہر خاص و عام کو ذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کو کچھ عذر نسبت درخواست سائل مذکور ہو تاریخ مذکور پر اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر پیش کرے۔

المرقوم ۷ فروری سنہ ۱۹۲۷ء

بحکم ہر دستخط
منصرم عدالت
(مہر عدالت)

اجلاس کونسل پنجاب و متوسط

پنجاب کونسل کا بجٹ سیشن ۲۸ فروری سے ایوان کونسل میں شروع ہوگا۔

قانونی کونسل ممالک متوسط کا بجٹ سیشن ۳ مارچ سے شروع ہوگا۔

طہران ۲۷ جنوری آج پہلی مرتبہ ایک عام مقامی اور غیر ملکی محکمہ پولیس کی قائم کیا گیا ہے۔

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء ممالک مغربی و شمالی،

بعدالت جناب حاکم پرگنہ بہادر ڈیراپور مقام کانپور

مقدمہ نمبر ۳۳

چونکہ بمقدمہ نالش پنڈت کشن نراین بنام تم پہان وغیرہ کے جو عدالت مین فیصل ہوا ایک ڈگری بقایالگان بتاریخ ۱۵ ستمبر سنہ ۱۹۲۶ء صادر ہوئی اور مبلغ مالیہ ۱۴۹/۴/۵ جواب از روی ڈگری مذکور واجب الادا ہین ان کی تفصیل حاشیہ پر درج کی جاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	94	9	2
خرچہ نالشی	36	1	3
سود بابت زر اصل و خرچہ نالش	16	10	-
خرچہ اجرائے ڈگری	4	-	-
سود بابت خرچہ اجرائے ڈگری	-	-	-
میزان	149	4	5

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے۔

لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم گنگو ولد میکوا قوم دہانک ساکن و وکاشتکار ڈیراپور ضلع کانپور مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ۱۴۹/۴/۵ جو از روے ڈگری کے واجب الادا ہین عدالت مین پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتون سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیون نہ کیے جاؤ۔

تفصیل آراضی

پرگنہ	موضع	محال	تھوک	پٹی	نمبر کھیت کا	رقبہ کھیت کا	
ڈیراپور	ڈیراپور				۲۲۶	۱۴ / ۹	عہ
					۲۲۷	بیگھہ ۴	"
					۲۲۸	بیگھہ ۱۵	"
					۲۲۹	۱۲ / ۱۲	[illegible]
					۲۳۰	۱۵	[illegible]
					۳۱۰	۱۷	"
					۷۲۰ / ۳	۴ بیگھہ ۱۶ / ۱۰	[illegible]
					۸ قطعہ	۱۰	[illegible]

مہر عدالت دستخط حاکم عدالت

بدست عوام فروخت کے لیے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

آرڈر ۵۔ قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء

بعدالت جناب حاکم پرگنہ صاحب بہادر بھوگنی پور مقام کانپور

نمبر مقدمہ ۴۸ بقایالگان

دیوکشن زمیندار موضع عالم پور پرگنہ بھوگنی پور مدعی

بنام متھرا کن وکھومان و نیتوکمان و سمیر نابالغان بولایت مساۃ بھوریا مادر خود قوم گڈریہ ساکن موضع عالم پور پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور حال موضع دہنوپور پرگنہ اوریا ضلع اٹاوہ مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایالگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۵ ماہ فروری سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے بمقام ستاباکھڑا اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو جنکی شہادت پر بز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲ ماہ فروری سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت دستخط حاکم عدالت

اطلاع

(۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بہ این مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جائے اور جب دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اسی سے پیش کرائی جائے لیکن بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت مین داخل کرکے اس امر کی درخواست گذرانو۔

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ مع خرچہ نالش عدالت مین داخل کردو تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری کی جو تمہاری ذات یا مال یا دونوں کے خلاف ہو کرنا نہ پڑے۔

اہل ایران اور حج

مصری جریدہ "الاہرام" کا نامہ نگار بیروت سے اطلاع دیتا ہے کہ ایرانی حجاج کی دو موٹرین دمشق آئی ہین امسال حکومت ایران نے حج کی اجازت دیدی ہے، خیال ہے کہ امسال ایرانی حجاج بہ تعداد کثیر آئینگے

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ ۱۶ فروری سنہ ۱۹۲۷ء

ریویوز

عربی طب

ہمارے مکرم جناب مولانا حافظ حکیم خواجہ شمس الدین صاحب لکھنوی نے عربی طب پر ایک عالمانہ اور فاضلانہ لکچر مسلم اکاڈمی منعقدہ ۲۶ راگست سنہ ۱۹۲۶ء میں دیا تھا جس نامی پریس لکھنو نے اب طور کتاب کے شائع کر دیا ہے وہ اس وقت ہمارے سامنے ہے۔

جناب حکیم صاحب موصوف نے اس لکچر میں عربی طب کی پوری تاریخ نہایت شرح وبسط کے ساتھ بیان کی ہے اور آپ نے یہ ثابت کیا ہے کہ طب یونانی نے کس کس سنہ میں کس کس طرح ترقی کی ہے اور اس کی کیا حالت رہی ہے اور اسلام نے اس طب یونانی کو کس درجہ کو پہونچایا نیز آپ نے نہایت دلچسپ انداز و سلیس عبارت میں طب کے اصول و ضوابط بھی بیان فرمائے ہیں۔

حکیم صاحب موصوف نے اس خشک اور محض تاریخی لکچر کو جس قدر دلچسپ بنا دیا ہے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ صرف آپ ہی کا حصہ ہے ہم اس کامیاب لکچر پر جناب حکیم صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ آپ وقتاً فوقتاً طب کے متعلق اس قسم کے پر از معلومات لکچر دیتے رہیں گے۔

شائقین منیجر نامی پریس لکھنو سے ۸ر میں طلب فرما سکتے ہیں۔

مثنوی سحر

سنسکرت کے مشہور و معروف شاعر کالی داس کے تخیل کی یہ مثنوی مرہون منت ہے کالی داس نے جس خوبی کے ساتھ شکنتلا کی زبانی راجہ دشینت کو مخاطب کیا ہے اور جو جذبات دکھلائے ہیں وہ صرف کالی داس ہی کا حصہ تھا۔

دشینت و شکنتلا کا ترجمہ ہمارے مکرم جناب منشی اقبال ورما سحر ہتگامی نے کیا ہے جن سے دنیائے ادب خوب واقف ہے۔

اگرچہ ہمارے سامنے کالی داس کی اصل مثنوی نہیں ہے مگر باوجود اس کے ہم مثنوی سحر کو دیکھ کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ غالباً سحر صاحب ترجمہ میں بہت کچھ کامیاب ہوئے ہیں۔ سحر صاحب نے ترجمہ میں وہ تمام خوبیاں پیدا کر دی ہیں جس کے لیے یہ مثنوی مشہور ہے۔

مثنوی نہایت سلیس اور دلکش انداز میں نظم کی گئی ہے شائقین منیجر زمانہ کانپور سے طلب کر سکتے ہیں قیمت درج نہیں ہے مگر غالباً ۶ر ہو گی۔

سفر حجاز

جناب حاجی خطیب قادر بادشاہ صاحب رئیس وانمباڑی، ارکاٹ نے سنہ ۱۹۰۶ء میں حجاز کا سفر کیا تھا اور آپ نے دوران سفر میں متعدد خطوط اخبار مخبر دکن مدراس کو روانہ کیے تھے جو بہت کچھ معلومات سے پر تھے اب ان تمام خطوط کو مجموعی حیثیت سے آپ کے صاحبزادے یعنی خطیب عبدالرشید صاحب نے سفر حجاز کے نام سے شائع کیا ہے کتاب ۲۲x۱۸ پر ہے اور ۱۳۶ صفحہ میں قیمت صرف ۸ر شائقین خطیب عبدالرشید صاحب نمبر ۷۸ گودون اسٹریٹ مدراس سے طلب کر سکتے ہیں۔

اخبار متعلم

جنوری کے آخر ہفتہ میں گور پرشاد کھتری اسکول میں نمائش تھی اس موقع پر طلبائے اسکول نے ایک اخبار متعلم نامی نہایت آب وتاب کے ساتھ شائع کیا تھا جس کی ایک کاپی ہم کو بھی موصول ہوئی ہے۔

اخبار متعلم فلس کیپ سائز کے ۱۶ صفحات پر علاوہ رنگین ٹیٹل کے شائع ہوا ہے اور کاغذ آرٹ پیپر لگایا گیا ہے لکھائی چھپائی اگرچہ کاغذ کی مناسبت سے موزوں نہیں تاہم اچھی ہے۔

مضامین نظم و نثر بھی اچھے ہیں۔

بابو رامچندر صاحب سکسینہ منیجر متعلم اسکول اس پرچہ کے روح رواں تھے اور آپ ہی نے اس پرچہ کی تیاری میں نہایت جانفشانی سے کام لیا ہے ہم اس پرچہ کی کامیابی پر بابو رامچندر صاحب سکسینہ کو مبارکباد دیتے ہیں۔

کافوری جنتری

ہندوستان کے مشہور و معروف ڈاکٹر ایس کے برمن کلکتہ کی کافوری جنتری سنہ ۱۹۲۷ء مع فہرست ادویات کے ہم کو موصول ہوئی ہے جنتری نہایت عمدہ کاغذ و لکھائی چھپائی کے ساتھ شائع ہوئی ہے اس مرتبہ خصوصیت یہ ہے کہ ٹیٹل کے آخری صفحہ پر شیخ سعدی کی تصویر شائع کی گئی ہے۔ اس دواخانہ کی دوائیں بھی نہایت مجرب ہوتی ہیں۔ شائقین ڈاکٹر ایس کے برمن پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ سے مفت طلب فرما سکتے ہیں۔

میورمل۔ میورمل کانپور نے اپنا کارڈ کلنڈر ہمارے پاس بھیجا ہے یہ کارڈ کلنڈر سنہ ۱۹۲۷ء نہایت خوشنما اور [illegible] ہے یہ کانپور کا مشہور و معروف کارخانہ ہر ایک قسم کے کپڑے نہایت عمدہ دیسی و ولایتی کے بناتا ہے۔

بڑی جنتری کانپور کی مشہور و معروف بڑی جنتری سنہ ۱۹۲۷ء نہایت آب وتاب کے ساتھ انتظامی پریس کے زیر اہتمام شائع ہو گئی ہے قیمت قسم اعلیٰ ۱۲ر قسم دوم ۶ر قسم سوم ۴ر قسم چہارم ۲ر شائقین منیجر انتظامی پریس کانپور سے طلب فرما سکتے ہیں۔

آئینہ ادب۔ اس نام کا ماہوار رسالہ کانپور سے زیر ادارت جناب ابوالفاضل راز چاندپوری جنوری سے شائع ہونا شروع ہوا ہے جناب راز چاندپوری ایک مشہور و معروف ادیب و شاعر ہیں اور دنیائے ادب آپ سے بخوبی واقف ہے۔ آپ کی زیر ادارت آئینہ ادب کا شائع ہونا اس بات کی کافی دلیل ہے کہ یقیناً ادبی خوبیوں سے مالامال ہوگا جنوری کا رسالہ آئینہ ہمارے سامنے ہے اسمیں جو مضامین نثر و نظم کے شائع ہوئے ہیں وہ بہترین ہیں اور اگر جناب راز چاندپوری کی توجہ اس پر کافی رہی تو ہمارا خیال ہے کہ آئینہ بہت جلد ادبی دنیا میں ایک ممتاز درجہ حاصل کر لے گا۔

شائقین منیجر رسالہ آئینہ ادب کانپور سے نمونہ منگوا سکتے ہیں

آئینہ کانپور

یتیم خانہ اسلامیہ

یتیم خانہ اسلامیہ کانپور کا جلسہ انتظامیہ ۱۳ فروری ۵ بجے شام کو زیر صدارت جناب خانبہادر حافظ محمد حلیم صاحب منعقد ہوا۔ مگر نہایت افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ ممبران انتظامیہ نے باوجود اسقدر اہم جلسہ ہونے کے اسمیں شرکت کی ضرورت محسوس نہیں کی اور علاوہ جناب صدر کے صرف ۵ حضرات نے شرکت کی تکلیف گوارا فرمائی یعنی جناب مولوی حاجی فضل حسین صاحب، منشی تجمل حسین صاحب، مولوی عبدالرؤف صاحب ڈاکٹر عبدالکریم صاحب، مولانا کرم علی صاحب۔

جناب صدر نے فرمایا کہ آج حسابات کے متعلق رپورٹ پیش ہونے والی ہے مگر چونکہ یہ رپورٹ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب سکریٹری کی غیر موجودگی میں مرتب ہوئی ہے اس لیے انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ رپورٹ ان کے سامنے پیش کر کے ان سے جوابات حاصل کیے جائیں اس لیے میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ رپورٹ آج نہ پیش ہو اور جواب لینے کے بعد مع جوابات کے رپورٹ مجلس انتظامیہ کے سامنے پیش ہو اس تجویز کو سب نے منظور کیا اور پاس کی گئی۔

مولوی حاجی فضل حسین صاحب نے ذیل کی دو تجویزیں پیش کیں جو منظور ہوئیں۔

(۱) کہ چونکہ حاجی عبدالسلام صاحب و حافظ احمد اللہ صاحب مجلس انتظامیہ کے ممبر نہیں اور انھیں دونوں حضرات نے حسابات جانچ کیے ہیں اس لیے ضروری ہے کہ ممبران انتظامیہ کے قائمقامان بھی جوابات لیتے وقت موجود ہوں چنانچہ طے ہوا کہ جناب صدر مجلس انتظامیہ کی طرف سے سکریٹری سے جوابات لیتے وقت موجود رہیں۔

(۲) آپ نے تجویز کیا کہ رپورٹ کی نقل مع جوابات کے ہر ایک ممبر کے پاس جلسہ سے قبل بھیجدی جائے چنانچہ یہ تجویز بھی منظور کر لی گئی۔

سکریٹری صاحب کا استعفیٰ پیش ہوا مگر آئندہ کے لیے اس کو ملتوی کر دیا گیا۔ مولانا کرم علی صاحب نے ماہ جنوری کا حساب برغرض منظوری پیش کیا مگر مولوی فضل حسین صاحب کی تجویز پر خود مولوی فضل حسین صاحب اور منشی تجمل حسین صاحب جانچ کے لیے مقرر کیے گئے۔ اور جلسہ بہ شکریہ صدر برخاست ہوا۔

احتجاجی جلسہ

مولوی قاری عبدالرحیم صاحب مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور و سکریٹری ہمکو اطلاع دیتے ہیں کہ:-

مسلمانان کانپور میں یہ سنکر کہ قانون رجسٹری نکاح و طلاق کی تحریک کونسل میں پیش ہے سخت پریشانی تھی چنانچہ ۱۱ر فروری یوم جمعہ جامع مسجد میں ایک جلسہ بصدارت حضرت مولانا خان زمان صاحب صدر مدرس مدرسہ جامع العلوم منعقد ہوا اور بالاتفاق رائے یہ قرار پایا کہ ہم مسلمانان کانپور قانون رجسٹری نکاح و طلاق کی تحریک کو مداخلت فی الدین سمجھکر نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور طے پایا کہ صوبہ کی گورنمنٹ سے یہ جلسہ درخواست کرے کہ یہ قانون پاس کرنا ہمارے مذہب اسلام میں دست اندازی کرنا ہے لہذا اس کو نہ پاس کیا جائے۔ چنانچہ گورنر صاحب یو۔پی کو بذریعہ تار مطلع کیا گیا ہے۔

لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس

نئی دہلی ۱۰ فروری لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس آج پھر انعقاد پذیر ہوا

سوالات

تقریبًا ۴۰ سوالات کے جواب دیئے گئے۔

سر پرسوتم داس ٹھاکر داس کے ایک سوال کے جواب میں سر بیسل بلیکٹ نے بتایا کہ ۴۴ تجارتی اور پبلک جماعتوں نے اسٹرلنگ کو پنس شرح تبادلہ کے متعلق رائے دی ہے فنانس ممبر نے سب کے نام پڑھکر سنائے۔

ریلوے ایکٹ کی ترمیم

سر پرسوتم داس نے دوسرے رزولیوشن کے ذریعہ سے اکورتھ کمیٹی کی رپورٹ پر توجہ دلائی تھی اس رپورٹ میں یہ مشورہ دیا گیا تھا کہ شرح محصول کی تعین کرنے والی عدالت کے جبر میں زمانہ حال کے ترقی اور حالات ہند کی روشنی میں ریلوے ایکٹ میں ترمیم کی ضرورت کی جانچ پر مقرر کیے جائیں مسٹر پارسنس نے اس کے جواب میں کہا کہ ریلوے ایکٹ میں ترمیم اور نظر ثانی کے متعلق وقتاً فوقتاً مختلف مقامی گورنمنٹوں کی جانب سے جو مشورے موصول ہوتے رہے وہ زیر غور ہیں اور یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ اس مسئلہ پر مشیر کمیٹی شرح محصول سے مشورہ لیا جائے مسٹر ایم کے اجاری سوال کے ذریعہ چند معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے لیکن پریسیڈنٹ نے اجازت نہیں دی۔

مشیر کمیٹی شرح محصول

مسٹر پارسنس کے جواب پر سر پرسوتم داس نے ضمنی سوالات کیے اور انہیں بتایا گیا کہ ایکٹ کی ترمیم کے لیے مسودہ کی تیاری کا کام بعد میں کیا جائیگا۔

مسٹر چیٹی:۔ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ مشیر کمیٹی شرح محصولات کے پاس کوئی کام نہیں ہے۔ (قہقہہ)

صدر نے اعلان کیا کہ سر ٹی سری نواس آئنگر کی جگہ جنہوں نے استعفی دیدیا ہے چیرمینوں کے پینل میں مسٹر مودی کا انتخاب کیا گیا ہے۔

کرنسی بل کا التوا

ہوم ممبر نے اعلان کیا کہ گورنمنٹ ہند نے کرنسی بل کے سوال پر مزید کار روائی کیے جانے کی بابت خوب اچھی طرح غور کرنے کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ کرنسی بل کو ۷ اگست تک ملتوی کر دیا جائے۔ اس فیصلہ کی وجہ سے کسی خاص تناسب پر بجٹ کی تیاری مشکل ہو گئی ہے

قانون ضمانت

مسٹر ایم ایس اینی کی درخواست پر اسمبلی نے ۱۱ ممبروں کا انتخاب جو قانون ضمانت سنہ ۱۹۲۰ء میں ترمیم کے لیے انتخابی کمیٹی میں بیٹھیں گے۔

قانون دیوالیہ

اس کے بعد ہوم ممبر نے پریسیڈنسی ٹاؤنس انسالوینسی ایکٹ سنہ ۱۹۰۹ء اور پراونشل ایکٹ سنہ ۱۹۲۰ء میں ترمیم کے لیے ایک مسودہ قانون پیش کیا۔

قانون میعاد میں ترمیم

ہوم ممبر نے تحریک کی کہ قانون میعاد سنہ ۱۹۰۸ء میں ترمیم کرنے کی غرض سے ایک مسودہ قانون پر غور کیا جائے ہوم ممبر نے کہا کہ ہائی کورٹوں نے مجوزہ تغیرات اور تبدیلیوں کی حمایت میں رائے دی ہے۔

مسٹر دورا سوامی آئنگر نے تحریک سے اختلاف کرتے ہوئے کہا کہ میں نے کوشش کی کہ مسودہ ایک منتخب کمیٹی کے سپرد کیا جائے لیکن ہوم ممبر نہ مانے بنا بریں میں اس تحریک سے اختلاف کرتا ہوں۔ مسٹر محمد یعقوب نے منتخب کمیٹی کے حق میں رائے دی، ہوم ممبر نے اختلاف کیا اور کہا کہ اصول بالکل صاف اور واضح ہے میں چاہتا ہوں کہ اس مسئلہ پر فورا غور کیا جائے اور مسٹر دورا سوامی آئنگر کی اس ترمیم پر بحث مرکوز ہو گی کہ دفعہ ۵ میں حسب ذیل الفاظ کا اضافہ کیا جائے یا اس قطعی ڈگری کی تاریخ ایک ایسے مقدمہ میں صادر ہوئی ہو جس میں کوئی رقم وصول کردہ ڈگری وار جمع کرانے کا کسی ڈگری کے سلسلہ میں حکم دیا گیا ہو ممبر قانون نے جانا تو آج کیا جا سکتا تھا تحریک پہلی نظر میں خاصہ کے اندر معلوم ہوتی ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ ہوم ممبر کے اعتراضات سن لوں۔

ہوم ممبر کے اعتراضات

ہوم ممبر نے بیان کیا کہ صدر کو یہ دیکھنا چاہیے کہ مجلس کے کام میں بار بار مداخلت نہ ہو گورنمنٹ کو اپنے کام کے تعین کا حق ہے اور اس میں مجلس کی خواہش اور مرضی کو کوئی دخل نہیں ہے ہوم ممبر نے بیان کیا کہ معاملہ اہم نہیں ہے۔

سر پرسوتم داس ٹھاکر داس

سر پرسوتم داس ٹھاکر داس نے کہا کہ آج کی تحریک التوا جس قدر مضبوط بنیاد پر ہے اس قدر مضبوط بنیاد پر کوئی دوسری تحریک التوا کبھی پیش نہیں ہوئی تھی اور یہ معاملہ زبردست پبلک اہمیت رکھتا ہے خصوصًا اس وجہ سے یہ اور اہم ہو گیا ہے کہ ریلوے بجٹ اسی مہینہ کے تیسرے ہفتہ میں پیش ہوگا اور تناسب کی وجہ سے اخراجات میں کروڑوں روپیہ کا فرق ہو جائے گا۔

فنانس ممبر

سر بیسل بلیکٹ نے اس کے جواب میں کہا کہ سر پرسوتم داس نے یہ نکتہ صرف اسی وجہ سے اٹھایا ہے کہ اپنے اعتراضات کو زیادہ مضبوط کریں۔ سر پرسوتم داس کو ریلوے بجٹ پر بہت کم ووٹ دینے کی نوبت آئیگی (قہقہہ)

مسٹر چیٹی

مسٹر شنمکھم چیٹی نے سر پرسوتم داس سے اتفاق کرتے ہوئے مباحثہ کی ضرورت پر زور دیا تا کہ اسمبلی کو تناسب کی بناء پر ریلوے بجٹ مرتب کرنے کا موقع مل سکے۔

تحریک کی اجازت

صدر نے کہا کہ میں تحریک التوا کی اجازت دینے پر تیار نہ تھا تا وقتیکہ واضح طور پر اس کی ضرورت ظاہر نہ کیجائے گورنمنٹ یہ نہیں کہہ سکتی کہ معاملہ اہم نہیں ہے کیونکہ اگزیکیٹو کونسل میں اس سوال پر غور کرکے گورنمنٹ اس کی اہمیت خود تسلیم کر چکی ہے بنا بریں میں تحریک کو باقاعدہ قرار دیتا ہوں۔ اور بحث کے لیے چار بجے ۔۔۔

برقیات

انگریزی پارلیمنٹ کا افتتاح

لندن ۸ فروری آج جس وقت ملک معظم نے ایوان پارلیمنٹ کا افتتاح فرمایا تو مجمع میں برو نجات کے ایک صد اشخاص ایسے تھے جو لیگ آف ایمپائر کا نشان لگائے ہوئے تھے انہیں زیادہ تر عورتیں تھیں جہاں جہاں سے جلوس شاہی گذرتا تھا لوگ نعرہ ہائے مسرت سے خیر مقدم کرتے تھے۔ آج دار الامراء جگمگا رہا تھا رنگا رنگ کی پوشاکیں اور وضع وضع کے لباس دیکھنے میں آرہے تھے الغرض عجیب عالم تھا۔

بغاوت پرتگال

لندن ۹ فروری لزبن اور آپورٹو سے براہ راست کوئی خبر نہیں آتی پیرس ہوکر جو خبریں آتی یا ادھر ادھر سے ہو کر ملتی ہیں وہ متضاد ہوتی ہیں کہیں تو بتایا جاتا ہے کہ باغیوں کا پلہ بھاری ہے اور وہ غالب آرہے ہیں اور کہیں یہ سنا جاتا ہے کہ گورنمنٹ صورت حال پر قابو پا چکی ہے۔ ایک اطلاع یہ کہتی ہے کہ ریلوے والوں نے عام ہڑتال کردی ہے جس کی وجہ سے فوجی نقل و حرکت میں دقت واقع ہوتی ہے۔

واشنگٹن ۹ فروری امریکن وزیر مختار متعینہ لزبن نے وزیر خارجہ کو مطلع کیا ہے کہ وہاں کے امریکن سفارتخانہ پر لبرٹی بدر الفاون اور سینٹ گنتوش کی گولیاں پڑ چکی ہیں جس کی وجہ سے سفارتخانہ چھوڑ دیا گیا وزیر موصوف نے صورت حال نہایت نازک تبلائی ہے رائٹر ایجنسی کو معلوم ہوا ہے کہ جمہوریہ امریکہ کا ارادہ پرتگال کو جنگی جہاز بھیجنے کا نہیں ہے لیکن انگریزی کروزر کو اور تباہ کن جہاز انگریزی مصالح کی حفاظت کیلئے آپورٹو بھیجے گئے ہیں۔ آپورٹو سے ایک انگریز لوٹا ہے جس نے بیان کیا کہ شہر پر توپوں اور طیاروں سے گولہ باری کی گئی وہ سخت ہولناک تھی تمام سڑکوں پر لاشوں کے ڈھیر نظر آتے تھے۔ گورنمنٹ نے آپورٹو میں تین اخبار بند کردیے اور انکے ایڈیٹروں کو قید خانہ میں ڈالدیا۔

جاپان کا اتفاق امریکن تجویز سے

ٹوکیو ۹ فروری مسٹر کیلوگ نے جو تجویز پیش کی تھی کہ شنگھائی کے بین الاقوامی منطقہ کو قطعی غیر جانبدار قرار دیا جائے اس کی حکومت جاپان کامل طور پر موید ہے

چین پر اطالوی فوج کشی

لندن ۱۰ فروری ڈیلی ٹیلیگراف کا بیان ہے کہ دولت اطالیہ اپنا ایک کروزر اور ایک اور تباہ کن مع ۱۵۰۰ بحری سپاہیوں کے مشرق کی جانب بھیج رہی ہے جو غالباً دیگر جہازوں کی حفاظت کرتا ہوا جائے گا۔

خانہ جنگی پھیلتی جارہی ہے۔

لندن ۱۰ فروری (رائٹر) واشنگٹن کے ایک برقی پیام سے ظاہر ہوتا ہے کہ قونصل خانہ سے یہ رپورٹ موصول ہوئی ہے کہ چین کے علاقہ یونان میں خانہ جنگی پھیلی جارہی ہے یونانفو کے قونصل مسٹر میئرز نے اطلاع دی ہے کہ وہاں کے گورنر تانگ نے حکومت کے خلاف ایک زبردست سازش کا انکشاف کیا ہے۔ اور جنگ ناگزیر معلوم ہوتی ہے۔

امریکن بحری سپاہ کی آمد شنگھائی میں

واشنگٹن ۱۰ فروری محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ میکوس نامی دخانی جہاز مع ۲۵۰ بحری سپاہیوں کے جزائر فلپائن سے چلکر شنگھائی پہونچ گیا ہے۔

غیر ملکیوں کے مقدمات بھی چینی عدالتیں فیصل کرینگی

ہانکاؤ ۱۱ فروری مسٹر او جین چین وزیر خارجہ حکومت احرار نے قونصلیوں کو اطلاع دیدی ہے کہ نظارت سیاسیہ نے اب یہ فرمان جاری کردیا ہے کہ آئندہ سے وہ مقدمات جنمیں اغیار دو جانب مدعی ہوں گے اونکی سماعت مخلوط عدالت میں نہ ہوا کریگی بلکہ ایسے تمام مقدمات چینی سٹی مجسٹریٹ کیا کریں گے اور کوئی ضرورت نہیں کہ عدالت میں قونصل خانہ کا کوئی عہدیدار موجود ہو۔

لندن ۱۲ فروری اس حکم کی اطلاع وزیر خارجہ نے نہیں بلکہ سٹی مجسٹریٹ نے دی ہے یہ حکومت کانٹن کا پہلا قدم ہے جس سے اغیار کے حقوق خارج از مملکت منسوخ ہوتے ہیں

ابن سعود اور امام یمن میں زبردست لڑائی

الاہرام کا نامہ نگار مقیم بیروت رقمطراز ہے کہ حجاز نے یمن کے خلاف اعلان جنگ کردیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ جانبین میں زبردست جنگ شروع ہوگئی ہے

فارس میں بغاوت

اخبار طوفان لکھتا ہے کہ خورستان میں رہنے والے عربی قبائل نے ایرانی حکومت کے خلاف بغاوت کردی ہے باغیوں اور سرکاری فوجوں میں مقابلہ ہوا نقصانات کی ابتک خبر نہیں آئی حکومت ایران اس شورش کے دبانے اور رفع کرنے کے لیے مناسب تدابیر اختیار کر رہی ہے۔

مسودہ قانون دولت مشترکہ ہندوستان کی پہلی خواندگی

لندن ۱۱ فروری آج دار العوام نے مسٹر لینی اسمتھ کے وضع کردہ "قانون دولت مشترکہ ہندوستان" کی پہلی خواندگی پاس کردی اس قانون کا مقصد یہ ہے کہ سلطنت انگلشیہ کی حدود کے اندر ہندوستان میں ایک دولت مشترکہ قائم کردی جائے۔

دولت روسیہ کے وزیر خارجہ نے مجلس اقوام کے دعوت نامہ کو واپس کردیا اور مجلس اقوام کے سکریٹری کو ایک خط لکھا ہے کہ دولت روسیہ اسمیں شریک...

حکیم صاحب موصوف نے اس خشک اور محض تاریخی لکچر کو جس قدر دلچسپ بنادیا ہے ہم سمجھتے ہیں کہ یہ صرف آپ ہی کا حصہ ہے ہم اس کامیاب لکچر پر جناب حکیم صاحب کو مبارکباد دیتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ آپ وقتاً فوقتاً طب کے متعلق اس قسم کے پر از معلومات لکچر دیتے رہیں گے۔

شائقین منیجر نامی پریس لکھنؤ سے ۶ر میں طلب فرماسکتے ہیں۔

مثنوی سحر

سنسکرت کے مشہور و معروف شاعر کالی داس کے تخیل کی یہ مثنوی مرہون منت ہے کالی داس نے جس خوبی کے ساتھ شکنتلا کی زبانی راجہ دشنیت کو مخاطب کیا ہے اور جو جذبات دکھلائے ہیں وہ صرف کالی داس ہی کا حصہ تھا۔

دشنیت و شکنتلا کا ترجمہ ہمارے مکرم جناب منشی اقبال ورما سحر ہتگامی نے کیا ہے جن سے دنیائے ادب خوب واقف ہے۔

اگرچہ ہمارے سامنے کالی داس کی اصل مثنوی نہیں ہے مگر باوجود اس کے ہم مثنوی سحر کو دیکھکر یہ کہہ سکتے ہیں کہ غالباً سحر صاحب ترجمہ میں بہت کچھ کامیاب ہوئے ہیں۔ سحر صاحب نے ترجمہ میں وہ تمام خوبیاں پیدا کردی ہیں جس کے لیے یہ مثنوی مشہور ہے۔

مثنوی نہایت سلیس اور دلکش انداز میں نظم کی گئی ہے شائقین منیجر زمانہ کانپور سے طلب کرسکتے ہیں قیمت درج نہیں ہے مگر غالباً ۶ر ہوگی۔

سفر حجاز

جناب حاجی خطیب قادر بادشاہ صاحب رئیس وانمباڑی، ارکاٹ نے سنہ ۱۹۰۶ء میں حجاز کا سفر کیا تھا اور آپ نے دوران سفر میں متعدد خطوط اخبار مخبر دکن مدراس کو روانہ کیے تھے جو بہت کچھ معلومات سے پُر تھے اب ان تمام خطوط کو مجموعی حیثیت سے آپ نے...

آئینہ ادب۔ اس نام کا ماہوار رسالہ کانپور سے زیر ادارت جناب ابو الفضل راز چاندپوری جنوری سے شائع ہونا شروع ہوا ہے جناب راز چاندپوری ایک مشہور و معروف ادیب و شاعر ہیں اور دنیائے ادب آپ سے بخوبی واقف ہے۔ آپ کی زیر ادارت آئینہ ادب کا شائع ہونا اس بات کی کافی دلیل ہے کہ آئینہ ادبی خوبیوں سے مالا مال ہوگا جنوری کا رسالہ آئینہ ہمارے سامنے ہے اسمیں جو مضامین نثر و نظم کے شائع ہوئے ہیں وہ بہترین ہیں اور اگر جناب راز چاندپوری کی توجہ اس پر کافی رہی تو ہمارا خیال ہے کہ آئینہ بہت جلد ادبی دنیا میں ایک ممتاز درجہ حاصل کرلے گا۔

شائقین منیجر رسالہ آئینہ ادب کانپور سے نمونہ منگوا سکتے ہیں

بحکم جناب مولوی سید محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر ۷۵ انسالونسی سنہ ۱۹۲۶ء

جلیتی پرشاد ولد منشی دیبی پرشاد قوم کایتھ ساکن ریلوے کواٹرس ای، آئی ریلوے کانپور — انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ بالا میں جلیتی پرشاد سائل انسالونٹ ۸ر جنوری سنہ ۱۹۲۶ء کو عدالت ہذا سے دیوالیہ قرار دیا گیا ہے اور ۲۶ر ...

پاس جلسہ سے قبل مسجد کی چنانچہ یہ تجویز بھی منظور کرلی گئی۔ سکریٹری صاحب کا استعفیٰ پیش ہوا مگر آئندہ کے لیے اس کو ملتوی کردیا گیا مولانا کرم علی صاحب نے ماہ جنوری کا حساب برغرض منظوری پیش کیا مگر مولوی فضل حسین صاحب کی تجویز پر خود مولوی فضل حسین صاحب اور منشی تجمل حسین صاحب جانچ کے لیے مقرر کیے گئے۔ اور جلسہ بہ شکریہ صدر برخاست ہوا۔

احتجاجی جلسہ مولوی قاری عبد الرحیم صاحب مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور و سکریٹری ہمکو اطلاع دیتے ہیں کہ:

مسلمانان کانپور میں یہ سنکر کہ قانون رجسٹری نکاح و طلاق کی تحریک کونسل میں پیش ہے سخت پریشانی تھی چنانچہ ۱۱ فروری یوم جمعہ جامع مسجد میں ایک جلسہ بصدارت حضرت مولانا خان زمان صاحب صدر مدرس مدرسہ جامع العلوم منعقد ہوا اور بالاتفاق رائے یہ قرار پایا کہ ہم مسلمانان کانپور قانون رجسٹری نکاح و طلاق کی تحریک کو مداخلت فی الدین سمجھکر نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور طے پایا کہ صوبہ کی گورنمنٹ سے یہ جلسہ درخواست کرے کہ یہ قانون پاس کرنا ہمارے مذہب اسلام میں دست اندازی کرنا ہے لہذا اس کو نہ پاس کیا جائے۔ چنانچہ گورنر صاحب یو۔پی کو بذریعہ تار مطلع کیا گیا ہے۔

بحکم جناب بابو گھنشام داس صاحب سب جج بہادر

بعدالت سب ججی فرخ آباد مقام فتحگڈھ

نمبر ۲۵ انسالونسی سنہ ۱۹۲۶ء

سیتا رام ولد کھنو لال قوم ویش اگروال ساکن قصبہ قائم گنج محلہ بیتی دروازہ۔ — سائل

چونکہ سیتا رام سائل نے درخواست نسبت قرار دیے جانے دیوالیہ بتاریخ ۲۳ر نومبر سنہ ۱۹۲۶ء عدالت ہذا میں گذرانی ہے اور عدالت ہذا نے سماعت پیشی مقدمہ ۲۶ر فروری سنہ ۱۹۲۷ء مقرر کی ہے۔ لہذا ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو کوئی عذر نسبت درخواست سیتا رام

ہندوستان

کلکتہ کارپوریشن

کلکتہ ۹ر فروری آج کلکتہ کارپوریشن نے ۱۲ مخالف ووٹوں کے مقابلہ میں ۳۱ موافق ووٹوں سے یہ فیصلہ کیا کہ نئی مارکیٹ سے پیر کی قبر کھود ڈالی جائے

مداری پور میں فساد ہو گیا

مداری پور ۱۰ر فروری مقامی مسلمان لیڈروں کے حسب الطلب مسلمانوں کا ایک کثیر اجتماع ہوا جسمیں پُر زور تقریریں ہوئیں اور ہندو لیڈروں کو بُرا بھلا کہا گیا کہ اُنھوں نے مسجدوں کے سامنے باجہ بجانے کی اجازت دی ہندو وکلا اور دوکانداروں کے بائیکاٹ کا مشورہ دیا گیا ہندو لیڈروں نے خائف ہو کر اپنی حفاظت کے لیے اعلیٰ حکام کو تار دیا چنانچہ مسلح فوج پہونچی لیکن رات کو ایک مندر کی بے حرمتی کی گئی اور دوسرے مندر کی مورتی کے زیور اُتار لے گئے۔

موضع ریاگمگ سے اطلاع ملی ہے کہ مسجد کے سامنے باجہ بجانے کے سوال پر سخت فساد ہو گیا۔

جعلی سکے بنانے والی مشین کی برآمد

کراچی ۹ر فروری کپتان آر۔ بی فارن مسٹر جی دکلنس آف مسرس محمد علی اینڈ برادرس محمد علی اور غلام علی سکہ بنانے والی مشین کے سلسلہ میں گرفتار کیے گئے ہیں جو مسرس خدا بخش اینڈ کمپنی لاہور کے نام روانہ کی گئی تھی مگر کسی جگہ کا پتہ نہیں چلا اسی لیے اور افسران کرگ نے تشخیص حیثیت کی غرض سے پیکیج کھول لیا جسمیں سکہ بنانے والے متعدد رنگ اور مشین کے متعدد حصے ملے یقین کیا جاتا ہے کہ جو لوگ گرفتار کیے گئے ہیں وہ نارتھ ویسٹرن ٹریڈنگ کمپنی کے حصہ دار ہیں یا اس کارخانہ سے کوئی تعلق رکھتے ہیں۔

بنگال لیجسلیٹو کونسل میں غیر سرکاری تجاویز

کلکتہ ۹ر فروری بنگال لیجسلیٹو کونسل کا آیندہ اجلاس ۱۲ر فروری سے شروع ہوگا اور ۲۵ر مارچ تک اس کا سلسلہ جاری رہیگا غیر سرکاری تجاویز میں یہ تجویز بھی شامل ہے کہ بجٹ میں ایک اور مسلمان وزیر کی تنخواہ رکھی جائے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا جلسہ

نئی دہلی ۱۲ر فروری ہندو مسلم تعلقات پر غور کرنے کی غرض سے ۱۳ر مارچ کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا جلسہ دہلی میں منعقد ہونے والا ہے۔

ایک بیرسٹر کا قتل

ڈھاکہ ۱۲ر فروری مسٹر ایس سی موزمدار بیرسٹر مشیر قانونی نواب زادی اختر بانو خاتون جبکہ وہ گاڑی پر جا رہے تھے گولی سے قتل کر ڈالے گئے نواب زادی اختر بانوں کے تین برخاست شدہ مسلمان ملازم گرفتار کیے گئے ہیں۔

مسٹر غزنوی وزارت نہیں چھوڑینگے

سنگیلی ۱۲ر فروری مقامی انجمن اسلامیہ کے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے آنریبل مسٹر اے کے غزنوی نے کہا کہ میرے خلاف یہ شور و غل بلند کیا جا رہا ہے کہ مسٹر بی چکرورتی کے ساتھ وزارت قبول کر کے میں نے قوم کو ذلیل کیا ہے لیکن مسٹر بی چکرورتی نے کسی فرقہ وارانہ سوال پر سر عبدالرحیم کے ساتھ کام کرنے سے انکار نہیں کیا ہے میرے اور مسٹر چکرورتی کے درمیان کوئی معاہدہ نہیں ہوا ہے اور میں اسکی پرزور تردید کرتا ہوں میں نے صرف اصلاحات پر عمل درآمد کرنے کی غرض سے وزارت قبول

مقدمہ شہادت مفتی محبوب علی

دہلی ۱۰ر فروری ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں آج اس مقدمہ کی سماعت ہوئی جسمیں پنجیب اور تین دیگر ہندو ایک مسلمان مسمی محبوب [illegible] کے قتل اور بلوہ کے سلسلہ میں ماخوذ ہیں۔ شہادت ہونے کے بعد عدالت نے پنجیب کے خلاف بلوہ کرنیکے جرم میں دفعہ ۳۰۲ [illegible] سنگھ راجہ رام سنگھ اور بیتولال کے خلاف

لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس

بقیہ صفحہ ۳

اُڑیا زبان بولی جاتی ہے انکو ایک حکومت کے ماتحت لایا جائے آپ نے کہا کہ ملکی مفاد کے لیے انتظام مفید ہوگا اور اُڑیا زبان بولنے والے اشخاص کے ایجی ٹیشن کی مختصر تاریخ بیان کی۔

مسٹر محمد یعقوب

مسٹر محمد یعقوب نے افسوس کیا کہ بہار کے منتخب شدہ مسلم ممبران آج موجود نہیں ہیں میرے پاس بہار پراونشل مسلم لیگ کا ایک رزولیوشن موجود ہے جسمیں اس تحریک سے اختلاف کیا گیا ہے مسلمان نہیں چاہتے کہ اُڑیا کو ایک جداگانہ صوبہ کی حیثیت دیجائے۔

مسٹر داس:۔ یہ تو بہار کے مسلمانوں کی رائے ہے مگر اُڑیا کے مسلمانوں کی کیا رائے ہے؟ **مسٹر یعقوب** مجھے معلوم ہے کہ وہاں کی مسلم آبادی بہت کم ہے اس لیے انکی رائے شمار میں نہیں لائی جاسکتی۔

مسٹر گیا پرشاد کی ترمیم:۔ مسٹر گیا پرشاد نے ترمیم پیش کی کہ اُڑیا کو بقسمت اُڑیسہ میں شامل کر دیا جائے۔

ڈاکٹر مونجے:۔ آپنے رزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ اُڑیا زبان بولنے والے علاقوں کو بنگال سے ملحق کر دیا جائے۔

مسٹر رنگا آئیر کی ترمیم:۔ مسٹر رنگا آئیر نے اس مطلب کی ایک ترمیم پیش کی کہ تمام صوبوں کی تقسیم زبان کی بناء پر کیجائے لیکن صدر نے ترمیم کو مسترد کر دیا۔

ہوم ممبر:۔ ہوم ممبر نے کہا کہ یہ تجویز مقامی حیثیت رکھتی ہے اور بہتر ہوتا کہ اسے مقامی کونسل میں پیش کیا جاتا۔

مسٹر بی داس مسٹر بی داس نے گیا پرشاد سنگھ کی ترمیم سے اتفاق کیا لیکن مسٹر امرت ناتھ دت نے اصل تجویز کی تائید کی اور اس پر افسوس کا اظہار کیا کہ تحریک کو فرقہ وارحیثیت دی گئی۔

مسٹر دوار کا ناتھ مصر:۔ مسٹر دوار کا ناتھ مصر نے کہا کہ میں آسانی سے اس تجویز کی تائید نہیں کر سکتا گورنمنٹ کو اس تجویز پر غور کرنے کا موقعہ دینا چاہیے

سر عبد القیوم آپنے رزولیوشن پر تقریر کرتے ہوئے کہا اور یہ زور دیا کہ حکومت کی آسانی اور خوبی انتظام کو مقدم رکھنا چاہیے۔

ہوم ممبر کا جواب

سر الگزنڈر موڈیمین نے مباحثہ کو لپیٹتے ہوئے کہا کہ موجودہ انتظام قابل اطمینان نہیں ہے لیکن حکومت کی آسانی اور خوبی انتظام کا خیال مقدم رکھنا چاہیے آخر میں آپنے رزولیوشن سے ہمدردی ظاہر کرتے ہوئے محرک سے کہا کہ وہ اپنی تحریک واپس لے لیں چنانچہ تحریک اور ترمیم دونوں واپس لے لی گئیں۔

سنتھال پرگنہ

اس کے بعد کمار گنگا نند سنہا نے یہ تحریک پیش کی کہ ضلع سنتھال پرگنہ پر سے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعات ۵۲ الف اور ۷۱ کا عملدرآمد اٹھایا جائے تجویز پر بحث ہو رہی تھی کہ چار بج گئے۔

اس کے بعد مسٹر سری نواس آئنگر نے تحریک التوا پیش کی جس کی تائید مسٹر جناح کرنے کی فنانس ممبر نے اعتراضات کا جواب دیا سر پرسوتم داس فنانس ممبر کی ہر تردید کا دندان شکن جواب دیا اور دونوں میں خوب نوک جھوک ہوتی رہی۔ آخر میں تحریک پر رائے لی گئی تو گورنمنٹ کو شکست ہوئی تحریک کی موافقت میں ۵۰ اور مخالفت میں ۴۵ رائیں آئیں اس کے بعد اسمبلی کا اجلاس دوسرے دن کیلیے ملتوی ہوا۔

ضمنی مطالبات رقوم

نئی دہلی ۹ر فروری آج لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس میں ۲۴ ضمنی مطالبات پر ووٹ لیے گئے دوران مباحثہ میں ان مشکلات کا ذکر کیا گیا جو شرح تبادلہ طے ہونے کے باعث پیدا ہوگئی ہیں۔

سوالات

پنڈت ہردے ناتھ کنزرو کے ایک سوال کے جواب میں مسٹر بھور نے کہا کہ گورنمنٹ ہند اس سے آگاہ ہے کہ کینیا کی مجلس قانون ساز میں منتخب شدہ یورپین ممبروں کے مطالبہ اکثریت کی تجویز غیر سرکاری یورپین جماعت کے لیڈروں میں متنازع فیہ ہے اور گورنمنٹ ہند اس معاملہ پر غور کر رہی ہے

ہوم ممبر نے مسٹر رام نراین سنگھ کو اطلاع دی کہ دھن باد نام سے ایک علحدہ ضلع کے قیام کی بابت گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ بہار کے درمیان کوئی خط وکتابت نہیں ہوئی۔

مسٹر جمنا داس مہتا کے سوال کے جواب میں سر چارلس اینس نے بتایا کہ مسٹر جے ایم چناسند ریلوے افسروں کے خلاف جو الزامات لگائے تھے مسٹر ٹیلی بی بی سی آئی نے انھیں نظر انداز کرنے کا مشورہ دیا بنابرین گورنمنٹ ہند کی منظوری سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ ان پر مقدمہ نہ چلایا جائے۔

مسٹر جمنا داس کیا گورنمنٹ کی یہ پالیسی ہے کہ جب اس کے خلاف سخت الزامات لگائے جائیں تو ان پر کوئی نوٹس نہ لے؟

سر چارلس اینس نہیں انفرادی معاملات کی جانچ انکی ذاتی قیمت اور مشیر قانونی کے مشورہ کی روشنی میں کیجاتی ہے۔

مسٹر مہتہ کیا یہ امر واقعہ نہیں ہے کہ ان الزامات کے بعد ایک ریلوے افسر رخصت لیکر انگلستان چلا گیا؟

مسٹر اینس یہ بیان بالکل بے بنیاد ہے۔

مسٹر مہتہ لیکن یہ امر واقعہ ہے کہ ایک افسر نے رخصت لی

مسٹر اینس مجھے اس سوال کا نوٹس ملنا چاہیے۔

پنڈت ہردے ناتھ کنزرو کے ایک سوال کے جواب میں مسٹر بھور نے

۴ تسلیم کیا کہ کینیا کے قرطاس ابیض میں یہ درج کر دیا گیا ہے کہ اس کو حکومت خود اختیاری نہ ملے گی۔

سیاسی قیدیوں کی رہائی:۔ پنڈت موتی لال نہرو نے دریافت کیا کہ ۳ر فروری کو اسمبلی نے جو رزولیوشن پاس کیا تھا کیا گورنمنٹ نے اس پر کوئی کارروائی کی یا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ہوم ممبر نے جواب دیا کہ دوران مباحثہ میں گورنمنٹ کی پالیسی پوری وضاحت کے ساتھ میں نے بیان کردی تھی ہم اس پالیسی پر عمل درآمد کرنے کیلیے گورنمنٹ بنگال سے خط وکتابت کر رہے ہیں۔

اسٹینڈنگ کمیٹی متعلق نقل وطن صدر نے اعلان کیا کہ حسب ذیل ۱۷ اشخاص کا اسٹینڈنگ کمیٹی متعلق نقل وطن میں انتخاب کیا گیا ہے سر پرسوتم داس ٹھاکر داس حاجی عبد اللہ حاجی قاسم، پنڈت نیل کنٹھ داس مسٹر جوشی پنڈت ہردے ناتھ کنزرو۔ سر عبد القیوم، ڈاکٹر مونجے، مسٹر اسمٰعیل خان، لفٹنٹ کرنل گڈنی مسٹر امکا پرشاد سنہا سردار بی لنڈاؤے راجہ غضنفر علی خان، راؤ بہادر ایم سی راجہ، مولوی عبد المتین چودھری، مسٹر غلام قادر خان (باقی برصفحہ ۷)

بحکم جناب مولوی سید محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

انسالونسی نمبر ۶۸ سنہ ۱۹۲۶ء

قمر الدین ولد عصمت اللہ قوم مسلمان ساکن ناچ گھر تیلی والی گلی شہر کانپور — انسالونٹ

بنام فرم رامیشور داس لنگا پرشاد کاہو کوٹھی کانپور و فرم کنہی رام ہرکمہ رائے واقعہ جنرل گنج کانپور و فرم فضل حسین برادرس ناچ گھر کتہ شہر کانپور — قرضخواہان فریق ثانیان

جو کہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں قمر الدین سائل ۵ فروری سنہ ۱۹۲۷ء کو عدالت ہذا سے دیوالیہ قرار دیدیا گیا ہے اور اب نوبت ثبوت قرضہ کے دوسری ۲ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء مقرر ہے لہذا ذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے۔

المرقوم ۱۱ فروری سنہ ۱۹۲۷ء — دستخط ہرسہائے منصرم

(مُہر عدالت)

۱ لیجسلیٹو اسمبلی کا اجلاس

(بقیہ صفحہ ۶)

مطالبات رقوم

مسٹر بلیکٹ نے تحریک کی کہ محکمہ ڈاک و تار کی مد میں ۱۲ لاکھ روپیہ کی مزید رقم سنہ ۲۵-۱۹۲۴ء میں صرف ہوئی اسے منظور کیا جائے مسٹر رنگا سوامی آئنگر نے اعتراض کیا کہ مجلس کو رپورٹ پر بحث کا موقع دیے بغیر مطالبات پیش کیے گئے۔ میں آڈیٹر جنرل کے اختیارات پر بحث کرنا چاہتا تھا میں امید کرتا ہوں کہ اس بحث کیلئے دن مقرر کیا جائیگا مسٹر جکاسم اور مسٹر بی داس نے اس سے اتفاق کیا۔

سر بیسل بلیکٹ نے کہا کہ میں نے ایک سال صرف کیے کہ مجلس پبلک اکاونٹس (حسابات) سے دلچسپی لے کمیٹی نے ان حسابات کی بخوبی جانچ کرلی ہے اور منظور کیے جانے کی رپورٹ کردی ہے اگر مجلس پبلک اکاونٹس کمیٹی کی رپورٹ پر بحث کرنے کیلئے ایک دن کی خواہاں ہے تو میں نہایت خوشی سے اس پر عمل کرنے کو تیار ہوں اس کے بعد تمام زائد اخراجات جو سنہ ۲۵-۱۹۲۴ء میں کیے گئے تھے منظور کیے گئے

قیام کے لیے قائم رکھا گیا ہے۔ مسٹر بلیکٹ نے کہا کہ اعتراض غلط ہے مسٹر دورائے سوامی آئنگر نے کہا کہ میری زبان رک جائیگی مگر میرا دل نہیں مانے گا (قہقہہ)

محکمہ پرواز کے سلسلہ میں ۹ لاکھ ۹۶ ہزار روپیہ کا جو مطالبہ برائے سال مختتمہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء کیا گیا تھا پنڈت ہردے ناتھ نے اسمیں مارکم کیے جانے کی تحریک کی تاکہ چند اطلاعیں اس کی بابت حاصل کریں مسٹر سیتم داس نے کہا کہ اس مطالبہ پر بحث ملتوی کی جائے جو بالاتفاق منظور کی گئی

۴ مسٹر اچاریہ نے ایکسو روپیہ کم کیے جانیکی تحریک اس بنا پر کی کہ دارالخلافہ دار السلطنت دہلی منتقل ہوگیا ہے کہ دلی بدر کو دالبرائے

روزانہ ایک آنہ

آپ روزانہ ایک آنہ خرچ کرکے تھوڑے ہی عرصہ میں اپنی گئی گذری تندرستی واپس لانیکے لئے ہر قسم کی کمزوری کو رفع کرکے اعلیٰ درجہ کی طاقت توانائی حاصل کرنیکے لئے جریان۔ احتلام۔ رقت منی۔ فساد خون و منی کی خرابی وغیرہ امراض مخصوصہ سے نجات پانیکے لئے مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال کریں۔ قیمت ۳۲ عدد گولیاں ۱۶ ایام کی خوراک ہیں صرف عہ۔ اسی طرح روزانہ صرف ایک آنہ ار خرچ کرنے سے تھوڑے ہی عرصہ میں زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہے ۵ ڈبیاں ساتھ منگوانیسے صرف ۴ روپیہ للعہ محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار

طلا وجی کرن

ایسے مایوس اشخاص جو اپنی جوانی کو اپنے ہاتھوں سے بگاڑ کر کف افسوس مل رہے ہوں اور بالکل نامرد بن گئے ہوں بہت سے طلاؤں میں بیسیوں خرچ کرکے بھی فائدہ نہ اٹھا سکے ہوں انکو چاہیئے کہ اس طلاء کا استعمال کرکے صرف دو ہفتہ کے اندر دائمی صحت حاصل کریں قیمت فی شیشی نصف تولہ ؎ علاوہ محصولڈاک۔

ویدشاستری منی شنکر گووندجی۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

کانپور ایجنٹ:۔ مسرس عبدالکریم اینڈ سنس۔ سٹن روڈ کانپور

خاتمہ ہی کرکے چھوڑے گی

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی دمہ کی دوا

استعمال کرکے مرض دمہ سے نجات حاصل کیجئے جس طرح دمہ کی طرح خطرناک دوسری بیماری نہیں ہے اسیطرح میری بنائی ہوئی دوا کے سوا دوسرا علاج بھی نہیں ہے یہ مرض کے جڑ تک پہونچکر فوراً ہی دباتی ہے۔ کچھ دنوں کے استعمال سے دمہ جڑ سے جاتا رہتا ہے اگر آپ اس سے چھٹکارہ چاہتے ہیں تو اسے ضرور منگائیے۔ قیمت فی شیشی ؎ ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ محصولڈاک و پیکنگ ایک سے دو شیشی تک چھ آنے ۶ر

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی گرمی آتشک کی دوا

مشہور عالم مفید اور آزمائش شدہ ہے اسکے مثال خوفناک مرض دوسرا نہیں لوگ انکو دھمروں سے کہتے شرم آتی ہے اگر اسکی روک تھام فوراً نہ کیجائے تو نتیجتاً نیت تک حیران و پریشان کئے رہتا ہی بیاپڑانا آتشک کیوں نہو تمام زخم پھنسیاں گانٹھوں اور جوڑونکے درد اس کے استعمال سے کافور ہو جاتے ہیں۔ یہ بیالیس سال سے برابر کامیاب ہو رہی ہے دوا کھانیکے ساتھ ہی زخموں پر مرہم بھی لگانا چاہیئے۔ قیمت پینیکی دوا فی شیشی ڈیڑھ روپیہ ؎ مرہم فی ڈبیہ ۸ر آٹھ آنہ محصولڈاک ۶ر

ڈاکٹر۔ ایس۔ کے۔ برمن،
صیغہ نمبر ۲۶۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ ۴ نمبر تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ایجنٹ:۔ بابو چھوٹے لال اینڈ سنس۔ کلکٹر گنج۔ کان پور

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کرکے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو رفع کرکے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں۔ قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

یہ گولیاں امساک کے واسطے بیحد مفید اور بے نظیر ہیں رات کو فقط ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھانے سے عجیب و غریب کیفیت نظر آنے لگتی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت صرف عہ

پنوسکت ولای روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کرنے کی عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و توانائی عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ عہ علاوہ محصولڈاک۔ مزید حالات کیلئے وید ودیا مفت طلب کریں۔

پتہ:۔ راج وید نراین وکیشوجی۔ جام نگر (کاٹھیاواڑ)

کانپور ایجنٹ۔ نراین جی داداجی۔ نیا گنج چورستہ کان پور

ڈاکٹر ایچ ایل باٹلی والا اینڈ سنس کمپنی لمیٹڈ بمبئی کی

۴۴ برس کی سودیشی دوائیں

باٹلی والے کا اگیو مکسچر یہ دوا انفلوئنزا بخار روزانہ اور چوتھیا کے لئے بہت اکسیر ہے قیمت صرف ایک روپیہ عہ

باٹلی والے کا ٹانک سیرپ یہ دوا کمزور دبلے بچوں اور کمزور انسانوں کے لیے مفید ہے قیمت صرف بارہ آنے ۱۲ر

باٹلی والے کا کیوال بام یہ دوا درد سر درد گردہ اور پٹھے کے درد کے لئے بہت مفید ہے قیمت صرف بارہ آنے ۱۲ر

باٹلی والے کا ڈائریا مکسچر یہ دوا ہیضہ کی بیماری اور گرمی سے دست روکنے کے لئے بہت ہی مفید ہے قیمت صرف تیرہ آنے ۱۳ر

باٹلی والے کی کونین کی گولیاں ایک گرین دو گرین کی بوتل میں اعلیٰ کونین سے بنی ہوئی ہیں قیمت ایک گرین والی بوتل ایک روپیہ چار آنہ قیمت دو گرین والی بوتل کی [illegible]

باٹلی والے کی طاقت کی گولیاں یہ گولیاں کمزور دبلے کم خون رقیق خون اور دھات کے واسطے بہت اکسیر ہیں قیمت صرف ایک روپیہ عہ

باٹلی والے کا داد کا مرہم یہ مرہم کھجلی اور جلدی بیماریوں کے واسطے اکسیر ہے قیمت ۶ر

باٹلی والے کا دانت کا منجن یہ منجن دانتوں کو موتیوں کی طرح چمکدار بناتا ہے۔ قیمت صرف ۶ر

ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ڈاک کا پتہ:۔ سیانی روڈ۔ ڈاکخانہ کیڈل روڈ بمبئی نمبر ۱۴ تار کا پتہ "Cawashatur Bombay"

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستولیں

ہمارے یہاں کم سے کم قیمت پر دستیاب ہوتی ہیں ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن تک ہم مال اپنے خرچ سے پہنچا دیتے ہیں اور فرمائشوں پر کمیشن علحدہ دیتے ہیں فہرست سلیمان اینڈ کو۔ کراچی کیمپ سے طلب فرمائیے

سفید بال ۵ دن میں جڑ سے کالا

[illegible]

پتہ:۔ منیجر ہیرا اسٹور نمبر ۱۴۲ لکسی مری ضلع دربھنگہ

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کان پور سے شائع ہوا

THE SADAQAT
Cawnpore

REGD: No. A. 1424

صداقت

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں رہے
(احسن تیمی)

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳ے/
ششماہی ۱۲/
فی پرچہ ۱/

جلد ۵ | کان پور - چہارشنبہ ۲۳ فروری ۱۹۲۷ء مطابق ۲۰ شعبان المعظم ۱۳۴۵ھ | نمبر ۸

ادبیات

گلدستۂ تخیل

(از جناب کمال الدین صاحب کمالؔ تیمی)

"منشی کمال الدین صاحب کی پہلی غزل ہم ذیل میں شائع کر رہے ہیں، حالانکہ یہ غزل کچھ زیادہ بلند نہیں مگر ناظرین یہ معلوم کر کے تعجب کرینگے کہ شاعری کے میدان میں کمال صاحب کی یہ پہلی کوشش ہے، چونکہ قدرت نے آپکو ایک فطری شاعر پیدا کیا ہے اسلئے امید ہے کہ اگر آپ اس طرف متوجہ رہے تو انشاء اللہ ایک دن آپ میدان شاعری میں نمایاں جگہ حاصل کر لیں گے۔"

ایڈیٹر

چمک ہو مہرِ انور سے فزوں نجم مقدر میں
لگا دیں وہ اگر ٹھوکر ہمارے کاسۂ سر میں

وہ کیفِ حسن ہے تیری نگاہِ روح پرور میں
کہ محفل ساری چھک جاتی ہے ساقی ایک ساغر میں

گرے تھے طاق سے بت سرنگوں اللہ کے گھر میں
قیامت کا اثر ہے نعرۂ اللہ اکبر میں

کسی کی کوششوں سے اور تدبیروں سے کیا حاصل
وہی پیش آئیگا لکھا ہے جو جس کے مقدر میں

یہ قسمت ہے کہ انکے سامنے ہر وقت رہتا ہے
سکندر سے تو اچھا آئینہ نکلا مقدر میں

ہماری داستانِ عشق کچھ دلچسپ ہے ایسی
کہ اسکا ذکر ہر محفل میں ہے چرچا ہے ہر گھر میں

خدایا حسرت و ارماں نکلجائیں مرے دل سے
پریشاں اور کرتے ہیں یہ ہلکر قلب مضطر میں

تلاشِ رفتگاں میں خاک چھانی دشتِ غربت کی
لکھی تھیں ازل سے ٹھوکریں میرے مقدر میں

ملا ہے فیضِ سوزِ عشق سے یہ داغِ دل مجھکو
کہ جس کے سامنے تابش نہیں خورشید محشر میں

کمالؔ خستہ تن کو اب ہوا قرآں کی دید و
کہ اسکا دم نکلتا ہے خیالِ روئے انور میں

ڈاکٹر یوجین چین کے مختصر حالاتِ زندگی

اکثر احباب کو اس دلیر سرگروہ احرار کے مزید احوال جاننے کا اشتیاق ہو گا جس کا نام یوجین چین ہے۔ اور جو ان دنوں ہنکاؤ کے نئے حاکم اور گورنمنٹ کینٹن کے وزیر خارجہ ہیں۔

مسٹر رولینڈ بی ایولنس نے لندن کے اخبار ڈیلی نیوز میں ایک مضمون شائع کیا ہے، جس میں وہ لکھتے ہیں کہ تھوڑے دنوں کا واقعہ ہے کہ ماسکو سے ولاڈیوسٹک جانے والی سائبرین ایکسپرس میں مَیں اور یوجین ہمسفر تھے۔ اور گیارہ دن اور گیارہ راتیں مجھے ان کے ساتھ بسر کرنی پڑی تھیں۔ اس گاڑی کے ایک ڈبہ میں چار شخصوں کی ایک مختصر جماعت تھی، اور انھیں چار میں مسٹر ایولنس اور مسٹر چین بھی شامل تھے، یہ ڈبہ ایسا تھا جو دن کو نشست گاہ کا کام دیتا تھا اور رات کو چار بستر دل کی خوابگاہ میں تبدیل ہو جاتا تھا۔ یہ چاروں احباب جو روز روشن کے ہمسفر تھے شب تاریک کے شریک خواب بھی بن جایا کرتے تھے۔ اکثر موقعوں پر انھیں کھانا بھی ساتھ ہی کھانا ہوتا تھا۔ مسٹر ایولنس نے اس سفر کا بڑا حصہ مسٹر چین سے بات چیت کرنے میں گذارا وہ کہتے ہیں کہ مسٹر چین نہایت نفیس اور شستہ انگریزی بولتے تھے، آدمی بڑے ہی دلچسپ تھے۔ بدن چھریرا تھا مگر قد صرف پانچ فٹ چار انچہ تھا۔ ذہانت بلا کی تھی اور دنیا کے ہر موضوع پر گفتگو کرنے کی قابلیت رکھتے تھے جسمانی صحت بھی اچھی تھی اور اعضا قوی معلوم ہوتے تھے۔ مزاج میں نفاست اور انتہا کی صفائی تھی ازار کو پتلون بھی اس انداز سے تہہ کرتے تھے کہ کہیں شکن نہ پڑ جائے۔ ٹائی باندھتے تھے تو ایسی کہ ناک کی سیدھ سے سر مو ادھر ادھر نہ ہو۔ چار خانہ کا سوٹ زیب تن تھا آنکھوں میں طلائی فریم کی عینک لگائے تھے اور رفتار سے پھرتی نمایاں تھی انکی روشوں میں جو چیز سب سے زیادہ با اثر تھی وہ یہ تھی کہ خیالات میں کہیں تذبذب نہ تھا اور جو نکات بیان کرتے تھے بہت صاف اور ستھرے ہوتے تھے گفتگو الفاظ اور جملوں پر زور دیکر کرتے تھے۔ انگریزی زبان اس فصاحت سے بولتے تھے، اور انگریزی ادب اور سیاسی تاریخ پر اس بے تکلفی سے بحث کرتے تھے کہ سننے والا حیرت میں پڑ جاتا تھا۔ ان امور سے متاثر ہو کر مسٹر ایولنس کو پوچھنا پڑا کہ انگلینڈ میں انکا قیام کتنے دنوں تک رہا تھا مسٹر چین نے کہا کہ برطانوی جھنڈے کے نیچے پندرہ برس رہ چکا ہوں، میرا خیال ہے کہ انگریزی قوم بہترین خصائل تمدنیہ سے آراستہ ہے ان کی زبان کا ضرور مداح ہوں اور خصوصاً ان کی سیاسی زندگی کو نہایت دلچسپ پاتا ہوں، برطانیہ اور چین کے تعلقات کی جب گفتگو چھڑی تو یہ بھی کہا کہ میرا خیال ہے کہ چینی لوگ اپنے ملک میں مزید برطانوی کاروبار کو پسند کرینگے مگر ان خیالات کے باوجود مسٹر چین کو اس بات کا رشک تھا کہ برطانیہ بیرونی مداخلت سے بالکل آزاد ہے ان کی گفتگو کا لب لباب یہ تھا کہ ملک چین کے کسی حصہ پر کسی غیر ملکی اقتدار و استبداد کے وہ سخت مخالف تھے، چین کو بیرونی اثرات سے آزاد کر دینا خواہ وہ اثرات برطانوی، امریکن، فرانسیسی، جرمنی یا کسی اور قوم کے ہوں بے شک و شبہ انکا اصلی مقصود اصلی معلوم ہوتا تھا اور چین میں ان کے موجودہ طرز عمل کا راز اپنی خیالات آزادی میں پنہاں ہے۔

مسٹر یوجین چین برطانوی نوآبادی ٹرینی ڈاڈ میں پیدا ہوئے تھے انکی زندگی کا کچھ حصہ تو یہیں گذرا، کچھ برطانیہ کی سیر و سیاحت میں اور کچھ چین کے انگریزی اخبارات کی ادارت میں مثلاً پیکن ڈیلی نیوز وغیرہ ان دنوں وہ کینٹن گورنمنٹ کے وزیر خارجہ ہیں اور کینٹن ہی ان کا وطن ہے۔

یہ امر بھی دلچسپی سے خالی نہیں کہ برطانیہ کے دوران قیام میں مسٹر چین کے وقت کا زیادہ حصہ آئرلینڈ میں صرف ہوا اس لئے ان کے خیالات و مقاصد پر جو کچھ اس کا اثر پڑا ہوگا وہ بھی قابل غور ہے۔

(ہمدرد)

۷۸۶
ہفتہ وار
صداقت
چہارشنبہ ۲۳ فروری سنہ ۱۹۲۷ء

چین کا عقدہ لاینحل

مشرق اقصے کی گتھیاں روز بروز زیادہ پیچیدہ ہوتی جاتی ہیں حالانکہ شروع میں اس کی امید ہو چلی تھی کہ مسٹر او ملی اور ڈاکٹر یوجین چین کے درمیان معاملات طے ہو جائیں گے کیونکہ خود مسٹر چیمبرلین وزیر خارجہ برطانیہ نے اس کا اقرار کیا تھا کہ جو حقوق چین میں یورپین اقوام کو حاصل ہیں وہ زمانہ کے لحاظ سے موزون نہیں اور اسی پر اُنھوں نے آمادگی ظاہر کی تھی کہ برطانیہ ان حقوق کے چھوڑنے کے لیے تیار ہے البتہ چلبہ کھٹکتا ہوا تھا کہ چین میں کوئی مستقل حکومت نہیں کہ جس سے معاملات طے کیے جائیں۔

اس کے بعد ہی چین کے باغی و غدار لیڈران نے قومی حکومت کے ساتھ جنگ شروع کر دی جس کا قدرتی نتیجہ یہ نکلا کہ جو گفتگوے مصالحت مسٹر اوملی اور ڈاکٹر یوجین کے درمیان ہو رہی تھی وہ ختم ہو گئی۔

مگر خدا کا شکر ہے کہ باغی لیڈرون کو شکست ہوئی اور قومی حکومت فتحیاب ہوئی اور اس کا فوری نتیجہ یہ ہوا کہ مسٹر اوملی اور ڈاکٹر یوجین میں پھر گفتگوے مصالحت شروع ہو گئی ہے اور اگرچہ اس کی سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہوئی ہے مگر جلد تصدیق ہو جانے کی امید کی جاتی ہے

مگر یہ منحوس خبر مشتہر ہوئی ہے کہ سن چوانفنگ غدار پارٹی کے لیڈر نے یہ ارادہ ظاہر کیا ہے کہ وہ جلد ہانکچو اور شنگھائی کے درمیان جنگ کیلیے تیار ہو جائے گا اگرچہ بظاہر اس کی امید نظر نہیں آتی اور اگر جنگ ہوئی بھی تو کامیابی قومی حکومت ہی کو ہو گی۔ البتہ اس کا خوف ہے کہ اس کی وجہ سے گفتگوے مصالحت میں فرق نہ آ ے۔

ہم مسٹر آسٹین چیمبرلین وزیر خارجہ برطانیہ سے یہ توقع کرتے ہیں کہ جب وہ موجودہ یورپین حقوق کو خود غیر موزون سمجھتے ہیں تو اُن کا یہ فرض ہے کہ وہ جلد سے جلد مسٹر اوملی کو ہدایت کریں کہ اپنا پوزیشن قائم رکھتے ہوے معاملات طے کر لیں اور چین کی آپس کی خانہ جنگی سے فوائد حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ اس وقت نہ برطانیہ کی پبلک اور نہ کسی دوسری جگہ کی پبلک جنگ کے لیے تیار ہے۔

بہرحال ہماری خدا سے دعا ہے کہ معاملات چین جلد ختم ہوں۔

مسلم یونیورسٹی

ہم کو مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کے اندرونی مناقشات کے حالات معلوم کر کے سخت تردد پیدا ہو گیا ہے کیونکہ یہ حالات اب گورنمنٹ تک پہونچ گئے ہیں اور بہت ممکن ہے کہ گورنمنٹ اس میں مداخلت کرے۔

صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب نے یونیورسٹی کی اندرونی خرابیون کے متعلق ایک طویل نوٹ اراکین مسلم یونیورسٹی کے پاس بھیجا ہے اور جسکو اگرچہ ہم نے ابتک نہیں دیکھا ہے مگر جو کچھ حالات معلوم ہو سکے ہیں اس سے پتا ثابت ہوتا ہے کہ جناب صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب سابق وائس چانسلر اور جناب ڈاکٹر ضیاءالدین احمد صاحب وائس پرو چانسلر کے تعلقات اس قدر کشیدہ اور خراب تھے اور ہیں کہ اُنھوں نے یہ صورت اختیار کر لی۔

جناب صاحبزادہ صاحب نے جو نقائص تعلیمی و انتظامی اپنے اس نوٹ میں دکھائے ہیں وہ ضرور بہ افسوسناک ہیں اور اس کی ضرورت ہے کہ قوم کو جلد سے جلد صحیح حالات معلوم ہوں ورنہ اس کا خوف ہے کہ کہیں خدانخواستہ مسلمانون کی اس واحد درسگاہ کو نقصان نہ پہونچ جائے گا

البتہ قدرتی طور پر یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ آخر جناب صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب نے اپنے سہ سالہ دور میں یہ نوٹ کیون نہ لکھا اور اگر یہ نوٹ اس وقت لکھا جاتا تو شاید اصلاحات کی زائد توقع ہو سکتی تھی

بہرحال حالات کچھ بھی ہوں ضرورت اس کی ہے کہ اصلاح ہو۔ ہم مفصل رپورٹ کے مطالعہ کے بعد صحیح راے قائم کر سکیں گے۔

قانون نکاح وطلاق

جناب ڈاکٹر شفاعت احمد خانصاحب نے لیجسلیٹو کونسل صوبہ متحدہ میں نکاح وطلاق کی رجسٹری کے متعلق ایک مسودہ قانون گذشتہ کونسل میں پیش کیا تھا مگر کونسل کی اکثریت نے اس مسودہ قانون کو ایک کمیٹی کے سپرد کر دیا تھا تاکہ عام پبلک اور علماے کرام کی راے معلوم کرنے کے بعد اس کو کونسل کے اجلاس میں پیش کیا جاے۔

مگر سرکاری کمیٹیون کی جو کیفیت ہوتی ہے وہ ظاہر ہے اور ان کمیٹیون کے ذریعہ سے صحیح راے عامہ معلوم ہونا [illegible] کار دارد ہے۔

ہم کو خود بھی اس کا اقرار ہے کہ نکاح وطلاق کے مسائل میں بہت سی بے عنوانیاں ہوتی ہیں اور اس کا خمیازہ لوگ کو بھگتنا پڑتا ہے مگر باوجود اس کے ہمارا خیال ہے کہ عوام اور علماے کرام اس کے لیے ہرگز تیار نہیں کہ اس خالص مذہبی مسئلہ میں گورنمنٹ کی مداخلت ہو۔

اس لیے اس وقت یہ قانون کہ نکاح وطلاق کی رجسٹری ہو کسی طرح بھی موزون نہیں اور اس پر قیود عائد ہونے کی قطعی ضرورت نہیں۔

ہم مسلم ممبران کونسل سے یہ امید کرتے ہیں کہ وہ اس مسئلہ میں عام پبلک کے خیالات کی ترجمانی کریں گے۔

خلافت کانفرنس

آل انڈیا خلافت کانفرنس کا سالانہ اجلاس اور موتمر اسلامی شاخ ہند کا پہلا اجلاس لکھنو میں ۲۶ ، ۲۷ ، ۲۸ فروری کو منعقد ہوگا کانفرنس کے صدر سیٹھ عبداللہ ہارون صاحب ہیں اور موتمر کے صدر جناب مسیح الملک حکیم اجمل خانصاحب ہیں۔

اس وقت مسلمانان ہندوستان جس نازک حالت میں ہیں اس سے ہر ایک ہی قوم واقف ہے اور تمام ضروری اور اہم مسائل اس وقت ہمارے سامنے ہیں۔ ضرورت اسکی ہے کہ تمام اختلافی مسائل کو ہم طے کر دیں اور آپس میں اتحاد کر لیں۔ کیونکہ اس وقت ہمارے سامنے اس سے زیادہ کوئی اہم کام نہیں ہے اور جب تک شخصی رقابتون کا دور دورہ رہیگا اس وقت تک کسی سنجیدہ کام کی توقع کرنا مشکل ہے اگر ہم نے اس کانفرنس میں اتحاد کی فضا پیدا کر دی تو سب محنت وصول ہے ورنہ ہمارے نزدیک کانفرنس کے متعلق تمام سعی گزاریان رائگان ہونگی۔

بہرحال ہم نہایت خلوص کے ساتھ کانفرنس کی کامیابی کے لیے دست بدعا ہیں۔

والون کو مزید اجلاس کی اجازت نہ ہوگی۔

بیقاعدگی جناب سید اعجاز علی صاحب او، بی، ای سٹی مجسٹریٹ کی عدالت سے مسٹر ایوینگٹن کو اس جرم پر ۳۰ روپیہ کی سزا ہوئی ہے کہ حکام ریلوے کی ممانعت کے باوجود وہ اپنا موٹر سائکل گنگا کے پل پر سے لیگئے۔

آتشبازی اس سلسلہ میں متعدد شخص مجروح ہوئے اور ایک کی حالت خراب ہے

آئینہ کانپور

یتیم خانہ اسلامیہ یتیم خانہ اسلامیہ کانپور کا جلسہ انتظامیہ ۲۲ فروری ۷ بجے رات کو زیر صدارت جناب خانبہادر حافظ محمد حلیم منعقد ہوا اور حسب قرارداد حافظ احمداللہ صاحب ناجر چرم مرتب رپورٹ نے رپورٹ مجلس انتظامیہ کے سامنے پڑھی رپورٹ کی ایک ایک نقل ہر ایک ممبر انتظامیہ کے پاس پہلے سے بھیجدی گئی تھی۔ . . . .

. . . . سنا گیا ہے کہ سکرٹری صاحب نے یہ خواہش کی تھی کہ رپورٹ کی نقل انکو پیشتر سے مل جائے تاکہ وہ اسی جلسہ میں اس کے متعلق جوابات دیسکیں مگر نہ معلوم کیون ؟ سکرٹری صاحب کی درخواست منظور نہ کی گئی بہتر ہوتا کہ سکرٹری صاحب کی یہ درخواست منظور کر لی جاتی تاکہ اسی جلسہ میں اس بات کا فیصلہ ہو جاتا کہ رپورٹ مرتب کرنے والے جس نتیجہ پر پہونچے ہیں وہ درست ہے یا غلط بہرحال اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سکرٹری صاحب کو یہ کہنا پڑا کہ چونکہ رپورٹ میری غیر حاضری میں مرتب کی گئی ہے و نیز مجکو رپورٹ کی نقل بھی باوجود میرے اصرار کے پیشتر سے نہیں دیگئی اس لیے میں اس کا ذمہ دار نہیں البتہ اگر مجھے دس روز کی مہلت دیجاے اور حسابات دے جائیں تو میں اس رپورٹ کا اطمینان بخش جواب دیسکتا ہوں اس معقول مطالبہ کو بعد بحث و مباحثہ مجلس انتظامیہ نے منظور کیا اور دس روز کی مہلت و نیز حسابات دیکھنے کا وقت صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک اور ۲ بجے سے ۴ بجے تک جناب صدر صاحب کے دفتر میں دیا گیا۔

ہم کو جانتک علم ہے کہ سکرٹری صاحب کو خود بھی اس کا اقرار ہے کہ حسابات بالکل بے قاعدہ ہیں اور یہی شکایت میونسپل بورڈ کے قائم مقامون یعنی شیخ مجید احمد صاحب و ڈاکٹر گرجا نندن صاحب نے یتیم خانہ کے معائنہ کے بعد کی ہے اس لیے گمان غالب ہے کہ بلا سکرٹری صاحب کی امداد کے رپورٹ مرتب کرنے والے صحیح نتیجہ پر نہ پہونچے ہوں۔ اور شہر میں اس کے متعلق جو مختلف چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں اس میں لوگ اس پر نظر رکھیں کہ ابھی سکرٹری صاحب نے جوابات نہیں دیے ہیں اور قرین انصاف یہ ہے کہ جواب تک ہم کو کسی قسم کی راے قائم کرنے کا حق نہیں۔

ہم کو امید ہے کہ سکرٹری صاحب رپورٹ کے متعلق تشفی اور اطمینان بخش جوابات دیکر پبلک کو مطمئن کر دیں گے۔ و نیز ہم ممبران انتظامیہ سے اسکی امید رکھتے ہیں کہ وہ اپنے فرائض کو اچھی طرح محسوس کریں گے اور پبلک کو کوئی موقع شکایت کا نہ آنے دیں گے۔

جلسہ حلیم ہائی اسکول ۲۶ فروری ۴ بجے سہ پہر کو حلیم مسلم ہائی اسکول کانپور کا جلسہ تقسیم انعام زیر صدارت جناب خانبہادر چودھری واجد حسین صاحب ایم۔ ایل سی ڈائرکٹر آف انڈسٹریز منعقد ہوگا۔ ہم کو امید ہے کہ مدعوشدہ حضرات ضرور شریک جلسہ ہو کر کارکنان اسکول کی ہمت افزائی فرمائیں گے۔

آریہ سماج کا جلوس ہم کو یہ معلوم کر کے سخت افسوس ہوا کہ ۲۲ فروری کو جو آریہ سماج کا جلوس اُٹھا تھا اور جسمیں ہمارے شہر کے مشہور منشی بابو جوالا پرشاد صاحب وکیل و آنریری مجسٹریٹ بھی شریک تھے اسمیں جو بھجن گاے جا رہے تھے وہ مسلمانون کے لیے سخت اشتعال انگیز تھے ہمکو تعجب ہے کہ منشی صاحب کی موجودگی میں یہ بھجن کیسے گاے گئے۔ ہم کو یقین ہے کہ اس قسم کے بھجنوں سے آریہ حضرات کوئی فائدہ نہ اُٹھا سکینگے۔

آریہ سماج کا سالانہ جلسہ آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ۲ مارچ سے شروع ہو کر ۶ مارچ کو ختم ہوگا اسی سلسلہ میں ۵ مارچ ۲ بجے شام کو آریہ سماج ہال میں مذہبی کانفرنس بھی ہوگی جسمیں مختلف مذاہب کے نمایندے اپنے اپنے مذاہب کی خوبیوں پر روشنی ڈالیں گے اور دوسرے مذہب

مسلم یونیورسٹی علیگڈھ

علیگڈھ میل ناصح مشفق کے جامے مین

(ایک اولڈ بائے کے قلم سے)

صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب نے بحیثیت وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی جو نوٹ مطبوعہ ممبران کورٹ کی خدمت مین پیش کیا ہے مجھے بھی اسکے دیکھنے کا موقعہ مل گیا اس نوٹ مین مسلم یونیورسٹی کے اندرونی حالات کا جو خاکہ صاحبزادہ صاحب ممدوح نے پیش کیا ہے اس کو ملاحظہ کرنے کے بعد کوئی بھی خواہ قوم ملول ہوے بغیر نہین رہ سکتا اگر یہی لیل و نہار ہے تو مسلم یونیورسٹی کا انجام جو ہونیوالا ہے اس کا اندازہ کرنا کچھہ مشکل نہین ہے ایک وقت تھا کہ علیگڈھ کالج کی تعلیم و تربیت کی سارے ملک مین ڈھاک بیٹھی ہوئی تھی بڑے بڑے ذمہ داری کے عہدون پر مامور کیے جانے کی غرض سے دور دراز صوبون سے فارغ التحصیل طلباے علیگڈھ کی مانگ ہوتی تھی یا ایک وہ وقت آپہونچا ہے کہ سرکاری رپورٹون مین مسلم یونیورسٹی کے نتائج امتحانات پر معاندانہ نکتہ چینی ہوتی ہے صوبہ کے اخبارون مین ان نتائج کا مضحکہ اڑایا جاتا ہے اور یہان تک نوبت پہونچتی ہے کہ مسلم یونیورسٹی کے معاملات حکام گورنمنٹ کے نزدیک تحقیقات طلب قرار پاتے ہین اور ظاہر ہے کہ کسی صیغہ کے اندرونی حالات کی تفتیش و تحقیق کی نوبت صرف اس حالت مین پہونچتی ہے جب پانی سر سے گذر جاتا ہے اللہ تعالی مسلمانون کی اس قومی درسگاہ کو زمانہ کے چشم زخم سے مامون و محفوظ رکھے۔

میرے ایک دوست نے مجھے علیگڈھ میل مورخہ ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۲۷ء کا وہ طویل الذیل اڈیٹوریل دکھلایا جسمین اڈیٹر صاحب اخبار موصوف نے پہلے کالم مین تو نواب سر محمد مزمل اللہ خان بہادر کو مخاطب کیا ہے اور دوسرے اور تیسرے کالم مین صاحبزادہ آفتاب احمد خان صاحب کا نوٹ مذکورہ بالا پیش نظر رکھکر ناصح مشفق کے پیرایہ مین اپنی طرف سے بہت کچھہ دامن بچاتے ہوے نرم نرم لہجہ مین معاندانہ نکتہ چینی کی ہے۔ نواب سر مزمل اللہ خان بہادر کے متعلق اڈیٹر صاحب علیگڈھ میل نے جو کچھہ لکھا ہے اُسمین وہ حق بجانب ہین نواب صاحب ممدوح ہر طرح اپنی قوم کے دلی تشکر یہ کے مستحق ہین اور سزاوار مدح و ستائش ہین اور پھر جس کا کھایئے اس کا گایئے مشہور مقولہ ہے لیکن تحریک علیگڈھ کے ہر ہی خواہ کو اڈیٹر صاحب سے یہ شکایت ہو سکتی ہے کہ کیا سابق وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی کے سہ سالہ عہد کے متعلق اُنکو اس سے زیادہ اور کچھہ معلوم نہ تھا کہ اُنھون نے جدید وائس چانسلر صاحب کیلیے صرف تلخی اپنے پیچھے چھوڑی ہے اگر ہمارا قیاس غلطی نہین کرتا تو اڈیٹر صاحب کا روے سخن صاحبزادہ صاحب کے نوٹ کو "پسماندہ تلخی" قرار دینا بالکل بیجا ہے صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب نے اپنے نوٹ مین پوری تفصیل اور تشریح کے ساتھہ اس امر کو واضح کر دیا ہے کہ بحالت موجودہ یونیورسٹی کے اساتذہ خود ہی ملازم ہین اور خود ہی آقا بنے ہوے ہین گذشتہ زمانہ مین جبکہ مسلم یونیورسٹی قائم نہ ہوئی تھی کالج کا آنریری سکرٹری تنہا سب سے بڑا ذمہ دار افسر تھا اور جو دو انتظامی جماعتین تھین یعنی بورڈ ٹرسٹیان کالج اور سنڈیکیٹ ان دونون جماعتون کا کوئی تنخواہ دار ملازم ممبر نہین بن سکتا تھا تعلیمی معاملات سے تو آنریری سکرٹری اور انتظامی جماعتون کو چندان سروکار نہ تھا کیونکہ تعلیم کی باگ گورنمنٹ کے محکمہ تعلیم اور الہ آباد یونیورسٹی کے ہاتھون مین تھی صرف انتظام سے واسطہ تھا جسمین تقررات، تبدل و تغیر، اضافہ تنخواہ اور رخصت وغیرہ کے معاملات پیش ہوا کرتے تھے اور ان امور کے انتظام مین اساتذہ کی شرکت کی مطلق ضرورت نہ تھی جب سے مسلم یونیورسٹی قائم ہوئی ہے نئے قانون کے بموجب یونیورسٹی کے اساتذہ بھی حکمران جماعت یعنی کورٹ اور انتظامی کونسل کے ممبر ہو سکتے ہین چنانچہ کورٹ کے پندرہ اساتذہ ممبر ہین اور اجلاس کورٹ کے لیے ۲۵ ممبران کا کورم مقرر ہے یعنی ۲۵ ممبران جمع ہو جانے پر اجلاس شروع ہو سکتا ہے اب حالت یہ ہے کہ کورٹ کے ممبر جسقدر اساتذہ ہین وہ ہر وقت علیگڈھ مین رہتے ہین اور جو ممبر باہر کے رہنے والے ہین وہ اپنی گرہ سے روپیہ خرچ کر کے اجلاس کے موقع پر علیگڈھ آتے نہین اس لیے باہر کے ممبر اول تو آتے ہی کم ہین اور اگر دس بارہ آ بھی گیے تو کثرت تعداد اساتذہ ہی کی رہتی ہے اب فرض کرو کہ کورٹ کا جلسہ ہو رہا ہے اور وائس چانسلر کا انتخاب درپیش ہے پرو وائس چانسلر مقرر کرنا ہے یونیورسٹی کا رجسٹرار مقرر کرنا ہے اساتذہ کی تعداد کا غلبہ ہے لہذا جس شخص سے اساتذہ خوش ہین صرف وہی وائس چانسلر منتخب ہو سکتا ہے اساتذہ اپنی مرضی کا تابع پرو وائس چانسلر اور رجسٹرار مقرر کر سکتے ہین کوئی صورت ایسی باقی نہین رہی کہ اساتذہ کی مرضی کے خلاف کوئی انتخاب یا تقرر ہو سکے۔ انتظامی کونسل جس کے ہاتھہ مین یونیورسٹی کا سیاہ و سفید سب کچھہ ہے اُسمین بھی یہی حالت ہے چنانچہ صاحبزادہ صاحب فرماتے ہین کہ میرے سہ سالہ عہد مین ۸۴ بار کونسل کا اجلاس ہوا اسمین سواے ایک دفعہ کے باقی ۸۳ جلسون مین اساتذہ کی کثرت تعداد تھی اور وہ اپنی من مانی کارروائی کرتے تھے اور اُنھین کی مرضی کے مطابق فیصلہ ہوتا تھا چنانچہ بعض مثالین نوٹ مین لکھی ہین کہ کونسل کا ایک خاص اجلاس طلب کیا گیا ایسے اجلاسون مین ترقی تنخواہ وغیرہ کے معاملات عموماً پیش نہین ہوتے مگر زبردستی بغیر موقعہ و محل کے لحاظ کے دو پروفیسرون کے درجون اور تنخواہون مین اضافہ کثیر منظور کر لیا گیا اور لطف یہ ہے کہ ان دو پروفیسرون مین سے ایک ایسے پروفیسر ہین جن کا صیغہ درس ہنوز مقرر نہ ہوا تھا اور ان کے پاس پڑھانے کو ایک بھی طالب علم نہ تھا بعض پروفیسر صاحبان اسمبلی اور کونسل کی ممبریون کے شائق ہوتے ہین یہ ظاہر ہے کہ اکثر اوقات یونیورسٹی سے غیر حاضر ہونا پڑتا ہے اور سیاسیات کی طرف توجہ مائل ہو جاتی ہے لہذا ان کے ممبر کونسل ہونے سے یونیورسٹی کا سخت نقصان ہوتا ہے اسوجہ سے صاحبزادہ صاحب کا منشا نہ تھا نہ سربرآوردہ مسلمان یہ چاہتے ہین کہ اُن کی یونیورسٹی کے پروفیسر بجاے تعلیمی امور کے سیاسیات مین ملکہ پیدا کرین ہرچند چاہا گیا کہ نئے انتخاب مین ہماری یونیورسٹی کے پروفیسر ممبری کونسل کے امیدوار نہ ہون مگر پروفیسر صاحبان نے مطلق پرواہ نہ کی کونسل مین معاملہ پیش ہوا پروفیسرون کی مجاری تھی اجازت ہو گئی غرض موجودہ قانون مسلم یونیورسٹی کا یہ بڑا بھاری نقص ہے کہ اس کے ماتحت یہ حالت پیدا ہو گئی ہے کہ یونیورسٹی کا سب نظم و نسق تقرر، ترقی، تبدیلی، رخصت وغیرہ تنخواہ دار اساتذہ کے ہاتھہ مین آگیا ہے اور کوئی قوت ایسی باقی نہین رہی جو اساتذہ کے کام کی نگرانی کرے اور ان سے کسی حکم کی تعمیل کرا سکے، صاحبزادہ صاحب نے اس نقص کی طرف ممبران کورٹ کو توجہ دلائی ہے اسپر ہمارے ناصح مشفق اڈیٹر علیگڈھ میل پردہ پردہ مین ارشاد فرماتے ہین کہ یونیورسٹی کی ضروریات کالج سے بالکل علیحدہ ہوتی ہین کالج اور یونیورسٹی مین زمین و آسمان کا فرق ہے صاحبزادہ صاحب نئی اور پرانی ضرورتون کا فرق نہین پہچانتے کالج مین آنریری سکرٹری مختار کل تھا اب یونیورسٹی مین اساتذہ چاہتے ہین کہ تعلیمی امور مین اُن کا بھی دخل ہو اور وہ بھی کونسل مین شریک انتظام کیے جاوین اور تعلیمی امور مین اُنکی راے کو وقعت دیجاے، یہ ریمارک نہایت غلط فہمی پیدا کرنے والا ہے کیونکہ جب تعلیمی امور مین اساتذہ کا دخل ہونا خود صاحبزادہ صاحب پسند کرتے ہین اور اپنے نوٹ مین سفارش کرتے ہین کہ تعلیمی امور اساتذہ کے ہاتھہ مین رہنا مناسب ہین تعلیمی امور مین اساتذہ کو دخل دینے کا اس طرح ذکر کرنا پبلک کو مغالطہ مین ڈالنا نہین تو اور کیا ہے حالانکہ اصل شکایت اساتذہ کے انتظامی امور مین دخل دینے کی ہے اس شکایت کے بجا یا بیجا ہونے کی بابت "ناصح مشفق" نے ایک لفظ بھی لکھنے کی جرأت نہین کی علیگڈھ میل کے اسی آرٹیکل مین لکھا ہے کہ اگر وائس چانسلر شریف مزاج ہو دوسرون کے خدمات کا لحاظ رکھے اور عقلمند ہو تو اسٹاف کا خوش رکھنا کچھہ مشکل نہین وائس چانسلر کو ہر ممبر اسٹاف سے جدا جدا تو کام نہین پڑتا اسٹاف کا قائم مقام پرو وائس چانسلر ہے اسی سے وائس چانسلر کو کام پڑتا ہے۔

سب دنیا کو معلوم ہے کہ جب نواب محمد علی صاحب کالج کے آنریری سکرٹری تھے اور بعد مین یونیورسٹی کے ٹریزرر ہو گئے تھے اسوقت موجودہ پرو وائس چانسلر کالج کے پرنسپل تھے مگر نواب محمد علی صاحب اور پرنسپل صاحب کی نہ بنی اور تعلقات کشیدہ رہے پھر سر مہاراجہ صاحب محمود آباد پہلے وائس چانسلر ہوے اُنسے بھی موجودہ پرو وائس چانسلر کی نہین بنی پھر صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب وائس چانسلر ہوے اُنسے بھی پرو وائس چانسلر کی نہین بنی اب اگر نئے وائس چانسلر سے ان پرو وائس چانسلر کا اتحاد ہو گیا تو دو صورتون مین سے ایک صورت ضرور ہے یا تو نواب محمد علی صاحب سر مہاراجہ محمود آباد، اور صاحبزادہ آفتاب احمد خانصاحب تینون نا اہل تھے یا دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ تینون صاحبون نے پرو وائس چانسلر صاحب کے ہاتھون مین قوم کی ناک بکر رہنا پسند نہین کیا اس لیے ان بن رہی۔

اڈیٹر صاحب علیگڈھ میل نے یونیورسٹی کے صیغہ تعمیرات پر بھی چھینٹا مارا ہے کہ اس کی طرف توجہ کی ضرورت ہے اور صاحب فن افسر کے معاملات مین دخل در معقولات مناسب نہین صاحبزادہ صاحب کے سہ سالہ عہد مین جسقدر عمارات یونیورسٹی مین تعمیر ہوئین اتنی عمارتین گذشتہ بیس سال مین بھی تعمیر نہین ہوئین اس کارگذاری کا بارگاہ علیگڈھ میل سے صاحبزادہ صاحب کو یہ صلہ مرحمت ہوتا ہے۔ آخر مین اڈیٹر صاحب علیگڈھ میل ارشاد فرماتے ہین کہ بلحاظ مالی حالت اور بلحاظ شہرت کے مسلم یونیورسٹی کی موجودہ صورت ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کی ان تھک کوششون کا نتیجہ ہے ہم کو اتنا تو تسلیم ہے کہ ہماری یونیورسٹی کی سرکاری اور پبلک حلقون مین آج جس نوعیت کی شہرت ہے وہ ضرور ڈاکٹر صاحب ممدوح کے ممنون احسان ہے باقی رہی یونیورسٹی کی مالی حالت۔ صاحبزادہ صاحب کے سہ سالہ عہد مین یونیورسٹی کو ساڑھے گیارہ لاکھہ روپیہ میسر آئے۔ اُن کی تفصیل مین کوئی رقم ایسی نہین نظر پڑتی جو کسی ممبر اسٹاف کے زیر بار احسان ہو فقط (ذو القرنین)

"زمینی باپ" سے التجا

لندن کے ایک ۱۴ فروری کے برقی پیغام سے ظاہر ہوتا ہے کہ مشرق بعید مین خطرات کو مدنظر رکھتے ہوے آرچ بشپ آف کنٹربری نے اپیل کی ہے کہ ۶ فروری کو انگریزون اور چینیون کے تفرقات کے متعلق پُر امن باعزت اور مستقل طور پر سمجھوتہ کے لیے دعا کیجاے۔

ہمین حیرت ہے کہ انگلستان کے وزراے حکومت اور سرمایہ دار کس مُنہ سے بارگاہ الٰہی مین دعا کے لیے حاضر ہون گے جبکہ پیدا ہونے والے خطرات کے لیے وہ اپنے آسمانی باپ سے زیادہ خود ذمہ دار ہین۔

کاش جناب آرچ بشپ صاحب "آسمانی باپ" کے بجاے "زمینی باپ" کی طرف توجہ مبذول فرماتے۔ یہ ظاہر ہے کہ خداے تعالی کسی وقت بھی قتل و جلادی اور فساد فی الارض کا حامی نہین ہے وہ پسند کرتا ہے کہ نہ مشرق قریب مین جنگ ہو اور نہ مشرق بعید مین لیکن اس کی قبولیت اور رضامندی پر سرمایہ داری کے اغراض ناحدہ غالب آچکے ہین جب تک یہ اغراض دنیا کی مظلوم اور درماندہ اقوام پر مسلط ہین اپنی عملی غلطیون کے لیے خدا سے لفظی دعائین کرنا "امن عالم" کے لیے زیادہ مفید نہین ہو سکتا۔ (تنظیم)

مجلس مقننہ بمبئی کا جدید صدر

بمبئی ۱۸ فروری آج نئی مجلس مقننہ کے جلسہ مین خان بہادر شاہ نواز بھٹو کی صدارت مین حسب توقع اے، ایم کے، دہلوی سابق وزیر صدر منتخب ہوے کل نائب صدر کا انتخاب ہوگا۔

بمبئی ۱۹ فروری گورنر نے مسٹر جی بی پردھن کو مسٹر پٹیل کے استعفا دینے کی وجہ سے وزیر آبکاری و جنگلات مقرر کیا ہے۔

برقیات

وزیر مختار دولت ایران کی باریابی دربار لندن مین

لندن ۱۵ فروری عبد العلی خان صدر وزیر مختار دولت ایران کو ہز مجسٹی معظم نے شرف باریابی بخشا اور وزیر موصوف نے ملک معظم کی خدمت مین اسناد پیش کیے۔

حکومت حجاز تسلیم کر لی گئی

معتمد حجاز مقیم بیروت کو اطلاع ملی ہے کہ سوئزرلینڈ کی حکومت نے حجاز پر سلطان ابن سعود کی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔

شام سے ترکون کا اخراج

جن باشندگان شام نے ترکی قومیت کو قبول کر لیا ہے شامی حکومت ان کو زبردستی شام سے نکال رہی ہے۔ اور جو لوگ شامی حکومت مین ملازم تھے ان کو بھی علیحدہ کر دیا گیا ہے۔

مصر مین قوانین نکاح مین تبدیلی کی کوشش

لندن کا اخبار ٹائم اینڈ ٹائڈ لکھتا ہے کہ حکومت مصریہ اسلامی نکاح کے قانون مین ترمیم کی تجویز غور کر رہی ہے مجوزہ قانون کی رو سے ایک مصری ایک سے زیادہ بیوی محکمہ امور مذہبی کی اجازت کے بغیر نہ رکھ سکے گا اور قبل اس کے کہ وہ اس قسم کی اجازت حاصل کرے اسے عدالت کو یہ اطمینان دلانا پڑے گا کہ اس کی دوسری شادی کا اسکی پہلی بیوی پر کوئی اثر نہ پڑے گا۔

ترکی وزیر معارف کا ورود لندن

لندن ۱۶ فروری آج شام نجاتی بے وزیر معارف حکومت ترکیہ یہان تشریف لائے۔ سر آسٹن چیمبرلین کا بھی ایک نمایندہ وکٹوریہ اسٹیشن پر آپکا استقبال کرنے پہونچ گیا۔

ایران مین حلقہ ہائے اختیارات کی تقسیم جدید

طہران ۱۷ فروری داور وزیر معدلت ایران کو مجلس ملیہ سے خاص اختیارات اس بارہ مین عطا کر دیے گئے ہین کہ وہ مختلف محاکم کے حلقہ ہائے اختیارات کی تقسیم جدید عمل مین لائین کیونکہ ان کی حالت آج کل نہایت خراب ہے۔

جدید معاہدہ البانیہ و اطالیہ اور حکومت ترکیہ

ترکی حلقون مین جدید معاہدہ البانیہ و اطالیہ کو بڑی اہمیت دیجا رہی ہے ترکی وزیر خارجہ کی مجلس نے ایک اجلاس مین توفیق رشدی بے سے درخواست کی کہ وہ بلقان مین ترکی سیاست کی تشریح فرمائین۔

نوٹس بنام جملہ قرضخواہان

بحکم جناب مولوی سید محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر مقدمہ ۸ سنہ ۱۹۲۷ء انسالونسی

بھگوتی پرشاد ولد پریم راج قوم برہمن ساکن حال چھینتوری محال شہر کانپور — سائل

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان مین سائل نے درخواست حسب ایکٹ ۵ سنہ ۱۹۲۰ء انسالونسی مشتہر قرار دیے جانے دیوالیہ ۱۷ جنوری سنہ ۱۹۲۷ء کو عدالت ہذا مین گذرانی ہے اور درخواست مذکور کی سماعت کے واسطے ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء مقرر ہوئی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جن کسیکو کچھ بہ نسبت درخواست مذکور کے ہو تاریخ مذکورہ پر اصالتاً خواہ وکالتاً حاضر ہو کر پیش کرے۔ مرقوم ۲۱ فروری سنہ ۱۹۲۷ء

دستخط ہر سہائے منصرم

(مہر عدالت)

اب معلوم ہوا ہے کہ انگورہ اور بلغراد کا ہر مدبر یہ چاہتا ہے کہ ٹرکی اور یوگوسلافیہ کے درمیان ایک ایسا معاہدہ ہو جائے جس سے سولینی کے مبنی بر حرص و آز تمام منصوبے خاک مین مل جائین۔ معتبر خبر ہے کہ انگورہ اور بلغراد کے درمیان گفت و شنید ہو رہی ہے

نوآبادیات کی کانفرنس

رگبی ۱۸ فروری اخبار ڈیلی ٹیلیگراف مظہر ہے کہ آیندہ موسم گرما مین جب مختلف نوآبادیات کے گورنر یہان موجود ہون گے تو انکی ایک کانفرنس منعقد کی جائیگی جسمین ایسے مسائل پر غور کیا جائیگا جو نوآبادیات سے متعلق ہون گے اسی کانفرنس مین اس پر بھی بحث کی جائیگی کہ امپیریل کانفرنس کی طرح نوآبادیات کے گورنرون کی بھی ایک کانفرنس ہر سال ہوا کرے۔

برطانوی مصنوعات کی نمائش

رگبی ۱۹ فروری برطانوی مصنوعات کی نمائش کا افتتاح پرسون ہوگا اس نمائش کے ذریعہ سے ماوراء البحر کے گاہکون کو برطانوی مصنوعات دکھلائی جائینگی نمائش مین چھ سو اسٹینڈ ہین۔ چونتیس ۳۴ ملکون نے نمائش کی شرکت قبول کر لی ہے

ہنگامہ چین

قومی فوجون کی فتح کا جشن

رگبی ۲۰ فروری ہڑتال کل سے شنگھائی مین شروع ہو گئی ہے۔ ہڑتال کا اعلان مظہر ہے کہ ہڑتال کی وجہ یہ ہے کہ وہ کنٹن کی قومی فوجون کی فتح پر جب سے سن چوانگ کا خاتمہ ہو جاتا ہے اظہار مسرت کرنا چاہتے ہین چینی شہر فرانسیسی اجارہ داری اور بین الاقوامی علاقہ مین سب جگہ ہڑتال ہے مگر کسی قسم کی بدنظمی نہین ہے۔

پھر مقابلے کا خیال

خیال کیا جاتا ہے کہ سن چوانگ (جو ہانگچو مین شکست کھا چکے ہین) شنگھائی اور ہانگچو کے درمیان پھر مقابلہ کرین گے لیکن فوجون کی نقل و حرکت کی جو خبرین آئی ہین وہ بالکل متضاد ہین۔

اومیلے اور چین کا معاہدہ

رگبی ۲۰ فروری سرکاری حلقون مین اب تک اس کی تصدیق نہین آئی کہ کیکیانگ اور ہنکاؤ کے بین الاقوامی علاقہ کی حیثیت کے متعلق مسٹر اومیلی اور ڈاکٹر یوجین مین کسی مقامی معاہدہ پر دستخط ہو گئے

چین کی قومی جمہوری حکومت کی صدارت

ہانکو ۱۹ فروری حکومت کنٹن نے چین کی جمہوری قومی حکومت کی صدارت کے لیے مشہور چینی محب وطن اور شہید حریت ڈاکٹر سن یت سن کی بیوہ کا نام پیش کیا ہے۔

ہندوستان

شردھانند میموریل فنڈ

نئی دہلی ۱۷ فروری شردھانند میموریل فنڈ کے لیے چندہ فراہم کیا جا رہا ہے پنڈت مدن موہن مالوی، لالہ لاجپت رائے پنڈت ٹھاکر داس بھارگو اکنور گنگا ناتھ سنہا اور دلیپ بندھو گپتا پر مشتمل ایک وفد آج چندہ جمع کرنے کی غرض سے ممبران مجالس قانون ساز کے پاس گیا معلوم ہوا ہے کہ دو تین گھنٹہ کے اندر پندرہ ہزار روپیہ کا وعدہ کیا گیا جسمین سے کچھ نقد بھی وصول ہوا مسٹر سری نواس آئینگر مسٹر جیاکر مسٹر پرسوتم داس ٹھاکر داس نے دو دو ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے پنڈت ٹھاکر داس بھارگو مسٹر کے دی رنگا سوامی آئینگر کمار گنگا نند سنہا مسٹر بی، سی رائے اور مسٹر رام نراین سنہا نے ایک ایک ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے اور مسٹر جینی نے پانسو روپیہ کا وعدہ کیا ہے۔

مسٹر غلام محمد کو سزا

لاہور ۱۵ فروری مسٹر غلام محمد رکن ادارت اخبار سیاست کو دفعہ ۱۵۲ تعزیرات ہند کے ماتحت راولپنڈی کے متعلق ایک مضمون شائع کرنے کی بنا پر ۱۸ ماہ قید سخت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔

قانونی کونسل کا آیندہ اجلاس

قانونی کونسل صوبہ متحدہ کا آیندہ اجلاس ۳ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء کو منعقد ہوگا۔ اور اسی روز غالباً صوبہ کا نیا بجٹ پیش کیا جائیگا۔

مسلم ممبران ڈسٹرکٹ بورڈ اعظم گڈہ کا استعفیٰ

اعظم گڈھ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مسلم ممبران بورڈ اعظم گڈہ نے اپنا تحریری استعفیٰ بذریعہ چیرمین صاحب ڈسٹرکٹ بورڈ اعظم گڈہ بتوسط جناب صاحب کلکٹر بہادر اعظم گڈہ بحضور جناب کمشنر صاحب بہادر گورکھپور ۱۹ فروری سنہ ۱۹۲۷ء کو بذریعہ رجسٹری بھیجدیا ہے

پٹنہ مین تعزیری ٹیکس

پٹنہ پر جو تعزیری ٹیکس لگایا گیا ہے اس کے خلاف وہان کے ہندوؤن نے وزیر ہند پر دعویٰ دائر کر دیا ہے۔

مدراس کے وزراء کی مہاتما گاندھی سے عقیدت

مدراس کی ایک اطلاع سے ظاہر ہے کہ ڈاکٹر سبرائن چیف منسٹر نے کھدر رگاندھی فنڈ مین بارہ سو روپیہ اور مسٹر سی۔ وی۔ ایس نرسنگہ صدر کونسل نے پانسو روپیہ دیا ہے۔

سیاسی قیدیون کی رہائی

نئی دہلی ۱۷ فروری بنگال کے بعض سیاسی قیدی طبی وجوہ سے اور بعض دیگر وجوہ سے اس ہفتہ مین یا دوسرے ہفتہ کا شروع مین رہا کر دیے جائینگے

مقدمہ ڈکیتی کاکوری

لکھنؤ ۱۲ فروری مقدمہ کاکوری ڈکیتی مین وکیل صفائی ملزمان کی طرف سے بحث

مہاتما گاندھی اور مسٹر سکلاتوالا کی ملاقات

بمبئی کی ایک اطلاع سے ظاہر ہوتا ہے کہ مہاتما گاندھی اور مسٹر سکلاتوالا کے درمیان جو بات چیت ہوئی اس کی رپورٹ بمبئی کے ایک اخبار میں شائع ہوئی ہے اس اخبار کا بیان ہے کہ مسٹر سکلاتوالا نے گاندھی جی سے کہا کہ میں چرخہ اور کھدر کا مخالف ہوں لیکن مہاتما نے آپ سے اس امر کا مطالبہ کیا کہ آپ انگلستان کے لوگوں کو چرخہ کی تعلیم دینے کی غرض سے چرخہ اپنے ساتھ لیجائیں مگر مسٹر سکلاتوالا نے اسکو نامنظور کیا۔ لیکن مہاتما گاندھی برابر اصرار کرتے رہے مسٹر سکلاتوالا نے اس امر کی خواہش ظاہر کی کہ وہ مزدوروں اور کسانوں کی تنظیم کے کام میں امداد دیں لیکن مہاتما گاندھی نے اس کا جواب دیا کہ سوراج کی پہلی ضرورت یہ ہے کہ چرخہ اور کھدر کا وسیع پیمانہ پر استعمال کیا جائے مسٹر سکلاتوالا نے آخر میں ڈسپلن کی خاطر کھدر کی ٹوپی پہننے پر رضامندی ظاہر کی لیکن مہاتما گاندھی نے تمام اصولوں کے ساتھ اتفاق کرنے کی خواہش ظاہر کی بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر سکلاتوالا اس ملاقات سے سخت مایوس ہو گئے ہیں۔

ریاست بھرتپور کے جواہرات کا مقدمہ

کلکتہ ۱۸ فروری چیف پریسیڈنسی مجسٹریٹ نے آج اے بی جونس کو ریاست بھرتپور کے جواہرات کی چوری کے الزام میں ۲ سال قید سخت اور پانسو روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔

بنگال ناگپور ریلوے کی ہڑتال

کلکتہ ۲۱ فروری آج ہڑتال کا سولواں دن ہے لیکن حالت بدستور ہے۔ کھڑکپور، ناگپور، ٹاٹانگر اور رامپور کے علاوہ متعدد چھوٹے چھوٹے اسٹیشنوں پر بھی ہڑتال ہو گئی ہے تمام سواریاں گاڑیاں چل رہی ہیں ۶۰ فی صدی مال گاڑیاں بھی چل رہی ہیں۔

مسٹر جواہرلال نہرو کا تار صدر کانگریس کے نام

نئی دہلی ۱۷ فروری انڈین نیشنل کانگریس کے صدر مسٹر آئینگر کے نام پنڈت جواہرلال نہرو کا برسلز سے تار آیا ہے یہ تار اسی تار کے جواب میں ہے جو صدر کانگریس نے برسلز کانفرنس کو دیا تھا اور ہندوستان کی طرف سے پنڈت نہرو کو جسمیں نمائندہ مقرر کیا تھا برسلز کانفرنس مظلوم اقوام عالم کی کانفرنس تھی مسٹر نہرو تار میں لکھتے ہیں کہ آپ کے تار کا بیان بہت گہرا اثر ہوا ہے یہ کانگریس کامیاب ہوئی ہے اور ایک مستقل جماعت بنائی گئی جسمیں دنیا بھر کے مظلوم اقوام کے نمائندے ہونگے انگریز مزدور جماعت نے نمایندگان چین کو انگلستان آنے کی دعوت دی ہے میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ آپ بھی چین کے نمایندوں کو سفر ہند کی دعوت دیں۔

انڈین نیشنل کانگریس کی طرف سے چین کو دعوت

نئی دہلی ۱۷ فروری مظلوم قوموں کی کانگریس کے چینی نمائندہ کو نیشنل کانگریس کی مجلس عاملہ نے ہندوستان میں مدعو کیا ہے۔

گجرات پراونشیل کانگریس کمیٹی کا فیصلہ

احمد آباد۔ ایسوسی ایٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ گجرات پراونشیل کانگریس کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ گجرات کی سیلاب زدہ جماعتوں کی فلاح وبہبود کے لیے آیندہ تین ہفتہ میں ایک لاکھ روپیہ فراہم کیا جائے۔

اندور کا فساد۔ اور ۱۳۹ مسلمانوں کی گرفتاری

اندور ۱۷ فروری بلوہ کے متعلق تفتیش شروع ہو گئی ہے ۱۳۹ مسلمان اور ایک ہندو ابتک گرفتار کیے جا چکے ہیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حکم نافذ کیا ہے کہ ہر مقام پر پانچ سے زیادہ آدمیوں کا مجمع خلاف قانون سمجھا جائیگا اس (امتناعی حکم) میں مسجدیں اور مندر بھی مستثنیٰ نہیں ہیں شہر میں فوج گشت کر رہی ہے۔ (نیشنل ہیرلڈ)

ڈاکٹر پرانجپے وطنی خدمت کیلئے لندن جارہے ہیں

بمبئی ۲۰ فروری اخبار انڈین نیشنل ہیرلڈ کے نمائندہ سے ملاقات کے دوران میں ڈاکٹر پرانجپے نے کہا کہ:

میں لندن اسی لیے جا رہا ہوں کہ انڈیا آفس میں رہکر جدید حالات کے مطابق اپنے وطن کی خدمت کر سکوں۔

وائسرائے ایک نئے گرجے کا سنگ بنیاد رکھیں گے

نئی دہلی ۲۰ فروری ہز ایکسلنسی وائسرائے ۲۳ فروری کو دن کے ۱۱ بجے نئی دہلی میں ایک نئے گرجے کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔

کلکتہ ۲۱ فروری آج بنگال کونسل کے اجلاس میں کونسل کی عمارت بنانے کی غرض سے ۸۰ لاکھ روپیہ کا مطالبہ پیش کیا گیا کونسل نے نامنظور کر دیا

بمبئی ۲۱ فروری سکھوں کا جلوس جبکہ مسجد کے سامنے سے گزر رہا تھا کہ مسلمانوں کی کثیر تعداد میں جمع ہو گئے سکھ پولیس اور آلہ تلب کی گئی پولیس پر حملہ کر دیا گیا پولیس نے گولی چلائی ۳ آدمی مر گئے اور ۲۳ آدمی زخمی ہوئے

مراسلات

(اڈیٹر کا نامہ نگار کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

انجمن خدمت المسلمین کانپور

بے نیازی حد سے گذری بندہ پرور کب تلک
ہم کہیں گے حال دل اور آپ فرمائیں گے کیا؟

پہلی فروری کے صدائے مسلم میں اور اس سے قبل ہمدم میں مولوی کرم علی صاحب نے اعلان شائع فرما کر یہ وعدہ کیا تھا کہ میں دو چار یوم میں اس انجمن کے متعلق ایک مفصل بیان شائع کرونگا کیونکہ اس وقت کاغذات موجود نہیں ہیں تقریباً ۱۲ یوم تو اس اعلان کو اخبارات میں شائع ہوئے ہوگئے اور اگر حسب تحریر اڈیٹر صاحب صدائے مسلم تاخیر بھی شامل کرلی جائے تو پندرہ دن سے کم نہ ہوں گے۔ مگر تعجب ہے کہ مولوی صاحب موصوف کے یہاں ہنوز دو چار دن ہی نہیں گذرے کہ ایفاء وعدہ کا خیال آتا۔

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

جب ہمارے لیڈران قوم کی یہ کیفیت ہے تو نہیں معلوم یا امت مرحومہ اخلاق انسانی کے کس شمار میں رکھی جائیگی بظاہر مولوی صاحب کی طرف سے وعدہ خلافی کے چند وجوہ معلوم ہوتے ہیں۔ یا تو آپ بھول گئے یا تیم خانہ کی خدمات سے فرصت نہیں ملی۔ یا اس وقت تک کاغذات ہی دستیاب نہیں ہوئے اگر یہ ہے تب تو خیر اور اگر ان اسباب کے علاوہ ہمارے مولوی صاحب نے محض اعلان ہی پر قناعت کرلی اور اپنے وعدہ کو وعدۂ فردا پر صرف اس لیے چھوڑ دیا کہ اعلان مذکور میں بڑے بڑے اصحاب کے اسمار گرامی لکھہ دینے سے پبلک کو ضرور مطمئن ہوجانا چاہیے تو ہم بغیر یہ لکھے ہوئے نہیں رہ سکتے کہ مولوی کرم علی صاحب نے سخت دھوکا کھایا انھیں یہ اچھی طرح معلوم ہوجانا چاہیے کہ پبلک اب وہ پبلک نہیں رہی کہ کسی کی شخصیت سے مرعوب ہوجائے اگر اس انجمن کو جناب نے جاری فرمایا تھا تو اس سے پبلک کے واسطے اطمینان لازم نہیں آتا اگر اس کے صدر جناب حافظ حلیم صاحب بھی تھے تو اس سے پبلک کی موجودہ بے چینی رفع نہیں ہو سکتی اگر اس کے محاسب جناب محمد امین صاحب تھے تو اس وجہ سے پبلک اپنے اعتراضات واپس نہیں لے سکتی۔ بندہ پرور یہ اسم نویسی اور چیز ہے اور کسی کو مطمئن کرنا اور چیز ہے دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس انجمن کا کام اور اس کی باقاعدہ کارروائی پبلک کے سامنے لائی گئی یا نہیں۔ اگر لائی گئی تو کس صورت میں اور کب تک۔ اور جب سے نہیں لائی گئی تو کیوں؟ اور اس کا ذمہ دار کون تھا؟ اس کی مجلس انتظامیہ نے اس شخص سے باز پرس کیوں نہیں کیا؟

میں مولوی صاحب موصوف کا ممنون ہوں کہ جناب نے مجھے شرف ندسوسی کی دعوت دی ہے اور اس ناچیز سے قومی خدمت لینے کا ارادہ ظاہر فرمایا ہے مگر واضح رہے کہ نہ تو میں حاجی ہوں، نہ حافظ نہ ڈاکٹر ہوں نہ مولانا" اس صورت میں نہ صدارت کے قابل نہ نائب صدارت کا اہل سکریٹری شپ کا کام کبھی کیا ہی نہیں اب رہا عہدۂ خزانچی اسے اگر قبول بھی کرنا چاہوں تو مجھے یقین ہے کہ کسی انجمن کی مجلس انتظامیہ یہ عزت مجھے بخشنا گوارا نہ کرے گی اس لیے مناسب یہی ہے کہ

دھوپ میں مجھ کو ذلیل و خوار رہنے دیجیے
آپ اپنا سایۂ دیوار رہنے دیجیے

راقم وہی ایک واقف کار
یا
قومی جاسوس

(بقیہ صفحہ ہذا کالم ایک)

مہمان بہن منہ میں گھونگنیاں ڈالے ہوئے خاموش بیٹھی ہیں گھر والی جب ان "بے گھری" سے کرایہ کی رقم دریافت کرکے یہ جبریہ ٹیکس ادا کرتی ہے تب غریب یکہ یا تانگہ والے کو مزدوری ملتی ہے۔

میری رائے میں یہ رواج بھی بند کر دینا چاہیے جو بہن کسی کے یہاں مہمان جائیں وہ اپنی سواری کا خرچ خود برداشت کریں بعض اوقات کسی کے پاس پیسہ ہے کبھی نہیں ہے بھلا یہ کون انصاف ہے کہ صاحب خانہ، مہمانداری کے فرائض بھی ادا کرے اور ساتھ ہی میں سواری کا کرایہ بھی اپنا جیب سے دے۔ (ریاست)

مشترکہ قومیت اور ہمارا فرض

(از مسز لالہ لنگا دین صاحب)

ہندوستان کی آزادی کے لیے سب سے ضروری چیز ہندوستان کی تمام مختلف جماعتوں کا اتحاد ہے جب تک ہندو مسلمان، سکھ عیسائی پارسی وغیرہ باہم شیر و شکر ہو کر مشترک ہندوستانی قومیت قائم نہ کرینگے اس وقت تک سوراجیہ کی تمام امیدیں خواب و خیال ہیں ہندوستان کی زمین پر بسنے والوں کو ایک قوم بنانے کا جو فرض ہے اس کا بہت بڑا حصہ ہماری بہنوں پر بھی عائد ہوتا ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو قومی تحریک کی اشاعت عورتیں بہت خوبی کے ساتھ کر سکتی ہیں اور ان کو اس کے بہت موقعے حاصل ہیں مرد تو اپنی فکر معاش میں دفتر وغیرہ جاتے ہیں اور وہاں وہ قومی تحریک کے واسطے زیادہ کام نہیں کر سکتے لیکن اس کے مقابلہ میں عورتیں دن بھر گھروں میں رہتی ہیں ان کے یہاں محلے کی عورتیں آتی جاتی ہیں وہ دوسری ہمسایہ عورتوں کے یہاں جاتی ہیں اس کے علاوہ عورتوں میں ایک خاص صفت یہ بھی ہے کہ جو بات وہ ایک جگہ سنتی ہیں بالعموم اس کا تذکرہ اپنی دوسری ملنے والیوں سے ضرور کرتی ہیں اس طرح عورتوں کے واسطے قومی تحریک کی تبلیغ کا میدان بالواسطہ بہت وسیع ہے۔ (ریاست)

نوآبادیات نہیں مملکت

اٹاوا۔ ۱۶ فروری مسٹر جے گار نیند دارالعوام میں یہ تجویز پیش کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں کہ کینیڈا کا نام "نوآبادی" کے بجائے "مملکت" ہو۔

صنف نازک

مہمانداری

(از صاحبزادی ممتاز جہاں صاحبہ)

ہندوستان میں جو عورتیں ایک دوسرے کے یہاں آتی جاتی ہیں وہ بہت کچھ اصلاح طلب ہے ہماری بہنوں میں بلا اطلاع کسی کے یہاں چلے جانے کا عام قاعدہ ہے جس وقت کسی کے گھر کا خیال آیا اسی وقت سواری منگائی اور دوسری بہن کے یہاں پہنچ گئیں یہ اس قدر مذموم رسم ہے کہ اس کے خلاف جس قدر لکھا جائے کم ہے معلوم نہیں کون شخص کس وقت کس حال میں ہے یوں پہلے سے اطلاع دیے بغیر منہ اٹھا کر کسی کے یہاں پہنچ جانا کونسا قاعدہ ہے ایسی حالت میں جبکہ کوئی بہت پریشانی کی عالم میں ہو اس طرح مہمان جانا بعض اوقات بہت افسوسناک ثابت ہوتا ہے بیماری والے گھر میں سب لوگ پریشان ہوتے ہیں ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ وہ زائد سے زائد وقت مریض کی تیمارداری میں صرف کرے ایسی حالت میں ایک بہن اپنے پانچ چھ بچوں کو لیکر بطور مہمان نازل ہوتی ہیں خیال تو کیجیے کہ تیماردار بہن کے واسطے فرائض مہمانداری اس وقت کس قدر بار ثابت ہوں گے۔ میزبان خاتون کا دل تو اپنے پیارے باپ، بھائی، شوہر یا بیٹے میں لگا ہوا ہے اور مہمان صاحبہ کا تقاضا ہے کہ "بہن پاندان میں کتھا نہیں"۔ میزبان بہن تو مریض کے سرہانے بیٹھی ہوئی اس کو دوا پلا رہی ہیں اور مہمان خاتون اپنے بچوں کی ضد سے تنگ آکر آوازیں دے رہی ہیں کہ "بہن ذرا اپنے بھانجوں کو روٹی دیدو" گھر والوں کو سخت دشواری ہوتی ہے کہ وہ مریض کی خبرگیری کریں یا مہمانوں کی خاطر و مدارات ہماری تمام سمجھدار بہنوں کو یہ مذموم طریقہ قطعاً ترک کر دینا چاہیے۔

لوگ ایک دوسرے کے یہاں اس واسطے آتے جاتے ہیں کہ ایک دوسرے کے ساتھ دوستانہ تعلقات بڑھیں لیکن جب کسی بہن کو تکلیف ہو تو مقصد قطعاً فوت ہو جاتا ہے بہتر طریقہ یہ ہے کہ جن خاتون کے یہاں جانا ہو انکو اپنی آمد سے کم از کم ایک دن پیشتر مطلع کرکے ان کا عندیہ معلوم کرلینا چاہیے کہ انکو اس مہمانداری میں کسی طرح کی تکلیف تو نہ ہو گی۔

اس باہمی آمد و رفت میں ایک طریقہ یہ بھی اصلاح طلب ہے کہ ایک خاتون جب کسی دوسری خاتون سے ملنے کے واسطے جاتی ہیں تو یہ ملاقات عام طور پر کم از کم نو دس گھنٹے میں ختم ہوتی ہے جو بہن صبح تشریف لائیں وہ بالعموم شام کے کھانے سے فارغ ہو کر اپنے مکان رخصت ہوتی ہیں میرے خیال میں طویل ملاقاتوں کے سلسلہ کو مسدود کر دینا چاہیے۔

جس طرح مرد احباب باہم تھوڑی دیر کے واسطے ایک دوسرے سے ملتے ہیں اسی طرح ہم عورتوں کو بھی وقت کے بیش قیمت ہونے کا لحاظ ہونا چاہیے بجائے اس کے کہ ہم صبح سے رات تک اپنی میزبان بہن کے سر پر سوار رہیں اور ان کے تمام مشاغل کا حرج کریں یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ ضروری گفت و شنید کے بعد میزبان خاتون سے رخصت طلب کرلی جائے۔

ایک قاعدہ یہ بھی ہے کہ جو خاتون کسی کے یہاں مہمان جائیں انکی سواری کا کرایہ صاحب خانہ کو ادا کرنا پڑتا ہے سواری والا آوازیں دے رہا ہے اور

(باقی صفحہ ہذا کالم ۲ کے نیچے)

نمونہ قابل فروخت

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

بعدالت منصفی مرزاپور ضلع مرزاپور

نمبر مقدمہ ۸۲۷ سنہ ۱۹۲۶ء

نردتم سنگھ و پدم پرشاد سنگھ پسران جگو سنگھ ساکنان موضع سنگرہا پرگنہ قریات سنگرہ ضلع مرزاپور — مدعی

بنام شیو بہبوتی نابالغ ولد جگرناتھ او پر بولایت مساۃ دصنو بجنیا مادر خود ساکن موضع کمان پور پرگنہ دہاب سنگرہ ضلع مرزاپور — مدعاعلیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ... کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۷ ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم اپنے جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو۔ تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔ بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۹ ماہ فروری سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

دستخط منصرم
مہر عدالت — عدالت منصفی مرزاپور

اطلاع

(۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بہ اپنی مراد جاری کراسکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرادیا جاوے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جاوے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت میں داخل کرکے اس امر کی درخواست گذرانو۔

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ مع خرچہ نالش عدالت میں داخل کرو تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری جو تمہاری ذات یا مال یا دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے۔

نوٹس بنام مدعاعلیہ نابالغ اور ولی کے

(آرڈر ۳۲۔ قاعدہ ۳)

بعدالت منصفی مرزاپور ضلع مرزاپور

مقدمہ نمبر ۸۲۷ بابت سنہ ۱۹۲۶ء

نردتم سنگھ و پدم پرشاد سنگھ پسر جگو سنگھ ساکنان موضع سنگرہا پرگنہ قریات سنگرہ ضلع مرزاپور — مدعی

بنام شیو بہبوتی نابالغ ولد جگرناتھ او پر بولایت مساۃ دصنو بجنیا مادر خود موضع کمان پور پرگنہ قریات سنگرہ ضلع مرزاپور — مدعاعلیہ

بنام شیو بہبوتی مذکور — مدعاعلیہ نابالغ
مساۃ دصنو بجنیا — ولی قدرتی مدعاعلیہ نابالغ مذکور

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ مدعاعلیہ نابالغ کا ایک ولی دوران مقدمہ مقرر کیا جاوے لہذا تم نابالغ (شیو بہبوتی) کو اور تم مساۃ دصنو بجنیا ولی کو اس کی رو سے اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تعمیل اطلاع نامہ ہذا سے ۷ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء کے اندر ایک درخواست اس عدالت میں نسبت اپنے یا کسی درست مدعاعلیہ نابالغ کے ولی دوران مقدمہ مقرر کیے جانے کی نسبت نہ گذرانو تو عدالت تم کو یا کسی اور شخص کو نابالغ مذکور کا ولی مقرر کردے گی۔

آج بتاریخ ۱۹ ماہ فروری سنہ ۱۹۲۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط منصرم
مہر عدالت — عدالت منصفی مرزاپور

مقالات

امپیریلزم کا خاتمہ

ہندوستان اور تمام دنیا کے واسطے امپیریلزم ایک لعنت ہے جو شخص برطانوی کانسٹی ٹیوشن کو مانتا ہے وہ برطانیہ کا دوست ہے ہم ایسے کانسٹی ٹیوشن کی پیروی کرتے ہیں جس کو تیار کرنے والوں کے مفاد ہمارے مفاد کے متضاد ہیں ہمیں اپنے واسطے آئینی و اساسی مرتب کرنے کا اختیار ملنا چاہیے امپیریلزم کا زمانہ اب ختم ہو گیا۔ (مسٹر سکلتوالا)

آزادی کی قربان گاہ پر بھینٹ

میرے دل میں بنگال کے تباہی قیدیوں کے مصائب کیلیے ہمدردی اور انکے استقلال کیلیے جذبہ تعریف موجود ہے وہ غیر قانونی قانون کا شکار ہیں جن کی تیسیخ با پرامن طریقہ سے مقابلہ کرنے کے لیے بے بس ہیں اس قسم کے ظلم کے خلاف جنگ کرنے کی سوراجیہ کے لیے جدوجہد ہے کاش کہ نظر بندوں کو یہ خیال تسکین دے کہ وہ آزادی کی قربان گاہ پر ملک کی پسندیدہ بھینٹ ہیں۔

فرزندان بنگال کے سامنے ایک سوال

قانون کے عالمگیر اصول کے مطابق ہر ایک آدمی اس امر کے مدعی ہونے کا مجاز ہے کہ وہ اس وقت تک بے گناہ ہے جب تک اس کا قصور ثابت نہ کردیا جائے یہ وقت ہے کہ بنگال کے ہر ایک فرزند اور دختر کو اس سوال کو دل میں جگہ دینی چاہیے کہ "میں کب تک اس کو (بنگال آرڈیننس کو) برداشت کرونگا" اس سوال کا صحیح جواب میں بنگال کے مردوں و عورتوں کی ہستی کا دارومدار ہے (مولانا ابوالکلام آزاد)

آگرہ ۱۸ فروری آگرہ صابونی اور آگرہ کے باشندوں پر جو جدید محصولات لگائے گئے ہیں ان کے خلاف احتجاج کرنے کیلیے ایک عظیم جلسہ منعقد ہوا اور متعدد تجویزیں منظور کی گئیں۔

روزانہ ایک آنہ

آپ روزانہ ایک آنہ خرچ کر کے تھوڑے ہی عرصہ میں اپنی گئی گذری تندرستی واپس لانیکے لئے ہر قسم کی کمزوری کو رفع کر کے اعلیٰ درجہ کی طاقت و توانائی حاصل کرنیکے لیے جریان۔ احتلام۔ رقت منی۔ فساد خون و منی کی خرابی وغیرہ امراض مخصوصہ سے نجات پانیکے لئے مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال کریں۔ قیمت ۳۲ عدد گولیاں ۱۶۔ ایام کی خوراک ہیں صرف عہ۔ اسی طرح روزانہ صرف ایک آنہ ار خرچ کرنے سے تھوڑے ہی عرصہ میں زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہے ۵ ڈبیاں ساتھ منگوانیسے صرف ۴ روپیہ للعہ محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار

طلاو اجی کرن

ایسے مایوس اشخاص جو اپنی جوانی کو اپنے ہاتھوں سے بگاڑ کر کف افسوس مل رہے ہوں اور بالکل نامرد بن گئے ہوں بہت سے طلاؤں میں بہت خرچ کر کے بھی فائدہ نہ اٹھا سکے ہوں انکو چاہیئے کہ اس طلاء کا استعمال کر کے صرف دو ہفتہ کے اندر دائمی صحت حاصل کر لیں قیمت فی شیشی نصف تولہ ؎ علاوہ محصولڈاک۔

ویدشاستری منی شنکر گووندجی۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

کانپور ایجنٹ:۔ مسرس عبدالکریم اینڈ سنس۔ مسٹن روڈ کانپور

خاتمہ ہی کر کے چھوڑے گی

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی دمہ کی دوا

استعمال کر کے مرض دمہ سے نجات حاصل کیجئے۔ جس طرح دمہ کی طرح خطرناک دوسری بیماری نہیں ہے اسیطرح میری بنائی ہوئی دوا کے سوا دوسرا علاج بھی نہیں ہے یہ مرض کے جڑ تک پہونچکر فوراً ہی دباتی ہے۔ کچھ دنوں کے استعمال سے دمہ جڑ سے جاتا رہتا ہے اگر آپ اس سے چھٹکارہ چاہتے ہیں تو اسے ضرور منگائیے۔ قیمت فی شیشی عہ ایکروپیہ آٹھ آنہ۔ محصولڈاک و پیکنگ ایک سے دو شیشی تک چھ آنے ۶ ر

ڈاکٹر ایس کے. برمن کی بنائی ہوئی گرمی آتشک کی دوا

مشہور عالم مفید اور آزمایش شدہ ہے اسکے مثال خوفناک مرض دوسرا نہیں لوگونکو دوسروں سے کہتے شرم آتی ہے اگر اسکی روک تھام فوراً نہ کیجائے تو پشتہا پشت تک حیران و پریشان کئے رہتا ہے بیمار انا آتشک کیوں نہ ہو چتے زخم پھنسیاں گانٹھوں اور جوڑونکے درد اس کے استعمال سے کافور ہو جاتے ہیں۔ یہ بیالیس ۴۲ سال سے برابر کامیاب ہو رہی ہے دوا کھانیکے ساتھ ہی زخموں پر مرہم بھی لگانا چاہیئے۔ قیمت پینیکی دوا فی شیشی ڈیڑھ روپیہ عہ مرہم فی ڈبیہ ۸ر آٹھ آنہ محصولڈاک ۶ ر

ڈاکٹر۔ ایس۔ کے۔ برمن،
صیغہ نمبر ۶۲۔ پوسٹ بکس نمبر ۴۵۵ ۔ ۴ نمبر تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ایجنٹ:۔ بابو چھوٹے لال اینڈ سنس۔ کلکٹر گنج۔ کان پور

ڈاکٹر ایچ ایل باٹلی والا اینڈ سنس کمپنی لمیٹڈ بمبئی کی

۴۴ برس کی سودیشی دوائیں

باٹلی والے کا اگیو مکسچر یہ دوا انفلوئنزا بخار روزانہ اور چوتھیا کے لیے بہت اکسیر ہے قیمت صرف ایکروپیہ عہ

باٹلی والے کا ٹانک سیرپ یہ دوا کمزور دبلے بچوں اور کمزور انسانوں کے لیے مفید ہے قیمت صرف بارہ آنے ۱۲ ر

باٹلی والے کا کیوران بام یہ دوا درد سر درد گردہ اور پٹھے کے درد کے لئے بہت مفید ہے قیمت صرف بارہ آنے ۱۲ ر

باٹلی والے کا ڈائریا مکسچر یہ دوا ہیضہ کی بیماری اور گرمی سے دست روکنے کے لئے بہت ہی مفید ہے قیمت صرف تیرہ آنے ۱۳ ر

باٹلی والے کی کونین کی گولیاں ایک گرین و دو گرین کی بوتل میں اعلیٰ کونین سے بنی ہوئی ہیں قیمت ایک گرین والی بوتل ایکروپیہ چار آنہ قیمت دو گرین والی بوتل کی عہ

باٹلی والے کی طاقت کی گولیاں یہ گولیاں کمزور دبلے کم خون رقیق خون اور دھات کیواسطے بہت اکسیر ہیں قیمت صرف ایک روپیہ عہ

باٹلی والے کا داد کا مرہم یہ مرہم کھجلی اور جلدی بیماریوں کے واسطے اکسیر ہے قیمت ۶ ر

باٹلی والے کا دانت کا منجن یہ منجن دانتوں کو موتیوں کی طرح چمکدار بناتا ہے۔ قیمت صرف ۶ ر

ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ڈاک کا پتہ:۔ سیانی روڈ۔ ڈاکخانہ کیڈل روڈ بمبئی نمبر ۱۴ تار کا پتہ: "Cawashahu Bombay"

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں۔ قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

یہ گولیاں امساک کے واسطے بجد مفید اور بے نظیر ہیں رات کو فقط ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھانے سے عجیب و غریب کیفیت نظر آنے لگتی ہے۔ آزمایش شرط ہے۔ قیمت صرف عہ

پنوسکت ولای روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کے نقص عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ عہ علاوہ محصولڈاک۔ مزید حالات کیلئے ویدودیا مفت طلب کریں۔

پتہ:۔ راج وید نراین وکیشوجی۔ جام نگر (کاٹھیاواڑ)

کانپور ایجنٹ۔ نراین جی داداجی۔ نیا گنج چورستہ کان پور

سفید بال ۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمی کا بال کالا کر دیا ہے آپکا جو بال پکنے لگا ہے وہ میری سیر بوٹی یا بیرائیل سے کالے نہ نکلیں تو دونے دام واپس اعتبار نہو تو شرط لکھو لو قیمت بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ عہ

پتہ:۔ منیجر ہیرنا اسٹور نمبر ۱۲۴ کنتی سمری ضلع دربھنگہ

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستولیں

ہمارے یہاں کم سے کم قیمت پر دستیاب ہوتی ہیں ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن تک ہم مال اپنے خرچ سے پہنچا دیتے ہیں اور فرمائشوں پر کمیشن علحدہ دیتے ہیں فہرست سلیمان اینڈ کو۔ کراچی کیمپ سے طلب فرمائیے

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کان پور سے شائع ہوا

THE SADAQAT
Cawnpore

REGD. NO. A 1424

جمالِ پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دلمیں رہے
(حسرت موہانی)

صداقت

ہفتہ وار

اڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

قیمت سالانہ ۳ روپے
ششماہی ۱ روپیہ ۱۲ آنے
فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۵ | کانپور - چہار شنبہ ۲ - مارچ ۱۹۲۷ء مطابق ۲۷ شعبان المعظم ۱۳۴۵ھ | نمبر ۹

رپورٹ حلیم مسلم ہائی اسکول کانپور

۲۷ - فروری ۱۹۲۷ء کو جلسہ تقسیم انعامات کے وقت جناب مولوی سید فضل الرحمن صاحب بی اے - ایل ایل - بی وکیل و آنریری سکریٹری حلیم مسلم ہائی اسکول نے ذیل کی رپورٹ پڑھی تھی جسکو ہم ناظرین کی واقفیت کے لئے درج کرتے ہیں۔
(اڈیٹر)

جناب صدر و معزز حاضرین! حلیم مسلم ہائی اسکول جسکی رپورٹ آج آپکے سامنے پیش ہے جنوری ۱۹۱۲ء میں درجہ ہشتم تک قائم کیا گیا تھا۔ اسکی بانی کانپور مسلم ایسوسی ایشن ہے جو کانپور کے تاجران چرم سے مرکب ہے یہ جماعت باقاعدہ رجسٹرڈ ہو گئی ہے اور اسکے زیر اہتمام نہ صرف مسلم اسکول ہے بلکہ ایک عربی مدرسہ ایک یونانی شفاخانہ اور ایک پبلک لائبریری بھی ہے۔ فروری ۱۹۱۶ء میں یہ اسکول درجہ ہشتم تک اور اسی سال جولائی میں درجہ دہم تک کے لئے ریکگنائز کر لیا گیا۔

یہ وسیع اور شاندار عمارت جسمیں ہم آج بیٹھے ہوئے ہیں اس زمانہ میں خواب و خیال میں بھی نہ تھی، ایک بنگلہ اسکول کیلئے کرایہ پر لیلیا گیا تھا جسکی حالت ناگفتہ بہ تھی، ذیل کے دو ریمارک جو انسپکٹر ول کی سالانہ رپورٹ سے اخذ کئے گئے ہیں اس حالت پر روشنی ڈالتے ہیں" ایک انسپکٹر صاحب بعنوان تعلیم دیکھتے ہیں لکھتے ہیں کہ جسمیں عمارت میں تعلیم ہو رہی تھی وہ بدترین حالت میں تھی" تقریباً تمام کمرون میں ناپی پھانک ہا تھا اور درجہ کی ترتیب جدید لازم تھی اسلئے تمام تعلیم اس ناخوشگوار حالت سے متاثر تھی ایک اور انسپکٹر صاحب فرماتے ہیں " اسکول کی عمارت نہایت ناقابل اطمینان ہے مطلع ابر آلود ہونیکی وجہ تمام کمرونمیں اسقدر تاریکی تھی کہ لکھنا پڑھنا ناممکن تھا" چنانچہ موزوں عمارت نہ ہونیکی وجہ سے راہ ترقی ہر ہر قدم پر مسدود نظر آتی تھی حتی کہ یہ عمارت حکومت سر ہارکورٹ بٹلر کی امداد ایک لاکھ اور مسلم ایسوسی ایشن کی اعانت اور صدر ایسوسی ایشن جناب خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب کے شاندار عطیہ کی بدولت اکتوبر ۱۹۲۳ء میں ۲ لاکھ ۲ ہزار ایک سو ۶۹ روپیہ ۹ آنہ ایک پائی کے صرف سے تیار ہوئی ہم لفٹننٹ نواب محمد سعید خان صاحب رئیس چھتاری اور بی - اے مسرز کوپر ایلن اینڈ کمپنی کانپور میونسپل بورڈ - رائے بہادر بابو بہاری لال صاحب اور رؤسائے کانپور کے بھی تہ دل سے ممنون ہیں جن کی مساعی جمیلہ کے بغیر کامیابی مشکل تھی جب سے اسکول نئی عمارت میں منتقل ہوا ہے برابر تعداد طلبا و تعلیم میں ترقی کر رہا ہے

تعداد طلبا اکتوبر ۱۹۲۳ء میں جب اسکول عمارت جدید میں آیا اسکول میں ایکسو گیارہ طالب علم درج رجسٹر تھے ۱۹۲۴-۲۵ء میں یہ تعداد ۱۵۲ ہو گئی ۱۹۲۵-۲۶ء میں دو سو کے تعداد پہونچ گئی اور درجہ چہارم کا ایک اور سکشن کھولنا پڑا۔ اس سال تعداد طلبا ۲۲۰ ہے۔ اور درجہ چہارم کے علاوہ درجہ پنجم میں بھی ایک سکشن کا اضافہ کرنا پڑا درجات ششم و ہفتم میں داخلہ کی درخواستیں محض گنجائش نہ ہونیکی وجہ سے مسترد کرنا پڑیں اس سے ظاہر ہے کہ صرف چار سال کے عرصہ میں تعداد دوچند سے زیادہ ہو گئی ہے اور اسکول مستقل طور پر ترقی کر رہا ہے۔

تاہم تقریباً پچاس طالب علموں کا سالانہ اضافہ کچھ بہت بہت آفریں اور امید افزا نہیں ہے، اسکی وجہ یہ ہے کہ اسکول اگرچہ عمدہ آب و ہوا وسیع احاطہ اور کھیل کا میدان رکھتا ہے تاہم آبادی شہر سے باہر واقع ہونیکی وجہ سے ساکنان وسط شہر کیلئے کوئی کشش نہیں رکھتا اسکے علاوہ اسکول کے ساتھ بورڈنگ ہوس نہیں ہے اور یہ امر راہ ترقی میں بڑی رکاوٹ ہے، پہلی مشکل تو وسیع شہر و آبادی کیوجہ سے حل ہو جائیگی دوسری ضرورت یعنی عمارت ہوسٹل کیلئے ستر ہزار روپیہ درکار ہے ہم نے گورنمنٹ سے درخواست کی ہے اور چندوں کے ذریعہ سے بھی کوشش کی جائیگی۔

اسٹاف اسٹاف پر اسکول کی حقیقی ترقی کا انحصار ہے میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ کسی پرائیویٹ اسکول میں اس سے بہتر اسٹاف موجود نہیں ہے یہاں ۱۷ اساتذہ ہیں جنمیں سے دو بی - ایس سی ایل ٹی ہیں ایک بی ایس سی ٹکنیکل - تین بی اے ایل ٹی - ایک ایف اے سی ٹی - دو ایس ایل سی - سی ٹی - دو وی ٹی سی دو فاضل فارسی و اردو ایک فاضل عربی - ایک ڈرائنگ ماسٹر ایک مرہیا ان اور ایک ڈرل ماسٹر اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بجز ایک شخص کے اسٹاف کے تمام ممبر ٹرینڈ ہیں۔

کمیٹی اسکول نے تنخواہ کے مسئلہ پر خاص توجہ کی ہے اور باقاعدہ اسکیل قائم کر دیا ہے ٹرینڈ گریجویٹ کی کم سے کم تنخواہ ایک سو سے ایک سو چالیس تک رکھی گئی ہے انڈر ٹرینڈ کی ۸۰ سے ۱۰۰ تک - ایس ایل سی ٹرینڈ کی ساٹھ اور ہر دو سال کے بعد اضافہ دیا جاتا ہے تنخواہوں کی موجودہ میزان ۱۲۰۰ روپیہ ماہوار ہے جسپر انسپکٹر صاحب نے ریمارک کیا ہے کہ تنخواہیں اوسط سے زیادہ ہیں۔

اساتذہ کو مطمئن و خورسند رکھنے کی پالیسی کے فوائد بھی اسکول کو حاصل ہو رہے ہیں۔

حالت تعلیم بد قسمتی سے نتائج امتحانات کو معیار کارگزاری سمجھا جاتا ہے تاہم اس حالت میں بھی حالت امید افزا ہے یعنی ہر سال کامیاب طلبا کا اوسط بڑھ رہا ہے ۱۹۲۳-۲۴ء کے ۴۰ فیصدی سے اوسط بڑھکر ۱۹۲۵-۲۶ء میں ۷۳ فیصدی اوسط ہو گیا ہے جسمیں ایک طالب علم فرسٹ ڈویژن میں پاس ہوا۔ ہمیں بڑی مسرت ہے کہ ہمارے تمام طالب علم جو کالجوں میں تعلیم پا رہے ہیں نہایت اچھا کام کرتے ہیں اور ایک طالب علم عثمان احمد انصاری نے جو سال گذشتہ فرسٹ ڈویژن میں پاس ہوا اور اس سے قبل ہائی اسکول اسکالرشپ بھی پا چکا ہے ایف اے کے پہلے سال میں سال بھر کی عمدہ کارکردگی کے صلہ میں انعام حاصل کیا۔

اس امر کا اظہار خلاف موقع نہ ہوگا کہ طلبا کے سرپرست اساتذہ کے ساتھ تعاون عمل نہیں کرتے یہ بات بالکل روشن ہے کہ اگر ان دونوں میں تعلیم کے متعلق اتحاد عمل اور اعانت باہمی پیدا ہو جائے تو اسکول بے نظیر کامیابی حاصل کر سکتا ہے، ہیڈ ماسٹر صاحب نے اس غرض کیلئے چند بار جلسے کئے اور مربیان طلبا کو مدعو کیا لیکن افسوس کہ ایک درجن سے زیادہ حضرات نے توجہ نہ فرمائی۔ ورنہ ان کا ارادہ تھا کہ ان جلسوں کو انگلستان کے "انجمن مربیان" کے نمونہ پر قائم کرتے۔

اخلاقی و مذہبی تعلیم جارج ہربرٹ کہتا ہے کہ مٹھی بھر عمدہ زندگی ایک خرمن علم سے بہتر ہے اس مقولہ سے علم کی مذمت نہیں بلکہ نیکی و پاکبازی کا اظہار اہمیت مقصود ہے۔ ذہنی قابلیت و وسعت کبھی کبھی نہایت ادنی اخلاق کے لوگوں میں بھی پائی جاتی ہے ممکن ہے کہ ایک شخص آرٹ لٹریچر سائنس میں کامل و ماہر ہو تاہم دیانت و پاکبازی و صداقت میں اسکا درجہ نہایت پست ہو پس ظاہر ہے کہ ذہنی تعلیم اور اخلاقی پاکیزگی لازم و ملزوم نہیں ہیں۔ پھر اخلاقی پاکیزگی کو کس طرح حاصل کیا جائے مذہب اور نمونہ مثال کے اثرات تعمیر سیرت کے بڑے کامیاب ذرائع ہیں میں ذیل سے اس اسلامی رائے سے متفق ہوں کہ مذہب کا بیج بچپن ہی میں بونا چاہئے تاکہ بڑے ہوکر انسان ان اخلاق کا مالک ہو جن کے بغیر جہاز زندگی متزلزل اور ہوا کے رحم پر رہتا ہے۔

اصلاح اخلاق کی طرف اسکول میں خاص توجہ کی جاتی ہے مسلمان طلبا کو ایک گھنٹہ دینیات کی تعلیم دیجاتی ہے ہندو طلبا کو گیتا پڑھائی جاتی ہے اور یہ اسکول کی خصوصیت ہے کہ ہندو مسلمان دونوں کو مذہبی تعلیم اپنے اپنے مذاہب کے مطابق دیجاتی ہے۔

ڈبیٹنگ سوسائٹی طلبا میں قوت تقریر پیدا کرنے اور عملی زندگی کے متعلق معلومات حاصل کرنیکی غرض سے اسکول میں تین سوسائٹیاں قائم ہیں

۱ - سینیر ڈبیٹنگ سوسائٹی جسمیں انگریزی زبان میں تقریریں ہوتی ہیں درجہ ہفتم سے دہم تک کے لئے۔

۲ - جونیر ڈبیٹنگ سوسائٹی جسمیں اردو تقریریں ہوتی ہیں درجہ سوم سے ششم تک کیلئے

۳ - "بزم ادب اردو" جس کا مقصد طلبہ میں اردو زبان کا ذوق سلیم پیدا کرنا ہے اس میں بڑی جماعتوں کے طلبہ شریک ہوتے ہیں اسلئے کہ مضامین زیر بحث میں اکثر زبان پر نظر تنقید ڈالی جاتی ہے۔

اسی سلسلہ میں یہ ذکر خلاف موقع نہ ہوگا کہ ۱۹۲۶ء میں میونسپل بورڈ کانپور کی طرف سے جو انٹر اسکول مقابلہ تقریر منعقد ہوا تھا اسمیں ہمارے اسکول کے ایک طالب علم نے دوسرے درجہ کا انعام حاصل کیا ان سوسائٹیوں کی کامیابی پر مسٹر آتما شنکر دکشت اور مسٹر عبدالباری قابل مبارکباد ہیں کہ انکی کوشش سے لڑکوں میں جوش پیدا ہو گیا۔ غالباً تمام اہل کانپور میرے ساتھ اس خوشی میں شریک ہونگے کہ ہمارا اسکول علیگڈھ سے اس ٹرافی کے لانے میں کامیاب ہوا جسمیں تمام ہندوستان کے اسلامی ہائی اسکول و انٹرمیڈیٹ کالج کے طلبہ نے مقابلہ کی صورت میں شرکت کی تھی یہ مقابلہ ایک خاص مضمون پر تقریر کرنے کے سلسلہ میں ۱۰ فروری کو مسلم یونیورسٹی میں ہوا تھا مضمون یہ تھا کہ مسلمانوں کو اپنی مستقبل کی تعمیر کے لئے ماضی کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔

کھیل انگریزی میں ایک مثل ہے کہ جنگ واٹرلو ایٹن پر فتح کیگئی اس سے جسمانی تعلیم کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے اگرچہ ہم نے تعلیم کے اس حصہ کو نظر انداز نہیں کیا لیکن اس آئیڈیل سے ابھی دور ہیں کہ ہر ایک طالب علم کیلئے کھیل کی آسانیاں بہم پہونچائی جائیں۔ اس کام کیلئے مصارف کثیر اور متعدد میدانوں کی ضرورت ہے تاہم جو کچھ ہم اتنک اسکول

۷۸۶
ہفتہ وار
صداقت
چہارشنبہ ۲ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء

خلافت کانفرنس رزولیوشن

آل انڈیا خلافت کانفرنس کی ضروری کاروائی کیوجہ سے اس ہفتہ کا ایڈوٹوریل نوٹ ملتوی کیاجاتاہے۔ (ایڈیٹر)

قراردادین

تعزیت مسٹر عمر سوبانی مرحوم

پیغامات ہمدردی سنائے جانے کے بعد مولانا شوکت علی صاحب نے مسٹر عمر سوبانی صاحب مرحوم کی وفات پر اظہار تاسف کا رزولیوشن پیش کیاجسکو حاضرین نے کھڑے ہوکر سورہ فاتحہ پڑھکر منظور کیا۔

چین سے اظہار ہمدردی

اسکے بعد مسٹر فاروقی ایڈیٹر آزاد ہند ممبر لیجسلیٹو اسمبلی نے چین سے اظہار ہمدردی اور ہندوستانی فوج کو واپس بلائے جانے کے متعلق ایک تجویز نہایت عمدہ تحریر کیساتھ پیش فرمائی جسکی مولانا محمد علی صاحب نے ایک بصیرت افروز تقریر کیساتھ تائید کی مولینا کی پرجوش تقریر کے بعد رزولیوشن بالاتفاق منظور ہوا۔

ہندو مسلم تعلقات

مذکورہ بالا قرارداد کے بعد صدر نے یہ تجویز پیش کی کہ ہندو مسلم تعلقات کی درستی کے لئے ایک کمیٹی قائم کی جائے جو مندرجہ ذیل حضرات پر مشتمل ہو۔ (۱) مولانا محمد علی (۲) حکیم اجمل خان صاحب (۳) ڈاکٹر انصاری (۴) مولانا حسین احمد صاحب (۵) مولانا عبد الماجد صاحب بدایونی (۶) مولانا شفیع داؤدی (۷) مولانا کفایت اللہ صاحب بعض حضرات کی خواہش پر مولانا ابو الکلام صاحب آزاد اور مسٹر غلام بھیک صاحب نیرنگ کے نام بڑہائے گئے اور یہ طے ہوا کہ اس کمیٹی کا کورم ۳ ممبران پر ہوگا۔

موپلاؤن سے ہمدردی اور حکومت کی طرز عمل سے بیزاری

سید مرتضی صاحب ایم۔ ایل۔ اے نے اس کے بعد ایک نہایت موثر اور دل آویز تقریر کے بعد موپلاؤں سے اظہار ہمدردی اور حکومت کے طرز عمل سے بیزاری کی ایک تجویز پیش فرمائی اور مطالبہ کیا کہ انڈمان کے موپلا قیدی ہندوستان واپس کئے جائیں آپنے ملابار کی حالت موپلاؤں کی موجودہ مصیبتوں حکومت کی سرد مہری اور تغافل شعاری اور اپنے مشاہدات کا اس دلنشین انداز میں ذکر فرمایا کہ تمام حاضرین پر ایک خاص اثر پڑا۔ مولانا شوکت علی صاحب نے اس تجویز کی تائید فرمائی اور کہا کہ مین نہیں چاہتا کہ گورنمنٹ کے سامنے یہ رزولیوشن صرف بطور احتجاج پیش ہو۔ مین گورنمنٹ سے درخواست نہیں کرسکتا مین تارک موالات ہوں اسمین یہ اضافہ کردیا جائے کہ اسمبلی کونسل آف اسٹیٹ اور پراونشل کونسلوں کے ممبر حکومت سے مطالبہ کرین کہ ان کو خود انڈمان جاکر تحقیقات کا موقع دیا جائے۔ مسٹر فاروقی ایم ایل اے ایڈیٹر آزاد ہند نے فرمایا کہ ممبران اسمبلی اس تجویز کو پیش کرنیوالے ہین

عبد الغنی صاحب نے فرمایا کہ ترمیم سے کوئی ہرج نہیں اگر ممبران اسمبلی مین کوئی صاحب کوئی تجویز پیش کرنیوالے ہین تو اس سے ان کو تقویت ہوگی۔

آخر میں مولانا شوکت علی صاحب کی ترمیم اتفاق رائے سے منظور ہوگئی

اتحاد عرب کے لئے جدوجہد

مولانا عبد الماجد صاحب بدایونی نے اتحاد عرب کے متعلق تجویز پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اس تجویز پر کوئی تقریر نہیں کرنا چاہتا میں چاہتا تہا کہ یہ تجویز کسی اچھے پروگرام و مضبوط بنیاد پر قایم ہو۔ یہ تجویز میری پیش کی ہوئی نہیں ہے ایک دوسرے صاحب نے پیش کی تھی جو موجود نہین۔ لیکن صدر کا چونکہ حکم ہے کہ مین اس تجویز کو پیش کروں لہذا صرف انکے حکم کی تعمیل کئے دیتا ہوں اور تجویز پڑہکر سنائے دیتا ہوں۔ وہ تجویز یہ ہے کہ اس کانفرنس کی رائے میں مفاد اسلام کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ مرکز اسلام یعنی ملک عرب میں امن قائم ہو اور اسے آزادی حاصل رہے اسلئے یہ کانفرنس مختلف امراء و شعوب اور ذی اثر مسلمانوں سے توقع رکھتی ہے کہ وہ اس مسئلہ میں گہری دلچسپی لیکر اتحاد عرب کے لئے جد وجہد کرین گے مولانا عبد الحلیم صاحب صدیقی نے اس تجویز کی تائید کی اور فرمایا کہ یہ تجویز اس بنا پر پیش کیگئی ہے۔ کہ ریوٹر نے خبر دی ہے کہ عرب کی دو مستقل حکومتوں میں جنگ چھڑ جائیگی۔ آپ کی تقریر کے بعد یہ تجویز بھی اتفاق رائے سے منظور ہوئی اور نماز کے لئے جلسہ ۲ بجے نصف گھنٹہ کیواسطے ملتوی ہوا

رپورٹ وفد حجاز کی سفارشونکی منظوری

نماز کے بعد جلسہ قریب ۲½ بجے کے پھر شروع ہوا اور اس جلسہ کی سب سے اہم تجویز جو وفد حجاز کی سفارشون کو منظوری اور اس اعلان پر مبنی تھی کہ خلافت کانفرنس کی رائے میں حجاز کسی قسم کی بادشاہت یا شخصی حکومت نہ قائم ہو نہ کسی خاص خاندان سے وابستہ ہو اور نہ اس میں وراثت کا کوئی تعلق ہو بلکہ شوری اور جمہوری ہو اور اراکین مجالس واضع قوانین حجازی ہوں اور حجاز کی عام رائے سے آزادانہ طریقہ پر منتخب کیے جائین۔ اور اس حکومت کا کوئی قانون احکام شرعیہ و مصالح اسلامیہ کیخلاف نہ ہو اور جن معاملات کا تعلق عام اسلام سے ہو ان میں حکومت مسلمانان عالم کی رائے کی پابندی ہو اور انکے علاوہ تمام امور مین پوری طرح آزاد ہو۔ اس تجویز میں یہ بھی ظاہر کیاگیا تھا کہ دیگر اسلامی شعوب اور حکومات مستقلہ کو ایسی تشکیل حکومت حجاز پر متفق اور متحد کرنیکی دفتر جمعیت خلافت کی طرف سے پوری جدوجہد کیجائے۔ تاکہ اس کا جلد سے جلد اور بہتر طریقہ پر نفاذ ہو سکے۔

مولانا مظہر الدین صاحب ایڈیٹر الامان نے یہ تجویز پیش کی اور مولانا عنایت اللہ صاحب فرنگی محلی نے اس کی تائید فرمائی۔ تائید کے بعد یہ تجویز برائے منظوری پیش ہونیوالی تھی کہ حکیم علی عباس صاحب نے ایک ترمیم پیش کی جس میں ان الفاظ کے اضافہ کی خواہش ظاہر کیگئی۔ کہ اور چونکہ موجودہ حکومت کی تشکیل اس کے مطابق نہیں ہوئی لہذا وہ بالکل قابل قبول نہین ہے شاہ حفیظ اللہ صاحب نے اس ترمیم کی تائید کی جس پر احمد حسین صاحب قدوائی نے یہ سوال کیا کہ کیا آپ حضرات ڈیلیگیٹ ہیں جس کا جواب ترمیم کے محرک اور موید نے اثبات مین دیا۔ اس کے بعد تجویز ترمیم پر مباحثہ شروع ہوگیا۔ لیکن کچھ دیر بعد حکیم صاحب موصوف نے فرمایا کہ میں ممبر مجلس استقبالیہ ہوں لیکن ڈیلیگیٹ نہیں ہوں اس پر بعض دیگر حضرات نے اس ترمیم کو اپنی طرف سے پیش کرنا چاہا اور مولانا عبد الماجد صاحب بدایونی اس ترمیم کو پیش کرنے کے لئے اسٹیج پر تشریف لائے۔

مسٹر ظہور احمد صاحب بیرسٹر الہ آباد نے صدر کو توجہ دلائی کہ ترمیم مولانا موصوف اسوقت پیش نہیں کرسکتے آپ سبجکٹس کمیٹی کے ممبر ہین آپ کو سبجکٹس کمیٹی میں یہ تجویز پیش کرنی چاہیے تھی صدر جلسہ نے اس اعتراض کو منظور کیا جسکے بعد مولانا صبغت اللہ صاحب نے اس

تجویز کو پیش فرمایا آپ پر بھی اعتراض ہوا لیکن چونکہ آپ سبجکٹس کمیٹی کے ممبر نہ تھے لہذا آپکو ترمیم پیش کرنیکی اجازت دیدیگئی۔

ایک طبقہ کی طرف یہ کہا جارہا تھا کہ تجویز بہت جامع ہے اور اس سے سلطان ابن سعود کی موجودہ سے کافی بیزاری کا اعلان ہوتا ہے، دوسرا طبقہ اس پر مصر تھا کہ اس اضافہ میں کیا مضائقہ ہے۔ لیکن آخر میں ترمیم ۲، مخالف رائے سے یہ

آئینہ کانپور

جلسہ حلیم مسلم ہائی اسکول۔ حلیم مسلم ہائی اسکول کا جلسہ سالانہ تقسیم انعامات ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۲۷ء ۵ بجے سہ پہر بصدارت جناب خاں بہادر چودھری واجد حسین صاحب ایم۔ ایل سی ڈائرکٹر آف انڈسٹریز منعقد ہوا حاضرین میں مندرجہ ذیل حضرات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مسٹر اے منرو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، رائے بہادر بابو انند سروپ صاحب چیرمین امپرومنٹ ٹرسٹ منشی جوالاپرشاد صاحب وکیل وآنریری مجسٹریٹ۔ بابو منگلی پرشاد صاحب وکیل خاں بہادر حافظ محمد حلیم صاحب رئیس وآنریری مجسٹریٹ وصدر مسلم اسیوسی ایشن، خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹر و ایم ایل سی خانصاحب مولوی عبد القیوم صاحب پرنسپل اگریکلچرل کالج۔ خانصاحب منشی ظفر علی خاں صاحب تحصیلدار حافظ محمد صدیق صاحب جوئنٹ وائس چیرمین میونسپل بورڈ وغیرہ وغیرہ۔

تلاوت کلام پاک کے بعد ہندو طالب علموں نے ہندی میں دعا پڑھی اور اس کے بعد مسلمان بچوں نے قومی ترانہ گایا بعد ازاں مولوی سید فضل الرحمن صاحب بی۔ اے، ایل۔ ایل بی وکیل وسکریٹری حلیم مسلم ہائی اسکول نے سالانہ رپورٹ پڑھی جسکو حاضرین نے نہایت توجہ اور خاموشی کیساتھ سنی جو اس اشاعت میں کسی اور جگہ درج ہے) اسکے بعد جناب صدر نے ایک مختصر تقریر کی جس میں آپنے مسلمان بچوں سائنس وغیرہ کی تعلیم کی طرف متوجہ کیا آخر مین جناب صدر نے اپنے ہاتھ سے لڑکوں کو انعامات تقسیم کئے اور جلسہ بعد شکریہ صدر برخاست ہوا۔

تبادلہ۔ مولوی سید اعجاز علی صاحب ایم۔ بی۔ ای سٹی مجسٹریٹ کانپور کا تبادلہ ڈپٹی کرنا بہی ہرائچ پر ہوا ہے ہمکو اسکا افسوس ہے کہ کانپور ایک بہترین افسر کی خدمات سے محروم ہوجاویگا مگر چونکہ سید صاحب ترقی پر جارہے ہیں اسلئے ہم آپکی خدمت مین مبارکباد پیش کرتے ہیں اور اسکی امید کرتے ہیں کہ آپ جلد کلکٹری پر مستقل کردے جاویں۔

مذہبی کانفرنس آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں ۵ مارچ کی شام کو آریہ سماج ہال میں ایک مذہبی کانفرنس منعقد ہوئی جسمیں مختلف مذہب کے نمائندے اپنے اپنے مذہب کی خوبیون پر تقریر کریں گے اسی سلسلہ میں ہمکو معلوم ہوا ہے کہ ۶ بجے شام سے ساڑھے سات بجے تک مولوی سید فضل الرحمن صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل ایک تقریر کے ذریعہ سے مذہب اسلام کی خوبیون پر روشنی ڈالینگے ہمکو امید ہے کہ مسلمان حضرات بھی اس موقعہ سے فائدہ اٹھائینگے۔

شطرنج ٹورنامنٹ کانپور شطرنج ٹورنامنٹ جو کہ ہرسال نارتھ انڈیا کارپوریشن لمیٹڈ کے ویلفیر ڈپارٹمنٹ کی طرف سے ہوتا ہے اس کا فائنل ۲۷ فروری سنہ ۱۹۲۷ء کو بابو وزیر حسین صاحب ہیڈ کلرک سیلس ڈپارٹمنٹ ایلیا انجینرنگ کمپنی اور استاد عبد العزیز صاحب کے درمیان ہوا استاد عبد العزیز صاحب ایک مشہور و معروف شاطر ہیں اور فرخ آباد و لکھنؤ کے ٹورنامنٹ نہایت کامیابی کیساتھ جیت چکے ہیں مگر بابو وزیر حسین صاحب نے نہایت خوبی کیساتھ استاد عبد العزیز صاحب کو اس شطرنج ٹورنامنٹ میں مات دیدی اور اس دفعہ اول انعام بابو وزیر حسین صاحب نے حاصل کیا ہیں

ہم بابو صاحب کو اس شاندار کامیابی پر مبارکباد دیتے ہین۔

ہز مجسٹی رضا خان پہلوی شاہ ایران

تخت کیانی کے موجودہ وارث رضا شاہ پہلوی کی زندگی ... خوان نہیں ہے اس نے دولت کی آغوش میں پرورش نہیں پائی زندگی کا بڑا حصہ افلاس و مصیبت میں گذرا لیکن آج وہ دنیا کی ایک بڑی قوم کی قسمت کا مالک ہے انکی زندگی سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کی راہ ترقی میں اس کی غریبی، گمنامی، یا عدم تعلیم کسی طرح حارج نہیں بام ترقی کی بلند ترین چوٹی تک پہونچنے کیلیے صرف ہمت و استقلال کی ضرورت ہے۔

رضا خان مازندران کی پہاڑیوں میں ایک غریب کاشتکار کے یہاں پیدا ہوا کون جانتا تھا کہ یہ بچہ ایک دن شہنشاہ ایران ہوگا ... نے اس کی تاریخ پیدائش لکھنے کی بھی ضرورت محسوس نہ کی ایک تو رضا خان کے والد کا افلاس دوسرے دور افتادہ پہاڑی علاقہ رضا خان کی تعلیم کا کوئی انتظام نہ ہوسکا پندرہ برس کی عمر میں وہ ایک معمولی سپاہی کی حیثیت سے فوج میں بھرتی ہوگیا اور پانچ سال تک فوجی خدمات ادا کرتا رہا اس کے بعد وہ بیکار ہوگیا اور فکر معاش میں طہران آیا جو شخص ایک دن ایران کے تخت شاہی پر داد حکومت دینے والا تھا اس کو طہران میں کوئی ملازمت نہ ملی آخر بہت دنوں کی جد و جہد کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ایک ڈچ وزیر کا سائیس ہوگیا کچھ دنوں تک سائیسی کرنے کے بعد وہ کاسک فوج میں دوبارہ نوکر ہوگیا۔

۱۹۲۰ء میں جب سویٹ جمہوریہ آذر بائیجان نے ایرانی کاسکوں کو نہایت سخت شکست دی اور تمام فوج درہم و برہم ہوگئی تو رضا خان نے نہایت قابلیت کے ساتھ اس وقت اپنے کاسک ساتھیوں کے بکھرے ہوئے تیرازے کو دوبارہ جمع کرکے ان کو از سر نو مرتب کیا۔

یہ پہلا موقع تھا کہ ملک میں کسی نے رضا خان کا نام سنا ہو اس حسن خدمت کے صلہ میں ایرانی دفتر جنگ نے اس کو کرنیل قاسم خان کے ماتحت کاسک فوج کا ایک افسر مقرر کردیا اس زمانہ میں ایران کی حالت بہت نازک ہو رہی تھی ۱۹۱۹ء کے انگریزی معاہدہ کے بعد ہندوستانی ریاستوں کی طرح ایران انگریزوں کی سیادت میں آچکا تھا مغربی اثرات کی لہریں چاروں طرف موجزن تھیں اور احمد شاہ ایران اپنی رنگ رلیوں میں مصروف تھے۔

اس وقت سید ضیاء الدین اڈیٹر اخبار "رعد" طہران نے تعلیم یافتہ ایرانیوں میں تحریک قوم پرستی کی روح پھونکنا شروع کی اس نئی تحریک کا مقصد یہ تھا کہ مادر وطن کو غیروں کی غلامی سے آزاد کیا جائے سپہدار اعظم وزیر ایران برطانوی ہاتھوں میں بالکل کٹھ پتلی کی طرح تھا۔ قوم پرست ایرانی یہ چاہتے تھے کہ اس نیم غلامی حکومت کو منقلب کرکے ایک قوم پرست حکومت قائم کی جائے بغیر فوجی امداد کے یہ کارروائی غیر ممکن تھی چنانچہ فوجی حلقوں میں بھی ان خیالات کی اشاعت شروع ہوئی اور قزوین کا کاسک رسالہ جس میں رضا خان ملازم تھا بہت جلد ہمنوا ہوگیا کرنل قاسم خان اور اس کے ماتحت رضا خان نے اس انقلابی پروگرام میں ہر طرح کا وعدہ امداد کیا حسب قرارداد ۲۰، ۲۱ فروری ۱۹۲۲ء کی درمیانی رات میں رضا خان ڈھائی ہزار کاسک سواروں کے ساتھ طہران کی جانب بڑھا اس کی حقیقت کی کسی کو کانوں کان بھی خبر نہ ہوئی اور اس وقت جبکہ تمام شہر سو رہا تھا اس نے چند گھنٹوں کے اندر چپ چاپ شہر میں داخل ہو کر تمام دفاتر حکومت پر قبضہ کرلیا جب لوگ صبح سو کر اٹھے تو ان کو یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ ملک میں انقلاب ہوگیا اور رضا خان "سردار سپاہ" کے جلیل القدر خطاب کے ساتھ افواج ایران کا افسر اعلی ہے۔

سید ضیاء الدین نے ایران کی جدید حکومت مرتب کی رضا خان کی ہمت و دلیری کا نقشہ اس کے تمام رفقاء کار کے دلوں پر جم گیا تھا کچھ عرصہ تک تو وہ سید ضیاء الدین کے دست راست کی حیثیت سے کام کرتا رہا لیکن اس عرصہ میں اس کا ملک میں کافی اقتدار ہوگیا تھا اس نے ٹھیک دو ماہ کے بعد سید ضیاء الدین کو مستعفی ہونے کیلیے مجبور کیا اور خود جدید کیبنٹ مرتب کی جس میں اس نے قوام السلطنت کو وزارت عظمی کے منصب پر فائز کیا اور وزارت جنگ کے فرائض اپنے ذمہ رکھے قوام السلطنت صرف نام کا وزیر اعظم تھا اس دوران میں رضا خان ملک کا وکیل مطلق بنا ہوا تھا دو برس کے بعد وزارت عظمی کا قلمدان اس نے خود اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔

برسر اقتدار ہونے پر رضا خان نے اپنی کوششیں اس راہ میں صرف کردیں کہ صدیوں کا سویا ہوا ایران بیدار ہوجائے رضا خان کے سامنے بہت دشوار کام تھا ڈھائی سو برس سے ملک میں رشوہ دوانیوں کا جال پھیلا ہوا تھا انیسویں صدی سے ایران پر برطانوی اثرات غالب ہو رہے تھے قوم میں قطعاً کسی قسم کا احساس نہ تھا شیخ محمرہ نے ایران کے زرخیز ترین صوبہ خوزستان میں انگریزوں کے زیر حمایت اپنی سلطنت قائم کرلی تھی ۱۹۲۳ء میں اس نے حکومت ایران کے خلاف علم بغاوت بلند کیا رضا خان جانتا تھا کہ شیخ محمرہ کے خلاف کوئی فوجی کارروائی کرنا سلطنت برطانیہ کو ناگوار ہوگا لیکن اس نے غیرت قومی کے سامنے کسی بات کی پرواہ نہ کی رضا خان نے بذات خود خوزستان پر پیشقدمی کی شیخ محمرہ کی فوجوں کو شکست ہوئی اور اس نے تار کے ذریعہ اظہار اطاعت کیا لیکن بہادر رضا خان نے اس کو کافی نہ سمجھا وہ جہاز پر سوار ہو کر شیخ مذکور کے دار السلطنت میں آیا اور اپنی موجودگی میں شیخ محمرہ سے اظہار اطاعت کرالیا رضا خان کی اس نمایاں کامیابی سے اس کی ہر دلعزیزی ملک میں اور زیادہ بڑھ گئی اور اس کے ساتھ ہی غیر ملکیوں کو بھی ایرانی بیداری کا احساس پیدا ہوگیا احمد شاہ ایران عرصہ دراز سے یورپ میں مصروف تفریح تھے

۳۱ اکتوبر ۱۹۲۵ء کو ایرانی پارلیمنٹ نے ان کو معزول کرکے ملک کی زمام حکومت عارضی طور پر رضا خان کو تفویض کردی ۱۴ دسمبر کو رضا خان باضابطہ طور پر بادشاہ ایران منتخب کیا گیا اور ۲۵ اپریل ۱۹۲۶ء کو ہز مجسٹی رضا شاہ پہلوی کے مراسم تاجپوشی نہایت تزک و احتشام کے ساتھ ادا ہوئے۔

موجودہ شاہ ایران تعلیم یافتہ نہیں ہیں انہیں سوائے فارسی کے کوئی دوسری زبان نہیں آتی لیکن انھوں نے محض اپنی خداداد قابلیت سے ملک کی کایا پلٹ دی۔ آج ایران غلامی کی زنجیروں سے آزاد ہے اور سخ ہوں کے وہ سنگین معاہدے پاش پاش ہوگئے جن کے نیچے ایران کا دامن آزادی دبا ہوا تھا۔ (ریاست)

یتیم لائبریری واقعہ یتیم خانہ اسلامیہ کانپور کا جدید انتظام

یکم مارچ ۱۹۲۷ء سے یتیم لائبریری واقع یتیم خانہ اسلامیہ کانپور کا جدید انتظام کیا گیا ہے۔ اور انگریزی اخبارات آئی۔ ڈی ٹی۔ لیڈر۔ اور مسلم اوٹ لک۔ وغیرہ اور اردو صحائف میں ہمدم، ہمدرد، زمیندار و ... اور ملک کے بہت سے دوسرے ہفتہ وار اخبارات و ماہواری علمی میگزین فراہم کرنے کا معقول انتظام کیا گیا ہے۔

لہذا صاحبان مذاق سلیم سے التجا ہے کہ اوقات ذیل میں تشریف لاکر معائنہ اخبارات فرمائیں اور ہم یتیمان کی عزت افزائی فرماویں۔

صبح ۷ بجے سے ۱۰ بجے تک شام ۴ بجے سے رات کے ۹ بجے تک

محمد ادریس منیجر
یتیم لائبریری کانپور

والسرائے کا سفر بھوپال

ہز اکسلنسی والسرائے ۱۱ مارچ کو دہلی سے بھوپال جائینگے اور ۱۸ مارچ کو واپس آجائینگے بھوپال میں آپ کا دورہ ... ہوگا اور وہاں سے روانگی غیر رسمی۔

آل انڈیا خلافت کانفرنس

سیٹھ حاجی عبد اللہ ہارون صاحب کا خطبہ صدارت

آل انڈیا خلافت کانفرنس کے سالانہ اجلاس میں جو ۲۶ فروری ۱۹۲۷ء کو لکھنؤ میں منعقد ہوا تھا اسمیں مندرجہ ذیل خطبہ صدارت پڑھا گیا۔

شکریہ - برادران اسلام اس کانفرنس کا صدر بنا کر آپ نے میری جس طرح عزت افزائی فرمائی ہے اس کا میں تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں مگر آپ کی اس عنایت و بخشش نے ذمہ داریوں کا ایک انبار میرے سامنے لا ڈالا ہے جس کا اٹھانا میرے اکیلے کا کام نہیں جب تک کہ آپ میری مدد نہ کریں۔ مجھے امید ہے کہ جب آپ نے مجھ پر اتنی عنایت فرمائی ہے تو تھوڑی سی اور بھی فرمائیں گے جس کیلیے میں آپ کا احسان مند ہوں گا۔

کوئی نئی بات نہیں حضرات آپ کو معلوم ہے کہ میں نہ تو کوئی دینی عالم ہوں اور نہ سیاسی لیڈر ایک سیدھا سادھا مسلمان ہوں اس لیے مجھ سے یہ امید کہ میں آپ کو کوئی فصیح و بلیغ خطبہ سناؤں گا یا کوئی نئی راہ عمل پیش کروں گا پوری نہیں ہوسکتی مجھے نہ تو کوئی نئی بات آپ کو سنانی ہے اور نہ کوئی نیا پیغام دینا ہے ابتک جو کچھ کہا جاچکا ہے اسی کو دہرانا ہے اور اسی طرح آپ کو توجہ دلانی ہے مجھے امید ہے کہ آپ میرے ٹوٹے پھوٹے خیالات کو ایک دردمند دل کی صدا سمجھ کر غور سے سنیں گے اور اگر وہ قابل عمل ہوں تو ان پر عمل کریں گے۔

ہر تحریک کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے

حضرات! خلافت کمیٹی کو قائم ہوئے یہ آٹھواں سال ہے اس عرصہ میں اس کو بہت سی مشکلات سے دوچار ہونا پڑا اور آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس پر ایک قسم کی افسردگی سی چھائی ہے جوش و خروش ۱۹۲۱ء میں دکھائی دیتا تھا آج ۱۹۲۷ء میں اس کا عشر عشیر بھی دکھائی نہیں دیتا اور ہر طرف بے اعتباری اور بے اعتمادی کا دور دورہ ہے مانا کہ یہ حالت امید افزا نہیں اور مایوسی پیدا کرنے والے ہیں مگر صاحبو! یہ قدرتی قانون ہے ہر تحریک پر یہ وقت آتا ہے اور ہر تحریک کو ان حالات سے گذرنا پڑتا ہے ہمیں چاہیے کہ زیادہ عزم و ثبات کے ساتھ ان حالات اور مشکلات کا مقابلہ کریں نہ یہ کہ گھبرا جائیں اور ہمتیں پست کرلیں انشاء اللہ مشکلات کے یہ تمام بادل چھٹ جائیں گے اور مطلع صاف ہوجائیگا۔

یاد رفتہ حضرات قبل اس کے کہ ہم موجودہ حالات اور مشکلات کا علاج سوچیں آیئے ذرا پیچھے کی طرف نگاہ دوڑائیں کہ ہم گھر سے کس دھن میں نکلے تھے اور راستہ میں کیسی کیسی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

خلافت کمیٹی کب بنی حضرات مجھے یقین ہے کہ جنگ عظیم کا زمانہ ابھی تک آپ کو یاد ہوگا اور اس عہد کی یاد آپ کے دلوں میں ابھی تک تازہ ہوگی جبکہ برٹش گورنمنٹ اپنے تمام وعدوں کو پس پشت ڈال کر جو اس نے مسلمانان ہند سے کیے تھے سلطنت ترکی کے حصے بخرے کرنے میں مصروف تھی جبکہ ترکوں کی آزادی سلب کی جارہی تھی خلافت عظمی کے اقتدار کو تباہ اور جزیرۃ العرب کی تقدیس کو پامال کیا جارہا تھا جبکہ مسلمان چیخ چیخ کر تھک گئے تھے کہ خدارا وعدوں کو مت بھلاؤ سلطنت ترکی کے حصے بخرے مت کرو، جزیرۃ العرب کی آزادی بحال کرو مگر ان کی آہ و بکا کا کوئی خیال نہیں کیا گیا تھا اور بالآخر ترکی کو لوٹ کر ملک بانٹ لیا تھا خلیفۃ المسلمین کا اقتدار قسطنطنیہ میں بھی نہ رہا تھا اور انکی حیثیت ایک قیدی کی سی رہ گئی تھی۔ مسلمانان ہند شوکت اسلام کو یوں تباہ دیکھ کر خون کے آنسو رو رہے تھے ادھر تو یہ تھا کہ دوسرا انعام برٹش حکومت کی طرف سے ہندوستان کو بھی عطا ہوا اور وہ رولٹ ایکٹ تھا جس کے خلاف ہندوستان بھر میں صدائے احتجاج بلند ہوئی امرتسر میں جلیانوالہ باغ کا حادثہ ہوا اور ہندوستان کے ہر گوشہ میں ایک آگ سی لگ گئی ایسے پر آشوب زمانہ میں تحریک خلافت کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

خلافت کمیٹی کے مقاصد جس کے مقاصد دو تھے

(۱) خلافت عظمی کے اقتدار کو بحال کرانا اور جزیرۃ العرب کی آزادی۔

(بقیہ صفحہ ۵ کالم ایک)

مین منشی دیا نرائن صاحب نگم کا ممنون ہون کہ وہ کئی سال سے اپنے پرچہ زمانہ و آزاد مفت ارسال فرماتے ہین۔

ترقیات تعلیم سائنس کی اجازت سنہ ۱۹۲۳ء مین حاصل کی گئی اسی سال درجہ ہشتم تک کیلیے ہندی و سنسکرت کی اجازت لی گئی سنہ ۱۹۲۵ء مین اعلی درجات کو سائنس و ہندی کی تعلیم کی اجازت دیگئی چنانچہ مندرجہ ذیل مضامین کی اختیاری تعلیم کے لیے اسکول مین انتظامات ہین عربی، فارسی، سائنس، ڈرائنگ درجہ دہم تک اور سنسکرت درجہ ہشتم تک۔

مالیات اسکول کے ذرائع آمدنی یہ ہین۔

(۱) گورنمنٹ گرانٹ (۲) میونسپل گرانٹ (۳) فیس (۴) چندہ مسلم ایسوسی ایشن

سنہ ۱۹۲۴-۲۵ء مین ۲۴ ہزار ۵ سو ۶ روپیہ ۹ پائی کے مصارف کا تحمل نہایت دشواری سے ہوسکا تھا لیکن سنہ ۱۹۲۶-۲۷ء مین ایک ہزار روپیہ کی کمی اور سال آئندہ سنہ ۱۹۲۷-۲۸ء مین ۳۵۰۰ روپیہ کی کمی ہمارے سامنے ہے گویا ۴۵۰۰ کی کثیر رقم کی کمی کو برداشت کرسکنے کا مسئلہ درپیش ہے یہ کمی اساتذہ کی تنخواہ مین اضافہ اور

آئندہ مالی پریشانی ... سے لازم ہے کہ ہمارے مستقل ذرائع آمدنی ہون اسلیے ضروری ہے کہ مستقل عطیات جلد سے جلد قائم ہوجائین تاکہ تجارت کے تنزل کے رخ سے اسکول کی آمدنی متاثر نہ ہو۔

ضروریات اسکول ہماری فوری ضروریات یہ ہین:۔

(۱) دیوار احاطہ اسکول کی تعمیر اور زمین کی ہمواری یہ کام نہایت اہم اور ضروری ہے اسلیے دیوار احاطہ نہ ہونے کی وجہ سے تمام اسکول کی زمین عوام الناس کی گذرگاہ ہے اس کام کے لیے ۱۶۰۰۰ روپیہ گرانٹ کی درخواست ڈائرکٹر صاحب سررشتہ تعلیم کی خدمت مین بھیجدی گئی ہے۔(۲) ایک ہوسٹل کی ہے مین ذکر کرچکا ہون کہ ہوسٹل نہ ہونے کی وجہ سے اسکول کی ترقی مسدود ہوگئی ہے ہر سال بہت سے طالب علم داخلہ سے مایوس واپس جاتے ہین اور دوسری درسگاہون مین داخل ہوجاتے ہین پچاس طلبہ کے قیام کے لیے ہوسٹل کا تخمینہ مصارف نصف ہزار روپیہ ہے ہوسٹل کا پلین سررشتہ تعلیم منظور کرچکا ہے مگر باوجود صریح منشا ابتدائی گورنمنٹ ہوسٹل کے تعمیر کے لیے پوری رقم تخمینہ عمارت دینے پر آمادہ نظر نہین آتا اگر ہمارے ممبران کونسل نے جو اسکول کے سرپرست ہین اس طرف توجہ نہ کی تو پھر اس رقم کا فراہم کرنا خود اُن کا فرض ہوگا۔

(۳) تیسری ضرورت تکمیل مسجد ہے ایک اسلامی درسگاہ نامکمل ہے اگر اسکی ذاتی مسجد موجود نہین۔ مسجد کیلیے ۲۵ ہزار روپیہ کا اندازہ ہے گویا کل ۶۰ ہزار روپیہ کی ضرورت ہے مسلم ایسوسی ایشن کی مکمل اسکیم مین مسلم کالج معہ ہوسٹل معائنات مدرسہ البنات صنعتی اسکول، پبلک ہال و لائبریری شامل ہین اسوقت تو یہ خواب و خیال معلوم ہوتا ہے لیکن ہم کو یاد رکھنا چاہیے کہ خدا ان کی مدد کرتا ہے جو اپنی آپ مدد کرتے ہین۔ ہم کو مسلسل سرگرم کوشش جاری رکھنی چاہیئے انشاء اللہ تعالی کامیابی عطا فرماے گا۔

ضرورت اصلاح لیکن باوجود ان تمام ترقیات کے مجھے اندیشہ ہے کہ اشاعت تعلیم کے ساتھ ساتھ بیکاری و بے روزگاری کا مسئلہ زیادہ سخت و اہم ہوجاتا ہے اس عالم مین

میری ذاتی رائے یہ ہے کہ جب تک موجودہ نصاب تعلیم نہ بدلا جاے اور تانوی تعلیم کے کی ہر منزل مین صنعتی تعلیم لازم نہ رکھی جاے کامیابی قابل اطمینان نہین ہوسکتی۔

خاتمہ حضرات مجھے خوف ہے کہ مین آپ کا بہت وقت ضائع کیا اور بہت اسکی معافی چاہتا ہون اب مین ان حضرات کے شکریہ کے بعد جو اسکول سے خاص دلچسپی رکھتے ہین اس رپورٹ کو ختم کرتا ہون۔

سب سے زیادہ قابل ذکر جناب خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بار ایٹ لا ایم۔ ایل۔ سی کا نام ہے۔ باوجود بے شمار مصروفیتون کے جناب ممدوح نے ہماری درخواست شرکت مجالس کو کبھی مسترد نہین فرمایا۔ ہم جناب راے بہادر بابو بہاری لال صاحب کے بھی شکر گذار ہین کہ انھون نے ہمکو ایک اور عطیہ سے سرفراز فرمایا جس کے منافع سے طلبہ کو ہر سال انعام دیا جاتا ہے ہین جناب گلزار محمد صاحب وکیل کا ممنون ہون کہ وہ ہر سال ایک تمغہ نقرئی اردو کے بہترین مقرر کے لیے عطا فرماتے ہین حاجی قمیم الدین صاحب بھی ہمارے خاص شکریہ کے مستحق ہین کہ آپنے اسکول کی چار دیواری کیلیے دو خوبصورت اور شاندار آہنی پھاٹک عطا فرماے ہین۔ اس کے آخر مین جناب صدر محترم کا بھی تہ دل سے گران بار منت ہون کہ انھون نے جلسہ مین تشریف لاکر صدارت قبول فرمائی اور اتکلیف گوارا فرمائی اور حضرات سامعین کرام کا بھی جنھون نے جلسہ کی رونق دوبالا فرمائی

سید فضل الرحمٰن بی، اے ایل ایل بی وکیل و آنریری سکرٹری
حلیم مسلم ہائی اسکول کانپور

اطلاعنامہ بنام رسپانڈنٹ مشعر اطلاع
تاریخ مقررہ سماعت اپیل
بعدالت عالیجناب مولوی سید خورشید حسین صاحب بہادر جج ماتحت ہردوئی

مقدمہ اپیل نمبر $\frac{۳۷}{۲۱۳}$ سنہ ۱۹۲۷ء

منظر الحق ولد شیخ قدرت اللہ ساکن قصبہ باون پرگنہ باون تحصیل وضلع ہردوئی مدعا علیہ نمبر۲ اپیلانٹ

بنام لشن نراین ولد گورچرن قوم برہمن ساکن قصبہ باون پرگنہ باون تحصیل وضلع ہردوئی مدعی رسپانڈنٹ

اپیل بناراضی تجویز و ڈگری عدالت جناب منصف صاحب بہادر ہردوئی مورخہ ۲۶ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۲۶ء

بنام لشن نراین ولد گورچرن قوم برہمن ساکن قصبہ باون پرگنہ باون تحصیل وضلع ہردوئی رسپانڈنٹ

مطلع ہو کہ اپیل بناراضی ڈگری تجویز و ڈگری اس مقدمہ مین مسمی منظر الحق کے پیش کیا اور وہ اس عدالت مین درج رجسٹر ہوا اور اس عدالت نے تاریخ ۷ ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء واسطے سماعت اس اپیل کے مقرر کی ہے اور اگر خود تم یا تمہارا وکیل یا کوئی اور شخص جو تا نونا تمہاری طرف سے اپیل ہذا مین سوال وجواب کرنے کا مجاز ہو حاضر نہ آے گا تو اس کی سماعت اور تجویز تمہاری غیر حاضری مین یکطرفہ کی جائیگی۔

آج بتاریخ ۲۴ ماہ فروری سنہ ۱۹۲۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت بحکم عدالت منموہن ناتھ کول سنصرم عدالت

بحکم جناب مولوی سید محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور
(نمونہ قابل فروخت)

سمن بنام مدعا علیہ بنام حاضری اصالتاً بغرض انفصال مقدمہ
(آرڈر ۵- قاعدہ ۳)

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ نمبر ۲۹۳۷ بابت سنہ ۱۹۲۶ء

فرم بنارسی داس جوتی پرشاد ساکن رنجیت پورہ بذریعہ بہاری لال ولد درگا پرشاد قوم ویش ساکن رنجیت پورہ کانپور مدعی

بنام فرم چندر پال رگھوبر دیال ساکن ہنڈوا خر ضلع اٹاوہ بذریعہ رگھوبر دیال مالک فرم مذکور ساکن ہنڈوا ضلع اٹاوہ۔ مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت مبلغ 98/5 کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۶ ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء بوقت ۱۰ بجے دن کے عدالت ہذا مین اصالتاً حاضر ہون اور جوابدہی دعوی کی کرین اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کیلیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے لہذا آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو حاضر کرین نیز جملہ دستاویزات جنپر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہون اُسی روز پیش کرین۔

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہون گے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۱ ماہ فروری سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔ (مہر عدالت) دستخط ہر سہاے سرشتہ دار

بحکم جناب مولوی نیاز احمد صاحب بی اے، ایل ایل بی
منصف بہادر اکبرپور ضلع کانپور

اطلاعنامہ بنام رسپانڈنٹ مشعر اطلاع

اس امر کے کہ حکم طیاری ڈگر قطعی بنام مدیون صادر کیا جاے

بعدالت منصفی اکبرپور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۱۲۰۵ سنہ ۱۹۲۵ء
مقدمہ متفرقہ نمبر ۴۵۰ سنہ ۱۹۲۶ء

کندن لال ولد بھگوان لال قوم اگروال ساکن قصبہ
اکبرپور ضلع کانپور ڈگریدار سائل
بنام متھرا ولد رام پرشاد قوم سونار ساکن محلہ پولا گنج
متعلق ناج گھر وارث و قابض جائداد للو سونار متوفی
بنام متھرا فریق ثانی

ہرگاہ مدعی ڈگری دار نور الصمد نے درخواست صدور حکم قطعی واسطے نیلام جائداد مرہونہ و مکفولہ ڈگری نمبری ۱۲۰۵ سنہ ۱۹۲۵ء کے جو بتاریخ ۲۰ ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۶ء عدالت ہذا سے صادر ہوئی تھی بمطالبہ مبلغ مندرجہ درخواست گذرانی ہے لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تم کو کوئی عذر نسبت صادر ہونے حکم قطعی نیلام جائداد مذکور رکھتے ہو تو اس عدالت میں بتاریخ ۱۲ ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۶ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا وکالتاً باضابطہ مجاز حاضر ہو کر پیش کرو۔

آج بتاریخ ۲ ماہ فروری سنہ ۱۹۲۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) جھنگا لال یادو
منصرم

بحکم جناب بابو کاشی ناتھ صاحب سب جج بہادر دوم کانپور

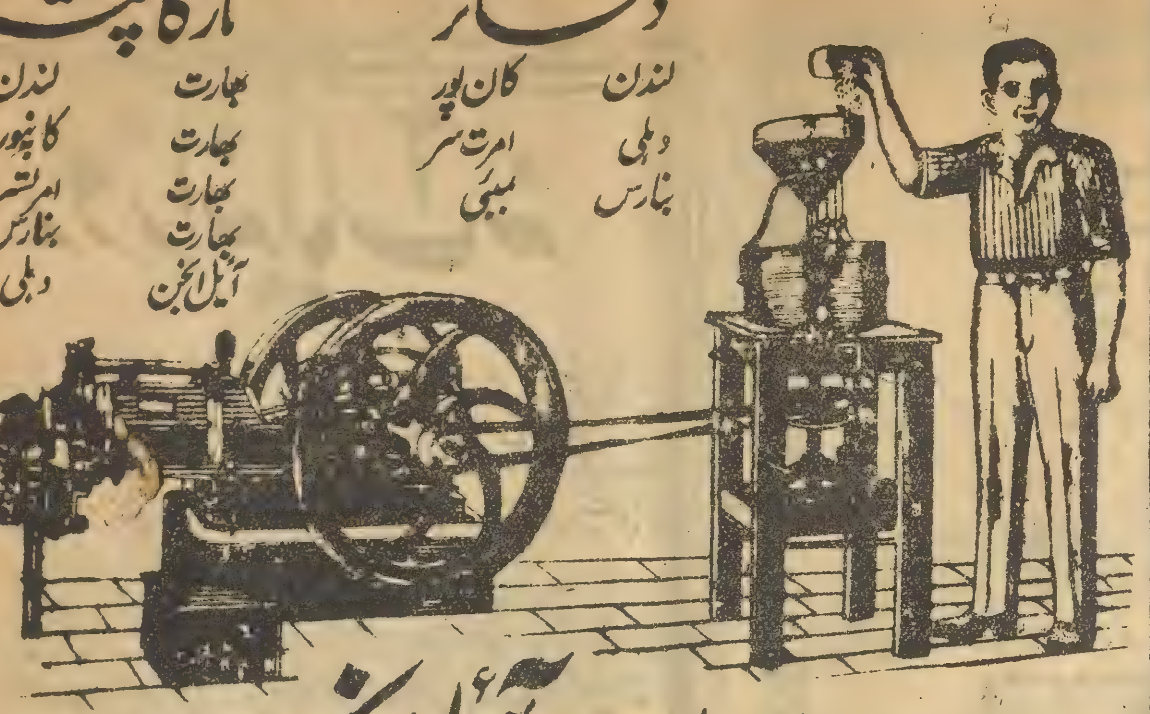
سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

بعدالت سب ججی دوم کانپور

نمبر مقدمہ ۲۴۴ سنہ ۱۹۲۶ء
دی پنجاب نیشنل بنک لمیٹڈ کانپور مدعی
بنام بابو لاڈلی پرشاد مدعا علیہ
بنام مسرس گنپت رام و شنبھو ناتھ کانپور تعمیل سمن روبرو
شنبھو ناتھ ولد گنپت رام قوم ...

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ... ۲۷ روپیہ ۱۰ آنہ ۲ پائی 9927/10/2 کے دائر کی ہے تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۳ ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۶ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور تم کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو۔ تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر



بھارت آئیل انجن

بھارت آئیل انجن بناوٹ میں نہایت سادہ اور مضبوط ہے اور تیل بہت ہی کم خرچ کرتا ہے علاوہ اس کے کروڈ آئیل انجن۔ آٹا پیسنے کی چکیاں۔ دھان سے چاول نکالنے کی مشین۔ تمباکو و چونا پیسنے کی مشین خراد وغیرہ نہایت ارزاں قیمتوں پر مل سکتے ہیں مقابلہ کر کے آزمایش کریں اور ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کر کے اپنی تسلی کریں۔

دی بھارت انجنیرنگ کمپنی

بھارت بلڈنگ لاٹوش روڈ کان پور

نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہو گا۔
بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۰ ماہ فروری سنہ ۱۹۲۶ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) بحکم اے۔ ایس جینی
منصرم

بحکم جناب مولوی سید محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر مقدمہ ۷ انسالونسی سنہ ۱۹۲۶ء
بدھو لال ولد رام لال قوم اگروال ساکن بیناگنج شہر کانپور انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مذکورہ بالا انسالونٹ نے ایک درخواست مشعر کیے جانے ڈسچارج کے گذرانی ہے اور جس کی سماعت کے لیے عدالت نے ۹ ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۶ء مقرر کی ہے لہذا جملہ قرضخواہان انسالونٹ کو بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو کوئی عذر نسبت درخواست ڈسچارج کے ہو وہ تاریخ معینہ اصالتاً خواہ وکالتاً حاضر ہو کر روبرو عدالت پیش کرے۔

مرقوم ۲۳ فروری سنہ ۱۹۲۶ء دستخط ہر سہلت
(مہر عدالت) منصرم عدالت جج خفیفہ

صرف ایک رات میں اثر دکھانیوالی

حیرت انگیز ایجاد یعنی دیا
بچھو کے ڈنک کا تیل ہے

اگر آپ نے اپنی جوانی اپنے ہاتھوں ستیاناس کر لی ہو یا بڑھاپے نے کمزور کر دیا ہو تو عجیب و غریب تیل لگائیے یہ چھ دن میں برسوں کی نامردی جڑ سے دور کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ آٹھ آنہ
پتہ: منیجر گوہر حیات آفس پٹکاپور کانپور

پتہ یاد رکھیئے } منیجر دواخانہ امداد صحت
ہیرامن کا پوروہ۔ کان پور

مت پڑھو

کیوں؟

اسلئے کہ آجکل جھوٹے اشتہار بازوں نے سچوں کا ستیاناس کر رکھا ہے لیکن مجبوری یہ ہے کہ سوائے اسکے اور کوئی ذریعہ ایسا نہیں ہے کہ ہم اپنے تجربات آپ تک پہنچا سکیں صرف مجرب اور نایاب چیزیں حاضر خدمت ہیں ملاحظہ فرمائیے بلکہ ایکبار استعمال کیجئے اور اگر مفید ہوں تو اپنے عزیزوں اور دوستوں کو بھی فائدہ پہنچائیے ورنہ لعنت بھیجئے

روغن بہائیش

اس روغن کے استعمال سے گھٹیا، ہر قسم کی بائی کا درد ...

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کان پور سے شایع ہوا

THE SADAQAT
Cawnpore

REGD: NO. A. 1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
(احسن سنبھلی)

صداقت

ہفتہ وار

اڈیٹر
خواجہ عبد السلام

قیمت سالانہ سے ر
ششماہی عار
فی پرچہ ار

جلد ۵ | کان پور - چہار شنبہ ۹ - مارچ ۱۹۲۷ء مطابق ۴ - رمضان المبارک ۱۳۴۵ھ | نمبر

ادبیات

برکاتِ صیام و ماہِ صیام

(از جناب مولانا مولوی حامد حسن صاحب قادری بچھرایونی)

مفت کرم داشتن

اتنی کثرت سے شب میں کھا پی رکھیے ۔ گنجایش یک نفس نہ باقی رکھے
جب دن کو کھا سکیں تو روزہ ہی سہی ۔ اللہ نہ کیوں مفت کرم ہی رکھے

عیش پرست اور روزہ

ہمدم نہیں دنیمیں نے نواز ونکے سوا ۔ ساماں نہیں شب میں کوئی سازونکے سوا
آیا رمضاں تو بول اُٹھے بندۂ عیش ۔ روزے بھی گلے پڑے نمازونکے سوا

روزے میں بد مزاجی

غصہ جو ہر اک شخص پہ آن کیا ۔ کیا خوب ثواب کا یہ سامان کیا
اللہ سے لڑیئے حکم یہ اُسکا ہے ۔ روزہ رکھا تو کس پہ احسان کیا

افطار میں بے اعتدالی

قائم ہے بنائے صوم خودداری پر ۔ تم طالبِ اجر ہو ہوس کاری پر
قائم رکھو وقارِ قربانیِ نفس ۔ بھوکوں کی طرح گرو نہ افطاری پر

فوائدِ صوم

ہے مانعِ خواہشاتِ فانی روزہ ۔ ہے موجبِ عیشِ جاودانی روزہ
ہیں حرص و ہوا شرارۂ نارِ جحیم ۔ اس آگ کے واسطے ہے پانی روزہ

جزائے صوم

گو باعثِ محنت و تعب ہے روزہ ۔ لیکن سببِ رضائے رب ہے روزہ
اللہ ہے آپ روزہ داروں کی جزا ۔ دیدارِ الٰہی کا سبب ہے روزہ

روزے اور فاقے کا فرق

گر بہرِ رضا جوئیِ رب ہے روزہ ۔ تزکیۂ نفس کا سبب ہے روزہ
ہے شائبۂ ریا اگر روزے میں ۔ فاقہ اسے کہتے ہیں یہ کب ہے روزہ

غرض و غایتِ صوم

ہو مستِ مئے طرب تو روزہ رکھو ۔ غالب ہو اگر غضب تو روزہ رکھو
تسکین جذبات کی ہے روزے کی غرض ۔ تسکینِ غرض ہو جب تو روزہ رکھو

تراویح و تہجد

کسبِ زر و مال رات دن جاری ہے ۔ کچھ زادِ معاد کی بھی تیاری ہے؟
کھو نیند تراویح و تہجد کے لئے ۔ سونے سے گراں بہا یہ بیداری ہے

روزہ اور ذکرِ الٰہی

روزوں میں ہیں وہ ذکرِ الٰہی کے مزے ۔ حاصل ہیں ہر اک گدا کو شاہی کے مزے
رندوں کو نصیب لذتِ جامِ صبوح ۔ صائم کو نمازِ صبح گاہی کے مزے

اذانِ صوم

تیرس ہے عجب صدائے بے سازِ اذاں ۔ کھلجاتے ہیں روزے یہ ہے اعجازِ اذاں
یوں گوش برآواز ہیں صائم گویا ۔ محبوب کی آواز ہے آوازِ اذاں

روزہ اور قربانیِ نفس

ہر جذبۂ و احساس کی قربانی کر ۔ ہر حیلہ و وسواس کی قربانی کر
ورنہ یہ کہا ہے کس نے تجھ سے غافل ۔ تو بھوک کی اور پیاس کی قربانی کر

عظمتِ نماز

سب عیشِ خیال و خواب ہو جائیگا ۔ ہر نقشِ جہاں خراب ہو جائیگا
لیکن ہے نمازی کی جبیں پر جو داغ ۔ وہ حشر میں آفتاب ہو جائیگا

ترغیبِ طاعت

طاعت کا جو کچھ حساب دیتے ہیں ۔ اتنا ہی وہاں ثواب دیتے ہیں
ہے تم سے جوانی میں عبادت کا سوال ۔ پیری میں تو ہی جواب دیتے ہیں

اکالیوں کی قربانی

(از نتیجۂ فکر منشی تلوک چند محروم بی - اے)

بزورِ اسلحہ جو کچھ کمالیوں نے کیا ۔ وہ "شانت جے" سے دلاورِ اکالیوں نے کیا
بھڑک اُٹھے نہ وہ ظالم کے تازیانوں سے ۔ نہ مشتعل انھیں جاہل کی گالیوں نے کیا
جو زخم کھاتے ہیں وہ سرخرو ہیں صورتِ گل ۔ یہ امن ہر من ثابت اکالیوں نے کیا
یہی دلیر تو گاندھی کا مدعا سمجھے ۔ کہ سر کو راہِ محبت میں نقشِ پا سمجھے

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ ۹ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء

خلافت کانفرنس

خلافت کانفرنس لکھنؤ منعقدہ ۲۶ ر ۲۷ ر فروری مین جناب سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون صاحب ممبر لیجیس لیٹو اسمبلی کا موثر خطبہ صدارت پڑھا گیا۔ جناب صدر نے نہایت سادہ الفاظ مین خلافت کمیٹی کے عروج و زوال کا ایک مکمل خاکہ قوم کے سامنے پیش کیا۔

آپ نے شروع مین فرمایا کہ مین قوم کے سامنے کوئی نئی اسکیم یا نئی بات نہین کہون گا بلکہ جو کچھہ ہو چکا ہے اُسی کو دُہراون گا اور اسی طرف متوجہ کرون گا آپ کا یہ فرمانا بالکل بجا ہے کہ قوم کے سامنے اس قدر متعدد اسکیمین موجود ہین کہ اب اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے نہ کہ کسی نئی اسکیم کے پیش کرنے کی۔

آپ نے اپنے خطبہ صدارت مین جس خوبی کیساتھ خلافت کمیٹی کی تاریخ کو دُہرایا ہے وہ قابل تعریف ہے۔

آپ نے خلافت کمیٹی کی بنیاد کی تاریخ یاد دلاتے ہوے اُن حالات کا ذکر فرمایا ہے کہ جس کی وجہ سے خلافت عظمی خطرہ مین پڑ گئی تھی اور مسلمانان ہندوستان کو اس کی ضرورت محسوس ہوئی کہ خلافت کمیٹی کی بنیاد ڈالی جاے۔

آپ نے خلافت کمیٹی کے مقاصد یعنی (۱) خلافت عظمی کے اقتدار کو بحال کرنا جزیرۃ العرب کو آزادی دلانا اور (۲) برادران وطن کے ساتھ ملکر حصول سوراجیہ کے لیے جد و جہد کرنا" کا ذکر فرماتے ہوے یہ دکھایا ہے کہ ان ہر دو مقاصد مین کہانتک کامیابی ہوئی ہے۔ آپ نے اس کا بھی ذکر فرمایا ہے کہ اس کے لیے انتہائی ایثار سے کام لیا گیا اور گورنمنٹ برطانیہ کو اس پر مجبور کیا کہ وہ اپنی روش بدلے دوسری طرف ترک مجاہدین داد شجاعت دے رہے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مصطفی کمال پاشا نے معاہدہ سیورے کی دھجیان اُڑا دین اور لوزان کانفرنس مین باعزت صلح ہوئی اور مسلمان یہ سمجھے کہ ہم کامیاب ہوگئے، مگر ہوا کا رخ بدلا اور ہمارے سامنے مصائب آنے شروع ہوگئے اور بعض تنگ خیال ہندوون نے اس خوف سے کہ کہین مسلمان زیادہ طاقتور نہ ہوجائین اپنے مین سنگھٹن کرنے کے خیالات پیدا کیے اور شدھی و سنگھٹن کا دور ہوا اور ہندو مسلم اتحاد خاک مین مل گیا۔

آگے چل کر آپنے اُن مصیبتون کا ذکر کیا کہ جن کی وجہ سے خلافت کمیٹی کو نقصان اُٹھانا پڑا (۱) ترکون نے خلافت عظمی کے بار سے سبکدوشی حاصل کرلی (۲) دوسرے یہ کہ سمجھہ حجو مانی کا مشرہ لاکمہ کا قبضہ۔ اسمین شک نہین کہ اس واقعہ نے خلافت کمیٹی کی ساکھہ کو ختم کر دیا اور ان دونون باتون کی وجہ سے خلافت کمیٹی کو آج یہ روز بد دیکھنا نصیب ہوا۔

آگے چل کر جناب صدر فرماتے ہین کہ ان صدمات سے خلافت کمیٹی جانبر نہ ہونے پائی تھی کہ شریف حسین نے اپنے طرز عمل سے مسلمانون کو انتہائی بدظن کر دیا تھا اور اسی درمیان مین نجدی افواج نے طائف پر حملہ کر دیا خلافت کمیٹی نے غور و خوض کے بعد ۵ ر اکتوبر کو الارز ولیوشن پاس کیا جسمین شریف حسین کی مخالفت اور ارض حجاز مین جمہوری حکومت کی تجویز تھی۔

جناب صدر خلافت کمیٹی کے اس فیصلہ کو حق بجانب سمجھتے ہین مگر ہم کو اس معاملہ مین جناب صدر سے اختلاف ہے۔

اسمین شک نہین کہ شریف حسین نے اسلام کے انتہائی نازک وقت مین ترکون سے غداری کی اور اسی وجہ سے وہ دنیاے اسلام مین انتہائی ذلیل و خوار ہوا مگر خلافت کمیٹی محض جذبات کا نام نہین تھا بلکہ اسمین معاملات حکومت پر غور و خوض کرنا تھا لہذا ضرورت اس کی تھی کہ موجودہ حالات پر غور کرنا چاہیے تھا اور مندرجہ ذیل امور پر غور کرنے کی ضرورت تھا۔

(۱) شریف حسین جو کہ برطانیہ کا پٹھو ہے اس پر نجدی کیسے حملہ کر رہے ہین

(۲) کیا نجدیون مین اس قدر طاقت ہے کہ وہ برطانیہ کی مرضی کے خلاف کوئی کام کرے۔

(۳) شریف حسین اور برطانیہ مین موجودہ تعلقات کیسے ہین۔

(۴) فریقین مین خراب تعلقات ہونے کی وجہ سے شہ پاکر تو نجدی حملہ آور نہین ہین

اگر خلافت کمیٹی مندرجہ بالا امور پر غور کرتی تو ہرگز نجدیون کی موافقت مین خلافت کمیٹی نہ ہوتی کیونکہ ان امور پر غور کرلینے کے بعد صاف ظاہر ہوجاتا کہ اس سے حجاز کو نقصان پہونچے جائیگا اور ایسا ہی ہوا۔

خلافت کمیٹی نے محض جذبات سے کام لیا اور سب سے زیادہ جو احمقانہ غلطی ہوئی وہ یہ تھی کہ سلطان ابن سعود کے وعدون پر اعتبار کرلیا گیا۔ معمولی عقل والا انسان بھی اس کو تسلیم نہین کر سکتا کہ کوئی قوم اپنا روپیہ اور اپنے آدمیون کا خون بہا کر جو ملک حاصل کرے گی اسکو وہ دوسرون کے حوالہ کر دے گی اب جس قدر بھی چاہے جناب صدر سلطان ابن سعود کی وعدہ خلافیون پر اظہار افسوس کرین مگر اس کا ہونا یقینی تھا اور وہ ہو کر رہا۔

جناب صدر کو اس کی بھی شکایت ہے کہ ایک گروہ نجدیون کا حامی بن گیا ہے مگر یہ سب کچھہ نتیجہ ہے خلافت کمیٹی کے طرز عمل کا اور اب اس پر افسوس بیکار ہے

جناب صدر نے جس خلوص کے ساتھہ تمام پارٹیون سے متحد ہوکر کام کرنے کی اپیل کی ہے وہ قابل تعریف ہے اور ہم سمجھتے ہین کہ تمام پارٹیون کو ملکر کام شروع کر دینا چاہیے ورنہ سواے نقصان کے کوئی فائدہ کی امید نظر نہین آتی۔

آپنے خدام الحرمین کو مخاطب فرماتے ہوے فرمایا کہ اگرچہ ہم بھی حکومت حجاز کے اتنے ہی مخالف ہین کہ جسقدر آپ مگر حجاز کی گتھی سلجھانے کیلیے یہ طریقہ مناسب نہین کہ حکومت برطانیہ کو دخل دینے کی دعوت دیجاے۔

ہم کو اس کے متعلق صرف اسقدر عرض کرنا ہے کہ اگر آپ خدام الحرمین کے اصولون سے واقف ہوتے تو ہرگز یہ اعتراض نہ کرتے خدام الحرمین کا تو یہ مقصد اول ہے کہ کوئی غیر قوم حجاز مین دخل نہ دے۔ نہ کہ دعوت دینا۔

آپ نے حامیان ابن سعود کو بھی مخاطب کرتے ہوے فرمایا ہے کہ آپ سلطان ابن سعود کی منمانی کارروائیون پر پر زور احتجاج کرین اور اگر آپ نے ایسا نہین کیا تو مسلمانان ہندوستان مین تو انتشار پیدا ہوہی گا اور علاوہ برآن یہ ہوگا کہ سلطان ابن سعود کی ہمت افزائی ہوگی۔

آخر مین آپ نے خلافت کمیٹی کی پالیسی کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور یہ فرمایا ہے کہ اگر دنیاے اسلام متفق ہوکر آواز بلند کرے تو سلطان ابن سعود کو اس کے سامنے جھکنا پڑے۔

مگر ہم کو اس راے سے بھی اختلاف ہے کہ دنیاے اسلام کی متفقہ آواز سے سلطان ابن سعود حجاز کی حکومت سے دست بردار ہو جائیگا اور اس کی امید کرنا فطرت انسانی کے خلاف امید رکھنا ہے۔

ہم کو تو اس کی قطعی امید نہین سلطان ابن سعود حجاز کی حکومت سے دست بردار ہو جاے گا اور حال مین جس قسم کے ذلیل خرافات کیے ہین وہ اسکے شاہد ہین۔

اب اگر کچھہ کر سکتے ہین تو اس کی صرف دو صورتیں ہین

(۱) حجاز کے لوگون کو آپ یہ محسوس کرائین کہ تم پر نجدی حکومت ایک قہر آسمانی ہے اور وہ اس کو محسوس کرکے اُتارنے کی کوشش کرین۔

(۲) حجازی نجدی حکومت کو اُسی وقت قہر آسمانی خیال کرین گے جب کہ وہ ضروریات سے مجبور ہون گے۔

(۳) اہل حجاز صرف اسی وقت ضروریات سے مجبور ہون گے جبکہ دنیاے اسلام ایک سال حج کے لیے نہ جاے۔

اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو یاد رکھیے کہ کوئی قوت ایسی نہین ہے جو کہ نجدیون کو حجاز سے نکال باہر کرے۔

جناب صدر نے بیرونی اسلامی معاملات کو ختم کرکے ہندوستان کے اندرونی معاملات پر توجہ کی ہے اور آپ نے یہ بالکل صحیح فرمایا ہے کہ "آج تک خلافت کمیٹی کی تمام کوششون کا مرکز بیرونی اسلامی معاملات رہے ہین اور آپ کی توجہ زیادہ تر بیرونی گتھیان سلجھانے مین لگی رہی ہے اور اب ہم اپنے گھر کی طرف متوجہ ہونا چاہیے کہ یہان کیا حشر بپا ہے۔

آپ نے انتہائی قابلیت کے ساتھہ تمام اندرونی معاملات پر خامہ فرسائی کی ہے۔ سب سے آخر مین آپ نے ہندو مسلم تعلقات پر بھی نہایت خوبی کے ساتھہ روشنی ڈالی ہے۔ اور اپنا خطبہ صدارت شکریہ کے بعد ختم کر دیا

آئینۂ کانپور

جلسہ یتیم خانہ اسلامیہ ۴ ر مارچ ۷ بجے شام کو یتیم خانہ اسلامیہ کا انتظامیہ جلسہ زیر صدارت جناب خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب منعقد ہوا سکریٹری صاحب نے ۲۲ ر فروری کے جلسہ مین ۱۰ یوم کی مہلت رپورٹ کے جوابات دینے کیلیے لی تھی چنانچہ سکریٹری صاحب نے جلسہ مین اپنا جواب پیش کر دیا۔ مگر جواب کیا دیا گیا اس کا علم کسی کو نہ ہو سکا اور وہ اس لیے کہ یہ جلسہ بند کمرے مین کیا گیا۔ بند کمرے کی کارروائی اس لیے زیادہ تعجب انگیز ہے کہ جس جلسہ مین رپورٹ پڑھی گئی تھی وہ جلسہ بند کمرے مین نہ تھا بہرحال بند کمرے کی کارروائی ہر صورت سے تعجب انگیز ہے اور نہ معلوم یہ طرز عمل کیون اختیار کیا گیا؟

اس طرز عمل کی وجہ سے شہر مین مختلف قسم کی چہ میگوئیان ہو رہی ہین ہم ممبران انتظامیہ سے امید کرتے ہین کہ وہ جلد ایک اعلان کے ذریعہ سے پبلک کو مطمئن کر کے اپنا فرض ادا کرین گے۔

کانپور کی مسموم آب و ہوا اس ہفتہ کانپور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ کے سلسلہ مین جلوس اُٹھے اور بعض اس قسم کے بھجن گاے گے جو مسلمانون کے لیے صد درجہ اشتعال انگیز تھے اور اسی کی وجہ سے ہندو مسلمانون مین کشیدگی بڑھ گئی اور قلوب بہت خراب ہوگئے جس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوا کہ شہر مین مختلف قسم کے شگوفے کھلنے لگے۔

ہم کو اس موقع پر بعض معزز آریہ حضرات سے یہ شکایت ہے کہ انکی موجودگی مین اس قسم کی لغویات کیسے ہو سکین اور اگر ان حضرات نے اپنی قدیم روش کو چھوڑ دیا تو کانپور کا مطلع بھی گرد آلود ہو جائیگا۔

دو واقعات اس سلسلہ مین قابل ذکر ہین اول یہ کہ مصری بازار مین تقی کی مسجد کے قریب ایک ہندو صاحب نے عین تراویح کے وقت ہارمونیم پر راماین گانا شروع کر دی اس پر بعض مسلمانون نے نہایت منت سماجت سے انسے عرض کیا کہ اگر آپ وقت مین رد و بدل کر دین تو ہماری عبادت مین ہرج نہ ہو اس پر وہ مان گئے مگر بعد کو بعض حضرات کی عنایت سے وہ اس پر قائم نہ رہے اور پولیس مین رپورٹ کر دی گئی پولیس کے جوان وہان بزیر نگرانی منشی حسام الدین صاحب سب انسپکٹر متعینات ہین منشی حسام الدین صاحب کی قابلیت کی وجہ سے کوئی خوف بظاہر نظر نہین آتا۔ دوسرا واقعہ چوک بزازہ مین مسلمان دوکاندار سے ایک معمولی سی بات مین ہو گیا اور ما لیگا لاٹھیان وغیرہ بھی نمودار ہوگئین مگر شکر ہے کہ وہ بھی عین موقع پر منشی حسام الدین صاحب سب انسپکٹر کے پہونچ جانے سے دفع ہو گیا۔

ہم ہندو مسلمانون سے اس کی اپیل کرین گے کہ وہ کانپور کے مطلع کو گرد آلود نہ ہونے دین اور کانپور کی اس عزت کو قائم رکھین کہ یہان ہندو مسلم فساد نہین ہوا ہم کو امید ہے کہ کانپور کی پبلک اس کی زندگی کو پسند

سائنر بنیٹو مسولینی وزیر اعظم اٹلی

سائنر مسولینی کا شمار ان چند مشاہیر عالم میں ہے جنھوں نے زمانہ حال ہی مین بہت چھوٹی حیثیتون سے حیرت خیز ترقیان کرکے زبردست قومون کی قسمت اپنے ہاتھون مین لے لی ۔

مسولینی ۲۹ جولائی ۱۸۸۳ء کو ایک غریب لوہار کے یہان "ڈووِیا" نام کے ایک چھوٹے سے گاؤن مین پیدا ہوا اگر تقدیر اس کی پیدائش کے وقت ہنس رہی تھی کہ معمولی لوہار کا لڑکا ایک دن اپنی آہنی اقتدار سے یورپ کو ہلا دے گا یہ بچپن سے بہت شریر اور جنگجو تھا اس کا باپ چاہتا تھا کہ یہ اس کی بھٹی کے پاس بیٹھ کر دھونکنی چلائے مگر نوعمر بنیٹو کو اس کام سے نفرت تھی یہ ہمیشہ اپنے باپ کی نظر بچا کر باغون سے پھل چرانے یا لڑکون سے لڑنے بھڑنے کے لیے گھر سے باہر نکل جایا کرتا تھا سارے گاؤن مین کوئی لڑکا بنیٹو سے زیادہ بہادر اور دلیر نہ تھا یہ خطرناک سے خطرناک کامون کیلیے بہت جلد تیار ہو جاتا تھا گاؤن کے تمام لڑکے اس سے خائف رہا کرتے تھے ذرا ذرا سی بات پر یہ پتھرون کی بارش سے مخالف لڑکون کا سر توڑ دیتا ۔

بنیٹو مسولینی کا باپ تو بالکل جاہل تھا لیکن اس کی ماں کسی قدر لکھی پڑھی اور گاؤن کے مدرسہ مین معلمہ تھی اس نے اپنے بیٹے کو تھوڑی بہت تعلیم دیدی تھی جب یہ بارہ برس کا ہوا تو اس کی مزید تعلیم کے لیے فاقہ کش والدین نے حکومت سے امداد طلب کی لیکن چونکہ بنیٹو مین کوئی نمایان تعلیمی ذہانت نہ تھی اس لیے حکومت نے یہ درخواست مسترد کر دی افلاس کی وجہ سے بنیٹو مزید تعلیم حاصل کرنے سے معذور رہا اور اس نے مقامی میونسپلٹی مین ملازمت کرنے کیلیے کوشش کی لیکن بدقسمتی سے یہان بھی وہ ناکام رہا اور اس کو ملازمت نہ مل سکی بہت کچھ دوڑ دھوپ کے بعد اس مسولینی کو جو ایک دن اٹلی کا اصلی حکمران بننے والا تھا ایک اسکول مین ڈھائی یا تین روپیہ ماہوار کی ملازمت مل گئی لیکن مسولینی کی اولوالعزمیون کا تقاضہ کچھ اور ہی تھا تھوڑے ہی عرصہ بعد اس نے یہ ملازمت ترک کر دی اور سوئٹزرلینڈ چلا گیا جس وقت وہ لوزان پہونچا ہے اس کی جیب مین صرف ایک روپیہ تھا ایک وسیع شہر مین مسولینی تمام دن پھرتا رہا لیکن اس کے لیے کوئی ذریعہ معاش نہ نکلا روپیہ بھی کھانے پینے مین خرچ ہو گیا ایک غیر ملک کوئی واقفکار نہیں رات مین کہان جا کر رہے مجبوراً دریا کے کنارے ایک پل کی محراب مین پڑ کر سو رہا اتفاق سے ایک پولیس مین ادھر سے گشت کرتا ہوا نکلا اوس نے مسولینی کو ایک آوارہ بدمعاش سمجھ کر گرفتار کر لیا ۱۸ جولائی ۱۹۰۲ء کو جب غریب الوطن مسولینی اس بیکسی کے ساتھ گرفتار کیا گیا تو کس کو خبر تھی کہ بیس برس کے بعد یہی "بدمعاش" اطالوی قوم کا نمایندہ بنکر اسی پل پر سے گزر کر لارڈ کرزن اور موسیو پوئنکارے کے دوش بدوش لوزان کانفرنس مین شریک ہوگا ! غریب مسولینی کئی دن تک جیل مین رہا چھوٹنے کے بعد اس نے ایک شخص سے چار پانچ آنہ پیسے مانگ کر لیے اور اس مین کھانے پینے کا انتظام کیا اتفاق سے اُسی دن اس کو ایک زیر تعمیر مکان مین انٹینٹین ڈھونے کا کام مل گیا لیکن تقدیر نے یہان بھی رنگ دکھایا چند ہی روز کے بعد بنیٹو مسولینی اس کام سے نکال دیا گیا اور پھر وہ بازارون مین جوتیان چٹخانے لگا تھوڑے عرصہ کے بعد اسے ایک دوسری جگہ مزدوری مل گئی اور پھر وہ ایک شراب کی دوکان پر چپراسی مقرر ہو گیا یہان اس کو شراب کے پیپون سے لدے ہوے وزنی ٹھیلے گھسیٹنے کے علاوہ اپنے مالک کا کچھ بھی کھانا پڑتا تھا اسی دوران مین اس کو جب کبھی فرصت ملتی تو اکثر اخبارات مین اشتعال انگیز سیاسی مضامین لکھا کرتا تھا اندنون حکومت سوئزرلینڈ کے خلاف ایک سازش ہوئی مسولینی بھلا اس موقعہ پر کب چوکنے والا تھا وہ بھی شریک ہو گیا افشائے راز ہونے پر اسے حکومت سوئزرلینڈ نے اپنے ملک سے باہر نکال دیا

سیاسی مضامین کی بنا پر اسے تھوڑی بہت شہرت حاصل ہو گئی تھی اس لیے اس کو بہت جلد آسٹریا کے ایک اخبار مین بمقام ٹرنٹ ملازمت مل گئی یہان اس نے ایک سخت مضمون ان اطالوی صوبجات کے متعلق لکھا جو اس وقت آسٹریا کے قبضہ مین تھے حکومت آسٹریا نے اس کو پابجولان کرکے ایک "معمولی بدمعاش" کی حیثیت سے خارج البلد کر دیا اس کے بعد مسولینی کئی سال تک فرانس اور جرمنی مین پھرتا رہا لیکن شورش پسندیون کی بدولت اسے کہین امن و عافیت کی زندگی نصیب نہیں ہوئی آخر ۱۹۱۲ء مین یہ اپنے وطن اٹلی واپس آیا اور اس کو ایک سوشلسٹ اخبار "اوانٹی" کی اڈیٹری مل گئی یہان وہ دو سال تک کام کرتا رہا اس کے بعد یورپ کی عالمگیر جنگ شروع ہو گئی سوشلسٹ پارٹی شرکت جنگ کے خلاف تھی لیکن مسولینی یہ چاہتا تھا کہ اٹلی برطانیہ کی حمایت مین اعلان جنگ کر دے مسولینی اس جنگجویانہ اسپرٹ کی بدولت ذلیل کرکے سوشلسٹ پارٹی سے نکالدیا گیا ۔

اس نے کہیں سے روپیہ فراہم کرکے اپنا ذاتی اخبار "ال پوپولو دی اطالیہ" جاری کیا اور جنگ کی موافقت مین پروپگینڈا کرتا رہا ۔

۱۹۱۵ء مین اس نے جنگ کے متعلق ایک شورش انگیز مظاہرہ کیا اور گرفتار ہو کر جیل خانہ کی ہوا کھانا پڑی لیکن اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد اٹلی بھی شریک جنگ ہو گیا مسولینی رہا ہوا اور ایک سپاہی کی حیثیت سے محاذ جنگ پر روانہ ہو گیا جنگ کے خاتمہ پر جو اس کے نتائج برآمد ہوے وہ اطالوی قوم کے لیے طمانیت بخش نہ تھے تمام ملک مین بے چینی کی لہر دوڑ گئی اور بالشویزم کے اثرات کام کرنے لگے اگر اس وقت مسولینی کی شخصیت نہ ہوتی تو اٹلی بالشویک سیلاب مین بہ جاتا اس نازک موقع پر مسولینی نے وہ کام کیا کہ تمام دنیا متحیر ہو گئی اور اس کے سر پر شہرت دوام کا تاج رکھدیا گیا اس نے ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۲ء کو چند دل شکستہ سپاہیون کے ساتھ روما پر چڑھائی کی اور حکومت کی نیم بالشویک فوجون کو شکست دیکر زمام حکومت اپنے ہاتھ مین لے لی

مسولینی نے صرف یہی نہیں کیا کہ اپنے ملک کو بالشویزم کا شکار ہونے سے بچا لیا بلکہ اس نے جنوبی یورپ مین بالشویزم کے خلاف ایک آہنی دیوار کھڑی کر دی روسی سوویٹ کے مقابلہ پر اس کا فیسسٹی نظام نہایت باقاعدہ ہے اور اس کے "سیاہ قمیص" والون سے ایک زمانہ تھراتا ہے مسولینی نے بے مثل قابلیت کے ساتھ اپنی جماعت کو منظم کیا اور اس وقت وہ اٹلی کا وزیر اعظم ہی نہیں بلکہ ملک کا وکیل مطلق اور وہان کا اصلی حکمران ہے اس کے بغیر حکم اٹلی مین ایک ذرہ بھی حرکت نہیں کر سکتا تمام ملک مین وہ "ڈیوک" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے مسولینی کی اکثر باتون سے ملک کا ایک حصہ اس کے خلاف ہے لیکن اس کی کارکن خفیہ انجمنون سے سب ڈرتے ہین اس کی جان پر کئی مرتبہ قاتلانہ حملہ ہوا لیکن یہ ہمیشہ بچ گیا اور اکثر کہا کرتا ہے کہ جب تک میرا مشن مکمل نہ ہو جائیگا مین ہرگز نہ مرون گا ۔

مسولینی آج اطالیہ کی سب سے زبردست شخصیت ہے اس کی آواز ملک و قوم کی آواز ہے اور اس کی ہر کارروائی ایک آئینی حکومت کی کارروائی ہے ۔ (ریاست)

تعلقات روس و برطانیہ

لندن ۴ مارچ لیبرل پارٹی کے ممبر سر آرچیبالڈ سنکلیر کی تحریک پر تعلقات روس و برطانیہ کا معاملہ دار العلوم مین چھیڑا گیا جنھون نے بیان کیا کہ گذشتہ دو سال مین برطانیہ کی روسی تجارت بمقابلہ چینی تجارت کے زیادہ رہی ہے لہذا میرے خیال مین روسی نوٹ کے جو آخری الفاظ ہین ان سے اس بات کا عمدہ موقع ملتا ہے کہ روسی و انگریزی تعلقات کو ترقی دیجلے اور امن عالم کا سنگ بنیاد رکھا جلے ۔

آل انڈیا خلافت کانفرنس

سیٹھ حاجی عبد اللہ ہارون صاحب کا خطبہ صدارت

گذشتہ سے پیوستہ

سلطان کے وعدے دربار تشکیل حکومت حجاز

مین مکہ معظمہ پر قبضہ کرنے نہیں جا رہا ہون بلکہ وہان کے باشندون کو ظلم نا قابل برداشت ... کی مصیبت سے نجات دلانے جا رہا ہون جس مین وہ مبتلا ہین اس مقدس مہبط وحی الٰہی کو اس لیے جا رہا ہون کہ شریعت خداوندی کا احیا کرون اور اپنے قوت و بازو سے احکام الٰہی کو نافذ کرون اب مکہ معظمہ مین بجز اسلامی شریعت کے کوئی سلطان نہ ہوگا سب کو شریعت کی پابندی کرنی ہوگی چونکہ مکہ معظمہ سے جملہ مسلمانان عالم کو تعلق ہے اس لیے وہان کی پالیسی دنیائے اسلام کی مرضی کے مطابق ہوگی (ماخوذ از تقریر سلطان جو اُنھون نے مکہ معظمہ کو روانگی کے وقت کی)

سلطان کے وعدے دربارہ قبہ جات و مزارات و مولد النبی

مقامات مقدسہ کا پورا احترام کیا جائیگا اور جملہ مراسم جاری رکھے جائینگے ان مین کسی قسم کا فرق نہ آئے گا" (ماخوذ از تار پرائیوٹ سکریٹری سلطان ، الکتوبر) اسلامی مزارات اور خصوصاً صحابہ کے مزارات ہمارے لیے بہت زیادہ قابل احترام ہین ہماری فوجین ہمارے مقدس قوانین کی خلاف ورزی نہیں کرینگی (ماخوذ تار سلطان از جواب مولانا شوکت علی)

خلافت کمیٹی نے ابن سعود کی حمایت کیون کی

(اقتباس از رپورٹ مرتبہ مولانا ظفر علی خانصاحب)

حضرات یہ صاف اور صریح وعدہ تھے جن کی بنا پر خلافت کمیٹی نے سلطان ابن سعود کی تائید کی اور اس امر پر اظہار استحسان کیا کہ سلطان ابن سعود حسب وعدہ شریف حسین اور شریف علی کی استبدادی حکومت کو ختم کرکے موتمر اسلامیہ کے لیے حجاز مین جمہوری حکومت قائم کرنے کا راستہ صاف کر دین ہمین کامل توقع تھی کہ سلطان جو ہر معاملہ مین کتاب و سنت کا حوالہ دیا کرتے ہین اپنے وعدون کا ایفا کرینگے اور ہم حجاز کی طرف سے کم از کم بے فکر ہو جائینگے ۔

ابن سعود وعدہ خلاف ثابت ہوا

لیکن توقعات کے بالکل خلاف ہوا مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے مزارات و مولد دماثر منہدم کر دیے گئے اور وہی ملک الحجاز کا لقب اختیار کر لیا گیا جو شریف حسین اور شریف علی نے اختیار کر رکھا تھا ۔

سلطان کے حامی

خلافت کمیٹی نے سلطان کی وعدہ خلافیون پر وہی کیا جو ایک با اصول جماعت کو کرنا چاہیے تھا اس نے سواد اعظم کا خیال رکھتے ہوے ابن سعود کی سخت مخالفت کی اور اس کی حمایت و طرفداری سے دست کش ہو گئی جب اب ایک اور جماعت ہم مین سے ہی اس فیصلے کے آڑے آئی اور یہ جماعت ابن سعود کی حامی ہے اور ابن سعود کو حق بجانب ثابت کرنے کیلیے طرح طرح کی تاویلین کرتی ہے حالانکہ یہ جماعت ۵ اکتوبر والے رزولیوشن کی پوری پوری موید تھی ۔

متحدہ طور پر کام کرنے کیلیے اپیل

حضرات مین اس موقع پر جمیع برادران اسلام سے خواہ وہ کسی فرقہ اور جماعت سے تعلق رکھتے ہون متحدہ طور پر کام کرنے کی درخواست کرتا ہون ہمارے اندر اختلافات پیدا ہو گئے ہین وہ بہت افسوسناک ہین اور انکی وجہ سے ہم کمزور ہو رہے ہین مسلمانان ہند کی ذات سے نہ صرف ہندوستان کی بلکہ عالم اسلامی کی بہت سی توقعات وابستہ ہین اور دنیائے اسلام آپ کی ان خدمات کو بہت قدر و وقعت کی نگاہ سے دیکھتی ہے جو اُنھون نے تحریک خلافت کے ذریعہ انجام دین ۔

خدام الحرمین سے ایک درخواست

مین اپنے اُن محترم بھائیون سے جو خلافت کمیٹی سے علیحدہ ہو کر انجمن خدام الحرمین مین شامل ہو گئے ہین عرض کرتا ہون کہ موجودہ حکومت حجاز کے ہم بھی ویسے ہی مخالف ہین جیسے کہ آپ اور ہم بھی حجاز کے موجودہ حالات سے ہرگز

مطمئن نہیں ہیں تاہم ہمیں آپ کے طریق کار سے شدید اختلاف ہے حجاز کی گتھی سلجھانے کا یہ طریقہ نہیں کہ ہم چند مذہبی جذبات کی تسکین کی خاطر حکومت برطانیہ کو مداخلت کی دعوت دیں اور حجاز کی تقدیس اور اُس کی آزادی کو اپنی خوش عقیدگی کی بھینٹ کردیں یا حج کے بند کرانے کی کوشش کریں جس سے جیران رسول اللہ کو جو پہلے سے مالی مشکلات میں گرفتار ہیں اور جنکی آمدنی کا حج ہی ایک ذریعہ ہے اور زیادہ مصائب کا سامنا کرنا پڑے نیز یہ بھی خطرہ ہے کہ ابن سعود آپ کے اس طرز عمل سے اپنی سلامتی اور آپ کی مخالفانہ ریشہ دوانیوں کے اثر سے بچنے کیلیے خود کو برطانیہ کے حوالہ کر دے اور کوئی ا[illegible] نامہ کرلے جس سے حجاز پر غیر مسلم اقتدار قائم ہوجائے جیسا کہ الاہرام نے اسی قسم کے معاہدہ کی دفعات شائع کی ہیں۔ بہرکیف بہت پھونک پھونک کر قدم رکھنا چاہیے۔

حامیان ابن سعود سے درخواست

اسی طرح میں اُن محترم بھائیوں سے جو ابن سعود کی حمایت کررہے ہیں اپنے اس رویہ پر غور کرنے کی التجا کرتے ہوئے عرض کرونگا کہ جب آپ کل تک خلافت کمیٹی کے ۱۷ اکتوبر والے فیصلہ کی حمایت کررہے تھے اور اس سے لفظاً لفظاً متفق تھے تو اسی اصول پر کاربند رہیے اس اصول کو صرف اس لیے ٹھکرانا کہ اس کی زد میں اب شریف حسین یا امیر علی نہیں بلکہ ابن سعود ہے بہت افسوسناک ہے انصاف کا تقاضہ ہے کہ آپ ابن سعود کی من مانی کارروائیوں کے خلاف پورے زور سے صدائے احتجاج بلند کریں اگر آپ نے ایسا نہ کیا اور اُس کی تائید میں تاویلیں گھڑتے رہے تو نہ صرف یہ کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے درمیان انتشار بڑھے گا بلکہ آپ کی حمایت و تائید سے سلطان کی ہمت افزائی ہوگی اور وہ بدستور اپنی ہٹ پر قائم رہکر مسلمانوں کی مزید بے چینی کا باعث ہونگے ملک گیری کی ہوس انکو اور زیادہ ہوجائیگی جس سے خطرہ ہے کہ سرزمین عرب میں جنگ کے شعلے بھڑک اُٹھیں۔

خلافت کمیٹی کی پالیسی صحیح ہے

مسئلہ حجاز میں خلافت کمیٹی نے جو روش اختیار کی ہے وہ بالکل صحیح ہے ہم کو چاہیے کہ تمام دنیا کے مسلمانوں کو اپنے ساتھ متفق کریں اس لیے کہ ہم اکیلے کوئی موثر کارروائی نہیں کرسکتے اور جب دنیائے اسلام ایک نقطہ پر جمع ہو جائیگی تو سلطان کو اس کی مخالفت ہی مشکل ہوگی۔

حضرات اس وقت حجاز میں کسی جنگ کا چھیڑنا اس گتھی کو اور اُلجھا دیگا اور نئی مشکلات کا باعث ہوگا اس لیے ہماری کوشش یہ ہونا چاہیے کہ امن و امان قائم رہے جب دنیائے اسلام کی متفقہ آواز سلطان ابن سعود سے ایفائے وعدہ کا مطالبہ کریگی تو مجھے یقین ہے کہ انھیں بجز سر تسلیم خم کرنے کے کوئی چارہ نہ ہوگا۔ حجاز کی گتھی سلجھانے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم خلافت کمیٹی کی طاقت کو مضبوط کریں اور اہل ہندوستان کی تمام جماعتیں اس معاملہ میں اس کی تائید کریں۔

موتمر اسلامی

حضرات خلافت کمیٹی کو ہرسال کوشش کرکے موتمر کا اجلاس مکہ معظمہ میں اور اگر سلطان اسکی اجازت نہ دیں تو کسی دوسرے مقام پر کرانا چاہیے موتمر نہ صرف یہ کہ حجاز کی موجودہ مشکلات کا علاج ہے بلکہ یہ کل اسلامی پیچیدگیوں کا حل ہے۔

حضرات ہم جو اتحاد اسلامی کا عرصہ سے خواب دیکھ رہے ہیں موتمر اس کا ایک دھندلا سا نشان ہے۔

موتمر اسلامی مکہ کے پچھلے اجلاس میں آپ کے وفد کے محترم ارکان نے حسن قابلیت و تدبر و دلیری کے ساتھ مسلمانان ہند کے جذبات کی ترجمانی کی اور موتمر کی رہنمائی کی اوس کا اعتراف نہ کرنا اس موقعہ پر ناانصافی ہوگی۔ خدا کرے انکی اور آپ سب کی کوششوں کا لگایا ہوا پودا جلد بارآور ہو۔

اندرونی اصلاح کی زیادہ ضرورت ہے

حضرات آج تک خلافت کمیٹی کی تمام کوششوں کا مرکز بیرونی اسلامی معاملات رہے ہیں اور آپ کی توجہ زیادہ تر بیرونی گتھیاں سلجھانے میں لگی رہی ہے اگرچہ یہ سب کچھ خالی از فائدہ نہ تھا تاہم ہمیں اپنے گھر کی بھی خبر لینی چاہیے کہ یہاں کیا حشر ہا ہے میرا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ ہم بیرونی اسلامی معاملات سے بالکل کنارہ کش ہوجائیں بلکہ میرے نزدیک یہ بہت ضروری ہے کہ خلافت کمیٹی اتحاد عالم اسلامی کے لیے جو کوشش انجام دیتی رہی ہے انکو برابر جاری رکھے ہمیں اپنی عالمگیر حیثیت کو فراموش کردینا کسی حال میں بھی ٹھیک نہیں ہے ہم ایک بڑی اسلامی برادری کا ایک حصہ ہیں یا ہم ایک کڑی ہیں اُس اسلامی زنجیر کی جس کا ایک سرا چین میں ہے تو دوسرا مراکش میں ہے۔ مگر ساتھ ہی ہمیں یہ امر بھی ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ جب تک ہم اپنے گھر میں ہیچ ہیں باہر بھی ہیچ ہیں جب تک ہم محکوم اور کمزور ہیں نہ خلافت کو پھر از سر نو قائم کراسکتے ہیں اور نہ جزیرۃ العرب کی آزادی بحال برقرار رکھ سکتے ہیں مسلمانان ہند کی آزادی اسلام کی آزادی ہے اور ان کی طاقت اسلام کی طاقت ہے دنیا کے کسی ایک ملک میں اتنے مسلمان نہیں بستے جتنے کہ ہندوستان میں اسلیے انکی اندرونی تنظیم سے غفلت برتنی ٹھیک نہیں بلکہ مہلک ہے

ہماری حالت تنظیم کا فقدان

حضرات ہماری اندرون ہند میں جو حالت ہے وہ بہت ہی ناگفتہ بہ ہے سب سے بڑی خرابی تو یہ ہے کہ منظم نہیں ہم میں اتحاد و اتفاق نہیں ایک طرف حنفی اور وہابی اور شیعہ کے جھگڑے ہماری قوت کو کمزور کررہے ہیں تو دوسری طرف ہمارے سیاسی اختلافات بھی اس سے کم نہیں۔ ہمارا اولین فرض یہ ہے کہ ہم سب مل جل کر کام کریں۔

تعلیمی پستی

حضرات مسلمانوں میں جہالت عام ہے مشکل سے ۵ فیصدی لوگ نکلیں گے جو حروف شناس بھی ہوں یہی وجہ ہے کہ مسلمان اپنے فرائض سے بے خبر ہیں بُری رسموں اور بُرے رواجوں کے پابند ہیں ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ مسلمانوں میں علم کی روشنی پھیلانے کی کوشش کرے۔ آج ہمیں ایسی تعلیم کی ضرورت ہے جو ہمارے بچوں کو اسلامی ضروریات سے باخبر کرے انمیں قومی خدمت کا ولولہ پیدا کرے اور ان کے دلوں میں ملک و ملت کی آگ لگادے۔

جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

اس موقعہ پر میں آپ کی توجہ جامعہ ملیہ اسلامیہ کی طرف مبذول کرونگا اور اس کی طرف آپ کو متوجہ ہونا چاہیے اور اس کے کارپردازوں کا ہاتھ بٹانا چاہیے۔

شبینہ مدارس کا قیام

حضرات آپ نے گذشتہ سال مولانا ابوالکلام آزاد صاحب کی رہنمائی میں شبینہ مدارس کے قیام کا ایک پروگرام بنایا تھا اور اگرچہ ہم اس کے متعلق زیادہ کام نہ کرسکے مگر اس سے عام دلچسپی پیدا ہوگئی ہے بمبئی، کراچی، دہلی، اور لاہور اور دوسرے بڑے بڑے مقامات پر اجرا ہو رہا ہے مگر ہمکو اس طرف اور زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

اقتصادی حالت مسلمانوں کی اقتصادی حالت جس درجہ خراب ہے اس سے آپ بے خبر نہیں مسلمان اپنی فضول خرچیوں اور عیش طلبیوں کے کارن اپنی جائدادیں کھو بیٹھے اور اب مفلس اور نادار ہیں انکی آمدنی کم اور خرچ زیادہ ہے ہم کو تجارت سے عار ہے ہُنر و پیشہ کرنے میں سبکی ہے یہی وجوہات ہیں جن کی وجہ سے ہماری مالی حالت بہت خراب ہے اور ہم غیروں کے دست نگر رہتے ہیں خلافت کمیٹیوں کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کو تجارت کرنے کی طرف توجہ دلائیں اور مسلمانوں کو ہر قسم کی دوکانیں کھلوائیں اس کے علاوہ سنبھالنے کے کام ہیں جو ہماری توجہ کے مستحق ہیں مثلاً

(۱) یتیم خانوں کو ایک نظام کے ماتحت لانا اور انمیں ایسے پیشے اور ہُنر رائج کرنا جن سے یتامیٰ سلیف سپورٹنگ ہو سکیں۔

(۲) ہمارے اوقاف بہت بے ترتیبی کی حالت میں ہیں انکو درست کرنا۔

(۳) زبان اُردو کی ترویج۔

(۴) مسلمانوں کی معاشرتی اور اخلاقی اصلاح۔

ہندو مسلم مناقشات حضرات اب میں آخر میں ہندو مسلم مناقشات کو لیتا ہوں یہ فسادات و مناقشات جو ہندو مسلمانوں میں برپا ہیں آپس کی غلط فہمی کا نتیجہ ہیں کون محب وطن اور محب اسلام ہوگا جو ہندوستان کی اس خانہ جنگی پر آنسو نہ بہائیگا خانہ جنگی سے ہم ذلیل ہورہے ہیں حضرات ہماری اس خانہ جنگی کی بدولت ہماری قومی ذلتوں میں اور اضافہ ہوتا جارہا ہے اور ہماری غلامی کی زنجیریں اور مضبوط ہوتی جارہی ہیں جب تک ہندوستان کی یہ دونوں قومیں متحد و متفق نہ ہونگی نہ ہندوستان آزاد ہوگا اور نہ مصر و عراق اور دوسرے اسلامی ممالک کو مصیبتوں سے چھٹکارا ملیگا اس لیے ہمیں متحدہ قومیت کی راہ میں جو مشکلات ہیں انکو دور کرنے میں تحریک آزادی ہند کے علمبرداروں کی پوری مدد کرنی چاہیے۔

سوامی شردھانند کا قتل حضرات سوامی شردھانند کے قتل کے واقعہ نے ہندو مسلمانوں کے درمیان نفرت اور نااتفاقی کی خلیج کو اور بھی وسیع کردیا ہے جس طرح اس قتل کا ہونا بیان کیا جاتا ہے وہ بہت ہی افسوسناک ہے اور ہم اس بزدلانہ فعل پر جہاں تک نفرت و حقارت کریں کم ہے تمام اسلامی پریس اور مسلم لیڈر اس واقعہ پر اظہار افسوس کرچکے ہیں اور مجھے بھی ہندو بھائیوں کے ساتھ انکے اس صدمہ میں دلی ہمدردی ہے مگر بعض ہندو لیڈر اور ہندو اخبارات نے اس واقعہ پر جس طرح اظہار خیالات کیا ہے اور تمام مسلم قوم کو اور مذہب اسلام کو اس کا ذمہ دار گردانا ہے وہ بہت ہی نفرت انگیز ہے میں ہندو بھائیوں سے درخواست کرونگا کہ وہ مسلمانوں پر الزام تراشی سے کام نہ لیں ایسا کرنا ہندو مسلمانوں میں نااتفاقی کو اور بڑھائیگا نیز تعلقات میں اور تلخی پیدا کریگا اور اسطرح ہندوستان کو غلامی کے پنجہ سے کبھی آزادی نہ ملے گی۔

انصاف پسند ہندو رہنماؤں سے اپیل اس موقعہ پر مجھے ان ہندو رہنماؤں سے بھی دو دو باتیں کرلینی چاہیں جو تحریک آزادی ہند کے علمبردار ہیں ان کے دلی مقصد سے دلی ہمدردی رکھتے ہوئے میں عرض کرونگا کہ آپ مسلمانوں

کی تاریخ کو اُٹھا کر دیکھیں آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ مسلمان تنگ خیال و تنگ دل نہیں وہ ہمیشہ غیر قوموں کے ساتھ رہتے ہوے آے ہیں اور اُنسے معاہدہ کرتے رہے ہیں آج بھی آپ مصر و شام ترکی و عراق میں اس حقیقت کو دیکھ سکتے ہیں کہ مسلمان اپنے ہموطنوں کیساتھ کیسی صلح و آشتی سے رہتے ہیں ایک افغانستان ہی کو لیجیے وہاں ہندوؤں کو تمام حقوق حاصل ہیں اور وہ بڑے بڑے عہدوں پر ممتاز ہیں ان پر کسی قسم کا جبر و تشدد روا نہیں رکھا جاتا بعض لوگوں کا یہ خیال بھی بالکل غلط ہے کہ مسلمان ہندوستان کے وفادار نہیں کیونکہ وہ باہر کے مسلمانوں سے تعلقات رکھتے ہیں۔ ہمارا یہ دیرینہ رشتہ وطن دوستی کے ہرگز منافی نہیں ہے بلکہ اگر آپ غور کریں تو یہ امر خود ہندوستان بلکہ ایشیا کے لیے ایک فال نیک ہے میں آپ سے دیش بندھو داس آنجہانی کے نقش قدم پر چلنے کی درخواست کرتا ہوں آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ ہندوستان پر حکومت انگریزی نے جس وقت اقتدار حاصل کیا مسلمان پچاس برس تک اس غیر ملکی حکومت سے کنارہ کش رہے اور اُنھوں نے ترک موالات جاری رکھا اس عرصہ میں ہندو بھائیوں نے حکومت سے موالات کر کے اسکے زیر سایہ کافی ترقی کی اور جب مسلمانوں نے دیکھا کہ ہندو بھائی نئے حالات سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں تو مجبوراً انکو بھی اپنا رویہ بدلنا پڑا اور ترک موالات کی پالیسی ترک کر کے اُنھوں نے بھی موالات شروع کر دیا یہی ایک وجہ ہے کہ وہ ہر شعبہ میں اپنے برادران وطن سے بہت پیچھے رہگئے ابجبکہ وہ آپ سے وطنی بھائی ہونیکی حیثیت سے اپنے جائز حقوق طلب کرنے کے قابل ہو گئے ہیں اور طلب کر رہے ہیں تو آپ کو خندہ پیشانی کے ساتھ انکے جائز حقوق دیدینے چاہئیں اگر آپ بڑھکر مسلمانوں کو یقین دلادیں کہ ان کے حقوق محفوظ ہیں اور انکے ان جائز مطالبات کو جو وہ فرقہ وارانہ نیابت کے تحت میں پیش کر رہے ہیں قبول کر لیں تو وہ حصول سوراجیہ کے لیے اور زیادہ کوشش کرینگے اور اس راہ میں ہر قربانی کرنے کیلیے تیار ہو جائینگے۔

صوبہ سرحدی کو ایک بیکار سی شے اصلاحات کے دیے جانے کی بعض ہندو لیڈروں اور ہندو پریس نے جس طرح مخالفت کی نیز گذشتہ انتخابات کے موقعہ پر دہلی میں مخلوط حلقہ ہاے انتخاب کے زبردست حامیوں لالہ لاجپت راے اور پنڈت مدن موہن مالویہ نے مولانا آصف علی ایک کانگریسی امیدوار کی جس طرح مخالفت کی اس نے اکثر مسلمانوں کے یہ ذہن نشین کر دیا ہے کہ ہندو رہنماؤں کی برسر اقتدار پارٹی ان کے ساتھ انصاف کرنے پر تیار نہیں ہے مسلمانوں کو بجا طور پر شکایت ہے کہ سنگھٹن و شدھی کے کارپرداز نہ صرف انکے ساتھ نفرت و حقارت کا برتاؤ کرتے ہیں بلکہ انکی سرگرمیاں ہمیشہ انکے مفاد کے خلاف رہتی ہیں اور وہ ہمیشہ ہندوستان کی سب سے بڑی اسلامی ریاست حیدرآباد اور اس کے فرمانروا کے خلاف ریشہ دوانیاں کرتے رہتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ جو ہاتھ حیدرآباد کی آزادی کو سلب کر سکتا ہے وہ ہندو ریاستوں کی بھی گردن دبا سکتا ہے جس کی دو مثالیں نابھہ اور اندور ہمارے سامنے ہیں اور جن کے لیے ہمیں ہندو اور سکھ بھائیوں کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ منصف مزاج ہندو بھائیوں سے جو ہندوستان کو غیروں کی غلامی سے آزاد دیکھنا چاہتے ہیں میں عرض کروں گا کہ اگر آپ سات کروڑ مسلمانوں کو ہندوستان کے قومی افراد سمجھتے ہیں تو انکی علمی اور اقتصادی پستی کو دور کرنے میں ہماری مدد کیجیے کہ یہ خود ہندوستان کی مدد ہے

حضرات مختلف فیہ مسائل میں میں نے حتی الامکان صاف گوئی سے اظہار راے کیا ہے اگر کسی صاحب کو میرے خیالات سے اختلاف ہو یا کوئی بات گران گذری ہو تو میں معافی چاہتا ہوں اس سے میرا مقصد کسی پر ناواجب نکتہ چینی کرنا ہرگز نہیں تھا۔

آخر میں سمع خراشی کی معافی چاہتا ہوں اور آپ کی عنایت و محبت کا شکریہ ایک مرتبہ اور ادا کرتا ہوں۔

برقیات

ٹرکی و روس میں تجارتی معاہدہ ہوگیا

قسطنطنیہ یکم مارچ انگورہ سے اطلاع آئی ہے کہ روس و ترکیہ کے درمیان معاہدہ تجارت مکمل ہو گیا ہے۔

ملک حسین کے آخری دن

اطنہ کے ایک تار سے [illegible]وم ہوا ہے کہ ملک حسین پر جزیرہ قبرص میں حالت سکرات طاری ہے۔

وزیر اعظم کے خلاف معاہدہ

لندن ۲ مارچ آج چند کانکنوں نے مسٹر بالدون کے خلاف سخت مظاہرہ کیا جو حادثہ کے موقعہ پر ہمدردی کے لیے پہونچے تھے۔ اور کہا کہ "تم خود کان میں کیوں [illegible]"

شنگھائی میں انگریزی فوج کا مظاہرہ

شنگھائی ۳ مارچ برطانوی قونصل خانہ کے سامنے میجر جنرل ڈنکن اور مسٹر بکالڈ ٹرعوٹ استادہ تھے اور ان کے آگے آج ایک ہزار بحری فوج سلامی دیتی ہوئی گذری آگے آگے بینڈ بجتا جاتا تھا یہ فوج اجارہ داری سے گذرتی ہوئی اپنی جاے تعینانی پر گئی ہزاروں آدمی کھڑے تماشہ دیکھ رہے تھے۔

شنگھائی کی حالت

لندن ۳ مارچ لندن ٹائمز کے نامہ نگار نے شنگھائی سے لکھا ہے کہ ہڑتالیوں کے سر قلم کر دینے کا نتیجہ یہ ضرور نکلا ہے کہ اب شورش ظاہرا نہیں ہے لیکن آگ اندر ہی اندر سلگ رہی ہے اور یہی وجہ ہے کہ جو تدابیر انگریزوں نے بطور تقدم بالحفظ اختیار کی ہیں وہ ٹھیک ہیں اگر شکست خوردہ فوج کے سپاہی حملہ کر بیٹھے یا فتحمند لشکر یلغار کرتا ہوا آگھسا تو دونوں صورتیں قابل تشویش ہیں اگر سپاہ احرار کی فتح ہوئی تو ایک ایسی فوج کی آمد سے جو چینی مزدوروں کی ہمدرد ہے بیحد جوش و خروش پیدا ہو جائیگا اور وہی حالت شنگھائی میں بھی رونما ہو گی جو ہانکاؤ میں ہوئی تھی اب صرف انگریزی فوجیں ہی ایسی چیز ہیں جو حملہ سے بچا سکتی ہیں انگریزی فوجوں کی فرودگاہیں چینیوں سے بنوائی جا رہی ہیں۔

چینی کمشنر کا احتجاج

شنگھائی ۳ مارچ چینی کمشنر امور خارجہ متعینہ شنگھائی نے ممالک خارجہ کے قونصل خانہ کے پاس احتجاج کیا ہے کہ غیر ملکی علاقہ سے باہر برطانوی

ہندوستان

بنگال مین ہندو مسلم فساد

بارلیسال ۲ر مارچ موضع پونابالیا سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ہندوؤن کی ایک جماعت جب ایک مسجد کے پاس گذر رہی تھی تو مسلمانون نے اس پر اعتراض کیا اور ہندوون نے مجسٹریٹ کے پاس پہونچکر جلوس کے گزر جانیکی درخواست کی مجسٹریٹ نے مسلمانون کو سمجھایا کہ جلوس کو جانے دین کیونکہ یہ زمانہ قدیم کی رسم ہے اس پر مسلمان اس جگہ سے ہٹ گئے کہا جاتا ہے کہ ایک مولوی کے حسب ایما مسلمان پھر واپس آئے ان مولوی صاحب نے مسلمانون کو بہت لعنت ملامت کی اور کہا کہ تم بہت بزدل ہو تم کو مجسٹریٹ کے حکم کی پروانہ کرنی چاہیے اس اثنا مین مسلمان مسجد مین واپس آئے اور کہا جاتا ہے کہ مجسٹریٹ پر حملہ کر دیا حالت نازک دیکھ کر مجسٹریٹ نے فیر کا حکم دیا جھوٹے فیر کا مسلمانون پر کچھ اثر نہ ہوا اور انھون نے مجسٹریٹ اور پولیس پر حملہ کر دیا اس کے بعد پے بہ پے فیر کیا گیا اور ۱۲ مسلمان ہلاک اور ۲۰ زخمی ہوئے بعد کی ایک اطلاع سے ظاہر ہوتا ہے کہ قبل اس کے کہ فیر کا حکم دیا جائے مسلمانون نے سپرنٹنڈنٹ پولیس پر حملہ کر دیا ۲۰ مسلمانون کے ہلاک اور ۴۰ کے زخمی ہونے کی اطلاع ملی ہے۔

سرکاری اطلاع

کلکتہ ۳ر مارچ پوناپلیا کے حادثہ فیر کے متعلق گورنمنٹ بنگال کو جو اطلاع موصول ہوئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک ہزار مسلمان بھالون اور لاٹھیون سے مسلح ہو کر ایک مسجد کے قریب جمع ہوئے اور ہندو جلوس کی مخالفت کیلئے تشدد آمیز تیاری شروع کر دی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم سے فوج نے مسلمانون کو منتشر کر دیا ۳۳ فیر کیے گئے جس کی وجہ سے ۱۲ مسلمان قتل اور ۲۰ زخمی ہوئے کسی ہندو یا پولیس کو کسی قسم کا نقصان نہین پہونچا

دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

جن مولوی صاحب نے مسلمانون کو مجسٹریٹ کی حکم کی نافرمانی پر اکسایا تھا وہ گرفتار کر لیے گئے ہین پونابلیا مین دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا۔

بارلیسال کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ کل پندرہ آدمیون کا جنازہ جو فیر سے ہلاک ہوئے تھے بڑی دھوم دھام سے اٹھا۔

تازہ اطلاع

بارلیسال ۴ر مارچ تازہ ترین اطلاع سے ظاہر ہوتا ہے کہ پونابلیا کے حادثہ فیر کے سلسلہ مین ۱۶ آدمی ہلاک اور ۹ زخمی ہوئے۔

مقدمہ قتل سوامی شردھانند

نئی دہلی ۳ر مارچ آج سوامی شردھانند کے قتل کا مقدمہ سشن جج کی عدالت مین پیش ہوا مسٹر آصف علی بیرسٹر ایٹ لا نے ابتدا مین یہ بیان کیا کہ ڈیفنس کی جانب سے شروع سے آخر تک جو لائن اختیار کی گئی ہے اس سے ظاہر ہوگا کہ ملزم کا دماغ اس قابل نہین ہے کہ اس پر مقدمہ چلایا جائے۔

مولانا مظہر الدین ایڈیٹر الامان نے بیان کیا کہ مین ملزم سے تین سال سے واقف ہون اور وہ میرے یہان کاتب تھا مین نے یہ معلوم کر لیا کہ اس کا دماغ صحیح نہین ہے اور اسی وجہ سے مین نے اس کو موقوف کر دیا۔

خورشید علی ایڈیٹر البلاغ نے بیان کیا کہ مین مولانا محمد علی کے اخبار ہمدرد کا عربی مترجم تھا اور وہین مین نے ملزم کو کام کرتے دیکھا تھا اور مین نے اس سے متعدد بار بات چیت کی اور وہ خاموش کام کرنے والا مشہور تھا۔

محمد احمد نے اپنی شہادت مین بیان کیا کہ مین گذشتہ ۱۲ سال سے ملزم کو جانتا ہون جو میرے پاس کتابت سیکھنے آتا تھا بعض مرتبہ مین اُسے دیکھکر خائف ہو جاتا تھا ایک مرتبہ ملزم نے چند گملے توڑ ڈالے ایک مرتبہ ہاتھ سے وہ کاغذ چھین لیا جس کی مین اصلاح کر رہا تھا۔

انور خان نے بیان کیا کہ کاتبون کی انجمن مین ملزم سے ملاقات ہوئی تھی اور وہان جب غلطیون پر ملامت کی جاتی تھی تو ملزم کاغذ پھاڑ ڈالتا تھا یہ کتابت کی معمولی غلطیان نہین کرتا تھا بلکہ بعض اوقات الفاظ بدل دیتا تھا۔

سعید محمد نے بیان کیا کہ مین ملزم کو ۷ سال سے جانتا ہون ایک سال ہوا کہ ملزم نے کہا کہ میرے لڑکے کو یتیم خانہ مین داخل کر دو جب مین نے اس کے باپ سے کہا تو اُس نے کہا کہ عبد الرشید کے کہنے پر عمل کبھی نہ کرنا کیونکہ وہ پاگل ہے دوسرا واقعہ یہ ہے کہ مالک مکان سے کرایہ کے متعلق ملزم سے اکثر جھگڑا ہوتا تھا اور کرایہ دینے سے انکار کرتا اور کہتا کہ یہ مین میرے آباد اجداد کا مکان ہے اس کے علاوہ اپنی بیوی سے اکثر کہا کرتا کہ تم سے میرا کوئی تعلق نہین ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اپنے والدین کے پاس چلی گئی

عبد الرحیم نے بیان کیا کہ مین ملزم کو جانتا ہون وہ دیر سے کرایہ دار تھا کرایہ کے متعلق جھگڑا ہونے کا جو قصہ سابق گواہ نے بیان کیا تھا گواہ نے اس کی تصحیح کی اور کہا کہ مین نے اسکو اٹھانے کی اس لیے کوشش نہین کی وہ مجھے کرایہ برابر دیتا تھا۔

ڈاکٹر ظاہر حسین نے بیان کیا کہ مین ملزم کا ۲ سال معالج ہون گزشتہ اکتوبر مین ملزم نے یہ شکایت کی کہ مین برے برے خواب دیکھا کرتا ہون ملزم نے بیان کیا کہ مین نے بہت سی چائے اور چرس پیا ہے جس کی وجہ غالباً میرا دماغ خراب ہو گیا ہے۔

فضل حسین نے اپنی شہادت مین بیان کیا کہ مین ملزم کو ۹ سال سے جانتا ہون جو میرے پاس وقتاً فوقتاً کام کرنے کی غرض سے آتا تھا ملزم کے متعلق مین نے ہمیشہ یہ خیال کیا کہ وہ ایک خطرناک آدمی ہے مین نے دسمبر مین ملزم کو ملازم رکھا لیکن میری ہدایات کے خلاف کام کرنا چاہتا تھا اسکو مین نے پسند نہین کیا اس پر ملزم کو غصہ آیا اور مجھ کو گالیان دین اور اپنے قلم کا صندوقچہ مجھ پر پھینکنا چاہا لیکن میرے ملازمون نے اس کا ہاتھ تھام لیا اور وہ چلا گیا

نظام الدین جلدساز نے بیان کیا کہ مین ملزم کو ۲½ سال سے جانتا ہون اور اُس نے ۶ مہینہ میرے یہان کام کیا چھ کے کچھ لکھکر دینے پر جیب میں

تو اُس نے ناقابل اطمینان جواب دیا لہذا مین نے اس کو موقوف کر دیا۔

قیاض علی نے بیان کیا کہ مین ملزم کو ۹ سال سے جانتا ہون اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر مین نے ملزم کی نسبت یہ رائے قائم کی کہ اس کا دماغ صحیح نہین ہے کام سپرد کرنے پر اس نے کچھ حصے صحیح لکھے اور کچھ حصے اپنی رائے سے لکھے وجہ دریافت کرنے پر کہا کہ اصل غلط تھی مین نے اس کو درست کر دیا اس پر مین نے اسکو برخاست کر دیا۔

رحیم الدین نے بیان کیا کہ مین ملزم کو ۴ سال سے جانتا ہون ۸ ماہ ہوئے کہ وہ میرے پاس ایک کاغذ لایا اور میری مہر لگانے کی خواہش ظاہر کی کیونکہ یہ استفتا تھا جسمین یہ مسئلہ درج تھا کہ آیا وہ زوجہ قابل طلاق ہے یا نہین جو کھانے اور کپڑے کے علاوہ بھی طالب ہو جب مین نے ملزم سے کہا کہ آپ یہان سے تشریف لیجائیے تو اس نے مجھے دھمکی دی ملزم کے اس فعل نیز دیگر حرکتون سے مین نے یہ رائے قائم کی کہ یہ شخص پاگل ہے۔

عبد الملک نے بیان کیا کہ مین ملزم کو جانتا ہون جس مسجد مین مین نماز پڑھتا ہون اُسی مین یہ بھی پڑھتا تھا کبھی کبھی نماز ہی مین یہ چلا جاتا تھا۔

عبد الحق نے بیان کیا کہ مین ۸ سال سے ملزم کو جانتا ہون اور اُس کا دماغ اکثر خراب ہو جایا کرتا تھا۔

ظہور الحسین نے بیان کیا کہ مجھے ملزم کا ذاتی تجربہ ہے ایک مرتبہ مین نے اردو حروف مین عربی الفاظ لکھے ہوئے دیکھے جب مین نے اسکی غلطی پکڑ دی تو اُس نے کاغذ پھاڑ ڈالا۔

علی حسین، محمد نظر، انوار، ہاشمی، محبوب بیگ اور محمد شفیع نے اپنی شہادتون مین ملزم کے پاگل پن کی تصدیق کی اور ایسے متعدد واقعات بتائے جن سے اُس کا صحیح الدماغ ہونا ثابت نہین ہوتا۔

محمد ابراہیم نے اپنی شہادت مین بیان کیا کہ ایک مرتبہ نہایت جرات کے ساتھ ایک مسلمان کے زنانہ مکان مین داخل ہوا جس کی وجہ سے شور و غل مچا لوگ اس کو مارنا چاہتے تھے لیکن جب ملزم سے دریافت کیا گیا تو اس نے

ہدایات متعلق صیغہ تعلیمات

مسٹر بی ٹی ایم سعید صاحب نے تعلیمات کے متعلق
چند مفید تجاویز بورڈ آف کریکیولم کمیٹی کے پاس بھیجی تھیں
اور جس کو غالباً بورڈ نے منظور بھی کر لیا ہے۔ ہم ذیل میں
اُن مفید تجاویز کو شائع کرتے ہیں ۔ ایڈیٹر

از بی۔ٹی۔ ایم۔ سعید ہز لنس ٹیچر

بخدمت جناب کنوینر صاحب۔ بورڈ آف ہائی اسکول و انٹر
میڈیٹ اگزامینیشن یو۔پی۔ الہ آباد

بحوالہ نمبر ۶۰۶ مورخہ ۱۶ جولائی سنہ ۱۹۲۶ء

جناب عالی

بحوالہ خط نمبری ۶۵۹ / B مورخہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۲۶ء از جناب سکریٹری صاحب بورڈ آف ہائی اسکول اینڈ انٹرمیڈیٹ ایجوکیشن کمیٹی مندرجہ ذیل تجاویز بغرض رفاہ عام بہ سلسلہ معاملات تعلیمی ارسال خدمت ہیں۔

(۱) ممتحن دو یا تین سال کے ہر سال مقرر ہونے چاہیے اور مضامین برابر تبدیل ہوتے رہیں ۔

(الف) ہر کالج و اسکول کے اسٹاف (اساتذہ) کو موقع ملنا چاہیئے اور صرف وہی اساتذہ ممتحن مقرر ہوں جو کم از کم چھ برس کا تجربہ رکھتے ہوں

(ب) امتحان کمیٹی میں مندرجہ ذیل ۹ ممبر مقرر ہونا چاہیے۔
(۱) ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن صاحب بہادر
(۲) دو انسپکٹر صاحبان (۳) دو ممبران صاحبان کونسل
(۴) ایک ممبر صاحب محکمہ ریلوے (۵) ایک ممبر صاحب ایگریکلچرل کرسپل
(۶) ایک ممبر صاحب آرٹ کالجوں کے (۷) سکریٹری صاحب انٹرمیڈیٹ بورڈ

(۲) پرائیویٹ کتب مثل تاریخ، جغرافیہ، اور مختلف مضامین پر نوٹ کی فروختگی کی اجازت نہ دینی چاہیے اور نہ استعمال کی تا وقتیکہ ٹیکسٹ بک کمیٹی سے منظور نہ ہو جائیں ۔

(۳) ششتم کلاس تک ورناکلر ایجوکیشن بورڈ کے تحت میں رہنا چاہیے اور باقی درجہ گورنمنٹ ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کے تحت میں ۔

(۴) ہر بورڈنگ ہوس کی منظوری محکمہ کی جانب سے ہونی چاہیے اور ہر بورڈنگ ہاوس ہر فرقہ کے لیے عام ہونے چاہیے ۔

(۵) چونکہ مفت جبریہ تعلیم گورنمنٹ سے منظور ہو چکی ہے اس لیے میونسپل بورڈ اور ڈسٹرکٹ بورڈ اسکولوں کے اساتذہ کو پرائیویٹ ٹیوشن کی اجازت نہ ہونی چاہیے کیونکہ یہ اساتذہ اکثر پانچ یا چھ ٹیوشن کرتے ہیں اور عموماً ۵ سے ۱۰ تک فی لڑکا چارج کرتے ہیں۔ موجودہ تنخواہیں بہت کافی ہیں اور ہر سال انکو ترقی بھی ملتی ہے۔

(۶) کسی اسکول کے بورڈنگ ہوس میں کسی اساتذہ کو رہنے کی اجازت نہ ہونی چاہیے نیز اس وقت تک کسی استاد کو تقرر نہ کرنا چاہیے جب تک کہ وہ اپنی صحت کے متعلق سارٹیفکٹ نہ دکھا سکے ۔

(۷) کسی استاد کو اسکول کے طلبہ سے خرید و فروخت کی اجازت نہ ہونی چاہیے میونسپل اور ڈسٹرکٹ اسکولوں میں یہ بات دیکھی گئی ہے کہ اساتذہ براہ راست طلبہ کو کتابیں سپلائی کرتے ہیں اور قیمت زیادہ وصول کرتے ہیں۔

(۸) نائٹ اسکولوں میں ڈے اسکالرس (دن والے طلبہ) یا ڈے ٹیچرس (دن والے اساتذہ) کو اجازت نہ ہونی چاہیے۔
کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ وہی اساتذہ و طلبا شب کو نائٹ اسکولوں میں داخل ہوتے ہیں حالانکہ اس کے متعلق عالیجناب مسٹر ہیل ڈیلا و بہادر کا ایک سرکلر متعلق نائٹ اسکول کانپور کی بابت موجود ہے مگر آج تک اس پر عمل درآمد نہیں کیا جاتا

(۹) یہ رواج ہو گیا ہے کہ طلبہ اپنے اسکول سے سارٹیفکٹ حاصل کر لیتے ہیں اور دوسرے اسکول میں جہاں داخل ہوتے ہیں یہ سارٹیفکٹ پیش نہیں کرتے اور یہ ظاہر کرکے کہ وہ پرائیویٹ پڑھتے تھے اپنے کو اونچے درجہ میں داخل کرا لیتے ہیں لہذا ٹرانسفر سارٹیفکٹ براہ راست ان اسکولوں میں بھیجنا چاہیے جہاں وہ لڑکا داخل ہونا چاہتا ہے ۔ ایسے طلبہ بایں خیال اونچے درجہ میں داخل کر لیے جاتے ہیں کہ یہ اس کے زیر ٹیوشن رہے گا۔
میں جناب کی توجہ مسٹر جی این چکرورتی سابق انسپکٹر مدارس کے سرکلر سنہ ۱۹۱۳ء یا سنہ ۱۹۱۴ء کی طرف منعطف کروں گا جس پر عمل درآمد ہونا چاہیے کہ ہر طالب علم اسی درجے سے نیچے میں داخل ہونا چاہیے جس میں کہ وہ داخل ہونا چاہتا ہے اسکا اور رجسٹر کے کالم میں جس میں پوزیشن درج کیا جاتا ہے بجائے پوزیشن کے نمبر جو گذشتہ امتحان میں حاصل کیے ہیں درج ہونا چاہیے۔

(۱۰) سب ڈپٹی انسپکٹران جو صرف اُردو مڈل یا نارمل پاس ہیں نہ مقرر ہونا چاہیے بلکہ اسی تنخواہ پر انسے زیادہ تعلیم یافتہ مل سکتے ہیں لہذا انکو مقرر کرنا چاہیے۔ اور یہ لوگ اپنی رپورٹ معائنہ ہندی میں لکھتے ہیں جو گورنمنٹ افسران کے لیے باعث پریشانی ہوتا ہے لہذا ان کے لیے ہندی، اُردو اور انگریزی جاننا ضروری ہو اور انگریزی لازمی ہو۔ محکمہ ریلوے میں چارسو درخواستیں اعلی تعلیم یافتہ حضرات کی آئی ہوئی ہیں جو ۱۵ روپے سے لے کر ماہوار تک کی ہیں اسی طرح سررشتہ تعلیم کو بھی درخواستیں طلب کرنا چاہیے۔

(۱۱) انسپکٹران مدارس اور آڈیٹران کو وقتاً فوقتاً امداد و گرانٹ جو میونسپل بورڈ یا ڈسٹرکٹ بورڈ کو دیجاتی ہیں انکی جانچ کرنی چاہیے

(۱۲) وظائف خصوصیت سے غریب طلبہ کو دینا چاہیے اور امیر طلبہ کو کسی صورت میں بھی وظائف نہ ملنے چاہیے جو فیل ہو گئے ہوں اور اس کے مستحق نہ ہوں ۔

بعدالت جناب بابو ہنومان پرشاد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم بہادر اکبرپور ضلع کان پور

نمونہ قابل فروخت

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

بعدالت مال تحصیل اکبرپور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۱۸۶ سنہ ۱۹۲۷ء

بیجناتھ ولد رام لال قوم مہاجن ساکن موضع راست پور عرف جوجھ پور و زمیندار موضع ہنوٹھ محال سمرناکنور پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور مدعی
بنام مساۃ بلیا زوجہ کتل قوم چمار ساکن موضع بھوالی و مساۃ نینا زوجہ ڈلوا قوم چمار ساکن موضع ہنوٹھ و کاشتکاران موضع ہنوٹھ محال سمرناکنور پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور مدعاعلیہم

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ۵ روپے لہ بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۸ ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کیلیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوتی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہو اُسی روز پیش کرو تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا ۔
بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۷ ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا

مہر عدالت دستخط حاکم عدالت

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا

THE SADAQAT
Cawnpore

REGD: NO. A 1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
(احسن نعیمی)

صداقت

ہفتہ وار

اڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

قیمت سالانہ ۳ے/
ششماہی ۱عہ/
فی پرچہ ۱/

جلد ۵ | کانپور - چہارشنبہ ۱۶ - مارچ ۱۹۲۷ء مطابق ۱۱ - رمضان المبارک ۱۳۴۵ھ | نمبر ۱۱

ادبیات

مجذوب کی بڑ

(از حضرت مستانہ)

آئی ہے زمانہ میں نئے ڈھنگ سے ہولی — سو رنگ دکھاتی ہے ہر اک رنگ سے ہولی
دل ملتے ہیں لڑتی ہیں نگاہوں سے نگاہیں — باز آتی نہیں صلح میں بھی جنگ سے ہولی
بندر کی طرح رقص، چقندر کی طرح منہ — رندوں کو نچاتی ہے عجب ڈھنگ سے ہولی
پھر جھانجھ کی آواز کا انداز نہ پوچھو — ٹکراتی ہے جب نغمۂ مردنگ سے ہولی
ہے محفلِ رنداں میں عجب جلوۂ مستی — ظاہر ہے کبھی مئے سے کبھی بھنگ سے ہولی
ٹوٹا جو ادھر جام تو بوتل اُدھر اُچھلی — سب کھیل رہے ہیں مئے گلرنگ سے ہولی

سمٹی ہے کہیں رنگ میں ڈوبی ہوئی ساری — لپٹی ہے کہیں پیرہنِ تنگ سے ہولی
محرم سے ٹپکتی ہے کہیں مستیِ صد رنگ — ظاہر ہے کہیں مستیِ صد رنگ سے ہولی

اے حضرتِ تاخیر مبارک تمہیں ہولی! — مسرور بنائے تمہیں سو ڈھنگ سے ہولی
مستانہ عجب شئے ہے تری شوخ نگاری
لکھی ہے نئے رنگ نئے ڈھنگ سے ہولی

بھیک مانگنے والوں کی یونیورسٹی

ٹھگ کاریوں کی کانفرنس یورپ والوں نے ہر چیز کو فن کا مرتبہ دیدیا ہے حتیٰ کہ بھیک مانگنا بھی ایک فن بن گیا ہے، جس کے مختلف شعبوں کے متعلق اعلیٰ درجہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔ پیرس میں اس وقت بھیک مانگنے والوں کا ایک اسکول ہے جس کا نصاب تعلیم بڑا دلچسپ ہے۔ نیز اسمیں وہ تمام لوازم مہیا کئے جاتے ہیں جو بھیک مانگنے کے لئے مفید و ضروری ہیں۔ مثلاً "مصنوعی ٹانگیں۔ فوجی خدمت کی مصدقہ سندات جن میں یہ درج ہوتا ہے کہ صاحب سند کب زخمی ہوا؟ اور کہاں کہاں اعلیٰ خدمت کے تمغے حاصل کئے۔ جو لوگ کامیابی کے ساتھ اندھے نہیں بن سکتے ان کے لئے خاص عینکیں مہیا کی جاتی ہیں۔

علمی نصاب نصاب تعلیم کا سب سے پہلا حصہ علمی ہے۔ اس میں بھیک مانگنے والے کو یہ سکھایا جاتا ہے کہ سوال کرتے وقت معطی کے دل میں رحم و ہمدردی کے جذبات کس طرح پیدا کرنے چاہئیں نیز اس کے ساتھ ایسی ہی ادویہ اور نسخے بتائے جاتے ہیں جن کے استعمال سے بھیک مانگنے والا اپنی آنکھوں یا چہرے یا خط و خال کو عارضی طور پر بگاڑ سکتا ہے لیکن اس طرح صحت پر کوئی برا اثر نہیں پڑتا۔ ایک صابن ایسا ایجاد کیا گیا ہے جس کے لگانے سے لقوے کے بیمار کی سی شکل بنجاتی ہے۔ اور بھیک مانگنے والے اس سے بہت فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

قانونی تعلیم نصاب کا دوسرا حصہ قانونی تعلیم پر مشتمل ہے اس میں یہ سکھایا جاتا ہے کہ پولیس کی گرفت سے بچنے کے طریقے کیا ہیں؟ بچوں کو ساتھ لئے پھرنا اس وقت جرم بن گیا ہے بھیک مانگنے والے بھی اب اسکو فرسودہ و کہنہ طریقہ قرار دے رہے ہیں۔ قانونی تعلیم کے سلسلہ میں یہ بھی سکھایا جاتا ہے کہ کسی بھیک مانگنے والے کو اپنے کسی دوسرے ہم پیشہ کے دائرہ اثر و سوال میں مداخلت نہیں کرنی چاہئیے ٹانگوں سے معذور بھکاریوں کے دائرے میں دوسرے بھیک مانگنے والوں کو جانے کی قطعاً اجازت نہیں دیجاتی

عملی نصاب نصاب کا تیسرا حصہ عملی ہے اسمیں یونیورسٹی کے اساتذہ اپنے طلبہ کو بازاروں میں لیجاتے ہیں اور حاصل کردہ تعلیمات پر عمل کا طریقہ بتاتے ہیں۔

پچھلے دنوں پیرس میں بھکاریوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی تھی جس میں برادری کی فلاح و بہبود کے مسائل پیش ہوئے منجملہ دوسری تجاویز کے ایک تجویز یہ منظور ہوئی کہ کسی بھیک مانگنے والے کو ۲۵ سنٹائم سے کم رقم منظور نہیں کرنی چاہئیے۔ پیرس کا ایک لنگڑا بھکاری بونیز نامی ہے جس کی آمدنی کا اوسط سو فرینک روزانہ ہے، مذہبی بھکاریوں کی آمدنیاں اس سے زیادہ ہیں۔

مصر کا سالانہ میزانیہ

آمدنی میں کمی

شاہ مصر نے ۲۸-۱۹۲۷ء کے میزانیہ کے حکم پر دستخط کر دئیے امسال ۳ کروڑ ۸۶ لاکھ ۲۷ ہزار مصری پونڈ کے خرچ کا تخمینہ کیا گیا ہے چونکہ اس سال گذشتہ سال کی آمدنی سے ۸۶ لاکھ ۲۷ ہزار مصری پونڈ کے خرچ کا تخمینہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس مرتبہ ۸۶ لاکھ ۸۲ ہزار مصری پونڈ کی آمدنی میں کمی ہوگئی ہے اس لئے محفوظ سرمایہ سے ۲۳ لاکھ ۵۴ ہزار مصری پونڈ لینے پڑینگے۔

آمدنی میں کمی زیادہ تر محکمہ ریلوے کی آمدنی میں ۷ لاکھ مصری پونڈ اور محاصل بحری میں ۹۰ لاکھ ۶ ہزار مصری پونڈ کم ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے۔

براہ راست ٹیکسوں کے ذریعہ سے ایک لاکھ ۵۴ ہزار مصری پونڈ وصول ہوگا۔

سات لاکھ ۵۰ ہزار مصری پونڈ سوڈان کی فوج کے اخراجات کے لئے بھی میزانیہ میں رکھا گیا ہے۔

حکومت اخراجات کو آمدنی کے حساب سے بڑی وجہ کم نہیں کر سکی کہ گذشتہ سال میزانیہ اس قدر دیر میں پیش ہوا کہ اس میں بہت سے اخراجات شامل نہیں کئے جا سکے اور اب رکھے گئے ہیں۔

محکمہ ریل کی آمدنی میں کمی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کپاس کی تجارت کا حکومت کی آمدنی پر کس قدر بُرا اثر پڑا ہے۔

(فینانشل ٹائمس لندن)

۷۸۶
ہفتہ وار
صداقت
چہارشنبہ ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء

پونابلیا کا سانحۂ عظیم

ضلع باریسال کے مقام پونابلیا میں ۲ مارچ کو ایک جلوس کے سلسلہ میں مسجد کے سامنے جو قتل عام ہوا ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انگریزی حکومت میں انسانی خون کی قیمت بہت کم ہو گئی ہے کیونکہ گورنمنٹ کے ماتحت افسران محض معمولی تدابیر کیلئے نہتے مجموعہ پر فیر کرنا ضروری سمجھنے لگے ہیں اور گویا کہ اُن کے نزدیک یہ ایک معمولی سی بات ہے۔

پونابلیا کے ہولناک واقعہ نے جلیانوالہ باغ کی یاد کو تازہ کر دیا ہے اور اس طرح پونابلیا کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اپنے کو پنجاب کا ڈائر ثابت کر دیا ہے۔

خوش قسمتی سے یا بدقسمتی سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ایک ہندوستانی ہیں مگر تعجب ہے کہ انھوں نے ہندوستانی ہوتے ہوئے بھی ہندوستانی خون کی کوئی وقعت نہیں کی اور اپنے ایک جنبش ابرو کے اشارہ سے ۲۰-۲۵ مسلمانوں کا خون بہا دیا۔

ہم کو اس پر اصرار نہیں کہ مسلمانوں کا مطالبہ درست تھا مگر اصل سوال یہ ہے کہ کیا مجسٹریٹ کا بھی فرض ہے کہ ایک قوم کے حقوق کے تحفظ کے خیال سے انسانوں کا خون پانی کی طرح بہا دے۔ مجسٹریٹ کے اس طرز عمل سے شاید دنیا کا کوئی قانون بھی اتفاق نہ کر سکیگا۔

ہمارے سامنے دائر وقت مجسٹریٹ کا بیان موجود ہے ہم اسمیں کوئی ایسی بات نہیں دیکھتے کہ جس کی وجہ سے مجسٹریٹ ۲۰ انسانی جانوں کے لینے پر مجبور ہوتا۔

مجسٹریٹ کا دائر شاہی حکم کے جواز کے لیے یہ فرمانا کہ

"مزید کمانڈنٹ بیکار نظر آیا اور حالت لحظہ بلحظہ نہایت خطرناک ثابت ہوتی"

"جا رہی تھی اس پر میں نے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو گولی چلانے کا حکم دیا"

"کل ۲۳ گولیاں چلائی گئیں اور ۱۴ اشخاص ہلاک اور ۸ مجروح ہوے"

اس بیان سے کسی طرح بھی یہ فعل عام جائز نہیں ہو سکتا بلکہ اس بیان سے یہ ثابت ہے کہ مجسٹریٹ نے مزید کمانڈنٹ کو بیکار سمجھکر انسانوں کی جانیں لے لینا مناسب سمجھا کیا خوب منطق ہے؟

اور اگر بالفرض محال مزید کمانڈنٹ بیکار بھی سمجھ لیا جاے تو کیا یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ سواے انسانوں کی جانیں لینے کے اور طریقہ ممکن نہ تھا اگر یہ کہا جاے کہ مجمع بے قابو تھا اور خود مجسٹریٹ یا پولیس کی جانوں کا خوف تھا یا دوسرے فریق ہندوؤن کی جانوں کا خوف تھا تو اس کی تردید اس طرح ہوتی ہے کہ اس مجمع کے بے قابو ہونے پر بھی آج نقصان نہیں پہونچا بلکہ کسی دوسرے انسان کے خراش تک نہیں آئی اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مجمع اگرچہ اس پر لغضبہ تھا کہ جلوس نہیں گزر سکتا مگر وہ قانون کے اندر تھا اور اُس نے کسی قسم کا تشدد نہیں کیا۔

ایسی حالت میں اگر مجسٹریٹ خود بے قابو نہ ہو جاتا تو بہت ممکن تھا کہ فیر کی نوبت نہ آتی یا اگر فیر کرنا ہی ضروری ہوتے تو خالی فیر کیے جاتے یا نیچے کی طرف فیر کیے جاتے کہ جس کی وجہ سے جانیں ضائع نہ ہوتیں۔ مگر اس کا کیا علاج کہ مجسٹریٹ خود بے قابو تھا اور اُس کے نزدیک جلوس کا باجہ کے ساتھ گذرنا ایسا ضروری تھا کہ اس کے سامنے ۲۰ انسانوں کی جانیں بے وقعت تھیں۔

ہم کو امید ہے کہ گورنمنٹ اس دائر شاہی مجسٹریٹ کو فوراً وہان سے تبدیل کردیگی اور اس کے طرز عمل کے متعلق کامل تحقیقات کریگی۔

گورنمنٹ ہند کا بجٹ

آنریبل سر بیسل بلیکٹ فنانس ممبر حکومت ہند نے سال آیندہ یعنی اپریل سنہ ۱۹۲۷ء لغایت مارچ سنہ ۱۹۲۸ء کے لیے سالانہ بجٹ لیجسلیٹو اسمبلی میں پیش کیا۔

بجٹ ہذا میں ایک ارب ۲۸ کرور ۶۹ لاکھ روپیہ کی آمدنی اور ایک ارب ۲۵ کرور ۲۶ لاکھ روپیہ کا خرچ دکھایا گیا ہے۔ اور اس طرح اس سال کے بجٹ میں ۳ کرور ۷۰ لاکھ روپیہ کی بچت ہو گی۔

سال آیندہ کا بجٹ سال گذشتہ کے بجٹ کے لحاظ سے آمد و خرچ میں بقدر ایک کرور ۲۹ لاکھ کم ہے۔ بجٹ کے حوصلہ افزا ہونے کے ساتھ آنریبل ممبر مال نے اس کا بھی اعلان کیا ہے کہ صوبوں کا خراج معاف کر دیا جاے گا۔ اور چمڑا، چار اسٹامپ، اور چک کے محصول بھی معاف کر دے جائینگے۔ موٹر کار، ٹائر کے درآمد کے محصول کم کر دے جائینگے اور تمباکو کا محصول بڑھا دیا جائیگا نمک، تار، ڈاک کے محصول میں کوئی کمی نہ ہو گی۔

بجٹ ہذا کی آمدنی کی بڑی بڑی رقمیں یہ ہیں۔ محصولات بحری کی آمدنی ۴۹ کرور ۱۵ لاکھ انکم ٹیکس ۱۶½ کرور۔ نمک کی ۷ کرور۔ افیون کی ۳ کرور ۴۳ لاکھ۔ ریلوے کی ۵ کرور ۸۴ لاکھ۔

اخراجات میں سب سے بڑی رقم ۵۴ کرور ۹۹ لاکھ روپیہ فوجی اخراجات کے لیے رکھی گئی ہے جو بہت زیادہ ہے اور ایک غریب ملک کے لیے اس قدر فوجی اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ اور اسمیں کمی کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

ملک کے عام جذبات کے خلاف آنریبل ممبر مال نے ڈاک و نمک کے محصولات میں مطلق کمی نہیں کی جو قابل افسوس ہے۔

بہرحال مجموعی حیثیت سے بجٹ قابل اطمینان ہے اور آنریبل ممبر مال شکریہ کے مستحق ہیں۔

صوبجات متحدہ کا بجٹ

آنریبل فنانس ممبر صوبہ کی لیجسلیٹو کونسل میں سال آیندہ یعنی اپریل سنہ ۱۹۲۷ء لغایت مارچ سنہ ۱۹۲۸ء کے آمد و خرچ کا تخمینہ پیش کیا بجٹ ہذا میں ۱۵ کرور ۶۸ لاکھ ۸۵ ہزار کی آمدنی اور خرچ ۱۵ کرور ۵۴ لاکھ ۶۲ ہزار درج کیا گیا ہے اور ۱۶ لاکھ کے قریب بقایا کی امید لگا کر آیندہ سال کے کل خرچ کیلئے ۱۵ کرور ۸۴ لاکھ ۶۲ ہزار موجود رہینگے۔ اور اس طرح سال کے آخر میں ۳۰ لاکھ کی بچت کی امید کی جاتی ہے۔

اگرچہ اس سال کا بجٹ بقدر ۲۰ لاکھ کے گذشتہ سال کے بجٹ سے زیادہ ہے مگر اس پر بھی تعلیمی اخراجات میں بہ نسبت سال گذشتہ کے ۸ لاکھ روپیہ کی کمی ضروری سمجھی گئی اور علیگڈھ یونیورسٹی کو جو دس ہزار کا گرانٹ دیا جاتا تھا اس کو بھی ———— کر دیا گیا۔

تعلیمی اخراجات کو بجاے بڑھانے کے کم کرنا سخت قابل افسوس ہے۔

اس صوبہ کا باوا آدم ہی نرالا ہے کہ آمدنی سے اخراجات زیادہ ہیں اور قرضہ پر دارومدار ہے نہ معلوم آنریبل ممبر مال صاحب کب تک قرضہ سے کام چلائینگے اس وقت بھی صوبہ پر اس قدر بار لدا ہوا ہے کہ آمدنی کا ۱۲ فی صدی حصہ سود کی مد میں جاتا ہے۔

بہرحال بجٹ ہر حیثیت سے قابل افسوس اور نہایت حوصلہ شکن ہے لہذا صوبہ کے بجٹ کے لیے آنریبل ممبر مال کو خاص طور پر [illegible]

ریویو

ستارۂ صبح ستارۂ صبح کا پہلا نمبر ہمارے سامنے ہے یہ اردو کا ماہوار رسالہ زیر سرپرستی تھیوسوفیکل سوسائٹی کانپور سے شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ اس کے چیف اڈیٹر اردو کے مشہور شاعر پروفیسر موہن سنگھ صاحب دیوانہ ایم۔ اے۔ ہیں۔

پرچہ چونکہ ایک پارٹی کی نگرانی میں شائع ہوا ہے اس لیے قدرتاً اس پر اس پارٹی کا رنگ نمایاں ہے مگر اسی کے ساتھ ہی اسلام کے متعلق بھی ایک مضمون شائع ہوا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمام مذہبوں کے صلح جویانہ مضامین اسمیں شائع ہو سکیں گے۔

ملک میں اس وقت ایسے لٹریچر کی ازحد ضرورت ہے کہ جو دوسروں کے جذبات کی قدر کرنا سکھاے۔ ہمکو امید ہے کہ یہ ضرورت اس رسالہ سے پوری ہو سکے گی۔

علمی و ادبی حیثیت سے بھی رسالہ امید افزا ہے اور جو مضامین نظم و نثر اس پرچہ میں شائع ہوے وہ قابل قدر ہیں۔

صورت ظاہری میں بھی پرچہ دیدہ زیب ہے یعنی کاغذ چھپائی لکھائی اچھی ہے حجم تقریباً ۲ جز تقطیع ۱۸×۲۲ قیمت سالانہ ۶ روپے شائقین نمونہ کا پرچہ بابو گنپت راے صاحب سکریٹری بی۔۱ سے نواب گنج کانپور سے طلب فرماویں۔

آئینۂ کانپور

ہمعصر کرشن ہمنے گذشتہ ہفتہ لکھا تھا کہ آریہ سماج کے جلوس کے سلسلہ میں خطرناک اشتعال انگیز نظمیں پڑھی گئیں جن سے شہر کا مطلع گرد آلود ہو گیا اور اس پر افسوس ظاہر کیا تھا کہ معزز آریہ سماجی حضرات کی موجودگی میں یہ کیسے ہوا مگر ہمعصر کرشن کو اس کی صحت میں عذر ہے اور اس کی تردید میں ہمعصر کرشن نے ہمعصر نظام عالم کا اقتباس پیش کیا ہے۔

حالانکہ ہمعصر نظام عالم کے اسی نوٹ میں جس سے کرشن نے اقتباس پیش کیا ہے یہ عبارت موجود ہے کہ:-

"آریہ سماج کا سالانہ جلسہ ہوا جلوس نکلے مگر سواے اس کے اور کوئی شکایت نہیں سُنی گئی کہ بعض غیر ذمہ دار حضرات نے دل آزار نظمیں پڑھیں"

مگر ہمعصر موصوف نے اس حصہ کو نظرانداز کر دیا اور ترمیمی حصہ کو یہ لکھکر پیش کر دیا کہ لغویات کچھ نہیں ہوئیں جو کچھ ہوا ہے وہ اپنے ایک مسلم بھائی کی زبانی سُنیے۔

اس طرح صداقت کے نوٹ کو خود مسلم پریس سے غلط ثابت کرنے کی کوشش ہمعصر موصوف نے کی ہے۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہمعصر موصوف نے اقتباس پیش کرنے میں کہاں تک اصول کی پابندی کی ہے۔

اور ہمعصر نظام عالم کے اس اقتباس کے دیکھنے کے بعد ہمکو امید ہے کہ ہمعصر موصوف اپنے اعتراض کو واپس لے لیگا۔

فنانس کمیٹی ہم نے نہایت افسوس کے ساتھ سنا کہ فنانس کمیٹی میونسپل بورڈ نے اپنے ۱۲ مارچ کے جلسہ میں یہ طے کیا ہے کہ چونکہ یتیم خانہ اسلامیہ کے معاملات قابل اطمینان نہیں ہیں اور میونسپل بورڈ سے جو گرانٹ یتیم خانہ کو ملتی ہے اوس کو ناجائز طریقہ سے زیادہ وصول کیا گیا ہے اس لیے محکام اعلی کے ذریعہ سے یہ زائد وصول شدہ رقم کو واپس لیا جاے اور نیز اس وقت تک یہ گرانٹ بند کر دی جاے جب تک کہ کارکنان یتیم خانہ اسلامیہ اپنے کو اس گرانٹ کا حقدار نہ ثابت کر سکیں نیز یہ بھی طے کیا گیا ہے کہ اس تجویز کی نقل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و اخبارات کو بھیجی جاے۔

اسمیں شک نہیں کہ یتیم خانہ کے معاملات اس وقت قابل افسوس ہیں اور اس کی تمام تر ذمہ داری کارکنان یتیم خانہ پر عاید ہوتی ہے۔ رپورٹ وغیرہ مرتب ہو چکی ہے مگر ارکان انتظامیہ نے بند کمرے میں کاغذی کارروائی کرکے تمام معاملات پر پردہ ڈال دیا ہے ہم امید کرتے ہیں کہ کارکنان یتیم خانہ اسلامیہ جلد اپنے فرائض کو محسوس کریں گے اور جلد از جلد یتیم خانہ کو اس کشمکش سے نجات دینگے تاکہ یتیم خانہ کا کوئی نقصان نہ ہونے پاے۔ اور میونسپل بورڈ سے اس کی امید کرتے ہیں کہ وہ فنانس کمیٹی کی اس تجویز کو منظور نہ کرے کہ یتیم خانہ کی گرانٹ [illegible] جاے کیونکہ اس سے [illegible] نقصان پہنچیگا۔

روس اور برطانیہ مین یادداشتون کا تبادلہ

انگریزی احتجاجنامہ

انگریزی وزارت خارجہ کی طرف سے دولت اشتراکیہ شوراتیہ روس کے نام ایک مراسلہ ارسال کیا گیا ہے جسمین برطانیہ کے خلاف روسی پروپگنڈا پر زوردار الفاظ مین شکایت کی گئی ہے اور یہ بھی جتایا ہے کہ اگر اس شکایت نامہ کا بھی کوئی اثر نہ ہوا تو انگلستان و روس کے تجارتی تعلقات مین سخت تغیر کا اندیشہ ہے
اس نوٹ مین توجہ دلائی گئی ہے کہ ۴ جون سنہ ۱۹۲۳ء کو دولت روسیہ نے اس امر کا پرخلوص وعدہ کر کے معاہدہ پر دستخط کیے تھے کہ سلطنت انگلشیہ کے کسی حصہ مین کوئی کارروائی ایسی نہ کی جائیگی جس سے حکومت کے خلاف بے اعتمادی پیدا ہو
۲۴ اکتوبر سنہ ۱۹۲۴ء کو مسٹر رامسے میکڈانلڈ نے موسیو راکوسکی کے نام ایک مراسلہ لکھکر توجہ دلائی تھی کہ کوئی حکومت یہ گوارا نہین کر سکتی کہ کسی ایسی حکومت کیساتھ اپنے تعلقات قائم رکھے جس کی ایک جماعت سلطنت برطانیہ یا اس کے کسی حصہ مین انقلاب انگیزی کی کوشش کرتی ہو۔
مسٹر رامسے میکڈانلڈ کی تنبیہ کے باوجود سر آسٹن چیمبرلین کو ایک سے زائد مرتبہ نمایندگان روس کو اس طرف متوجہ کرنا پڑا کہ معاہدہ کی خلاف ورزی ہو رہی ہے لہذا جب تک روس والے اور روس کے ارباب حل و عقد برطانیہ کے خلاف ہتک آمیز تقریرین یا دنیا مین انقلاب انگیزی کی کوشش کرتے رہینگے اسوقت تک تعلقات کی حالت درست نہین ہو سکتی اب حکومت برطانیہ پر فرض ہے کہ وہ مسٹر میکڈانلڈ کی تنبیہ کی طرف نمایندگان روس کو پھر توجہ دلائے اور دکھائے کہ روس کے ارباب حکومت ان وعدون کی صریح خلاف ورزی کر رہے ہین جو نمایندگان روس انگلستان مین پرائیویٹ طور پر متعدد بار ہو چکے ہین۔

معاملات چین

نوٹ مین یہ بھی درج ہے کہ روسی لیڈر معاملات چین کے متعلق ایسی تقریرین کر رہے ہین جو انگریزی مفاد کے منافی ہین مثلاً ۳ نومبر کو موسیو رائیکوف نے کہا کہ جو کچھ انگریزون کے خلاف اسوقت چین مین ہو رہا ہے اُس کی ذمہ دار حکومت روس نہین گورنمنٹ برطانیہ کی کوشش ہمیشہ یہ رہی ہے کہ دنیا مین امن و امان قائم ہو روس کی شہ سے برطانوی مفاد کے خلاف جو مضرت رسان کارروائیان کی جا رہی ہین ان کو دیکھتے ہوے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت برطانیہ بیحد صبر و ضبط سے کام لیتی رہی ہے اور ایسی باتون سے پرہیز کرتی ہے جن سے لوگون کے جذبات کو ٹھیس لگنے کا اندیشہ ہو اور ہیجان پھیلے۔

انقطاع تعلقات کی دھمکی

دولت برطانیہ کو نہ روس کی خانہ جنگیون سے کچھ تعلق ہے نہ اُس کے آئین حکومت سے وہ صرف یہ چاہتی ہے کہ روس برطانوی معاملات مین ہرگز دخل نہ دے اور نہ انگریزون کے خلاف کوئی معاندانہ پروپگنڈا کرے ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے عوام کے جذبات ہمیشہ کیلیے قابو مین نہین رکھے جا سکتے لہذا اگر اس شکایت پر توجہ نہ دیگی تو روسی و انگریزی تجارتی تعلقات ضرور منقطع ہو جائینگے لہذا امید ہے کہ اس تنبیہ اور احتجاجنامہ کی طرف ضرور توجہ دیجائیگی تاکہ آیندہ شکایات کا کوئی موقع نہو۔

موسیو چیچرین پر حملہ

نوٹ مین ایسے باتون کے حوالے بھی دیے گیے ہین کہ موسیو کراسن نے اس بات کا یقین دلایا تھا کہ مشکلات کے اسباب دور کر دیے جائینگے اور دوستانہ تعلقات قائم ہو جائینگے مگر اس کے ساتھ ہی انگریزون کی تذلیل شروع کر دیگئی اور اسمین روسی وزیر خارجہ نے بھی حصہ لیا حکومت برطانیہ کو موسیو چیچرین کی اس فریب کا علم ہے موسیو مذکور کا یہ الزام قطعی بے بنیاد ہے کہ برطانیہ ہمیشہ دولت روس کے خلاف سازش کرتی رہتی ہے اس لیے وہ پولینڈ، ایران اور دیگر ممالک کے متعلق اپنی پالیسی کا اظہار نہیں کر سکتی جہان روس کے خلاف گورنمنٹ برطانیہ سازش کرتی رہتی ہے ۶ دسمبر کو موسیو چیچرین نے ایسی باتون کا اظہار کیا جن سے معلوم ہوتا تھا کہ خبر رسانی کے اچھے طریقون پر وہ برے طریقون کو ترجیح دیتے ہین اور ۷ دسمبر کو موسیو وار شلیف وزیر جنگ نے بھی فوج کے سامنے تقریر کرتے ہوے انہی باتون کا اظہار کیا تھا۔

قراخان اور موسیو بخارین

انگریزی نوٹ مین موسیو کامیف کی اس تقریر کا حوالہ بھی ہے جسمین اُنھون نے کہا تھا کہ جماعت اجتماعیین داخلی معاملات پر ضرورت سے زیادہ توجہ دے رہی ہے حالانکہ روس کو چاہیے تھا کہ غیر ممالک مین انقلاب پیدا کرنیکی انتہائی کوشش کرے موسیو بخارین کی تقریر اور بھی زیادہ مخالفانہ ہے جس نے گذشتہ اکتوبر مین بمقام ماسکو تقریر کرتے ہوے کہا کہ اگر چین مین کامیاب انقلاب ہوا تو ہندوستان چین اور دلندیزی جزائر شرق الہند مین فوراً اس کی آواز بازگشت سنی جائیگی۔
معلوم ہوتا ہے کہ فی الحال سوویٹ روس کی جدوجہد انگریزی طاقت کی ہڑتال اور چین مین قومی انقلاب پیدا کرنے تک محدود ہے اور غیر ملکی جہانگیریت انگریزی کے خلاف تمام چین کو بھڑکایا جا رہا ہے۔
موسیو قراخان نمایندہ سوویٹ متعینہ پیکنگ کی تقریر اور مختلف اخبارون کے مضامین کا بھی حوالہ دیا گیا ہے نوٹ کے ساتھ چند صفحات کا ایک ضمیمہ بھی ہے جسمین تقریرون اور مضامین کے اقتباسات درج ہین آخر مین یہ لکھدیا گیا ہے کہ چونکہ واقعات ناقابل تردید ہین جن کے متعلق آیندہ خط و کتابت مین پڑ کر دولت برطانیہ مزید اُلجھن مین پڑنا نہین چاہتی۔

دولت اشتراکیہ روس کا جواب

مکتوب زینوویف

حکومت روس نے انگریزی وکیل مختار متعینہ ماسکو برطانوی مراسلہ کا جواب دیدیا ہے جسمین لکھا ہے کہ دولت روسیہ اور برطانیہ عظمی کے درمیان تعلقات کے ناقابل اطمینان ہونے کا کوئی سوال پیدا نہین ہو سکتا دولت روسیہ نے سنہ ۱۹۲۳ء مین جس معاہدہ پر دستخط کیے تھے اسمین یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ دولت روسیہ مالی امداد یا کسی اور ذریعہ سے کسی ایسے شخص، اشخاص یا جماعت یا ایجنسی کو مدد نہ دیگی جس کا مقصد یہ ہو کہ سلطنت انگلشیہ یا اس کے کسی حصہ مین بے اعتمادی یا بغاوت پھیلائے آج اس معاہدہ پر دستخط ہوے ۴ سال ہو چکے ہین اور اس دوران مین حکومت برطانیہ کئی بار دولت روس کو اس بارہ مین برا بھلا کہہ چکی ہے کہ وہ وعدہ وعہد کی خلاف ورزی کی مرتکب ہوتی ہے اور اس معاہدہ کے خلاف عمل کرتی ہے جو معاہدہ سنہ ۱۹۲۳ء مین لارڈ کرزن کے سامنے ہوا تھا اسمین دولت برطانیہ نے وعدہ کیا تھا کہ معاہدہ مفروضہ خلاف ورزی سے فوراً مطلع کریگی اور الزام عائد کیے بغیر بہت سی باتین جمع ہونے نہ دیگی لیکن حکومت برطانیہ نے ایسا نہ کیا بلکہ یہ پسند کیا کہ دولت روسیہ کے سر اندھادھند الزامات تھوپنا شروع کر دیے اور اپنے اس طرز عمل سے صرف ایک مرتبہ تجاوز کیا یعنی سنہ ۱۹۲۴ء کے زمانہ مین مکتوب زینوویف کے معاملہ مین انگریزی ثالثی سے بھاگتے رہے۔
لیکن یہ نام نہاد مکتوب [illegible] بالآخر جعلی ثابت ہوا گویا برطانیہ نے اگر دولت روس پر کوئی الزام بھی عائد کیا تھا تو وہ بھی ایک جعلی کاغذ کی بنیاد پر اور اس پر طرہ یہ ہوا کہ جن لوگون نے غلط اطلاع دی تھی حکومت برطانیہ نے اُنکو سزا دینا بھی گوارا نہ کیا باوجودیکہ اس مکتوب کی وجہ سے روسی و انگریزی تعلقات مین بیحد کشیدگی پیدا ہو گئی تھی۔ (ہمدم)

یوروپ پر امریکہ کا قرضہ

یوروپ کے مختلف ممالک سے جمہوریہ امریکہ گفت و شنید دربارہ قرض ختم ہو چکی ہے صرف جمہوریہ فرانس سے یہ مسئلہ قرض طے نہ ہو سکا تھا اب خبر آئی ہے کہ ان دونون حکومتون مین بھی اُنھیں شرائط پر معاہدہ ہو گیا ہے جو برطانیہ نے اپنا قرض ادا کرنے کیلیے طے کی ہین اور جنکی رو سے برطانیہ اپنا تمام قرضہ ۶۲ برس مین ادا کریگا
ممالک یوروپ کے ذمہ امریکہ کا قرضہ حسب ذیل ہے:-

برطانیہ	۱۱ ارب ۱۰ کروڑ ۹ ۵ لاکھ ۶۵ ہزار روپیہ
فرانس	۶ ارب ۴ ۸ کروڑ ۶ ۷ لاکھ ۴ ۷ ہزار ایک سو چار
اطالیہ	۲ ارب ۴۰ کروڑ ۶ ۷ لاکھ ۷۷ ہزار پانسو
بلجیم	۲ ۷ کروڑ ۸ ۷ لاکھ ۳۰ ہزار پانسو
یونان	۴ کروڑ ۳۵ لاکھ ۶۸ ہزار ۷ سو پچپن
چیکوسلوکیا	۳۲ کروڑ ۱۸ لاکھ ۱۱ ہزار ۴ سو چوبیس
رومانیا	۱ کروڑ ۲۲ لاکھ ۵۰ ہزار ۶ سو چھبیس
یوگوسلافیا	۶ کروڑ ۵۱ لاکھ ۷۷ ہزار ۶ سو تیس
استونیا	۳ کروڑ ۳۳ لاکھ ۱۳ ہزار ۱ سو دس
پولینڈ	۲ کروڑ ۱۶ لاکھ ۹۵ ہزار پچپن
لتوانیا	۱ کروڑ ۹ ۳ لاکھ ۸ ۵ ہزار ۶ سو پچیس
لاتویا	۱ کروڑ ۴۵ لاکھ ۳۱ ہزار ۹ سو چالیس
مجر	۴۶ لاکھ ۹۳ ہزار ۲ سو چالیس

برطانوی دارالعوام مین سوال

دارالعوام مین کمانڈر کنیورڈی نے سوال کیا تو ارل ونٹرٹن نے جواب دیا کہ ہان ہندوستانی فوج کی نسبت شنگھائی بھیجنے سے پہلے مجلس مقننہ سے دریافت نہین کیا گیا۔

ہندوستان

عبدالرشید کے مقدمہ مین اسیسرونکی رائے

دہلی مارچ مقدمہ ۳ بجے کے بعد شروع ہوا اور چار بجے تک وکلا میں بحث ہوتی رہی اس کے بعد تھوڑی دیر کے لیے اسیسر آپس مین مشورہ کرنے کی غرض سے اُٹھے اور پھر اُنھون نے جو رائے دی اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

(۱) نیاز محمد صاحب نے ملزم کو قاتل قرار دیا اور گولی چلانے کے وقت ملزم کے پاگل ہونے اور یہ جاننے کہ اس کے اس فعل کی نوعیت کیا ہے کہا کہ وہ کچھ خیال ظاہر نہین کر سکتے اسی طرح وہ یہ بھی نہین کہہ سکتے کہ ملزم ارتکاب جرم کے وقت اس فعل کو خلاف قانون سمجھتا تھا یا نہین

(۲) مسٹر سنگھا نے بھی ملزم کو مجرم قرار دیا اور کہا کہ ارتکاب جرم کے وقت وہ اس فعل کی نوعیت جانتا تھا اور فاترالعقل نہ تھا۔

(۳) مسٹر سنکلیر نے بھی ملزم کو مجرم قرار دیا اور کہا کہ ارتکاب جرم کے وقت وہ اس فعل کی نوعیت سے واقف تھا اور قتل کے وقت فاترالعقل نہ تھا۔

(۴) خواجہ عبدالمجید صاحب نے کہا کہ چونکہ شہادت صاف اور قطعی نہین ہے اس لیے وہ یہ نہین کہہ سکتے کہ ملزم نے گولی چلائی اور قتل کیا۔ اگر وہ مجرم ہے تو وہ صحیح العقل تھا اور اس فعل کی نوعیت کو جانتا تھا۔

اخبارون کو انتباہ

لاہور ۱۰ مارچ سیناد هرم پرچار کے اڈیٹر کو ڈپٹی کمشنر امرتسر کے ذریعہ سے پنجاب گورنمنٹ نے ایسے مضامین کی اشاعت پر تنبیہ کی ہے جن سے ہندو مسلمانون کے تعلقات مین کشیدگی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے اسی طرح کا انتباہ دیگر اخبارون کو بھی بھیجا جا چکا ہے

پنجاب کونسل کی قوم پرور پارٹی

لاہور ۱۰ مارچ ڈاکٹر محمد عالم پنجاب کونسل کی قوم پرور پارٹی کے سکرٹری اور رائے زادہ ہنسراج وہپ مقرر کیے گئے۔

مقدمہ فساد بیتیا کا نتیجہ

بیتیا ۷ مارچ مسٹر بالو اسپیشل مجسٹریٹ نے ۳۰ مسلمانون کو ہندوؤن کے مکانات لوٹنے کے الزام پر دو سال قید سخت کی سزا دی۔

رزیڈنٹ حیدرآباد دکن رخصت پر

اخبار پانیر ناقل ہے کہ آیندہ مہینہ مین سر ولیم بارٹن چھ مہینہ کی رخصت لین گے تو مسٹر ایل۔ ایم کرمپ رزیڈنٹ گوالیار انکی قائمقامی کرین گے۔

آسام کونسل مین سوراجیون کی فتوحات

شلانگ ۷ مارچ آج لیجسلیٹو کونسل کے اجلاس مین سوراجیون نے گورنمنٹ کے خلاف ملامت کی تین تحریکین پیش کین اور تینون تحریکین پاس ہو گئین۔

پٹنہ ہائیکورٹ مین مسلمان جج نہونیکی شکایت

پٹنہ ۱ مارچ بہار و اڑیسہ لیجسلیٹو کونسل مین جب محکمہ انصاف عدالت کیلیے رقم کا مطالبہ کیا گیا تو اسمین ایک سو روپیہ کم کیے جانیکی تحریک کی گئی جس پر خوب گرما گرم بحث ہوئی مسلمان ممبرون نے شکایت کی کہ پٹنہ ہائی کورٹ مین کوئی مسلمان جج نہین ہے گورنمنٹ کے یقین دلانے پر کہ آیندہ مسلمان جج کے تقرر کی نسبت پر غور کیا جائے گا تحریک واپس لے لیگئی۔

سرکاری ملازمتین اور مسلمان

گورنمنٹ بنگال (طبی شعبہ) کی جانب سے ایک گشتی چٹھی شائع کی گئی ہے جس کی ایک نقل تمام سول سرجنون اور اسپتالون کے سپرنٹنڈنٹون کے پاس بھیجی گئی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ گورنمنٹ کو آیندہ سے ایسی کارروائی کرنا چاہیے کہ مسلمانون کو انکی تعداد کے تناسب سے بعض اعلیٰ ملازمتون مین کافی نیابت بھی حاصل ہو سکے اور بحیثیت مجموعی دیگر فرقہ ہاے آبادی کا نقصان بھی نہ ہو۔

مقدمہ قتل سوامی شردھانند کا فیصلہ

عبدالرشید کو سزاے موت کا حکم

نئی دہلی ۱۴ مارچ آج صبح کو مسٹر بانسٹون سشن جج دہلی نے اس مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا جو سوامی شردھانند کے قتل کے الزام مین عبدالرشید کے خلاف دائر کیا گیا تھا۔ جج نے اسیسرون کی اکثریت سے اتفاق کرتے ہوے عبدالرشید کو قصوروار قرار دیا اور پاگل پن کے عذر کو مسترد کر کے عبدالرشید کو بہ تابع منظوری ہائیکورٹ موت کی سزا دی معلوم ہوا ہے کہ اس فیصلہ کے خلاف ہائیکورٹ مین اپیل دائر کیا جاے گا۔

مشتبہ شرح تبادلہ کیلیے ووٹ حاصل کرنیکی کوشش

ایک سوراجی ممبر کے نام پُراسرار تار

دہلی ۱۰ مارچ گورنمنٹ اور غیر سرکاری ممبران کے درمیان شرح تبادلہ پر جو جھگڑا ہوا ہے اس کے سلسلہ مین بہت سی حیرت انگیز باتین روشنی مین آئی ہین چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ راے شماری کے دن مسٹر فصیح احمد قدوائی سوراجسٹ ممبر کے نام ایک تار آیا جسمین لکھا ہوا تھا کہ تمہارے والد سخت بیمار ہین فوراً چلے آؤ اُنھین شبہ ہوا کہ تار کہین اُنھین حکومت کے خلاف ووٹ دینے سے محروم کرنے کیلیے نہ دیا گیا ہو اسلیے اُنھون نے تار دیا اور جواب آیا کہ وہ تندرست ہین۔ اسی طرح یہ بھی سُنا گیا ہے کہ ایک شخص ایک تلنگ کے حق مین تھا اس کے متعلق ایسی ترکیب کی گئی کہ وہ ووٹ دینے سے محروم رہا۔ علاوہ برین اس کا بھی چرچا ہے کہ گورنمنٹ نے کئی ممبران کو نامزد کرنے سے پیشتر یہ عہد لے لیا تھا کہ وہ ایک شلنگ ۶ پنس کے موافق راے دینگے۔ سنتے ہین کہ ایک صاحب نے انکار کیا تو انکو نامزد نہین کیا گیا۔

برقیات

مہارانی کپورتھلہ اور مہاراجہ کپورتھلہ

پیرس کا مشہور اخبار "لہ ژرمال" اس خبر کی صحت کا ذمہ دار ہے کہ کپورتھلہ کی مہارانی جو آج کل نیویارک میں مقیم ہیں اپنے شوہر مہاراجہ صاحب کپورتھلہ سے علیحدگی حاصل کرلی ہے۔

ایک نادر الوجود ٹکٹ دس ہزار روپیہ میں فروخت ہوا

لندن۔ جن لوگوں کو ٹکٹوں کے جمع کرنے کا شوق ہے انہیں اس خبر سے متعجب نہ ہونا چاہیے کہ لندن میں حال ہی میں آسٹریلیا کا ایک پینی (ایک آنہ) کا ٹکٹ ۶۰۰ پونڈ میں فروخت ہوا ہے اس ٹکٹ پر پنس کی جو تصویر تھی وہ الٹی لگ گئی تھی دنیا میں اس قسم کے صرف دس ٹکٹ موجود ہیں انہیں سے ایک چار سال ہوئے اسو پونڈ میں فروخت ہوا تھا ایک ٹکٹ ملک معظم کے پاس بھی ہے (پایونیر)

عدن کا ہندوستان سے تعلق

لندن ۱۴ مارچ عدن کے نظام حکومت کے متعلق برطانیہ فیصلہ کر چکی ہے اس کے بعد عدن کا انتظام ایک گورنر یا سیاسی رزیڈنٹ کے ہاتھ میں ہوگا جو حکومت برطانیہ کی طرف سے اور حکومت ہند کی منظوری کے ساتھ مقرر کیا جائیگا یہ حاکم صرف داخلی شہری انتظامات میں حکومت ہند کی رو برو جواب دہ ہوگا باقی تمام امور میں وہ حکومت برطانیہ کے ماتحت ہوگا۔ فوج کی ذمہ داری دفتر جنگ کی طرف منتقل کردیجائیگی دفتر جنگ ایک فوجی افسر مقرر کرے گا جو گورنر یا سیاسی رزیڈنٹ کے ماتحت فوجوں کا انتظام کرے گا۔ حکومت انتظامات کے مصارف میں حصہ لیگی لیکن یہ بوجہ رفتہ رفتہ کم ہوجاے گا۔

ریلوے بورڈ کے سامنے ایک تجویز

دوسرا درجہ توڑ دیا جاے

دہلی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ریلوے بورڈ میں یہ مسئلہ زیر غور ہے کہ دوسرا درجہ توڑ دیا جاے بورڈ اول درجہ کے کرایہ میں تخفیف چاہتا ہے اور ڈیوڑھے درجہ اور تیسرے درجہ کو ترقی دینا چاہتا ہے معاملہ پر اچھی طرح غور کرنے کے لیے اعداد و شمار فراہم کیے جا رہے ہیں بورڈ نے معاملہ کو برائے غور ایجنٹوں کے حوالہ کیا ہے۔

الہ آباد یونیورسٹی کا سرمایہ

الہ آباد یونیورسٹی کی انتظامیہ کونسل کا ایک جلسہ منعقد ہوا اور کورٹ کی اس تجویز پر غور کیا گیا جسمیں مسٹر پی، این سپرو کی حسب تحریک الہ آباد یونیورسٹی کے لیے ایک مستقل سرمایہ فراہم کرانے کی سفارش کی گئی حسب ذیل اشخاص کی ایک کمیٹی مقرر کی گئی ہے جو سرمایہ کے لیے اپیل کریگی۔ مسٹر جسٹس سلیمان مسٹر جسٹس اقبال، سر تیج بہادر سپرو، پنڈت موتی لال نہرو مسٹر ایچ

سفیر روس کی بیوی کو گرفتار کرلیا گیا

لندن ۹ مارچ کل خبر دی گئی تھی کہ ایک روسی جہاز "پایزیہ لینا" نامی کو چانگسولین کے آدمیوں نے گرفتار کرلیا ہے اب معلوم ہوا ہے کہ اس جہاز میں روسی سفیر متعینہ چین کی زوجہ مادام بورودین بھی تھیں ان کے ہمراہ تین سپورے بھی تھے جن کے نام قربل، گرد بوس اور سپارہ ہیں ان سب کو گرفتار کرکے ستفو بھیجدیا گیا ہے۔

چینیوں کا بیان ہے کہ جب جہاز کو گرفتار کیا گیا تو اس پر روسی پرچم لہرا رہا تھا جسے اتار دیا گیا اور جہاز میں سامان حرب و ضرب بار تھا مادام بورودین کہا جاتا ہے کہ انہوں نے سفارتخانہ کے تعلقات کے حقوق کا مطالبہ کیا لیکن اُن کے ٹرنکوں میں جو کہا گیا ہے کہ وہ روسی پروپیگنڈا کی چیزیں بھری ہوئی تھیں۔

چانگسون چانگ نے جنرل چانگسولین کو بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ یہ چاروں گرفتار شدہ شخص شمالیوں کے خلاف پروپیگنڈا کرتے تھے لہذا مارشل چانگسولین کو چاہیے کہ وہ حکومت پیکن پر زور دیکر سوویٹ سے اس کے تمام تعلقات منقطع کرادے سمجھا جاتا ہے کہ انگریز عہدہ دار غیر سرکاری حیثیت سے اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ مادام بورودین کو چھوڑ دیا جاے۔

جاپان کا ہولناک زلزلہ

۵ ہزار سے زیادہ اتلاف جان

ٹوکیو ۹ مارچ مراسلات اور تاروں سے اب معلوم ہوا ہے کہ زلزلہ کی وجہ سے اتلاف جان کی تعداد ۵ ہزار کے قریب پہونچ گئی ہے لیکن سرکاری طور پر اتلاف جان کے اعداد دو ہزار بتاے گئے ہیں ایسا زلزلہ سنہ ۱۸۵۴ء سے ابتک نہیں آیا تھا سڑکیں پھٹ گئیں اور جگہ جگہ لاشوں کے ڈھیر نظر آرہے ہیں دوسری مصیبت یہ ہے کہ مکانات منہدم ہونے کے بعد برفباری اور بارش سے لوگ مر رہے ہیں۔

سیکنڈری ڈاکٹر گنیش پرشاد پنڈت اقبال نراین گرٹو

بنگال کی وزارت

عدم اعتماد کی تحریک پاس نہ ہوسکی

کلکتہ ۱۲ مارچ تین گھنٹہ کے مباحثہ کے بعد بنگال لیجسلیٹو کونسل نے تین تجویزیں جو وزارت کے خلاف پیش کی گئیں نامنظور کردیں پہلی تجویز یہ تھی کہ وزارت کے لیے ایک لاکھ ۶۴ ہزار روپیہ کا جو مطالبہ پیش کیا گیا ہے وہ کل کا کل نامنظور کیا جاے دوسری تجویز یہ تھی کہ دونوں وزراء کی تنخواہ کا مطالبہ نامنظور کیا جاے تیسری تجویز یہ تھی کہ ایک وزیر کی تنخواہ کا مطالبہ نامنظور کیا جاے ہندو ممبران نے صرف سوراجیوں اور مسلمان ممبروں میں سر عبدالرحیم اور ان کے متعددوں نے ہر سہ تجویز کی موافقت میں راے دی۔

صوبجات متحدہ میں ایک قوم پرور پارٹی

لکھنو ۱۲ مارچ کل شام کو نیشنلسٹ پارٹی اور انڈی پنڈنٹ کانگریس کا ایک مشترکہ جلسہ منعقد ہوا انڈی پنڈنٹ کانگریس پارٹی بہ حیثیت جماعت کے کونسل صوبجات متحدہ کی نیشنلسٹ پارٹی میں شامل ہوگئی ہے مسٹر چنتامنی اس جدید پارٹی کے صدر اور راے بہادر لالہ متھرا پرشاد مہروترا سکریٹری پنڈت سنکٹا پرشاد باجپئی مسٹر بھگوتی سہاے بیدار اور پنڈت دلکا تیش نراین تیواری وہپ منتخب ہوے ہیں۔

"وُچتر جیون" کا مقدمہ

پنڈت کالی چرن کی اپیل نامنظور

آگرہ ۱۲ مارچ پنڈت کالی چرن مصنف "وُچتر جیون" کی اپیل میں مسٹر اے بنٹ آئی سی ایس ڈسٹرکٹ جج نے فیصلہ سنا دیا ملزم کی

آگرہ سرکاری خبر ہے کہ ۲ ہزار آدمی ہلاک اور چار ہزار زخمی ہوے ان کے علاوہ صوبہ تانگو میں ۲۲۷۵ آدمی ہلاک اور ۴۳۲ مجروح ہوے۔

چین میں ہندوستانی فوج کو بغاوت کی ترغیب

شنگھائی ۱۰ مارچ مقام یانگتسی پو میں جہاں پنجابی پلٹن مقیم ہے ہندوستانی زبان میں چھپے ہوے اشتہارات پاے گئے جنمیں سپاہیوں سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ چینیوں پر گولی نہ چلائیں۔

دارالامرا میں ہندوستان کا ذکر خیر

لندن ۱۱ مارچ ۲۳ مارچ کو دارالامرا میں ہندوستان کے امور عامہ پر لارڈ پیو بر مباحثہ کا اعلان کریں گے اس [illegible]ت کریں گے کہ جدید اصلاحات کے اجرا کیلیے عنقریب کیا تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

برطانوی بیڑا اور چین

لندن ۱۴ مارچ دارالعوام میں تقریر کرتے ہوے امیر البحر برطانیہ نے جو تقریر کی اس میں بتایا کہ برطانیہ بحری بیڑے کی تعمیر میں ۹۹ لاکھ ۴۲ ہزار پونڈ صرف ہوا امارت بحریہ نے اسی سوا لاکھ پونڈ کا وہ خرچ بھی شامل کردیا ہے جو برطانوی بیڑے کو چین میں بھیجنے میں ہوے ہیں۔

چینی بیڑہ بھی احرار سے جاملا

لندن ۱۴ مارچ چین سے جو سرکاری تار آے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ چینی بحری فوج جسمیں ۳ کروزر اور ۹ عدد دیگر چھوٹے جہاز شامل ہیں اور جو شنگھائی کے متصل ایک جزیرہ کے سامنے لنگر انداز تھے احرار سے جاملے لیکن اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی۔

جدید معاہدہ روس و ٹرکی

قسطنطنیہ جدید معاہدہ تجارت بر دول روس و ترکیہ کے درمیان دستخط ہوگئے ہیں اس کی رو سے جس قدر ترکی مال روس میں جائیگا اسمیں صرف ۴۵ فیصدی زر ہوگا جسکی مجموعی قیمت ۱۰ لاکھ پونڈ سے زیادہ نہ ہوگی اور جو مال

ایک میم پر ہتک عزت کا دعویٰ

کلکتہ ۹ مارچ مس وارڈل نامی ایک میم نے ایک مقدمہ میں شہادت دیتے ہوے مدعی کو کالا آدمی کہہ دیا مدعی کا نام محمد شفیق ہے اس نے میم پر ہتک عزت کا دعویٰ دائر کردیا ہے میم ۵۰۰ روپیہ کے مچلکہ پر رہا ہے۔

حادثہ بلدیسال کے متعلق ممبران اسمبلی کا وفد

کلکتہ ۹ مارچ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر غزنوی کی سرکردگی میں بنگال کے ممبران اسمبلی کا ایک وفد کل سر الگزنڈر موڈی مین کی خدمت میں بسلسلہ حادثہ بلدیسال حاضر ہوگا۔

مہاراجہ نابہ کی دردناک داستان

مہاراجہ نابہ نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہرہ دون کو ایک خط لکھا ہے جسمیں آپ نے ظاہر کیا ہے کہ میری مصیبت ایلک باؤ لا اور ممتاز بیگم کے مصائب سے ملتی جلتی ہے انکی طرح میرا بھی ایک زبردست دشمن ہے جو سنہ ۱۹۱۱ء سے میرے خلاف سازشیں کر رہا ہے سنہ ۱۹۲۳ء میں مجھ جائز و ناجائز طریقہ پر گدی سے اتار کے بعد اس نے اپنی کوششوں میں کمی نہیں کی بلکہ اور زیادتی کردی ہے تاکہ دنیا مجھے نیست و نابود کردے اس کے آدمی میرے پیچھے لگے رہتے ہیں اور بالفعل تو بہت سے اشخاص دن رات وقتاً فوقتاً میرے مکان پر آتے رہتے ہیں اور مجھے ڈراتے دھمکاتے رہتے ہیں تاکہ میں سراندختہ ہوجاؤں مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں یہ لوگ مجھے اور میرے بچوں کو زبردستی اٹھا نہ لے جائیں یا کسی اور طریقہ سے نقصان نہ پہونچائیں اسلیے میری حفاظت کا انتظام کیا جاے۔

(بقیہ صفحہ ۴) اپیل نامنظور کردی گئی اور عدالت ماتحت کے حکم کو بحال رکھا گیا۔ حکم سنانے کے وقت عدالت میں لوگوں کا کثیر مجمع تھا لیکن ملزم کو جیل خانہ سے عدالت میں نہیں لایا گیا۔

وارنٹ مولوی عبدالکریم اڈیٹر مسلم سیوک کے نام اس الزام میں وارنٹ جاری ہوا ہے کہ انھوں نے ہندوؤں کے خلاف ہتک آمیز الفاظ

مقدمہ قتل سوامی شردھانند

۵ مارچ کو عبدالرشید کے مقدمہ میں لاہور کے مشن اسپتال کے ڈاکٹر کی شہادت سشن جج دہلی نے قلمبند کی ڈاکٹر صاحب نے اپنی شہادت کے دوران بیان فرمایا کہ میں نے ۲۹ جنوری سے ۱۴ فروری تک عبدالرشید کی دماغی حالت کا معائنہ کیا ہر روز ایک گھنٹہ اس سے بات چیت کرنے اور اس کی گفتگو اور حرکات و سکنات وغیرہ کے دیکھنے کے بعد میں نے مستحکم رائے قائم کی ہے کہ عبدالرشید پاگل نہیں ہے ڈاکٹر صاحب نے سرکاری وکیل کی جرح پر تسلیم کیا کہ وہاں پر اس عرصہ میں نہ اس نے کسی کو مارا نہ گالی دی اور نہ اول فول بکا ڈاکٹر صاحب نے مزید جرح کے جواب میں یہ بھی کہا کہ اس نے دماغ پر برس پڑنے سے پاگل پن کا اثر قطعی نہیں ہے۔

حامد حسین کاتب اخبار ہمدرد اور محمد فردوس کاتب اخبار الامان اور شیخ نذیر حسین مالک رحمانی پریس سید محمد شفیع محرر دفتر اکاؤنٹنٹ، یعقوب بیگ عبدالکریم، مقصود احمد ملازم یونانی دواخانہ شمشیر علی اور عبدالمجید نے اپنی شہادت میں وہ واقعات بیان کیے جن سے ملزم کے پاگل ہونے کا ثبوت ملتا ہے

سید نواب علی پروفیسر یونیورسٹی کا بیان

سید نواب علی پروفیسر مسلم یونیورسٹی علیگڈھ نے بیان کیا کہ میں ملزم کا داماد ہوں انکی صاحبزادی سے نکاح ہوئے ۶ ماہ ہو گئے لڑکی کی عمر ۱۸ سال کی ہے میں شادی کے وقت سے ملزم سے واقف ہوں میں نے کئی بار ملزم کو دیکھا گذشتہ دسمبر کے پہلے ہفتہ میں ملزم میرے پاس علیگڈھ آیا تھا انکی لڑکی بیمار تھی انھوں نے کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ میری لڑکی سرخ کپڑے پہنے ہوئے ہے اور کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ طلاق دیدی یا میں مر گیا ہوں گواہ نے اس جواب سے سمجھا کہ ملزم کا دماغ ٹھیک نہیں ہے اپنی لڑکی کو لے کر دہلی چلے آئے ۱۰ دسمبر کو مجھے ایک خط ملا جو ملزم کا تھا اور جسمیں ایک فتوی بھی شامل تھا خط تو خواب کے متعلق تھا اور فتوی بیوی کو طلاق دینے کے متعلق تھا

بلند شہر کے ایک رئیس کی شہادت

محمد عبدالغنی زمیندار ساکن بگراسی ضلع بلند شہر نے بیان کیا کہ میں بگراسی کا نمبردار ہوں ڈسٹرکٹ بورڈ بلند شہر کا ممبر ہوں میں ملزم سے واقف ہوں اس کے آباواجداد بگراسی سے ہی تعلق رکھتے ہیں گذشتہ دسمبر میں اپنے بھائی کے ساتھ میں دہلی آیا تھا میرا بھائی آنریری مجسٹریٹ ہے دہلی میں فتحپوری مسجد کے قریب عبدالرشید سے ملاقات ہوئی میں نے ملزم کو آواز دی یہ متوجہ نہیں ہوا میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور آواز دی اس نے ہاتھ جھٹک دیا میں نے سمجھا کہ ملزم جنون کی حالت میں ہے جیسا کہ اکثر ہو جایا کرتا تھا عدالت کے سوال پر گواہ نے بیان کیا ملزم کے خاندان میں جنون کی بیماری ہے ملزم کا چچازاد بھائی مجنون ہے اس کے بعد بلند شہر کے متعدد معزز اشخاص کی شہادت ہوئی سب نے اپنے بیان میں ملزم کے خبطی ہونے کی تصدیق کی

مسٹر اولی اور چین کا معاہدہ

برطانیہ نے کیکیانگ چینیوں کے حوالہ کر دیا!

رنگون ۷ مارچ مسٹر اولی اور مسٹر چین کے درمیان کیکیانگ کے برطانوی اجارہ کے متعلق جو سمجھوتہ ہوا تھا اور جس پر ۲ مارچ کو دستخط ہوئے ہیں اس کی تفصیل آگئی ہے حکومت برطانیہ نے میونسپلٹی کے لیے برطانوی قوانین کو غیر مشروط صورت میں مسترد کرنا قبول کر لیا ہے اور ۱۵ مارچ سے اس کا انتظام بغیر کسی شرط کے چین کی قومی حکومت کے ہاتھوں میں دیدیا جائیگا حال میں کیکیانگ کے فسادات میں برطانوی باشندوں کا جو نقصان ہوا تھا اس کے تاوان میں چینی حکومت نے چالیس ہزار ڈالر یا پانچ ہزار پونڈ کا چک حکومت برطانیہ کے ہاتھ میں دیدیا کیکیانگ کی میونسپلٹی کی جزیٹی جو ملیس دیہاتوں کی ملکیت میں ہیں ان قلیوں کے حوالہ کر دی جائیگی جو کمیٹی کی صورت میں بنائی جا رہی ہے اس معاہدہ کی وجہ سے اب کیکیانگ کی بھی وہی حیثیت ہو گئی جو نوچو یا چیفو کی بندرگاہوں یا اور بندرگاہوں کی ہے

ہندو مہاسبھا کی صدارت کیلیے

ڈاکٹر مونجے کا انتخاب

پٹنہ ۹ مارچ دسویں ہندو مہاسبھا کی استقبالیہ کمیٹی کا ایک غیر معمولی اجلاس کل یہاں آئندہ اجلاس کا صدر منتخب کرنے کیلیے منعقد ہوا اندازاً بارہ صوبجات نے عام طور پر ڈاکٹر مونجے یا مسٹر بارکر کے حق میں اپنی نامزدگیاں ارسال کی ہیں کثرت رائے ڈاکٹر مونجے کے حق میں تھی اس لیے ڈاکٹر مونجے منتخب ہو گئے۔

۲۵ ہزار روپیہ کی فراہمی

دہلی ۹ مارچ پروفیسر رام دیو پنڈت اندر اور دیگر گروہ مقامی اصحاب کی کوشش سے گوروکل میں سوامی شردھانند جی کی یادگار قائم کرنے کیلیے دہلی سے ۲۵ ہزار روپیہ فراہم ہوا ہے

(بدست عوام زود خدمت کے لیے)

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

بعدالت جناب حاکم پرگنہ بہادر کانپور مقام کانپور

نمبر مقدمہ ۶۷۳ اضافہ لگان

لچھمن پرشاد — مدعی

بنام سدھو — مدعا علیہ

بنام سدھو ولد میان قوم برہمن شکل ساکن سلیم پور محال لچھمن پرشاد پرگنہ و ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت اضافہ لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۲ ماہ مارچ ۱۹۳۷ء وقت ۱۰ بجے بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جملہ امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ یہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۴ ماہ مارچ ۱۹۳۷ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

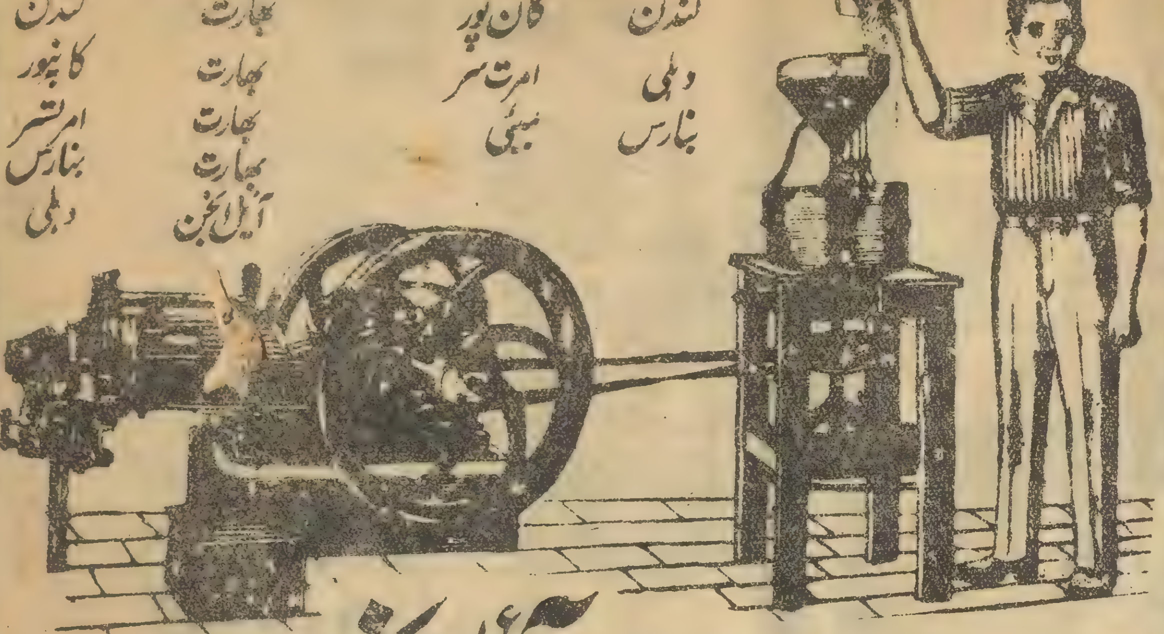
اطلاع (۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہے کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو عدالت ہذا سے سمن بہ این مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جاوے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانیکا تم استحقاق رکھتے ہو اس کے پیش کرائی جانے کا حکم ہو۔ ہر ایک سمن کے واسطے عدالت کی فیس ضروری

دفاتر

لندن — کان پور
دہلی — امرتسر
بنارس — بمبئی

تار کا پتہ

لندن — بھارت
کانپور — بھارت
امرتسر — بھارت
بنارس — بھارت
دہلی — آئیل انجن



بھارت آئیل انجن

بھارت آئیل انجن بناوٹ میں نہایت سادہ اور مضبوط ہے اور تیل بہت ہی کم خرچ کرتا ہے۔ علاوہ اس کے کروڈ آئیل انجن۔ آٹا پیسنے کی چکیاں۔ دھان سے چاول نکالنے کی مشین۔ تمباکو و چونا پیسنے کی مشین خراد وغیرہ نہایت ارزاں قیمتوں پر مل سکتے ہیں مقابلہ کر کے آزمائش شروع کریں اور ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کر کے اپنی تسلی کریں۔

دی بھارت انجنیرنگ کمپنی

بھارت بلڈنگ لاٹوش روڈ کان پور

بحکم جناب مولوی نیاز احمد رضا صاحب منصف بہادر اکبر پور

(نمونہ قابل فروخت)

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

بعدالت منصفی اکبر پور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۶۷ سنہ ۱۹۲۷ء

بابو رام ولد بچو رام قوم اہیر ساکن سلسرایان پرگنہ اکبر پور — مدعی

بنام رگھوناتھ پرشاد — مدعا علیہ

بنام رگھوناتھ ولد بالک چند شہر کانپور محلہ جرنیل گنج کہنہ

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ساڑھے ۵ روپیہ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۴ ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۹ ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) — دستخط چھنگا لال پانڈے منصرم عدالت

بدست عوام فروخت کے لیے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

بعدالت حاکم پرگنہ بہادر ڈیرا پور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۳۷ اضافہ

گلزار سنگھ — مدعی

بنام بچہ سنگھ وغیرہ — مدعا علیہ

بنام سہوپال سنگھ و منان سنگھ بالغان و بچہ سنگھ نابالغ ولدان سہوپال سنگھ پسران سہوپان سنگھ و رنجیت سنگھ نابالغ و مدینا سنگھ بولایت سہوپال سنگھ چچا حقیقی اقوام ٹھاکر ساکن جبا پور پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور حال مقیم ماٹن کمپنی نمبر ۶ و ۷ کلایو اسٹریٹ کلکتہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت اضافہ لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۸ ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ یہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم تائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۹ ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) — دستخط حاکم عدالت

(قاعدہ ۱۰ سرکلر نمبر ۶ - مد ۲)

بعدالت حاکم پرگنہ بہادر ڈیرہ پور

نمبر مقدمہ ۳۷ اضافہ

گلزار سنگھ بنام بچہ سنگھ وغیرہ

بعدالت مال مقام کانپور

بہ اجلاس سید احمد علی صاحب بہادر

گلزار سنگھ — مدعی

بنام بچہ سنگھ وغیرہ — مدعا علیہ

اطلاعنامہ بنام سہوپال سنگھ ساکن جبا پور پرگنہ ڈیرہ پور حال مقیم ماٹن کمپنی نمبر ۶ و ۷ کلایو اسٹریٹ کلکتہ ولی دوران مقدمہ

ہرگاہ بمقدمہ مندرجہ عنوان تم کو مدعی نے ولی دوران بچہ سنگھ و رنجیت سنگھ مدعا علیہ نابالغ کا قرار دیا ہے لہذا یہ اطلاعنامہ تمہارے نام جاری کیا جاتا ہے کہ اگر تم کو کوئی عذر نسبت ولی ہونے نابالغ مذکورہ بالا کے ہو تو بتاریخ ۸ ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء بوقت ۱۰ بجے دن کے حاضر عدالت ہذا ہو کر اصالتاً یا وکالتاً پیش کرو ورنہ کارروائی یکطرفہ حسب ضابطہ عمل میں آوے گی

مرقوم ۹ ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء

(مہر عدالت) — دستخط حاکم عدالت

صداقت میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجیے

فلسطین میں مطلق العنانی

حکومت فلسطین کا جنرل سکریٹری اسوقت انتہائی استعماری چال چل رہا ہے جس سے تمام فلسطینی لیڈر بُرا اثر لے رہے ہیں حسب ذیل امور پر خفگی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

(۱) سیاسی امور خصوصاً انتظامی سب میں مطلق العنانی سے کام لیا جا رہا ہے۔

(۲) قوانین میں بہت زیادہ استفسار کیا جا رہا ہے۔

(۳) ملازموں کی تعداد میں برطانوی افراد کی بہت زیادہ کثرت ہو رہی ہے۔

(۴) فلسطینی قرض اور نقد کا معاملہ۔

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کان پور سے شایع ہوا

THE SADAQAT
Cawnpore

REGD. NO. A. 4424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
(احسن تھمی)

صداقت

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۔۔۔ ۳؍
ششماہی ۔۔۔ ۲؍
فی پرچہ ۔۔۔ ۱؍

جلد ۵ | کانپور - چہارشنبہ ۲۳ مارچ ۱۹۲۷ء مطابق ۱۸ رمضان المبارک ۱۳۴۵ھ | نمبر ۱۲

غازی مصطفیٰ کمال پاشا کے خیالات

ترکی میں جدید تغیرات کے وجوہات کیا ہیں؟

جمہوریہ ترکی کے موجودہ صدر غازی مصطفےٰ کمال پاشا سے ان تازہ قوانین کے متعلق ایک مشہور جرنلسٹ عورت بنام ایڈیبا ٹرنگن نے ملاقات کی ہے جو پردہ وغیرہ کے متعلق حال ہی میں جاری ہوئے ہیں کمال پاشا نے دوران ملاقات میں کہا کہ حکومت جمہوریہ کے اعلان کے مطابق جو ترکی عورت برقعہ پہنیگی اسے سخت سزا دیجائیگی آپنے فرمایا کہ جب سے ہم نے اپنے ملک کے اندر موجودہ طریقوں اور ترقی یافتہ خیالات کو داخل کرنا شروع کیا ہے اسوقت سے ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ عورتیں مردوں کے مقابلہ میں ترقی کے راستہ میں زیادہ رکاوٹ پیدا کرنا چاہتی ہیں ہماری آزادی کی سرگرمیوں میں ہمارے ملک کی عورتوں نے زیادہ حصہ لیا ہے ہمارا خیال ہے کہ ملک کی حالت کو سدھارنے کیلئے عورتوں نے مردوں سے زیادہ سرگرمی کا اظہار کیا ہے لیکن دیہات اور قصبات میں عورتیں ہماری سرگرمیوں کے راستہ میں رکاوٹ پیدا کرتی ہیں میں تو عورتوں کے بارہ میں نہایت بردباری سے کام لیتا ہوں جس وقت یہ اعلان کیا گیا کہ ترکی ٹوپی کی جگہ انگریزی ٹوپی پہنی جائے اسوقت ترکی کے شمال مشرق کے صوبجات میں تو ایک جماعت نے اس اعلان کے جواز پر اعتراض کیا ہمیں مخالفین کے سرغنوں میں سے پانچ کو پھانسی پر لٹکانا پڑا تاکہ لوگوں کے دماغ میں یہ بات جگہ پکڑ جائے کہ حکومت جمہوریہ نے اب یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ پرانی باتوں کو چھوڑ کر مغربی تہذیب کی تقلید کریگی اب ہمارے ملک کے اندر آپ کو بڑی مشکل سے سو آدمی ایسے مل سکیں گے جو ترکی ٹوپیاں پہنے ہونگے، عورتوں کے معاملات میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، پہلے تو ہم نے زبردست پروپیگنڈا کیا اور اسمیں ہمیں بہت تھوڑی سی کامیابی ہوئی، پھر ہم نے مثالیں پیش کرنی شروع کیں ہم نے دیہاتی اور قصباتی عورتوں کو ... کی ترغیب دی کہ وہ برقعے اتاریں، کسانوں نے اس بات کی مخالفت کی اور ہمیں اس معاملہ میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ترکی ٹوپی کے پہننے والے اس بات پر زور دیتے تھے کہ اس کا پہننا ایک مذہبی فرض ہے بعض جگہ تو مذہبی دیوانوں نے انگریزی ٹوپی پہننے والوں پر حملے کئے لیکن بالآخر ... ہیں ... کامیابی ہو کر ہی رہی۔ برقعہ کی حامی جماعت یہ خیال کرتی ہے کہ برقع کے بغیر عورت کی ننگ و ناموس محفوظ نہیں رہ سکتی عورتوں کی نجات کا راز اسی برقعہ میں پنہاں ہے لیکن میں اس برقعہ کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ اسکی آڑ میں وہ وہ شرارتیں اور برے فعل سرزد ہوتے ہیں جنکو بیان کرنیکی یہاں ضرورت نہیں میں برقعہ کے ساتھ ہی ان شرارتوں کو بھی پھاڑنا چاہتا ہوں، میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ برقعہ صحت کیلئے بھی خطرناک ہے۔ ترکی میں بہت ہی تھوڑی عورتیں ایسی ملینگی جنکے چہرے سرخ ہیں اکثر کے چہرہ پر زردی ہی دکھائی دیگی صدیوں سے اپنے چہروں کو ڈھانپے رکھنے سے ترکی عورتوں نے اپنے چہروں کی اصلی رنگت کو ضائع کردیا ہے میں چہروں کو ڈھانپنا قدرت کے حالات سے روگردانی سمجھتا ہوں میں اخلاقی لحاظ سے بھی برقعہ کو اچھا خیال نہیں کرتا، اناطولیہ میں میں نے دیکھا کہ عورتیں کبھی گھر سے باہر نہیں نکلتیں کوئی آدمی دوسری عورتوں کو دیکھ ہی نہیں سکتا ترکی کے اس علاقہ میں جہاں عیسائی بستے ہیں وہاں کچھ آزادی عورتوں کو باہر نکلنے کی حاصل تھی میں مغربی ممالک میں رہا ہوں جہاں عورتیں ہر جگہ آزادی سے چلتی پھرتی ہیں میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں مغرب کی طرح عورتوں کو پوری آزادی حاصل ہو۔ پردے کے خلاف میرا تیسرا الزام یہ ہے کہ یہ جرائم کو پناہ دیتا ہے اسکی آڑ میں بہت سے ایسے جرائم سرزد ہوتے ہیں جنسے ساری سوسائٹی پر بہت برا اثر پڑتا ہے میں نے کئی بار یہ دیکھا کہ اس پردہ کی آڑ میں بڑے بڑے ڈاکے پڑے لوگوں کو لوٹا اور عورتوں کا اغوا کیا گیا۔ ایک برقعہ پوش جس گھر میں چاہے گھس سکتا ہے جہاں چاہے جا سکتا ہے سلطنت جمہوریہ کے تین سال کے دور میں اس قانون کی مدد سے چار ہزار جرائم پیشہ آدمیوں کی تعداد کمی واقع ہوئی ہے یہ جرائم پیشہ لوگ برقعہ کی مدد سے اپنا کام کرتے تھے برقعہ کے متعلق تین سزائیں مقرر ہیں برقعہ پہنکر جو عورت قانون کی خلاف ورزی کرتی ہے پہلے اسے جرمانہ کی سزا دیجاتی ہے پھر اسے قید کی سزا دیجاتی ہے، تیسری صورت میں جب پردہ کی آڑ میں حرامزدگی یا اس قسم کا کوئی اور سنگین جرم ظہور پذیر ہوتا ہے تو موت تک کی سزا دیجاتی ہے۔

ادبیات

معبود ہے خود اپنے بندوں کا تماشائی

(از جناب ماسٹر عبد الصمد صاحب بزمی بلند شہری)

پھر گلشنِ عالم میں رمضاں کی بہار آئی | خوش پھرتا ہے ہر مسلم، جوں بلبلِ شیدائی
مغرب میں نظر آیا جب سب کو مہِ رمضاں | اسلام کی عالم میں بجنے لگی شہنائی
انوار خداوندی سے سینہ منور ہے | تاریک دلوں نے بھی پھر آج ضیا پائی
کیا پوچھتے ہو روزہ داروں کی فضیلت کو | معبود ہے خود اپنے بندوں کا تماشائی
ہوتی ہیں فدا ان پر حوران بہشتی بھی | آجاتی ہے چہروں پر ایمان کی رعنائی
پھر غول شیاطیں کے زنداں میں مقید ہیں | زاہد کی عبادت نے ہے ان سے اماں پائی
مسجد میں پہونچتے ہیں ہے جن کو طلب تیری | سجدے میں تڑپتے ہیں جو ہیں ترے شیدائی
رونق ہے مساجد میں رحمت ہے مساجد میں | آتی ہے نظر تیری اک شانِ تجلائی

صدقے میں محمد کے بخشے گئے سب عصیاں
صد شکر کہ بزمی نے جنت میں جگہ پائی

۸۶
ہفتہ وار
صداقت
چہارشنبہ ۲۳ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء

اعلیٰ خیالات

بمبئی کے ایک بزرگ مسٹر منوہان پرشاد نے ذیل کا تار پروفیسر اندر کو دیا ہے جسمین اُنسے یہ درخواست کی گئی ہے کہ وہ عبدالرشید کے لیے گورنمنٹ سے عفو رحم کی درخواست کرین۔

"مین ہندو جماعت اور خاص کر پروفیسر اندر سے درخواست کرتا ہون کہ ابجبکہ عبدالرشید کو سزا کا حکم ہوچکا ہے ہندوؤن کو اس کی رہائی کیلیے کوشش کرنی چاہیے سوامی جی کی ہستی تو اب غیر فانی ہوگئی ہے کیونکہ وہ دھرم کی سیوا مین شہید ہوے ہین اور عبدالرشید کے جرم اور سزا سے انکو معمولی سا تعلق ہے۔ عبدالرشید کی رہائی کیلیے کوشش کرکے ہندو جماعت معافی اور احسان کا ایک عمدہ نمونہ پیش کریگی یہ ممکن ہے کہ موجودہ حالت مین یہ مہربانی مسلمانون مین تصور کی جاے مگر بعد مین اس کا اثر ضرور ہوگا۔ ہم اگر آج غلط فہمی کے باعث دونون جماعت کے تعلقات کو نہین سمجھ سکتے ہین تو اس کے یہ معنی نہین کہ وہ کبھی اس سے نہ باز آئین گے اس لیے مین نہایت عاجزی کے ساتھ پروفیسر اندر سے درخواست کرتا ہون کہ اُنھین گورنمنٹ سے اسکی رہائی کیلیے درخواست کرنی چاہیے اور اگر گورنمنٹ اسے رہا نہ کرے تب سوامی جی کے نام پر جو دنیا کے بہی خواہ تھے ہندوؤن کو اس کی گناہ کی معافی اور اس کی روح کو آرام دینے کیلیے ایشور سے پرارتھنا کرنی چاہیے۔ منوہان پرشاد"

ہم مسٹر منوہان پرشاد کے اعلیٰ جذبات کی قدر کرتے ہوے صرف یہ عرض کرنا چاہتے ہین کہ مسلمانون نے بالاتفاق ایک آواز ہوکر سوامی شردھانند کے قاتل پر لعنت ملامت کی اور کسی صورت مین بھی مسلمانون کی یہ خواہش نہین کہ سوامی جی کے قاتل کے ساتھ ہمدردی کی جاے۔

البتہ یہ صحیح نہین کہ موجودہ حالت مین مسلمانون مین جذبات احساس نہین مسلمان احسان فراموش نہین اور وہ اپنے محسن کی ہمیشہ قدر کرتے ہین مسلمان اس وقت بھی اتحاد و دوستی کے لیے بے قرار ہین مگر برادران وطن اس وقت کسی دوسرے خیال مین مست ہین اور وہ ہر ممکن طریقہ سے رشتہ اخوت کو توڑ رہے ہین بہرحال ہم مسٹر منوہان پرشاد کے ان اعلیٰ جذبات کی قدر کرتے ہین اور خدا سے اس کی دعا کرتے ہین کہ وہ ہندو اور مسلمانون کے قلوب مین ان جذبات کی لہر دوڑا دے اور جلد وہ زمانہ پھر نظر آنے لگے کہ ہندو اور مسلمان اپنے کو ایک سمجھنے لگین کیونکہ اسی مین ہندو اور مسلمانون کا فائدہ اور ملک کی نجات ہے

آخر مین ہم کو پھر عرض کرنا ہے کہ مسلمان سوامی جی کے قاتل کے ساتھ رحم کو ہرگز پسند نہ کرینگے اور مسلمانون کا یہ عقیدہ اور خیال ہے کہ ظالم کو اس کے ظلم کی سزا ضرور ملنی چاہیے۔

پونابلیا کا حادثہ عظیم

پونابلیا کے حادثہ کے متعلق مسٹر شہید سہروردی نے خود موقعہ پر جاکے اور تحقیقات کرکے جو بیان شائع کیا ہے اُس سے بہ امر پایہ ثبوت کو پہونچ گیا ہے کہ بارلیاں کے سفاک اور ظالم مجسٹریٹ نے محض اپنی خون کی پیاس بجھانے کیلیے بے گناہ اور بے قصور مسلمانون کو ہلاک کرایا ورنہ موقع کے لحاظ سے مسٹر بلینڈی کو اپنے غیر معمولی اختیارات استعمال کرنے کی قطعی ضرورت نہ تھی۔

جن مسلمانون کو گولی کا نشانہ بنایا گیا ہے انکے زخم جسم کے بالائی حصہ پر آے ہین اور عموماً پیٹھ پر جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بھاگتے ہوے لوگون کو گولی کا نشانہ بنایا گیا اور اسکی ضرورت نہین محسوس ہوتی؟

اس پر بھی اکتفا نہین کیا گیا بلکہ اس سے زیادہ وحشیانہ طرز عمل یہ اختیار کیا گیا کہ مجروح و زخم خوردہ انسانون کو طبی امداد پہونچانے مین عجلت نہین کی گئی اور مجروح انسانون کو بجاے اسٹیمر کے کشتی ہی سے بارلیاں بھیجا گیا حالانکہ اسٹیمر موجود تھے۔

ہم کو حیرت ہے کہ ان سفاکانہ اور ظالمانہ خونریزیون کو جو حقائق کے نام پر ایک رغبہ ہے کس طرح پردہ ڈالنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

گورنمنٹ بنگال کی طرف سے اس حادثہ عظیم پر جس قسم کی سرد مہری کا برتاو کیا جارہا ہے وہ سخت افسوسناک اور حیرت مین ڈالدینے والا ہے۔

ہم کو امید ہے کہ مسلمانان بنگال اس حادثہ کے متعلق انتہائی جدوجہد کرینگے۔

اندور اور مسلمان

اندور کے ہندو مسلم فساد کو ایک عرصہ گذرچکا ہے مگر وہان کے حالات ابھی تک بدستور ہین حکومت اندور نے نماز باجماعت کا امتناعی حکم ابھی تک واپس نہین لیا حالانکہ ہمارا خیال تھا کہ حکومت کی یہ فوری غلطی ہے اور اس حکم کو فوراً واپس لے لیا جاے گا مگر ایسا نہین ہوا اور اب یہ معلوم ہوا ہے کہ اسی سلسلہ مین مسلمانون پر مزید جبر ہورہا ہے۔

حکومت اندور کا یہ طرز عمل صریح مذہب کی مداخلت مین داخل ہے اور مسلمان اس کو برداشت نہین کرسکتے۔

ہم اصولاً ہندوستانی ریاستون کے معاملات مین گورنمنٹ ہند کی مداخلت کو پسند نہین کرتے مگر ہم کو افسوس کے ساتھ یہ لکھنا پڑتا ہے کہ اگر یہی لیل و نہار رہے تو مجبوراً مسلمانون کو گورنمنٹ ہند سے مداخلت کی درخواست کرنا پڑیگی۔

یتیم خانہ اسلامیہ کانپور

جناب خانبہادر حافظ محمد حلیم صاحب صدر یتیم خانہ کی طرف سے ایک اپیل بنام "برادران اسلام" مطبوعہ برغرض اشاعت موصول ہوئی ہے جس کو ہم ذیل مین درج کرتے ہین اور مسلمانان کانپور سے اسکی پُرزور اپیل کرتے ہین کہ وہ حتی الامکان یتیم بچون کی ضروریات کو پورا کرین اور یتیم خانہ کے متعلق جو کچھ مسلمانان کانپور کو شکایات ہین وہ جناب حافظ صاحب کی کوششون سے جلد طے ہوجائینگی۔ (اپیل کا ملخص درج ہے)

برادران اسلام! یتیم خانہ اسلامیہ کے متعلق جو خبرین آپ تک مختلف طریقے سے سابق سکریٹری صاحب کے متعلق پہونچی ہین مین انکی انتہائی تحقیقات کررہا ہون مجکو دنیا سے زیادہ بحمد اللہ آخرت کا خیال ہے مین کسی طرح یتامی کے معاملہ مین انشاء اللہ فروگذاشت نہ ہونے دونگا جس کا کل داور محشر کے روبرو جواب دینا پڑے اب صاحبان بالکل اطمینان رکھین مین اپنے حتی الامکان ایک پیسہ بھی یتیم خانہ کا ضائع نہ ہونے دونگا۔ اور جو مطالبہ ایماناً و انصافاً ہوگا اس کو بلا کسی خیال و اثر کے ہر طرح وصول کرکے یتیم خانہ مین جمع کرونگا اور یہی مسلک تمام ممبران انتظامیہ کا ہے میرا خیال تھا کہ مین رمضان شریف مین اس کام کو ختم کردون مگر جن انجنیر صاحب کو مجلس انتظامیہ نے عمارت یتیم خانہ کا تخمینہ کرنے کیلیے انتخاب کیا تھا انکو ابھی رخصت نہین چرمین صاحب امپروومنٹ ٹرسٹ الہ آباد کو انکی رخصت کیلیے خط لکھا ہے۔

اب مجھے آپ صاحبان سے یہ عرض کرنا ہے کہ آپ اپنے یتیم بچون کو فراموش نہ فرماییے ماہ صیام کا زمانہ ہے اس وقت آپ ہر طرح سے امداد کرسکتے ہین یتیم خانہ کی بہت ضروریات ہین آپ لوگون کے ہاتھ روک لینے سے روزمرہ کی ضروریات مین دقتین پیش آرہی ہین۔ صرف سحری کا خرچ ۵۰ روپیہ ماہوار ہے مجبور کیا ہے ازراہ خوشی منظور کیا ہے مجکو و نیز مجلس انتظامیہ کو مولوی صاحب موصوف پر پوری طور پر بھروسہ ہے کہ وہ نہایت دیانت سے کام انجام دینگے آپ لوگ ہر طرح اطمینان رکھین۔ الملتمس حافظ محمد حلیم۔ صدر انجمن یتیم خانہ اسلامیہ کانپور

آئینہ کانپور

مسٹر سکلتوالا ۱۹ مارچ کی صبح کو کانپور تشریف لاے، اسٹیشن پر آپ کا استقبال کیا گیا۔ آپنے مزدورون کے مکانات کا معائنہ فرمایا

مزدور سبھا مسٹر سکلتوالا نے مزدور سبھا کے جلسہ مین شرکت فرمائی اور فرمایا کہ

"آپ لوگون کی خواہش ہے کہ مینوسپل بورڈ مین آپ کا ایک نمایندہ ہو مگر مین یہ کہتا ہون کہ اگر آپ لوگ متحد ہوجائین تو سارا بورڈ آپ ہی کا ہوگا اور کوئی قوت آپ کے حقوق کو تلف نہ کرسکے گی"

مینوسپل بورڈ مسٹر سکلتوالا کو مینوسپل بورڈ کی طرف سے اڈریس دیا گیا جکو راے بہادر بابو وکرما جیت سنگھ صاحب ایڈوکیٹ ایم، ایل سی چیرمین بورڈ نے پڑھا اڈریس اس قدر ادق ہندی مین تھا کہ شاید ہی کوئی صاحب سمجھے ہون۔ مسٹر سکلتوالا نے بورڈ کو مخاطب کرتے ہوے فرمایا کہ

"ہندوستان مین غریب طبقہ کی حالت بہت ردی ہے مینے کانپور کے مزدورون کے مکانات دیکھے وہ اس قدر خراب ہین کہ یورپ مین تو نابدکنے بھی ایسے مکانات مین نہین رکھے جاسکتے، اس قسم کے مکانات بنانے کی اجازت مینوسپل بورڈ کو ہرگز نہ دینی چاہیے بیان کہ بورڈ کی آمدنی کافی ہے مگر نہ معلوم کیون اس طرف توجہ نہین کی جاتی، آپنے یورپ کے مینوسپل بورڈون کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آخر مین آپنے فرمایا کہ آپ نے جو مجھے اڈریس دیا ہے یہ میری عزت افزائی نہین ہے بلکہ یہ کمیونسٹ تحریک کی کامیابی ہے"

مولانا حسرت موہانی مسٹر سکلتوالا مولانا حسرت موہانی کے مکان پر بھی تشریف لےگئے یہان کیمونسٹ پارٹی کے خاص خاص اشخاص بھی موجود تھے دیر تک کیمونسٹ معاملات پر تبادلہ خیال ہوتا رہا۔ اسکے بعد آپ ایکسپرس سے دہلی تشریف لےگئے۔

برٹش انڈیا کارپوریشن لمیٹڈ

۲۶ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء صبح ۸½ بجے کولالی کلب مین برٹش انڈیا کارپوریشن لمیٹڈ کے حصہ دارون کی جنرل میٹنگ ہوگی جسمین سالانہ آمد و خرچ کا گوشوارہ، ڈیویڈنڈ، اور دیگر معاملات طے ہونگے۔

سیسہ مئو کا قبرستان

ہم نے نہایت افسوس کے ساتھ سُنا کہ سیسہ مئو کے قبرستان کو مالکان نے شیخ عبدالمجید کے ہاتھ فروخت کرڈالا مگر بوجہ قبرون کے منہدم کرنے کے الزام مین فوجداری کیس بھی دائر ہوا مگر چونکہ یہ معاملہ عدالت مین ہے اس لیے اس کے متعلق ہم کوئی راے ظاہر کرنا نہین چاہتے

۱۹ مارچ کو سیسہ مئو کے قبرستان مین ایک جلسہ زیر صدارت جناب مولانا حافظ کرم علی صاحب منعقد ہوا اور مولانا نذیر احمد صاحب حافظ محمد حسین صاحب اور منشی جبن خان صاحب ڈبلر ماسٹر نے اس قبرستان کے حالات بیان کیے اور اس کے بعد یہ طے پایا کہ

(۱) یہ جلسہ تمام سربرآوردہ مسلمانان شہر سے استدعا کرتا ہے کہ وہ جلد سے جلد سیسہ مئو کے قبرستان کی طرف توجہ کرین اور اس کو کھدنے سے بچا دین۔

(۲) یہ جلسہ حکام سے استدعا کرتا ہے کہ وہ قبرستان کی حفاظت کا انتظام فرمادین اور جو رپورٹ پولیس نے قبرون کے متعلق دی ہے اس پر خاص توجہ فرماوین۔

(۳) یہ جلسہ ایک کمیٹی منتخب کرتا ہے جو شیخ عبدالمجید صاحب سے گفتگو کرکے معاملات کو طے کرنے کی کوشش کرے اور انسے بلحاظ اخوت اسلامی اتمام حجت کرے۔ کمیٹی مندرجہ ذیل حضرات پر مشتمل ہوگی۔

(۱) جناب نواب شیخ محمد ابراہیم صاحب (۲) جناب حافظ احمد اللہ صاحب (۳) جناب حاجی عبدالسلام صاحب (۴) جناب حاجی قمرالدین صاحب (۵) جناب حاجی نسیم الدین صاحب (۶) جناب شیخ نذیر احمد صاحب (۷) جناب مولانا کرم علی صاحب

سچا راجہ

از جناب سدرشن صاحب

(۱)

"سو سال"

مین چونک پڑا مجھے اپنے کانون پر اعتبار نہ آیا کاپی میز پر رکھدی اور اپنی کرسی کو کسیقدر آگے سرکا کر پوچھا "کیا کہا تم نے ؟ سو سال ؟ کیا تمہاری عمر سو سال ہے؟"

کوٹون کو چادر مین باندھتے ہوے دھوبی نے میری طرف دیکھا اور جواب دیا ہان بابو صاحب! ہان میری عمر سو سال ہے پوری سو سال نہ ایک سال کم نہ ایک سال زیادہ میری صورت دیکھکر بہت لوگ دھوکہ کھا جاتے ہین ۔"

"مگر تم اتنے بڑے معلوم نہین ہوتے میرا خیال تھا کہ تم ستر سال سے کسیطرح زائد نہ ہوگے"

"نہین بابو صاحب پورے سو سال کھا چکا ہون"

بڑے بھاگوان ہو آجکل کے وقتو مین تو لوگ پچاس سال سے پہلے ہی تیاری کر لیتے ہین

دھوبی نے اس کا کوئی جواب نہین دیا ۔

دفعتہً میرے دل مین ایک خیال پیدا ہوا اور مین نے پوچھا اچھا میان دھوبی! یہ تو کہو تم نے سکھون کا راج تو دیکھا ہوگا ؟

"ہان دیکھا ہے"

اس راج مین تم خوش تھے یا نہین میرا مطلب یہ ہے کہ اس راج مین لوگونکی حالت کیا تھی؟

دھوبی نے میری طرف ایسی نگاہون سے دیکھا کہ جیسے کسی کو بھولی ہوئی بات یاد آجائے اور ٹھنڈی سانس بھر کر بولا "آمین ۔ اس زمانہ مین بہت چھوٹا تھا سکھون کا راج کیسا تھا یہ نہین کہہ سکتا ہان سکھون کا راجہ کیسا تھا یہ کہہ سکتا ہون ۔"

میرے دل مین گدگدی سی ہونے لگی پوچھا "تو تم نے مہاراجہ کا درشن کیا ہے"

ہان سرکار درشن کیا ہے واللہ عجیب آدمی تھے انکی وہ شکل صورت یاد آتی ہے تو دل مین جالے سے چھُجاتے ہین نہایت رحم دل بزرگ تھے راجہ تھے مگر طبیعت فقیرانہ تھی غرور کا نام بھی نہ تھا مین آپ کو ایک بات سُناتا ہون شاید اس پر آپ کو یقین نہ آے آپ کہینگے کہ یہ کہانی ہے مگر یہ کہانی نہین سچا واقعہ ہے مین تو معمولی اُردو جانتا ہون لیکن آپ تو رات دن پڑھتے رہتے ہین مجھے یقین ہے کہ ایسا واقعہ آپ نے بھی کم پڑھا ہوگا ۔

مین خاموش ہو کر سننے لگا دھوبی نے کہا ۔

(۲)

ہم اُن دنون لاہور مین رہتے تھے پر آج کل کا لاہور وہ لاہور نہین ہے ہم اس زمانہ مین جہان کپڑے دھویا کرتے تھے وہ گھاٹ اب خشک ہوچکا ہے، راوی ندی دور چلی گئی ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ دن بھی دور چلے گئے ہین فرق یہ ہے کہ راوی تھوڑی دور جاکر نظر آجاتی ہے مگر وہ زمانہ کہین دکھائی نہین دیتا خدا جانے وہ کہان چلا گیا ۔

میری عمر اس وقت سات آٹھ سال کی تھی جب چارون طرف قحط کا شور مچا تھا ایسی خشک سالی پہلے کسی نے نہ دیکھی تھی لگاتار ڈھائی سال بارش نہ ہوئی کنوئین اور تالاب، ندی نالے سب سوکھ گئے پانی سواے آنکھون کے کہین نظر نہ آتا تھا مجھے وہ دن آج بھی کل کی طرح یاد ہین جب ہم لنگوٹ باندھے اور منہ کالے کرکے بازارون مین ڈنڈے بجاتے پھرتے تھے کہ شاید اسی طرح مینہ برسنے لگے مگر مینہ نہ برسا مسلمان مسجدون مین نماز پڑھتے ہندو مندرون مین پوجا کرتے سکھ گوردوارون مین گرنتھ صاحب کا پاٹ کرتے مگر بارش نہ ہوتی تھی دنیا بھوکی مرنے لگی بازارون مین رونق نہ تھی دوکانون پر گاہک نہ تھے گھرون مین اناج نہ تھا ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے قیامت کا دن قریب آگیا ہے میرا بابا کہتا تھا کہ سب سے بُری حالت تو جاٹون کی تھی انکے چہرون پر سُرخی نہ تھی آنکھون مین چمک نہ تھی جسم پر گوشت نہ تھا سب کی آنکھین آسمان کی طرف لگی رہتی تھین مگر وہان نحوست کی گھٹائین تھین پانی کی گھٹائین نہ تھین اناج روپیہ کا بیس سیر بکنے لگا

مین نے گھبرا کر پوچھا "بیس سیر"!

جی ہان بیس سیر اس وقت تو یہ بھی بہت زیادہ مہنگا تھا آج کل روپیہ کا چار سیر بکنے لگے تو بھی بابا لوگ محسوس نہین کرتے مگر اس زمانہ مین یہ حالت نہ تھی میرے گھر مین ایک مین تھا ایک میرا بوڑھا دادا، میری بیوہ ماں اور دو بہنین ان سب کا خرچ چار پانچ روپیہ ماہوار سے زائد نہ تھا ۔

مین نے بات کاٹ کر کہا "پھر"!

ہان تو پھر کیا ہوا کہ اناج بہت مہنگا ہو گیا لوگ رونے لگے ہمارے گھر مین بھی کھانے کو کچھ نہین رہا زیور برتن سب بیچ کر کھا گئے صرف تن کے کپڑے رہ گئے سوچنے لگے اب کیا ہوگا میرا دادا خدا اُسے بہشت مین جگہ دے بڑا ہنس مکھ آدمی تھا ہر وقت پھول کی طرح کھلا رہتا تھا اکثر کہا کرتا تھا جو مصیبت آے ہنس کر کاٹو رونے سے مصیبت کم نہین ہوتی بڑھتی ہے مین نے سُنا ہے کہ میرے باپ کے مرنے پر اس کی آنکھ سے آنسو کا ایک قطرہ بھی نہ گرا تھا لیکن اس وقت وہ بھی رونا تھا کہتا تھا کیسی تباہی ہے بال بچے ساتھ بھوکون مرتے ہین اور مین کچھ کر نہین سکتا یہان تک کہ کئی دن ہم نے درختون کے پتے اُبال کر کھاے ۔

ایک دن کا ذکر ہے میرا دادا آنگن مین بیٹھا ہوا حقہ پی رہا تھا اور رہ رہ کر آسمان کی طرف دیکھتا تھا مین نے کہا بابا! اب نہین رہا جاتا کہین سے روٹی کا ٹکڑا لادو پتے نہین کھاے جاتے ۔

بابا نے ٹھنڈی سانس بھری اور کہا "اب قیامت کا دن دور نہین ۔"

مین "قیامت کیا ہوتی ہے ۔"

بابا "جب سب لوگ مرجاتے ہین ۔"

مین "تو کیا اب سب لوگ مرجائینگے ۔"

بابا "اور کیا بیٹا! جب کھانے کو نہ ملیگا تب مرینگے نہین تو اور کیا ہوگا ۔"

مین "بابا مین تو نہ مرونگا مجھے کہین سے روٹی مانگ کر لادو بہت بھوک لگی ہے"

بابا کی آنکھون مین آنسو بھر آے بھرائی ہوئی آواز مین بولا "ایسا زمانہ کبھی نہ دیکھا تھا تم درختون کے پتون سے اُکتا گئے ہوگا نون کے لوگ تو مینڈک اور چوہے تک کھا رہے ہین ۔"

مین "بابا ایسی چیز وہ لوگ کیسے کھا لیتے ہین ۔"

بابا "پیٹ سب کچھ کرا لیتا ہے ۔"

مین "تو اچھا مینہ کیون نہین برستا ؟"

بابا "ہماری بخت بدل گئی ہے ورنہ کبھی ایسا قحط نہ سُنا تھا آدمی آدمی خون کا پیاسا ہو رہا ہے تم نادان ہو جاؤ کہین سے مانگ لاؤ ۔"

(۳)

مین بھوک سے مر رہا تھا روٹی مانگنے نکل پڑا مگر کسی نے روٹی نہ دی

اتنے مین ایک جگہ لوگون کا ہجوم نظر آیا مین بھی اسی طرف بھاگ کر پہونچا دیکھا سرکاری آدمی منادی کر رہا ہے اور لوگ اس کے گرد کھڑے خوش ہو رہے ہین معلوم ہوا کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے شاہی قلعہ مین اناج کی کوٹھریان کھلوادی ہین اور اعلان کرا دیا کہ جس غریب کو ضرورت ہو مفت لے جاے لوگ مہاراجہ کی اس دریادلی پر دنگ رہ گئے تھے یہ آدمی نہین دیوتا ہین ۔

مسلمان کہتے تھے مہاراجہ اولیاء اللہ ہین اب خدا کی خلقت بھوکون نہ مریگی مین یہان سے چلا تو ایسا خوش تھا جیسے کوئی چیز پڑی مل گئی اور دوڑتا ہوا گھر مین داخل ہوا میرا دادا اُسی طرح سر جھکاے بیٹھا تھا میرا دل خوشی سے دھڑکنے لگا وہ ابھی تک بے خبر تھا ۔

مجھے خالی ہاتھ دیکھ کر بابا نے ٹھنڈی سانس بھری اور سر جھکا لیا مینے بابا سے کہا اُٹھو چادر لو مہاراجہ نے منادی کر دی ہے اناج مفت ملیگا ۔

سب لوگ چونک پڑے ان کو میرے کہنے پر اعتبار نہ ہوا اور کہنے لگے بچہ ہے کسی نے مذاق کیا ہوگا ۔ بھلا مہاراجہ سارے شہر کو اناج مفت کیسے دیدینگے ؟

مگر مین نے بہت کہا تو دادا راضی ہو گیا اور چادر لیکر میرے ساتھ چلا ۔ قلعہ مین پہونچے تو وہان ہزارون آدمی تھے مگر کسی امیر کو اندر آنے کی اجازت نہ تھی وہان دیکھا کہ سیکڑون سرکاری آدمی ترازو لیے بیٹھے ہین اور تول تول کر دس دس سیر اناج ہر ایک کو دیے جاتے ہین پھر بھی مگر مین ایک ہی آدمی کو دیتے تھے دو مردون کو لوٹا دیتے تھے مجھے بہت تعجب تھا آگے بڑھنا آسان نہ تھا مین چھوٹا تھا میرا بابا بوڑھا تھا میرے بابا نے دو بار آگے بڑھنے کی کوشش کی مگر دونون مرتبہ دھکے لگ کر باہر آگیا تب مین اور میرا دادا دونون ایک طرف کھڑے ہوگئے اور اپنی بے بسی پر افسوس کرنے لگے ۔

(۴)

شام کے وقت جب گہری تاریکی ہوگئی تب سنکھ کے بجنے کی آواز سُنائی دی اس کے ساتھ ہی اناج دینے والون نے اناج دینا بند کر دیا حکم ہوا کہ باقی لوگ کل آکر لے جائین لیکن اگر کوئی شخص دوبارہ آیا تو اس کی خیر نہین مہاراج کھال اُتروا لینگے لوگ ... ہوگئے دھیرے دھیرے سارا صحن خالی ہوگیا پر ہم کیسے چلے جاتے ... دن سے بھوکے مر رہے تھے دونون رونے لگے بابا نے کہا کہ ہم بھی کیسے بد نصیب ہین یہان سے خالی ہاتھ جائینگے

اتنے مین ایک سردار ہمارے پاس آکر کھڑا ہو گیا اور بولا "اب تم لوگ جاتے کیون نہین ہو ؟ کل آنا آج اب نہین ملیگا"

بابا بار ٹھنڈی سانس بھر کر جاتے ہین سرکار ۔ سردار صاحب کا دل پسیج گیا بولے تم لوگ کون ہو ؟

بابا "دھوبی ہین"

سردار "کل نہ آسکوگے ؟"

بابا "آنے کو تو سر کے بل آئینگے غریب آدمی ہین مین بوڑھا ہون یہ ابھی بچہ ہے بھیڑ مین پتہ نہین کل بھی موقعہ ملیگا یا نہین آج مل جاتا تو رات کو پیس کر کھا لیتے ۔"

سردار "تمہارے یہان کوئی جوان آدمی نہین ہے ؟"

بابا "نہین سرکار اس لڑکے کا باپ تھا وہ بھی مر گیا"

سردار "اچھا آؤ تمہین اناج آج ہی دلادین ۔"

ہم دونون ان سردار صاحب کے پیچھے پیچھے چلے اُنھون نے ڈھیر کے پاس پہونچکر ایک آدمی سے کہا اس کو بیس سیر گیہون دیدو ۔" وہ آدمی میرے بابا سے بولا چادر پھیلادو اور گیہون تولنے لگا میرا بابا بولا سرکار اب پھر کب گیہون ملیگا ۔

سردار "اگلے ہفتہ"

بابا "ہم تو کئی دن سے بھوکون مر رہے ہین ۔"

سردار "تو اور کیا چاہتے ہو ؟"

بابا "حضور کہتے ہوے بھی شرم آتی ہے کیا کہون ؟"

سردار "نہین کہہ دو کوئی حرج نہین ہے"

بابا "بیس سیر اور دلادین بڑی مہربانی ہوگی آپ کی جان کو دعائین دیتا رہونگا ۔"

سردار "بڑے لالچی ہو"

بابا "سردار صاحب پیٹ مانگتا ہے تب زبان کھلتی ہے نہین تو مین ایسا بے غیرت کبھی نہ تھا"

سردار "اگر تمام لوگ اسی طرح کرین تو کیسے پورا پڑے ۔"

بابا "سرکار! راجہ کے محل مین موتیون کا کیا کال ہے خیر اگر نہین تو نہ سہی پھر دروازے پر آپڑینگے (مجھ سے) بیٹا سرکار کو سلام کرو انھون نے ہمین بچا لیا نہین تو رات رو رو کر کٹتی ۔"

مین "(آگے بڑھکر) "سلام"

سردار "(مسکرا کر) سلام بیٹا سلام اب اناج مل گیا جاؤ خوب میٹھی روٹیان پکوا کر کھاؤ ۔"

مین "سرکار بیس سیر اور دلادین"

سردار "ارے تو بھی اپنے دادا کی طرح لالچی نکلا ۔"

مین "نہین سرکار بیس سیر اور دلادین میرا بوڑھا بابا مار مار کے آنگا ۔"

سردار نے ہنسکر تولنے والے کو حکم دیا کہ بیس سیر اناج اور دیدو ۔

ہم کو اناج ملا سردار نے پوچھا بابا اب تم خوش ہوے ۔"

دادا نے ہاتھ جوڑ کر کہا واہ گرو آپ کا اقبال دوگنا کرین ۔

سردار، مہاراج کے لیے دعا کرو یہ سب انکی مہربانی ہے نہیں تو لوگ بھوکوں مرجاتے اور سچ پوچھو تو مہاراج کا یہ فرض بھی تھا راجہ پرجا کا باپ ہوتا ہے، مہاراجہ اگر یہ نہ کرتے تو گنہگار ہوتے۔"

بابا" سچ ہے سرکار! ہمارے مہاراجہ تو اولیاء ہیں۔"

سردار" اولیاء ہیں تو کیا ہیں آدمی ہیں تو یہی بڑی بات ہے۔"

میرے دادا نے اب چلنے کے لیے گٹھری اٹھائی مگر اٹھائے نہ اٹھتی تھی اب گھبرایا میرا بابا سہم کر بولا" سردار صاحب! گٹھری بھاری ہے کوئی سر پر رکھ دے تو لے جاؤں۔"

سردار صاحب نے گٹھری اٹھا کر میرے بابا کے سر پر رکھ دی بابا دو قدم چل کر گر پڑا سردار صاحب بولے کیوں میاں! اتنا اناج کیوں بندھوا لیا جو اٹھائے نہیں اٹھتا بیس سیر لے جاتے تو یہ تکلیف نہ ہوتی لالچ تو کرتے ہو لیکن اپنی طاقت کی طرف نہیں دیکھتے جاؤ اپنے کسی آدمی کو بلا لاؤ تم سے یہ بوجھ نہ اٹھے گا۔"

میرے بابا نے آہ بھر کر کہا" سرکار میرا تو کوئی بھی نہیں ہے۔"

سردار صاحب نے کچھ دیر سوچا پھر وہ گٹھری اپنے سر پر اٹھا کر چلنے لگے ہم دنگ رہ گئے حیران تھے کہ یہ شخص آدمی ہے یا دیوتا۔"

(۵)

یہاں پہونچ کر دھوبی رک گیا کہانی بہت مزیدار ہو گئی تھی میں آگے سننے کیلئے بیتاب ہو رہا تھا میں نے جلدی سے پوچھا" میاں دھوبی پھر کیا ہوا"

دھوبی نے چاروں طرف اس طرح دیکھا جیسے کوئی چیز ڈھونڈ رہا ہو اور پھر آنکھوں میں آنسو بھر کر بولا جب ہم گھر پہونچے اور سردار صاحب اناج کی گٹھری ہمارے آنگن میں رکھ کر لوٹنے تب میں اور میرا بابا بار بار کہتا تھا اس کا پھل آپ کو واہگورو دیگے میں اس کا بدلہ نہیں اتار سکتا

اتفاق سے ادھر سے کچھ فوجی سکھ نکل آئے سردار صاحب جا رہے تھے وہاں روشنی تھی فوجیوں نے انکو پہچان لیا تلواریں نکال کر سلام کیا یہ دیکھ کر بابا ڈر گیا سوچا یہ کون ہے کوئی بڑا عہدہ دار ہوگا ورنہ یہ لوگ اس طرح سلام نہ کرتے جب سردار صاحب چلے گئے تو میرا بابا فوجیوں کے پاس پہنچا اور دریافت کیا" یہ سردار صاحب کون تھے۔؟

کہا تم نہیں جانتے یہ ہمارے مہاراجہ تھے۔"

بابا چونک پڑا اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں اس کی زبان سے ایک لفظ بھی نہ نکلا۔

یہ مہاراجہ تھے وہی رنجیت سنگھ جن کی آنکھ کے ایک اشارے پر فوجوں میں ہل چل مچ جاتی تھی جو اپنے زمانے کے سب سے بڑے بادشاہ تھے جن کے آگے اقبال ہر وقت ہاتھ باندھے کھڑا رہتا تھا آج وہ ایک دھوبی کے گھر اناج پہونچانے آئے تھے یہ سچے بادشاہ ہیں ان کا سکہ دلوں پر ہے

اس رات ہمیں نیند نہ آئی سارا گھر جاگتا اور مہاراج کے لیے دعا مانگتا رہا دوسرے دن بہت زور کی بارش ہوئی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

یہ کہانی سنا کر دھوبی چپ ہو گیا میرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے آنکھوں میں آنسو بھر آئے آج وہ زمانہ کہاں چلا گیا آج ایسے راجہ کہیں نظر نہیں آتے ان کو سیاحت یورپ کا شوق ہے رنگ رلیوں میں روپیہ برباد کرنے کی فکر ہے لیکن اپنی تباہ حال رعایا کا کچھ خیال نہیں۔

میں نے ٹھنڈی سانس بھری دھوبی نے کپڑے گن کر کہا

" بابو صاحب لکھیے چودہ پاجامے بیس قمیص۔ ۔ ۔ ۔ "

میں نے کاپی اٹھالی اور لکھنے لگا۔ (ریاست)

برقیات

آزادی واستقلال افغانستان کا جشن لندن میں

لندن ۱۵ مارچ وزیر مختار دولت افغانستان متعینہ دربار لندن نے تقریب جشن آزادی واستقلال افغانستان ایک جلسہ منعقد کیا جسمیں جماعت سفراء کے آدمیوں کی تعداد کثیر شریک تھی۔

محصورین لکھنؤ کے آخری شخص کی وفات

نیلسن ۱۵ مارچ مسز شارلاٹ ہینڈرسن کلیلینڈ نے بعمر ۹۷ سال انتقال کیا جن کا کیا جاتا ہے کہ خاتون موصوفہ محصورین لکھنؤ میں سے آخری شخص تھیں اور ان کے والد کپتان فلپ ہائیر لکھنؤ ہی میں مرے تھے۔

ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ
مزید اصلاحات کا ہنوز وقت نہیں آیا

لندن ۱۷ مارچ دار العوام میں مسٹر چارلٹن کو جواب دیتے ہوئے لارڈ ونٹرٹن نے فرمایا کہ گورنمنٹ تو پہلے ہی وہ تمام شرطیں واضح طور پر بیان کر چکی ہے جس کے ماتحت ستمبر ۱۹۲۹ء سے قبل وہ ہندوستان کی آئینی اصلاحات پر غور کرنے کے لئے ایک شاہی کمیشن کے تقرر پر رضامند ہو سکتی ہے۔ گورنمنٹ مسلسل طور پر ہندوستان میں رفتار واقعات کا بنظر غائر مطالعہ کر رہی ہے اور جب گورنمنٹ کو اس امر کا یقین ہو جائیگا کہ تجویز کردہ شرائط سے متعلق تمام حالات ہندوستان میں پیدا ہو گئے ہیں وہ اپنے فیصلہ کا فوراً اعلان کر دیگی۔

مسائل ہند پر بحث ملتوی کردیگی

لندن ۱۷ مارچ مسائل ہند پر جو عام مباحثہ دار الامراء میں ۲۳ مارچ کو لارڈ الیور کی طرف سے شروع ہونے والا تھا وہ ۳۰ مارچ تک ملتوی کر دیا گیا۔

احرار کی فتح اور نانکنگ پر قبضہ

رگبی ۱۸ مارچ شنگھائی سے اخبارات کے نام جو بیانات آئے ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ چین کے قدیم دار السلطنت نانکنگ پر جو شنگھائی سے جانب مغرب دو سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور مقام لنیتو پر جو شنگھائی سے صرف ۵۰ میل کے فاصلہ پر جنوب اور جنوب مغرب کی طرف ہے احرار کا قبضہ ہو گیا نانکنگ پر قبضہ ہو جانے کی وجہ سے کینٹن کی فوجوں کو شنگھائی کی اس ریلوے لائن پر حملہ کرنے کا خاص موقع مل جائیگا جو شمال کی طرف جاتی ہے چنانچہ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس طرح سے شنگھائی کے فتح کی کلید انکے قابو میں آجائیگی۔

انکار کرو لیکن توہین نہ کرو

لندن ۱۹ مارچ "رسپین انکوائرر" کے اڈیٹر ارنسٹ وکر سٹرکا جس پر اللہ تعالیٰ کے خلاف توہین آمیز کلمات لکھنے کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا تھا آج جرم ثابت ہو چکا ہے لیکن سزا کا اعلان ابھی نہیں کیا گیا جج نے کہا کہ:-

ہم اسکی اجازت دیتے ہیں کہ خدا اور انجیل سے انکار کیا جائے لیکن یہ انکار لازمی طور پر ایسے مودبانہ الفاظ میں کیا جائے جو اس موضوع سے مناسبت رکھتے ہوں اسلئے کہ خدا اور انجیل ملک کے تقریباً ہر ایک شخص کیلئے مقدس ہیں

پونہ میں فساد

پونہ ۱۵ مارچ قصبہ پیٹھ کی ایک مسجد کے سامنے کل شب کو ہندو اور مسلمانوں میں لڑائی ہو گئی جس کی وجہ سے چند آدمیوں کو خفیف زخم پہونچے۔

لاہور میں فساد

لاہور ۱۹ مارچ کل صبح تک تو ہولی امن وامان سے گذری لیکن بعد میں چوک متی میں فساد ہو گیا وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ ایک مسلمان پر رنگ پھینکا گیا جس کی وجہ سے اس نے احتجاج کیا مقامی مسلمان نے دخل دیا اس پر ایک ہندو نے اس کے سر پر اینٹ ماری جس سے اس کا سر پھٹ گیا مجروح کو اسپتال پہونچایا گیا پولیس موقع پر پہونچ گئی اس وقت ہندوؤں نے اپنا کوئی مجروح پیش نہیں کیا لیکن کوئی دو گھنٹے کے بعد پولیس میں اطلاع دی کہ جو شخص مجروح ہے اس نے ایک ہندو کے چھری ماری تھی جس سے وہ ہندو مجروح ہوا۔

ہندوستان

پونا بلیا اور اندور کے فساد
مسلم لیگ کا مطالبہ

نئی دہلی ۱۷ مارچ کونسل آل انڈیا مسلم لیگ نے دو تجاویز پاس کی ہیں ایک حادثہ پونا بلیا اور دوسری اندور کے فساد کے متعلق ہے دونوں تجویزوں میں حکام کے طرز عمل کی شکایت اور مذمت کی گئی ہے اور گورنمنٹ بنگال اور ریاست اندور سے ایک غیر جانبدارانہ تحقیقات کیے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔

بھدراک کا ریلوے تصادم
مقدمہ دائر کر دیا گیا

کھڑگپور ۱۶ مارچ بھدراک (بی - این - آر) کے ریلوے تصادم کے متعلق سب سے آخری اطلاعات مظہر ہیں کہ کل ۷۰ مسافر زخمی ہوئے تھے جنہیں بہت مختلف شفاخانوں میں بھیجے گئے

سرکاری اطلاعات کے بموجب جو ہندوستانی اس حادثہ میں مرے ہیں انکی تعداد صرف چودہ تھی۔ تصادم کی وجہ محض بے توجہی اور لاپرواہی معلوم ہوتی ہے ہڑتال کا اس پر کوئی اثر نہیں تھا۔ اسٹیشن ماسٹر، پائنٹس لاکر اور پائنٹسمین کے خلاف دفعہ ۱۰۱ ریلوے ایکٹ کے ماتحت مقدمہ دائر کر دیا گیا ہے۔

گاندھی جی کو کیسہ زر

بنگلور ۱۴ مارچ گجراتیوں اور مارواریوں کا ایک جلسہ یہاں ہوا اور یہ تجویز ہوئی کہ مہاتما جی کو دس ہزار روپیہ کا کیسہ زر جبکہ وہ ۱۲ اپریل کو یہاں آئیں گے پیش کیا جائے۔

والیسرائے کا بھوپال میں شاندار خیر مقدم

بھوپال والسرائے کیمپ ۱۵ مارچ ہز اکسیلنسی وائسرائے ہند اور لیڈی ارون معہ اپنی پارٹی کے بھوپال تشریف لائے ہز ہائینس نواب صاحب بھوپال آنریبل ایجنٹ صاحب گورنر جنرل وسطی ہند پولیٹیکل ایجنٹ اور سرداران ریاست نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ نواب گوہر تاج عابدہ سلطان صاحب نواب زادی ساجدہ سلطان صاحبہ نواب زادی راابعہ سلطان صاحبہ نے لال کوٹھی میں معزز مہمانوں کو ضیافت دی نیز وائسرائے اور لیڈی ارون کو صدر منزل محل میں ریاست کی طرف سے شاندار ضیافت دی گئی۔

آسام کے نئے گورنر

دہلی ۱۴ مارچ ملکہ معظم نے آنریبل مسٹر ای ایل ہمینڈ سی ایس آئی رکن مجلس عاملہ صوبہ بہار واڑیسہ کو سر جان ہیری کر کی جگہ پر آسام کا گورنر مقرر کیا ہے۔

صوبہ متحدہ کے نئے انسپکٹر جنرل شفاخانجات

دہلی ۱۴ مارچ ہز اکسیلنسی وائسرائے نے لفٹننٹ کرنل ار ایف لیبر ڈسول سرجن الہ آباد کو انسپکٹر جنرل سول اسپتال صوبجات متحدہ مقرر کیا ہے۔

جمعیۃ مقننہ کا اجلاس

کرنسی بل پر مباحثہ

ایوان مجلس دہلی ۱۶ مارچ جمعیت کے آج کے اجلاس میں بھی کرنسی بل پر غور و خوض کیا گیا جو تھا دن ہے جبکہ اس مسودہ قانون پر مباحثہ ہوا لیکن پھر بھی قانون کی دو دفعات پر بحث ہو سکی مسٹر کیلکر نے پرسون اشرفیوں کے رواج کے متعلق جو ترمیم پیش کی تھی آج اس پر رائے لی گئی اور ۴۹ ووٹوں کے مقابلہ میں ۶۰ کی مخالفت سے مسترد ہو گئی اسی طرح مسٹر دیا ساگر پانڈیا کی تجویز بھی جو سونے کے سکہ کو رواج دینے کے متعلق تھی ۵۰ کے مقابلہ میں ۶۰ کی مخالفت سے مسترد ہو گئی اس ترمیم کی غیر سرکاری ارکان کی کثیر تعداد نے تائید کی لیکن سر بازل بلیکیٹ نے اپنی تقریر میں کہا کہ اگر اس ترمیم کو قبول کر لیا تو مسودہ مذکور بالکل ملیا میٹ ہو جائیگا آپ نے کہا کہ سارے مسودہ پر منتخبہ کمیٹی کو اچھی طرح غور و خوض کرنے کا اختیار ہے نیز جمعیت کے اجلاس میں آیندہ بھی اس پر مباحثہ ہو سکے گا

مجلس مملکت کا اجلاس

سر سنکران نائر کا عجیب رزولیوشن

ایوان مجلس دہلی ۱۶ مارچ مجلس مملکت کے اجلاس میں سر سنکرن نائر نے اس تجویز کو پیش کیا کہ جب تک کہ ہندو اور مسلمان آپس میں جداگانہ نیابت کے مسئلہ کا تصفیہ نہ کر لیں ہندوستان کو مزید اصلاحات نہ دیجائیں۔

مسٹر سہروردی نے اس تجویز کی مخالفت کرتے ہوئے آل انڈیا مسلم لیگ کے رزولیوشن کو پیش کیا۔

مسٹر راماداس پنٹلو نے کہا کہ یہ مسئلہ ایسا ہے کہ اسے صرف غیر سرکاری ارکان کے لیے چھوڑ دینا چاہیے سرکاری ارکان کو اسمیں مداخلت نہ کرنی چاہیے۔

سر الیگزنڈر موڈیمن نے اپنی تقریر میں اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ عوام کے مابین جس قدر حقوق زیادہ دیے جاتے ہیں دونوں قوموں میں اختلاف کا باعث بنتے جاتے ہیں جب کہ لارڈ اردن نے پونہ میں کہا تھا موجودہ دستور اساسی میں نیابت کے مسئلہ میں اسی وقت کوئی معقول تبدیلی ہو سکتی ہے جبکہ دونوں قومیں آپس میں کوئی بات طے کر لیں۔ بہرحال طویل اور دلچسپ مباحثہ کے بعد تجویز واپس لے لی گئی۔

مجلس مقننہ پنجاب کا اجلاس

مطالبات پر مباحثہ

لاہور ۱۶ مارچ مجلس کے اجلاس میں آج بھی مطالبات پیش ہوئے ان پر بحثیں ہوئیں اور اکثر منظور کیے گئے۔

محکمہ آبکاری کی مد میں تخفیف کی جو تجویز پیش کی گئی تھی اس پر نہایت پر جوش مباحثہ ہوا اور تقسیم آراء تک کی نوبت آ گئی۔

رائے صاحب چودھری چھوٹو رام نے ایک روپیہ کی ترمیم اس مد میں پیش کی تھی کہ اس محکمہ میں ملازمین کے تقرر میں زمینداروں خصوصاً ہندو زمینداروں کا عنصر بہت

کم رہتا ہے بحث کے بعد محرک نے اپنی تجویز واپس لے لی۔

اس کے بعد سردار نرائن سنگھ نے حکومت کی آبکاری کی پالیسی پر بحث کرنے کے لیے ایک روپیہ کی تخفیف پیش کی جس کی ارکان کی کثیر تعداد نے تائید کی۔

آخر میں جب حکومت کی طرف سے تمام اعتراضات کا جواب دیا جا چکا اور یہ یقین دلایا گیا کہ حکومت انسداد شراب خوری کے لیے امکانی کوشش کر رہی ہے تو محرک اپنی تجویز واپس لینی چاہتے تھے مگر ووٹ لیے پر تجویز منظور ہو گئی اس کے بعد ایک روپیہ کم کر کے پورے مطالبہ پر رائے لی گئی جو منظور ہو گیا۔ اور پھر مجلس کا اجلاس دوسرے دن کے لیے ملتوی ہو گیا۔

مجلس مقننہ بنگال کا اجلاس

کلکتہ ہائیکورٹ پر اعتراضات

کلکتہ ۱۶ مارچ مجلس مقننہ کے آج کے اجلاس میں محکمہ آبپاشی اور امور عامہ کے مطالبات میں رسمی تخفیفوں کی تجویز پیش کر کے ارکان نے کلکتہ ہائیکورٹ کے انتظامات پر اعتراض کیا ابھی مباحثہ ہو ہی رہا تھا کہ اجلاس ملتوی کر دیا گیا۔

صوبہ متوسط کی مجلس مقننہ

وزارت کی تنخواہ

ناگپور ۱۳ مارچ صوبجات متوسط کی مجلس آئین ساز میں وزرا کی تنخواہ ۳ ہزار روپیہ ماہوار مقرر کرنے کی تحریک پاس ہو گئی اور اس تحریک کے پاس ہونے سے تنخواہ کی بحث کا خاتمہ ہو گیا۔

مجلس مقننہ مدراس کا اجلاس

آبکاری کی پالیسی پر اعتراضات

مدراس ۱۶ مارچ مجلس مقننہ صوبہ مدراس کے آج کے اجلاس میں حکومت کی آبکاری کی پالیسی پر اکسائز کمشنر کی تنخواہ کے مطالبہ میں تخفیف کی ایک ترمیم پیش کر کے خوب اعتراضات کیے گئے مجلس کی تمام جماعتوں نے انسداد شراب کی تائید کی۔

دوران مباحثہ میں ہوم ممبر نے بتایا کہ کالے پانی کی نوآبادی کی اسکیم کے ماتحت ۲۴۰ عورتیں اور ۵۱۰ بچے جزائر انڈمان میں بھیجے گئے ہیں۔

گورنر بہار کی الوداعی تقریر

پٹنہ ۱۶ مارچ صوبہ بہار و اڑیسہ کی مجلس مقننہ کو مخاطب کر کے سر ہنری وہیلر نے جو آخری تقریر کی اسمیں انھوں نے کہا کہ اپنی رہنمائی کے لیے ایک معتبر رہنما آپ کو ہمیشہ مقرر کرنا چاہیے تاکہ وہ آپ کے بھٹکے ہوئے اعضاء کا لحاظ کرے آپ کے بوجھ اٹھانے میں آپ کی مدد کرے اور تاریک و خطرناک صحراؤں میں اسی وقت تک نہایت ہمدردی کے ساتھ رہنمائی کرے جب تک کہ آپ کو منزل مقصود نظر نہ آنے لگے۔

مجلس مقننہ صوبہ متحدہ کا اجلاس

محکمہ پولیس کے اخراجات

لکھنؤ ۱۵ مارچ صوبہ کی مجلس مقننہ میں آج محکمہ پولیس کی مد پر مباحثہ شروع ہوا۔ تقریروں کے دوران میں محکمہ سی آئی ڈی پر اچھی طرح نکتہ چینی کی گئی چنانچہ مد مذکور میں ایک معمولی سی تخفیف کی تجویز پیش کر کے متعدد سوراجی ارکان نے حکومت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ وہ اس محکمہ کو بجائے اس کے اس سے جاسوسی کا کام لے جرائم کی تحقیقات میں استعمال کرے تو زیادہ بہتر ہے سوراجی لیڈر نے اپنی تقریروں کا کوری ڈکیتی کے مقدمہ کے سلسلہ میں متعدد کانگریسی ارکان کی گرفتاری کا ذکر کیا اور بتلایا کہ جب ان پر مقدمہ چلا تو معلوم ہوا کہ وہ بیگناہ تھے چنانچہ وہ بعد میں رہا بھی کر دیے گئے ایک اور سوراجی رکن نے بھارا ونابہ کا ذکر کیا۔

مسٹر آر جے اے نیس ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس نے تجویز کی مخالفت کی چنانچہ آخر میں ۳۹ کے مقابلہ میں ۴۲ کی مخالفت سے مسترد کر دی گئی۔

اس کے بعد اس مد میں تخفیف کی دوسری جو تجاویز تھیں وہ بھی مسترد ہو گئیں

صدر اور مسٹر چنتامنی میں جھگڑا

مسٹر چنتامنی نے جو قوم پرور جماعت کے لیڈر ہیں محکمہ پولیس کے مطالبہ میں بغرض تخفیف پیش کی تھی کہ حکومت صوبہ اس محکمہ پر جس قدر روپیہ صرف کرتی ہے اتنا نفع اسے نہیں ہوتا مسٹر سی وائی چنتامنی اپنی تقریر میں اعداد و شمار کے ذریعہ سے اپنے دعوی کو ثابت کر رہے تھے

اس موقع پر مسٹر کلندری لال ڈپٹی پریسیڈنٹ نے جو صدارت کے فرائض انجام دے رہے تھے مقرر کو ٹوکا اور کہا کہ مجلس کے پاس کافی اعداد و شمار موجود ہیں مقرر انکے بیان کرنے میں وقت ضائع نہ کریں مسٹر چنتامنی نے کہا کہ وہ اعداد کو بتا کر ارکان مجلس کے سامنے اس حقیقت کو ظاہر کرنا چاہتے ہیں تاکہ انھیں نتیجہ پر پہونچنے میں آسانی ہو مگر مسٹر کلندری لال نے پھر ٹوکا اور کہا کہ مقرر پندرہ منٹ سے صرف اعداد و شمار گنوا رہے ہیں اس لیے انھیں صرف دو منٹ کی مہلت دیجاتی ہے اس عرصہ میں وہ اپنی تقریر ختم کریں کیونکہ پندرہ منٹ کا وقت مقررین کے لیے مقرر کر دیا گیا ہے اس پر مقرر نے اعتراض کیا اور کہا کہ صدر کو اس مباحثہ میں تعین وقت کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ ڈپٹی پریسیڈنٹ نے پھر کہا کہ مقرر کو صرف دو منٹ ملیں گے۔

"میں بطور احتجاج کے اپنی تقریر اسی جگہ ختم کرتا ہوں" یہ کہکر مسٹر چنتامنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد ایوان سے اٹھ کر باہر چلے گئے ان کے ہمراہ انکی پارٹی کے دوسرے ارکان بھی چلے گئے۔

سہ پہر میں جب لالہ سیتارام صدر آئے تو انھیں اس واقعہ کی اطلاع ہوئی انھوں نے اس پر اظہار افسوس کیا اور کہا کہ اس میں غلط فہمی ہو گئی اور امید ہے کہ اب اس ناگوار واقعہ کو ختم کر دیا جائیگا اس اظہار تاسف پر مسٹر چنتامنی اور ان کے متعلقین اجلاس میں آئے لیکن انھوں نے مباحثہ میں کوئی حصہ نہیں لیا۔

رائے لیے جانے پر تحریک تخفیف نامنظور ہوئی۔

صدر نے ۵ ہزار ایک سو کی تخفیف کے بجائے کل پورا مطالبہ پیش کیا جو منظور کر لیا گیا اس کے بعد اجلاس کونسل ۲۲ مارچ کے لیے ملتوی کیا گیا۔

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کان پور سے شائع ہوا

THE SADAQAT
Cawnpore

REGD. No. A. 1424

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
(احسن تیمی)

صداقت

اڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳ر
ششماہی ۱۲ر
فی پرچہ ار

جلد ۵ | کانپور - چہار شنبہ ۳۰ر مارچ ۱۹۲۷ء مطابق ۲۵ر رمضان المبارک ۱۳۴۵ھ | نمبر ۳

حضور نظام اور حکومت برطانیہ کی خدمات

مولوی معراج الدین صاحب آف لاہور نے اخبار علیگڈھ میل علیگڈھ کی تازہ ہفتہ وار اشاعت میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک فاضلانہ مضمون شائع کرایا ہے جسمیں اس امر پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ حضور نظام نے گذشتہ عالمگیر جنگ کے زمانہ میں حکومت برطانیہ کی کسقدر فراخدلی سے امداد کی تھی جسکا اس وقت کے ریزیڈنٹ کو بھی اعتراف کرنا پڑا تھا موجودہ موقعہ پر ان واقعات ماضی کا مطالعہ دلچسپی سے خالی نہیں ہے بلکہ بڑی حد تک سبق آموز ہے اسلئے ہم ناظرین کے مطالعہ کیلئے ذیل میں درج کرتے ہیں :-

جس طرح ہز اگزالٹیڈ ہائینس حضور نظام فرمانروائے حیدرآباد کی ریاست تمام ہندوستانی ریاستوں سے باعتبار رقبہ و آبادی کے بڑی ہے اسیطرح حضور نظام خلد اللہ ملکہ اپنی غیر محدود فیاضی و فراخدلی میں بھی دیگر دیسی ریاستوں کے حکمرانوں سے بلند رتبہ رکھتے ہیں۔

ہندوستان کے کسی والی ریاست نے جنگ عظیم میں برطانیہ کی اتنی عظیم الشان خدمت نہیں کی جتنی ہز اگزالٹیڈ ہائینس حضور نظام نے کی۔ بے موقعہ نہ ہوگا اگر ہم اس وقت اس تقریر کے الفاظ پیش کر دیں جو مسٹر اسٹوارٹ فریزر انگریزی ریزیڈنٹ حیدرآباد نے ایوان ملک نما حیدرآباد میں بزمانۂ جنگ کی تھی۔ مسٹر فریزر کے الفاظ کا ترجمہ یہ ہے :-

"مجھے اس امر کے اظہار میں ذرا باک نہیں ہے کہ ہندوستان کے والیان ریاست میں سے کسی نے وہ زبردست خدمت زمانۂ جنگ میں حکومت برطانیہ کی نہیں انجام دی" جو ہز اگزالٹیڈ ہائینس حضور نظام حیدرآباد نے انجام دیں۔ حیدرآباد کی پبلک کے سامنے ان کوششوں میں سے جو حضور نظام نے فرمائی ہیں آپکی ان چند بڑی بڑی کوششوں اور خدمتوں کا تذکرہ بے موقع نہ ہوگا جو آپ نے اس مقصد عظیم کے حصول کے سلسلہ میں کی ہیں۔

حیدرآباد کی امپیریل سروس لانسرز (نیزہ باز) کا ایک رسالہ آپ نے ان افواج کے ساتھ جو سب سے پہلے ہندوستان سے روانہ کی گئی تھیں مصر کو بھیجا ریاست نے میدان جنگ میں اس رسالہ اور دکن کے سواروں کے رسالہ کا پورا خرچ خود دینا منظور کیا اور وہ ۳ لاکھ روپیہ ہر مہینہ میں ان رسالوں کے خرچ کے بابتہ ادا کر رہی ہے جنگ کے اخراجات میں بھی آپ نے جو مالی امداد دی اسکی میزان ایک کروڑ تک پہنچ چکی ہے اور جبتک کہ جنگ جاری رہیگی آپکی امداد کا سلسلہ بھی باقی رہیگا ابتدا کے سال میں ہز اگزالٹیڈ ہائینس نے انگلستان کو تار دیا کہ جرمن آبدوز کشتیوں کی آفت کو دور کرنیکے لئے ایک لاکھ پونڈ دینے کیلئے تیار ہیں اور ابھی گذشتہ مہینہ میں آپنے ۷۵ لاکھ روپیہ انڈین وار لون (قرضۂ جنگ) میں دیا ہے علاوہ اس ۲۸ لاکھ ۵۰ ہزار روپے کے ہے جو اس ریاست میں جمع ہوا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ ہندوستان کی سب سے بڑی دیسی ریاست کسطرح اس فرض کو پورا کر رہی ہے جسکا سلطنت برطانیہ سے تعلق ہے میری رائے میں وہ ذاتی خدمت حضور نظام کی انسے کم بیش بہا نہیں ہے جو ہز اگزالٹیڈ ہائینس نے اکتوبر ۱۹۱۴ء میں انجام دی جبکہ عثمانی حکومت جرمنی کے دباؤ سے ہمارے دشمنوں کی صف میں شامل ہو گئی تھی حضور نظام اس موقعہ پر بحیثیت مسلم لیڈر ہندوستان کھڑے ہوگئے اور انہیں ہم لوگوں کو جو نہ آپکی ریاست کے باشندے تھے بلکہ جو راس کماری سے کوہ ہمالیہ تک پھیلے ہوئے تھے مخاطب کرکے فرمایا کہ وہ اپنے شہنشاہ معظم کے وفادار رہیں ممکن ہے کہ وہ لوگ جنکو حیدرآباد سے باہر جانیکا اتفاق نہ ہوا ہو وہ اس اثر و وزن کو نہ سمجھ سکیں جو حضور نظام کی اس قسم کی اپیل کا پیروان اسلام پر ہوا یا ہو سکتا تھا لیکن میں واقف ہوں کہ ہندوستان کے مختلف صوبوں میں اسکا مسلمانوں پر کیا اثر ہوا آپنے جو اعلان شائع فرمایا تھا وہ صرف ہندوستان ہی تک محدود نہ رہا بلکہ سوڈان اور جنوبی افریقہ کے بعض اخبارات نے وہاں کے مسلمانوں کی ہدایت کیلئے اسکو شائع کیا اسطرح کا ریکارڈ ہونیکی صورت میں ہز اگزالٹیڈ ہائینس کو افتخار ہونا چاہیئے کہ" سلطنت انگلستان کے اس زمانہ امتحان و ابتلا میں وفادار حلیف کے خطاب سے یاد کیا جاتا ہے"۔ اس کے بعد ایک تفصیل دیگئی ہے جسمیں ظاہر کیا گیا ہے کہ حضور نظام خلد اللہ ملکہ نے انگلستان کو زمانۂ جنگ میں کس قدر مدد دی۔

۱۔ حیدرآباد کی فوج کے اخراجات جو انگلستان بھیجی گئی	ایک کروڑ ۵ لاکھ
۲۔ امدادی رقم بلا معاوضہ	ایک کروڑ ۲
۳۔ پرنس آف ویلز ریلیف فنڈ	۱۹ ہزار ۶ سو
۴۔ امپیریل ریلیف فنڈ ہندوستان	ایک لاکھ
۵۔ جرمن آبدوز کشتیوں سے مقابلہ کی اسکیم	۱۵ لاکھ
۶۔ صلیب احمر سینٹ جان اور ڈے فنڈ کی امداد	ایک لاکھ
۷۔ خاص امداد جنگ	۱۵ لاکھ
۸۔ نقرئی جوبلی کے موقعہ پر مجروحین کی امداد کیلئے نذر بخدمت شہنشاہ معظم	۳ لاکھ ۵ ہزار
۹۔ ہسپتال شپ "لائلٹی" کے اخراجات میں بطور حصہ اخراجات	۲ لاکھ
۱۰۔ قرضۂ جنگ ۱۹۱۶-۱۷ء	۳۹ لاکھ
۱۱۔ قرضۂ جنگ ۱۹۲۵-۲۶ء	۷۵ لاکھ
۱۲۔ قرضۂ جنگ قابل ادائیگی در ۱۹۲۱ء	۵۰ لاکھ
۱۳۔ دیگر چندے	ایک لاکھ ۲۳ ہزار ۶ سو
میزان	۵ کرور ۵۱ لاکھ ۳۹ ہزار ۲ سو

مجھی سے کیوں یہ بھری بزم میں سوال ہوا

(از جناب مولوی محمد یٰسین صاحب تسکین سہرنوی)

ذرا بتاؤ کبھی یہ تمہیں خیال ہوا
نگاہ کس پہ پڑی کون پائمال ہوا؟

کیا خیال جو تیرا، یہ دل کا حال ہوا
کہ ہر خیال سے پیدا ترا خیال ہوا

ہزاروں اور بھی آئے تھے بے بلائے ہوئے
مجھی سے کیوں یہ بھری بزم میں سوال ہوا

ترے جمال نے طالب کو کر دیا مطلوب
کہ تجکو دیکھتے ہی صاحبِ جمال ہوا

شکایت اس ستم ایجاد کی بھلا کیا ہو
کہ جس کے جور سے خود مجھکو انفعال ہوا

یہی بہار کے دن تھے یہی زمانہ تھا
کسی سے بچھڑے ہوئے آج ایک سال ہوا

ہزار زخم تھے جو مل کے ہو گئے ناسور
مرے نصیب سے یوں ان کا اندمال ہوا

ہمیشہ ایک سے گذری ہماری اے تسکین
ملا عروج نہ اندیشۂ زوال ہوا

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہار شنبہ ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء

امید افزا پیشقدمی

دہلی میں ۲۰ مارچ کو زیر صدارت مسٹر جناح ایک جلسہ اس غرض کے لیے منعقد ہوا کہ ہندو مسلم مفاہمت کے مسئلہ پر غور کیا جاے اور کوئی صورت ایسی اختیار کی جاے کہ جداگانہ نیابت کی ضرورت مسلمانوں کو باقی نہ رہے۔

ہمارے برادران وطن جداگانہ نیابت کے سخت مخالف ہیں اور جداگانہ نیابت کو متحدہ قومیت کے منافی بتاتے ہیں۔

ہم بھی اصولاً جداگانہ نیابت کے مخالف ہیں اور اس کو متحدہ قومیت کے منافی سمجھتے ہیں اس مسئلہ پر اس سے پیشتر بھی ہم روشنی ڈال چکے ہیں اور جداگانہ نیابت کے خلاف لکھہ چکے ہیں مگر اسی کے ساتھہ ہم اس کا بھی اظہار کر چکے ہیں کہ برادران وطن کی خودغرضیوں کی بدولت مسلمانوں نے مجبوراً جداگانہ نیابت کی ضرورت کو محسوس کیا اور اگر برادران وطن ذرا بھی اس طرف متوجہ ہوں کہ اقلیت کے حقوق کا تحفظ ہو جاے تو فوراً مسلمانوں کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ وہ جداگانہ نیابت کو ترک کر دیں مگر افسوس کے ساتھہ لکھنا پڑتا ہے کہ انھوں نے طرز عمل سے جداگانہ نیابت کو بجاے غلط ثابت کرنے کے صحیح ثابت کرنے کی کوشش کی

تاہم مسلم لیڈران نے ملک کی موجودہ فضا و نیز ہندو لیڈران خصوصاً لالہ لاجپت راے کی جدوجہد کو مد نظر رکھتے ہوے جداگانہ نیابت کے خلاف پیش قدمی کی اور اس سلسلہ کی یہ پہلی کڑی ہے۔

کانفرنس نے نہایت غور و خوض کے بعد مفاہمت کے مسئلہ کو مندرجہ ذیل طریقہ سے حل کیا ہے اور شریک شدہ لیڈران کی یہ راے ہے کہ اغلباً یہ تجویزیں تمام مسلم جماعتیں منظور کر لیں گی :-

(۱) سندھ کو صوبہ بمبئی سے علیحدہ کرکے ایک علیحدہ صوبہ بنایا جاے

(۲) صوبجات سرحد و بلوچستان کو اصلاحات شل اور صوبوں کے دیجاے

(۳) صوبہ بنگال و پنجاب میں نمایندگی آبادی کے تناسب سے ہوگی۔

(۴) مرکزی مجالس مقننہ میں مسلمانوں کی نمایندگی ایک تہائی سے کم نہ ہوگی

(۵) جن صوبوں میں مسلمانوں کو اقلیت کیوجہ سے مراعات دیجاتی ہیں بعینہ وہی مراعات ہندوؤن کو جہان انکی اقلیت ہو دیجاے۔

مسلم لیڈران کا خیال ہے کہ ان شرائط کے ساتھہ مسلمان جداگانہ نیابت کے اصول کو ترک کرنے پر راضی ہو جائیں گے۔

ہم بھی مندرجہ بالا شرائط کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں اور مسلمانوں سے اس کی اپیل کرتے ہیں کہ وہ ان شرائط کے ساتھہ مخلوط انتخاب کو منظور کر لیں ہم کو امید تھی کہ مسلمانوں کی اس دلیرانہ پیشقدمی کو لبیک کہا جاے گا مگر ۲۳ مارچ کو دہلی میں زیر صدارت پنڈت مدن موہن مالویہ جو جلسہ ہوا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دراصل ہندو لیڈران مفاہمت کیلیے تیار نہیں اور اسی وجہ سے اس جلسہ کی کارروائی زیادہ امید افزا نہیں کیا ہندو حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ اس مفاہمت سے صرف مسلمانوں کو فوائد پہونچیں گے ؟

چنانچہ اس جلسہ میں مسلمانوں کی پیش کردہ تجاویز پیش ہوئیں اور ان پر صرف مندرجہ ذیل تنقیحیں قائم کرکے جلسہ کو ختم کر دیا گیا۔

(الف) سارے ملک میں ہر قسم کی مجالس مقننہ میں مخلوط حلقہ ہاے انتخابیہ

(ب) سارے ملک میں ہر قسم کی مجالس مقننہ میں آبادی کے تناسب سے نشستوں کا تعین۔

(ج) مذہبی نیز تقریباً مذہبی مراسم کی ادائیگی کی آزادی کا تحفظ دستور اساسی میں رکھا جاے۔

(د) زبان کے اعتبار سے یا کسی اور اعتبار سے بھی صوبوں کی از سر نو تقسیم کا سوال (آیندہ) غور و خوض کے لیے چھوڑ دیا جاے۔

اور ایک کمیٹی جسمیں ہر صوبہ کے نمایندے شامل ہیں بدین غرض مرتب کی گئی ہے کہ وہ ہندوؤں کے خیالات معلوم کرکے اپنی رپورٹ پیش کرے۔

اس جلسہ کا یہ طرز عمل کہ محض ایک قانون دان کی حیثیت سے صرف تنقیحات قائم کر دیں اور بس بڑی حد تک افسوسناک ہے سندھ کو علیحدہ کرنے کی کارروائی آیندہ پر چھوڑی گئی ہے اور صوبجات سرحد و بلوچستان کا ذکر تک کرنا پسند نہیں کیا گیا۔

ہم ہندو حضرات کی اس ذہنیت پر افسوس کیے بغیر نہیں رہ سکتے ہم نہیں سمجھہ سکتے کہ یہ محبان وطن آخر مسلمانوں سے کیا چاہتے ہیں ؟

البتہ کانگرس نے مسلمانوں کے منصفانہ مطالبات پر لبیک کہا ہے۔ اور مسٹر جمنا لال سنیلوا نے بھی ان مطالبات کو پسند کیا ہے لیکن سندھ کے معاملہ میں وہ بھی خلاف نظر آتے ہیں۔ لالا لاجپت راے صاحب جو جداگانہ نیابت کی انتہائی مخالفت کر رہے تھے اور ہمارا خیال تھا کہ وہ اس مفاہمت کا آخر تک سے لبیک کہیں گے مگر خلاف امید وہ گو مگو کی سی باتیں کر رہے ہیں۔ سب سے زیادہ تعجب مہاتما گاندھی پر ہے کہ وہ چرخہ میں اس قدر منہمک ہیں کہ انکو دین و دنیا کی خبر نہیں مسٹر سینڈ وجس مسرت کے ساتھہ یہ پیغام مہاتما جی کو دہلی اسٹیشن پر سنانے گئے بعینہ اسمیں انکو انتہائی مایوسی ہوئی اور مہاتما جی نے اظہار راے تک سے انکار کر دیا افسوس !

بہر حال ہمارا خیال ہے کہ مسلمانوں نے ان منصفانہ مطالبات کو پیش کرکے اپنی حب الوطنی کا کافی ثبوت دیدیا ہے اب ہندوؤں کی حب الوطنی کا امتحان ہے ہم ہندو رہنماؤں سے امید کرتے ہیں کہ وہ سنجیدگی کے ساتھہ ان مطالبات پر غور کریں گے اور اپنی بلند نظری کا ثبوت پیش کرکے متحدہ قومیت کے آگے بڑھانے کی کوشش کریں گے۔

ہم کو یہ کامل یقین ہے کہ ان مطالبات میں صرف مسلمانوں کا تحفظ ہے اور ہندوؤں کا کوئی نقصان نہیں لہذا ہم کو امید ہے کہ ہندو اپنے فرائض کو محسوس کریں گے اور اس مطالبہ کو منظور کرکے متحدہ طور پر ملکی آزادی کی جدوجہد میں گامزن ہوں گے۔

تاجران چرم کا احتجاج

(نفروہ حق)

کانپور کی تاجران چرم کی ایسوسی ایشن نے ایک جلسہ میں یہ طے کیا ہے کہ حکومت مقننہ نے چمڑے پر محصول برآمد کو جو برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے وہ چمڑے کی صنعت و حرفت کے لیے مضر ہے لہذا بطور احتجاج کے ۲۶ مارچ سے ۲۸ مارچ تک تین دن کے لیے چمڑے کا بازار بالکل بند کرنے کا فیصلہ کیا نیز ایسوسی ایشن نے ایک تجویز بدین مضمون وائسراے کی خدمت میں بھیجی ہے کہ محصول برآمد کا برقرار رہنا ہندوستان کی اس صنعت کو سخت نقصان پہونچائیگا اس لیے امید ہے کہ ہز اکسلنسی اپنے اختیارات خاص سے اس کو مسترد کر دیں گے۔

آئینہ کانپور

مسجد و باجہ کا قضیہ

مسجد و باجہ کے قصہ نے سارے ہندوستان کے امن کو خطرے میں ڈالدیا ہے مگر خدا کا شکر ہے کہ کانپور ابتک ان قضیوں سے پاک تھا مگر اب بعض ناعاقبت اندیش لوگوں کی وجہ سے کانپور کی فضا بھی گندلی ہو رہی ہے مسجد و باجہ کا قصہ کانپور میں بھی شروع ہو گیا ہے اور اس کے بلے مصری بازار کا ایک محلہ ضرب المثل ہو رہا ہے مصری بازار میں نقی کی ایک مسجد ہے اور حال ہی میں تراویح کے وقت مسجد کے سامنے ہارمونیم پر راماین پڑھنے کا شگوفہ ہو چکا ہے مگر خدا کا شکر ہے کہ پولیس کی دور اندیشی سے یہ معاملہ نہایت خوبی کے ساتھہ طے ہو گیا۔ مگر بدقسمتی سے ایک دوسرا اتفاقی موقع ان دشمنان ملک کے ہاتھہ آ گیا ۲۵ مارچ جمعہ کے دن ایک ہندو نے انتقال کیا اور اس کے جنازہ کو باجے گاجے سے اٹھانے کی فکر ہوئی اور نہایت شان و شوکت کے ساتھہ جنازہ اٹھایا گیا بدقسمتی سے دقت بھی وہ قرار پایا جو کہ نماز جمعہ کا وقت تھا مسجد کے سامنے جب جلوس آیا تو بعض مسلمانوں کے منت سماجت سے باجہ روک دیا گیا مگر ایک ہندو صاحب نے جوش میں آکر باجہ کو نہایت زور کے ساتھہ بجنے کا حکم دیا اور اس کی تعمیل ہوئی اور مسلمانوں کو اشتعال دلانے والے الفاظ بھی استعمال کیے گئے اس پر ایک مسلمان نے اشتعال میں آکر ایک شخص کے ایک طمانچہ رسید کر دیا اتنے میں فریقین کی طرف سے سنجیدہ اشخاص آ گئے اور معاملہ کو وہیں ختم کرا دیا مگر اس کے بعد تقریباً ۲ - ۳ بجے مصری بازار کے لوگوں نے رپورٹ مسلمانوں کے خلاف دائر کر دی اور دوسرے اور تیسرے منشی حسام الدین صاحب سب انسپکٹر تحقیقات کے لیے آے سنا گیا ہے کہ تحقیقات کے بعد دو مسلمانوں کی ایک ایک ہزار کی اور دس مسلمانوں کی پانچ پانچ سو ضمانتیں لی گئیں ہیں۔

ہمکو امید ہے کہ پولیس اس موقع پر انصافانہ طرز عمل اختیار کرے گی اور کوئی ایسا رویہ اختیار نہ کرے گی جس سے دوسرے فریق کو بھی شکایت پیدا ہو ضمانتیں بھی انھیں لوگوں سے لینا چاہیے جنکی وجہ سے نقص امن کا خوف ہو چاہے اسمیں مسلمان ہوں یا ہندو پولیس کو اس کا لحاظ بھی ضروری ہے کہ محض کسی کے نام لیے دینے سے کوئی بے قصور پریشان نہ ہو۔

ہم مسجد کے سامنے باجہ بجنے کے متعلق اپنی راے اس سے پیشتر بھی ظاہر کر چکے ہیں ہمارا خیال ہے کہ مسلمان اس مسئلہ میں کمزور ہیں اور ان کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ وہ اس معاملہ میں صبر و تحمل سے کام لیں اور برادران وطن کو دل کھول کے موقع بے موقع باجہ بجا لینے دیں ہم کو امید ہے کہ آخر وہ اپنے اس مذموم فعل (جو کہ عبادت میں خلل ڈالنے کا باعث ہے) خود نادم ہونگے اور خود اس کی ضرورت محسوس کریں گے کہ اس فعل کو ترک کر دیا جاے۔

بہر حال ہم کو اس قضیہ نامرضیہ پر سخت افسوس ہے اور ہم ہندو مسلمانوں کے سمجھدار طبقہ سے اس کی اپیل کرتے ہیں کہ وہ کانپور کی شہرت و نیکنامی دھبہ نہ آنے دیں اور جلد اس قصہ کے روک تھام کی کوشش کریں کہ تاکہ کانپور کی فضا خراب نہ ہو ورنہ یہ خوف ہے کہ کہیں یہ قصہ طول پکڑ کے ایک خوفناک صورت نہ اختیار کر لے۔

کانپور کی یہ خوش قسمتی ہے کہ مسٹر اے منرو جیسا خوش انتظام اور دور اندیش کلکٹر اس کے حصہ میں آے ہیں ہم کو امید ہے کہ آپ اپنے حسن انتظام کی بدولت کانپور کو ہر آفت سے محفوظ رکھیں گے۔

آپ نے موجودہ حالت کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوے دفعہ ۱۴۴ کا بھی ایک ماہ کیلیے نفاذ کر دیا ہے۔ پولیس کے انتظامات بھی اچھے اور قابل اطمینان ہیں ہم کو امید ہے کہ پولیس اپنے فرائض کو اچھی طرح محسوس کرتی رہیگی۔

آخر میں ہم پھر ایک دفعہ کانپور کی ہندو مسلم پبلک سے اس کی اپیل کرتے ہیں کہ وہ امن و امان کی زندگی بسر کرنے کی کوشش کریں۔

ہندو مسلم مفاہمت

کامیابی کی توقعات

نئی دہلی ۲۰ر مارچ ویسٹرن ہوسٹل میں ہندو مسلم مفاہمت کے متعلق ایک کانفرنس منعقد ہوئی، کانفرنس کی کارروائی خفیہ تھی اخبارات کے نمایندوں کو شرکت کی اجازت نہ تھی۔

جہانتک ممکن ہوسکا اس کانفرنس کی شرکت کے لیے مسلمانوں کے ہر طبقہ کے نمایندوں کو جو دہلی میں موجود تھے مدعو کیا گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ مہاراجہ صاحب محمود آباد، مسٹر جناح، مولانا محمد علی، ڈاکٹر انصاری، سر محمد شفیع، نواب محمد اسمٰعیل خان، سید آل نبی، لفٹنٹ سردار محمد نواز خان، مولانا سعید احمد (پیش امام جامع مسجد) مولوی عبدالرحمٰن وکیل (وائس چیرمین میونسپل دہلی) مولوی محمد یعقوب، مولانا محمد شفیع داودی، مولوی شاہ محمد زبیر، مسٹر سہروردی مسٹر شاہنواز خان، راجہ غضنفر علی خان، مولانا عبداللطیف فاروقی مولوی مرتضیٰ صاحب بہادر، سر عبدالقیوم، مسٹر عبدالمتین چودھری، مرزا عبدالقادر بیگ سید عبدالجبار، مسٹر انوار العظیم، ڈاکٹر حیدر، مسٹر عارف اور مسٹر اعجاز حسین شریک کانفرنس ہوئے۔

مسٹر جناح نے کانفرنس کی صدارت کی۔

طویل بحث و مباحثہ کے بعد کانفرنس مشترکہ انتخابات کے طریقہ پر چند شرائط کے ساتھ راضی ہوئی اور متفقہ طور پر طے پایا کہ آیندہ اصلاحات ہند میں کسی صوبہ میں جہانتک نمایندگی کا تعلق ہے اس قسم کے تصفیہ پر مسلمانوں کو مندرجہ ذیل تجاویز کی بنیاد پر راضی ہونا چاہیے۔

(۱) سندھ کو صوبہ بمبئی سے علیحدہ کرکے الگ ایک صوبہ قرار دیا جائے

(۲) صوبجات سرحد اور بلوچستان میں اصلاحات کا انھیں اصولوں پر نفاذ کیا جائے جن پر ہندوستان کے دوسرے صوبوں میں ہو۔

ایسی حالت میں مسلمان تیار ہیں کہ وہ مشترکہ انتخابات پر اُن تمام صوبوں میں راضی ہوجائیں جو لیے میں نہیں اور وہ اس پر بھی رضامند ہیں کہ صوبجات سندھ، بلوچستان، اور سرحد میں ہندو اقلیت کو وہی حقوق دیں جو اُن صوبوں میں جہاں مسلمانوں کی اقلیت ہے ہندوؤں کی طرف سے دے جائیں۔ صوبہ بنگال اور صوبہ پنجاب میں نمایندگی آبادی کے تناسب سے ہوگی۔

مرکزی مجالس مقننہ میں مسلمانوں کی نمایندگی ایک تہائی سے کم نہ ہوگی لیکن وہ بھی مخلوط انتخاب کے ذریعہ سے ہوگی۔

یہ شرائط مسلمانوں کی مختلف انجمنوں سے تصدیق طلب ہیں تاہم جو لوگ کانفرنس میں شریک تھے ان کی توقع ہے کہ مسلمان ان شرائط کی تصدیق کردینگے اور ہندو بھی انھیں مان لیں گے۔

ملازمتوں کا سوال اور مجالس مقننہ میں ایسے مسودات کے پیش کرنے کے معاملہ پر بھی جس سے دوسری قوم کے مذہبی جذبات کو صدمہ پہونچنے کا اندیشہ ہو بحث ہوئی لیکن انہیں دوسرے موقعہ کے لیے ملتوی کردیا گیا۔

اگر مندرجہ بالا اصول پر اتفاق ہوگیا تو یہ بھی عنقریب طے کرلیے جائیں گے

ہندوؤں کا فیصلہ

ایسوسی ایٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ کانگریس پارٹی اور قوم پرور پارٹی کے ہندو ممبران نے پہلے سے مخلوط انتخاب کی تائید میں فیصلہ کرلیا ہے اور راضی ہوگئے ہیں کہ مسلمانوں کے لیے نشستیں مخصوص کردیجائیں گی جو خواہ میثاق لکھنؤ کے مطابق ہونگی یا ہر صوبہ میں انکی آبادی کے تناسب سے۔

حکومت بہار کا وظیفہ

پٹنہ ۲۵ر مارچ حکومت بہار اور اُڑیسہ نے مسٹر کرپا ناتھ مصرا مسٹر ہری ہر مصرا، اور مسٹر محمد قمر الدجیٰ کو انگلستان کی تعلیم کیلیے ۲۲۵ پونڈ سالانہ کا

افسانہ

ایک شاعر کا انجام

(از مولانا نیاز فتحپوری)

جیوپٹر سو رہا ہے، دیویاں آہستہ آہستہ خوابگاہ کو جھک کے قریب جاتی ہیں اور پھر دبے پاؤں واپس آتی ہیں پردار کنیزیں صد درجہ سبک پروازی کے ساتھ خلوت گاہ مقدس کے چاروں طرف چکر لگاتی ہیں اور لوٹ آتی ہیں۔

آفتاب بلند ہوکر کوہ اولمپس کی چوٹی کو زرکار بنا رہا ہے چڑیاں اپنے اپنے آشیانوں سے نکل کر پرواز ہیں کسان ہل لیکر کھیتوں میں پہونچ گئے ہیں لکڑہارے کلہاڑیاں لیے ہوئے خشک درختوں کی تلاش میں نکل گئے ہیں پھول کھل چکے ہیں سبزہ شبنم سے لہلہا اُٹھا ہے چشموں کی روانی میں تیزی پیدا ہو چلی ہے الغرض ساری کائنات بیدار ہوچکی ہے لیکن جیوپٹر ہنوز محو خواب ہے کیونکہ بارگاہ خداوندی کے مطرب گنگ ہیں ان کے ساز خاموش ہیں اور وہ موسیقی جس کی نازک موجیں جیوپٹر کی نیند میں تھرتھری پیدا کرکے اس کو بیدار کرتی تھیں آج نہ مغنی کے گلے سے پیدا ہوتی ہے نہ بربط کے تاروں سے۔

—(۲)—

دولت کی دیوی:۔

اے شاعر بغیر تیرے موسیقی ویران ہے اور جیوپٹر ابھی تک بیدار نہیں ہوا سُنا ہے کہ شاعر دولت کا شیدا ہوتا ہے اس لیے سب نے مجھے منتخب کرکے تیرے پاس بھیجا ہے کہ تجھے منا کر دربار میں لے چلوں اور اگر تو چاہے تو اس کے عوض ساری دنیا کی دولت تیرے آگے ڈال دوں۔"

یہ کہہ کر اُس نے اپنے لانبے سیاہ بال نچوڑے اور شاعر کے قدموں پر موتیوں کا ڈھیر لگ گیا۔

شاعر نے جو بالکل خاموش دونوں ہاتھوں سے سر پکڑے بیٹھا تھا نگاہ اُٹھا کر اوپر دیکھا اور پھر اُسی طرح گردن جھکالی۔ دیوی اس کا یہ انداز دیکھ کر ہنس پڑی اور شاعر کے سامنے بےشمار نقرئی پھول بکھر گئے۔

شاعر بدستور خاموش بیٹھا رہا اور دیوی یہ سمجھ کر کہ شاید وہ اس سے بھی زیادہ کچھ چاہتا ہے آگے بڑھی اور بولی اے شاعر اگر تو اس پر بھی راضی نہیں تو میں تجھے دنیا کی وہ سب سے زیادہ قیمتی چیزیں دینے کیلیے تیار ہوں جو سوائے جیوپٹر کے کسی اور کا حصہ نہیں ہاں میں اپنے لبوں کا یاقوت کانوں کے صدف انگلیوں کے ہیرے اور ان سب سے بڑھکر اپنے سینہ و شانہ کا نرم و چمکدار سونا بھی تیری سپردگی میں دینے کے لیے آمادہ ہوں لیکن خدا کے لیے تو میرے ساتھ چل اور جیوپٹر کو کسی طرح بیدار کر"

یہ کہکر وہ شاعر کی آغوش میں مچلنے والی ہی تھی کہ اُس نے خشونت کے ساتھ اُسے ہٹا دیا اور بولا "نہیں مجھے انمیں سے کسی چیز کی ضرورت نہیں اور نہ میں تیرے ساتھ چل سکتا ہوں کیونکہ میری شاعری خود ابتک محو خواب ہے۔

—(۳)—

شہرت کی دیوی:۔

اے شاعر میں سمجھتی تھی کہ تجھے منانے کے لیے بھی کو آنا پڑے گا سچ ہے تجھے دولت کی کیا پرواہ ہوسکتی ہے تیرا دماغ خود بے بہا خزینہ ہے بہترین جواہرات کا، تجھے تو صرف شہرت درکار ہے سو میں ایک تحفہ تیرے پاس لائی ہوں اسے قبول کر،"

یہ کہکر اُس نے ایک نہایت نازک بلبلہ جسمیں قوس و قزح کے تمام رنگ جھلک رہے تھے دامن میں رکھ کر پیش کیا اور بولی اے شاعر دیکھ اس کے اندر کیا نظر آتا ہے ذرا غور کر سارے آسمان و زمین میں تیرا ہی نام جلی حروف سے لکھا ہوا نمایاں دکھائی دیتا ہے، بادلوں کی دراتوں شفق کی رنگینیوں پہاڑوں کی بلندیوں وادیوں وسعتوں سمندر کی گہرائیوں میں ہر جگہ تو ہی تو ہے لے یہ طلسم نما حباب اپنے پاس رکھ اور فضائے عالم میں حکومت کر۔"

شاعر نے بےرحمی کے ساتھ اس حباب رنگین کو لے کر زمین پر پھینک دیا اور وہ چور چور ہوگیا شاعر نے پیشانی پر شکن ڈالکر کہا "اے دیوی مجھے ناپائدار شہرت وعزت کی ضرورت نہیں ہے تو کچھ ایسی چیز چاہتا ہوں جو میری روح کے ملال کو دور کرسکے میں جاکر کیا کرونگا جب کہ میری شاعری مجھ سے گم ہوگئی ہے

(۴)

شعر و موسیقی کی دیوی:۔

اے شاعر آج تو کیوں اسقدر افسردہ ہے کیا تیرا ایک شعری مضمحل ہوگیا ہے کیا ابتک تیرا کوئی خیال موسیقی قبول کرکے تیری زبان سے شعر بن کر نہیں نکلتا وہ تو مجھے معلوم تھا کہ جب تک میں نہ آؤنگی تو راز دل کسی سے نہ کہیگا دولت تیرے سامنے کیا چیز ہے شہرت کا ناپائدار وجود کیا حقیقت رکھتا ہے اچھا اب اس سوگ کو دور کر اور مجھے اپنی آغوش میں لے کر اپنے سینہ کو شاعری سے بھرلے میری زبان کو بوسہ دے کر اپنی شاعری میں الہامانہ ترنم پیدا کرلے ہاں میری آنکھیں چوملے تاکہ تو اپنے کلام سے لوگوں پر جادو کرسکے لب سے لب ملالے تاکہ تیرے ماہرانہ شاعرانہ تخیل موج بنکر نکلے۔"

یہ کہکر دیوی نے اپنے نازک ہاتھ بڑھائے ہوئے اسکے قریب پہونچی لیکن شاعر نے اسے روکدیا اور بولا مجھے ایسی آورد کی شاعری درکار نہیں ہے یہ شاعری تو تیرے سینہ و آغوش تیرے لب و چشم کی ہوگی نہ کہ میرے دل کی جا مجھے پریشان نہ کر کہ میری روح آج کیفیات کے اعتبار سے بالکل تہی دست ہے۔

—(۵)—

حسن و شباب کی دیوی:۔

اے شاعر مجھ سے زیادہ واقف الحال دنیائے شعر کا کون ہوسکتا ہے لیکن میں نے کہا کہ پہلے اوروں کو کوشش کرلینے دو میں تو سمجھتی تھی کہ نہ تو دولت سے فریب کھانے والا ہے نہ شہرت کے سیمیائی وجود پر مٹنے والا اسی طرح میں اس امر سے بھی واقف تھی کہ جب تک احساس حسن قوی نہ ہو سچا شعر پیدا ہوتا ہے نہ حقیقی موسیقی اسی لیے اے میرے اچھے شاعر گردن اُٹھا نگاہ اونچی کر اور حسن کے اس سکون میں اپنی آغوش کو لبریز جمال بنالے"

یہ کہکر حُسن کی دیوی تمام اُن معطر صباحتوں کے ساتھ جو فردوس ہی کے یاسمن سے حاصل ہوسکتی ہیں، تمام اُن پاکیزہ نزاکتوں کے ساتھ جو کوثر اور سلسبیل ہی کی موجوں سے استعارہ ہوسکتی ہیں تمام اُن رنگینیوں کے ساتھ جنھیں صرف بہار جنت ہی پیش کرسکتی ہے تمام ان کیفیتوں، سرشاریوں اور اداؤں کے ساتھ جو صرف نوخیز شباب ہی میں نظر آسکتی ہیں لبوں سے شراب ٹپکاتی آنکھوں سے آنسو چھلکاتی اعضا میں خواہش سپردگی جوش جوانی میں التماس تمنا اور سینہ کی عریانیوں میں دعوت لذات بےاندازہ ہوکے مدہوشانہ و والہانہ کورانہ آگے بڑھی تاکہ نوجوان شاعر کے سراپا میں آگ لگا دے اس کو پانی کرکے بہا دے خط لذت سے اسکی روح کو بےچین کرکے باہر لے آئے مگر قبل اس کے کہ یہ بجلیاں شاعر کے خرمن ہوش سے کوئی نزاع حصول کرتیں شاعر نے زہرنگی سے ہاتھ بڑھاکر اسے روکدیا۔ اور بولا

اے دیوی مجھے حسن کی قوتوں کا اعتراف ہے اس لیے تو اس کے شوخ ترین اُن اداؤں سے کام نہ لے جن سے میں ناآشنا نہیں ہوں ہوسکتا ہے کہ میں تجھے اس عالم میں دیکھکر تیرے سامنے کانپنے لگوں تھرتھرانے لگوں لیکن میرے جسم کی یہ کپکپی مجھے ہلاک تو کرسکتی ہے لیکن کسی شعر میں تبدیل نہیں ہوسکتی، کوئی موسیقی نہیں بن سکتی میری روح بالکل تہی ہوگئی ہے اور دل برف سے سرد ہوگیا ہے ایسا سرد کہ شباب کوئی دنیاوی شعلہ اسمیں گرمی پیدا نہیں کرسکتا تو جا اور کہدے کہ شاعر مجھے نہیں ملا کیونکہ تیری نگاہ تو نہیں مجھے گوارا نہیں۔

—(۶)—

شاعر تھک کر سوگیا نیند اس کی روح کو سیر کراتی ہوئی اتنیا کے اس سب سے بڑے جزیرہ نما میں لے گئی جسے وحشی جاہل اور غیر مذہب کہا جاتا ہے رات کا پچھلا پہر ہے اور سارا گاؤں سوائے اس آبادی کے اس حصہ کے جسے عورت سے تعبیر کیا جاتا ہے سو رہا ہے ہر گھر سے چکی کی غمگین آواز آرہی ہے

باقی بر صفحہ ۷ کالم ۳

برقیات

نانکنگ (چین) میں احرار کے نام دو ل کا الٹی میٹم

واشنگٹن ۲۴ مارچ سرکاری مراسلات جو دفتر بحری میں آئے ہیں اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب مقام نانکنگ میں کئی غیر ملکی مارے جا چکے تو سپاہ کا نکٹن کے کمانڈر افسر کو جنگی جہاز "ایمرلڈ" پر بلایا گیا اور حسب ذیل مطالبات پیش کیے گئے :۔

۱۔ غیر ملکیوں کی جان و مال کی حفاظت فوراً کی جائے۔

۲۔ آج رات کو ۱۱ بجے سے پہلے سپاہ احرار کا جنرل ایمرلڈ جہاز میں آکر رپورٹ کرے اور سپاہیوں پر جو کچھ زیادتیاں کی گئی ہیں اُن کے متعلق گفتگو کرے۔

۳۔ کل ۱۰ بجے دن تک تمام غیر ملکیوں کو حفاظت کے ساتھ بندر پر لا کر حوالہ کر دیا جائے۔

یہ بھی جتایا گیا کہ اگر ان مطالبات کی تعمیل نہ کی گئی تو نانک کو فوجی جنگی رقبہ تصور کیا جائیگا اور انگریز و امریکن لوگ ضروری تدابر اختیار کرینگے۔

برطانوی قونصل زخمی

رنگیں ۲۶ مارچ نانکنگ سے جو تازہ خبریں آئی ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں کی حالت پہلے سے بہتر ہے نانکنگ میں جو غیر ملکی باشندے رہ گئے تھے انھوں نے بھی شہر خالی کر دیا ان میں ۱۹۵ امریکن اور ۱۵ برطانوی باشندے شامل ہیں مسٹر ہائلس جو کل کنٹش کی فوجوں کی گولہ باری سے زخمی ہوئے ہیں

ہندوستان

کلکتہ کا میئر کون ہوگا؟

کلکتہ ۲۳ مارچ بنگال کانگریس کمیٹی کی مجلس انتظامیہ نے آج شام کے جلسہ میں مسٹر جے ایل بنرجی کی صدارت میں یہ طے کیا کہ ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور یا سر پر فلا چندر رائے یا مسٹر نرمل چندر کے میئر بنانے کی بابت کلکتہ پبلک کی رائے معلوم کی جائے کہ وہ ان میں سے کس کو پسند کرتی ہے مجلس انتظامیہ نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ ایک مسلمان ڈپٹی میئر بنایا جائے اور مسٹر جی ایم سین گپتا سے استدعا کی جائے کہ وہ بنگال کانگریس کمیٹی کے پانچ ممبروں سے ملکر کوئی تصفیہ کر لیں۔

کاکوری ڈکیتی کا مقدمہ اور اسیسروں کی رائے

لکھنؤ ۲۴ مارچ سازش کاکوری کے مقدمہ میں جو کہ تقریباً ایک مہینہ تک زیر سماعت رہا آج اسیسروں نے اپنا فیصلہ سنا دیا جہاں تک کہ ملک معظم کے خلاف جنگ کرنے کی سازش کا تعلق ہے اسیسروں نے رام پرشاد، رجیندر ناتھ لاہری، منموہن ناتھ گپتا، اور بنواری لال نامی چار اشخاص کے خلاف قصوروار ہونے کا متفقہ طور پر فیصلہ دیا ہے۔ ایک اسیسر نے دو ملزموں سچندر ناتھ اور گنیش چندر چٹرجی کو سازش کی دفعہ کے ماتحت قصوروار ٹھہرایا اسیسروں نے تمام ملزموں کو ڈاکہ زنی کے تمام الزامات سے بلکہ ریل کے ڈاکہ کے الزام سے بھی بری الذمہ قرار دیا۔

فیصلہ محفوظ رکھا گیا ہے اور وسط اپریل میں سنایا جائیگا۔

باریسال کی خونریزی

برطانوی وزرا کے نام سر عبدالرحیم کا تار

کلکتہ ۲۴ مارچ سر عبدالرحیم نے حسب ذیل برقی پیام برطانوی وزیر اعظم مسٹر بالڈون، مسٹر لائڈ جارج، اور مسٹر رمزے میکڈانلڈ، کمانڈر کنور دی کرنل وکوڈ لیبر ممبران پارلیمنٹ نیز لارڈ برکن ہیڈ وزیر ہند ارل ونٹرٹن نائب وزیر ہند سر ولیم وِنسٹ مسٹر ایس این ملک سر محمد رفیق، سر کمبل رہوڈس اور مسٹر امیر علی وغیرہم کے نام بھیجا ہے :۔

بنگال کونسل کے ۳۰ مسلم ممبروں کی طرف سے میں آپ کو یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ باریسال میں ۲ مارچ کو مجسٹریٹ کے حکم سے الیٹرن رائفلوں نے تقریباً پچاس فٹ کے فاصلہ سے تقریباً تین سو نادان و ناخواندہ کسانوں کے مجمع پر ایک جھوٹے سے گاؤں کلکٹی میں جو گولی چلائی اور جس سے اُنیس آدمی مقتول اور بہت سے سخت مجروح ہوئے ہیں جنمیں سے ۱۲ کی صحت کی کوئی امید نہیں اس واقعہ نے ہمہ گیر ناراضی اور بے چینی پیدا کر دی ہے مجمع کے کسی آدمی نے مجسٹریٹ کی پارٹی یا کسی دوسرے شخص کے ساتھ کوئی تشدد آمیز کارروائی نہیں کی تھی نہ کسی کی جائداد و مال کو تباہ و برباد کرنے کی کوشش کی تھی فیر کے بعد ۲۴ گھنٹوں سے زیادہ وقت تک طبی امداد نہیں پہونچائی گئی۔ حکومت بنگال اس ہولناک خونریزی کے واقعہ کی کھلی اور پبلک تحقیقات کے لیے راضی نہیں برطانوی پبلک اور برطانوی پارلیمنٹ کی فوری کارروائی کی ضرورت ہے۔

چین کی ہندوستانی فوجوں کا خرچ

ایوان مجلس ۲۷ مارچ مسٹر ینگو تھ بگ نے اعلان کیا کہ حکومت برطانیہ ہندوستانی

ہندو مسلم مفاہمت

ہندوؤن کا فیصلہ

نئی دہلی ۲۳ مارچ مرکزی مجالس مقننہ کے ہندو ارکان کا ایک جلسہ آج شام کو پنڈت مدن موہن مالوی کی صدارت مین اس امر پر غور کرنے کیلیے منعقد ہوا کہ ملک کی مجالس مقننہ مین ان کی نمایندگی کے مسئلہ پر ہندو اور مسلمان لیڈرون کے درمیان کس بنیاد پر گفتگو کی جاے مسلمان رہنمایان کی طرف سے جو تجاویز پیش کی گئی ہین اُن پر غور کیا گیا جلسہ نے مندرجہ ذیل اصول کو بطور موضوعات بحث کے عام طور پر قبول کیا گیا۔

(الف) سارے ملک مین ہر قسم کی مجالس مقننہ مین مخلوط حلقہ ہاے انتخاب

(ب) سارے ملک مین ہر قسم کی مجالس مقننہ مین آبادی کے تناسب سے نشستون کا تعین

(ج) مذہبی نیز تقریباً مذہبی مراسم کی ادائیگی کی آزادی کا تحفظ دستور اساسی مین رکھا جاے۔

(د) زبان کے اعتبار سے یا کسی اور اعتبار سے بھی صوبون کی از سر نو تقسیم کا سوال (آئندہ) غور و خوض کے لیے چھوڑ دیا جاے۔

ایک کمیٹی جسمین ہر صوبے کے نمایندے شامل ہین بدین غرض مقرر کردی گئی ہے کہ وہ ہندوؤن کے خیالات کو معلوم کرنے اور جلد سے جلد اپنی رپورٹ پیش کردے۔

(بقیہ صفحہ ہذا کالم ۳)

گفتگو کرین وہ آپس مین لین دین کے جذبہ کے ساتھ گفتگو کرین مگر ملک کے عام مفاد کا خیال رکھین اور چھوٹے چھوٹے فرقہ وارانہ مفاد کو اس سے بالکل الگ رکھین انھین چاہیے کہ وہ اس قسم کے ایک نظام کو مرتب کرنے کی کوشش کرین جس پر عمل کرتے وقت انتخاب کنندگان یہ خیال کر سکین کہ ہم ہندوستانی پہلے ہین اس کے بعد ہندو یا مسلمان ہین۔

مہاتما جی کا اظہار مسرت

دہلی ۲۳ مارچ کل صبح کو جب مہاتما جی ہردوار سے بمبئی جاتے ہوے دہلی گذرے تو اسٹیشن پر مسز نیڈو نے ان سے ملاقات کی اور ہندو مسلم مفاہمت کے متعلق مسلمان رہنمایان نے جو فیصلہ کیا ہے اس کی اطلاع مہاتما جی کو دی مسز نیڈو نے مہاتما جی کو سمجھاتے وقت اس فیصلہ کو مسلمانون کی ہمت اور تدبر کی ایک نشان قرار دیا مہاتما جی نے راے زنی سے احتراز کیا تاہم اس بات پر اظہار اطمینان کیا کہ مخلوط انتخاب کی بنیاد پر مزید گفتگو کرنے کا اب دروازہ کھل گیا۔

سندھ کو بمبئی سے علیحدہ کرنیکے خلاف پروپگنڈا

الیوشیٹڈ پریس کو اطلاع ملی ہے کہ ۲۴ اور ۲۵ مارچ کی درمیانی شب مین بمبئی مین سندھی تاجران کا ایک جلسہ ہوا جسمین متفقہ طور پر طے پایا کہ کانگریس اور ہندو لیڈرون کے پاس دہلی تار بھیجا جاے کہ سندھی تاجران صوبہ سندھ کو بمبئی سے علیحدہ کرنے کے خلاف ہین۔

مفاہمت کیلیے مسلمانونکا فیصلہ

ہندو لیڈرون کے خیالات

لالہ لاجپت راے

نئی دہلی ۲۴ مارچ مخلوط حلقہ ہاے انتخاب کی تجویز کے سلسلہ مین مسلمان لیڈرون کی طرف سے جو شرائط پیش کی گئی ہین ان کے متعلق سوال کیے جانے پر لالہ لاجپت راے نے کہا کہ امن و امان اور سوراج کی خاطر ہمین ہر معقول سمجھوتہ قبول کرنے کیلیے تیار رہنا چاہیے بشرطیکہ اس سمجھوتہ سے ہندوستان متحد اور آزاد ہوسکے نیز وہ کسی فرقہ کے حق مین غیر منصفانہ نہو۔ ہمین یہ معلوم ہوکے دلی مسرت ہوتی ہے کہ ہندوستان کے مسلمانون کی ایک کانفرنس مسٹر جینا کی زیر صدارت دہلی مین منعقد ہوئی جسمین ملک کی تمام مجالس قانون ساز کے انتخابات کے لیے مخلوط حلقہ ہاے انتخاب کے اصول کو منظور کر لیا گیا ہے بلاشبہ اس فیصلہ کے ساتھ بعض شرائط بھی رکھی گئی ہین جن پر غور اور گفتگو کیے جانیکی ضرورت ہے۔ صوبجات کی از سر نو تقسیم اس قدر آسان نہین ہے جتنی کہ بعض اشخاص کو بظاہر معلوم ہوتی ہے نیز سرحدی صوبہ مین نفاذ اصلاحات کا سوال بھی آسان نہین ہے لیکن ہندوؤن کا فرض ہے کہ وہ قوم پروری کے حقیقی جذبہ کے ساتھ ان مسائل پر غور کرین یہ ناممکن ہے کہ اسی دنیا مین ہماری ہر خواہش پوری ہوجاے۔ لیکن نہ تو ہمین لوازمات کی قربانی کرنی چاہیے اور نہ وقتی ضرورت پورا کرنے کے لیے اپنے مستقبل کی طرف سے آنکھین بند کر لینی چاہیے سوراج اور امن و امان کے لیے ہمارا اولین فرض ہندوستان اور تمام ہندوستان کے مفاد کا ہے ان شرائط کے ساتھ مسلم لیڈرون کی تجاویز نہایت ہی دوستانہ طریقہ پر اور مسئلہ کو ہمیشہ کے لیے حل کر دینے کی دلی خواہش کے ساتھ غور کیا جانا چاہیے یہ امر نہایت ہی اطمینان بخش ہے کہ مجالس قانون ساز کے ہندو ممبرون کے جلسہ مین جو ۲۴ مارچ کو دہلی مین زیر صدارت پنڈت مدن موہن مالوی منعقد ہوا تھا ان تجاویز پر نہایت ہی دوستانہ اور امید افزا جذبہ کے ساتھ غور و خوض کیا گیا تھا اس جلسہ مین تمام پارٹیون کے نمایندگان موجود تھے اور پنڈت موتی لال نہرو کی تقریر بہترین تھی مسٹر سری نواس آئنگر اور مسز نیڈو بھی موجود تھین جلسہ مین جو اہم فیصلے کیے گئے تھے اُن کے الفاظ نہایت ہی مناسب ہین۔

ہم اس پر ہندوستان کے ہندو رہنمایان کی توجہ مبذول کراتے ہین کہ اعداد و شمار جمع کرکے اب تفصیلات پر گفتگو کی جانے کی ضرورت ہے۔

سر چمن لال سیتلواد

سر چمن لال سیتلواد سے جب ملاقات کی گئی تو اُنھون نے بلوچستان اور صوبہ سرحد کے متعلق مسلمانون کے فیصلہ سے اتفاق کیا سندھ کے متعلق آپ نے کہا کہ اسے الگ ایک صوبہ بنانے سے غالباً وہ اپنے اخراجات برداشت نہ کر سکے آپ نے مرکزی مجالس مقننہ مین مسلمانون کے لیے ایک تہائی نشستون کے مخصوص کیے جانے کو پسند کیا مگر دوسرے صوبون مین جسمین بنگال اور پنجاب بھی شامل ہین اقلیت کے ساتھ معقول مراعات کی ضرورت جتائی۔

سر چمن لال سیتلواد نے کہا کہ مین ہر ایسی معقول اسکیم کا خیر مقدم کرونگا جس کی رو سے جداگانہ ملی انتخاب سے نجات مل جاے اور عام انتخاب کا رواج ہوجاے جسمین ہندو مسلمانون کے حقوق کا کسی ایسے صوبہ مین جہان ہندو یا مسلمان کی اقلیت ہو کافی تحفظ ہو سکے۔ صوبہ سندھ کو بمبئی سے الگ کرنے کے مسئلہ پر اظہار خیال کرتے ہوے آپ نے کہا کہ ان صوبون مین جہان کے حلقہ ہاے انتخاب مین مسلمانون کی اقلیت ہے مسلمانون کے ساتھ جو مراعات کی جائین وہی ان صوبون مین جہان ہندوؤن کی اقلیت ہو وہی مراعات ملنی چاہیے کسی صوبہ مین اس اصول مین کوئی تخصیص نہ ہونی چاہیے دونون قومون کے ساتھ ہر صوبہ مین ان مساویانہ مراعات کی صورت مین آبادی کے تناسب سے نمایندگان کی نشستون کو مقرر کردیا چاہیے۔

آپ نے صوبہ سرحد اور بلوچستان کو ایسا صوبہ بناے جانے کی تائید کی جسمین وہی اصلاحات رائج ہون جو ہندوستان کے دوسرے صوبون مین ہون صوبہ سندھ کو بمبئی سے الگ کرنے کے متعلق آپ نے کہا کہ اس ضرورت کو مین اچھی طرح سمجھ نہین سکا اس بنیاد پر کہ سندھ صوبہ بمبئی کا ایک جزو ہوگا اس صوبہ کے عام ٹیکس دہندگان کی آمدنی سے جو رقم فراہم ہوتی ہے اُسی مین سے سندھ مین سکھر کے بند بنانے مین اسے اسی خیال سے صرف کیا گیا کہ اس سے جو منافع ہوگا صوبہ بمبئی بھی اس سے متمتع ہو سکے گا اگر سندھ کو الگ ایک صوبہ بنایا جاے گا تو بہت سی مالی دقتون کو حل کرنا ہوگا جو غالباً سندھ کیلیے ایک ناقابل برداشت بار ہوگا۔

جب یہ دریافت کیا گیا کہ مسلمانون کے مطالبہ کو پورا کرنے مین کیا صرف ہر ایک مشکل ہے تو سر چمن لال نے کہا کہ اس وقت کے سوا اگر صوبہ سندھ کی یہ خواہش ہے کہ اسے الگ ایک صوبہ کر دیا جاے تو اسے کیون ایک صوبہ نہ بنا دیا جاے جغرافیائی نیز دیگر حیثیتون سے سندھ بمبئی سے بالکل الگ اور مختلف ہے اور وہ اپنی مقامی ضروریات و احتیاجات کے اعتبار سے اپنی ترقی کیلیے کوشش کر سکتا ہے۔

اس سلسلہ مین آپ نے صرف اس خطرہ کا اظہار کیا کہ اس تجویز کا اثر یہ ہوگا کہ ہندو صوبہ اور مسلمان صوبہ بناے جانے کا خیال پیدا ہو جاے چونکہ سندھ کی آبادی مین مسلمانون کی اکثریت غالب ہے متعلقہ ہندوؤن کی اقلیت کے تحفظ کا انتظام کرنا پڑے گا۔

مرکزی مجالس مقننہ مین ایک تہائی نشستون کے لیے مسلمانون کا جو مطالبہ ہے اس کے متعلق آپ نے کہا کہ مین اس پر بالکل راضی ہون کہ مسلمانون کو مخلوط انتخاب کے ذریعہ سے ایک تہائی نشستین دی جائین دونون قومون کے مذہبی مراسم اور فرائض کی ادائیگی کی حفاظت کے لیے تدابیر اختیار کرنے مین کوئی دقت نہ ہوگی۔

آخر مین سر چمن لال نے دونون قومون کے لیڈرون سے درخواست کی کہ میری دلی آرزو یہ ہے کہ دونون قومون کے رہنمایان اس مسئلہ پر

(باقی بر صفحہ ہذا کالم ایک)

وائسرائے کی خدمت میں مسلمانوں کا وفد

خیال رکھنے کا وعدہ

دہلی ۲۲ مارچ آج سہ پہر کو ہز اکسلنسی وائسرائے کی خدمت میں آنریبل مہذا آجی صاحب محمود آباد کی سرکردگی میں با اثر مسلمانوں کا ایک وفد حاضر ہوا تاکہ وہ مسئلہ حجاز کی صورت حالات کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرے یہ وفد (۱) شمس العلما مولانا عبد الحجید صاحب (کلکتہ) (۲) مولانا نجم الحسن صاحب (لکھنؤ) (۳) سر سید علی امام (پٹنہ) (۴) آنریبل مولانا سید شاہ سلیمان صاحب پھلواری (۵) سید آل رسول صاحب دیوان اجمیر (۶) اور متولی صاحب اجمیر کے علاوہ مجلس مملکت کے ارکان میں سے (۷) آنریبل مہاراجہ صاحب محمود آباد (۸) سر نواب عمر حیات خان (۹) نواب صاحب چھتاری (۱۰) سید آل نبی (آگرہ) (۱۱) راجہ نواب علی صاحب اکبر پور (۱۲) میر علی بخش محمد حسین صاحب سندھ (۱۳) مسٹر محمد سہروردی (۱۴) نواب مہر شاہ صاحب اور جمعیت مقننہ کے ارکان میں سے (۱۵) مسٹر جناح (۱۶) راجہ غضنفر علی خان صاحب (۱۷) ڈاکٹر اے سہروردی (۱۸) مولوی محمد یعقوب (۱۹) مسٹر وامق (۲۰) مخدوم سید راجن بخش صاحب (۲۱) مسٹر انوار العظیم (۲۲) مسٹر حسین شاہ تھے۔

عرضداشت میں عرض کیا گیا کہ:-

حجاز میں ابن سعود کے داخلہ کے بعد سے اور اس وقت سے جبکہ وہاں کی حکومت اُنھوں نے اپنے ہاتھ میں لے لی ہے ان کے عہد میں بعض ایسے واقعات ظہور پذیر ہوئے ہیں جنھوں نے نہ صرف مسلمانان عالم کو اپنی طرف متوجہ کیا بلکہ انکے مذہبی جذبات بھی بہت زیادہ برانگیختہ ہوئے ہیں ان واقعات میں سب سے زیادہ متاثر کرنے والے مقدس آثار اور مقابر کے انہدام کے واقعات ہیں جنھیں مسلمان اوائل اسلام سے ادب و احترام کی نگاہ سے دیکھتے آرہے ہیں انہدام کی ان کارروائیوں کے خلاف عالمگیر احتجاج کیا گیا ہے اور عام طور پر مسلمانوں نے اسے ناپسند کیا ہے چنانچہ متعدد عام جلسوں میں مسلمانان ہند کا یہ اظہار ناپسندیدگی اور ناراضگی ان کے خیال میں بہت زیادہ پرزور اور بہت زیادہ بلند آہنگ رہا ہے۔

اس کے علاوہ مذہبی مراسم کی ادائیگی اور مسلمانوں کے مختلف فرقوں کو جبکہ وہ حجاز میں بغرض زیارت جاتے ہیں ان کے عقائد کے مطابق عبادت کرنے کی آزادی میں مداخلت سے اس قسم کے جذبات میں اور اضافہ ہوا ہے اس بارے میں ہندوستانی مسلمانوں کی تشویش اس حد تک پہونچ گئی ہے کہ ہمیں اس مسئلہ کو حضور والا کے سامنے بغرض غور پیش کرنے کا خیال ہوا ہر شخص اسے تسلیم کرتا ہے اور سلطان ابن سعود بھی اس سے انکار نہیں کرتے کہ نہ صرف مدینہ منورہ میں پیغمبر اسلام کے مزار مقدس کی حفاظت ہونی چاہیے جس کا مسلمان غایت درجہ احترام کرتے ہیں بلکہ اسے کوئی صدمہ پہونچانا یا اس کے اوپر جو گنبد ہے اُسے کوئی نقصان پہونچانا مذہب کے صریحاً خلاف ہوگا نیز اسی طرح یہ امر بھی بالکل صاف ہے کہ تمام تاریخی عمارتیں اور مآثر کی بھی نگرانی ہونی چاہیے اور ان میں سے اگر کسی کو کوئی صدمہ پہونچے گا تو لازمی طور پر عالم اسلامی کے کثیر مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو صدمہ پہونچے گا پس سلطان پر ان مقدس زیارتگاہوں کی حفاظت اور ان کے قائم رکھنے کا فرض عائد ہوتا ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اس قسم کی کافی موثق اور معتبر شہادتیں موجود ہیں جو بغیر کسی شک و شبہ کے یہ ثابت کردیتی ہیں کہ مولد النبی، جنت المعلیٰ اور جنت البقیع کی یادگاروں اور زیارت گاہوں کو زمین کے برابر کردیا گیا ہے اور حضرت حمزہؓ حضرت عباسؓ اور حضرت ابوطالبؑ کے مزاروں کو بالکل مسمار کردیا گیا ہے ہمارے یہ باور کرنے کے وجوہ بھی موجود ہیں کہ بعض اور متبرک عمارتوں کا بھی جنمیں مسجدیں بھی شامل ہیں یہی حشر ہوا ہے ان مختلف وفود کی رپورٹیں جو حجاز بھیجے گئے تھے اُن حاجیوں کے بیانات جو حجاز سے واپس آئے ہیں اور مسمار کیے ہوئے مآثر و مقابر کی تصاویر کو دیکھنے کے بعد اس شکل میں کہ یہ واقعات ظہور پذیر ہوئے ہیں شک کی کوئی گنجائش نہیں رہجاتی مختلف فرقوں کے عقائد کے مطابق مذہبی مراسم کی ادائیگی میں شدید رکاوٹ پیدا ہوگئی اور انھیں جرم قرار دیدیا گیا ہے حجاز میں یہ واقعات باوجود سلطان کے متواتر اور پرزور وعدوں اور عام اعلانات کے ہوئے ہیں اندریں حالات مسلمانان ہند باوجودیکہ وہ اسے محسوس کرتے ہیں کہ وہ اسے برداشت نہیں کرسکتے کہ کوئی غیر مسلم حکومت خواہ کوئی وجہ ہو حجاز کی حکومت یا وہاں کے انتظام میں مداخلت کرے مگر ان کا خیال ہے کہ حکومت برطانیہ کے لیے یہ نامناسب نہ ہوگا کہ وہ مسلمانان ہند کے ان خیالات کی نمایندگی سلطان ابن سعود تک کردے تاکہ مندرجہ ذیل امور پر انکی رضامندی حاصل ہوجائے۔

(۱) حجاز میں مسلمانوں کے کسی فرقہ کو ان کے عقائد کے مطابق مذہبی مراسم کی ادائیگی میں کوئی مداخلت نہ ہوگی۔

(۲) کسی مآثر و مقابر کو اب نہ کوئی صدمہ پہونچے گا اور نہ اُنھیں گرایا جائیگا۔

(۳) اُن مقابر و مآثر کو جنھیں کوئی صدمہ پہونچا ہے یا جنھیں گرادیا گیا ہے یا اُنھیں پھر سے تعمیر کرادیا جائے گا یا اُن کی مرمت کرادیجائیگی۔

اس سلسلہ میں وفد کا خیال ہے کہ اگر سلطان ابن سعود کے لیے یہ ممکن نہ ہو کہ وہ ان اخراجات کو برداشت کریں تو مسلمانان ہند ان اخراجات کو اپنے اوپر لینے کو تیار ہیں بشرطیکہ ان عمارتوں، مآثر اور مقابر کی حفاظت ان متولیوں کے سپرد کردیجائے جو انکی (ہندوستانی مسلمانوں کی) طرف سے مقرر کیے جائیں۔

ہم اپنی عرضداشت کو حضور والا کا شکریہ ادا کیے بغیر ختم نہیں کرسکتے کہ حضور والا نے ہمیں یہ موقعہ عطا فرمایا کہ ہم ایک ایسے مسئلہ پر اپنے خیالات کو حضور کے سامنے پیش کریں جو ہماری قوم کے لیے بہت زیادہ باعث تشویش ہو رہے ہیں ہمیں بھروسہ ہے اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اس بارے میں کہ جن کا اوپر ذکر کیا گیا حضور والا کی کوششیں کامیاب ہوں۔

ہز اکسلنسی نے وفد کی عرضداشت کے جواب میں اس معاملہ میں پوری توجہ مبذول کرنے کا وعدہ کیا۔

ایک نیپالی رئیس زادہ پر قتل کا مقدمہ

ہیرالال اگروال مارواڑی کا قتل

کلکتہ ۲۲ مارچ آج ہائیکورٹ میں کھرگ بہادر نامی نیپالی نے جن پر مسمی ہیرالال اگروال ایک امیر مارواڑی کو قتل کرنے کا الزام ہے ایک طویل بیان دیا آپنے کہا کہ میں گوشت نہیں کھاتا اور مہاتما گاندھی کے اصول عدم تشدد کا پابند ہوں ہیرالال اگروال پر حملہ کرنے کی وجہ ایک نیپالی لڑکی کا جبری اغوا اور اس لڑکی کا نیپال کے شاہی گھرانے سے تعلق تھا علاوہ ازیں متوفی نے اغوا شدہ لڑکی راجکماری کو بازاری عورت کیا یہ حالات سے متاثر ہوکر ملزم نے ایسا طرز عمل اختیار کیا تھا- ملزم عورت پر حملہ کیے جانے کو برداشت نہ کرسکتا تھا اسے یقین ہے کہ جو کچھ اس نے کیا ہے وہ اخلاقی طور پر درست ہے اس لیے قانونی طور پر بھی غلط نہیں ہوسکتا بیان کے آخر میں ملزم نے کہا کہ اگر جج اور جیوری یہ سمجھتے ہیں کہ میرا فرض اپنی بہن کے ننگ و ناموس کی حفاظت کرنا نہ تھا اگر وہ یہ سمجھیں کہ میرا فرض چپ بیٹھ کر اپنے بے بسی کا ماتم کرنا تھا اور میں نے ہیرالال اور اس قماش کے لوگوں کی کمزوریاں آشکارا کر کے سوسائٹی کی نہ صرف کوئی خدمت نہیں کی بلکہ میں سوسائٹی گورنمنٹ اور راحت و آرام کے حق میں ہیرالال سے زیادہ خطرناک ثابت ہوا ہوں تو میں اپنے فعل کی پوری سزا بھگتنے کے لیے تیار ہوں مجھے قانون کی انتہائی سزا دیجائے۔ میں اُس دن کا بڑی بے صبری سے منتظر ہوں جبکہ میں پھانسی پر چڑھایا جاؤنگا اور خدا کے سامنے جاکر پرارتھنا کرونگا کہ اے خدا یا زمین پر ایسا راج قائم کر کہ جس میں لوگوں کو عورتوں کی ننگ و ناموس کی حفاظت کرنے کی اجازت ہو اور جابر و ظالم لرزہ براندام انکی عصمت کو محفوظ کرسکیں۔

فیصلہ سنا دیا گیا

کلکتہ ۲۳ مارچ جسٹس گریگوری نے آج مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا آپ نے جیوری کے متفقہ فیصلہ سے اتفاق کرتے ہوئے مجرم کو آ[illegible] سال قید سخت کی

بحکم جناب مولوی سید محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

نمونہ قابل فروخت

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر مقدمہ ۳۸۷۵ سنہ ۱۹۲۶ء

عبدالغفار بیگ ولد ذوالفقار بیگ قوم مغل ساکن موضع مسوان پور پرگنہ وضلع کانپور — مدعی

بنام محمود علی خود و ولی سارٹیفکیٹ یافتہ مسعود علی نابالغ پسران رمضان علی و عبدالکریم نابالغ بولایت رمضانی سینیوی ولد نبی بخش اقوام مسلمان ساکنان موضع مسوان پور پرگنہ وضلع کانپور و ظفر حسین ولد نامعلوم مسلمان ساکن موضع مجباون پرگنہ وضلع کانپور — مدعا علیہم

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ما ـــ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۴ ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو۔ تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) — دستخط ہر سہائے سنصرم

باجلاس جناب منشی عبدالصمد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم بہادر تحصیل بلہور ضلع کانپور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

بعدالت مال تحصیل بلہور مقام بلہور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۸۰۲

سورج کنور نمبردار موضع پورہ بلہور پرگنہ بلہور ضلع کانپور — مدعی

بنام مسماۃ رام دولارے بیوہ گنگا چرن شوکل ساکن اونہان برمکان چندر سیکر برادر حقیقی پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور — مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۹ ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے بمقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۳ ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت — (مہر عدالت)

نہ کیا جائے۔

نمبر	رقبہ	لگان بگہ	مطالبہ	سود	جملہ
۱۹۱	بگہ ۵ بسو	صہ — بگہ ۱ بسو، بگہ ۲ بسو، بگہ ۳ بسو	صہ / صہ / صہ	[illegible]	[illegible]
		(مہر عدالت)	[illegible]	[illegible]	[illegible]

دستخط حاکم عدالت

بقیہ صفحہ ۳ کالم ۳

اور اسی کے ساتھ سادہ و نرم موسیقی معصوم سروں میں کبھی کبھی بلند ہو کر شاعر کی روح کو خاص غور و فکر میں مبتلا کر دیتی ہے۔

صبح کا وقت ہے مرد خشمگیں چہرہ لیے ہوئے اٹھتا ہے اور عورت کو آواز دیتا ہے وہ جو برتن صیقلائے ہوئے الغنبت صاف کر رہی ہے اپنے بچوں کا منہ دھلا رہی ہے اپنے انہماک میں نہیں سنتی مرد دیو کی طرح خونخوار آگے بڑھتا ہے اور اس کے نازک جسم کو سخت آزار پہونچانے لگتا ہے وہ خاموشی سے اس ستم کو برداشت کر رہی ہے اور پھر مکان کے ایک کونے میں ہاتوں کی ٹوٹی ہوئی چوڑیاں ڈال کر حوت پونچھ رہی ہے اور روتی جاتی ہے مرد چھوٹے چھوٹے بچوں پر غصہ نکالتا ہے اور انہیں اپنے قوی ہاتوں کے ضرب سے الوہاکر کے گھر سے باہر نکال دیتا ہے عورت اپنے جگر کے ٹکڑوں کا یہ حال گھونگھٹ کے اندر ہی اندر کنکھیوں سے دیکھتی جاتی ہے اور خاموش کھڑی کانپ رہی ہے......

شام کو وہی ظالم مرد کسی اور گانوں کو چلا جاتا ہے اور رات کو اس کی وہی مظلوم عورت جب تنہائی میں کچھ گنگناتی ہے تو صرف یہ کہ:-

"تجھ بن پیا کچھ نہ سہائے"

....

شاعر جاگ اٹھتا ہے لیکن ایک کراہ کے ساتھ ایک ایسی آہ کے ساتھ جو کبھی اس کے دل سے نہ نکلی تھی۔ جیو ہیر کے مطربوں اور مغنیوں کے ساتھ میں نغمہ ڈور نے لگتا ہے لیکن اس درجہ جگر خراش و دلدوز کہ اوملپس کی فضا میں کر فضا میں اس سے قبل کبھی نہ گونجا تھا جو ہیر بیدار ہوتا ہے لیکن ایسی شدید افردگی لیے ہوئے جو کبھی اس سے قبل اس پر طاری نہ ہوئی تھی دیویاں جب شاعر کی تلاش میں پھر صحرا کی طرف جاتی ہیں تو اس کو پتھر پر سر رکھے ہوئے اطمینان کی نیند میں مصروف پاتی ہیں اس حال میں کہ اس کا کلیجہ شق نظر آتا ہے اور دل سینہ سے باہر۔ (نگار)

اطلاع

(۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بہ ایں مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جائے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جائے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت میں داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانو - (۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ معہ خرچہ نالش عدالت میں داخل کرو تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری جو تمہاری ذات یا مال یا دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے۔

بحکم جناب مولوی سید محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

نوٹس بنام مدعا علیہ نابالغ اور ولی کے

(آرڈر ۳۲ - قاعدہ ۳)

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر مقدمہ ۳۸۷۵ بابت سنہ ۱۹۲۶ء

عبدالغفار بیگ ولد ذوالفقار بیگ قوم مغل ساکن موضع مسوانپور پرگنہ وضلع کانپور — مدعی

بنام محمود علی وغیرہ — مدعا علیہم

بنام محمود علی ولی مسعود علی نابالغ و مسعود علی مدعا علیہ نابالغ بولایت محمود علی مذکور و عبدالکریم نابالغ و رمضانی ولی عبدالکریم نابالغ مذکور اقوام مسلمان ساکن موضع مسوانپور پرگنہ وضلع کانپور — مدعا علیہم

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ مدعا علیہم نابالغان کا ایک ولی دوران مقدمہ مقرر کیا جائے لہذا تم مسعود علی و عبدالکریم نابالغان کو اور تم مسعود علی و رمضانی ولی کو اس کی رو سے اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تعمیل اطلاع نامہ ہذا سے ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء کے اندر ایک درخواست اس عدالت میں نسبت اپنے یا کسی دوست مدعا علیہ نابالغ کے ولی دوران مقدمہ مقرر کیے جانے کی نسبت نہ گذرانو گے تو عدالت تم کو یا کسی اور شخص کو نابالغ مذکور کا ولی مقرر کر دے گی۔

آج بتاریخ ۲۲ ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) — دستخط ہر سہائے سنصرم

اجلاس جناب خانصاحب منشی ظفر علی صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم بہادر تحصیل کانپور

گردر سنگھ ولد دیبی سنگھ ساکن سونان پرگنہ کانپور — مدعی

بنام منا ولد سہائے ساکن پرتاب پور سواسی پرگنہ کانپور — مدعا علیہ

مقدمہ بیدخلی دفعہ ۸۱ نمبر ۵۰ سنہ ۱۹۲۶ء موضع پرتاب پور سواسی پرگنہ کانپور۔

نوٹس

بنام منا مدعا علیہ

چونکہ مدعی نے نالش لبقایا لگان بنشار دفعہ ۸۱ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۲۶ء بابت اراضی نمبری ذیل کے دائر کی ہے لہذا منا مدعا علیہ کو ذریعہ نوٹس ہذا مشتہرہ عام اطلاع دیجاتی ہے کہ لبقایا معہ سود مندرجہ ذیل و خرچہ عدالت تاریخ تعمیل نوٹس سے اندر ۳۰ یوم داخل کرے ورنہ اندر میعاد ۳۰ یوم متذکرہ بالا کے وجہ ظاہر کرے کہ وہ کیوں آراضی مندرجہ ذیل سے بیدخل

بدست عوام فروخت کے لیے۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

بعدالت مال ڈیراپور مقام کانپور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ اضافہ لگان نمبر ۵۳۹ سنہ ۱۹۲۶ء

مسماۃ بودہ دیا ہلائی — مدعی

بنام چھیدی وغیرہ — مدعا علیہم

بنام رام سروپ ولد شنکر برہمن ساکن کٹورہ پرگنہ ڈیراپور ضلع کانپور حال مقیم ریاست زندہ ضلع انبالہ مقام سنگرور ملازم پوریا پٹواری

واضح ہو کہ مدعیہ نے تمہارے نام ایک نالش بابت اضافہ لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۸ ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔ اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

روزانہ ایک آنہ

آپ روزانہ ایک آنہ خرچ کرکے تھوڑے ہی عرصہ میں اپنی گئی گذری تندرستی واپس لانیکے لئے ہر قسم کی کمزوری کو رفع کرکے اعلیٰ درجہ کی طاقت و توانائی حاصل کرنیکے لئے جریان۔ احتلام۔ رقت منی۔ فساد خون و منی کی خرابی وغیرہ امراض مخصوصہ سے نجات پانیکے لئے مقویات سرتاج علم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال کریں۔ قیمت ۳۲ عدد گولیاں ۱۶ ایام کی خوراک ہیں صرف عہ۔ اسی طرح روزانہ صرف ایک آنہ ار خرچ کرنے سے تھوڑے ہی عرصہ میں زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہے ۵ ڈبیاں ساتھ منگوانیسے صرف ۴ روپیہ للعہ محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار

طلا واجی کرن

ایسے مایوس اشخاص جو اپنی جوانی کو اپنے ہاتھوں سے بگاڑ کر کف افسوس مل رہے ہوں اور بالکل نامرد بن گئے ہوں بہت سے طلاؤں میں بیسہ خرچ کرکے بھی فائدہ نہ اٹھا سکے ہوں انکو چاہیئے کہ اس طلاء کا استعمال کرکے صرف دو ہفتہ کے اندر دائمی صحت حاصل کریں قیمت فی شیشی نصف تولہ صہ علاوہ محصولڈاک۔

ویدشاستری منی شنکر گووندجی۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

کانپور ایجنٹ:۔ مسرس عبدالکریم اینڈ سنس۔ مٹن روڈ کانپور

ڈاکٹر ایچ ایل باٹلی والا اینڈ سنس کمپنی لمیٹڈ بمبئی کی

۴۴ برس کی سودیشی دوائیں

باٹلی والے کا اگیو مکسچر یہ دوا انفلوئنزا بخار رضانہ اور چونیا کے لئے بہت اکسیر ہے قیمت صرف ایکروپیہ عہ

باٹلی والے کا ٹانک سیرپ یہ دوا کمزور و دبلے بچوں اور کمزور انسانوں کے لیے مفید ہے قیمت صرف بارہ آنے ۱۲ ار

باٹلی والے کا گیوان بام یہ دوا درد سر درد گردہ اور پٹھے کے درد کے لئے بہت مفید ہے قیمت صرف بارہ آنے ۱۲ ار

باٹلی والے کا ڈائریا مکسچر یہ دوا ہیضہ کی بیماری اور گرمی سے دست روکنے کے لئے بہت ہی مفید ہے قیمت صرف تیرہ آنے ۱۳ ار

باٹلی والے کی کونین کی گولیاں ایک گرین دو گرین یا پانچ گرین اعلیٰ کونین سے بنی ہوئی ہیں قیمت ایک گرین والی بوتل ایکروپیہ چار آنہ قیمت دو گرین والی بوتل کی عہ

باٹلی والے کی طاقت کی گولیاں یہ گولیاں کمزور دبلے کمزور خون رقیق خون اور دھات کیواسطے بہت اکسیر ہیں قیمت صرف ایک روپیہ عہ

باٹلی والے کا داد کا مرہم یہ مرہم کھجلی اور جلدی بیماریوں کیواسطے اکسیر ہے قیمت ۶ ار

باٹلی والے کا دانت کا منجن یہ منجن دانتوں کو موتیوں کی طرح چمکدار بناتا ہے۔ قیمت صرف ۶ ار

ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ڈاک کا پتہ:۔ سیانی روڈ۔ ڈاکخانہ کیڈل روڈ بمبئی نمبر ۱۴ تار کا پتہ "Cawashaham Bombay"

سفید بال ۵ دن میں جڑ سے کالا

یہ خضاب نہیں ہے بلکہ دوا ہے جو ادنیٰ کا بال کالا کر دیتا ہے آپکا جو بال پکنے لگا ہے وہ میری میری بوٹی یا بیرنا تیل سے کالے نہ نکلیں تو دوگنے دام واپس ... قیمت بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

پتہ۔ منیجر ہیرنا اسٹور نمبر ۱۲۴ کنسی سمری ضلع دربھنگہ

اب منگائیے

کیشر اج تیل

کیا آپ نے کبھی استعمال کیا ہے؟ اگر نہیں، تو منگائیے، دونی قیمت پر بھی ایسا لاثانی خوشبودار اور خالص تیل دوسری جگہ نہیں مل سکتا، ایسی ولایتی کوئی تیل اس ملک میں اتنا نہیں بکتا۔ ملک کے بڑے بڑے لیڈران اس تیل کو استعمال کرکے بیحد محظوظ ہوئے جبتک استعمال نہ کریں کیونکر اعتبار ہو سکتا ہے اتنی کم قیمت پر ایسا لاثانی تیل ملسکتا ہے ان سب خوبیوں پر بھی اس کی قیمت کیا رکھی جائے۔ صرف ایک روپیہ عہ

لال شربت

یہ بچوں کے لئے غذا اور دوا دونوں ہی ہے۔ بچوں کو دانت نکلنے میں مدد دیتا ہے جسم کے رگ رگ میں قوت پیدا کرکے قوی کرتا ہے۔ اس میں سب سے زیادہ خوبی یہ ہے کہ میٹھا ہونے کے سبب سے بچے نہایت شوق سے پیتے ہیں۔

قیمت فی شیشی عہ محصول ڈاک و پیکنگ ۸ ار ایک ساتھ ۳ شیشی کے خریدار سے ۱۲ ار محصولڈاک تین شیشی ۱۴ ار

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن

صیغہ نمبر ۹۲۔ نمبر ۴۔ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴

ایجنٹ:۔ بابو چھوٹے لال اینڈ سنس ملکر گنج۔ کان پور

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کرکے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کرکے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں۔ قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

یہ گولیاں امساک کے واسطے بیحد مفید اور بے نظیر ہیں رات کو فقط ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھانے سے عجیب و غریب کیفیت نظر آنے لگتی ہے۔ آزمایش شرط ہے۔ قیمت صرف عہ

پنوسکت ولای روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کے نئے کی عضو مخصوص سے دور ہوکر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ عہ علاوہ محصولڈاک۔ مزید حالات کیلئے ویدودیا مفت طلب کریں۔

پتہ:۔ راج وید نراین و کیشوجی۔ جام نگر (کاٹھیاواڑ)

کانپور ایجنٹ۔ نراین جی داداجی۔ نیا گنج چورستہ کان پور

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستولیں

ہمارے یہاں کم سے کم قیمت پر دستیاب ہوتی ہیں ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن تک ہم مال اپنے خرچ سے پہنچا دیتے ہیں اور فرمایشوں پر کمیشن علاحدہ دیتے ہیں فہرست

سلیمان اینڈ کو۔ کراچی کیمپ سے طلب فرمائیے

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کان پور سے شایع ہوا

THE SADAQAT
Cawnpore

REGD: No. A 1424

جمالِ پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
(احسن یتیمی)

صداقت

اڈیٹر
خواجہ عبدُ السّلام

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳ے ر
ششماہی عار
فی پرچہ ار

جلد ۵ | کانپور - چہارشنبہ ۶؍ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء مطابق ۳ شوال المکرم سنہ ۱۳۴۵ھ | نمبر

ادبیات

دورِ نشاط

معذوری

مستانہ وہ دل کہاں وہ ارماں کہاں　　اب عیش و طرب سے جان پہچان کہاں
روزے اچھے تھے فاقہ مستی کے لئے　　عید آئی مگر عید کا سامان کہاں

مجبوری

از بادِ سحر مژدہ رسید است ہمیں　　خوش باش کہ صبح نو دمید است ہمیں
ناخوش بودن و خوشش نمودن خود را　　باز آمدم از عید چو عید است ہمیں

شکستہ چوڑیاں

میں اپنی پھول جیسی حسین رعنا اور نازک کلائی کو چوڑیوں سے عاری دیکھکر اپنے گذشتہ ایام عیش و عشرت کو قطعی بھول جاتی ہوں لیکن میری آنکھوں سے آنسوؤں کا تار نہیں ٹوٹتا۔

میرے ان خوشنما ہاتھوں سے آہ ایسا کونسا گناہ سرزد ہوا۔ جس کی پاداش میں یہ چوڑیاں ان کی زیبائش کا باعث نہوئیں۔

کیا میں کسی کے گھر کی زینت و آبادی بننے کے قابل نہ تھی؟ اس خیال سے خودبخود میرا کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

ایک دن میں سیر باغ میں مصروف تھی، یکایک میری نگاہ ایک فرش پر لوٹنے والی بیل کی طرف جھک گئی، میرے جذبات اشتیاق نے مجھے اُس کے لینے کے لئے آگے بڑھایا۔ فوراً ہی خیال پیدا ہوا —— یہ بھی کبھی زندہ تھی"

"—— وہ درخت جس کی بہار شباب اس بیل کی رونق و تازگی کا باعث تھی، کبھی میں بھی اس کے سایۂ فرحت افزا میں کھیلا کرتی تھی ...... آہ آج اس کا نام و نشان تک نہیں ورنہ اس کو اس طرح فرش خاک پر لوٹنا نصیب نہ ہوتا۔

میں نے جھپٹ کر اس بیل کو اٹھالیا، اس کے قریب ہی کچھ شکستہ چوڑیاں پڑی تھیں، وہ چوڑیاں کہہ رہی تھیں آخر ہم کس گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوئے ہیں جس کی پاداش میں ہمیں پاش پاش کر دیا گیا؟ ......

مجھے ... وقت یاد آگیا جب یہی چوڑیاں میرے ہاتھوں کی زیبائش کو دوبالا کر رہی تھیں اور انہیں کی خوبصورتی سے متاثر ہو کر آہ! وہ دست شوق (اب کہاں ہے؟) میری مانگ سیندور سے بھرا کرتا تھا۔

اس کی مٹی ہوئی سی تصویر اب بھی میرے ذہن میں ہے لیکن وہ اب تک کھلائی نہ دیا ... کاش میں خواب ہی میں اسکی نورانی شبیہ ایک مرتبہ دیکھ لیتی تو آج ان آنکھوں میں ساون بھادوں کا سماں نہ ہوتا۔

شاید انہی چوڑیوں کی آہ شرربار سے وہ درخت جو اس بیل کی خوبصورتی کا سرمایۂ ناز تھا خشک ہو کر مٹ گیا ... اسی کے سوزِ فراق نے اس بیل کی آنکھوں کی تراوٹ کو بھی ناپید کر کے اسکے آنسوؤں کی ہستی کو خاک میں ملا دیا ....

میں نے کہا یہ میرے خیال میں نہیں آتا اب میری وہ دینگے تمنا کہاں ہیں؟ وہ تو زلزلے کی ایک خفیف حرکت سے تہ خاک ہوگئی۔ یقین جانو عالم ہستی کی وہ مصیبتیں جنہیں میں نے ہنس ہنسکر گلے کا ہار بنایا تھا اب رو رو کر بھی ختم نہیں ہوتیں

جب میں تمہارے مناسب استعمال سے نابلد تھی تو تم کو میری کلائیوں تک پہنچنے کا فخر حاصل تھا لیکن آہ جب میں اس قابل ہوئی تو تم تے ٹکڑے ہو کر مجھے اس ذلیل حالت پر پہنچا دیا —— تم بڑی بے درد ہو۔

میں تمہیں اب اپنے گھر لئے چلتی ہوں مجھے نفس امارہ سے ذرا بھی خطرہ نہیں، نہ مجھے کوئی خواہش اور نہ کوئی آرزو، جذبات اور ولولۂ جوش محبت سے میری دنیا سنسان ہے مجھے ذرا بھی اندیشہ نہیں کہ میری یہ آنکھیں کسی مست ناز کی آنکھوں میں گھر کر لیں گی۔

میں تم کو اس جنت نصیب کی یادگار سمجھوں گی اور تمہیں دیکھ کر ہمیشہ اسکے خیال میں محو رہونگی۔ اگر وہ مقدس ہستی قائم رہتی تو تم کو میرے ہاتھوں سے علٰحدہ رہنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ افسوس"!!

یہ سن کر اُن چوڑیوں کے ٹکڑوں نے ایک آہ سرد کھینچی ...... فوراً ہی مضطرب بیل نے کہا "اے میری پیاری سہیلی تم انہیں لئے تو جاتی ہو۔ لیکن مجھے نہ بھول جانا۔

(فانوس)

۷۸۶
ہفتہ وار
صداقت
چہارشنبہ ۶ر اپریل ۱۹۲۷ء

ہندو مسلم مفاہمت

ہندو مسلم مفاہمت کے متعلق ہم گذشتہ ہفتہ اپنے خیالات کا اظہار کرچکے ہیں ۔ کانگریس کے علاوہ دیگر ہندو لیڈروں نے اس مفاہمت کے متعلق جو رویہ اختیار کیا تھا اُس سے ہم کو خوف تھا کہ کہیں اس مفاہمت کی مسلمانوں کی طرف سے بھی مخالفت نہ شروع ہو جائے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

آنریبل مسٹر سہروردی آنریبل مسٹر علی بخش محمد حسین اور مسٹر انوار العظیم نے جو کہ اس کانفرنس میں شریک تھے ایک مشترکہ اعلان کے ذریعہ مخلوط انتخاب کی مخالفت کی ہے۔

مسلم پریس کی اکثریت بھی اس مفاہمت کی مخالفت کر رہی ہے ہمارے معزز معاصر انقلاب لاہور نے تو یہاں تک جرأت کی ہے کہ اس کانفرنس کے مسلم لیڈران کو نام نہاد، غدار اور قوم فروش کا لقب دیدیا ہے اور اسکو صحیح ثابت کرنے کیلئے ہر شخص پر تبصرہ کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ اسمیں سے ہر شخص کسی نہ کسی حیثیت سے مشترکہ انتخاب کا حامی ہے اور اس سے انکو ذاتی فوائد ہیں ۔

معاصر موصوف کی اس ذہنیت پر ہمکو افسوس ہے اگر اس قسم کی صوبہ وار حالات کو اس طرح توڑ مروڑ کر دکھلایا جاسکتا ہے تو ہم معاصر موصوف کو بالیقین دلاتے ہیں کہ اس کو اپنا نام بھی اسی فہرست میں لکھنا پڑے گا

ہمارے نزدیک یہ طریقہ معقولیت سے بالکل علیحدہ ہے اور اس قسم کے اعتراضات کرکے معاصر موصوف نے ایک بدنما مثال پیش کی ہے ہمکو امید ہے کہ معاصر موصوف آئندہ زیادہ سنجیدگی سے اس مسئلہ پر رائے زنی کرے گا۔

مسلم لیڈران نے اس موجودہ کشمکش اور نازک زمانہ میں مخلوط انتخاب کی کوشش کرکے اپنی فراست اور حب الوطنی کی ایک بہترین مثال پیش کی ہے۔ اور ہمکو امید ہے کہ جس وقت مسلم پریس سنجیدگی سے اس پر غور کریگا تو اس کو بھی اعتراف کرنا پڑے گا ۔

ہندو لیڈروں میں جو درد مند دل رکھتے ہیں اور موجودہ فضا کو ہندوستان کے لئے خطرناک سمجھتے ہیں اور جنکی یہ خواہش ہے کہ ہندوستان ۔ یہ اس قعر مذلت سے نکلے اُنھوں نے مسلمانوں کی اس جرأت کی تعریف کی ہے مگر افسوس ہے کہ انکی تعداد محدود ہے اور ہندوؤں کا بڑا طبقہ جسمیں لالہ لاجپت رائے، پنڈت مدن موہن مالویہ جیسے زبردست اور بااثر لیڈران شامل ہیں انکی طرف سے اس مفاہمت کی داد نہیں دی گئی بلکہ اسمیں موشگافیاں کی جانے لگیں ۔

بعض ہندو لیڈران مسلمانوں پر یہ اعتراضات کرتے ہیں کہ مشترکہ انتخاب کو صوبہ کی تقسیم سے کیا واسطہ ؟ ہر چیز کو اسکے حسن و قبح سے جانچنا چاہیے ۔ وغیرہ وغیرہ

ہم ان حضرات کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں نے کوئی نئی بات نہیں پیش کی ہے۔

صوبجات بلوچستان و سرحد دونوں علیحدہ صوبے ہیں اور گورنمنٹ انکو اصلاحات دینا طے کرچکی ہے مگر یہ معاملہ صرف تعویق میں پڑا ہوا ہے

(باقی برصفحہ ہذا کالم ۳)

آئینہ کانپور

فنانس کمیٹی یتیم خانہ اسلامیہ کے متعلق فنانس کمیٹی میونسپل بورڈ نے جو رزولیوشن بربنائے رپورٹ معائنہ شیخ مجید احمد و پنڈت گرجا نندن صاحبان ۱۲ر مارچ ۱۹۲۷ء کے جلسہ میں پاس کیا تھا۔ اس کے متعلق ہماری رائے تھی کہ فنانس کمیٹی نے اس رزولیوشن کے پاس کرنے میں نہ صرف عجلت کی ہے بلکہ ایک حد تک اپنے اختیار قانونی سے بھی تجاوز کیا ہے ۔ چنانچہ ہم نے صداقت ۱۶ر مارچ میں میونسپل بورڈ سے اس کی اپیل کی تھی کہ وہ اس رزولیوشن کو منسوخ کرکے مسلمان یتیم بچوں کو نقصان سے محفوظ کرے ۔

اب ہم کو فنانس کمیٹی کے اس رزولیوشن کے متعلق یہ معلوم کرکے از حد خوشی ہوئی کہ ڈاکٹر جواہر لال، ڈاکٹر حسین، اور ڈاکٹر عبد الصمد صاحبان نے جب ممبران فنانس کمیٹی کو اس طرف متوجہ کیا کہ آپ کے اس طرز عمل کی وجہ سے مسلمان یتیم بچوں کو کسقدر نقصان پہونچے گا تو ممبران نے اپنے ۱۲ر مارچ والے رزولیوشن پر دوبارہ غور کرنا ضروری سمجھا اور خاص اسی لیے ایک غیر معمولی جلسہ ۳۰ر مارچ کو منعقد کیا اور ممبران نے اپنی غلطی کو محسوس کرکے ۱۲ر مارچ والے رزولیوشن کو منسوخ کردیا ۔

اب جو تجویز فنانس کمیٹی نے ۳۰ر مارچ کے جلسہ میں پاس کی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ :۔

”شیخ مجید احمد و پنڈت گرجا نندن صاحبان کی رپورٹ کی نقل پریسیڈنٹ یتیم خانہ اسلامیہ کو بھیج کے شکایات مندرجہ رپورٹ کا جواب لیا جائے اور جب تک کہ کمیٹی انتظامیہ یتیم خانہ کے انتظامات سے میونسپل بورڈ کو مطمئن نہ کردے اس وقت تک میونسپل بورڈ کی امداد کا دیا جانا ملتوی رکھا جائے ۔“

ہم کو امید ہے کہ اراکین انتظامیہ یتیم خانہ کمیٹی نہ صرف ممبر صاحبان کی رپورٹ کا جواب جلد بورڈ کو بھیجدینگے بلکہ یتیم خانہ کے معاملہ میں جس قسم کی خوابیاں اور بدعنوانیاں زبان زد خاص و عام ہو رہی ہیں جلد سے جلد انکی اصلاح کرکے پبلک اور میونسپل بورڈ دونوں کو مطمئن کردینگے تاکہ میونسپل بورڈ سے جو بیش قرار امداد یتیم خانہ کو ملتی تھی وہ پھر جاری ہو جائے ۔

ہم کو ضرور تعجب ہے کہ ڈاکٹر جواہر لال خان صاحب سید بشیر الدین اور بابو برجندر سروپ صاحبان نے ۱۲ر مارچ کی فنانس کمیٹی میں ایسا سخت رزولیوشن بغیر یتیم خانہ اسلامیہ کا جواب لیے ہوئے کیوں پاس کردیا جسکو ۳ ہفتہ کے اندر کمیٹی کو منسوخ کرنا پڑا ۔

مقدمہ پرتاپ ہمکو یہ معلوم کرکے از حد خوشی ہوئی کہ مسٹر گنیش شنکر ودیارتھی ایم ایل سی ایڈیٹر پرتاپ پر انسپکٹر پولیس میونسپلٹی نے جو دعوی ہتک عزت کا دائر کیا تھا اور جس کا اپیل الہ آباد ہائی کورٹ میں تھا اس کا فیصلہ مسٹر موصوف کے حق میں ہوا اور ہائی کورٹ کے فاضل ججان نے مدعی کے دعوی کو خارج کرکے تمام الزامات سے مسٹر گنیش شنکر کو بری کردیا اور انسپکٹر موصوف پر رشوت ستانی کا مقدمہ قائم کرنے کا حکم دیا ہے ۔

مسٹر گنیش شنکر ودیارتھی نے ملک و قوم کے لیے شاندار قربانیاں کی ہیں اس موقعہ پر آپ کے ساتھ جو انصاف کیا گیا ہے اسکے لیے ہم مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے مکرم دوست مسٹر گنیش شنکر ودیارتھی کو مبارکباد دیتے ہیں ۔

ہندوستانی اکاڈمی ہم کو یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ ہندوستانی اکاڈمی کونسل کو جو چھ زائد ممبران کے انتخاب کا حق ملا تھا اسمیں سے ۳ جگہیں کانپور کے حصہ میں آئیں (۱) خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹر (۲) مولانا حسرت موہانی صاحب (۳) مسٹر ہیرا لال کھنہ صاحب انتخاب میں لے لیے گئے ۔ منشی دیا نرائن نگم صاحب اڈیٹر زمانہ اس کے پہلے ہی سے رکن تھے ۔ مجلس عاملہ سات ممبران پر مشتمل ہے اسمیں بھی منشی دیا نرائن نگم اڈیٹر زمانہ و خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹر منتخب ہوگئے ہیں ہم کانپور کی اس کامیابی پر اہل شہر کو مبارکباد دیتے ہیں ۔

(بقیہ صفحہ ہذا کالم ایک)

صرف اس کو دُھرایا ہے اسی طرح صوبہ بمبئی سے سندھ کو علیحدہ کرنے کی تجویز کانگریس عرصہ ہوا پاس کرچکی ہے ۔ بنگال اور پنجاب میں آبادی کے تناسب سے نمایندگی ہوگی اس لیے　　　اگر اس کے خلاف عمل درآمد کیا جائیگا تو اکثریت اقلیت میں ہو جائیگی اب اگر ہندو سندھ، سرحد بلوچستان میں کچھ مراعات چاہتے ہیں تو مسلمانوں کو بھی دوسرے صوبوں میں مراعات دیں اور اگر ان کو مراعات کی ضرورت نہیں تو کچھ مضائقہ نہیں ۔

اس طرح مسلمانوں نے کوئی مطالبہ بھی ایسا پیش نہیں کیا جو حق و انصاف کے خلاف ہو ۔ ہم کو امید ہے کہ ہندو لیڈران تنگ دلی سے کام نے کر اس مفاہمت کو ردی کی ٹوکری میں نہ ڈالنے دینگے ۔ اور ہندوستان کے اصلی فوائد کو مد نظر رکھکر مسلمانوں کے شرائط کو جو کہ منصفانہ ہیں منظور کرلیں گے اور اس طرح متحدہ قومیت کی فضا کو پیدا کرنے کی کوشش کرینگے ۔

بدست عوام دوست کے لیے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد او ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

بعدالت مال جناب حاجی عبد القیوم صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر کانپور

نمبر مقدمہ ۲ سنہ ۱۹۲۵ء بقایا مالگذاری موضع بہرام پور

لفٹنٹ راجہ درگا نرائن سنگھ زمیندار موضع کرٹری بہرام پور پرگنہ بلہور ضلع کانپور

بنام گیدت سنگھ وغیرہ　　　مدعا علیہم

بنام (۱) ننکاہی سنگھ (۲) ساون سنگھ پسران اجیت سنگھ اقوام ٹھاکران ساکنان موضع شاہ پور پرگنہ کچھند و تحصیل بلگرام ضلع ہردوئی وارث دوار کا سنگھ مدعا علیہ متوفی نمبر ۱ ء

(۳) رام سنگھ (۴) منشی سنگھ (۵) ڈپٹی سنگھ پسران بھوپ سنگھ اقوام ٹھاکر ساکنان ساکنان موضع شاہ پور پرگنہ کچھند و تحصیل بلگرام ضلع ہردوئی وارث بھوپ سنگھ و بختاور سنگھ و مسماۃ شنکرا مدعا علیہم متوفیان

(۶) للہ سنگھ پسر نابالغ حکم سنگھ بولایت مادر خود قوم ٹھاکر ساکن موضع شاہ پور پرگنہ کچھند و تحصیل بلگرام ضلع ہردوئی وارث نرپت سنگھ و حکم سنگھ و مسماۃ گیانی بیوہ اجل سنگھ مدعا علیہم متوفیان

(۷) شیو پرشاد سنگھ ولد چتر سنگھ (۸) دبختاور سنگھ پسر لاکھن سنگھ اقوام ٹھاکر ساکنان موضع شاہ پور پرگنہ کچھند و تحصیل بلگرام ضلع ہردوئی وارث سردار سنگھ مدعا علیہم متوفیان ۔

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا مالگذاری کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۳ر ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء بوقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو ۔ اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا ۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲ر ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا

مہر عدالت　　دستخط　　دستخط حاکم عدالت

اطلاع (۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن برائے مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جائے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو اس سے پیش کرائی جاسکے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت میں داخل کرکے اس امر کی درخواست گذرانو ۔

برقیات

تخفیف اسلحہ کی کانفرنس

رگبی ۲۸ مارچ تخفیف اسلحہ کی کانفرنس کا ابتدائی اجلاس آج جنیوا مین شروع ہوا برطانیہ، فرانس اور بلجیم کے نمایندون نے تقریرین کین

ایران کا وزیر خارجہ ماسکو مین

ماسکو ۲۷ مارچ اعلان کیا گیا ہے کہ علی قلی خان انصاری وزیر خارجہ ایران ماسکو آرہے ہین تاکہ حکومت اشتراکیہ روس سے گفت و شنید کرین۔

دو لاکھ چینیون کا قتل عام اغیار کے ہاتھون

شنگھائی مارچ اوار چین تمام وادی دریائے وانگسی مین یہ اطلاع دے رہے ہین کہ انگریزون اور امریکیون نے جو شہر نانکنگ پر گولہ باری کی تو دو لاکھ چینی مارے گئے۔

انگریزی قونصل خانہ لوٹ لیا گیا

لندن ۲۷ مارچ خبر ہے کہ انگریزی قونصل خانہ کو لوٹ کر تمام مال و اسباب لان پر ڈھیر کر دیا گیا اور پھر بولی بول کر سپاہیون نے نیلام کر دیا۔

تنازعہ چین عالمگیر جنگ کا پیش خیمہ

ماسکو ۲۰ مارچ موسیو رایکوف نے صوبجاتی حکومتون کی کانفرنس مین تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر مسائل چین مین لوگون کے دخل در معقولات مین مزید ترقی ہوئی تو ممکن ہے کہ ملک چین مین ایک جنگ عظیم رونما ہو جسمین نہ صرف تمام ایشیا بلکہ تمام دنیا شریک ہوگی۔

۲۰ ہزار غیر ملکی عورتین اور بچے شنگھائی چلے گئے

شنگھائی ۲۶ مارچ گذشتہ ۴۸ گھنٹہ کے اندر بین الاقوامی اجارہ داری کو کم از کم ۲۰ ہزار آدمیون نے خالی کر دیا جسمین اکثر عورتین اور بچے ہین۔

ہندوستان

راجہ صاحب پڈونہ کی بے تعصبی

پڈونہ کی ایک اطلاع سے ظاہر ہوتا ہے کہ راجہ بہادر پڈونہ نے اپنی ریاست کی مسلم رعایا کو ۲۳ اور ۲۴ مارچ کو افطار پارٹی دی۔

مخلوط انتخاب کی مخالفت

نئی دہلی ۲۸ مارچ آنریبل مسٹر سہروردی آنریبل مسٹر علی بخش محمد حسین اور مسٹر انوار العظیم کی طرف سے ایک مشترکہ بیان شائع کیا گیا ہے جسمین اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ چند مسلمانون نے دہلی مین مجتمع ہو کر چند شرائط کے ساتھ مخلوط انتخاب پر رضامندی ظاہر کی اس بیان کے متعلق بہت سی غلط فہمیان پھیلائی جا رہی ہیں ثابت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ یہ مسلم ممبران کونسل آف اسٹیٹ و لیجسلیٹو اسمبلی کا متفقہ فیصلہ ہے لیکن یہ خلاف واقعہ ہے۔ ہم مشترکہ طور پر یہ اعلان کرتے ہین کہ موجودہ سیاسی فضا مین مخلوط انتخاب مسلم مفاد کے لیے نہایت مضرت رسان ہوگا۔

سندھ مین ہندو مسلم فساد

حیدرآباد سندھ ۲۹ مارچ لارکانہ کا ایک تار مظہر ہے کہ ایک مسلمان عورت کو ہندوؤن نے اس کے مذہب سے برگشتہ کر دیا تھا جسکی وجہ سے آج ہندو مسلمانون مین لڑائی ہو گئی کہا جاتا ہے کہ مسلمانون نے ہندوؤن کی دوکانین لوٹ لین اور بہت سے ہندوؤن کو زخمی کیا۔

حیدرآباد مین ہولناک آتشزدگی

حیدرآباد ۲۹ مارچ نواب شاہ مین ہولناک آتشزدگی کی وجہ سے غربا کے ۶۰ مکانات جلکر خاک سیاہ ہو گئے۔

نواب پور مین تباہ کن طوفان

نواکھالی ۲۸ مارچ اطلاع وصول ہوئی ہے کہ ۲ مارچ کو نواب پور اور اس کے آس پاس مواضع مین شدید ابر شب کے بعد ایک تباہ کن طوفان آیا جسکی وجہ سے بہت سے مکانات بشمول شفاخانہ ابتدائی اسکول اور دفتر کوآپریٹو بنک تباہ و برباد ہو گئے۔

تحریک ترک موالات ابھی زندہ ہے

گاندھی جی کے خیالات

بمبئی ۶ ہر مارچ مہاتما گاندھی جی کی ملاقات کے لیے بمبئی کرانیکل کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے۔

مسلم لیڈران کی کانفرنس کی تجاویز کے متعلق مہاتما جی نے فرمایا نسبت ابھی تجویز اظہار خیالات سے پہلے حالات پر غور کرنا چاہیے۔ میرے خیال میں ترک موالات میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوئی ہے بہرہ لگانے کے متعلق انھوں نے فرمایا کہ اگر لوگ عدم تشدد کے لیے تیار ہیں تو میں ہر وقت اس کے شروع کرنے پر تیار ہوں انکا یقین ہے کہ بردولی کے فیصلہ سے گورنمنٹ کمزور ہو گئی ہے ملک کی مزدوروں کی تحریک کے متعلق مہاتما جی نے کہا کہ میں اسی طرح سرمایہ اور مزدوری میں اتحاد پیدا کرنا چاہتا ہوں جیسے ہندوستان اور انگلستان میں۔

نامہ نگار۔ کمر اسکلوالا نے ہندوستان میں ٹریڈ یونین کی تحریک کا آپ کو لیڈر بننے کیلیے کہا تھا آپ کیا جواب دیتے ہیں۔

مہاتما جی۔ میں اس کی رہنمائی کے قابل نہیں ہوں۔

نامہ نگار۔ مگر سکلوالا کہتے ہیں کہ اس کام کو آپ ہی بہترین طریقہ پر انجام دے سکتے ہیں۔

مہاتما جی۔ یہ میرے جاہ جلال کی جذبہ اُبھار تا ضرور ہے مگر مجھے یقین نہیں دلاتا

نامہ نگار۔ آپ کیسے کہتے ہیں کہ بردولی کے فیصلہ سے گورنمنٹ کمزور ہو گئی؟

مہاتما جی۔ اگر میں لڑائی جاری رکھتا تو بردولی کو اور اپنے مقصد کو بھی نقصان پہونچتا اور حالات اب سے بھی زیادہ خراب ہو جاتے واقعہ یہ ہے کہ لوگ عدم تشدد کے لیے تیار نہیں ہیں اور اس لڑائی سے ہر جانب خوف سا چھا جاتا ہے گورنمنٹ کو معلوم ہے کہ ترک موالات مردہ نہیں ہے جتنا اسے ترک موالات سے خوف ہے کسی دوسری چیز سے نہیں عدم تشدد اور ترک موالات کا علاج بالکل نہیں ہے گورنمنٹ کمزور تھی اور اب بھی کمزور ہے ہم جس وقت چاہیں تحریک پیدا کر سکتے ہیں گورنمنٹ کا وقار ہمیشہ کے لیے جاتا رہا ہے۔

سرمایہ داری اور مزدوری

نامہ نگار کیا آپ مفصل بتا سکتے ہیں کہ کیسے آزاد ذرائع سے مزدوروں کا اتحاد ہو سکتا ہے۔؟

مہاتما جی۔ ہاں میں اندرونی کوششوں سے اس کا اتحاد کروں گا سرمایہ دار اور مزدوری میں سچا اتحاد پیدا کرنا میرا مقصد ہے میں مزدوروں کو یقین دلاؤں گا کہ کئی باتوں میں بجائے سرمایہ داروں پر الزام لگانے کے ان پر خود الزام آتا ہے خود اعتمادی پر میرا یقین ہے اس سے مزدوروں کا علاج ہو سکتا ہے جنوبی افریقہ اور ہندوستان دونوں جگہ میں یہی اصول پیش کرتا رہا کہ مزدوروں کو اپنے اندر طاقت پیدا کرنی چاہیے سرمایہ داری اور مزدوری میں اس طرح اتحاد پیدا کرنا چاہتا ہوں جس طرح میں ہندوستان اور انگلستان کو متحد کرنا چاہتا ہوں۔

غیر ممالک نہ جائیں گے

نامہ نگار کیا عنقریب کسی غیر ملک میں آپ تشریف لے جانے والے ہیں؟

مہاتما جی۔ فی الحال نہیں۔

نامہ نگار چین کے متعلق کیا کہتے ہیں۔

مہاتما جی۔ میں اس وقت ٹھیک نہیں بتا سکتا مگر یہ مسلمہ امر ہے کہ اس سال میں چین نہ جاؤں گا۔

ممانعت اور بہرہ داری

نامہ نگار ہندوستان میں شراب کی ممانعت کے پروپگنڈا کے لیے آپ کون سے خاص ذرائع اختیار کریں گے؟ صلح کن بہرہ داری کو قائم کرنے کے متعلق کیا رائے ہے۔؟

مہاتما جی۔ بہرہ داری کے لیے ملک میں امن و اتفاق کی موجودگی کی ضرورت ہے۔ مگر فی الحال حالت موافق نہیں ہے جب ملک میں امن ہو جائیگا اس وقت اس تجویز پر عمل کیا جائے گا۔

اتحاد میں کھدر کی کامیابی

میں چندہ وصول کرتا ہوں وہ دیہاتوں میں کھدر کی اشاعت میں صرف کیا جائے گا چرخہ نے ہماری ضروریات کو کم کرنے کی ہمت افزائی اور دیہاتوں میں اتحاد پیدا کر دیا ہے بارڈولی براج (سورت) کے گاؤں میں جائیے اور حالات کو ملاحظہ فرمایئے کھدر اور چرخہ کی کامیابی کی وجہ یہ ہے کہ اس سے دیہاتوں کے بیکار وقت میں مشغلہ اور آمدنی کی صورت رہتی ہے مجھے کامل یقین ہے کہ تین سال میں کھدر کی کامیابی اس درجہ پہونچے گی کہ ہر شخص کھدر پوشی پر نازاں ہوگا اس چندہ کو فی الحال جس مقصد میں صرف کیا جائیگا وہ بہترین ہے اس سے عمدہ کوئی تجویز نہیں ہو سکتی اور اس پبلک رقم کو ہرگز کسی تصرف میں نہیں لایا جائیگا۔ آج تک جتنی رقم وصول ہوئی ہے اس کا حساب ہر پبلک دیکھ سکتی ہے

روپیہ جمع کرو

تم سو فی صدی دیہات سے وصول کرتے ہوا۔ جسمیں ۵ فی صدی رکھکر ۹۵ غیر ممالک کے حوالہ کر دیتے ہو اس طریقہ سے جن دیہاتوں کو تم لوٹتے رہے ہو ان کو کیا معاوضہ دو گے۔ لارڈ سلیسبری کے کہنے کے مطابق تم لوگ دیہاتوں کا خون چوستے رہے ہو اس کے بدلہ میں انکی تکلیف دور کرنے کیلیے تمھیں روپیہ جمع کر کے کھدر کا پروپگنڈا کرنا چاہیے ہمکو فی الحال ہر چیز کیلیے یورپ کا محتاج بننا پڑتا ہے ہم کیوں دوسرے کے محتاج رہیں (ہمدرد)

حجاز میں غیر مسلم مداخلت ناقابل برداشت ہے

ناظم جمعیۃ علماء ہند کا اعلان

ابو المعارف مولانا محمد عرفان صاحب ناظم مالیات جمعیۃ العلماء تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۰۔ ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء کو چند مسلمانوں کا ایک خود ساختہ وفد حمادر آ محمود آباد کی سرکردگی میں بدین غرض بھیجا گیا کہ گورنمنٹ برطانیہ کی معرفت سلطان ابن سعود کے سامنے اپنے مطالبات پیش کرائے وفد کے اراکین نے اپنی مذہبی بے حسی اور قومی بے حمیتی کا انتہائی ثبوت پیش کیا ہے۔ اس وفد نے ہندوستان کے مسلمانوں کے متفقہ اور متواتر فیصلوں کو کہ حجاز میں غیر مسلم مداخلت کسی طرح

مخلوط انتخاب اور مسلمانوں کی شرائط

لوگوں کے خیالات

مسز ونشا پٹیٹ کی تائید

مسز ونشا پٹیٹ نے مسلمانوں کے اس تصفیہ کے متعلق جو انھوں نے مخلوط انتخاب کے لیے کیا ہے فرمایا کہ دہلی کی اس کانفرنس میں مسلمانوں نے جو فیصلہ کیا ہے اس سے یقیناً ملک مکمل طور پر ترقی کرے گا اور دونوں جماعتوں میں اتحاد پیدا ہو جائیگا

مسٹر کے نٹرجن کی رائے

مسٹر کے نٹرجن ایڈیٹر ڈیلی میل کی رائے ہے کہ اس انتظام سے موجودہ حالات کی اصلاح ہو جائیگی سندھ میں آبپاشی کے بڑے بڑے قیمتی کام جاری ہیں اور آمدنی کچھ طے شدہ نہیں ہے سندھ کے اخراجات بھی اسی کی آمدنی سے نہیں ادا ہو سکتے اس لیے اسے بمبئی سے علیحدہ نہیں کرنا چاہیے شمالی مغربی سرحدی صوبہ اور بلوچستان کو اصلاحات دینے پر مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے آبادی کے لحاظ سے حقوق دینا چاہیں جہاں مسلمان زیادہ ہیں وہاں مسلمانوں کو یقیناً زیادہ حق دیا جائے گا۔

مسلمانوں کے فیصلہ کا استقبال

مسٹر جے کے مہتا سکریٹری ہندوستانی ایوان تجارت نے فرمایا کہ مسلمانوں کے لیڈروں کے اس فیصلہ کے نتائج میں وہ روشنی پھیل گئی جس کی مدتوں سے تلاش تھی ہندو مسلم اختلافات سے ملکی کاموں میں بڑی دشواریاں ہوتی تھیں مگر مسلمانوں کے اس فیصلہ سے تکالیف سے رہائی کی امید ہے صلح اور قومی ترقی کے لیے ہم سب کو اس مسلم فیصلہ کا استقبال کرنا چاہیے۔

مسلمانوں کو مبارکباد

مسٹر جے پی پٹیٹ نے فرمایا کہ اس مسلم فیصلہ پر ہمیں مسلمانوں کو مبارکباد دینی چاہیے۔ سندھ کی علیحدگی کا سوال بہت مشکل ہے اس تجویز سے انتظامی معاملات میں بڑی دشواریاں پیش آئیں گی۔

مسٹر ایل آر ٹرسی کی رائے

اُنھوں نے فرمایا کہ یہ ساری باتیں اس سوال کا اشارہ کرتی ہیں کہ ہندوستان آزاد ملک بننا چاہتا ہے یا نہیں تم آزاد نہیں ہو سکتے جب تک ایک قوم نہ ہو۔

برداشت نہیں کیجا سکتی پاش پاش کر دیا ہے۔ ارکان وفد وہ حضرات ہیں جن کو گورنمنٹ حجاز مقدس میں مداخلت کا موقعہ حاصل کرنے کیلیے اپنا آلہ کار بنایا ہے اور یہ لوگ براہ راست گورنمنٹ کا اقتدار حجاز میں قائم کرنے کیلیے چند قبیلوں کے اقدام کو حیلہ بنا رہے ہیں۔ اگرچہ سلطان ابن سعود کے تمام اعمال و افعال قابل اطمینان نہیں تاہم حجاز میں غیر مسلم کی ادنی سے ادنی مداخلت بھی کسی طرح گوارا نہیں کیجا سکتی۔ میں وائسرائے بہادر کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ ان افراد کی یہ درخواست مسلم قوم کے متفقہ فیصلہ اور اسلامی احکام کے صریح خلاف ہے۔ آخر میں جمعیت خلافت سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد

[illegible]

سر عبد الرحیم مستعفی ہوگئے

بارسیال کی خونریزی کا نتیجہ

کلکتہ ایسوسی ایٹیڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ سر عبد الرحیم نے صوبہ بنگال کی مجلس مقننہ سے استعفا دیدیا۔

سر عبد الرحیم نے استعفا کا جو خط بھیجا ہے اسمین لکھا ہے کہ یہ معلوم کر کے کہ حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اُنھون نے اور اُن کے ساتھ دیگر مسلمان اراکین مجلس نے مجلس کے اجلاس کے التواء کی تجویز کے موقعہ پر باریسال کے ضلع مجسٹریٹ نے ۲ر مارچ کو کلکٹہ مین کاشتکارون کی ایک جماعت پر ایسٹرن فرانٹیر رجمنٹ کو گولی چلانے کا حکم دینے کی جو کارروائی پر اس کی پبلک تحقیقات کا جو مطالبہ کیا تھا اسے تسلیم نہ کرے گی وہ مستعفی ہوتے ہین۔

آیندہ پروگرام

آپ نے استعفی اس خیال سے دیا ہے کہ دوبارہ انتخاب کی جب پھر کوشش کرین تو انتخاب کنندگان سے صاف صاف کہدین کہ مندرجہ بالا جواب کے بعد وہ اپنا یہ فرض سمجھتے ہین کہ موجودہ حکومت کی مسلسل قانونی مخالفت کرین۔

حکومت کے خلاف اظہار ناراضگی

کلکتہ ۲۷ر مارچ ٹاون ہال مین آج ایک عام جلسہ سر عبد الرحیم کی صدارت مین منعقد ہوا جس مین کلکٹہ مین گولی چلانے پر اظہار ناراضگی کیا گیا نیز اس قسم کی بھی ایک تجویز منظور کی گئی جس مین تحقیقات کرنے سے حکومت کے انکار کرنے پر احتجاج کیا گیا ہے۔ سر عبد الرحیم نے اپنی تقریر مین مجلس مقننہ کے مسلمان ارکان سے درخواست کی کہ ان کا فرض ہے کہ وہ حکومت کے رویہ پر قانون کے اندر رکر حکومت کی ہر نودر حلقہ پر مخالفت کرین۔

مراسلات

مکرمی اڈیٹر صاحب - صداقت کانپور

سلام علیکم - باعث تصدیعہ دہی یہ ہے کہ براہ کرم مضمون ذیل کو اپنے اخبار کے زرین کالمون مین جگہ دیکر ممنون فرمایئے۔

آج بتاریخ ۲۸ر مارچ ۱۹۲۷ء مطابق ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۴۵ھ شیعہ مشن کانپور کا ایک جلسہ خاص منعقد ہوا جسمین حسب ذیل رزولیوشن بہ اتفاق آرا پاس ہوئے۔

(۱) ہم شیعان کانپور اپنے ان برادران اسلامی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہین جن حضرات نے علم مین شرکت فرماکر بتاریخ ۲۰، ۲۱، ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۴۵ھ کو شان اسلامی اور اخوت ایمانی کا بنظیر ثبوت دیا۔ اور امید کرتے ہین کہ آیندہ بھی یونہی ہر دینی خدمت کو متفقہ طور پر انجام دیتے رہینگے۔

(۲) ہم شیعان کانپور ان حکام ضلع کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہین جو وہ اپنے حسن انتظام کو دوران علم عمل مین لائے خصوصاً کلکٹر صاحب بہادر دام اقبالہ اور جناب داروغہ حسام الدین صاحب انچارج کوتوالی کا۔

(۳) ان رزولیوشن کی نقل اخبارات صدائے مسلم، صداقت، ہمدرد، ہمدم لکھنؤ، سرفراز، قرطاس اودھ اور الحافظ لاہور کو بغرض اشاعت روانہ کی جائے۔

۲۹ر مارچ ۱۹۲۷ء — سکرٹری شیعہ مشن کانپور

بنگال کے نئے گورنر کا استقبال

کلکتہ ۲۸ر مارچ آج صبح کو جس وقت سر اسٹینلی جیکسن کلکتہ مین داخل ہوئے ہین تو آپ کا شاندار استقبال کیا گیا آپ ٹھیک ۸ بجے ہوڑہ اسٹیشن پر پہونچے آپ کا حکومت بنگال کے چیف سکرٹری نے استقبال کیا اور جو لوگ استقبال کیلیے اسٹیشن پر آئے تھے اُن کا تعارف کرایا اسٹیشن سے آپ سیدھے گورنمنٹ ہاوس گئے اور لارڈ لٹن سے ملاقات کی لارڈ لٹن نے چیف جسٹس کلکتہ ہائی کورٹ کلکتہ کے سب سے بڑے پادری، ہندوستانی روسا اور گورنر بنگال کی مجلس عاملہ کے ارکان کا تعارف کرایا اس کے بعد چیف سکرٹری نے تقرر نامہ پڑھکر سنایا اور چیف جسٹس نے سر اسٹینلی جیکسن سے حلف وفاداری لیا اس کے بعد سترہ توپون کی سلامی دیگئی۔

بنگال سے لارڈ لٹن کی روانگی

کلکتہ ۲۸ر مارچ ۹ بجے کے قریب لارڈ لٹن گورنمنٹ ہاوس سے ہوڑہ اسٹیشن کی طرف روانہ ہوئے راستہ مین سڑکون کے کنارے لوگون کا کثیر ہجوم تھا لارڈ لٹن پر انکی اس روانگی کا کافی اثر نمایان تھا حالانکہ آپ ہنس ہنس کر لوگون کے سلامون کا جواب دیتے جاتے تھے اسٹیشن پر بہت سے حضرات موجود تھے

بحکم جناب مولوی سید محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر مقدمہ ۱۵ سنہ ۱۹۲۷ء انسالونسی

سید دین — سائل

سید دین عمر تخمیناً ۲۵ سال ولد اوجاگرلال قوم ویش پیشہ ملازمت ساکن بھوسہ ٹولی شہر کانپور — سائل

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان مین سائل نے ایک درخواست منتقر قرار دے جانے دیوالیہ گذرانی ہے اور عدالت نے اس کی سماعت کی ۱۳ر ماہ مئی سنہ ۱۹۲۷ء مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو عذر نسبت درخواست مذکور کے ہو وہ بتاریخ معینہ رو برو عدالت وکالتاً خواہ اصالتاً حاضر ہو کر پیش کرے۔

مرقوم ۳۰ر مارچ سنہ ۱۹۲۷ء

دستخط ہر سہاے — (مہر عدالت) — منصرم عدالت جج خفیفہ

بحکم جناب مولوی سید محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر مقدمہ ۱۶ سنہ ۱۹۲۷ء انسالونسی

رام چرن عرف دنا — سائل

رام چرن عرف دنا ولد نجبادر قوم بڑھئی ساکن کرنیل گنج شہر کانپور — سائل

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان مین سائل نے ایک درخواست منتقر قرار دے جانے دیوالیہ گذرانی ہے جس کی سماعت کے لیے عدالت ہذا نے ۹ر ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان سائل کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جو کچھ عذر نسبت درخواست رام چرن سائل کے رکھتے ہون بتاریخ معینہ اصالتاً خواہ وکالتاً رو برو عدالت ہذا حاضر ہو کر پیش کرین۔

مرقوم ۲۵ر مارچ سنہ ۱۹۲۷ء

دستخط ہر سہاے — (مہر عدالت) — منصرم عدالت جج خفیفہ

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کان پور سے شائع ہوا

THE SADAQAT
Cawnpore

REGD: No. A. 1424

جمالِ پر توحق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
(احسن سنبھلی)

صداقت

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳؎
ششماہی ۱۲؎
فی پرچہ ۱؎

جلد ۵ | کانپور - چہارشنبہ ۱۳ - اپریل سنہ ۱۹۲۷ء مطابق ۱۰ - شوال المکرم سنہ ۱۳۴۵ھ | نمبر ۱۵

مقدمہ ڈکیتی ریلوے کاکوری کا فیصلہ

ہرگوبند و لبسواس بری، رام پرشاد، لاہری، روشن سنگھ کو پھانسی

دیگر ملزمین کو طویل قید کی سزائیں

۶ - اپریل کو مسٹر اے ہملٹن اسپیشل سشن جج نے مقدمہ ڈکیتی ریلوے کاکوری کے ملزمین کی نسبت اپنا فیصلہ صادر کیا بعض لوگوں کو فیصلہ سنائے جانے کی اطلاع مل گئی تھی، اسلئے وہ عدالت کے احاطے کے اندر مجتمع ہو رہے تھے مگر پولیس کی طرف سے سشن جج صاحب کے مقام اجلاس پر اور چاروں طرف حفاظت کے خاص انتظامات کئے گئے تھے اور غیر متعلق اشخاص کو اندر نہیں جانے دیا جاتا تھا۔ صرف آر۔ این۔ لاہری ملزم کے بھائی مسٹر اے۔ این لاہری اور مسٹر رام چندر سابق ممبر کونسل صوبہ صدور فیصلہ کے وقت موجود تھے اور ملزمین کے وکلا میں سے بابو موہن لال سکسینہ مسٹر ہیا ورجی، مسٹر گپتا اور مسٹر بجیلا بہنچ گئے تھے مسٹر چودہری نامور بیرسٹر کلکتہ جنہوں نے ابتدائی عدالت اور عدالت سشن میں صفائی کی طرف سے ایسی قابلیت اور مستعدی سے پیروی کی تھی فیصلہ سننے کے لئے واپس آسکے اور اثبات جرم کے بڑے وکیل پنڈت جگت نراین صاحب اور انکے مددگار مسٹر گپتا بھی موجود نہیں تھے مسٹر ہارٹن سپرنٹنڈنٹ خفیہ پولیس جو اس مقدمہ کی تفتیش کے انچارج تھے مع اپنے ماتحت افسران کے سشن جج کے تشریف لانے سے پہلے آگئے تھے اور سردار کشن سنگھ صاحب کوتوال شہر خود انتظام پولیس کی نگرانی کر رہے تھے

سوا گیارہ بجے کے بعد ملزمین جیل خانہ کی لاریوں میں لائے گئے اور احاطۂ عدالت کے اندر داخل ہونیکے وقت بہت سے لوگ انکے دیکھنے کیلئے بڑھے ملزمین حسب معمول خوش وخرم نظر آتے تھے اور وہی پرانی غزل گا رہے تھے

سر کٹانے کی تمنا آج اپنے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا خنجر قاتل میں ہے

غزل گانے کے دوران میں وہ "بندے ماترم" کے نعرے بھی لگاتے تھے جنکا عوام کی طرف سے تائیدی جواب دیا جاتا تھا۔

سشن جج صاحب کے اپنی اجلاس کی کرسی پر متمکن ہونیکے بعد جملہ ملزمین انکے سامنے خاموش کھڑے ہوئے مگر اُنکے چہروں سے کوئی آثار تشویش ظاہر نہ ہوتے تھے جج صاحب نے اپنا فیصلہ بکس سے نکالا تو معلوم ہوا کہ وہ طویل اور کئی جز پر مشتمل ہے فیصلہ میں مقدمہ کی نوعیت بیان کرنے، دوران تحقیقات میں ظاہر شدہ واقعات پر نظر ڈالنے اور ملزمین کی شخصیتوں کا حوالہ دینے کے بعد سشن جج صاحب نے لکھا تھا کہ وہ اس نتیجہ پر پہونچے ہیں کہ حضور شہنشاہ معظم کو انکی بادشاہت ہند سے محروم کرنیکے لئے ایک سازش موجود تھی اور وہ صرف ان صوبجات پر محدود نہ تھی بلکہ سارے قطاع ہند پر پھیلی ہوئی تھی اور اپنی مدعا کو حاصل کرنے کے لئے سازشیوں نے ڈکیتیوں کا ارتکاب کیا۔ پھر ملزمین کی ذمہ داری بر دستے شہادت مختلف دفعات کے متعلق الگ الگ معین کرنیکے بعد سشن جج صاحب نے ظاہر کیا کہ:۔

ہرگوبند اور سچیندر ناتھ لبسواس کے خلاف کوئی جرم ثابت نہیں ہو سکا اسلئے ان دونوں کو بری کیا جاتا ہے۔

مختلف ڈکیتیوں میں ملزمین کی شرکت سشن جج صاحب نے اس طرح معین کی کہ بنواری لال اقبالی ملزم، مکندی لال، من متھ ناتھ گپتا، آر۔ این لاہری، آر۔ کے سنہا، و رام پرشاد نے کاکوری کے قریب ریلوے ٹرین پر ڈاکہ ڈالا مکندی لال و گپتا، رام کشن کھتری، و رام پرشاد نے بچپوری کی ڈکیتی کا ارتکاب کیا۔ روشن سنگھ نے بمرولی میں ڈکیتی کی۔

سزاؤں کے احکام سنانے سے قبل سشن جج صاحب نے لکھا تھا کہ وکیل سرکار اور سچیندر ناتھ سانیال ملزم نے اُن (جج صاحب) سے التجا کی ہے کہ الفاظ ....

میں رحم کی آمیزش کی جائے اُنکو خود بھی اس کا یقین ہے کہ ملزمین ذاتی نفع یا فائدہ کی غرض سے اس تحریک میں شامل نہیں ہوئے تھے مگر کسی ملزم کی طرف سے بھی پشیمانی کا کوئی اظہار نہیں کیا گیا۔ اور نہ کوئی پختہ وعدہ کیا گیا کہ وہ آئندہ ایسی تحریک میں شامل نہ ہونگے۔

اس کے بعد جج صاحب نے ظاہر کیا کہ اور رہا شدہ ملزمین کے سوا باقیماندہ ملزموں پر دفعات (۲) (الف) ۱۲۰ (ب) کے ماتحت جنکو دفعہ ۳۹۶ کے ساتھ ملاکر پڑھنا چاہئیے فرد قرارداد جرم لگائی گئی اور یہ جرائم ان کے خلاف ثابت ہوئے۔

سزاؤں کی تفصیل

بنواری لال اقبالی ملزم و بھو بندر ناتھ سانیال کو ہر دفعہ کے ماتحت ۵ - ۵ سال قید سخت کی سزائیں دیگئیں جو بیک وقت جاری رہینگی

ڈی۔ این چودہری عرف گوبند سرن کار کو ہر دفعہ کے ماتحت دس دس سال قید سخت کی سزائیں ایک ساتھ جاری رہنے والی دیگئیں۔

مکندی لال و جوگیش چٹرجی کو ہر دفعہ کے ماتحت دس دس سال قید سخت کی ایک ساتھ جاری رہنے والی سزائیں۔

پریم کشن کھنا۔ ویور نولیش کو ابتدائی دو دفعات کے ماتحت ۵ - ۵ سال قید سخت کی ایک ساتھ جاری رہنے والی سزائیں۔

راجندر ناتھ لاہری کو ابتدائی دو دفعات کے ماتحت حبس دوام بعبور دریائے شور اور دفعہ سوم کے ماتحت سزائے موت۔

راجکمار سنہا کو ابتدائی دو دفعات کے ماتحت ۵ - ۵ سال اور تیسری دفعہ کے ماتحت دس سال قید سخت کی ایک ساتھ جاری رہنے والی سزائیں۔

رام دولارے کو ابتدائی دو دفعات کے ماتحت ۵ - ۵ سال قید سخت ایک ساتھ۔

رام کشن کھتری کو ابتدائی دو دفعات کے ماتحت ۵ - ۵ سال اور تیسری دفعہ کے ماتحت دس سال قید سخت ایک ساتھ۔

رام ناتھ پانڈے کو ابتدائی دو دفعات کے ماتحت ۵ - ۵ سال قید سخت

(باقی بصفحہ ۲)

۷۸۶
ہفتہ وار
صداقت
چہار شنبہ ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء

وزیر ہند کی تقریر

لارڈ برکن ہیڈ صاحب وزیر ہند نے ۳۰ مارچ کو دار الامراء مین لارڈ الیور کے جواب مین ہندوستانی مسائل پر ایک زبردست اور طویل تقریر کی صاحب وزیر ہند نے نہایت خوبصورتی اور ہوشیاری کے ساتھ ہندوستان کے تمام ضروری اور اہم مسائل پر تبصرہ فرمایا ہے آپ نے اصلاحات، نظر بندان بنگال، سوراج پارٹی، نیشنل کانگرس، ہندو مسلم فسادات، گورنمنٹ کے ساتھ تعاون، شرح تبادلہ، فوجی مصارف، سندھرسٹ کمیٹی وغیرہ وغیرہ پر جزوی نظر ڈالی ہے اور نہایت دانشمندانہ طریقہ سے تمام ذمہ داری ہندوستانیون کے سر ڈالدی ہے ہمکو صاحب وزیر ہند کی اس راے سے اتفاق نہین ہمارا خیال ہے کہ اگر گورنمنٹ ہمدردانہ طریقہ اختیار کرے تو ہندوستان بہت کچھ آگے بڑھ سکتا ہے۔ تاہم ہمکو صاحب وزیر ہند کی تقریر کے اس حصہ سے اتفاق ہے جو آپنے ہندو مسلم فسادات کے متعلق ظاہر کی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہین کہ:-

"ہندو مسلم مناقشات کے متعلق آپ نے فرمایا کہ دل تو یہ چاہتا تھا کہ آج آپ کو اس افسوسناک معاملہ کی کوئی دلخوش کن روداد سناؤن لیکن افسوس کہ صورت حالات کچھ اور کہتی ہے گو بعض مقامات پر حالات مین خوشگوار تغیر پیدا ہو چلا ہے لیکن پھر بھی بنگال کے ایک دور افتادہ گاؤن مین تین ہفتے پیشتر ایک ناگوار حادثہ پیش آچکا ہے گذشتہ چھ ماہ مین چار واقعہ ایسے ہی افسوسناک پیش آچکے ہین جنمین سے یہ ایک ہے عوام کی متعصبانہ ذہنیت کا ماتم تو درکنار ہندو و مسلم رہنماؤن کا باہمی رشک و حسد ہندوستان کو دم نہین لینے دیتا اگر ان ملک و ملت کے دشمن رہنماؤن کی یہی حالت رہی تو ہندوستان کی ترقی کیلیے مین اس موضوع پر زور دینا مناسب نہین سمجھتا جس کا حل خود ہندوستانیون کے ہاتھ مین ہے لیکن پھر بھی اتنا کہنے کی مجھے اجازت ملنا چاہیے کہ وہ لوگ جو ہندوستان کو سوراج کا اس وقت اہل سمجھتے ہین اگر اپنے فرقہ وارانہ جذبات کو ملک و ملت کیلیے قربان کرنے کو تیار نہین ہین تو ان کا یہ فیصلہ کہ ہندوستان سوراج کے قابل ہو گیا کسی سمجھدار آدمی کیلیے قابل قبول نہ ہوگا مسلمان رہنمایان ملک کا فیصلہ جس کی طرف بعض لارڈ صاحبان نے اشارہ کیا ہے اگر بار آور ہوا تو اسمین شک نہین کہ ہندوستان کی سیاسی تاریخ مین ایک اہم باب کا اضافہ ہوگا۔"

لارڈ صاحب موصوف نے ہندو مسلم مناقشات کو جس دردانگیز طریقہ سے بیان کیا ہے وہ قابل تعریف ہے اور اس اسپرٹ کی ہندوستانی دل سے قدر کرینگے۔

ہم ہندو مسلم رہنماؤن سے جنکے لیے ملک و ملت کے دشمن کا لقب بالکل صحیح ہے پوچھ سکتے ہین کہ آیا اب بھی وہ شرمندہ ہونگے یا نہین؟ واقعی اگر وہ فرقہ وارانہ جذبات کو سوراج کے لیے قربان نہین کر سکتے تو ان کو آج سے سوراج کا نام نہ لینا چاہیے اور آنے والی نسلون کو اس کا موقع دینا چاہیے کہ وہ انکو ملک و ملت کا دشمن اور قومی غدار کے نام سے یاد کرین اور ہندوستان کی غلامی کے کلنگ کا ٹیکا ان کے سر لگائین۔ بخلاف اس کے اگر ان کو ذرا بھی سوراج اور ہندوستان کی آزادی مطلوب ہے تو ان کا سب سے اولین فرض یہ ہے کہ وہ تمام فرقہ وارانہ جذبات کو ختم کرکے متحدہ طور پر ہندوستان کی آزادی کے لیے جد و جہد کرین۔

مقدمہ ڈکیتی کا فیصلہ

کاکوری کے ڈکیتی کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا۔

رام پرشاد۔ راجندر لاہری، اور روشن سنگھ کو سزاے موت کی سزا دیگئی اور سچندرا ناتھ سینال کو حبس دوام بعبور دریاے شور کی سزا دیگئی اور دیگر ملزمان کو نہایت سخت سزائین دی گئین۔

اسمین شک نہین کہ عدالت نے ملزمون کو اس کا کافی موقعہ دیا کہ وہ اپنی بریت ثابت کر سکین اور اس بنا پر ہم صوبہ متحدہ کی گورنمنٹ کی تعریف کرینگے کہ اُس نے صوبہ بنگال کی تقلید نہین کی اور کھلی عدالت مین مقدمہ چلایا مگر باوجود اس کے ہم اس کہنے پر مجبور ہین کہ فاضل جج نے نہایت سختی کا برتاو کیا اور نہایت سخت سزائین دین۔ وکیل سرکار جو مقدمہ کے ہر پہلو سے خوب واقف تھا اس نے حالات سے متاثر ہوکر فاضل جج سے رحم کی درخواست کی تھی مگر فاضل جج نے اس پر مطلق توجہ نہین کی حالانکہ جج صاحب کو خود اس کا ذاتی یقین ہے کہ "ملزمین ذاتی نفع یا فائدہ کے لیے اس تحریک مین شامل نہین ہوے تھے"

عام طور پر پبلک نے اس فیصلہ کو پسندیدہ نگاہ سے نہین دیکھا ہے اور ہمارا خیال ہے کہ خود مسٹر اے ہملٹن سشن جج جس وقت اس فیصلہ پر غور کرینگے تو اسکو بہت سخت محسوس کرینگے۔

ہمکو اودھ چیف کورٹ سے امید ہے کہ وہ سزاے موت کی تصدیق نہ کریگا و نیز اس کی بھی امید کرتے ہین کہ اپیل سے مزید تخفیف سزاؤن مین ہوگی۔

(بقیہ صفحہ ہذا کالم ۳)

کے ذمہ واجب الادا قرار دیا۔ ڈاکٹر عبد الکریم صاحب نے مبلغ ۹ ہزار ۶ سو پچاس روپیہ کے متعلق فرمایا کہ چونکہ مین حسابات نامکمل ہونے کی وجہ سے اس کے متعلق تشفی جواب نہین دیسکتا اور یہ معاملہ یتیم بچون کا ہے اس لیے مین بخوشی ۹ ہزار ۶ سو پچاس روپیہ کو ادا کرونگا چنانچہ آپنے مبلغ ۵ ہزار روپیہ کے کرنسی نوٹ جناب صدر کے حوالہ کیے اور بقیہ ۴ ہزار ۶ سو پچاس روپیہ کو ۲۵۰ روپیہ ماہوار کے قسط کی طور پر ادا کرنے کا اقرار کیا جناب صدر نے اس تجویز کو پسند کرتے ہوے اس کی ادائگی کی ذمہ داری اپنے ذمہ لی۔ مجلس انتظامیہ نے بھی اس سے اتفاق کیا صرف ایک صاحب نے ۳ ماہ مین کل رقم کی ادائگی کا مطالبہ کیا۔

تصحیح فنانس کمیٹی میونسپل بورڈ کی کارروائی متعلق مسلم یتیم خانہ کی بابت ہم نے گذشتہ ہفتہ ایک نوٹ سپرد قلم کیا تھا اور اس سلسلہ مین یہ لکھا گیا تھا کہ "ہم کو تعجب ہے کہ ڈاکٹر جواہر لال، خان صاحب سید بشیر الدین صاحب اور بابو رچند سروپ صاحب نے ۱۲ مارچ کی فنانس کمیٹی مین ایسا ایک طرفہ رزولیوشن بغیر یتیم خانہ اسلامیہ کا جواب لیے ہوے کیون پاس کر دیا جس کو تین ہفتہ کے اندر کمیٹی کو منسوخ کرنا پڑا"

اس حصہ کی صحت کے متعلق ہماری توجہ مبذول کرائی گئی ہے، واقعہ یہ ہے کہ جناب سید بشیر الدین صاحب نے اس رزولیوشن کے پاس ہونے مین کوئی حصہ نہین لیا اور آپنے اس رزولیوشن کے متعلق کوئی ووٹ نہین دیا تاہم ہم کو اپنی اس خفیف سی غلطی کا اعتراف ہے۔

استعفا ہم کو منشی تحمل حسین صاحب جوائنٹ سکریٹری و ممبر مجلس
(انتظامیہ)

آئینہ کانپور

یتیم خانہ اسلامیہ ۱۱ اپریل ۷ ½ بجے شام کو یتیم خانہ اسلامیہ کا جلسہ انتظامیہ زیر صدارت جناب خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب منعقد ہوا علاوہ جناب صدر کے تو اور ممبران انتظامیہ شریک جلسہ تھے۔ مجلس انتظامیہ حاجی عبد السلام و حافظ احمد اللہ صاحبان سے حسابات جانچ کرانے کے بعد اس نتیجہ پر پہونچی تھی کہ مبلغ ۳۷ ہزار ۳ سو روپیہ یتیم خانہ اسلامیہ کا ڈاکٹر عبد الکریم صاحب کے ذمہ واجب الادا ہے مگر چونکہ یہ حسابات ڈاکٹر عبد الکریم صاحب کی غیر موجودگی مین جانچے گئے تھے اس لیے انکو جوابات کا موقع دیا گیا تھا اس رقم مین سب سے بڑی رقم عمارت کے متعلق تھی حساب جانچنے کنندہ عمارت کو ۱۴۹۹۹-۱۰-۰ کی قرار دیتے تھے اور ڈاکٹر عبد الکریم صاحب اس عمارت کو ۳۲۹۴۱-۱۲-۹ روپیہ کی بتاتے تھے اس طرح اس عمارت مین ۱۷۹۴۲-۲-۹ روپیہ کا فرق نکلتا تھا چنانچہ حسب ہدایت مجلس انتظامیہ عمارت کا تخمینہ بابو دولی چند صاحب گورنمنٹ کمپوٹر نے کیا اور اس عمارت کو ۴۵ ہزار ایک سو ۲۹ روپیہ کا قرار دیا ستمبر سنہ ۱۹۲۶ء مین اس کا تخمینہ سید مقبول حسین صاحب نے ۴۵ ہزار پانچسو روپیہ کا کیا تھا۔ مجلس انتظامیہ نے عمارت کے تخمینہ کو منظور کرکے ۱۷ ہزار ۶ سو کی رقم منہا کردی و نیز دیگر جوابات ڈاکٹر عبد الکریم صاحب سے مطمئن ہوکر ۳ ہزار کی اور رقم منہا کردی اور اس طرح کل ۲۰ ہزار ۶ سو کی رقم وضع کر دینا مجلس انتظامیہ نے ضروری سمجھا اور مبلغ ۹ ہزار ۶ سو پچاس روپیہ یتیم خانہ اسلامیہ کا ڈاکٹر عبد الکریم صاحب

(باقی صفحہ ہذا کالم ۲ کے نیچے)

نوٹس حسب آرڈر ۲۱ قاعدہ ۵۳ ضمن ضابطہ دیوانی

بحکم جناب مولوی ضمیر الاسلام خانصاحب منصف بہادر جج خفیفہ شکوہ آباد

بعدالت خفیفہ شکوہ آباد

نمبر ۴۸۰ ابتدائی سنہ ۱۹۲۶ء
نمبر ۵ اجرا سنہ ۱۹۲۷ء

کیدار ناتھ ولد باسدیو قوم ویش اگروال ساکن قصبہ شکوہ آباد ڈگریدار
بنام اللہ دیا ولد جیون و حیدر ولد حامد اقوام شیخ ساکنان قصبہ شکوہ آباد۔ مدیونان ڈگری

بنام اللہ دیا۔ حیدر

ہرگاہ کیدار ناتھ ڈگری دار نے درخواست عدالت ہذا مین گذرانی ہے کہ اللہ دیا مدیون ڈگری نے مطالبہ ڈگری نمبری ۴۸۰ سنہ ۱۹۲۶ء ۱۶ ادا نہین کیا لہذا ذریعہ قرقی ڈگری نمبری ۳۵۴ سنہ ۱۹۲۶ء منصفی شکوہ آباد کہ جسمین اللہ دیا ڈگری دار اور حیدر مدیون سے وصول کرادیا جاوے لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ تم اللہ دیا ڈگری دار بذریعہ اس حکم کے اس وقت تک کہ اس عدالت سے دوسرا حکم صادر نہ ہو وہ مطالبہ ڈگری قرقی طلب ظاہر کیا گیا ہے وصول کرنے و نیز اس کو کسی طور پر بیجا تصرف کرنے سے ممنوع و باز رکھے گئے ہو اور تم حیدر مذکور کو ذریعہ اس حکم کے حکم دیا جاتا ہے کہ جب تک اس عدالت سے اور حکم صادر نہ ہو مطالبہ ڈگری قرقی طلب یا اُس کا کوئی جزو اللہ دیا ڈگری دار کو ادا کرنے سے ممنوع اور باز رکھے گئے ہو۔ تمکو چاہیے کہ مطالبہ ڈگری عدالت ہذا مین داخل کرو اور اگر تم کو کچھ عذر ہو تو بتاریخ ۲۸ ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء حاضر عدالت ہذا ہوکر پیش کرو۔

آج بتاریخ ۸ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم راج بہادری لال منصرم (مہر عدالت)

عدل جہانگیری

ایک پُردرد داستان

شاہدرہ کے مشرق کی طرف آصف جاہ کی قبر ہے آصف جاہ نورجہان کے بھائی اور ممتاز محل کے باپ تھے جہانگیر کے دربار میں انکی بڑی قدر تھی بادشاہ نے انکو لاہور کا صوبہ دار مقرر کیا تھا اسکے متعلق ایک کہانی مشہور ہے۔ آصف جاہ جس وقت لاہور کا صوبہ دار تھا اس وقت اس کے محل کے پاس ہی ایک بوڑھا مسلمان ولی محمد رہتا تھا اس کے گھر میں کوئی اولاد نہ تھی بڑھاپے میں اس پر خدا کی مہربانی ہوئی اور ایک فقیر کی دعا سے اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اس کی خوشی کی کوئی حد نہ رہی قسم قسم کے ناچ تماشے ہونے لگے۔

آصف جاہ آدھی رات تک ناچ رنگ دیکھنے کے بعد ابھی سویا ہی تھا کہ اس خوشی کی دھوم دھام سے اس کی آنکھ کھُل گئی اس نے فوراً کہا کوئی ہے اس بوڑھے بے ادب بدتمیز کو جلدی پکڑ لاؤ۔ منہ سے بات نکلتے ہی حکم کی تعمیل ہوئی بوڑھا بوڑھی پکڑے آے۔ نواب نے غصہ کے لہجہ میں کہا "اتنی رات گئے تم نے شور کیوں مچایا؟ تم جہنم کی سیر کرنا چاہتے ہو! بوڑھے آدمی ولی محمد نے دست بستہ عرض کی خداوند بڑھاپے میں، میں نے اولاد پائی ہے اس لیے اس رات کو خوشی منائی گئی، دُہائی حضور کی میرا قصور معاف ہو نواب نے ہنس کر کہا ہاں اسے لڑکا پیدا کرنے کی اتنی خوشی ہے اچھا اب خوشی کا خاتمہ ہوا اس نے اپنے نوکر سے کہا اس لڑکے کو یہاں جلدی اُٹھا لاؤ حکم ہوتے ہی نوکر لڑکے کو اُٹھا لایا۔ نواب نے سنجیدگی سے حکم دیا۔

سنو۔ شیطان جس لڑکے کے لیے تو نے اتنی خوشی کا سامان کیا اس لڑکے کے بہشت جانے کا سامان کر ایسا ہونے سے خوشی کی انتہا نہ رہے گی اسی بچے کو ابھی تک گناہ نے چھوا تک نہیں اسی وقت اس کی جان لینے سے یہ سیدھا بہشت کو جائیگا اس سے بڑھکر تجھے کیا خوشی ہو سکتی ہے۔

اس سخت اور دل کو ہلا دینے والے حکم کو سُنکر سب لوگ حیران ہو گئے بوڑھے اور بوڑھی نے خوفزدہ ہو کر آنسو پونچھتے ہوئے ہاتھ جوڑ کر رقت بھری آواز سے کہا "خداوند آپ خداوند کے قائمقام ہیں اس بندہ کا قصور معاف کیجیے"۔

آصف جاہ نے کہا میں رعایا کا ماں باپ ہوں اسی واسطے میں اس بچہ کو بہشت بھیجنے کی کوشش کر رہا ہوں سُنا ہے ہندوؤں میں برہمنوں کی کہانی مشہور ہے کہ ایک مہمان کے بھیک مانگنے پر ایک رانی نے اپنے بیٹے کو کاٹ ڈالا اس رانی نے اپنے بیٹے کے دونو ہاتھ پکڑے اور راجہ نے تلوار سے اس کا سر کاٹا جب ایک مہمان کی یہ تواضع ہو سکتی ہے کیا ایک نواب کے حکم سے ویسا نہیں ہو سکتا۔

بوڑھے بوڑھی نے ہزار کوشش کی بچے کی امان جان مانگی مگر سنگدل نواب نے انکی ایک نہ سُنی آخر وہ بوڑھا اور بوڑھی اپنے ہاتھوں سے اپنے لخت جگر کا سر کاٹنے پر مجبور ہو گئے ان دونوں (بوڑھا بوڑھی) نے اپنی تمام جائداد بیچ کر راستہ کا خرچ اکٹھا کیا اور آگرہ کا رخ کیا وہاں جاکر اُنھوں نے شہنشاہ کے حضور میں حاضر ہو کر فریاد کی اس میں شک نہیں کہ شہنشاہ جہانگیر بڑے رعایا پرور تھے اُنھوں نے اپنی آرام گاہ کی دروازہ پر ایک گھڑیال لگا رکھا تھا اس کی زنجیر محل کے نیچے لٹکتی رہتی تھی کسی شخص کو عرضی پیش کرنی ہوتی تو زنجیر ہلا دیتا اس کی آواز سے بادشاہ کو خبر ہو جاتی اسی طرح ان دونوں نے بھی کیا اور بادشاہ کے حضور میں حاضر کیے گئے۔

تمام حالات سُنکر بادشاہ نے ساون بہادوں کے برسنے والے بادل کا روپ اختیار کیا انکا جلال دیکھکر نورجہان نے سامنے آنے کا حوصلہ نہ کیا بادشاہ نے اُسی وقت لاہور جانے کا ارادہ ظاہر کیا سیکڑوں نوکر دوڑے اور سب سامان تیار کر لیا گیا دوسرے دن بادشاہ نے لاہور کو کوچ کیا بوڑھے بوڑھی انکے ساتھ تھے۔ نواب آصف جاہ بادشاہ کی آمد کی خبر سنکر خوفزدہ ہو گئے مگر اس سے بادشاہ کے آنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہوئی بادشاہ نے لاہور پہونچکر دوسرے دن قلعہ لاہور میں ... دربار کیا ... دربار میں ... مدعو کیے گئے لاہور کی رعایا کثیر تعداد میں حاضر تھی دربار آراستہ ہو چکنے پر بادشاہ معہ نورجہان بیگم دربار میں رونق افروز ہوئے وہ دونوں بوڑھا بوڑھی بادشاہ کے اشارہ سے دربار میں چھپے ہوئے تھے جس وقت دربار یوں میں ملاقات ہو چکی تو بادشاہ نے فرمایا کہ مجھے ایک عجیب مقدمہ کا فیصلہ کرنا ہے اس واسطے اس کو غور سے سنو اس خداوند ذوالجلال نے تم لوگوں کی حکومت اور انتظام کا بوجھ میرے ذمہ ڈالا ہے میں اپنے سُکھ سے سُکھی نہیں بلکہ تم لوگوں کے آرام سے مجھے آرام ہوتا ہے یہی فرض میرے مقرر کردہ افسر آصف جاہ کا ہے اس واسطے ان سے رعایا کی بہتری کی امید کرنی کوئی ظلم نہیں ہے یہ اعلیٰ اور لائق افسر آصف جاہ خود کہیں کہ حاکم کو اپنے سُکھ کو قربان کرکے رعایا کو سُکھ دینے کا حکم قرآن شریف میں ہے یا نہیں؟

آصف جاہ نے دو زانو ہو کر عرض کی "جہان پناہ ضرورت ہونے پر حاکم کو اپنی جان دیکر بھی رعایا کو سُکھی کرنا چاہیے۔" بادشاہ نے مسکرا کر کہا کہ بیشک یہی اچھے حاکموں کی پہچان ہے لیکن اگر حاکم اپنے آرام کی نیند میں خلل پڑنے پر کسی معصوم بچے کی جان لے لے تو کیا وہ حاکم خدا کی حکم عدولی تو نہیں کرتا؟

یک بیک بادشاہ کی یہ بات سُنکر آصف جاہ کانپ اُٹھے اور آنکھیں نیچی کرکے بیٹھ گئے۔ بادشاہ نے ہنسکر کہا کہ "امیر اُمراء اور معززین! آپ نے دیکھا میرا بھائی آصف جاہ رعایا کے آرام کا کسقدر خواہشمند ہے رعایا پر ظلم کی بات سُنکر ہی وہ زمین پر بیٹھ گیا ہے میں کسی اور ظلم کی تشریح کرکے اس کے دل کو دُکھی نہیں کرنا چاہتا میرے پاس اس کی پیاری بہن نورجہان بیگم بیٹھی ہے میں انھیں سے پوچھتا ہوں کہ ایسے ظلم کی کیا سزا ہو سکتی ہے" نورجہان نے کہا کہ جہان پناہ کو یاد رکھنا چاہیے کہ ابھی اس ظلم کی مزید تفصیل نہیں دیگئی، بادشاہ نے فرمایا کہ حاکم کے محل کے پاس ایک شخص کے گھر رات کو بیٹا پیدا ہونے کی خوشی منائی جا رہی تھی آخر عمر میں اُنکے لڑکا پیدا ہوا تھا اس سے حاکم کے آرام اور نیند میں خلل پڑا اور اس قصور پر اُس نے بوڑھے اور بوڑھی کو اپنے نوزائیدہ بچے کو قتل کرنے پر مجبور کیا"۔

یہ سُنکر تمام حاضرین کانپ اُٹھے لاہور کے واقعہ سے جو لوگ ناواقف نہیں تھے اُنھوں سمجھ لیا کہ آصف جاہ کی موت نزدیک ہے پھر بادشاہ نے کرخت آواز میں کہا بیگم صاحبہ کہو تو سہی اس حاکم کو کیا سزا ملنی چاہیے؟"

نورجہان بیگم کی دونوں آنکھیں غصہ سے سرخ ہو گئیں سُرخ اور نازک ہونٹ بار بار کانپنے لگے اور اس نے چلا کر کہا "اس ظالم کو قتل کیا جانا لازمی ہے" اس سے بادشاہ کی آواز اور بھی کرخت اور پُر رعب ہو گئی اس نے کہا کہ جو ظالم بدمعاش حاکم کی شکل اختیار کرکے جلاد کا کام کرتا ہے جو جان سے پیارے بچے کو مارنے کیلیے خود والدین کو مجبور کرتا ہے اس کی جان لینے کی ذمہ داری بھی کسی اس کے عزیز کے ذمہ ہونی چاہیے نورجہان نے غصہ میں بھری ہوئی آواز میں کہا اگر وہ میرا عزیز بھی ہوتا تو میں اپنے ہاتھ سے اس کا سر اُتار لیتی۔

بادشاہ اُٹھ کر کھڑے ہوئے ان کے چہرے پر عجیب قسم کا جلال آ گیا اُنھوں نے اونچی آواز میں کہا کہ تب ایسا ہی ہونا کہکر بادشاہ نے اس بوڑھے بوڑھی کو دربار میں حاضر ہونے کا اشارہ کیا حاضر ہونے پر اُنھیں بالکل سچے حالات بیان کرنے کو ارشاد کیا اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے بوڑھے کا گلا رُک گیا آنکھوں سے آنسوؤں کی دھار بہ نکلی حاضرین کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے آصف جاہ قربانی کے بکرے کی طرح کانپنے لگا بادشاہ کے حکم سے شہادتوں کی کمی نہ تھی۔ الزام ثابت ہو چکنے پر بادشاہ نے نورجہان کی طرف دیکھ کر کہا۔ "بیگم تم نے اپنے منہ سے کہا ہے کہ اپنے ہاتھ سے ایسے ظالم کا سر اُتار دونگی"۔ دربار میں سناٹا چھا گیا کتنے ہی امیر اُمراء ور رئیسوں نے نواب آصف جاہ کی جان کی امان مانگی اس بوڑھے بوڑھی نے بھی جان بخشی کی سفارش کی اُنھوں نے کہا کہ شہنشاہ نے جو سزا تجویز کی ہے وہ مناسب ہے اس سے ہماری تسلی ہو گئی مگر انکی جان لینے سے ہمارا بچہ واپس نہیں آ سکتا" بادشاہ کے قدموں پر گر کر

(باقی بر صفحہ ہذا کالم ۳ کے نیچے)

نوٹس

بہ سلسلہ تعمیر عمارت ٹرینگ اسکول نزدل مندرجہ ذیل سامان کی فراہمی کا ٹنڈر تجویز ہوا ہے اور سربمہر ٹنڈر حسب شرائط ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور جو دفتر سے معلوم ہو سکتے ہیں تاریخ ۲۲ راپریل سنہ ۱۹۲۷ء کو لیے جائینگے اور ۲۳۔ اپریل کو ٹنڈر کھول کر فیصلہ کیا جائیگا۔ یہ کل سامان حسب تشریح مجوزہ ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور ۳۰ راپریل سنہ ۱۹۲۷ء تک نزدل میں فراہم ہو جانا چاہیے شرح جو ٹنڈر میں دیا جاے وہ نزدل میں پہونچنے کی ہو منظور شدہ ٹھیکہ دار کو باقاعدہ ضمانت وغیرہ دینا ہوگا۔

تفصیل سامان

اینٹ درجہ اول	321730	
" " دویم	569700	
" کھنجر	50000	
روڑی ۱½ انچہ موٹی	5200	کرفٹ
" " ½	5500	"
چونہ کنکر کا	20000	"
چوکھٹ ساکھو	363	"
دلیدار کیواڑ ۱½ انچہ موٹے ساکھو کے	2437	مربع فٹ
پتے دار " " "	240	"
گرڈرس	323	من
ٹائی راڈس	52	"
لوہے کے پھاٹک	236	مربع فٹ

دستخط صبیح الدین
برائے
سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور
۱۲ راپریل سنہ ۱۹۲۷ء۔

بوسہ لینے پر ایک ماہ قید کی سزا

کلکتہ چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کی عدالت میں کل ایک عجیب و غریب مقدمہ پیش ہوا ایک یوریپین اس جرم کی پاداش میں گرفتار کرکے عدالت میں پیش کیا گیا کہ اس نے ایک نوعمر یوریپین لڑکی کا زبردستی بوسہ لے لیا تھا مجسٹریٹ نے ملزم کو قصوروار پاکر ایک ماہ قید سخت کی سزا دی۔

(بقیہ صفحہ ہذا کالم ۲)

آصف جاہ نے اپنی جان کی امان مانگی لوگوں کو یقین ہو چلا کہ اب جان بخشی ہو جائیگی عین اسی وقت بجلی کی طرح نورجہان مسند سے اُتر کر نیچے کھڑی ہوئی اور اس نے بادشاہ سے کہا جہاں پناہ آپ اپنی تلوار مجھے دیجیے میں آپ کے حکم کی تعمیل کرونگی جو آدمی ایک معصوم بچے کی جان لیتے وقت ذرا بھی متاثر نہیں ہوتا جو سنگدل ماں کے ہاتھ سے اس کے لخت جگر کے ٹکڑے کراتا ہے وہ ظالم اور پاپی ہے اس وقت اپنی جان کی امان کے لیے دوسروں کے پاؤں پڑنے کی طرح لوٹتا ہے مرزا غیاث الدین کا فرزند اور نورجہان کا بھائی ایسا سنگدل اور نامرد نہیں ہو سکتا یہ شخص میرا بھائی بنتا ہے مگر یہ شخص میرا بھائی آصف جاہ نہیں ہو سکتا بادشاہ نے تلوار دیدی اور نورجہان کے نازک ہاتھوں نے تلوار کے ایک وار میں آصف جاہ کا سر تن سے جدا کر دیا اسی آصف جاہ کا شاہدرہ کے پاس مقبرہ ہے

برقیات

مسولینی کا نیا حکم

روما یکم اپریل چیمبر میں سائنبور گرانڈی نائب وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ مسولینی کی اس تجویز کی تعمیل میں کہ تمام اعزازات اور خطابات منسوخ کیے جائیں اول درجہ کے سفیروں کو ہز اکسلنسی کا خطاب نہیں دیا جائیگا۔

جنگ نجد و یمن۔

معتبر ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ امام یمن نے اپنے لڑکے کو بتیس ہزار فوج کے ساتھ عسیر کے خلاف روانہ کر دیا ہے اور خود قبائل میں دورہ کرکے ایک لاکھ فوج جمع کر چکے ہیں احتمال ہے کہ قبل از حج جنگ شروع ہو۔

سوویٹ سفارتخانہ پر چینیوں کا حملہ

پیکن ۶ اپریل سوویٹ سفارتخانہ کی عمارت سے آج سہ پہر کو کمیونسٹوں کے ہزاروں جھنڈے اور بم کے گولوں سے بھرے ہوئے صندوق برآمد ہوئے پروپگنڈا کے اشتہارات اس قدر زیادہ تھے کہ گاڑیاں بھر گئیں شہر میں سنسنی پھیلی ہوئی ہے درحقیقت حملہ سفارتخانہ پر نہیں کیا گیا بلکہ سوویٹ بینک اور چینی ریلوے کے دفاتر اور روسی افسروں کی ملحقہ عمارات پر کیا گیا بہت سی گرفتاریاں کی گئیں جن میں ایک مشہور شورش پسند لیڈر اور بیس طالب علم لڑکیاں بھی شامل ہیں۔

شنگھائی کے روسی قنصلخانہ پر پہرہ

شنگھائی ۸ اپریل سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ روسی قنصلخانہ واقع شنگھائی کو ایک گارڈ نے محصور کر رکھا ہے کیونکہ کمشنر پولیس کی رائے یہ تھی کہ چانگ سولین نے جو چھاپہ روسی سفارتخانہ پیکن پر مارا تھا اور اس کے سلسلہ میں جو معلومات حاصل ہوئی اس سے کمیٹی روسی قنصلخانہ کے خلاف لوگوں کا جوش نہ بھڑک اٹھے ابدازاں پہرہ زیادہ بڑھا دیے گئے اور انکو حکم دیا گیا کہ جو شخص روسی قنصلخانہ میں سے نکلے یا وہاں داخل ہو اس کی تلاشی لی جائے۔

پیکن کی وزارت عظمیٰ

پیکن ۷ اپریل شمالی حکومت کی وزارت عظمیٰ سے مسٹر ولینگٹن نے استعفا دیدیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ جنرل پانگیو تنگ جو چانگ سولین کے مشیر خاص ہیں وزیر اعظم ہوں گے۔

طرابلس الغرب میں اطالیوں کی ذلیل شکست

رومۃ الکبری ۵ اپریل (پانیر کا خاص تار) طرابلس الغرب سے جو اطالوی سرکاری مراسلات موصول ہوئی ہیں اُن میں اطالوی دستوں کی ایک ذلیل شکست کا حال لکھا ہے جو انکو مجاہدین اسلام کے ہاتھوں نصیب ہوئی لکھا ہے کہ ۲۸ مارچ کو قبائل لیبیا (طرابلس کی دیسی آبادی) کی ایک اطالوی فوج جو کرنیل باشی کی کمان میں تھی وادی رہنیہ کے مقام جو دلیم عابد میں مجاہدین کی کثیر سپاہ سے مصروف پیکار رہی عرصہ تک میدانداری ہوتی رہی لیکن چونکہ غنیم کی تعداد اطالوی سپاہ سے زیادہ تھی اور اس نے مرمت بھی خوب کر دی تھی اس لیے کرنیل صاحب کو معہ اپنے بہادر سپاہیوں کے میدان سے بھاگ کر قلعہ الدیب میں پناہ لینی پڑی اطالوی گورنر نے اس کوہستانی علاقہ میں صورت حال کا مقابلہ کرنے کیلئے فوراً تدابیر اختیار کیں لیکن فی الحال عام جنگی حالت قابل اطمینان اور دیسی آبادی پرسکون ہے۔

اطالوی و ہنگری کا جدید معاہدہ

روما ۶ اپریل سائنبور مسولینی نے ہنگری کے وزیر اعظم کے اعزاز میں ایک شاندار ضیافت دی۔ مسولینی نے ایک تقریر میں کہا کہ اہل اطالیہ اہل ہنگری کو وقعت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور فیوم کی بندرگاہ دونوں کیلیے اہمیت رکھتی ہیں۔

بقیہ مضمون صفحہ اول

رام پرشاد کو ابتدائی دو دفعات کے ماتحت حبس دوام تیسری دفعہ کے ماتحت سزائے موت۔

روشن سنگھ کو ابتدائی دو دفعات کے ماتحت ۵، ۵ سال قید سخت تیسری دفعہ کے ماتحت سزائے موت۔

سچیندر ناتھ سانیال کو ہر دفعہ کے ماتحت حبس دوام کی سزائیں جو مقدمہ بالکوڑہ کی سزاؤں کے ساتھ جاری رہینگی۔

سریش چندر بھٹاچارجی اور وشنو سرن ڈبلس کو ابتدائی دو دفعات کے ماتحت سات سات سال قید سخت یکجائی۔

بنارسی لال و اندو بھوشن مترا اقبالی ملزمین نے صاحب جج کی رائے میں تمام باتیں سچ سچ بتا دیں لہذا از کو معافی دیگئی۔

رام پرشاد، لاہری اور روشن سنگھ کی موت کی سزائیں اودھ چیف کورٹ سے تصدیق طلب ہیں۔ ملزمین صدر فیصلہ کے سات روز کے اندر عدالت عالیہ سے اپیل کر سکتے ہیں۔

وکلا و افسران پولیس کی تحسین خدمات

اپنے فیصلہ کے دوران میں سشن جج صاحب نے مسٹر ہارٹن کی سرگرمی کے ساتھ مقدمہ کی تفتیش کرنے اور ہوشیاری سے جرائم کا سراغ لگانے پر تعریف کی اور پنڈت جگت نرائن ایڈوکیٹ و مسٹر گپتا وکلائے اثبات جرم و مسٹر خیرات علی افسر خفیہ پولیس کے کام کو قابل تحسین قرار دیا کہ انہیں کی قابلیت سے ایسی نوعیت کا پیچیدہ مقدمہ جلد سرانجام پذیر ہوا خانصاحب سید حسن انخارج اشتہار و خطوط کا غذات کو بھی مقدمہ کے فائلوں کی عمدہ ترتیب اور کام کی عجلت کے ساتھ انجام دہی پر مستحق تحسین قرار دیا

(باقی بر صفحہ ۷ کالم ۳ کے نیچے)

ہندوستان

مہاراجہ دربھنگہ کا بنارس یونیورسٹی کو ۵ لاکھ کا عطیہ

مہاراجہ صاحب دربھنگہ کو وائس چانسلر اور بنارس ہندو یونیورسٹی کونسل کے ممبران کی طرف سے دعوت دی گئی پنڈت مدن موہن مالویہ نے جڑے شکریہ کے ساتھ اعلان کیا کہ مہاراجہ صاحب نے ہندو یونیورسٹی کو ۵ لاکھ روپیہ کا عطیہ دیا ہے۔

حکومت ہند کا جدید ممبر تجارت

دہلی ۴ اپریل یکم اپریل کی سہ پہر کو سر جارج رینی نے سر چارلس انس کی جگہ پر حکومت ہند کے عہدہ ممبر تجارت کا چارج لے لیا۔

۶ سکھ ممبروں نے مجلس مقننہ پنجاب سے استعفیٰ دیدیا

امرتسر ۵ اپریل مرو سی گردوارہ پربندھک کمیٹی نے ایک تجویز کے ذریعہ سے مجالس مقننہ کے ارکان سے درخواست کی تھی کہ وہ مستعفی ہوجائیں چنانچہ نراین سنگھ ایم - ایل سی نے اعلان کیا ہے کہ انھوں نے اپنے چھ ساتھیوں سردار اجل سنگھ، سردار پرتاب سنگھ، سردار ہیرا سنگھ، سردار بوٹا سنگھ، سردار سنت سنگھ، اور سردار کندن سنگھ کے ساتھ مجلس مقننہ صوبہ پنجاب سے استعفا دیدیا۔

سکھ مہاراجہ نابھ کو گدی پر بحال کرکے رہیں گے

دہلی ۴ اپریل کل شام کو ۷½ بجے گوردوارہ سیس گنج میں سکھوں کا ہفتہ وار جلسہ ہوا کئی تقریریں ہوئیں مہاراجہ نابھ بھی جلسہ میں شریک ہوئے مہاراجہ صاحب کو یقین دلایا گیا کہ سکھ انھیں گدی پر بحال کرانے کی اب بھی کوشش کر رہے ہیں اور جب تک انہیں کامیابی نہ ہوگی وہ چین سے نہ بیٹھیں گے۔

بمبئی کارپوریشن کی صدارت کے متعلق ہائیکورٹ میں اپیل

بمبئی ۵ اپریل میونسپل کارپوریشن کی صدارت کے انتخاب میں جو طریقہ اختیار کیا گیا تھا اس کے خلاف مسٹر جے بی، پٹیٹ نے ہائیکورٹ میں جسٹس بلیک ول کے اجلاس میں مرافعہ کیا ہے مسٹر پٹیٹ اور ڈاکٹر باٹلی والا کے ووٹ آخر میں برابر تھے چنانچہ صدر نے بجائے اس کے زد اپنی رائے کسی ایک کو دیتے قرعہ ڈالا جس کا کارپوریشن کے قواعد میں کہیں ذکر نہیں ہے اس لیے یہ طریقہ بالکل ناجائز ہے۔

بمبئی یونیورسٹی کی طرف سے مسٹر منشی کا انتخاب

بمبئی ۴ اپریل ڈاکٹر پرانجپے کے مستعفی ہونے سے بمبئی کونسل میں یونیورسٹی کی نشست کیلیے دوبارہ انتخاب ہوا چار امیدوار تھے مسٹر کے ایم منشی ۹۹۳ ووٹوں سے کامیاب ہوگئے۔

سر محمد حبیب اللہ مدراس میں

مدراس ۴ اپریل گذشتہ شب میں ولنگڈن کلب میں ایک خیر مقدمانہ ضیافت میں تقریر کرتے ہوئے سر محمد حبیب اللہ نے اپنی شاندار توقعات کا اظہار کیا اور کہا کہ جنوبی افریقہ میں امن و اتحاد کا جو بیج بویا گیا ہے وہ ضرور بار آور ہوگا۔

رائٹ آنریبل سری نواس شاستری نے اپنی تقریر میں وفد میں سر حبیب اللہ کی رہنمائی کی تعریف کی۔

مشترکہ انتخابات کے متعلق مسٹر ستیہ مورتی کے خیالات

مدراس ۴ اپریل مسٹر ستیہ مورتی ممبر لیجسلیٹو کونسل نے ایک اخبار کے نمائندے سے ملاقات کرتے ہوئے اس تجویز کو خوش آمدید کہا ہے جو دہلی میں مسلم لیڈروں نے ہندو مسلم اتحاد قائم کرنے کے لیے پیش کی ہے آپ مشترکہ انتخابات کو جمہوریت اور قوم پرستی کی مضبوط بنیادی چٹان خیال کرتے ہیں اور یہ امید ظاہر کرتے ہیں کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی اور مسلم لیگ کی کونسل عنقریب ہی اس سوال پر غور کرکے ایسے فیصلہ پر پہونچے گی جو لارڈ برکن ہیڈ کی تقریر کا ایک موزون جواب ہوگا۔

دریائے ہگلی میں طغیانی اور کئی جہازوں کی غرقابی

کلکتہ ۵ اپریل گذشتہ چند دنوں سے ہگلی میں جو طغیانی ہے اس کی وجہ سے کئی جہاز غرق ہوے اور کئی جہازوں کو نقصان پہونچا کل جس وقت طوفان زوروں پر تھا تو "میلیا" نامی جہاز کا لنگر یکایک ٹوٹ گیا اور ایک سامان تجارت کے جہازوں سے جا کر ٹکرایا جو ڈوب گئے چند اسٹیم بوٹ ان جہازوں کے بچانے کے لیے پہونچے لیکن وہ ڈوب چکے تھے۔

فرخ آباد کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا

مسٹر ایچ جی اسمتھ سشن جج فرخ آباد نے فرقہ وارانہ فساد کے مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا جو گذشتہ ستمبر میں رونما ہوا تھا۔

جھگڑا ایک پلیٹ فارم کی تعمیر پر ہوا تھا جس کو ہندوؤں نے شاہ جی کے مزار کے پاس بنایا تھا مسلمان کہتے تھے کہ یہ چبوترہ نیا قائم کیا گیا ہے ہندوؤں کا بیان تھا کہ یہ چبوترہ بہت قدیم ہے اور یہاں پر ہمیشہ ہون ہوا کرتا تھا۔

جج کی رائے ہے کہ جھگڑا ہندوؤں نے شروع کیا انھوں نے پہلے اُن مسلمانوں پر اینٹیں پھینکیں جو ابہ النزاع چبوترہ کے پاس جمع ہوگئے تھے ہندوؤں نے دو مسلمانوں کو شہید کردینے میں انتہائی ظلم سے کام لیا۔

شاہی زراعتی کمیشن کا فیصلہ

بمبئی ۹ اپریل ہندوستان کے متعلق شاہی زراعتی کمیشن نے ہندوستان سے روانہ ہونے کے وقت جتنی شہادتیں لی ہیں انھیں شائع کردیا جائے انھیں امید ہے کہ مئی کے مہینہ میں وہ شملہ کی شہادتوں سے شروع کرکے چھاپنے کا آغاز کردیں گے اور اس کے بعد تھوڑے تھوڑے وقفہ سے ہر صوبہ کی شہادتیں الگ الگ جلدوں میں شائع کرتے رہیں گے۔

صوبہ سرحدی کو اصلاحات دے جانا ہی نہیں تا مد

مدراس ۷ اپریل قومی ہفتہ کے دوسرے شاندار جلسہ میں جو آج شام کو گوکھلے ہال میں منعقد ہوا تھا مسٹر سری نواس آئینگر نے دوران تقریر میں فرمایا کہ خوش قسمتی سے اب ملک کے ہر طبقہ میں کانگریس کی ہردلعزیزی بڑھتی جاتی ہے دہلی میں مسلم رہنمایان قوم نے مخلوط انتخاب کی تائید فرما کر اپنی دانشمندی کا ثبوت دیا ہے مسٹر سری نواس آئینگر نے اپنی تقریر میں صوبہ سرحد میں اصلاحات دیے جانے کی تائید کرتے ہوے فرمایا کہ ۴

لکھنؤ میں بم کا واقعہ

حضرت شاہ مینا کے مزار پر بم پھینکا گیا

حضرت مخدوم شاہ مینا صاحب قدس سرہ العزیز کی درگاہ کے باہر سڑک پر سلیہ "بسنت" کی شب کو "نال" کے پھٹنے کا جو حادثہ ہوا تھا اور جس میں چند اشخاص زخمی ہونے کے علاوہ چھاؤنی کے ایک نوجوان شخص بنام عبدالرحمٰن کی جان ضائع ہوئی تھی اس کے مقدمہ فوجداری کا فیصلہ پرسوں (۷ اپریل) پنڈت ... پرشاد مصرا صاحب سٹی مجسٹریٹ کی عدالت سے صادر ہوا اور جس نیچابند طالب علم پر نال چھوڑنے کا شبہ کیا جاتا تھا اس سے دفعہ ۵۶۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے ماتحت ایک سال کی نیک چلنی کا مچلکہ لکھوا لیا گیا لیکن یہ معلوم کرکے ہمیں سخت رنج و افسوس ہوا ہے کہ سابق حادثہ کے مقدمہ کا فیصلہ صادر ہونے کے ایک روز بعد ہی کل یعنی بشبہ ۷ اپریل) شب کو پھر اسی قسم کا ایک اور واقعہ پیش آیا اور اس مرتبہ وہ "خطرناک شے" عین مزار حضرت مخدوم شاہ مینا پر ان لوگوں پر پھینکی گئی جو نوچندی جمعرات کے موقعہ پر زیارت کے لیے آئے تھے اور قوالی سن رہے تھے ان چیز کے پھٹنے سے جس کو "بم" کا شبہ اب ثابت قوی ہوگیا ہے مختلف روایات کے بموجب دس سے لیکر بیس آدمی تک زخمی ہوئے جن میں سے تین آدمیوں کے زخم زیادہ شدید بتائے جاتے ہیں اور ان کی جانوں کا خطرہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ بقیہ اشخاص کے زخم خفیف و معمولی ہیں چنانچہ ان میں سے چند اشخاص اسپتال سے مرہم پٹی کرانے کے بعد اپنے گھروں کو واپس جانے پر مصر ہوئے اور انکو اجازت دیدی گئی مجروحین میں ایک بچہ ہے اور باقی مختلف عمروں کے اشخاص ہیں کشمیری قوالوں سے کئی آدمیوں کو صدمات پہونچے ہیں اور شدید ضرر رسیدگان میں سے دو قوال بھی شامل ہیں۔

۴ اس سلسلہ میں اخوت اسلامی کا خیال جس سے لوگ خائف ہیں بالکل بے بنیاد ہے۔

افغانی حکومت کی خارجی پالیسی

ہندوستان پر حملہ کرنے کا خیال غلط ہے

برن کاؤنٹ گرف دی بلیش نے جو تین سال تک افغانستان میں خدمات ملازمت انجام دینے کے بعد واپس جرمنی جارہے ہیں بمبئی میں ۱۲ مارچ کو افغانستان کی خارجی پالیسی کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے نہایت سختی سے اس بیہودہ خیال کی تردید کی جو بعض برطانوی حلقوں میں پایا جاتا ہے کہ افغانی حکومت کی فوجی پالیسی ہندوستان پر حملہ آور ہے۔ آپ نے فرمایا کہ افغانستان اس وقت صرف اپنے وطنی معاملات میں محو ہے اور اسکی بین الاقوامی پالیسی غیر جانبداری پر مبنی ہے اس جغرافی حیثیت اس کے باشندوں کی اخلاقی کیفیت اور اس کی خارجی پالیسی افغانستان کو ایشیا کا سوئٹزرلینڈ بنا رہی ہے۔

مہاراجہ میسور نے جامع مسجد کا افتتاح

بنگلور ۱۰ اپریل کل ہز ہائنس مہاراجہ میسور نے جو بڑے عقیدہ کے ہندو ہیں شہر میسور میں ایک سب بڑی مسجد کی افتتاحی رسم کے ادا کرنے سے اپنی مذہبی رواداری اور بے تعصبی کا ثبوت دیا اس تقریب پر حاضرین کی ایک سب بڑی تعداد موجود تھی میسور کی اسلامی آبادی کی طرف سے ہز ہائنس کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا گیا ایڈریس ایک خوبصورت اور نفیس صندوقچہ میں تھا جو مقامی صناعوں کی کاری گری اور صنعت کا بہترین نمونہ تھا مہاراجہ نے فارسی زبان میں ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ مذہب نے ہندوستانیوں کی زندگی میں ایک نمایاں حصہ لیا ہے اور اگرچہ ہم مختلف طریقوں سے خدا کی پرستش کرتے ہیں لیکن ان میں بھی اتحاد کی شان پائی جاتی ہے اور اگر عبادت کے ان مختلف طریقوں پر بوجہ احسن عمل کیا جائے تو انسان جلد یا بدیر ...... کے اعلیٰ مقام تک پہونچ سکتا ہے ہز ہائنس نے ہندوستان کے اندر فرقہ وارانہ لڑائیوں اور ہنگاموں پر رنج کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندو مسلمانوں کے طریق عمل سے بظاہر ہوتا ہے کہ وہ اصل حقیقت تک پہونچنے کے بجائے سایہ کے پیچھے جارہے ہیں ہز ہائنس نے امید ظاہر کی کہ جدید جامع مسجد نے دائمی سچائی کی تحقیق اور فرقہ وارانہ رقابت اور متعصبانہ جذبات کے دور کرنے میں بہت مفید ثابت ہوگی۔

خاتمہ پر مہاراجہ نے فرمایا کہ مجھے اور میرے خاندان کو اس مسجد سے خاص دلچسپی ہے جب ۱۷۹۹ء میں ریاست کا مستقر میسور منتقل کیا گیا تو اس شہر میں کوئی جامع مسجد نہ تھی اور مسلمان باشندوں کی جو سرنگاپٹم سے ترک وطن کر کے آئے تھے یہ التجا تھی کہ شہر میں جامع مسجد تعمیر

(باقی بصفحہ ہذا کالم ۳ کے نیچے)

(بقیہ صفحہ ہذا کالم ۲)

ہونی چاہیے مسلمانوں کی اس درخواست کو میرے دادا نے منظور فرمایا اور ایک مسجد تعمیر کی گئی جس کے ساتھ مسجد کے اخراجات اور غریبوں کی امداد کیلئے نقد رقم کا عطیہ منظور کیا گیا لیکن مسجد شہر کی اسلامی آبادی کی ضروریات کیلئے ناکافی تھی اور اسکی حالت خراب ہوگئی دس سال ہوئے کہ اس مسجد کی دوبارہ تعمیر کا سوال رکھا گیا تھا اور آخر ریاست کے انجینیروں کے اہتمام اور تقریباً ۳۸ ہزار کی لاگت سے مسجد کی تعمیر نے تکمیل کی صورت اختیار کی

باجلاس جناب پنڈت شیوکرن ناتھ صاحب مصر بہادر کانپور

(بدست عوام فروخت کیلئے)

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

بعدالت مال جناب حاکم پرگنہ بہادر گھاٹم پور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۲۳۲ اضافہ لگان

رامعبر ر م — مدعی

نبام ۳ بلدیو — مدعا علیہ

بنام بلدیو وارکالی چرن قوم لقمان ساکن اور یا ضلع اٹاوہ دوکان مہٹر لالی واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت اضافہ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۲ ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دعویٰ کا کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر اور جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر ۵ نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۰ ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت

(مہر عدالت)

اطلاع

(۱) اگر تمکو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بایں مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جائے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو اس سے پیش کرائی جائے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت میں داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانو۔

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ خرچہ نالش عدالت میں داخل کرو تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری جو تمہاری ذات یا مال پر ہوگی دور ہو

اطلاع تاریخ بغرض تصفیہ مراتب اشتہار نیلام

بعدالت خفیفہ اجلاس عالیجناب مولوی سید خورشید حسین صاحب بہادر سب جج ہردوئی

مقدمہ نمبر ۱۰۵ سنہ ۱۹۲۵ء

مقدمہ اجرائے ڈگری نمبر ۴۸ سنہ ۱۹۲۷ء

کنہی لال ڈگریدار

بنام ٹھاکر سنگھ مدیون ڈگری

بنام ٹھاکر سنگھ ولد ... سنگھ قوم ٹھاکر ساکن رنگہا مشو پرگنہ سنڈیلہ ضلع ہردوئی مدیون

ہرگاہ کہ مقدمہ مندرجہ بالا میں ڈگریدار نے نیلام کی درخواست کی ہے تم کو اس اطلاعنامہ کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے کہ تاریخ ۲۰ر ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء واسطے طے کرنے مراتب اشتہار نیلام کے مقرر کی گئی ہے۔

آج بتاریخ ۲ر ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم منموہن ناتھ کول سنصرم (مہر عدالت)
عدالت سب ججی ہردوئی

وقت حاضری بدفتر سب جج صاحب بہادر ہردوئی
۱۰ بجے سے ۴ بجے تک

بحکم عالیجناب مولوی سید ضیاء الحسن صاحب بہادر اڈیشنل جج اٹاوہ

نمونہ قابل فروخت

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

عدالت اڈیشنل سب ججی اٹاوہ ضلع مینپوری

نمبر مقدمہ ۸۰ سنہ ۱۹۲۶ء

لالہ لکھمی چند مدعی

بنام بدری پرشاد وغیرہ مدعا علیہم

لالہ لکھمی چند پسر ستی رگناتھ پرشاد قوم ویش اگروال ساکن قصبہ اوریا ضلع اٹاوہ مالک وحصہ دار دوکان لبستی رام رگناتھ پرشاد

بنام مسماۃ جوشتن زوجہ کالیدین قوم برہمن ساکن موضع مدہوا پور پرگنہ بکھرایان ضلع کانپور متعلقہ تحصیل اکبرپور مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ا... نام ... مبلغ Rs 22 95/- کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۲ر ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور تم کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو۔

تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۳۱ر ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا

دستخط رادھارمن سنصرم عدالت (مہر عدالت)

بدست عوام فروخت کے لیے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ء)

بعدالت مال پرگنہ اکبرپور مقام کانپور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ اضافہ لگان سنہ ۱۹۲۶ء

مسماۃ رادھا بائی مدعیہ

بنام متھرا کنور مدعا علیہ

بنام مسماۃ متھرا کنور بیوہ رگھوبر سنگھ ٹھاکر ساکن لالپور پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور حال موضع ڈگرہا پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور۔ مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعیہ نے تمہارے نام ایک نالش بابت اضافہ لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۴ر ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۸ر ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

باجلاس جناب مولوی محمد عبد الصمد صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل بلہور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء ممالک مغربی و شمالی

بعدالت مال مقام بلہور ضلع کانپور

نمبر ۱۶۱

چونکہ بمقدمہ نالش چودھری دولت رام سنگھ ڈگریدار موضع کہرگ پور پرگنہ بلہور ضلع کانپور بنام تم بدری وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت ۱۳۳۲ف و ۱۳۳۳ف بتاریخ ۸ر دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء صادر ہوئی اور مبلغ 183/12/6 جواب از روئے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں انکی تفصیل حاشیہ پر درج کیجاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	143	1	
خرچہ نالش	26	14	3
سود بابت زر اصل وخرچہ نالش	11	8	6
خرچہ اجرائے ڈگری	5	14	3
صرفہ منشتہری	6	6	6
میزان	183	12	6

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے۔ لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم نراین ولد بندی و رگھوبر ولد ڈال و مسماۃ ڈورا زوجہ رام سنگھ اقوام اہیر ساکنان بجراسو مزرعہ موضع کھرگ پور پرگنہ بلہور ضلع کانپور مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکورہ یعنی مبلغ 183/12/6 جواب از روئے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ وصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل ملکیتوں سے جن کی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کیے جاؤ۔

تاریخ ۲۰ر اپریل سنہ ۱۹۲۷ء

تفصیل اراضی

پرگنہ	موضع	محال	تھوک	پٹی	نمبر کھیت کا	رقبہ کھیت کا	
بلہور	کھرگ پور				۳۵/۱	بیگہ ۵	۷
					۳۰/۲	بیگہ ۲	شامل
					۳۷/۱ و ۳۷/۲	۳	۴
					۴۳	۱۳	۱۰/۱۴
					۵۴	۱۳	۱۰/۱۴
					۵۷/۱	بیگہ	۴
					۵۷/۲	بیگہ ۲	شامل
					۵۸/۱ و ۵۸/۲	۱۷	۱۰/۸
					۵۹	بیگہ ۱۵	۴
					۴۵/۱	۱۲	۲/۸
					۴۵/۲	۱	تمامی
					۲۴۴	بیگہ ۱۳	۶
					۲۴۵	بیگہ ۱	۵/۱۰
					۲۸۴	۱۱	۵/۱۰
					۲۸۵	۱۳	۲/۱۵
					۳۰۱/۱ و ۳۰۲/۲	۱۲ و ۱۲	۵
					۳۰۵	۱	۸/۱۲
					۳۰۷	بیگہ ۱۸	۷
					۲۱ قطعہ	بیگہ ۱۴	۵/۱۱/۸

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

گیا اور پولیس افسران کے خلاف اگرچہ کئی باتیں کہی گئیں مگر سشن جج صاحب کے نزدیک انہوں نے بے لاگ طریقہ پر ادائے فرائض سے کام کیا۔ مسٹر عین الدین اسپیشل مجسٹریٹ کو دیانتداری کے ساتھ کام کرنے کا کریڈٹ دیا گیا۔ مقدمہ کے طوالت پذیر ہونے کے بابت سشن جج صاحب نے یہ ظاہر کیا کہ وہ کچھ تو ملزمین کے متاطر جرحی کے باعث تھا اور انہوں نے گواہوں پر بلاضرورت بار بار طویل جرح کی جس سے ان کا مقصد یہ تھا کہ وہ گھبرا جائیں لیکن گواہ مستقل مزاج رہے اور انھوں نے ایمانداری سے گواہی دی۔

فیصلہ سنانے کے بعد جج صاحب نے ملزمین کو نصیحت کی کہ انہیں تنہائی میں ٹھنڈے دل سے اپنے طریق عمل کے نتائج و اثرات پر غور کرنا چاہیے۔

ملزمین مطمئن رہے

جملہ ملزمین نے فیصلہ اور اپنے متعلق سزاؤں کے احکام کو سکون کے ساتھ سنا۔ اور سزائے موت کے احکام جن لوگوں کے خلاف صادر ہوئے ہیں انکی طرف سے بھی کسی رنج یا اضطراب کا اظہار نہیں کیا گیا جج صاحب کے اٹھ جانے کے بعد ملزموں نے ایک دوسرے کو گلے لگایا! وہ مفارقت کے خیال سے ملول تھے۔ مگر اسکو صبر کے ساتھ برداشت کر رہے تھے۔ رام

[illegible]

کس طرح نجات ہو سکتی ہے

جنکو موت کا خوف ہو بہ سوزاک پرمیہ کا دکھ بھوگتے ہیں وہ ہماری بنائی ہوئی ۴۲ برس سے ہزاروں کیا لاکھوں دفعہ آزمائش کی ہوئی "نورانی سوزاک کی دوا" آجتک کیوں نہیں استعمال کئے؟ انکی تکلیف ہی جاتا ہے جسکو یہ جاتی لیوا مرض ہوتا ہے اگر آپ جلد اور ہمیشہ کے لئے اس موذی مرض سے نجات پانا چاہتے ہیں تو یقین کے ساتھ ایک شیشی دوا منگا کر نجات حاصل کریں۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ ۲/، محصولڈاک ۶/

چندن کا تیل

شدھ چندن تیل کے مانند پرانے سوزاک کی شاید کوئی اور دوسری دوا نہیں ہے۔ نئے سوزاک میں جب جلن۔ کڑک اور پیشاب کی گرمی کم ہو کر پیپ زیادہ آتی ہے تو چندن کا تیل بہت ہی فائدہ کرتا ہے پیشاب کی تھیلی (Bladder) کی سوجن کی اچھی اور فائدہ مند دوا ہے۔ اس روگ میں بہت درد کرتا ہے پیشاب کا کم ہونا یہ ساری شکایتیں ہمارے شدھ چندن کے تیل کے استعمال کرنے سے دور ہو جاتا ہے
قیمت فی شیشی ۲ ار۔ محصول ڈاک ایک سے ۳ شیشی تک ۶/

نوٹ۔ خط لکھنے سے پیشتر اپنے یہاں کے دوا فروشوں اور دوکانداروں سے دریافت کرلیں تاکہ ان کو وقت اور محصولڈاک کی کفایت ہو جائیگی۔

ڈاکٹر ایس کے برمن

صیغہ نمبر ۷۵۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴۔ کلکتہ
ایجنٹ۔ بابو چھوٹے لال اینڈ سنس۔ کلکٹر گنج۔ کان پور۔

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کرکے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کرکے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں۔ قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ عہ/

رمن ولاسی گولیاں

یہ گولیاں امساک کے واسطے بیحد مفید اور بے نظیر ہیں رات کو فقط ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھانے سے عجیب و غریب کیفیت نظر آنے لگتی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت صرف عہ/

پنوسکت ولای روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کے نقص عضو مخصوص سے دور ہوکر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ عہ/ علاوہ محصولڈاک۔ مزید حالات کیلئے وید ودیا مفت طلب کریں۔
پتہ:۔ راج وید نراین وکیشوجی۔ جام نگر (کاٹھیاواڑ)
کانپور ایجنٹ۔ نراین جی دادا جی۔ نیا گنج چورستہ کان پور

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستولیں

ہمارے یہاں کم سے کم قیمت پر دستیاب ہوتی ہیں ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن تک ہم مال اپنے خرچ سے پہنچا دیتے ہیں اور فرمائشوں پر کمیشن علحدہ دیتے ہیں فہرست سلیمان اینڈ کو۔ کراچی کیمپ سے طلب فرمائیے

اس کالے رنگ والی کو صد آفریں کی صدا

کیونکہ؟

اس نے لاکھوں نا امیدوں کو امید دلائی۔ لاکھوں خودکشی پر آمادہ ہونیوالوں کو ڈھارس دیا سینکڑوں اجڑے ہوئے اور تاریک گھروں کو آباد و روشن کیا۔ اب بھی لاکھوں تکلیف زدہ اسکے دست شفقت سے فیض اٹھا رہی ہیں۔

کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ یہ کون ہے؟

یہ مقویات سرتاج عالم آتنگ نگرہ گولیاں ہیں جو دیکھنے میں تو کالی ہیں لیکن نصف صدی سے ہندوستان اور غیر ممالک کو سیراب کر رہی ہیں قبضیت بد ہضمی خون اور منی کی خرابی کثرت احتلام نامردی پیٹ کی ہر قسم کی شکایات وغیرہ ذہنی امراض کو نابود کرکے اعلیٰ درجہ کی طاقت و توانائی و قوت مردمی بخشکر لاکھوں مریضوں کو خودکشی سے بچایا ہے۔ اور بے اولادوں کو اولاد دیکر اندھیرے گھر کو روشن کیا ہے آپ ضرور ایک دفعہ تجربہ کرلیں قیمت رفاہ عام کی غرض سے فی ڈبیہ صرف ایک روپیہ پانچ ڈبیہ چار روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

طلا واجی کرن

ایسے مایوس اشخاص جو اپنی جوانی کو اپنے ہاتھوں سے بگاڑ کر کف افسوس مل رہے ہوں اور بالکل نامرد بن گئے ہوں بہت سے طلاؤں میں بھی پیسہ خرچ کرکے بھی فائدہ نہ اٹھا سکے ہوں انکو چاہیے کہ اس طلا کا استعمال کرکے صرف دو ہفتہ کے اندر دائمی صحت حاصل کریں۔
قیمت فی شیشی نصف تولہ صہ/ علاوہ محصولڈاک۔

ویدشاستری منی شنکر گووندجی۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ
کانپور ایجنٹ۔ مسرس عبدالکریم اینڈ سنس۔ مسٹن روڈ کانپور

ڈاکٹر ایچ ایل باٹلی والا اینڈ سنس کمپنی لمیٹڈ بمبئی کی

۴۴ برس کی سودیشی دوائیں

باٹلی والے کا اگیو مکسچر یہ دوا انفلوئنزا بخار ریزشانہ اور چوتھیا کے لئے بہت اکسیر ہے
قیمت صرف ایک روپیہ عہ

باٹلی والے کا ٹانک سیرپ یہ دوا کمزور دبلے بچوں اور کمزور انسانوں کے لئے مفید ہے
قیمت صرف بارہ آنے ۱۲/

باٹلی والے کا گیوالی بام یہ دوا درد سر درد گردہ اور پٹھے کے درد کے لئے بہت مفید ہے
قیمت صرف بارہ آنے ۱۲/

باٹلی والے کا ڈائریا مکسچر یہ دوا ہیضہ کی بیماری اور گرمی سے دست روکنے کے لئے بہت ہی مفید ہے
قیمت صرف تیرہ آنے ۱۳/

باٹلی والے کی کونین کی گولیاں ایک گرین دو گرین کی بوتل میں اعلیٰ کونین سے بنی ہوئی ہیں قیمت ایک گرین والی بوتل ایک روپیہ چار آنہ قیمت دو گرین والی بوتل کی ۲/

باٹلی والے کی طاقت کی گولیاں یہ گولیاں کمزور دبلے کم خون والے ترقی خون اور دماغ کے واسطے بہت اکسیر ہیں
قیمت صرف ایک روپیہ عہ/

باٹلی والے کا داد کا مرہم یہ مرہم کھجلی اور جلدی بیماریوں کے واسطے اکسیر ہے قیمت ۶/

باٹلی والے کا دانت کا منجن یہ منجن دانتوں کو موتیوں کی طرح چمکدار بناتا ہے۔ قیمت صرف ۶/
ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ڈاک کا پتہ:۔ سیانی روڈ۔ ڈاکخانہ کیڈل روڈ بمبئی نمبر ۱۴۔ تار کا پتہ۔ "Cawashahas Bombay"

سفید بال ۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمی کا بال کالا کر دیا ہے آپکا جو بال پکنے لگا ہے وہ میری ہیر یوٹی یا ہیر آئل سے کالے نہ نکلیں تو دونے دام واپس اعتبار نہو تو شرط لکھوالو قیمت بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ عہ/
پتہ۔ منیجر ہیرنا اسٹور نمبر ۱۲۴ کمنی سمری ضلع دربھنگہ

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پرس کان پور سے شایع ہوا

THE SADAQAT
Cawnpore

REGD. NO. A 1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرِ دل میں رہے
(احسن بُگھی)

صداقت

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

ہفتہ وار

قیمت سالانہ عے/
ششماہی عار/
فی پرچہ ار/

جلد ۵ | کان پور - چہار شنبہ ۲۰ - اپریل ۱۹۲۷ء مطابق ۱۷ - شوال المکرم

جنگِ چین اور دولِ یورپ

(نتیجۂ طبع دہقان الہ آباد)

انتباہ

چونک اُٹھے پینک سے چینی دفعتہً — اب نہیں افیون کی باقی ترنگ
سو رہے تھے باندھ کر مردوں سی شرط — زندگی کی پھر ہوئی پیدا اُمنگ
اپنے گھر میں دیکھ کر اغیار کو — چُبھ گیا دل میں عداوت کا خدنگ
چور ہیں؟ ڈاکو ہیں؟ آخر کون ہیں — کس لئے گھیرے کھڑے ہیں یہ پلنگ

ڈانٹ

ہائیں تم ہو کون؟ کیوں آئے یہاں — بس نکل جاؤ ابھی تم بے درنگ
خیر اسی میں ہے کہ اپنی راہ لو — ورنہ پھر ہم لائیں گے کچھ اور رنگ

جواب

کیجئے آرام قبلہ اور کچھ — حاضرِ خدمت ہیں ہم اہلِ فرنگ
لیجئے یہ "چینیا بیگم" آگئیں — ان کی خاطر کیجئے بجوا کے چنگ

دھمکی

دیکھئے یہ شاعری اچھی نہیں — قافیہ ہم آپ کا کر دیں گے تنگ

آویزش

خون کی بہنے لگیں پھر ندیاں — چین سے بھی کر دیا اعلانِ جنگ
اسٹراکنگ کارخانوں میں ہوئی — اڑ گئی بھاک سے تجارت کی سرنگ

لوازمِ آویزش

بالشویک یاروں نے دی ہمکی ذرا — کاٹ دی مشرق نے مغرب کی پتنگ
بحرِ کاہل میں تلاطم ہے بپا — ہے بھنور میں کشتیِ اہلِ فرنگ
کینٹن سے سرخ آندھی اک اٹھی — سرزمینِ چیں ہوئی گل لالہ رنگ
چین پہلے ہی سے تھا چیں بر جبیں — بولنا سب کو پڑا "چیں" وقتِ جنگ
سرخ پوشانِ وطن را مرحبا — جسے خوں شد موجزن چوں وُدنگ

ان کی اک آواز پر سب جاگ اُٹھے — لپکے آمادہ ہوئے تیغ و تفنگ
پالیسی، مکاری اور ڈپلومیسی — سوجھتی اب کچھ نہیں، ہے عقل دنگ
اب نہیں چلتی کوئی تدبیر آہ! — چڑھ گیا ہے خنجرِ قسمت پہ زنگ
کون ہوتے ہیں کہ لیں یہ "ہانکاؤ" — کیا انہیں کے باپ کا ہے "شانٹنگ"
چائے، ریشم، کوئلا، لوہا، کپاس، — لوٹتے کھانے کے تھے کیا خوب ڈھنگ
مالِ تِجارت از راکٹ۔ اِدھر وردِ زباں — حرّیت اور حق کی ہاں جانب امنگ

نتیجہ

زندگی کے واسطے لڑتے ہیں سب — تیز ہے مچھلی پہ دندانِ نہنگ
چھوٹی چڑیا ہیں شکارِ شاہباز — اور ہرن ہیں طعمۂ شیر و پلنگ
لیکن اس میں اور اسمیں فرق ہے
کیا "تنازع للبقا" کا ہے یہ رنگ؟

(اودھ پنچ)

نئی دہلی کی تعمیر کے دلچسپ حالات

نئی دہلی کی تعمیر جیسا کہ بیان کیا گیا ہے سنہ ۱۹۱۲ء میں شروع ہوئی تھی اسکے لئے ۱۹ ہزار مزدور کام کر رہے تھے۔ قدیم دارالحکومت کے لئے بھرتپور اور دھولپور کی ریاستوں سے پتھر لائے گئے تھے اور اسی سلسلۂ کوہ کے پتھر جدید حکومت میں بھی استعمال ہوئے ہیں جہاں سے مغلوں نے آگرہ اور دہلی کی شاہی عمارتیں بنائی تھیں اس وقت تک دارالحکومت میں مجموعی طور پر ۱۰۰ میل لمبی سڑکیں بن چکی ہیں جنمیں سے بعض کا عرض ۷۶ فٹ ہے بعض کا ۱۲۰ فٹ۔ ۱۵ ہزار تمام سڑکوں پر درخت لگائے گئے ہیں درخت ۴۰، ۵۰ برس میں پوری نشو ونما پائیں گے اس لئے ان کے درمیان جلد بڑھنے والے درخت بھی لگا دئے ہیں تاکہ سڑکیں بے رونق نہ رہیں۔ دو سو میل لمبا تار بجلی وغیرہ کے لئے لگایا گیا ہے اندازہ کیا جاتا ہے کہ ایوان حکومت کی تکمیل کے بعد سارے دارالحکومت پر ایک کروڑ پونڈ یا ۱۵ کروڑ روپیہ صرف ہو جائیگا۔ دارالحکومت کی آبادی ۶۵ ہزار ہوگی، اس وقت ۳۰۰۰ سکونتی مکانات تیار ہو چکے ہیں مزید مکانات زیر تعمیر ہیں۔

دارالحکومت میں جو اینٹیں استعمال ہوئیں ان کی تعداد ۷۰ کروڑ بتائی جاتی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ فی ہزار اینٹیں اس وقت ایک پونڈ کے حساب سے مقامِ تعمیر تک پہونچیں۔

تاریخ بتاتی ہے کہ دہلی سات دفعہ اور بقول بعض دس دفعہ آباد ہو کر برباد ہو چکی ہے۔ اس بحث کو ہم سردست نظر انداز کرتے ہیں کہ دلی دس دفعہ بسی یا سات دفعہ بسی اور اُجڑی۔ ہم اس وقت اس آخری دہلی کی تعمیر کی تھوڑی سی کیفیت بتلاتے ہیں کہ جسے کلکتہ کے بجائے ہندوستان کا دارالسلطنت بنانے کے واسطے گورنمنٹ انگریزی نے سنہ ۱۹۱۲ء سے اس کی بنیاد رکھی ہے اور شاہجہان آباد یا موجودہ دہلی سے باہر اس کی عالی شان عمارات اور وائسرائے ہند کا مسکن اور مجالس قانونی کا مسکن تعمیر کیا گیا ہے۔ اور جن مکانات کی تعمیر میں گذشتہ سلاطین اور خصوصاً خاندان مغلیہ کے قلعہ اور عمارات سے اور شان و شوکت اور پختگی و عظمت شان میں فوقیت دے جانے کی کوشش کی گئی ہے۔

گو لال قلعہ اور شاہی مسجد وغیرہ عمارات شاہی اپنی جگہ بے نظیر اور قابل دید ہیں۔ تاہم نئی دہلی کی شاہی عمارات بھی زمانۂ حال کی پختگی اور صحت کے لحاظ سے کچھ کم حیرت انگیز نہیں ہیں۔

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ ۲۰ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء

مخلوط انتخاب کے متعلق

آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا جواب

آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا اجلاس پٹنہ میں زیر صدارت ڈاکٹر مونجے منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل رزولیوشن کے ذریعہ مسلم لیڈروں کے مشترکہ انتخاب کے پیش کردہ شرائط کا جواب دیدیا گیا۔

جلسہ مہاسبھا ڈاکٹر مونجے کی زیر صدارت منعقد ہوا تو جب کہ خود جناب صدر پیش کریں وہ جواب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا تھا ہم کو ہندوؤں کی اس ذہنیت پر افسوس ہے۔ اور خدا سے دعا کرتے ہیں کہ ہندو لیڈروں کے دل میں اصلی حب الوطنی پیدا کرے ہم اس رزولیوشن کو ذیل میں درج کرتے ہیں اور آئندہ اس پر تبصرہ کریں گے۔ (ایڈیٹر)

پٹنہ ۱۸ اپریل کافی رات گئے ۸½ بجے سبجکٹس کمیٹی میں ایک پرزور مباحثہ کے بعد مشترکہ حلقہ انتخاب کے متعلق مندرجہ ذیل رزولیوشن پر اتفاق رائے ہوا اور صدارت کی جانب سے پیش ہوگا۔

اگرچہ اس رزولیوشن کی تصدیق کرتے ہوئے جو ہندو مہاسبھا کے نویں اجلاس کے موقعہ پر فرقہ وارانہ نیابت کے اصول کے متعلق پاس کیا گیا تھا مہاسبھا اس بات کے لیے تیار ہے کہ ایسی تجاویز پر غور کرے جو ہندو مسلمانوں کے ان سیاسی اختلافات سے متعلق ہوں جو مجالس مقننہ میں انکی نمایندگی سے تعلق رکھتے ہیں۔ مگر (۲) ان باتوں کو پیش نظر رکھ کر کہ (الف) مسلمانوں کی جماعت نے من حیث المجموع ان تجاویز کی تصدیق نہیں کی ہے جو بعض مسلمان لیڈروں نے گذشتہ مارچ میں دہلی میں جمع ہو کے پیش کی ہیں اور جماعت مسلمانان میں بعض مقامات پر اس کا اثر الٹا ہوا ہے اور اس سے اظہار ناراضی کیا ہے۔ (ب) یہ کہ مسلمان لیڈروں کے اعلان کے مطابق یہ تجاویز ان مسلمان جماعتوں میں ناقابل قبول رہ سکتی ہیں جن کا حوالہ دیا گیا ہے اور (ج) یہ کہ مسٹر جناح نے کہدیا ہے کہ ان تجاویز کو یا تو بحیثیت مجموعی بلا ترمیم و تنسیخ کے منظور کیا جا سکتا ہے یا بحیثیت مجموعی رد کیا جا سکتا ہے مہاسبھا محسوس کرتی ہے کہ اس موقع پر کوئی قطعی رائے ان تجاویز کی مجموعی حیثیت پر ظاہر کرنا مفید مطلب نہ ہوگا۔

(۳) مہاسبھا ایسی ہر کوشش کو برا خیال کرتی ہے جو کسی خاص فرقہ کو اکثریت دینے کے لیے ایک نئے صوبہ کی مجلس مقننہ قائم کرنے کے متعلق کیجائے۔ مہاسبھا کی رائے میں نئے صوبہ یا نئی مجلس مقننہ بنانے کے سوال پر اگر ضرورت ہو تو مشترکہ یا جداگانہ انتخاب کے مسئلہ سے علیحدہ کر کے اور خود انکی اپنی نوعیت کے مطابق غور کیا جا سکتا ہے۔ (۴) مندرجہ بالا باتوں کو پیش نظر رکھ کر ہندو مہاسبھا کی یہ رائے ہے کہ یہ معاملہ ابھی آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے بحث و غور کے لائق نہیں ہے مہاسبھا کی رائے میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اس موقعہ پر کوئی فیصلہ قبل از وقت اور نقصان رساں ہوگا۔

(۵) مگر مہاسبھا بحث کی بنیاد کیلیے مندرجہ ذیل اصول پیش کرتی ہے (الف) تمام مجالس مقننہ میں مشترک حلقہائے انتخاب ہوں ایک مقررہ وقت تک کے لیے جسے دونوں فریق مقرر کر دیں تمام مجلس مقننہ میں نشستوں کی تخصیص ہو اور اس تخصیص میں نمایندگی کی بنیاد مثلاً آبادی، رائے دہندوں کی تعداد یا ادائگی ٹکس سب جگہ یکساں ہو (ب) تمام صوبوں میں شرائط داخلہ یکساں ہوں (ج) ایسے حقوق اور رسم و رواج کا آئینی تحفظ جو مذہبی ہیں یا مذہبی خیال کیے جاتے ہیں۔ مہاسبھا مجلس عاملہ سے درخواست کرتی ہے کہ وہ ایک سب کمیٹی اس غرض سے مقرر کرے کہ وہ ہندو جماعت کے مختلف فرقوں کی مختلف صوبجات سے اس مسئلہ پر رائے معلوم کرے اور قطعی تجاویز بنادے اور پھر ان پر مسلمان لیڈروں سے تبادلہ خیال کرے اور جب نتیجہ پر پہونچے اس کی اطلاع آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے سامنے بغرض تصدیق پیش کرے۔

(بقیہ صفحہ ہذا کالم ۲)

۴۵ اسی روز شب کو عملہ دفتر خزانہ و دیگر حضرات نے مسٹر مور صاحب کو اسٹیشن پر دلی تپاک کے ساتھ رخصت کیا صاحب موصوف بمبئی ہو کر عازم انگلستان ہو گئے۔"

میونسپل خبریں

میونسپل بورڈ کانپور نے ایک جدید سبزی منڈی بنانے کے لیے اسکیم بنانا طے کیا ہے جو ہالسی روڈ کے قریب ہو گی۔

نہ معلوم بورڈ کو جدید سبزی منڈی کی کیوں ضرورت محسوس ہوئی؟

صدر بازار میں پانی کی عرصہ دراز سے شکایت چلی آتی ہے اور واٹر ریٹ دیکر بھی وہاں کی پبلک پانی کی تکلیف برداشت کر رہی ہے۔

شکر ہے کہ حال میں بورڈ نے اس طرف توجہ کی اور اس کے لیے ایک اسکیم منظور کی گئی ہے مگر دیکھیے یہ اسکیم کب پوری ہوتی ہے؟ کہیں طفل تسلی تو نہیں۔

بورڈ نے گورنمنٹ یا کسی بنک سے ۳ لاکھ روپیہ قرض لیکر ناکر روڈ کو اسفالٹ سے بنانے کیلیے ایک اسکیم منظور کی ہے اس روپیہ سے کئی سڑکیں رفتہ رفتہ بنائی جاوینگی۔

ایک خوفناک حادثہ

بچہ حلوائی کا نواسہ مول گنج میں اپنے مکان کے اندر ۱۹ اپریل کو ۳ و ۴ بجے کے درمیان ایک آتش گیر مادہ کا گولہ تیار کر رہا تھا کہ وہ پھٹ گیا اور حلوائی کی گردن و ہاتھ وغیرہ کٹ گئے اور وہ فوراً مر گیا اور اس کی چھوٹی بہن جو اس کے پاس تھی وہ بھی بری طرح زخمی ہوئی اور اس کی حالت خوفناک ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ گولہ کی آواز نہایت شدید اور خوفناک تھی اور آواز کی شدت بہت دور تک لوگوں کو سنائی دی لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ عموماً نعل وغیرہ کی آواز اس قدر خوفناک نہیں ہوتی گولہ کے پھٹنے کی وجہ سے مکان شق ہو گیا اور مکان کا بارجا فوراً زمین پر آ رہا یہ بھی سنا جاتا ہے کہ گولے میں بعض ایسی چیزیں نکلی ہیں جو عموماً آتش گیر مادہ کے گولے میں نہیں ہوتیں خلاصہ یہ کہ لوگ اس آتش گیر مادہ کے گولہ کو غیر معمولی سمجھتے ہیں۔

ہم کو امید ہے کہ پولیس کافی تحقیقات کرے گی۔

ملازمین میونسپل بورڈ صوبہ کی کانفرنس

اس کانفرنس کا اول اجلاس ٹاؤن ہال کانپور میں ۱۶ و ۱۷ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء کو زیر صدارت مسٹر مسعود الحسن ایم ایل سی و سابق چیرمین میونسپل بورڈ مرادآباد منعقد ہوا صوبہ کی ۸۶ میونسپلٹیوں میں سے صرف ۲۵ میونسپلٹیوں نے اپنے قائم مقام بغرض شرکت بھیجے اور بقیہ اہم میونسپلٹیوں نے صرف ہمدردی کے تار و خطوط پر اکتفا کی مختلف میونسپلٹیوں میں سے آئے ہوئے عہدہ داران میں خاص طور پہ قابل ذکر حضرات مندرجہ ذیل ہیں مسٹر سنہا اگزیکیٹو افسر کانپور، سکریٹری صاحبان اناؤ، باندہ، اورئی، (اٹاوہ، آگرہ، لکھنؤ)، بہرائچ، کاشی پور، مظفرنگر، ہاتھرس اور سیتاپور۔

اہل شہر اور ممبران میونسپل بورڈ نے اس کانفرنس میں قطعی دلچسپی نہیں لی جو قابل افسوس ہے آئندہ ہفتہ میں ہم پوری کارروائی ہدیہ ناظرین کریں گے

آئینہ کانپور

امن و امان کے انتظامات

کانپور میں بھی رہ رہ کر فرقہ وارانہ جذبات ابھرتے ہیں اور بعض ناعاقبت اندیش اور دشمن ملک و قوم اس فکر میں لگے ہوئے ہیں کہ کسی طرح کانپور کے نام پر بھی کلنگ کا ٹیکا لگ جائے مگر شکر ہے کہ فریقین کا سمجھدار طبقہ اس کی برابر روک تھام کیے ہوئے ہے اور کانپور کی عام پبلک بھی امن و امان کے برکات کو محسوس کرتی ہے۔

کانگریس کے جلوس کے سلسلہ میں مول گنج کے چوراہے کی مسجد کے پاس ہندو مسلمانوں میں تصادم ہوتے ہوتے رہگیا خدا کا شکر ہے کہ اس جلوس میں ہمارے شہر کے مشہور قومی رہنما مسٹر گنیش شنکر ودیارتھی ایم ایل سی اڈیٹر پرتاب موجود تھے ورنہ حالات بد سے بدتر ہو جاتے آپ نے نہایت ہمت و جرأت سے کام لے کر جلوس کو قابو میں کیا اس دفعہ ودیارتھی جی کی شخصیت کی بدولت کانپور فساد کے اندوہناک واقعات سے محفوظ رہا۔

حالات کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے مسٹر اے سنرو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے نہایت دانائی سے کام لیکر یہ فیصلہ کیا ہے کہ شہر میں خاص انتظامات کیے جائیں چنانچہ شہر کے مختلف ناکوں پر سوار پولیس اور آرمی پولیس تعینات کی گئی ہے اور وہ برابر گشت کرتی رہتی ہے۔

اسی سلسلہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر نے مندرجہ ذیل حکم بھی اردو ہندی میں پبلک کی اطلاع کے لیے تقسیم کرایا ہے۔

اطلاع عام

چونکہ آج کل شہر کانپور میں کئی واقعات ایسے ہو گئے ہیں جنمیں غیر ذمہ دار اشخاص نے مذہبی و دیگر جلوسوں میں خلل اندازی کی ہے اور ان پر پتھر پھینکے ہیں لہذا بغرض آگاہی عوام یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ آیندہ اس قسم کے رویہ کے متعلق نہایت سخت قانونی تدارک کیا جائیگا۔ (دستخط) اے سنرو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور

ہم صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اس عاقلانہ اور مدبرانہ فیصلہ کی تعریف کریں گے اور ہم کو امید ہے کہ آپ کی موجودگی میں کانپور ہر آفت سے محفوظ و مامون رہیگا۔

یتیم خانہ اسلامیہ

یتیم خانہ اسلامیہ کا انتظامیہ جلسہ ۱۳ اپریل کو بعد نماز مغرب زیر صدارت جناب خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب منعقد ہوا ڈاکٹر عبدالکریم صاحب (سابق سکریٹری) و منشی تجمل حسین صاحب (ممبر انتظامیہ و جوائنٹ سکریٹری) کے استعفی پیش ہو کر بالاتفاق پاس ہوئے ہم کیا منشی تجمل حسین صاحب سے استعفی کی وجہ دریافت کر سکتے ہیں؟

یتیم خانہ اسلامیہ کا عام جلسہ آخر اپریل تک ہونے کی خبر ہے ہم کو امید ہے کہ موجودہ کارکنان پبلک کو اس کا پورا موقع دیں گے کہ وہ جلسہ کی کارروائی میں حصہ لے سکیں اور اس کی کوشش کریں گے کہ زائد سے زائد مسلمان اس کے ممبر بن کر رائے دیں اور مجلس انتظامیہ کو منتخب کریں۔

رخصتی پارٹی

مسٹر پی جے مور صاحب ڈپٹی کلکٹر کانپور میں آٹھ سال سے تھے اب آپ سات ماہ کی رخصت پر ولایت تشریف لے گئے اسی سلسلہ میں بابو کشن لال صاحب خزانچی کی ایک مراسلت بغرض اشاعت آئی ہے جسکو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:-

"صدر خزانچی صاحب اور عملہ دفتر خزانہ کانپور ۱۱ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء کی شام کو اپنے ہر دلعزیز ڈپٹی کلکٹر و مہتمم خزانہ مسٹر پی جے مور صاحب کے الوداعی موقعہ پر ایک فوٹو گروپ میں شرکت کے لیے گورنرائن کھتری اسکول میں مجتمع ہوئے صاحب موصوف گذشتہ آٹھ سال سے اسی ضلع میں تعینات رہے اور اب سات ماہ کی طویل رخصت پر ہندوستان سے باہر تشریف لے جا رہے ہیں۔ فوٹو گروپ کے بعد ایک گارڈن پارٹی بھی دیگئی جسمیں ضلع کے جملہ ڈپٹی کلکٹر صاحبان کے علاوہ اسپشل مجسٹریٹ رائے بہادر بابو بہاری لال صاحب نائب تحصیلدار صاحبان اور کلکٹری کا وہ عملہ بھی شریک تھا جنھوں نے فوٹو گروپ میں شرکت کی تھی ۴۵

ڈاکٹر کچلو کے اخراج کا حکم

ریاست اندور کی وزارت کی طرف سے

نقل رزولیوشن کابینہ نمبر ۶۱۵ مورخہ ۹ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء (مہر)

مضمون: برجسٹرار ہائی کورٹ کا مکتوب نمبر ۲۰۱۵ مورخہ ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء جس کے ہمراہ ڈاکٹر سیف الدین کچلو بی، اے، پی، ایچ، ڈی، بیرسٹر ایٹ لا کی اصل درخواست مورخہ ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء شامل ہے جس میں ریاست اندور کے اندر بطور ایک ہائی کورٹ وکیل کے مقدمات کی پیروی کی اجازت طلب کی گئی ہے۔

حکم ڈاکٹر سیف الدین کچلو کے گذشتہ واقعات کے متعلق جو تحقیقات کی گئی تھی اس سے معلوم ہوا ہے کہ وہ ایک سرگرم شورش پھیلانے والے ہیں وہ کم سے کم دو مرتبہ جیل میں جا چکے ہیں اور انکی کارگزاریوں کا نتیجہ اکثر کسی نہ کسی قسم کی ابتری کی صورت میں نکلا ہے گذشتہ فروری کے بلوہ کے بعد ڈاکٹر کچلو دو مرتبہ اندور آئے اور ایک ہائی کورٹ کے وکیل کے طور پر اپنے نام کے اندراج کی درخواست دی حکومت کے پاس اس بات کے باور کرنے کیلیے معقول وجوہ ہیں کہ جتنے عرصہ سے وہ یہاں ہیں انھوں نے فتنہ انگیز خیالات اور جھوٹے بیانات کی اشاعت کی ہمت افزائی کی ہے ہندوؤں اور مسلمانوں میں مخاصمانہ خیالات بڑھانے کی کوشش کی ہے اور مسلمانوں کو ابھارا ہے کہ حکومت کی پرواہ نہ کریں اور قانون شکنی کریں۔

اس ریاست میں ہندو مسلمانوں کے تعلقات مخلصانہ رہے ہیں اور حال کے فسادات کا بھی دونوں جماعتوں کے پرانے اور معزز افراد پر کوئی اثر نہیں پڑا ہے مگر حکومت کو واقف ہے کہ دونوں فرقوں میں کچھ عرصہ سے بیرونی اثرات کام کر رہے ہیں اور ان میں نزاع کرانے کی اور حال میں کشیدگی کو زیادہ کرنے کی کوششیں چپکے چپکے مگر ایک نظم کے ساتھ جاری کا ہیں جاہل اور دیوانے اشخاص کے لیے یہ بالکل آسان ہے کہ شورش پھیلانے والوں اور فتنہ انگیز پروپیگنڈا کرنے والوں کے بہکانے میں آجائیں اور حکومت کا یہ فرض ہے کہ اپنی رعایا کو اس قسم کے اثرات سے محفوظ رکھے جو دوامی خطرہ کا باعث ہیں اور امن و قانون قائم رکھنے کے راستے میں اور فرقہ وارانہ دوستی اور اتحاد از سر نو پیدا کرنے کی راہ میں حائل ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر کچلو اور بعض دیگر اشخاص اس قسم کا تخریبی پروپیگنڈا کرتے رہے ہیں اور اس لیے انھیں ہائی کورٹ کے وکیل کے طور پر درج رجسٹر کرنے کیلیے ایک موزون شخص نہیں خیال کیا جاسکتا۔

اسی سبب کی بنا پر انھیں حکم دیا گیا ہے کہ فوراً ریاست چھوڑ دیں اور حکومت کی اجازت کے بغیر پھر ریاست میں نہ آئیں۔

نمبر ۳۱۷۲ از دفتر چیف سکریٹری اندور - مورخہ ۹ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء

نقل حکم ڈاکٹر سیف الدین کچلو بی۔ اے پی۔ ایچ ڈی بیرسٹر ایٹ لا کو برائے اطلاع وتعمیل مرسل ہے۔

انھیں حکم دیا جاتا ہے کہ وہ ایسے وقت پر ایسی جگہ سے اور ایسی سمت میں روانہ ہو جائیں کہ جیسی ہدایت انھیں اس افسر سے ملے جو یہ حکم ان تک پہونچائیگا۔

حسب الحکم دستخط جی آر تاپے چیف سکریٹری وزیر اعظم (مہر عدالت)

دوسرا حکم ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند کیطرف سے

چونکہ میں ڈاکٹر سیف الدین کچلو کے خلاف ایک حکم زیر دفعہ نمبر ۱۱ قانون برائے انتظامات اندور رزیڈنسی بازار جس کا نفاذ حکومت ہند کے محکمہ جات خارجہ و سیاسی کے اعلان نمبر ۲۵۱۳ آئی، پی، مورخہ ۸ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء کے ماتحت ہوا تھا جاری کرنا ضروری خیال کرتا ہوں جس سے انھیں اندور کے رزیڈنسی بازار کے خارج کیا جائے میں بنا بر آن بہ اعلان مذکور الصدر ڈاکٹر سیف الدین کچلو کیلیے جاری کرتا ہوں جسمیں انسے چاہا گیا ہے کہ اگر وہ مذکورہ بازار کی حدود میں ہوں تو رزیڈنسی بازار سے خود آپ چلے جائیں اور انھیں منع کیا گیا ہے کہ ان بازاروں میں بلا میری اجازت پھر نہ داخل ہوں۔

دستخط (ایجنٹ گورنر جنرل روسط ہند)

ہندو سنگھٹن کی ضرورت

لالہ لاجپت رائے کی تازہ تقریر

کلکتہ ۱۳ اپریل آج شام کو لالہ لاجپت رائے نے البرٹ ہال میں ہندو سنگھٹن کی ضرورت کے موضوع پر تقریر کرتے ہوے کہا کہ آپ کو فیصلہ کرنا پڑے گا کہ یا تو آپ ہندوستان میں بحیثیت قوم فنا ہوجائیں اور اپنی اس تہذیب و تمدن کا جو کہ آپ کیلیے بجا طور پر سرمایہ ہزار ناز ہے جنازہ نکال دیں یا ہمت و جرأت کے ساتھ موجودہ خطرہ کا مقابلہ کریں اگر موجودہ ذہنیت جاری رہی تو ہندوؤں کی قومی تہذیب و مذہبیت معدوم ہوجائیگی کیا آپ اس کو فنا ہوتے دیکھ کر ہاتھ پاؤں نہ ہلائینگے؟ ہندو جاتی پر ذاتوں کی تقسیم در تقسیم کی لعنت مسلط ہے اب وقت ہے کہ ایک مرکزی جمعیت قائم ہو جو قوم کے منتشر اجزا کو ایک مشترکہ میدان پر اکٹھا کردے تاکہ وہ اپنے حقوق کی حفاظت اور قومی اور فرقہ وار مقاصد نہیں ہیں۔

البتہ جو لوگ اس مذہب کو مانتے ہیں انکو میں متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ انکے خلاف کی حمایت کریں جو لوگ ہندو مذہب کو نہیں مانتے انسے مجھے کچھ کہنا نہیں تبلیغی جماعتیں سرگرمی کے ساتھ کام کر رہی ہیں دماغ زر و مال اور تنظیم کی قوتیں تمہاری جمعیت کو منتشر کرنے اور تمہاری طاقت پر غلبہ حاصل کرنے کیلیے کار فرما ہیں ان حالات میں خاموش رہنا اس امر کا مرادف ہے کہ آپ مخالف قوتوں کے لیے کھلا میدان مہیا کر رہے ہیں تاکہ وہ بہتی جلی آئیں اور تہیت کچل ڈالیں مگر بنگال کے بعض حصوں میں تو گذشتہ پچاس سال سے یہی صورت حالات قائم رہی ہے اس میں شک نہیں کہ بعض مواقع پر بنگال نے اپنی شجاعت و مردانگی کا ثبوت پیش کیا ہے لیکن کچھ عرصہ سے ہندو بنگالی اس غلط فہمی میں مبتلا ہو رہے ہیں کہ ہندو مذہب غافل اور خاموش رہنے اور ذلت و توہین برداشت کرتے رہنے کا نام ہے اس غلط فہمی نے موجودہ افسوسناک صورت حالات پیدا کر دی ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ بنگال کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین کشیدگی موجود نہیں ہے اور مجھے تعجب ہے کہ یہ بیان ان لوگوں کی طرف سے صادر ہوا ہے جن سے حالات کے متعلق بہتر واقفیت کی توقع ہے ہندوستان میں کئی صدیوں سے نزاع ہندو مسلم قائم ہے۔ میثاق بنگال و میثاق لکھنؤ اس حقیقت کے شواہد ہیں اب تک جو علاج تجویز کیے گئے ہیں وہ مرض سے بھی بدتر ثابت ہوے ہیں اس علاج سے جسم سیاسیات میں مسموم عنصر سرایت کر گیا ہے واقعات سے آنکھیں بند نہیں کرنی چاہئیں ہندو سنگھٹن کی تحریک اسی بیداری کا نتیجہ ہے ہم اسی معنی میں جارحانہ کارروائی نہیں کرنا چاہتے کہ دوسری قوموں کو ان کے جائز حقوق و مفاد سے محروم کر دیا جائے لیکن اگر اپنے حقوق و مفاد پر اصرار کرنا جنگجوئی سے تعبیر کیا جائے تو میں جنگجو ہوں ہم کسی قوم کو اس کے مذہبی حقوق سے محروم نہیں کرنا چاہتے لیکن ہم اپنے حقوق پر حملے بھی خاموشی کے ساتھ برداشت نہیں کر سکتے اگر تمہیں زندہ رہنا مطلوب ہے تو یہ ذہنیت پیدا کرو اپنے حقوق کو پامال ہوتے دیکھ کر خاموش رہنا میری رائے میں بزدلی اور خودکشی ہے تمہیں چاہیے کہ اپنے مفاد کو پہلے ہندو ہونے کی حیثیت سے اور اس کے بعد قوم ہونے کی حیثیت اور بعض اوقات فات دونوں حیثیتوں سے ملحوظ رکھو لیکن محض جنگجوئی کی تحقیر کرنے سے تم بچ نہیں سکتے اپنے حقوق کی حفاظت کے لیے جنگجو ہونا جرم نہیں ہے سنگھٹن کا مقصد چھوت چھات کا ازالہ اور مسلمانوں کو شدھ کرنا ہے میری رائے میں یہ تحریک معاندانہ نہیں ہے ہندو مذہب کو بھی اشاعت کا ویسا ہی حق حاصل ہے جیسا کہ دنیا کے دیگر مذاہب کو حاصل ہے یہ لغویات ہے کہ ہندو مذہب کا پیغام دنیا کو پہونچایا جا سکتا ہے لیکن ہندوستان کے باشندوں تک نہیں پہونچایا جا سکتا میں نے ساری دنیا میں آوارہ گردی کی ہے لیکن یہ میرا مخلصانہ عقیدہ ہے کہ دنیا بھر کی کسی تمدن اور کسی تہذیب کو روحانیت اور سائنس سے اس قدر مطابقت حاصل نہیں ہے جتنی ہندو تہذیب کو ہے مجھے پورا یقین ہے کہ وہ دن آنے والا ہے جب دنیا آپ کے پاس تمدن کا سبق سیکھنے آئیگی بشرطیکہ آپ اس وقت تک زندہ رہے لیکن اگر آپ اس سے پہلے ہی حوالہ فنا ہوگئے تو وہ دن کبھی نہ آئے گا ابھی ہم میں زندگی باقی ہے کامیابی ہو یا شکست لیکن ہم کو کشمکش حیات میں جد و جہد کیے بغیر فنا نہیں ہونا چاہیے۔

مسٹر پرافلا چندر رائے نے جو جلسہ کے صدر تھے کہا کہ کئی صدیوں سے ہندوستان کے ہندو اور مسلمان بالکل امن اور محبت سے زندگی بسر کرتے رہے لیکن اب ایسا اختلاف رونما ہوگیا ہے کہ سوراج ایک خواب و خیال بنکر رہ گیا ہے۔ شاید اب پچاس سال تک سوراج کی کرن نظر نہ آئیگی۔

عبدالرشید کی اپیل

دہلی ۱۵ اپریل سوامی شردھانند کے قتل کے ملزم عبدالرشید کی اپیل لاہور ہائی کورٹ میں داخل ہوچکی ہے معلوم ہوا ہے کہ اپیل کی سماعت ۲۴ اپریل کو ہوگی۔ چودھری ظفر اللہ اور مسٹر سلیم پیروی کرینگے اس بنا پر الہ آباد سے کسی انگریز بیرسٹر کے آنیکی توقع ہے اور ان کے ساتھ لاہور کے بھی ایک دو مشہور بیرسٹر ہوں گے۔

بیرونیات

احرار چین کے نام دول غیر کا الٹی میٹم

لندن ۱۱ اپریل امریکہ، برطانیہ، فرانس، اطالیہ، اور جاپان کی حکومتوں نے احرار چین کے نام ایک نوٹ بھیجا ہے جس میں یہ خواہش کی گئی ہے کہ مجرموں کو سزا دی جائے، قوم پرور دروں کے کمانڈر انچیف معافی مانگے، اور جو مالی نقصانات ہوئے ہیں اس کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

چین کی طرف سے الٹی میٹم کا جواب

کنیٹن ۱۲ اپریل بیان کیا جاتا ہے کہ چینی قوم پرست وزیر خارجہ مسٹر چین پانچ غیر ملکی حکومتوں کے مکتوبات کا جو نانکن کے واقعات کے سلسلہ میں مطالبہ معاوضہ کے متعلق ہیں علیحدہ علیحدہ جواب دیں گے۔ برطانیہ و امریکہ کو جو جوابات ملیں گے ان میں غیر ملکیوں پر حملوں اور ان کے قتل کا ذکر نہ ہوگا بلکہ ان پر یہ الزام لگایا جائے گا کہ انھوں نے گولہ باری کر کے شہریوں کو لقمہ اجل بنایا اور ان کے مکانات تباہ و برباد کر دیے۔ اطالیہ و فرانس کو معاوضہ دینے پر رضامندی ظاہر کی جائیگی قیاس کیا جاتا ہے کہ جاپان سے مصالحانہ سلوک کیا جائے گا تاکہ وہ برطانیہ و امریکہ کا ساتھ چھوڑ دے۔

چین میں بدامنی

شنگھائی ۱۸ اپریل چینی ایسوسی ایشن شنگھائی نے ایک اعلان چین میں اشتراکیت کے اثرات کے متعلق شائع کیا ہے اسمیں لکھا ہے کہ لاکھوں چینی بھوکے مر گئے یا قتل ہو گئے بہت سے کارخانے بند ہو گئے اور ہزاروں کا دیوالہ نکل گیا مذہبی رسومات جبراً بند کیجا رہی ہیں مزدوروں کے لیڈروں نے بہت کچھ جمع کر لیا ہے۔

ہندوستان

لالہ لاجپت رائے کی تازہ گل افشانی

کلکتہ ۱۲ اپریل اسٹیٹسمین کے نمائندے سے انٹرویو کے دوران میں لالہ لاجپت رائے نے کہا کہ ہندوستانی قومی پالیسی کے مستقبل کا انحصار برطانوی حکومت کے رویہ اور رائل کمیشن کے فیصلہ پر ہے افسران اعلی کو چاہیے کہ وہ اس بات کو نوٹ کر لیں انھوں نے اس پر مزید اضافہ کرتے ہوئے کہا کہ کسی حالت میں بھی ہندوستان کی موجودہ حالت موجودہ صورت میں قائم نہیں رہ سکے گی چین ترقی کر رہا ہے اور ہندوستان میں بھی اس کے اثرات ظاہر ہو رہے ہیں اگر ہندوستانی برطانوی تدبر سے ناامید ہو گئے تو وہ بالکل آزردہ خاطر ہو جائیں گے اور کوئی نہیں جانتا کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ لالہ جی نے متحدہ انتخابات کے متعلق کہا کہ وہ فرقہ وارانہ نمائندگی کے اصول کے مخالف ہیں خواہ وہ کسی شکل و صورت میں کیوں نہ ہو لیکن اگر ان کے مسلمان اہالیان وطن فرقہ وارانہ نمائندگی کچھ عرصہ کیلئے چاہتے ہیں تو انکو اسمیں کچھ اعتراض نہ ہوگا ان کو افسوس ہے کہ مسلمان اس مسئلہ کے متعلق ہندوؤں سے متفق نہ ہو سکے۔

ناگپور کے قومی ہفتہ میں ننگی تلواروں کے ساتھ جلوس

ناگپور ۱۴ اپریل جلیانوالہ باغ کے شہیدوں کی یاد میں ہر سال کی طرح قومی ہفتہ منایا گیا اور ایک عظیم جلسہ میں پبلک تقریریں کی گئیں کھدر کی فروخت کی گئی نیز چھوت کی کتائی کا مقابلہ ہوا اچھوتوں کو عام سبھا میں مدعو کیا گیا جہاں ان میں پان سپاری تقسیم کیا گیا اور آخری دن قومی جھنڈوں اور ننگی تلوار کے ساتھ جلوس نکالا گیا۔ جلوس ایک پبلک جلسہ میں بالاختتام ہوا مسٹر سید اللہ جلیہ

اس جلسہ کے صدر قرار پائے اور فیصلہ کیا گیا کہ بنگال کے نظربندوں کی رہائی حاصل کرنے کیلئے قانون اسلحہ اور قانون آتش گیر مادہ جات کے متعلق عوام سول نافرمانی کریں۔

علیگڑھ میں امن وامان

علیگڑھ ۱۵ اپریل آب علیگڑھ میں کامل امن وامان ہے شہر کی تمام دوکانیں نیز فساد زدہ رقبہ کی دوکانیں اب کھول دی گئی ہیں مجروحین اچھے ہو کر شفاخانہ سے گھر بھیج دیے گئے بجز ان آٹھ زخمیوں کے جن کے شدید زخم آ گئے تھے وہ ابھی تک شفاخانہ میں ہیں لیکن ان کے زخم تیزی سے مندمل ہو رہے ہیں۔ ڈسٹرکٹ بورڈ نے اپنے کل کے اجلاس میں اس امر کا فیصلہ کیا ہے کہ گاڑیوں کے اڈے بطور ٹھیکہ دیے جائیں۔

بنگال صوبہ کانفرنس کا اجلاس

پوناپلیا کے حادثہ کے متعلق ایک تحقیقاتی کمیٹی کا تقرر

کلکتہ ۱۷ اپریل بنگال پراونشیل کانفرنس نے بمقام ماجود (بادرہ) کے اجلاس میں سیاسی اسیران بنگال کے تاہنوز رہا نہ کرنے کے متعلق ایک زبردست صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ برطانیہ مقاطعہ مال کی پرزور تحریک کی گئی نیز اس بات کی سفارش کی گئی کہ ایک تحقیقاتی کمیٹی کا تقرر عمل میں لایا جائے جو پونابلیا (باریسال) کے حادثہ فاجعہ کی تحقیقات کرے نیز یہ تجویز بھی پاس کی گئی کہ بنگال کانگریس کمیٹی کی دو مخالف جماعتوں کے لیڈروں کے اختلافات کا تصفیہ کرنے کیلئے مستقبل قریب میں ایک مشورہ جلسہ منعقد کیا جائے۔

مسلم لیگ پنجاب کا اجلاس

لاہور ۱۹ اپریل۔ دہلی میں مسلم لیڈروں نے مشترکہ انتخاب کے متعلق جو تجویز پیش کی ہے اس پر غور کرنے کیلئے پنجاب مسلم لیگ کا اجلاس یکم مئی کو لاہور میں منعقد ہوگا

مہاتما گاندھی دو ماہ تک آرام کرینگے

بنگلور ۱۲ار مہاتما گاندھی ۲۰ر ماہ حال کو نانا ہی ہل مین پہونچ جائینگے وہان آپ دو ماہ تک آرام کرینگے ہز ہائینس مہاراجہ صاحب میسور نے اپنا بنگلہ مہاتما جی کے قیام کے لیے پیش کیا ہے۔

ہردوار مین کمبھ کے اشنان کا دن

ہجوم کی کثرت

ہردوار ۱۳ اپریل کل ہزارہا جاتریون نے ہرکی پوڑی پر کمبھ کا آخری اشنان کیا رات کے نو بجے تک بے اندازہ ہجوم کی کثرت رہی یورپین حکام سیوا سمتی کے خدام اور پولیس والے ۱۲ اپریل کی نصف شب سے لیکر ۱۳ اپریل کے ۹ بجے رات تک ۲۴ گھنٹہ اپنی اپنی ڈیوٹی پر کھڑے رہے۔

سادھون کے طویل جلوس نے حکام کو مجبور کر دیا کہ وہ کئی گھنٹون تک جاترلون کو روکے رہین متعدد جاتری ۲۴ گھنٹے کے بعد اپنی اپنی قیام گاہ پر پہونچے کل رات نہانے کے بعد جس قدر ممکن ہوسکا لوگ ریل گاڑیون مین گھرون کو روانہ ہوگئے اور ہر ۲۰ منٹ کے بعد اسپشل گاڑیان روانہ ہو رہی ہین۔

رائے راجیشور بلی وزیر اور امپرومنٹ ٹرسٹ لکھنو کے انجنیئر نے تمام تنگ جگہون کا معائنہ کیا رائے صاحب کی یہ زبردست رائے ہے کہ ہرکی پوڑی کو مزید وسعت دی جائے نیز تنگ راستون کو وسیع کیا جائے پنڈت مالویہ نے اس بات کا وعدہ کیا ہے کہ وہ آٹھ لاکھ روپیہ توسیع کے لیے جمع کردینگے

گذشتہ شب کو ایک لاکھ آدمیون نے ایک کھلے میدان مین رات بسر کی ہجوم کی کثرت کا اندازہ لگانا مشکل ہے ہوٹل والون نے لوگون کو ہوٹل مین داخل کرنے سے انکار کردیا۔

آخری اطلاع مظہر ہے کہ آج صبح سات بجے تک ۵۵ آدمی جنمین زیادہ تر عورتین شامل ہین انبوہ مین دبکر مرگئے اور ایک کثیر تعداد زخمی ہوگئی

دو مسلمان مصورون کو اس جرم مین ماخوذ کیا گیا کہ انھون نے خلاف قانون ہرکی پوڑی کے فوٹو لینے کی کوشش کی تھی ان کا مقدمہ زیر سماعت ہے

آج بیرداگی اور برا گی اکھاڑے کے درمیان اس بات پر جھگڑا شروع ہوگیا کہ کل کمبھ کے روز ان دونون مین سے کس فریق کو پہلے نہانے کا حق حاصل ہے گورنر کو مذکورہ بالا امر کے متعلق وائرلیس برقی پیغام بھیجا گیا۔ حکام نے برہم کُنڈ کی چیف مجسٹریٹ مقرر کی اور استعمال کرنیکا فیصلہ کیا ہے۔

فساد علیگڑھ

علیگڈھ ۱۲ اپریل کل جو فرقہ وارانہ فساد دن کے ۱۱ بجے شروع ہوکر دو بجے تک رہا اس مین پچیس ہندوؤن اور مسلمانون کے شدید چوٹین آئی ہین زیادہ تر لوگون کے ہلکی ہلکی خراشین اور خفیف چوٹین آئی ہین شہر کے علاقہ مین شاہراہون پر اینٹون اور پتھرون کا انبار تھا جو دونون طرف سے پھینکے گئے تھے اب تک ۲۶ آدمی گرفتار ہوئے ہین صوبہ متحدہ کی حکومت کے آنریبل ہوم ممبر آگئے ہین شہر مین اب مالکل سکون ہے۔

وہ لوگ جو فساد مین مجروح ہوئے انکی تعداد کا صحیح اندازہ چالیس کے قریب ہے اگرچہ اسمین چند مجروحین کی حالت نازک ہے۔

مسلح پولیس اور سفید پوش حضرات شہر کے ہر کونے اور موڑ پر پہرہ دے رہے ہین شہر کے معززین بھی امداد کے لیے ذاتی طور پر امن و امان کے لیے گشت کر رہے ہین۔

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کان پور سے شائع ہوا

THE SADAQAT
Cawnpore

جمالِ پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
(ام حسن تبسمی)

REGD: No. A 1424

صداقت

ہفتہ وار

اڈیٹر
خواجہ عبد السلام

قیمت سالانہ ۳ے
ششماہی ۱؍۱۲
فی پرچہ ۱؍

جلد ۵ | کان پور - چہار شنبہ ۲۷- اپریل ۱۹۲۷ء مطابق ۲۴ شوال المکرم ۱۳۴۵ھ | نمبر ۱۷

پارلیمینٹ کی تقریروں سے میں نے کیا نتائج اخذ کئے؟

لاہور کے ہفتہ وار معاصر "پیپل" مرتبہ لالہ لاجپت رائے صاحب کی ایک تازہ اشاعت میں وہ تاثرات درج ہوئے ہیں جو مسٹر الفریڈ ویلیک ایم - پی نے برطانوی پارلیمینٹ کی تقریروں سے قبول کئے ان کے بعض دلچسپ ٹکڑوں کو ہم ذیل میں اقتباس کرتے ہیں :

جب سے میں نے پارلیمنٹ میں قدم رکھا ہے میری ساری دماغی قوتیں کنسرویٹو پارٹی کی ذہنیت اور روش کے سمجھنے میں صرف ہو چکی ہیں۔ ابتک میں جن نتائج تک پہونچ چکا ہوں ان کی بنا پر میرے نزدیک اس جماعت کی پالیسی کو سمجھنے سے پہلے دو باتوں کا خیال رکھنا چاہئیے حق اور فائدہ دو ہی نقطے ہیں جو ان کے سیاسی دائرے کے مرکز ثابت ہو سکتے ہیں - ان کی پالیسی کبھی ان دو اردو ل کے حدود سے باہر نہیں جا سکتی - مثالاً روس کو لے لیجیے ہر کنسرویٹو مقرر پھیر پھیر کر یہی بیان کریگا

۱- کہ روس وہ ملک ہے جہاں ۱۹۱۹ء کے انقلاب میں کتنی ہی خونریزی ہوئی ہے -

۲ - روس نے اتحادیوں کے ساتھ جنگ عظیم میں دغا کی -

۳- حکومت سوویٹ نے اپنا قرضہ ادا کرنے سے انکار کر دیا اور یہ سب بھی اگر نظر انداز کر دیجئے تو روس کی موجودہ برطانیہ سے مخالفانہ روش کیونکر بھلائی جا سکتی ہے

ایک کنسرویٹو مقرر اور مدبر صرف یہی جانتا ہے وہ کبھی تصویر کے دوسرے رخ کو دیکھنے کی تکلیف نہ گوارا کریگا - اس سے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ ایک لمحہ کے لئے یہ بھی سوچے کہ :-

۱- غریب باشندگان روس کو ظالم زار نے کتنا ستایا ہے ،

۲- روسیوں کی فوج کتنی بے قاعدہ اور بے ترتیب تھی -

۳ - جنگ کے بعد کتنے دنوں تک ہم نے روس کے خلاف پروپگنڈا کر کے روسیوں کو اچھوت بنا رکھا تھا -

۴- سرخ روسیوں کو برباد کرنے کے لئے سپید روسیوں کی ہم نے کس قدر ہمت افزائی ہر ممکن طریقے سے کی -

۵- اطالیہ اور فرانس بھی تو اپنا قرضہ ابتک نہ ادا کر سکے یا چین کی مثال لے لیجئے کنسرویٹو مدبر کے دماغ میں صرف یہی بات آئیگی کہ :-

۱- برطانیہ عہدناموں کے بموجب آج چین میں مقیم ہے اور اس ملک سے اس کے اکثر مفاد وابستہ ہیں - اس کا فرض ہے کہ برطانوی رعایا کی جان و مال کی حفاظت کے لئے چین میں مسلح ہو رہے -

۲- چین بالکل غیر متمدن ملک ہے جہاں ابھی کل تک تو کوئی باقاعدہ فوج نہ تھی -

۳- چین میں تمام تر خانہ جنگی پھیلی ہوئی ہے اور نہ وہاں امن ہے نہ سکون ہے ،

وہ لوگ حکومت کرنا جانتے ہی نہیں اور اگر انھیں آزادی دی بھی گئی تو وہ ملک میں امن و اماں قائم نہیں رکھ سکتے -

۴- اور اصل بات تو یہ ہے کہ چین میں آگ روسیوں کی لگائی ہوئی ہے -

یہ خیالات صرف ان کے دماغ میں جاگزیں ہو سکتے ہیں لیکن وہ یہ سوچنے اور جاننے کی کبھی زحمت نہ گوارا کریں گے کہ :-

۱- جن کاغذات کو آج عہدنامہ کہا جاتا ہے وہ درحقیقت ۱۸۴۲ء اور ۱۸۵۶ء میں بزور شمشیر لکھائے گئے ہیں -

۲- زمین جو چین میں لی گئی ہے وہ سب جبر و ظلم حاصل کی گئی ہے -

۳- شنگھائی میں ہڑتالیوں اور طالب علموں پر جون ۱۹۲۵ء اور جنوری ۱۹۲۶ء میں جو گولیاں چلائی گئی ہیں وہ اگر انتہائی وحشت و بربریت کے مظاہر نہیں تو اور کیا ہیں -

۴- چین میں بیداری کی ایک لہر پیدا ہو رہی ہے اور اب باشندگان چین اپنے ملک میں خود حکومت کرنے پر تل گئے ہیں وہ اب سیاسی اقتصادی طور پر آزاد ہونا چاہتے ہیں - کہاں تک کوئی مثالیں گنائے - قدامت پسندوں کی ہر تقریر اسی ذہنیت کا مظہر ہوتی ہے -

ان قدامت پسندوں کی روش دنیا کے مزدوروں اور کاریگروں کے ساتھ وہی ہے جو روسیوں اور چینیوں سے ہے جب ایک شخص دوسروں کے حقوق کو پامال کرنے پر تلا ہوا ہے تو وہ یہ نہیں دیکھتا ہے کہ یہ کسی روسی کا ہے یا کسی چینی کسی ہندوستانی یا کسی انگریز کا - تمام دنیا کے سرمایہ دار مزدوروں کاریگروں کو لوٹنے کی قسم کھا چکے ہیں اس سے نجات پانے کی یہی صورت ہے کہ جب کبھی یہ کسی ملک پر حملہ آور ہونا چاہتے ہیں تو ہمیں مدد دینے سے انکار کر دینا چاہئیے - تمام دنیا کے سرمایہ دار - ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں ان کا مقابلہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ دنیا بھر کے عمال اپنے ایک رشتۂ اتحاد میں منسلک کریں -

ادبیات

کیفیات لایعنی

(از الست کان پوری)

اگلا سا وہ اب یتیم خانہ نہ رہا — اب مفت کا مال یہ خزانہ نہ رہا
ملّا سمجھے تھے اس کو خوانِ یغما — لیکن وہ پلاؤ کا زمانہ نہ رہا

الحق کہ ہے مدرسے کا سنجیدہ نظام — لیکن یہ خبر شہر میں پھیلی ہے تمام
حافظ کا خیال اور سید کا کچھ اور — دو ملّا ہیں نہ ہو یہ مرغی بھی حرام

۷۸۶

ہفتہ وار

صداقت

چہارشنبہ ۲۷ر اپریل سنہ ۱۹۲۷ء

مخلوط انتخاب اور ہندو سبھا

دہلی کی مسلم مجلس شوریٰ نے مشترکہ انتخاب کے متعلق جو شرائط برادران وطن کے سامنے پیش کیے تھے اُس کا جواب ہندو مہاسبھا کی طرف سے جس چالاکی کے ساتھ دیا گیا ہے اس سے ہر ایک محب وطن کو صدمہ ہوا ہوگا۔

آج ہم ہندو مہاسبھا کے جواب پر ایک سرسری نظر ڈال کر یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہندو مہاسبھا کا جواب انتہائی تنگ نظری اور خود غرضی پر مبنی ہے۔

چونکہ مسلمان مشترکہ انتخاب پر من حیث المجموع اس وقت متفق نہیں اور شرط جاتا ہے یہ کہا ہے کہ ان شرائط کو من حیث المجموع منظور یا مسترد کیا جاسکتا ہے اسلیے ہندو مہاسبھا کا یہ کہنا کہ اس پر کوئی خطی رائے ظاہر کرنا مفید مطلب نہ ہوگا حد درجہ خود غرضی پر مبنی ہے۔ کیا ہم ہندو مہاسبھا سے یہ دریافت کرسکتے ہیں کہ آخر آپ کا یہ مطالبہ کیوں ہے کہ پہلے ساری مسلم پبلک ان شرائط پر متفق ہوجائے اس کے بعد آپ اقرار یا انکار کریں اگر یہ شرائط آپ دیگر ملک کے لیے مفید ہوں تو ایمانداری کے ساتھ انکو منظور کر لیجیے اور اگر آپ ان شرائط کو ہندو قوم اور ملک کیلیے بُرے سمجھتے ہوں تو صاف صاف جواب دیجیے تاکہ مسلمان بھی اپنے دل سے قومی خیال کو نکال کے اطمینان سے غلامی کے لیے تیار ہوجاویں۔

ہندو مہاسبھا یا ہندو لیڈران کا یہ خیال کہ ان شرائط سے صرف مسلمانوں ہی کو فائدہ پہونچے گا بالکل غلط ہے اور اس خیال کو کوئی صاحب عقل تسلیم نہ کرے گا۔

دراصل ان شرائط کو پیش کرکے مسلمانوں نے اپنے تدبر اور حب الوطنی کا ثبوت دیا ہے اور اب ہندوؤں کی حب الوطنی کا امتحان ہے۔

ہندو مہاسبھا کا یہ خیال کہ محض کسی فرقہ کو اکثریت دینے کیلیے کسی نئے صوبہ کی بنیاد ڈالنا بُرا ہے اور مشترکہ انتخاب یا جداگانہ انتخاب سے علیحدہ ہوکر اس پر غور کیا جاسکتا ہے بالکل بجا ہے ہمارا بھی یہی خیال ہے کہ محض فرقہ وارانہ جذبات کی وجہ سے کسی صوبہ کو کوئی نفع پہونچانا یا اس کے مسلمہ حق سے اس صوبہ کو نقصان پہونچانا بہت بُرا ہے۔

اگر ہندو مہاسبھا کے اس اصول کے بیان کرنے کی وجہ یہ ہو کہ مسلمانوں کے شرائط میں سندھ کو بمبئی سے علیحدہ کرنا بھی درج ہے تو ہم ہندو مہاسبھا کو اس کا یقین دلانا چاہتے ہیں کہ اس کا یہ مقصد نہیں بلکہ چونکہ سندھ کو بمبئی کے ساتھ رہنے سے نقصان ہے اور اس کے مسلمہ حقوق تلف ہوتے ہیں اور اسی بنا پر کانگرس نے بھی اس کا فیصلہ کیا تھا کہ سندھ کو صوبہ بمبئی سے علیحدہ کردیا جائے لہٰذا مسلمانوں نے بھی اس شرط کو قائم رکھنا یہ اب دوسری بات ہے کہ اس ضمن میں مسلمانوں کو فائدہ پہونچے گا اور نقصان بھی اس وقت مسلمانوں ہی کو زیادہ ہو رہا ہے۔

ایک پارسی محب وطن نے سندھ کو بمبئی سے علیحدہ کرنے کے جو وجوہات ظاہر کیے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ مطالبہ محض مسلمانوں کا نہیں ہے بلکہ ہر ایک وہ شخص کہ جس کو سندھ سے محبت ہے اس کا یہ فرض ہے کہ وہ اس کے موافق آواز اٹھائے اسمیں چاہے مسلمان ہو یا ہندو یا پارسی یا کوئی قوم۔

ہندو مہاسبھا نے کانگریس پر جس بے اطمینانی کا اظہار کیا ہے وہ بھی حد درجہ افسوسناک ہے بہرحال ہر حیثیت سے ہندو مہاسبھا کا جواب حب الوطنی کے جذبات کے خلاف اور مضر ہے ہم کو امید ہے کہ ہندوؤں کا فہمیدہ طبقہ اتحاد و اتفاق کی مسلمہ ضرورت کو محسوس کرتے ہوے ملک میں اس قسم کی فیلنگ پیدا کرنے کی کوشش کریگا کہ جس سے فرقہ وارانہ جذبات ختم ہوں اور ملک میں امن و امان کی زندگی لوگوں کو حاصل ہو۔

آئینہ کانپور

مطب ہم کو یہ معلوم کرکے نہایت مسرت ہوئی کہ جناب حکیم خواجہ عبد الشکور صاحب جو ہندوستان کی مشہور درسگاہ تکمیل الطب لکھنؤ کے فارغ التحصیل ہیں اور جنہوں نے اپنے اساتذہ کی ہدایت کے مطابق سنہ ۱۹۱۳ء میں مطب کرنا شروع کیا تھا اور اس وقت سے سنہ ۱۹۲۵ء تک نہایت کامیابی کے ساتھ طبی خدمات مطب کے ذریعہ سے ادا کیں۔

اس دوران میں بہت سے ایسے مریض آپکے پاس آے جو ڈاکٹری علاج سے مایوس ہوچکے تھے مگر آپ تشخیص کے ذریعہ سے مرض کی تہ تک پہونچ گئے اور خدا نے ان مریضوں کو شفا عنایت فرمائی۔ بہت سے معرکتہ الآرا علاجوں میں آپ نے ڈاکٹروں کے مقابلہ میں کامیابی حاصل کی۔

کانپور میں طب یونانی جس کس مپرسی کی حالت میں تھی اس سے ہر ایک شخص واقف ہے مگر حکیم صاحب موصوف کی روز افزوں کامیابیوں نے طب یونانی کے مردہ جسم میں ایک نئی روح پھونک دی اور ہر ایک شخص محسوس کرنے لگا کہ طب یونانی بھی ایک مفید علاج ہے اور ایک دفعہ کانپور میں حکیم صاحب موصوف کی بدولت لکھنؤ و دہلی کا رنگ پیدا ہوگیا۔ اور وہ صاحب دولت حضرات جو طب یونانی کے قریب آنا ہی ایک گناہ سمجھتے تھے وہ حکیم صاحب موصوف سے طبی مشورے لینے لگے۔

حکیم صاحب موصوف نے اپنی خداداد قابلیت کی بدولت کانپور کے اعلیٰ طبقہ کو اپنا گرویدہ بنا لیا اور عام پبلک بھی آپ سے استفادہ حاصل کرتی رہی۔

آپ کا مطب نہایت کامیابی کے ساتھ جاری تھا کہ یکایک آپ کے سنہ ۱۹۲۵ء میں میونسپل ممبری کے قضیوں میں پڑ کر نیز دیگر وجوہات سے مطب کو بند کردیا مگر اس پر بھی بہت سے وہ خاندان جو آپ کے خاص معتقد تھے وہ آپ ہی کا علاج کرتے رہے اور مکان پر لوگ آتے رہے اور علاج کرتے رہے۔

اب آپ نے ۲۵ر اپریل سنہ ۱۹۲۷ء سے اپنی پرانی جگہ (نئی سڑک چھوٹی عیدگاہ کے سامنے) پھر مطب کرنا شروع کردیا ہے۔

ہم کو امید ہے کہ آپ کے معتقدین و نیز عام پبلک آپ سے استفادہ حاصل کرنیکی کوشش کریگی۔

میونسپل کانفرنس اول یوپی میونسپل عہدہ داران کانفرنس کی دو دن کی کارروائی میں جو تجاویز پاس ہوئی ہیں اس سے کوئی محب وطن اتفاق نہیں کرسکتا کانفرنس کا یہ مطالبہ کہ ملازمان کی اپیل کلکٹر یا کمشنر صاحبان سماعت کریں اور اسی طرح دیگر اختیارات میونسپل بورڈ کے کم کرنے کی تجاویز پر ہم ملازمان میونسپل کو مبارکباد نہیں دے سکتے بلکہ یہ تجاویز قومی نقطۂ نظر سے حد درجہ قابل افسوس ہیں اگرچہ ہم کو اس سے اتفاق ہے کہ ملازمان بورڈ کی زندگی اطمینان و آرام کی زندگی ہونا چاہیے اور یہ مطالبہ ان کا ضروری اور حق بجانب ہے اور اس مطالبہ کی ہر محب وطن تائید اور مزید تائید کرے گا۔

ہم کو امید ہے کہ ملازمان بورڈ اپنے اس نقطۂ نظر میں تبدیلی پیدا کریں گے تاکہ انکی جماعت کے علاوہ ان کو اور دیگر ہمدردان قوم کی بھی ہمدردی حاصل ہوسکے۔

میونسپل بورڈ ہم کو یہ معلوم کرکے نہایت افسوس ہوا کہ کانپور میونسپل بورڈ میں غبن کی پھر گرم بازاری شروع ہوگئی ہے اور حسابات کی بھی ردی حالت بتائی جاتی ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ڈیل ٹیکس کلرک نے ستمبر سنہ ۱۹۲۴ء سے مئی سنہ ۱۹۲۵ء تک پیلغ ۲ ہزار چار سو کی رقم غبن کرکے روپوش ہوگیا ہے

ہم رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ صاحب ایڈوکیٹ ایم ایل سی و چیرمین میونسپل بورڈ سے یہ امید کرتے ہیں کہ وہ حسابات کی طرف اپنی خاص توجہ منعطف کریں گے اور حسابات کو درست کرنے کی کوشش کریں گے۔

الوداعی ڈنر ۲۶ر اپریل ۸ بجے رات کو کانپور کے مشہور تاجر چرم جناب مولوی غلام محی الدین صاحب نے جناب سید اعجاز علی صاحب ایم۔ پی، ای سٹی مجسٹریٹ کانپور کو آپ کے براہچ کی ڈپٹی کمشنری پر فائز ہونے کی خوشی میں ایک شاندار اور نہایت پُرتکلف الوداعی ڈنر دیا۔

ڈنر میں سید صاحب کے علاوہ شہر کے تمام عمائدین کثرت سے مدعو تھے۔

سید اعجاز علی صاحب کانپور میں جس قدر ہردلعزیز تھے وہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی ڈپٹی کمشنری پر فائز ہونے کی خوشی میں مسلسل ایک ہفتہ سے مختلف حضرات کی طرف سے الوداعی پارٹی و ڈنر ہو رہے ہیں۔

ہم کو بھی سید صاحب جیسے مدبر، دور اندیش، منصف اور ہردلعزیز حاکم کے کانپور سے تشریف لے جانے کا افسوس ہوتا مگر چونکہ آپ ترقی پر جا رہے ہیں اسلیے ہم بھی آپ کی خدمت میں اس ترقی مدارج حاصل کرنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ آپ جلد مستقل طور پر کلکٹری کے عہدہ پر فائز ہوں۔

جین اوشدھالیہ ڈگمبر جین اوشدھالیہ کی سالانہ رپورٹ اس وقت ہمارے سامنے ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ویدک دواخانہ سنہ ۱۹۰۷ء سے قائم ہے اس رپورٹ میں سنہ ۱۹۰۷ء سے ۱۹۲۵ء تک کے حالات درج ہیں۔

وقتاً فوقتاً اس دواخانہ کا معائنہ یورپین و ہندوستانی حکام و نیز ہندو مسلمان پارسی حضرات کرتے رہے ہیں اور اس کے لیے اچھے ریمارک کیے ہیں۔ رپورٹ میں معائنہ کرنے والوں کی ایک فہرست دی گئی ہے جس میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور، ڈسٹرکٹ جج کانپور سول سرجن کانپور چیرمین میونسپل بورڈ و ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور و نیز دیگر معززین و روساء شہر و بیرونجات کے اسماے گرامی درج ہیں۔

اس دواخانہ میں مریضوں کی روزانہ تعداد کا اوسط ۲۵۷ اور سالانہ ۹۲۳۹۸ دکھایا گیا ہے اور آمدنی ۳۲۵ روپیہ اور خرچ ۳۰۰ روپیہ بتایا گیا ہے اور اس دواخانہ سے مریضوں کو مفت دوا دیجاتی ہے۔

دواخانہ کے ویدک خدمات پنڈت کنھیا لال صاحب وید کے ذمہ ہیں جو نہایت قابلیت و ہمدردی سے مریضوں کا علاج کرتے ہیں۔

بہرحال اس ویدک دواخانہ کی رپورٹ کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر سال ہزاروں مریض اس دواخانہ کی بدولت اپنی زندگی دوبارہ حاصل کرتے ہیں یہ دواخانہ شوالہ کی سڑک پر ڈسٹرکٹ بورڈ سے متصل عمارت میں ہے یہ زمین میونسپل بورڈ نے دس سال کے لیے جین اوشدھالیہ کو دی ہے مگر جین اوشدھالیہ کی ضروریات اس بات کی مقتضی ہیں کہ اس زمین کو وہ دوامی طور پر حاصل کرلے کیونکہ کارکنان اوشدھالیہ اور خصوصاً اس کے قابل آنریری سکریٹری مسٹر اوپ سنگھ صاحب کے حوصلے نہایت بلند ہیں اور وہ اس اوشدھالیہ کو نہایت اعلیٰ پیمانہ پر پہونچانا چاہتے ہیں۔

بہرحال ہم بھی اس ڈگمبر جین اوشدھالیہ کی طبی خدمات کو دیکھتے ہوے بورڈ سے اسکی سفارش کرتے ہیں کہ وہ اس زمین کو اوشدھالیہ کے سپرد کرکے اپنے فرض کو ادا کرے۔

انجمن تبلیغ الاسلام ۱۸ر اپریل ۷ بجے شام کو انجمن تبلیغ الاسلام کا جلسہ انتظامیہ جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب آنریری مجسٹریٹ منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل رزولیوشن بالاتفاق پاس ہوے۔

(۱) یہ جلسہ خاص انجمن تبلیغ الاسلام کانپور کا اپنی مسرت ظاہر کرتا ہے کہ سوامی ستیہ دیو صاحب ایک عرصہ کے لیے ارتداد سے تائب ہوکر پھر حلقہ اسلام میں داخل ہوے ہیں اور بارگاہ ایزدی میں دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سوامی جی کو استقامت بخشے

(۲) اس جلسہ کی یہ راے ہے کہ سوامی جی سے تحریک کیجاوے کہ وہ کانپور تشریف لاکر اپنے خیالات سے کانپور کے مسلمانوں کو مستفیض فرمادیں اور اس انجمن کی دعوت کو قبول فرمادیں۔

(۳) اور یہ طے پایا کہ رزولیوشن نمبر ۱ اخبارات میں لغرض اشاعت بھیجا جاوے اور رزولیوشن نمبر ۱ و ۲ بذریعہ خط کے سوامی جی کی خدمت میں بھیجے جاویں

سول نافرمانی کا آغاز

ناگپور ۲۶ر اپریل قانون اسلحہ کے خلاف احتجاج کرنے کی غرض سے ایک جلوس دو عورتوں کی سرکردگی میں شہر سے گذرا۔

دہلی کا جلسہ مشاورت

(نوشتہ مولوی محمد یعقوب صاحب ڈپٹی پریسیڈنٹ اسمبلی وکیل مراداباد)

ہندوستان کی سیاسیات میں جو گتھیاں بد قسمتی سے آج کل پڑی ہوئی ہیں اگرچہ اُنمیں سے ہر ایک اہل ہند کی شومیٔ تقدیر ہے بجائے خود عقدہ لاینحل بنگئی ہے لیکن میرے خیال میں انمیں سب سے زیادہ پیچیدہ گرہ مسلمانون کا باہمی اختلاف ہے اگر ہندوستان کے تمام مسلمان جہانتک سیاسیات کا تعلق ہے آج ایک نقطہ نظر اور خیال پر متحد اور متفق ہوجائیں تو ہمارے بہت سی مشکلات کا خاتمہ اور مصائب کا دفعیہ ہو سکتا ہے اسی مقصد کو مدنظر رکھکر گذشتہ مارچ میں مسٹر محمد علی جناح نے دہلی میں مسلمانون کا ایک ابتدائی جلسہ شوریٰ منعقد کیا تھا۔

یہ جلسہ اگرچہ ایک بے ضابطہ حیثیت کا مجمع تھا لیکن شرکاے جلسہ کی انفرادی حیثیت کے لحاظ سے وہ ایک ایسا باعظمت اجتماع تھا جو بڑے سے بڑے جلسون کی ہمسری کر سکتا ہے طبقہ احرار کے مقدمۃ الجیش مولانا محمد علی اور ڈاکٹر مختار احمد انصاری محتاط طبقہ کے قائمقام میان سر محمد شفیع صاحب اور نواب سر عبد القیوم صاحب اور طبقہ وسطی کے روح روان مسٹر محمد علی جناح اس عظیم الشان جلسہ کے شرکا میں شامل تھے اور آنریبل سر مہاراجہ صاحب محمود آباد جیسے قوم پرور بھی موجود تھے جلسہ کا مقصد اصلی یہ تھا کہ مسلمانون کے سیاسی مطالبات میں مختلف الخیال مسلمانون کو ایک نقطہ خیال پر متحد و متفق کرنے کی کوشش کیجاے اور ہمارے کم سے کم مطالبات ایک ایسی صورت اختیار کرلیں جنکو مسلمانون کی نمایندہ جماعتون کی روبرو بطور ایک عنوان مباحثہ کے پیش کیا جا سکے جو اسکیم اس جلسہ نے مرتب کی ہے وہ کوئی مکمل اور مختتم نظام نہیں ہے نہ اس وقت تک مسلمانان ہندوستان اسکو منظور اور قبول کرنے کے پابند ہیں مسٹر محمد علی جناح مسلمانون کی تمام باضابطہ انجمنون اور مسلم ممبران اسمبلی و کونسل آف اسٹیٹ کا ایک جلسہ عنقریب منعقد کرانے والے ہیں جسمیں دہلی کی مرتبہ اسکیم پر بشمول دیگر ایسی تجاویز کے جو مسلمانون کی جانب سے پیش کیجائینگی غور اور مباحثہ کیا جائیگا۔

مشترکہ انتخاب سے گذشتہ تجربہ کی بنا پر مسلمان اس قدر خائف اور بدگمان ہیں کہ دہلی کی اسکیم میں مشترکہ انتخاب کا نام آتے ہی بغیر مکمل اسکیم پر نظر ثانی کیے جابجا اس کی مخالفت میں آوازیں بلند ہونا شروع ہوئیں میرا مقصد ہرگز یہ نہیں ہے کہ بغیر سوچے سمجھے ایک ایسے مسئلہ پر جس پر آیندہ اس ملک میں ہماری قومی حیات و ممات کا انحصار ہے ہم کوئی فوری راے قائم کرلیں یا شرکاے جلسہ کی شخصیتون سے مرعوب ہوکر انکے مرتب کردہ اسکیم پر کامل غور اور مباحثہ کرنے سے قبل "آمنا و صدقنا" کہدیں لیکن دہلی اسکیم کی مخالفت میں اس وقت تک جو صدائیں بلند ہوئی ہیں اُنسے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مکمل اسکیم پر مجموعی حیثیت سے کما حقہ غور نہیں کیا گیا اور اس کا صرف وہی حصہ جس کا مشترکہ انتخاب سے تعلق ہے اس طرح نمایان ہوگیا کہ اُسنے دیگر اجزا کی طرف توجہ کو مبذول نہیں ہونے دیا۔

جس اسکیم کو دہلی کے جلسہ میں "زمین مشاورت" قرار دیا گیا ہے وہ چند اجزا سے بنکر ملتی ہے علیحدہ علیحدہ ان اجزا کی کوئی حیثیت نہیں ہے پوری اسکیم حسب ذیل ہے :-

(۱) صوبجات سرحدی و بلوچستان میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۱۹ء کا نفاذ کیا جاے یعنی جس طرح دیگر صوبجات میں کونسلیں قائم ہیں اسی طرح ان دونون صوبون میں بھی قائم کیجائیں۔

(۲) سندھ کو بمبئی سے علیحدہ کر کے بطور ایک جداگانہ صوبہ کے قائم کیا جاے

(۳) پنجاب اور بنگال کی کونسلون میں مسلمان ممبرون کی تعداد انکے مردم شماری کی اوسط سے قائم کی جاے۔

(۴) جو طریقہ تحفظ حقوق کا برادران وطن صوبجات سرحدی و بلوچستان و سندھ میں اپنی قوم کے واسطے تجویز کریں اُسی طریقہ پر جن صوبون میں مسلمانون کی قلیت ہو وہان اُنکے حقوق کا تحفظ کیا جاے۔

(۵) لیجسلیٹو اسمبلی میں مسلمانون کی تعداد ایک ثلث سے کم نہ ہو۔

(۶) مسلمانون کی ملازمتون کے حقوق کا تحفظ بذریعہ تصفیہ باہمی کیا جاے۔

(۷) کسی قانونی کونسل میں کسی ایسے بل یا رزولیوشن پر مباحثہ نہ ہو سکےگا جس کو اہل ہنود یا اہل اسلام کے ¾ ممبران موجودہ اپنے قومی یا مذہبی حقوق کے منافی خیال کریں۔

(۸) اگر اسکیم مندرجہ بالا شرائط پر برادران وطن رضامند ہون اور انکو قومی مطالبات کا جزو تسلیم کرلیں تو مسلمان مشترکہ انتخاب پر بذریعہ جداگانہ مقرر شدہ نشستون کے رضامند ہون گے۔

اس وقت حالت یہ ہے کہ تمام ہندوستان میں کسی صوبہ کی کونسل میں بھی مسلمانون کی اکثریت نہیں ہے۔ باوجودیکہ پنجاب اور بنگال میں باعتبار مردم شماری کے مسلمان اکثریت میں ہیں لیکن موجودہ نظام ترتیبی کی وجہ سے وہان کی کونسلون میں بھی وہ اقلیت میں ہیں یہ صحیح ہے کہ چند صوبے جنمیں مسلمانون کی آبادی کم ہے ان کونسلون میں مسلمانون کو مردم شماری کے تناسب سے کچھہ زیادہ نشستیں ملگئی ہیں لیکن کوئی چیز اکثریت کے غلبہ کو نہیں روک سکتی موجودہ نظام کے ماتحت چونکہ صوبہ کی کونسلون میں سرکاری ممبرون کی ایک معقول تعداد موجود ہے میثاق لکھنو کی وجہ سے سرکاری ممبرون کی امداد حاصل کرکے مسلمان بعض موقعون پر اپنے حقوق کا تحفظ کر سکتے ہیں لیکن صوبون میں حکومت خود اختیاری قائم ہونے کے بعد جبکہ سرکاری ممبرون کا عنصر غائب ہوجاے گا تو میثاق لکھنو ہمارے تحفظ حقوق کے واسطے قطعی ناکافی رہےگا برخلاف اس کے دہلی کی مجوزہ اسکیم کی رو سے ہندوستان کے پانچ صوبون میں مسلمانون کی اکثریت قائم ہوجائیگی جو ان صوبجات کے واسطے جہان وہ اقلیت میں ہیں پشت و پناہ کا کام کریگی اور اس طرح ایک حد تک بین الاقوامی تناسب قوۃ فطرتی طور سے قائم ہوجائیگا اس وقت دیکھنا یہ ہے کہ جبکہ برادران وطن ملک کے ایک نہایت وسیع حصہ میں ہمکو اپنی اکثریت کے ماتحت رکھنا چاہتے ہیں تو وہ بھی کسی حصہ میں ہماری اکثریت کے ماتحت رہنے پر رضامند ہیں؟ اسی سے اُنکی صداقت اور اعتماد کا عقدہ کھل جائیگا اور اس کسوٹی پر پرکھنے کے بعد کھرے کھوٹے کا حال معلوم ہوجائیگا۔

خوش بود گر محک تجربہ آید بمیان   تا سیاہ روے شود ہر کہ درو غش باشد

شرکاے جلسہ دہلی میں ایک بڑی تعداد کی خود یہ راے تھی کہ اگر برادران وطن مجوزہ اسکیم کو بہ تمامہ قبول نہ کریں تو ہمارا مطالبہ جداگانہ انتخاب کے واسطے بموجب رزولیوشن مسلم لیگ منظور کردہ جلسہ بمبئی ۱۹۱۸ء ہوگا۔ اور اس صورت میں ملک میں ایک متحدہ قومیت قائم نہ ہونے دینے کا الزام کسی طرح مسلمانون پر عائد نہیں کیا جاسکتا۔

شرکاے جلسہ دہلی کی ہرگز یہ خواہش نہیں ہے کہ انکی مجوزہ اسکیم کو بغیر سوچے مسلمان قبول کرلیں البتہ اس قدر توجہ کی وہ ضرور مستحق ہیں کہ اسکیم مذکور کو سرسری طور پر بغیر کامل غور کیے رد نہ کیا جاے بلکہ اس کے ہر پہلو پر پوری توجہ کی جاے اور آخری اظہار کو اس وقت تک کے واسطے ملتوی رکھا جاے کہ مسلمانون کی تمام قائمقام جماعتون کے نمایندے جمع ہوکر ہندوستان کے آیندہ نظام حکومت کے مسئلہ پر کامل غور اور بحث کرلیں اس کے بعد کثرت راے سے جو اسکیم منظور ہو متفقہ طور پر سب اُس کے پابند سمجھے جائینگے حال ہی میں لالہ لاجپت راے صاحب نے کلکتہ میں ایک تقریر فرمائی اور کہا کہ قومی مطالبات کے معاملہ میں خود مسلمان متفق نہیں لہذا ہمارا مقصد ہونا چاہیے کہ مسلمانون میں اتحاد خیال پیدا ہوجاے اور ہمارے مطالبات محض اس وجہ سے مسترد نہ کردیے جائیں کہ ہم خود ان پر متفق نہیں ہیں۔ دہلی کے جلسہ میں ایک شخص بھی ایسا نہ تھا جو مسلمانون کے مفاد کے خلاف کوئی کام کرنا چاہتا ہو خاصکر مسٹر جناح کی موجودگی اس امر کے واسطے ضمانت ہے کہ مسلمانون کے حقوق ایک بال کے برابر بھی پامال نہیں ہوسکتے اگرچہ مسٹر جناح سے میں ۱۹۱۶ء سے واقف ہون لیکن گذشتہ چار سال میں لیجسلیٹو اسمبلی میں اُن کے ساتھہ اور انکے اتباع میں کام کرنیکی وجہ سے مجھے مسٹر جناح کی خدمت میں تخصیص کے ساتھہ نیاز حاصل کرنے اور اُنکے خیالات اور حالات معلوم کرنے کا موقعہ ملا ہے اور میں پورے وثوق کے ساتھہ کہہ سکتا ہون کہ مسٹر جناح سے بڑھکر اس وقت کوئی شخص مسلمانون کے سیاسی حقوق کا محافظ اور معاون نہیں ہے مسٹر جناح کی شخصیت ہندوستان میں نہ صرف مسلمانون کے واسطے بلکہ تمام ملک کے واسطے مایۂ ناز ہے اور دریاے سیاست کے ایک زبردست شناور اور مسلمانون کے حقوق کے تحفظ کو مدنظر رکھتے ہوے آزادی ہند کے پرجوش حامی ہیں اہل ہنود اور اہل اسلام دونون یکسان انکی دیانت قابلیت ذہانت اور وسعت نظر پر بھروسہ کر سکتے ہیں حب وطن اور ایثار کی جو مثال مسٹر جناح اس وقت ملک کے سامنے پیش کر رہے ہیں کم از کم مسلمانون میں اس کی اور کوئی نظیر نہیں ہے مسلمانون کو انکی ذات پر پورا بھروسہ اور اعتماد رکھنا چاہیے۔

"کہ سالک بےخبر نبود زراہ و رسم منزلہا"

انتخاب جداگانہ کا میں ہمیشہ پُرزور حامی رہا ہون اور موجودہ کانسٹیٹیوشن کے ہوتے ہوے اب بھی اس کا ویسا ہی موید ہون لیکن جداگانہ انتخاب خود کوئی مقصود بالذات چیز نہیں ہے بلکہ وہ قلیل التعداد قومون کے حقوق کی حفاظت کا ایک طریقہ ہے اور اگر کسی اور طریقہ سے مسلمانون کے حقوق کی پوری حفاظت ہوسکے تو محض برادران وطن سے مخالفت قائم رکھنے کی غرض سے انتخاب جداگانہ کو سطحی نظر بنانے کا میں قائل نہیں۔

فسادات لارکانہ کا مقدمہ

استغاثہ کے گواہون کے بیانات

لارکانہ ۹ اپریل بلوہ کا مقدمہ شروع ہوگیا جسمیں مسٹر عبد الرحمن بیرسٹر بہمراہی مسٹر پیرزادہ و مسٹر رحیم بخش صفائی کے وکیل تھے پہلے گواہ مسٹر گوبندرام وکیل نے بیان کیا کہ وہ اپنے مکان کے دروازہ کے سامنے کھڑے تھے اُنھون نے الگ الگ دو گروہ چھہ چھہ یا سات سات آدمیون کے جاتے ہوے دیکھے جن کے پاس لاٹھیان اور تیشے تھے ایک گروہ شاہ مراد آبرو کی اوطاق میں جو ایک چبوترہ پر گھر کے اندر واقع ہے تیشے نکال رہے تھے اور ہندو دوکاندار نے نہیں دیتے تھے ان کی نہلوت سے کپڑے کے تھان رہے ہوے تھے تب پولیس آگئی یہ لوگ کمرہ کے اندر چھپ گئے پولیس مکان کے اندر داخل ہوئی ۳۲۲ پولیس والے نے کہا کہ اندر جو لوگ ہیں وہ بے گناہ ہیں گرانک اور خالصہ پاہیون نے کہا کہ اُنھون نے مال چرایا ہے سب انسپکٹر رمضان آے اور پولیس کو وہان چھوڑ گئے ہندو سپاہی وہان سے ہٹھانا چاہتے تھے تب مسٹر گوروالا پرتاب راے ہوم انسپکٹر اور دوسرے لوگ آگئے تلاشی لی گئی لاٹھیان تیشہ کا دستہ اور کپڑے کے تھان برآمد ہوے لاٹھیان عدالت میں پیش ہوئیں (معمولی لاٹھیان تھیں) گواہ نے پانچ شخصون کو شناخت کیا جرح کے جواب میں کہا کہ شاہ محمد کے آدمی جو ملے تھے ان میں انکا چچازاد بھائی اور ان کے نوکر شامل تھے گواہ یہ نہ بتا سکا کہ وہ سماعت مقدمہ میں موجود تھے یا نہیں۔

حشمت راے گواہ نے کہا کہ اس نے مکان کی چھت میں سے یہ معاملہ دیکھا اور پہلے گواہ کے بیان کی تصدیق کی جرح میں گواہ یہ نہ بتا سکا کہ تیشہ کا ذکر اس متبنامہ میں کیون نہیں ہے حالانکہ اس کے دستخط ہیں۔

گواہ شیون بلیے نے کہا کہ وہ راستہ سے گذر رہا تھا کہ شاہ مراد کے اوطاق کے چبوترہ سے پانچ مسلمانون نے چلا کر کہا کہ مت جاؤ تم مار ڈالے جاؤ گے اس لیے وہ واپس چلا گیا مگر اس کا ساتھی ٹیکو اسی راستہ سے بازار چلا گیا اور اسے کسی نے نہ ستایا۔

ٹیکو گواہ نے بھی اس کی تصدیق کی۔

لوکومل تاجیست نے بیان کیا کہ اس کا مکان پڑوس میں ہے مسلمان جو شاہ مراد کے مکان کے اندر تھے انھون نے اس راستہ سے گذرنے نہ دیا اس لیے وہ سیدھے ہندو کے گیا اور رزیڈنٹ مجسٹریٹ سے درخواست کی تو اس نے چپراسی ساتھہ کردیے جرح کے جواب میں کہا کہ وہ شکایت کرنے گیا تھا۔

برقیات

مصر میں مشکلات وزارت

قاہرہ ۲۰ اپریل بیان کیا جاتا ہے کہ سعد پاشا زاغلول کی صحت فی الحال اس امر کی اجازت نہیں دیتی کہ وزارت کے مستعفی ہو جانے سے جو جدید صورت حال پیدا ہوگئی ہے اس کا مقابلہ کر سکیں عدلی پاشا کی وزارت نے صرف اسی قدر منظور کیا ہے کہ آئندہ انتخابات تک کے لیے عارضی طور پر کام کرتی رہے

حکومت مصری کی قوم پرستی

قاہرہ ۱۹ اپریل وزارت مالی نے ایک جدید قانون وضع کیا ہے جس کی رو سے مصر کی تمام غیر ملکی کمپنیوں میں کم از کم دو ڈائرکٹر مصری ہوا کریں گے تمام سرمایہ کا چوتھائی حصہ مصر میں جمع کیا جائیگا اور کمپنیوں کی رپورٹیں بھی مصر میں ہی شائع ہوا کرینگی علاوہ ازیں کمپنیوں کے ملازمین سے ایک ایک خاص تعداد فیصدی مصریوں کی ہوا کریگی

حدود عراق پر وہابی لشکر کا اجتماع

بیروت ۱۰ اپریل (الاہرام کا خاص تار) جرائد ناقل ہیں کہ امیر حائل نے حدود عراق پر ۴۵ ہزار وہابیوں کو جمع کر لیا ہے اور اعلان کیا ہے کہ اگر ایک ہفتہ کے اندر ان مقامات کو واپس نہ کیا گیا جو غصب کر لیے گئے ہیں تو قبائل عراق پر حملہ کر دیا جائے گا۔

ہسپانوی منطقہ کی حالت

حال ہی میں ایک یورپین سیاح ریف کے سفر سے واپس آیا ہے جو بیان کرتا ہے کہ ہسپانوی منطقہ کی حالت اچھی نہیں ہے متعدد قبائل نے علم آزادی بلند کر دیا ہے اور ان آگ کے شعلے بڑھتے جاتے ہیں آئندہ سخت معرکہ آرائیوں کا اندیشہ ہے۔ صرف طیطوان میں ۲۰ ہزار دیسی فوج موجود ہے اگر بغاوت کا اثر ان نوجوانوں کے قبائل تک پہونچ گیا تو ان لوگوں کا ثابت قدم رہنا محال معلوم ہوتا ہے۔

جلالتمآب شہنشاہ پہلوی کی کوشش

جلالتمآب شہنشاہ پہلوی نے شکر سازی اور سوت کاتنے کے کئی کارخانے کھول دیے ہیں کوشش یہ ہے کہ ملک میں جتنا کپڑا استعمال ہو وہ سب ایران ہی میں تیار کیا جائے سوت کے کارخانے نواح طہران میں قائم ہیں زراعت کا بھی ایک مدرسہ قائم کیا گیا ہے۔ جو کامیابی سے چل رہا ہے۔

ترکی اور عراق

ترکی اور عراق کے درمیان جو مصالحت کے شرائط طے ہوئے تھے انہیں ابھی اختلاف شروع ہو رہے ہیں زاخو کے قریب تیل کے چشموں کی ملکیت اور پیداوار کے حصوں کے تناسب پر جھگڑا ہوا ہے ترکی وفد اور عراقی وفد میں علی رضا صرف ایک عرب ہیں باقی سب ارکان انگریز ہیں ترکی وفد ترکی وفد جلال بے کی سیادت میں جو یہاں لے کر آرہا ہے دونوں وفد ملکر اب کام کرینگے اور ترکی و عراق کے درمیان کی سرحد کا فیصلہ کرینگے۔

حکومت احرار میں تغیرات

نانکنگ ۲۲ اپریل سمجھا جاتا ہے کہ ڈاکٹر چاؤ وو نے نانکنگ گورنمنٹ کے ماتحت وزیر خارجہ کا منصب قبول کر لیا ہے لیکن جب تک دول سے معاملات نانکنگ کا معاملہ طے نہ ہو جائے اس وقت تک مسٹر یوجین چین بدستور کام کرتے رہیں گے مسٹر وو سے لوگ شنگھائی اور ہانگ کانگ میں خوب واقف ہیں وہ انگریزی یونیورسٹی کے بیرسٹر اور حکومت سن یاسن کے سابق وزیر خارجہ ہیں

ہڑتال کا خاتمہ

ہانگ کانگ ۲۳ اپریل حکومت کانٹن نے نہایت کامیابی کے ساتھ ہڑتال کا خاتمہ کر دیا یعنی تمام مزدوروں کو حکم دیدیا کہ وہ ہڑتال کے حکم کی تعمیل نہ کریں۔

ہندوستان

سر عبدالرحیم کے حریف

کلکتہ ۲۱ اپریل آج چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے بنگال لیجسلیٹو کونسل کی رکنیت کے لیے سر عبدالرحیم کے مقابلہ میں مسٹر یوسف عارف اور مسٹر عبدالواحد کی نامزدگی کے کاغذات منظور کر لیے ہیں یہ وہی نشست ہے جس سے حکومت کے اس طرز عمل کے خلاف بطور احتجاج سر عبدالرحیم مستعفی ہو گئے تھے۔

سر چارلس انز برہما کے گورنر ہونگے

۲۲ اپریل شملہ ہز مجسٹی ملک معظم نے سر چارلس انز کے سی آئی ای سی آئی ای، سابق رکن مجلس انتظامیہ ہند کے تقرر بحیثیت گورنر برہما منظور فرمایا ہے موصوف سر ہارکورٹ بٹلر گورنر برہما کی جگہ پر مقرر ہوئے ہیں جب موخر الذکر اپنی جگہ خالی کرینگے تو سر چارلس انز برہما کی عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لینگے

سر الگزنڈر موڈیمین کے تقرر پر اظہار مسرت

مدراس ۲۳ اپریل مسٹر سی ایس رنگا آئر ایم ایل اے سر الگزنڈر موڈیمین کے تقرر گورنری صوبجات متحدہ پر اظہار پسندیدگی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ انڈین سول سروس کے ارکان میں وہ بہترین شخص ہیں اور ان پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے

مہاراجہ دربھنگہ کا مقدمہ

دربھنگہ ۲۳ اپریل مہاراجہ دربھنگہ پر ۸ لاکھ روپیہ کا جو ٹیکس تشخیص کیا گیا تھا اس کے خلاف انھوں نے سب جج دربھنگہ کی عدالت میں نالش دائر کی جنھوں نے یہ حکم دیا ہے کہ تا انفصال مقدمہ انکم ٹیکس وصول نہ کیا جائے۔

الٰہ آباد میں تعمیری ٹیکس

الٰہ آباد کی لوکل اتھارٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ تعمیری ٹیکس کے سلسلہ میں ٹیکس تشخیص کرنے اور وصول کرنے کے لیے سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ عرصہ گزر رہا ہے۔

قانون انتقال جائداد

شملہ ۲۲ر اپریل قانون انتقال جائداد کی جانچ کے لیے ایک کمیٹی مقرر کیا گیا ہے جس کے صدر مسٹر ایس آر۔ داس اور ممبران میں مسٹر جسٹس ملا (بمبی) مسٹر جی۔ ایل مترا ایڈوکیٹ جنرل (بنگال) اور ڈاکٹر ایس۔ این سین (صوبہ متحدہ) ہونگے۔

انجمن خدام الہند کی امداد

پونہ ۲۲ر اپریل ہز ہائینس گیکوار آف بڑودہ نے انجمن خدام الہند کے سرمایہ امانت آئندہ زندگی میں ۲ ہزار روپیہ چندہ مرحمت فرمایا ہے۔

مزید اصلاحات اور ہندوستانی ریاستیں

کلکتہ ۱۲ر اپریل اسٹیٹسمین کا نامہ نگار شملہ سے تار دیتا ہے کہ چونکہ اصلاحات پر نظر ثانی کرنے کیلیے کمیشن مقرر ہونے والا ہے اسلیے سر اگاز نڈر موڈیمن سر بیس بلیکیٹ اور ممبر قانون مسٹر ایس آر داس کی ایک سب کمیٹی اس پر غور کر رہی ہے کہ ہندوستانی ریاستوں کا کیا منصب رہیگا خیال ہے کہ یہ سب کمیٹی ایوان ہند کے نمایندوں سے بھی اس کے متعلق گفت و شنید کریگی فری پریس کو یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت اس سب کمیٹی میں مزید اشخاص کو مقرر کرنے والی ہے۔

شیخ محمد امین بیرسٹر پر مقدمہ

لاہور ۱۲ر اپریل آج مسٹر جسٹس براڈوے اور مسٹر جسٹس ایڈیسن کی عدالت میں شیخ محمد امین (سابق ساگر صنعد) بیرسٹر لا کا مقدمہ پیش ہوا جن پر الزام عائد کیا گیا ہے کہ انھوں نے عدالت عالیہ کے ایک رکن مسٹر جسٹس آغا حیدر پر دوران مقدمہ میں اثر ڈالنے کی کوشش کی ملزم کی طرف سے مسٹر آسرن مسٹر سانڈرس مسٹر رستم جی اور ملک محمد امین اور گورنمنٹ کی طرف سے مسٹر کارڈن نوڈ پیروکار تھے۔

شیخ محمد امین نے اپنے بیان میں کہا کہ میں ہفتہ شام کے وقت مسٹر جسٹس آغا حیدر کے مکان پر گیا اور ۲۵ مارچ کو میری انسے بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی اور خاتمہ پر میں نے کہ میرے پاس اکثر مقدمات ہوتے ہیں اور آپکو معلوم ہو جائیگا کہ میں خوب تیار ہو کر آتا ہوں جس سے میری یہ مراد تھی کہ مجھے اپنے پیشہ میں شہرت اور اعتماد حاصل ہو میں نے جسٹس آغا حیدر سے ہرگز فریقین کے مقدمہ کا ذکر نہیں کیا میں نے یہ درخواست نہیں کی کہ مقدمات کے فیصلہ میں میرے ساتھ رعایت ملحوظ رکھی جاوے میں نے ہرگز مسٹر جسٹس آغا حیدر پر زبانی یا تحریری طور پر اثر ڈالنے کی کوشش نہیں کی مجھے اس بات کا سخت افسوس ہے کہ اس بارہ میں مسٹر جسٹس آغا حیدر کو غلط فہمی ہوئی گورنمنٹ ایڈوکیٹ نے مسٹر جسٹس آغا حیدر کے بیان کی بنا پر کہا کہ ملزم اپنے ذاتی فائدے کی غرض سے جسٹس حیدر کے پاس گیا مسٹر آسرن نے عدالت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ جو رپورٹ جسٹس حیدر نے چیف جسٹس کو بھیجی ہے اس میں مسٹر جسٹس آغا حیدر نے بیان کیا ہے کہ مجھے گفتگو کے صحیح الفاظ یاد نہیں رہے۔ ملزم کی طرف سے مسٹر رستم جی بیرسٹر نے اپنی شہادت میں

چیرمین استقبالیہ کمیٹی کا ایڈریس

جسکو ۱۶ر اپریل سنہ ۱۹۲۷ء کو اول یو پی میونسپل عہدہ داران کانفرنس کے موقعہ پر پنڈت پیارے کشن رینا ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ نے استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین کی حیثیت سے میونسپل ٹاؤن ہال میں پڑھا تھا۔

برادران ڈیلیگیٹ اور حضرات۔

میری زندگی کا یہ مسرت بخش لمحہ ہے جبکہ مجھے چیرمین استقبالیہ کی حیثیت سے آپ اصحاب کا خیر مقدم کرنیکا موقع نصیب ہوا ہے میں سب سے پہلے آپ کا دلی خیر مقدم کرنا چاہتا ہوں مجھے سچائی کیساتھ امید ہے کہ اس کانفرنس میں آپ کی شرکت نہایت مفید ثابت ہوگی۔ استقبالیہ کمیٹی کی طرف سے میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس کانفرنس کے ڈیلیگیٹ کی حیثیت سے اس شہر میں آپکو دیکھکر ہم سب کو مسرت ہے ہم اس بات کو ایک بڑی نعمت سمجھتے ہیں کہ اول کانفرنس کانپور میں ہو رہی ہے کانفرنس کی کامیابی کیلیے میری دعا انکے علاوہ استقبالیہ کمیٹی اور میونسپل بورڈ کانپور کے ہر عہدہ دار کی مبارک تمنا آپکے ساتھ ہے ڈیلیگیٹ برادران یہ بات آپکے قابل تعریف حوصلہ ہے کہ ایسی بڑی تعداد میں آپ لوگ یہاں جمع ہوے ہیں آپ میں سے بہت سے دور دراز سفر کرکے اور اپنے بیش قیمت وقت اور قوت کا ایثار کرکے کانپور میں اس کانفرنس کی شرکت کیلیے تشریف فرما ہوے ہیں آپکے واسطے ہم لوگوں نے جو انتظامات کیے ہیں انکی خامیوں سے میں واقف ہوں ہماری تمنا ہے کہ ہم نے زیادہ انتظام کیا ہوتا ہم ان آسائشوں کے بہم پہونچانے کے انتظام سے قاصر رہے جن کا آپ کے واسطے مہیا کرنا ہم ضروری سمجھتے ہیں ہم لوگوں میں تجربہ کی کمی ہے اور گوکہ ہمارا شہر یقیناً امیر ہے لیکن ہم کانپور میونسپل بورڈ ملازمان غریب ہیں ہمارے سرکاری فرائض کی ادائیگی اور قلیل وقت جو ہمارے پاس تھا خامیوں کا بہت بڑا سبب ہے اسلیے میں امید کرتا ہوں کہ آپ انکا خیال نہ کرینگے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارے دل آپ کی محبت، برادرانہ اخوت اور عزت سے بھرے ہوے ہیں۔ حضرات میں صدق دل کے ساتھ امید کرتا ہوں کہ ناچیز خدمات کو جو ہم آپکے قدموں کی نذر کر سکتے ہیں آپ قبول کرکے ہمارے شکریہ کو حاصل کرینگے۔

ہمارا شکریہ اُن سب اصحاب کیلیے ضروری ہے جن لوگوں نے اس کانفرنس کو یہاں منعقد ہونا ممکن بنا دیا ہے میں اس بات کو فال نیک خیال کرتا ہوں کہ ہم نے جو امداد اور مشورہ چیرمین اور ممبران میونسپل بورڈ کانپور سے چاہا ہے وہ ہم کو ملا ہے مجھے امید ہے کہ عملہ اور بورڈ کے مابین یہ باہم امداد کی اسپرٹ زیادہ وسیع صورت میں ظاہر ہوگی اور دونوں کے واسطے اچھے ثمر پیدا کرنے والی ثابت ہوگی۔

حضرات آپ واقف ہیں کہ اس کانفرنس کی ہستی ابھی بہت نازک ہے اور اسکو صوبہ متحدہ کے میونسپل عہدہ داران کی رایوں کے مرکز بنانے اور انکی شکایات کے سدباب کیواسطے بطور پیشہ کے کام کرنیکے قابل بنانے کیلیے موزوں صورت میں تبدیل کرنے کیلیے بڑی ہوشیاری قابلیت اور صبر کی ضرورت ہے ہماری شکایات حقیقی ہیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ اس صوبہ میں تمام میونسپلٹیوں میں بلا لحاظ ہم میونسپل ملازمت کی پائیداری عزت اور راستبازی مفاد چاہتے ہیں میں میونسپل بورڈوں کے سب ملازموں سے ممنون کو مناسب طریقہ پر سمجھنے اپنے اختلافات مٹانے اگر کوئی ہوں اور اپنی مشترکہ مشکلات کو دور کرنے کیلیے ذریعہ معلوم کرنے کیلیے اپیل کرتا ہوں مجھے امید ہے کہ اپنے ایمانداری اور ہمت سے ہماری کامیابی پورے طور پر یقینی ہے آپ کو رکاوٹیں آپ کو مشکلات کا سامنا ہوگا اور آپ کو شکستوں سے مقابلہ ہوگا لیکن ان سب آپ کے مقصد کی سرگرمی ہی ہونا چاہیے۔ غصہ، نفرت، کینہ، بغض، جھوٹ ہمارے نہ ہونا چاہیے۔ مجھے امید ہے کہ ہمارے مالکان اور حکام ہمارے مطالبات کیساتھ انصاف کرینگے اور انکی امداد و شرکت سے ہمارا کام بہت ہی ہلکا ہو جائیگا۔ تمام میونسپلٹیوں کی انجمنوں کے اشتراک کیساتھ صوبہ اور مستقل انجمن کی ضرورت اور قائم کرنے اور سالانہ کانفرنسوں کے انعقاد کی ضرورت پر مجھے پورا یقین ہے۔ ہر ایک تفصیل کیلیے کانسٹی ٹیوشن بنانا ضروری ہے میں یہ تجاویز آپ کے سامنے غور کے واسطے پیش کرتا ہوں۔

میں منتخب پریسیڈنٹ صاحب کے اختیار اور سبجکٹ کمیٹی کی کارروائی میں کوئی مداخلت نہیں کرنا چاہتا ہوں ہم مختلف مسائل پر سبجکٹ کمیٹی اور کھلے ہوے اجلاس میں غور تبادلہ خیال اور بحث کرینگے اس سلسلہ میں آپ سے ایک ذاتی اپیل کرنیکی اجازت چاہتا ہوں جب ان مضامین کی بابت تجاویز پر بحث ہو جن پر اختلاف رائے ہو تو آپ خلاف پارٹی کے پیش کیے ہوے وجوہات کو پوری عزت اور توجہ سے سنیں اور ان پر نہایت بہتر طریقہ سے غور کریں سب باتوں سے یہ زیادہ اہم بات ہے کہ جو کچھ بھی فیصلہ کانفرنس کرے اس کو اس کانفرنس میں تمام میونسپل عملہ کی انجمنیں صاف باطنی اور بلا تعصب کے منظور کریں اور امر مسلمہ کی طرح جب کانفرنس کا اجلاس ختم ہو تو ہم بہترین حالات میں متفق و متحد واپس جاویں۔

آخر میں میں پھر آپ کا دلی خیر مقدم کرتا ہوں اور اپنے انتظامات میں بہت سی خامیوں کے لیے آپ سے معافی مانگتا ہوں۔

پیارے کشن رینا

مسلمانان چین کی کہانی

ایک چینی مسلمان کی زبانی

کل ایک چینی مسلمان کا دفتر پیغام میں گذر ہوا۔ یہ شخص روشن خیال اور تعلیم یافتہ ہے صوبہ ہونان کا باشندہ ہے سرسری ملاقات میں بعض معلومات حاصل ہوئیں وہ ناظرین کی آگاہی کے لیے درج کیجاتی ہیں اس نے وعدہ کیا ہے کہ کسی قریبی فرصت میں چین کے مسلمانوں کے متعلق ایک دو مفصل مضمون پیغام کو دیگا جس وقت یہ مضمون نکلیں گے ناظرین کی وقفیت میں کافی اضافہ ہوگا۔

اس نے بیان کیا کہ چین میں مسلمانوں کی تعداد چند کرور ہے وہ عملاً بہتر اور خوش اطوار ہیں عربی کی تعلیم کا شوق بہت ہے مگر اس کا کوئی معقول انتظام نہیں دینیات میں زیادہ تر کتب فقہ کی تعلیم ہوتی ہے تفسیر و حدیث کی تعلیم تقریباً مفقود ہے تمام چینی مسلمان تقریباً چینی ہی کی نسل ہیں عرب اور دیگر ممالک کی نسلیں اس قدر کم ہیں گویا نہیں ہیں چین کے مسلمان اور غیر مسلم گویا ایک ہی وضع قطع رکھتے ہیں اور بادی النظر میں شناخت نہیں ہوسکتی جب سرون پر چوٹی رکھنے کا رواج تھا تو وہاں مسلمان بھی چوٹیاں رکھتے تھے پیر چھوٹے کرنے کا دستور مسلمانوں میں بھی تھا لیکن اب اس کی سخت ممانعت کردی گئی ہے اگر کوئی اپنی لڑکی کے پاؤں چھوٹے کرتا ہے تو اسے عبرت انگیز سزا دیجاتی ہے۔

چین کے مسلمان او غیر مسلموں میں بڑا اتحاد ہے کبھی کوئی مذہبی جھگڑا نہیں ہوتا سب اپنے اپنے مذہبوں پر عمل کرتے ہیں کوئی کسی سے تعرض نہیں کرتا تواروں اور شادی غمی کی تقریبوں میں ایک دوسرے کے ہاں آتے جاتے ہیں اور اس طرح ملتے جلتے ہیں گویا کہ ایک ہی خاندان کے افراد ہیں۔

ہمارے ملاقاتی کو ہندوستان میں ہندو مسلمان جھگڑوں پر نہایت تعجب تھا اور وہ بار بار پوچھتا تھا کیوں لڑتے ہیں؟ کیا ایک ہی ملک کے باشندے نہیں ہیں؟

یہ معلوم کر کے مسرت ہوئی کہ جیسے انقلاب نے چینی مسلمانوں کو بھی بیدار کردیا ہے اب وہ اپنے صحیح حالات سمجھنے اور اصلاح کی ضرورت تسلیم کرنے لگے ہیں عملاً کوشش کر رہے ہیں امید ہے کہ ملک میں جلد سیاسی اہمیت حاصل کرلیں گے۔ (پیغام کلکتہ)

یوپی کا آیندہ گورنر

آئی سی ایس نہ ہونا چاہیے

الہ آباد ۱۷ اپریل لبرل ایسوسی ایشن کی صوبجات متحدہ کی کمیٹی نے صاحب وزیر ہند کو بجری تار اور وائسرائے کو برقی تار ارسال کیا ہے۔

لبرل ایسوسی ایشن کی صوبجات متحدہ کا اگلا گورنر پبلک آدمیوں میں سے منتخب کیا جاے جیساکہ مدراس بمبئی اور بنگال کے لیے ہوتا ہے وہ انڈین سول سروس سے نہ ہو یہ ہندوستانیوں کی صاف ظاہر کردہ راے ہے اس میں مسلمان اور جاگیردار بھی شامل ہیں سال ۱۹۱۵ء میں جو نمایندہ کانفرنس زیر صدارت مہاراجہ صاحب محمود آباد ہوئی تھی اس میں اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ ۱۹۱۹ء میں مشترکہ چینڈ کمیٹی کے سامنے اور ۱۹۲۲ء میں موجودہ گورنر کے تقرر سے پیشتر یہی مطالبہ کیا گیا تھا گو گورنر صوبجات متحدہ کی تنخواہ احاطہ جات مدراس، بمبئی، اور بنگال کے مساوی کیے جانے کا یہی مطلب تھا کہ پارلیمنٹ کا تجربہ رکھنے والا گورنر بھیجا جاے نہ کہ مستقل حکام کو اس عہدہ پر فائز کیا جاے۔ صوبجات متحدہ ہندوستان کے علاقہ انگریزی میں سب سے بڑا اور نہایت اہم رقبہ ہے جو دیگر احاطہ جات سے کسی طرح بھی کم نہیں ہے گورنر کے انتخاب میں ان صوبجات کے مفاد کا ویسا ہی لحاظ رکھا جانا لازم ہے۔

سندھ کو جداگانہ صوبہ قرار دینے کی ۹ وجوہ

مسٹر جمشید ان آر مہتا لکھتے ہیں کہ یہ مسئلہ بار بار پبلک کے سامنے آتا رہتا ہے اب ۱۹۲۶ء کی اصلاحات کے سلسلہ میں یہ مسئلہ پھر اٹھایا گیا ہے اور شرائط ہندو مسلم اتحاد کی ایک شرط کے طور پر یہ مسئلہ اٹھایا گیا ہے ہمارے بعض ہندو دوستوں کے دلوں میں خوف پیدا ہوگیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ نئے انتظام کے ماتحت مسلمانوں کی اکثریت کے ساتھ ان کا کیا حشر ہوگا میں اس سوال سے بالکل قطع نظر کروں گا مجھے پورا یقین ہے کہ اگر سندھ کو انتظامی اغراض کے لیے جداگانہ صوبہ قرار دیا گیا تو کمیٹیں اصلاحات قلیل التعداد اقوام کے حقوق کے تحفظ کا خیال رکھے گا مسودہ قانون دولت مشترکہ ہند میں حق راے دہندگی کے متعلق جو تجویز کی گئی ہے اگر وہ منظور کرلیجائے تو کسی صوبہ میں قلیل التعداد اقوام کے حقوق کی حفاظت میں چاہے وہ ہندو ہوں چاہے مسلمان چاہے سکھ چاہے پارسی کوئی دقت پیدا نہ ہوگی میں حسب ذیل وجوہ سے سندھ کو ایک جداگانہ صوبہ بنائے جانے کے حق میں ہوں۔

(۱) عادات و اطوار حالات و لباس کے اعتبار سے سندھ ایک جداگانہ حیثیت رکھتا ہے۔

(۲) جغرافیائی حیثیت سے بھی بمبئی سے علیحدہ ہے۔

(۳) خلوص دل کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ یہ حکومت سے دور دراز مقام پر واقع ہے اور گورنر ممبران انتظامیہ کونسل وزرا یا ممبران کونسل سندھ پر صرف پانچواں حصہ اپنی توجہ کا منعطف کرسکتے ہیں۔

(۴) سندھ کے مسائل پریسیڈنسی کے مسائل سے اس قدر مختلف ہیں کہ انمیں باہمی یگانگت پیدا کرنا مشکل ہے۔

(۵) سندھ اپنے گورنر یا چیف کمشنر باجلاس کونسل کے ساتھ زیادہ توجہ کریگا اور کرسکتا ہے سوالات کے جوابات دیے جائینگے اور مقام ہی پر مشکلات کا حل کرلیا جائیگا ہم کو مہینوں برسوں اور صدیوں بظاہر اس ہمدردانہ جواب کی بنا پر انتظار کرنا پڑتا ہے کہ یہ معاملہ گورنمنٹ کے زیر غور ہے۔

(۶) ہمکو سندھ میں رہکر ترقی کرنی چاہیے اور اس کا واحد طریقہ یہ ہے کہ ہم معاملات کو اپنے ہاتھ میں لیں آزادی کی خاص سڑک لڑکوں کی صحیح تعلیم ہے ہم ایسا کرنیکے لائق ہرگز نہ ہوسکیں گے جب تک کہ بمبئی پریسیڈنسی کے دیگر حصوں میں شامل رہیں گے۔

(۷) مجھے مالیات کی طرف سے کوئی اندیشہ نہیں ہے پانچ برس ہوے کہ سر منہری لارنس نے یہ ظاہر کرنے کیلیے ... دیتے کیئے کہ گورنمنٹ سندھ پر صرف کرتی ہے حالانکہ اس کو اس سے کم وصول ہوتا ہے یہ اعداد مایوس کن نہیں ہیں برعکس ازیں انھوں نے مجھے یہ یقین دلایا کہ ہم اپنے معاملات کا انتظام کرسکتے ہیں۔

(۸) سکر کے بند کے زر واجب الادا کا سوال باقی رہ جاتا ہے میرے خیال میں اس کا انتظام ہوسکتا ہے اگر ہم اسکو ۸۰ سال کی مدت کے لیے ۵ فی صدی سود کے حساب سے قرضہ قرار دیں۔

مجھے یقین ہے کہ ہم اچھی طرح انتظام کرسکیں گے خصوصاً جب گورنمنٹ ہند پانچ کروڑ کے سرمایہ سے زمین رہن رکھنے والے بنک کی اسکیم کی ضمانت دہی کے لیے قرضہ اتحاد باہمی کی تحریک کی حمایت کرے گی۔

(۹) سندھ کو جداگانہ صوبہ قرار دینے سے ہم اپنی نجات کی لائن خود معین کرسکیں گے (مسلم اوٹ لک بحوالہ ہمدم)

عبدالرشید کیلیے پروفیسر اندر کی اپیل کی توجیہ

دہلی ۲۱ اپریل سوامی شردھانند سوئی کے بیٹے پروفیسر اندر نے ایسوسی ایٹیڈ پریس کے نمایندے سے بیان کیا ہے کہ عبدالرشید کیلیے رحم کی اپیل کے متعلق میں نے مسٹر سلطانت والا کے تار کا جواب دیا تھا اس بارہ میں پبلک کو غلط فہمی ہوئی ہے لوگ اس پر معترض ہیں میں اس سے متفق ہوں کہ سوامی شردھانند سنیاسی پر میرا کوئی خاص حق نہیں لیکن ایک ہندو کی حیثیت سے مجھے رحم کیلیے وائسرائے سے اپیل کرنیکا حق حاصل ہے میری اپیل عبدالرشید کی رہائی کیلیے نہیں تھی بلکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ سزاے موت قید میں منتقل ہو جاے تاکہ اسے جیل میں اپنی اصلاح کا موقع ملے۔ آپنے اپیل کی بڑی وجہ یہ قرار دی کہ عبدالرشید اس خونی کھیل میں محض دوسروں کا آلہ کار ہے حالانکہ اصلی سازش کے مرتکب اشخاص ابھی تک آزاد پھر رہے ہیں اس حقیقت سے سب آگاہ ہیں کہ مشہور شخصوں نے گذشتہ چار سال سے فرقہ وارانہ جنگ چھیڑ رکھی ہے جس نے آریہ سماج کے خلاف ایک مسلسل و شر انگیز پروپگنڈا کی صورت اختیار کرلی ہے۔ اس کا سب کو علم ہے کہ بعض کو خصوصیت کے ساتھ سوامی جی سے نفرت تھی اور انھوں نے یہ منصوبہ سوچ رکھا تھا کہ انکو اس میدان سے ہٹا دیا جاے سوامی کو علانیہ دہمکی دیگئی اور گمنام چٹھیوں میں لکھا گیا کہ اگر انھوں نے شدھی و سنگٹھن کی تحریک کو جاری رکھا تو انکی جان کی خیر نہیں جب تک حکام اصلی مجرموں کو سزا نہ دینگے ہندوستانی پبلک زندگی امن سے نہ رہیگی ...

یو پی میونسپل کانفرنس کانپور

(خاص نامہ نگار کے قلم سے)

اول یو پی میونسپل عہدہ داران کانفرنس کا اجلاس ۱۶ر اپریل ۸ بجے سہ پہر کو ٹاون ہال کانپور میں زیر صدارت مسٹر مسعود الحسن ایم۔ ایل سی بیرسٹر مراد آباد (سابق چیرمین میونسپل بورڈ مراد آباد) منعقد ہوا۔

دعا اور سپیچ کے بعد جلسہ کا آغاز ہوا اور اس کے بعد ہمدردی کے خطوط پڑھکر سنائے گئے بعد ازاں پنڈت پیارے کشن رتیہ نزول سپرنٹنڈنٹ میونسپل کانپور چیرمین استقبالیہ کمیٹی نے اپنا خیر مقدمی اڈریس پڑھا جسمیں آپ نے میونسپل ملازمین کی بدحالی اور اس کی اصلاح کی ضرورت کو ظاہر کیا اور اس پر زور دیا میونسپل سروس کو صوبہ وار بنانے اور سرکاری نگرانی میں لانے اور ملازمان کی حیثیت مستقل اور پائدار بنائے جانے پر زور دیا اور ایک صوبہ وار کمیٹی قائم کرنے کی صلاح دی۔

مسٹر مسعود الحسن صدر نے ایک مختصر مگر معرکتہ الآرا تقریر میں ڈیلیگیٹوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے میونسپل سروس اور اس کے متعلقہ سوالات پر اپنی رائے کا اظہار کیا اور تبلایا کہ میونسپل اڈمنسٹریشن مشکلات اور دقتوں سے بھرا ہوا ہے چونکہ میونسپلیٹیاں اس ملک میں مغربی انسٹی ٹیوشن ہیں اس لیے یہ نہایت ضروری ہے کہ انکو اسی طریقہ سے چلایا جائے جو مغرب میں کامیاب ہو چکے ہیں لیکن ان کا مغربی انسٹی ٹیوشنوں سے مقابلہ کرنا غلطی ہوگا کیونکہ رائے عامہ جو انسٹی ٹیوشنوں کی پشت پناہ ہونی چاہیے یہاں ابھی بہت کمزور ہے روشن دماغ اور تعلیم یافتہ لوگوں کے رجحان کی اس طرف بہت کمی ہے اور اسی وجہ سے جن لوگوں کو رائے عامہ کا لیڈر ہونا چاہیے وہ محروم رہ جاتے ہیں اور کم قابل لوگ اس انسٹی ٹیوشن پر آسانی سے قبضہ کر لیتے ہیں اور رائے عامہ کا خون کرتے ہیں۔ انتخابات مناسب طریقہ سے نہیں ہوتے ہیں اور کچھ عرصہ سے انتخابات نے پبلک اخلاق پر نہایت خراب اثر کیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ میونسپل کمشنران ہمیشہ اچھے نمونہ کے نہیں آتے ہیں اس لیے موجودہ بورڈوں کے کاموں کے اصلاح کے واسطے آپ نے ان بورڈوں کو دو حصوں میں تقسیم کی صلاح دی کیونکہ مجموعی بورڈ میونسپل ملازمان کے ایمانداری سے فرض ادا کرنے کے راستے میں مشکلات پیدا کرتے ہیں اگزیکٹیو (انتظامی) کام چیرمین صاحبان کے پاس رہنا چاہیے جسمیں بورڈ اور ممبران کو کوئی رکاوٹ نہ پیدا کرنا چاہیے چیرمین صاحبان کی مدد کے لیے عملہ اور کاونسلر ہونا چاہیے۔

آپ نے تبلایا کہ میونسپل کاموں کی کامیابی مستقل عملہ کی قابلیت اور ایمانداری و دیانتداری پر زیادہ تر منحصر ہے۔ اسلیے میونسپل سروس کی اصلاح کی سخت ضرورت ہے کیونکہ عام طور پر بیکاروں کے محتاج خانہ اور ذریعہ خیال کیے جاتے ہیں جو امیدوار طاقتور ممبروں کی ہمدردی حاصل کر لیتا ہے کامیاب ہو جاتا ہے خواہ وہ اس عہدہ کے لیے کتنا ہی نا قابل ہو اس قسم کی طرفداری اور ظلم دور ہونا چاہیے اور صرف دیانتدار، قابل اور مستعد آدمی نوکر رکھنا چاہیے۔

آپ نے ملازمان کو بھی پبلک ذمہ داری کا دھیان دلایا اور ملازمت میں اخلاقی اعلیٰ معیار پیش کرنے کی ضرورت جتلائی۔ آپ نے ملازمین کی تکالیف کا ذکر کیا اور کہا کہ ناپائداری اور غیر مضبوطی کی زندگی سب سے بڑی خرابی ہے جس کو کام کرنے والا نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اگر یہ چاہا جاتا ہے کہ وہ عمدگی کے ساتھ کام کریں تو انکو بھی وہی سہولتیں ملنا چاہیے جو دوسرے سرکاری ملازمان کو حاصل ہیں آپ کی رائے میں بڑی بڑی نوکریاں صوبہ وار کر دی جاویں اور ان کا تقرر و برخاستگی وزیر صوبہ کے ہاتھ میں ... دی جائے اور ماتحت عملہ کو اپیل کرنے کا حق دیدیا جاوے کلکٹر یا کمشنر انکی اپیل سُن کے انکی تنخواہ و پراویڈنٹ فنڈ میں فیاضی سے کام لیا جائے۔ آپ نے ملازمان کو سیاست اور پارٹی سے علیحدہ رہنے کی ہدایت کی اور گورنمنٹ ملازمان سے اس معاملہ میں نصیحت لینے کی ہدایت کی آپ نے انگلستان سے نصیحت حاصل کرنے کو کہا جہاں وزارت آتی ہیں اور چلی جاتی ہیں لیکن مستقل ملازمان کام کو برابر عمدگی سے جاری رکھتے ہیں اور کسی پارٹی جھگڑے میں نہیں پڑتے ہیں۔

آپ نے ملازمان میونسپل کی ترقی کی کوشش کی داد دی اور انکو جاری رکھنے کی صلاح دی اور کہا کہ یہ پہلا قدم ہے اور انکو یہ امید ہے کہ وہ برابر کوشش کرتے رہیں گے اور گورنمنٹ و پبلک دونوں کی ہر دلعزیزی حاصل کریں گے ملازمان کے متعلق بعض بورڈوں کی کارروائی کی آپ نے نکتہ چینی کی اور کہا کہ جو اختیارات بورڈوں کو ملے ہیں انمیں بعض ضروری آئیٹم قومی تعمیرات کے ہیں اگر وہ عقلمندی، ایمانداری اور مستعدی سے استعمال کیے جاویں تو وہ ہندوستان کی آزادی کے دن قریب تر لادینگے انکو موجودہ خرابیوں کو دور کرنا چاہیے اور ذمہ داری کو سمجھنا چاہیے وہ بورڈوں کے قائمقاموں کو نہ صرف عملہ میں لوکل سلف گورنمنٹ کو کامیابی کے لیے ذمہ داری کا احساس پیدا کرنا چاہیے بلکہ ملک کی آزادی کے لیے جلد کوشش کرنا چاہیے۔

تقریر کے بعد پہلے دن کے جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

دوسرے دن کانفرنس نے ایک صوبہ وار میونسپل یونین بنانے اور گورنمنٹ سے لوکل سلف گورنمنٹ بورڈ بننے اور اختیارات دو حصوں میں تقسیم کرنے اور اعلیٰ ملازمت صوبہ وار اور معمولی ملازمت زیادہ بہتر بنانے اور ہر ملازم کو اپیل کا اختیار ملنے اور سب بورڈوں میں اگزیکٹیو افسر رکھے جانے اور تنخواہ و پولس وغیرہ میں اصلاح کیے جانے کے رزولیوشن پاس ہوئے۔

ایک رزولیوشن چیرمین میونسپل بورڈ امروہہ کی اس کارروائی کے خلاف بھی پاس ہوا جو انھوں نے امروہہ کے منتخب ڈیلیگیٹوں کو کانفرنس میں شرکت کی اجازت نہ دیکر کی تھی۔

برقی عورت

ایک برطانوی موجد ... مصنوعی عورت تیار ... سے خانہ داری کر مختلف فرائض انجام دیتی ہے۔

یہ بیجان مگر متحرک عورت میلے کپڑوں کو دھو کر خشک اور صاف کرتی ہے زنگ آلود چھریوں کو آن واحد میں تیز کرتی ہے اس کے علاوہ بالائی کی ... حلوہ اور اس قسم کی دوسری لذیذ چیزیں پکا سکتی ہے۔

موجد کا خیال ہے کہ اگر اسے اس ایجاد میں تھوڑی کامیابی اور نصیب ہو جائے تو یہ برقی خادمہ لوگوں کو انسانی خادماؤں سے بے نیاز کر دیگی۔

نو ایجاد کشتی

امریکہ کے ایک نو عمر موجد نے ایک چھوٹی سی کشتی تیار کی ہے جس کا وزن صرف گیارہ سیر کے قریب ہے اور تہہ کر کے ہینڈ بیگ میں بند کیجا سکتی ہے اسپر دو آدمی سوار ہو کر سیر کر سکتے ہیں یہ کشتی نہایت تیز رفتار ہے اور سخت سے سخت گرداب میں پھنسکر بھی غرق نہیں ہو سکتی (ریاست)

THE SADAQAT
Cawnpore

REGD. No. A 1424

جمالِ پر توحق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
(احسن سیتھی)

صداقت

ہفتہ وار

اڈیٹر
خواجہ عبدُ السّلام

قیمت سالانہ	۳ر
ششماہی	عہ
فی پرچہ	ار

جلد ۵ | کانپور - چہار شنبہ ۱۱ - مئی ۱۹۲۷ء مطابق ۹ - ذیقعدہ ۱۳۴۵ھ | نمبر ۱۸

ادبیات

نوائے راز

(از جناب ابو الفاضل راز چاندپوری)

نظر والو! مآلِ دہرِ فانی دیکھتے جاؤ
اُلٹتی ہے بساطِ زندگانی دیکھتے جاؤ

وہ آئی اور بلائے آسمانی دیکھتے جاؤ
تو تاثیرِ دعائے کامرانی دیکھتے جاؤ

مذاقِ عشق کی یہ شعلہ سامانی معاذ اللہ!
مجھے دیکھو مرا سوزِ نہانی دیکھتے جاؤ

یہی انصاف ہے، انصاف سے کہنا زباں والو!
خموشی میری اپنی لن ترانی دیکھتے جاؤ

مجھے بھی دو ذرا اذنِ تکلّم، میں بھی کچھ کہہ لوں
ذرا میری بھی اب شعلہ بیانی دیکھتے جاؤ

معاذ اللہ! چشمِ خونفشاں کی دجلہ سامانی،
گزر جانے کو ہے اب سر سے پانی دیکھتے جاؤ

یہ بے کیفی، یہ بے لطفی، یہ تاریکی، یہ سناٹا
ادھر آؤ بھی شامِ زندگانی دیکھتے جاؤ

نہ بھکو نشۂ ہستی میں تو آموزِ مے نوشی!
مآلِ زندگی ہے سرگرانی دیکھتے جاؤ

ذرا چشمِ حقیقت بیں کو تم اذنِ تماشا دو
ابھی کھلتا ہے رازِ دہرِ فانی دیکھتے جاؤ

کلامِ راز کو دیکھو، بیانِ راز کو دیکھو
زبانِ داغ میں لطفِ معانی دیکھتے جاؤ

"شمعِ محفل" گردش میں

مشرق میں عورت کا تخیل ایک پوشیدہ لفظ ڈھکی ہوئی ہستی کا تھا۔ خود لفظ "عورت" اور اُس کے متعلقات کے لئے اکثر دوسرے الفاظ، مثلاً "ستر" "مستورات" "پردہ" "حجاب" "عصمت" "عفت" "ناموس" وغیرہ اسی تخیل کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ آزاد خیال مغرب نے اس وہم پرستی کو دور کر کے "وومین" ("مرد کی مطلوب") کا جو تخیل قائم کیا ہے، اس کا قدرتی نتیجہ یہ ہے، کہ یہ "مطلوب" صرف اپنے "طالبوں" کی طلبگار ہو کر رہ گئی ہے۔ اور اپنے شرمیلے پن سے اسے خود شرم آنے لگی ہے۔ اب وہ "آزاد" ہے اور ہر معاملہ میں آزاد ہے، قیدِ اخلاق سے آزاد ہے، گھر کی چار دیواری سے آزاد ہے، شوہر کی اطاعت سے آزاد ہے۔ اب اس کا فلسفہ یہ ہے، کہ جسم کی زینتیں دکھانے کے لئے ہیں، نہ کہ چھپانے کے لئے، چنانچہ وہ دن آ رہا ہے جب شاید ستر پوشی کی قید سے بھی بالکل آزاد ہو جائے، سر دست ترقی کا قدم اس حد تک تو پہونچ ہی چکا ہے، کہ اس کے جسم پر لباس مردوں کے لباس کے مقابلہ میں بہت کم رہ گیا ہے۔ ابھی کسی صاحب نے یہ موازنہ تو نہیں کیا ہے کہ اس کے سارے جسم کو ڈھکنے کے لئے کپڑے کے کے گز یا کے گرہیں درکار ہوتی ہوتی ہیں، تاہم یہ تو ایک باکمال محقق نے حساب لگا ہی ڈالا ہے، کہ وزن کے لحاظ سے اس کے جسم پر لباس بمقابلہ مرد کے لباس کے، بقدر ایک چوتھائی کے ہوتا ہے! یعنی مردانہ لباس کا اوسط ۱۲½ پونڈ (۲۰۲ چھٹانک) ہوتا ہے، اور زنانہ لباس کا اوسط وزن (بشمول جوتہ، ٹوپی، دستانہ وغیرہ) کل ۳¼ پونڈ (۲۶ چھٹانک) رہتا ہے! (ڈیلی میل لندن - ۱۰ مارچ ۱۹۲۷ء) چراغ جب تک "چراغ خانہ" کی حیثیت رکھتا ہے، اندھیرے گھر کا اُجالا ہے۔ لیکن "شمع محفل" کو گردش میں آنے سے کون روک سکتا ہے؟ شمع کو پروانوں کی کیا کمی ہو سکتی ہے۔ یہ شمع جب گردش میں آئی تو محفل کائنات کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہونچ گئی۔ فرنگی قوموں کی نو عمر عورتوں نے ہزارہا کی تعداد میں ہر سال اپنے اپنے گھرانوں اور اپنے اپنے وطن کو چھوڑ کر غیر فرنگی ملکوں میں آزادی کے ساتھ اپنے ننگ و ناموس کی تجارت شروع کر دی۔ مدتوں کے بعد دانایانِ فرنگ کو ادھر توجہ ہوئی اس صورت حال کا نام اپنی زبان میں انھوں نے White slove traffic رکھا اور اس کی تحقیقات اور روک تھام کے لئے سب فرنگی قوموں کی مشترک انجمن (لیگ آف نیشنز) نے ماہرین فن کا ایک کمیشن مقرر فرمایا۔ اس کمیشن نے اپنی رپورٹ مرتب کر کے ابھی پیش کی ہے۔ لیکن وہ رپورٹ خود انہیں دانایانِ عصر و فرزانگانِ دہر کی روایت کے مطابق اس قدر شرمناک تفصیلات سے لبریز ہے کہ اسکے شائع ہونیکی کسیطرح اجازت نہیں دیجا سکتی! ڈیلی میل وغیرہ بعض باہمت اخبارات نے بڑی جسارت کر کے بعض بعض مقامات سے خلاصے شائع کر دئے ہیں جن واقعات کو خود

۷۸۶
ہفتہ وار
صداقت
چہارشنبہ ۱۱ مئی سنہ ۱۹۲۷ء

لاہور کا خونریز فساد

فرقہ وارانہ فسادات کا ماتم کرتے ہوئے ایک عرصہ گذر گیا اور اب اس قسم کے خونریز واقعات بچون کے کھیل ہو گئے ہیں مگر ان فسادات کے لبعد ان پر بلا آنسو بہائے بھی نہیں رہا جاتا یہ دیکھہ دیکھہ کر اور بھی سوہان روح ہوتا ہے کہ ان فسادات کی بدولت غریب ہندوستان روز بروز قعر مذلت مین گرتا جاتا ہے۔

ان خونی واقعات کی بدولت ہندو مسلمانون کی سیاسی، اقتصادی اور ہر قسم کی زندگی بد سے بدتر ہوتی جاتی ہے مگر ان دشمنان ملک و ملت کو کسی طرح بھی قرار نہیں آتا اور انکے لیے یہ خونی کھیل ایک دلچسپ مشغلہ بن گیا ہے۔

ہمارے برادران وطن جو مسلمانون کو جنگجو کہتے ہوئے نہیں تھکتے ہین انکو اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ وہ اصنام پرست قائم ہین اور اب کیا انہیں جنگجویانہ اسپرٹ کسی دوسرے فریق سے کم ہے بلکہ اگر نظر انصاف سے دیکھا جائے تو انہیں یہ کیفیت بہت بڑھ گئی ہے اور انکی اصنام پرستی ایک بے معنی لفظ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔

کچھ عرصہ سے ہمارے برادران وطن کا یہ وطیرہ ہو گیا ہے کہ وہ طرح طرح کی ایسی تجاویز اختیار کرتے ہین جو فریقین کے لیے کشیدگی اور نفاق کا باعث ہو چنانچہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی سیواجی کی سہ صد سالہ برسی ہے جو ۳ مئی کو سارے ہندوستان مین نہایت شان و شوکت کے ساتھہ منائی گئی اسی برسی کے سلسلہ مین لبعض حضرات نے از راہ تفاخر یہ بھی بیان کیا کہ سیواجی نے اورنگ زیب کو شکست فاش دی اور سلطنت مغلیہ کی تباہی مین حصہ لیا۔

ظاہر ہے کہ اس قسم کے خیالات سے ہندو مسلمان دونون مین اشتعال پیدا ہوگا مسلمانون کو تو اس سے تکلیف ہو گی کہ جو شخص سلطنت مغلیہ کی تباہی کا باعث ہے اس کی برسی منائی جارہی ہے اور ہندوون مین یہ اشتعال پیدا ہوگا کہ ہم آج بھی سیواجی کے نقش قدم پر چلکر مسلمانون کو تباہ کر سکتے ہین۔ اس لیے یہ طرز عمل ہر صورت سے نفاق و شقاق کی لہر پیدا کرے گا اور جس کی وجہ سے ہندو مسلم اتحاد اور حفظ و امن کی زندگی ایک موہوم شے ہو جائیگی۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ۳ مئی کی ۹ بجے رات کو لاہور مین ایک خونریز فساد ہوا اور ۷ مئی تک ہا اخبارات کی اطلاعات مختلف ہین مگر جو سرکاری بیان ہمارے سامنے ہے اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ سکھون نے مسلمانون پر جو حملہ کیا تھا اس کی وجہ سے یہ فساد شروع ہوا ہے اس فساد مین کل ۱۸ آدمی قتل ہوئے ہین جسمین ۸ ہندو ۴ سکھہ اور ۶ مسلمان ہین ۴ مئی کی رات کو ایک سکھون نے جس بیدردی کے ساتھہ تین نہتے مسلمانون کو اپنے کرپانون سے شہید کیا ہے۔ وہ قابل شرم ہے اسمین شک نہین کہ لبعد کو مسلمانون نے بھی بیدردی کے ساتھہ ہندوون کو قتل کیا مگر اس کی تمام تر ذمہ داری سکھون پر عائد ہوتی ہے کیونکہ اُنھون نے اس بزدلانہ جنگ کو شروع کر کے ۱۸ انسانون کی جانین تلف کرائین اور ۱۷۸ انسانون کو زخمی کرایا۔

کرپان ایک مذہبی حیثیت سے سکھہ اپنے پاس رکھتے ہین مگر اس مذہبی حیثیت کو انھون نے جس بُری طرح استعمال کیا ہے وہ حد درجہ افسوسناک اور قابل ترمیم ہے اگر سکھون کا یہی وطیرہ رہا تو مسلمانون کو مجبوراً کرپان کے خلاف آواز بلند کرنا ہو گی اور یہ مطالبہ کرنا پڑے گا کہ اگر سکھون کو کرپان رکھنے کی اجازت دیجاتی ہے تو مسلمانون کو بھی کسی قسم کے ہتھیار رکھنے کی اجازت ملنی چاہیے۔ اور اسی قسم کا مطالبہ ہندو بھی کر سکتے ہین کیونکہ ایک جماعت کا ہتھیار سے مسلح ہونا اور دوسرے کا نہتا ہونا بہت مخدوش اور اس قوم کے لیے باعث نقصان ہے۔

آخر مین ہم اس کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ پنجاب نے سارے ہندوستان کی فضا کو خراب کر دیا ہے اور اس کی حالت روز بروز بد سے بدتر ہوتی جاتی ہے کیا لالہ لاجپت راے بھی اپنے صوبہ کی جولانیون کو روکنے کی کوشش نہ کرینگے؟ اور کب تک ہندوستان کی دونون قومون کے لڑنے کا تماشہ دیکھا کرینگے؟

آہ بدقسمت ہندوستان آخر تو کب تک اس خواب خرگوش سے چونکیگا یا یونہی تو غلامی کی بدترین زندگی بسر کرتا رہیگا۔

کیا تو نے کبھی اس پر بھی نظر ڈالی ہے کہ دنیا کی ساری قومین آگے آگے بڑھتی جاتی ہین اور ایک تو ہے کہ روز بروز اپنی غلامی کی زنجیرون کو اور مضبوط کرتا جاتا ہے۔

آخر مین ہماری دعا ہے کہ اے خدایا تو ہندو مسلمانون کو اس کی توفیق عطا فرما کہ وہ اتحاد و اتفاق اور اس کی ضرورت کو محسوس کرکے یکدل ہو کر ترقی کی طرف گامزن ہون۔ آمین۔

ہمارے صوبہ کے آیندہ گورنر

اگرچہ ہم کو امید تھی کہ صوبہ متحدہ کے گورنر کی تقرری مین اس مرتبہ فراخ دلی سے کام لیا جائیگا اور مثل کلکتہ، بمبئی اور مدراس کے اس مرتبہ صوبہ متحدہ مین بھی گورنر کا تقرر انگلستان کے کسی مدبر مین سے کیا جائیگا مگر یہ امید پوری نہ ہوئی اور مثل دستور سابق صوبہ متحدہ کے جدید گورنر کا انتخاب سول لین ہی حضرات مین سے کیا گیا اور قرعہ انتخاب سر الگزینڈر موڈیمین کے نام نکلا آپ کے انتخاب سے پیشتر ایک ہندو اور ایک مسلمان رہنما نے آپ کے تقرری کی بھی سفارش کی تھی واقف کار طبقہ مین آپ کی تقرری پر اطمینان کا اظہار کیا جارہا ہے اور آپ کو ہر طرح اس عہدہ کے لیے موزون بتایا جاتا ہے۔

آپ فطرتاً نہایت منکسر المزاج اور ہمدرد بنائے جاتے ہین اور اسی وجہ سے ممبران اسمبلی کے اکثر حضرات آپ کی تقرری پر نہایت مسرور ہین۔

آپ کے مختصر حالات یہ ہین کہ:-

آپ کی پیدائش ۱۴ فروری سنہ ۱۸۷۵ء کی ہے آپنے تعلیم یونیورسٹی کالج لندن مین حاصل کی ہے اور سنہ ۱۸۹۷ء مین انڈین سول سروس کا امتحان پاس کیا اور ہندوستان آکر صوبہ بہار مین مختلف عہدون پر خدمات انجام دیتے رہے سنہ ۱۹۰۳ء مین گورنمنٹ بنگال کے انڈر سکریٹری منتخب ہوئے سنہ ۱۹۰۵ء مین کلکتہ ہائی کورٹ کے رجسٹرار مقرر ہوئے اپریل سنہ ۱۹۱۰ء مین گورنمنٹ ہند کے ڈپٹی سکریٹری بنائے گئے اور سنہ ۱۹۱۲ء مین آپ کو سی آئی ای کا خطاب دیا گیا اسی سال آپ امپیریل لیجس لیٹو کونسل کے ممبر نامزد ہوئے جولائی سنہ ۱۹۱۵ء سے سنہ ۱۹۲۱ء تک گورنمنٹ ہند کے سکریٹری کے عہدہ پر فائز رہے اور سنہ ۱۹۲۰ء مین آپ کو کے سی آئی ای کا خطاب ملا اور سنہ ۱۹۲۲ء مین آپ سر بنائے گئے سنہ ۱۹۲۱ء مین جدید اصلاحات کی رو سے آپ کونسل آف اسٹیٹ کے پہلے پریسیڈنٹ مقرر کیے گئے اور اپریل سنہ ۱۹۲۴ء سے آپ گورنمنٹ ہند کے ہوم ممبر مقرر ہین۔

ہم بھی آپ کے انتخاب پر آپ کی خدمت مین مبارکباد پیش کرتے ہین اور اس کی امید کرتے ہین کہ آپ کے زمانہ حکومت مین صوبہ اپنی نمایان شان ترقی کریگا۔

مریض وغیرہ رہتے ہین البتہ اوشدھالیہ کی خواہش ہے کہ یہ زمین مستقل طور پر اس کو ملجاوے تاکہ وہ اس زمین پر ایک عمارت تعمیر کرے ہمکو امید ہے کہ میونسپل بورڈ ترکاری منڈی کے مقابلہ مین اوشدھالیہ

آئینہ کانپور

مقدمہ مصری بازار فتحپور میں پچھلے سال ایک ارتھی کے جلوس کے سلسلہ مین جن ۱۱ مسلمانون کا مسلمانون نے چالان کیا تھا اس کا مقدمہ ۳ مئی سنہ ۱۹۲۷ء کو پنڈت رامیشر دیال صاحب مجسٹریٹ کی عدالت مین پیش ہوا۔ پولیس کی طرف سے کورٹ انسپکٹر صاحب پیروی کر رہے تھے اور ملزمان کی طرف سے مسٹر آر۔ کے کھرے، مسٹر دلوڈ وغیرہ پیروکار تھے گواہان استغاثہ کی شہادت لینے کے بعد مجسٹریٹ نے بلوہ اور دخل بیجا کی دفعات لگادین۔ اور تین ملزمون پر صرف دفعہ ۱۴۷ لینی بلوہ کی دفعہ لگائی۔ ۹ مئی کو پھر پیشی ہوئی اور ملزمان کی طرف سے گواہان استغاثہ پر جرح شروع کردی گئی ہے۔ غالباً مقدمہ کئی روز تک متواتر جاری رہیگا

الوداعی اڈریس مسٹر محمد عطاء اللہ صاحب بی۔ ایس سی ایل ٹی ہیڈ ماسٹر مسلم ہائی اسکول کو الوداعی اڈریس دینے کی غرض سے ۸ مئی ۶ بجے شام کو زیر صدارت جناب خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب ایم ایل سی بیرسٹر ایک جلسہ حلیم مسلم ہائی اسکول مین منعقد ہوا اور اسکول کے اساتذہ اور مختلف جماعتون کے طلبا کی طرف سے چھہ اڈریس اور دو نظمین پڑھی گئیں جو سب کی سب مطبوعہ تھین جس سے ہیڈ ماسٹر صاحب کی ہردلعزیزی ظاہر ہوتی ہے۔ آخر مین معزز مہمانون کی خاطر و مدارات نہایت فراخدلی کے ساتھہ چار کیک، اور فواکہات سے کی گئی۔

یتیم خانہ مولوی سید فضل حسین صاحب قائمقام سکریٹری یتیم خانہ نے ہم کو لکھا ہے کہ ۲۷ اپریل کو ایک صاحب کے یہان سے ایک دیگ پلاؤ کی آئی پلاؤ کے استعمال کرنے سے ۷۴ لڑکے سخت بیمار ہو گئے اور بہت کچھ تنگ و دو کے لبعد لڑکے صحت یاب ہوئے بعد کو معلوم ہوا کہ چونکہ وہ دیگ بدقلعی تھی اسوجہ سے کھانے مین سمیت پیدا ہو گئی لہذا سکریٹری صاحب موصوف کی عام مسلمانون سے استدعا ہے کہ وہ یتیم خانہ کھانا نہایت احتیاط کے ساتھہ بھیجیں ورنہ ذرا سی بے احتیاطی کی وجہ سے یتیم بچے مصیبت مین پڑجاتے ہین۔

سالگرہ حسب دستور ۴ مئی کی شام کو راے بہادر بابو بہاری لال صاحب اسپیشل مجسٹریٹ کی سالگرہ نہایت دہوم دہام کے ساتھہ منائی گئی۔

ڈاکٹر مراری لال کانپور کے مشہور لیڈر اور قومی کارکن ڈاکٹر مراری لال صاحب ایک عرصہ سے بیمار ہین اور آج کل آپ بھوالی مین مقیم ہین ہماری دعا ہے کہ خداے تعالیٰ آپ کو جلد شفاے کلی عطا فرمائے تاکہ آپ شہر کی قومی خدمات انجام دینے کے قابل ہو سکیں۔

بابو وکرماجیت سنگھ راے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ صاحب ایم ایل سی ایڈوکیٹ وچیرمین میونسپل بورڈ دو ہفتہ سے بیمار ہین ہماری دعا ہے کہ خداے تعالیٰ آپ کو جلد شفا عطا فرمائے۔

دفعہ ۱۴۷ آج کل کی مسموم آب و ہوا کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ایک ماہ کے لیے اور کیا ہے جس کو ہم پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہین۔

سیواجی کی برسی خورد محل پارک مین ۳ مئی کو زیر صدارت منشی جوالا پرشاد صاحب وکیل و آنریری مجسٹریٹ ایک جلسہ سیواجی کی سہ صد سالہ برسی منانے کی غرض سے منعقد ہوا۔ ہم نہین سمجھہ سکتے کہ تین سو برس کے لبعد اس برسی منانے کے کیا معنی ہین؟

دگمبر جین اوشدھالیہ گذشتہ ہفتہ ہم نے دگمبر جین اوشدھالیہ کے متعلق ایک نوٹ لکھا تھا مگر غلطی سے یہ لکھدیا گیا تھا کہ اوشدھالیہ شوالہ کی سڑک پر ہے حالانکہ دگمبر جین اوشدھالیہ سبزی منڈی مین ہے اور شوالہ کی سڑک پر اوشدھالیہ کے متعلق ہے

جمعیتہ الاقوام کا کچا چٹھا

ایڈیٹر "ماڈرن ریویو" کے خیالات

انڈین جرنلسٹ ایسوسی ایشن کے البرٹ ہال کلکتہ کے ایک جلسے میں بصدارت شریمتی سرلا دیوی چودہرانی مسٹر رامانند چٹرجی نے جو جنیوا کے مدعوکردہ جمعیتہ الاقوام میں تشریف لے گئے تھے اپنی ایک تقریر میں جمعیتہ الاقوام کی ساری قلعی کھول کر رکھدی صاحب موصوف کی تقریر کے بعض اہم اقتباسات موقر معاصر "بسومتی" کلکتہ سے ترجمہ کرکے ناظرین کی واقفیت کے لیے ذیل میں درج کرتے ہیں :-

مقرر نے اپنی تقریر کی ابتدا یوں کی کہ پرانے زمانے کے لوگ جو کرتے تھے کھلکر کرتے تھے کوئی دھوکا یا فریب سے کام نہیں لیتے تھے آج جب تہذیب و تمدن کا آفتاب کہا جاتا ہے یہ حال ہے کہ انسان ہر چیز کی حقیقت کو پوشیدہ رکھنے کا مشتاق نظر آتا ہے آج کل جب کوئی سلطنت کسی ملک کو فتح کرلیتی ہے تو اس ملک کو مفتوح ملک کہنے کی زحمت نہیں گوارا کرتی بلکہ فاتح ممالک مفتوح ممالک کا جامہ حکمبرداری پہنکر تہذیب و تمدن کا سبق دینے کے بہانے سے مفتوح ممالک کا خون چوستے ہیں جب کسی کمزور ملک سے کسی قوت کے سیاسی اغراض وابستہ ہوتے ہیں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ سیاست کا نام لیکر اقتصادی حیثیت سے اس ملک کو لوٹ لیا جاتا ہے لارڈ کرزن نے سچ کہا ہے کہ کسی ملک پر حکومت کرنے کا لفظ اس ملک کے لٹنے کا مترادف ہے۔

وہ ممالک جن کی آزادی محدود اور مشروط ہے انہیں بجا طور پر محکوم ممالک کہنا چاہیے میں جو بظاہر آزاد ملک تھا سچ پوچھیے تو غلام سے بھی بدتر تھا کیونکہ خود اسی ملک میں جاپانی، برطانوی، امریکن رعایا خود سرزمین چین کے احکام کے پابند نہ تھے اپنے ہی ملک میں کسی کا یوں بے دست و پا ہو جانا کتنا اندوہناک ہے بعد ازاں مقرر نے یہ بتلایا کہ دنیا کا کتنا حصہ آزاد اور کتنا محکوم کہے جانے کا مستحق ہے ایشیا میں جس کا رقبہ ایک کروڑ ۷۲ لاکھ مربع میل ہے ایک کروڑ ، لاکھ مربع میل میں محکوم اقوام بستی ہیں اسی طرح افریقہ میں جس کا رقبہ ایک کروڑ ۱۰ مربع میل ہے ایک کروڑ ۳ لاکھ مربع میل کے رقبہ میں محکوم اقوام کی آبادی ہے غرض کرہ ارض کے دو سب سے بڑے بر اعظم یعنی سفید رنگ کی قوموں کے غلام ہیں شمالی امریکہ جس کا رقبہ ۷۷ لاکھ مربع میل ہے جنوبی امریکہ جس کا رقبہ ۶۸ لاکھ مربع میل ہے یورپ جس کا رقبہ ۳۶ لاکھ مربع میل ہے آسٹریلیا جس کا رقبہ ۳۰ لاکھ مربع میل ہے ان ممالک کا اکثر و بیشتر حصہ آزاد ہے شمالی اور جنوبی امریکہ نے اپنے ممالک میں ان لوگوں کی سرے سے جڑ ہی کاٹ ڈالی جنہیں تہذیب و تمدن کی انہیں زحمت گوارا کرنی پڑتی غرض دنیا میں محکوم اقوام کی بلحاظ آبادی و بلحاظ رقبہ ہر طرح سے اکثریت ہے اور حاکم قوموں کی اقلیت ہے پس جب کبھی حاکم اقوام کسی انجمن یا مجلس کی بنیاد ڈالیں گے تو وہ باوجود اپنے ہوا عہد انصاف کے کمزور اور محکوم قوموں کے ساتھ مساوی سلوک نہیں کرسکتے کیونکہ انسانی فطرت ہمیشہ پہلے نفع اور فائدہ کو دیکھتی ہے اور حاکم اقوام کا صرف وہیں نفع ہو سکتا ہے جہاں محکوم اقوام کو پہونچتا ہے ایشیا اور افریقہ کے باشندے بھی انسانوں میں داخل ہیں ہمیں دیکھنا ہے کہ ان انسانوں کے ساتھ اب تک جمعیتہ الامم نے کیا کیا؟

لیگ کی حالت

۵۷ اراکین جمعیت الاقوام میں صرف ۳ غیر یورپین ہیں یہاں یورپین اقوام سے وہ قومیں مراد لی گئی ہیں جو یورپ کی کوئی زبان بولتی ہوں اگر یہ مان لیا جائے کہ اہل فرنگ نہایت فیاض طبیعت رحیم اور انصاف پسند لوگ ہیں لیکن اس کا کیا علاج کہ ایک انجمن جس میں پچاس اراکین ایک قوم کے ہیں اور سات دوسری قوم کے کہاں تک اقلیت کے احساس کی پابندی کرکے اپنے شیرازہ کو کمزور کر دیگی جمعیت الاقوام کے رکن ہونے کیلیے شرط یہ ہے کہ ملک کو آزاد ہونا چاہیے لیکن ہندوستان ایک محکوم اور غلام ملک ہونے کے باوجود جمعیت الاقوام کا ایک رکن ہے۔ برطانیہ کی صرف ایک معمولی سی چال تھی جس نے ہندوستان اور جمعیت دونوں کو بیک لمحہ بیوقوف بنا دیا تحریر صلحنامہ کے وقت برطانیہ نے ہندوستان سے دستخط کرا دیے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہندوستان بھی جمعیت الاقوام کے اراکین میں شامل کرلیا گیا اور اس طرح سے برطانیہ نے چھ یا سات ووٹ جمعیت میں حاصل کرلیے۔

لیگ کی مشینری

مقرر نے جمعیت کے نظام کی بابت کہا کہ جس ۔۔ ہندوستان کے سکریٹری میں کام ہوتا ہے تجربہ بھی ۔۔ لیگ کی ہے وہاں بھی چھوٹی چھوٹی طاقتوں کے معاملے تہ کرکے طاق میں رکھدیے جاتے ہیں اور انگریزوں اور فرانسیسیوں سے متعلق اور بوافق جو بات ہوتی ہے ان کو پہلے طے کرا دیا جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ لیگ کی سکریٹریٹ میں جملہ بڑی بڑی اسامیوں پر انگریز اور فرانسیسی موجود ہیں اور دراصل لیگ جس کا نام ہے وہ انھیں سکریٹریوں کا مترادف ہے سکریٹریٹ میں سب سے اعلی عہدہ دار یعنی سکریٹری جنرل ایک انگریز ہے ڈائرکٹر اف لیبر ایک صاحب فرانسیسی ہیں ان کے نائب بھی انگریز ہیں لیگ کے ملازمین کی فہرست دیکھنے پر پتہ چلتا ہے کہ دفتر میں ۲۲۱ انگریز ۱۸۱ فرانسیسی ۳۴ اطالوی ۶ جاپانی ۴ ہندوستانی اور تین چینی ملازم ہیں لیکن اگر آپ لیگ کے مصارف پر نظر ڈالیں تو ہندوستان کو سب سے زیادہ چندہ دینا پڑتا ہے یعنی انگلستان کے بعد فرانس، اور اس کے بعد اطالیہ، جاپان اور پھر ہندوستان کا نمبر آتا ہے پھر لیگ میں جہاں انگریز اور فرانسیسی ملازمین کی کثرت ہے خواہ مخواہ برطانوی اور فرانسیسی مفاد ہی کو ترجیح دیجائیگی لیگ کی کیٹی انتظامیہ کی بابت آپ نے فرمایا کہ اس کے ۱۴ ارکان ہیں جنمیں سے انگلستان، فرانس، جاپان، اطالیہ، ۱۰ جرمنی مستقل ارکان انتظامیہ ہیں لیکن اسمیں سے فرانس اور برطانیہ ہمیشہ نئی نئی چھوٹی چھوٹی حکومتوں کو پھانس پھانس کر اپنے اغراض کو پورے کرنے کیلیے کونسل میں بھرتی کراتے رہتے ہیں مثلاً سلوادڑ کو لے لیجیے اس ملک کی آبادی صرف دس لاکھ ہے لیکن وہ بھی جمعیت الاقوام کا ممبر ہے اسی طرح جاپانی جس کی آبادی ۲۶ لاکھ اور کولمبیا جس کی آبادی ۵۶ لاکھ ہے بڑی بڑی قوموں کے دام میں پھنسکر کونسل کی ممبری کو اپنے لیے باعث افتخار سمجھتی ہیں ظاہر ہے ایسی طاقت جو کسی حکومت کی آدرد ہوگی اس کی خواہش کے خلاف جانے کی جرأت نہیں کرسکتی۔ (ہمدم)

لالہ لاجپت رائے کا ارشاد

ہندو نرمی چھوڑ کر سختی اختیار کریں

سکر یکم مئی لالہ لاجپت رائے صدر ہندو سبھا صوبہ کانفرنس آج صبح یہاں پہونچے میونسپل بورڈ نے ایک اڈریس پیش کیا جس میں لالہ جی کی ملکی خدمات اور قربانیوں کو سراہا گیا تھا اڈریس کے جواب میں لالہ جی نے میونسپل بورڈ کو سڑکوں اور حفظان صحت کی ترقی اور غریب لوگوں کی مالی بہبودی کی طرف توجہ کرنے کی نصیحت کی اس کے بعد لالہ جی اور دوسرے لیڈروں کا جلوس نکالا گیا کانفرنس کے اجلاس کا افتتاح مختلف مقامی انجمنوں کے ایڈریسوں سے ہوا جو لالہ جی کو پیش کیے گئے۔

استقبالیہ کمیٹی کے صدر ویرومل بیگراج نے اپنی تقریر میں سوامی شردھانند کے سفاکانہ قتل پر اظہار نفرت کیا اور اس پر افسوس کیا کہ سندھ جہاں سے تصوف (اتحاد مذاہب) پھیلا آج فرقہ وارانہ اختلافات کا آماجگاہ بنا ہوا ہے جس کا سبب وہ متعصبانہ تبلیغ ہے جو مسلم حلقوں میں اندرونی و بیرونی طور پر کیجا رہی ہے۔ لارکانہ کا فسادات اور لگارجی کا واقعہ اسی کا نتیجہ ہے اگر مسلمان دوسروں کو دائرہ اسلام میں لانے کے حق کا دعوی کرتے ہیں تو ہندوؤں کو شدھی کرنے اور مرتد بنانے کے حق سے کیوں محروم رکھا جاتا ہے سندھ کی علیحدگی کے متعلق انھوں نے اعلان کیا کہ علاوہ سیاسی ۴

۵ اور اقتصادی مصلحتوں کے مسلمانوں نے ہندوؤں کے اعتماد اور اعتبار کو کامل طور پر زائل کر دیا اور ہر چیز کے متعلق اپنے اسلامی تخئیل سے انکے دلوں میں شکوک اور خطرات پیدا کر دیے ہیں انھوں نے سنگھٹن اور ہندو پنچایت کو دوبارہ مرتب کرنے پر زور دیا تاکہ انمیں روح پھونک کر انکے ذریعہ سے ہندوؤں کیلیے جداگانہ درسگاہیں اور دوسرے انسٹی ٹیوشن قائم کیے جائیں انھوں نے اس پر بھی زور دیا کہ ہندوؤں کی جسمانی ترقی، ہندوؤں کی اصلاح اور دوسری معاشرتی خرابیوں مثلاً کمسنی کی شادی کو دور کرنے کی طرف خاص توجہ کیجائے۔ مسجد کے سامنے باجہ بجانے کے متعلق انھوں نے ایک تازہ مثال پیش کی جس میں تبلایا کہ ایک مسلمان نے جو ایک مطبع کے پاس رہتا ہے ایک شادی کے سلسلہ میں کئی روز تک متواتر باجہ بجوایا اور جب انھوں نے اپنے دوسرے مسلمان پروسیوں سے اس کو روک دینے کیلیے کہا تو انھوں نے ہنسکر اس کا اقرار کیا کہ ہندوؤں کے خلاف یہ مطالبہ دراصل غیر منصفانہ اور نامناسب ہے۔ صدر استقبالیہ کمیٹی کی تقریر کے بعد لالہ لاجپت رائے نے تقریباً دو گھنٹہ تک فی البدیہہ خطبہ دیا جسمیں انھوں نے ہندوؤں سے کہا کہ وہ نرمی چھوڑ کر اپنے مزاج خیال اور جسم میں سختی پیدا کریں تاکہ اپنے حقوق کی حفاظت کیلیے ہر قسم کے حملوں کا استقامت اور کامیابی سے مقابلہ کیا جائے۔

صدر انڈین نیشنل کانگریس کے خیالات

فرقہ وارانہ اختلافات دور کرنیکی جدوجہد

بمبئی یکم مئی مسٹر سری نواس آئنگر صدر انڈین نیشنل کانگریس آج صبح کلکتہ سے یہاں پہونچے اثناء سفر میں انھوں نے چند گھنٹوں کے لیے ناسک میں قیام کیا جہاں شام کو گوداوری گھاٹ پر ایک بڑے عام جلسہ میں تقریر کی اس تقریر کے دوران میں انھوں نے کہا جب ایک طرف نمایاں طور پر سرعت کے ساتھ قومی قوتوں میں اقبال و اتحاد ہو رہا تھا اسی وقت دوسری طرف کانگریس کے رہنماؤں اور کارکنوں اور غیر کانگریسی رہنماؤں اور کارکنوں میں فرقہ وارانہ، سیاسی اور شخصی اختلافات رونما ہو رہے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج ملک میں نفاق پیدا ہو گیا اور ان اختلافات سے ہندوستانی اور برطانوی حکومتوں نے ناجائز فائدہ اٹھایا اس وقت کوئی ایسی تحریک عوام جس کی سخت ضرورت ہو عمل میں نہیں آسکتی جب تک کہ تمام صوبوں کے کانگریس والوں کی اکثریت میں عملی اتحاد اور عملی اشتراک پیدا نہ ہو جائے اب ایسا وقت آگیا ہے کہ وہ کانگریس میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کی انتہائی کوشش کریں کیونکہ مجھے اس کا علم ہے کہ فرقہ وارانہ اختلافات دراصل کانگریس والوں کے اختلافات کا نتیجہ ہیں عوام کو الزام دینا فضول ہے الزام تو ان پر عائد ہوتا ہے جن پر ذمہ داری تھی۔

ہم کو معاف کر دینا اور بھول جانا چاہیے تمام اختلافات، انتخابات کے جھگڑے اور غلط فہمیاں بالکل فراموش کر دینی چاہیں اس کے بعد مسٹر سری نواس آئنگر نے فرقہ وارانہ اختلافات پر جو ادھر آجکل پیدا ہوئے ہیں سخت نفرت کا اظہار کیا اور بتایا کہ جب تک عام قومی ترقی نہ ہو اس وقت تک کسی خاص طبقہ کی ترقی نہیں ہوسکتی انھوں نے لوگوں کو نصیحت کی کہ وہ فرقہ وارانہ رہنمائی قبول نہ کریں اور فرقہ وارانہ جذبات کے خس و خاشاک کو جو قومیت کی ترقی میں حائل ہیں اپنے دلوں سے نکالکر پھینکدیں اور کانگریس کو جو صرف ایک غیر فرقہ وارانہ نظام ہے تقویت دیں اور مضبوط کریں کیونکہ یہی ہندوستان کی مادی اور اخلاقی ترقی اور ہندوستان کیلیے سوراج اور آزادی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

مسٹر سری نواس آئنگر مسٹر جیکار اور دوسرے لیڈران حامی جوالی تعاون سے کانگریس میں اتحاد کے متعلق مسٹر جیکار کے مکان پر باقاعدہ طور پر گفتگو کر رہے ہیں۔

برقیات

ایران مین تعمیر ریلوے

طہران ۳ر مئی مجلس ملیہ نے ۱۹۲۷ء کے لیے ۵ لاکھ تومان اس غرض کیلیے مخصوص کرلیے ہین کہ تعمیر ریلوے جات کے سلسلہ مین کام آئین۔

چین سے انگریزی فوجین واپس بلالو

لندن ۱ر مئی لندن مین جو لیبر پارٹی نے مظاہرہ کیا وہ بصورت جلوس جسمین ہزار ہا شریک تھے دریا کے کنارہ سے ہائیڈ پارک کو روانہ ہوا جہان تقریرین ہوکر ریزولیوشن پاس ہوے جنمین پبلک سے وعدہ کیا گیا کہ چین سے انگریزی فوجین بلا کر دم لیا جائیگا مسٹر کوک نے بیان کیا کہ خواہ جائز ہو یا ناجائز ایک مرتبہ تو اور عام ہڑتال ہوکر رہیگی آپ نے پبلک سے کہا کہ وہ اُن کے نعرہ کا اعادہ کرین یعنی "نکالو ان بیل والون کو" (کنسرویٹو جماعت سے مطلب ہے) "بالڈون کو ضرور نکل جانا چاہیے" ایک اور جلسہ مین لوگون پر زور دیا گیا کہ وہ ایسی تدابیر اختیار کرین جن سے اس گورنمنٹ کا تختہ الٹ جائے۔

ہندوستان کا ذکر دار العوام مین

سوباس چندر بوس اور واقعہ کلکتہ

لندن ۲ر مئی ایک سوال کے جواب مین لارڈ ونٹرٹن نے جواب دیا کہ گورنمنٹ نے سوبھاس چندر بوس سے کہا تھا کہ اگر وہ سوئزرلینڈ مین اکر رہنا یا بود و باش اختیار کرین تو انکو چھوڑ دیا جائے لیکن انھون نے اس تجویز سے انکار کردیا اب صاحب وزیر ہند اس باب مین حکومت ہند سے مزید خط و کتابت کر رہی ہے۔

دوسرا سوال یہ کیا گیا کہ کیا حکومت کا ارادہ کلکتہ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو تبدیل کر دینے کا ہے جس کا جواب یہ دیا کہ کوئی وجہ یہ خیال کرنے کی نہین ہے کہ مسلمانون پر فیر کیے جانے کا جو حادثہ رونما ہوا تھا اُس کے سلسلہ مین مجسٹریٹ ضلع کو تبدیل کردیا جائیگا اور اگر بالفرض ایسا ارادہ بھی ہو تو وہ اس غرض سے نہین ہوگا کہ وہ واقعہ

کی غیر جانبدارانہ اور مبنی بر انصاف تحقیقات کیجاے۔

عراق سے بحیرہ روم تک تیل کا نل

بغداد ۳ر مئی اینگلو پرشین آئل کمپنی کی شاخ خانقین آئل کمپنی کا وہ جدید کارخانہ افتتاح کرتے ہوے جو مقام الوندمین قائم کیا گیا ہے ملک فیصل نے فرمایا کہ امید ہے کہ ہم دنیا کو بہت جلد یہ خوشخبری سنائین گے کہ عراق سے ساحل بحیرہ روم تک مٹی کے تیل کا ایک بڑا نل بچھا دیا گیا ہے۔

جاپانی پارلیمنٹ کا افتتاح

ٹوکیو ۴ر مئی آج دس برس بعد شہنشاہ جاپان نے بنفس نفیس جاپانی پارلیمنٹ کا افتتاح فرمایا موتمر وزراء نے منظور کرلیا ہے کہ دول ثلاثہ کے درمیان تخفیف قوائے بحریہ کے متعلق جو راے قرار پائی تھی اس کو منظور کرلیا جاے۔

مجلس اقوام کی اقتصادی کانفرنس

جنیوا ۴ر مئی بین الاقوامی اقتصادی کانفرنس کا آج افتتاح ہوگا جسمین ۴۷ ملک شرکت کرینگے مختلف موضوعات پر گفتگو ہونے کے بعد کانفرنس متعدد کمیٹیون مین منقسم ہوجائیگی تاکہ مسائل زیر بحث پر جداگانہ پوری طرح غور کیا جاسکے۔ کانفرنس کا اجلاس ایک ماہ تک جاری رہیگا۔

چین مین انگریزی جہازونکو گولہ باری کی ہدایت

رگبی ۲ر مئی دار العوام مین بجواب سوال بتایا گیا کہ دریاے یانگسی مین جو انگریزی جہاز آمد و رفت رکھتے ہین انکو ہدایت کردیگیی ہے کہ اُن پر اگر گولی چلائی جاے تو ترکی بترکی جواب دیا جاے۔

شنگھائی ۴ر مئی دریاے یانگسی مین جو انگریزی جہاز آتے جاتے ہین اُن پر چینی پہاڑی اندھا دھند گولیان چلاتے رہتے ہین چنانچہ انگریزی جنگی جہاز کاک شیفر اور وانڈرر پر نانکنگ اور کیانگین مین گولیان چلائی گئین وانڈرر کا ایک خلاصی خفیف سا زخمی ہوا جس پر دونون انگریزی جہازون نے بھی گولہ باری کی۔

جنیوا ۵ر مئی اقتصادی کانفرنس مین شرکت کیلیے روسی وفد آگیا ہے۔

ہندوستان

مسٹر محمد امین بیرسٹر ۳ ماہ کیلیے معطل

لاہور ۴ر مئی جسٹس براڈوے اور جسٹس ایڈیسن نے مسٹر محمد امین بیرسٹر کو اس امر کا مجرم قرار دیا ہے کہ انھون نے جسٹس آغا حیدر پر اثر ڈالنے کی کوشش کی تھی مسٹر موصوف کو ۳ ماہ کیلیے وکالت کے معاملہ مین معطل کردیا گیا ہے۔

مقدمہ رنگیلا رسول مین ملزم رہا ہوگیا

لاہور ۴ر مئی جسٹس کنور دلیپ سنگھ نے راجپال پبلشر رسالہ رنگیلا رسول کو (جسمین حضور سرور کائنات کی زندگی کے بعض پہلوؤن پر نہایت مکروہ حملے کیے گئے تھے") رہا کردیا ہے مسٹر کولس سشن جج نے عدالت ماتحت کی سزا کو جو ۱۸ ماہ قید بامشقت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ تھی ۶ ماہ قید بامشقت تک گھٹا دیا اور جرمانہ بدستور رہنے دیا جسٹس دلیپ سنگھ نے ملزم کی اپیل منظور کرتے ہوے راے ظاہر کی کہ اس مقدمہ سے لازمی طور پر یہ نتیجہ نہین نکلتا کہ ملزم دو نون جماعتون کے درمیان نفرت اور عداوت کے جذبات پیدا کرنا چاہتا تھا جج نے کہا کہ ملزم پر دفعہ ۱۵۳ عائد نہین ہوتی اور گورنمنٹ ایڈوکیٹ نے کوئی اور دفعہ نہین بتائی جو ملزم پر عائد ہوسکے۔

جمہوری فوج کے والنٹیرون کی گرفتاری

ناگپور ۳ر مئی رام لال عرف ابیے ماہیو اور رحمان جو نجرتا ارلڑی کی جمہوری فوج کے والنٹیر تھے آج اس جرم مین گرفتار کرلیے گئے کہ وہ بغیر لائسنس کے ہتھیار لیے جارہے تھے مسٹر جوشی سٹی مجسٹریٹ نے ملزمین کو مجرم قرار دیا اور دس روپیہ جرمانہ یا عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت مین ایک ماہ قید محض کی سزا دی ملزمین نے کہا کہ ہم مجرم نہین ہین اور ہمارا یہ فرض ہے کہ جب تک بنگال کے قیدی رہا نہ کردیے جائین بغیر لائسنس کے ہتھیار رکھین ملزمین نے جیل جانا منظور کیا۔

لاہور کے افسوسناک فسادات

سرکاری بیان

لاہور ۵ مئی فسادات کے متعلق حکومت پنجاب نے مندرجہ ذیل سرکاری بیان شائع کر دیا ہے۔ "چونکہ لاہور کے فساد کے متعلق مبالغہ آمیز اور گمراہ کن خبریں شائع کی گئی ہیں اس لیے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اصل حالات جہاں تک کہ حکومت کی تحقیقات سے معلوم ہوئی ہیں ظاہر کر دیے جائیں سب سے پہلا جھگڑا ۳ مئی کی رات کو ۹ بجے کے قریب ہوا جبکہ کہا جاتا ہے کہ بعض سکھوں نے دہلی کالی ملی کے قریب مسلمانوں پر حملہ کیا پولیس کافی تعداد میں فوراً موقع پر پہونچ گئی اور امن قائم کر دیا پولیس نے دیکھا کہ آٹھ آدمی زخمی ہوئے ہیں جن میں سے سب کے سوا ایک ہندو لڑکے کے مسلمان تھے انمیں سے تین مر چکے تھے اور باقی پانچ جنمیں سے ایک اور مر گیا۔ پولیس نے چار سکھوں کو عین موقع پر گرفتار کیا اس جھگڑے کی تحقیقات خود ایک یوروپین سپرنٹنڈنٹ پولیس کر رہا ہے جسے خاص طور سے اس کام پر مامور کیا گیا ہے۔ ۴ مئی کو دوپہر سے پہلے اگرچہ شہر میں بہت جوش پھیلا ہوا تھا اور بہت سی دوکانیں بند تھیں صرف ایک جگہ جھگڑے کی واردات ہوئی یہ جھگڑا انارکلی میں ہوا تھا جبکہ مسلمانوں کی ایک جماعت دوکانداروں کو دوکانیں بند کرنے کی ترغیب دے رہی تھی کوشش کر رہی تھی تو ایک شخص نے جسے بیان کیا جاتا ہے کہ ظاہراً مسلمان معلوم ہوتا تھا ایک حملہ کیا اور پانچ چھ دوکانداروں کو چھری سے زخمی کر دیا یہ شخص گرفتار بھی نہ کیا جا سکا شہر میں اس قدر زیادہ کشیدگی کو ملحوظ رکھکر اور مقتولین کی تجہیز و تکفین کے وقت یا اس کے بعد میں فساد کے امکان کا خیال کر کے یہ فیصلہ کیا گیا کہ خاص حفاظتی تدابیر اختیار کی جائیں جنمیں فوجوں اور زرہ پوش موٹروں کا بلانا بھی شامل تھا فوجوں کا پہلا دستہ شہر میں ۴ مئی کو فوراً بعد دوپہر پہنچ گیا۔ شب گذشتہ کے مقتولین کے جنازہ کے ہمراہ ایک بہت بڑا جلوس تھا اس جلوس کا آخری سرا جس کے ساتھ مجسٹریٹ اور پولیس تھی جب ہندوؤں کے ایک مندر کے پاس سے گذرا تو اس پر کچھ پتھر پھینکے گئے لیکن کوئی سخت لڑائی نہیں ہوئی اور بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی کے شدید چوٹ نہیں آئی بعض آدمی جنکے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ پتھر پھینکے تھے گرفتار کر لیے گئے دفن کی رسم سے فارغ ہو کر جمعیت بکثرت لوگ شامل تھے شام کے چھ بجے کے قریب فوج اور پولیس کے بہت معقول انتظامات کیے گئے تھے کہ قبرستان سے اس مجمع کی واپسی میں کوئی جھگڑا نہ ہونے پائے اس غرض سے جو خاص احتیاطی تدابیر اختیار کی گئی تھیں انکا بہت اچھا اثر ہوا اور یہ منزل جس کے متعلق اندیشہ ہو رہا تھا بلا کسی سخت بدامنی گذر گئی۔ مجمع انارکلی کے لمبے بازار میں سے بلا کسی جوش یا نقص امن کیے گذر گیا لیکن جب یہ لوگ شہر میں پہونچے اور منتشر ہو کر اپنے اپنے محلوں میں جانے لگے تو شہر کے مختلف محلوں سے اکے دکے آدمیوں پر حملوں کی اطلاعات پولیس میں پہونچنی شروع ہوئیں تھوڑی اور رات گئے دو تو مجمعوں کا اکٹھا ہونے لگے انمیں سے ایک لاہوری دروازہ پر ہوا اور دوسرا سیدھی دروازہ پر دونوں جگہ مجسٹریٹ موجود تھے لاہوری دروازہ کے ایک خطرناک اجتماع کو ڈسٹرکٹ (سوار رسالہ) کے ایک دستہ نے مجسٹریٹ کے حکم سے منتشر کیا دوسرا مجمع بھی جو شہر سواروں کے ایک دستہ کے پہونچ جانے سے منتشر ہو گیا لیکن رسالہ کے پہونچنے سے پہلے چند وقوعہ مار پیٹ کے ہو چکے تھے ۴ مئی کو رات کے ۱۱ بجے تک شہر کے مختلف حصوں سے اکیلے دکیلے آدمیوں پر حملے کیے جانے کی خبریں پولیس میں آتی رہیں اس دوران میں فصیل شہر کے اندر اندر تمام سڑکوں پر ایک مرکزی مقام سے گشت لگانے کا بہت معقول انتظام کیا گیا تھا اس کا بہت نتیجہ نکلا اور اس پر تمام رات عملدرآمد ہوتا رہا۔ لاہور بریگیڈ کے کرنل کمانڈر نے حکام شہر کے مشورہ سے فوجوں کو شہر میں تقسیم کرنے کا کام خود اپنی نگرانی میں کرایا ڈپٹی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے ماتحت مسلمانوں کا ایک جلسہ ہونے سے روک دیا جسکے متعلق اعلان کیا گیا تھا کہ قبرستان سے واپسی پر کیا جائیگا (کوئی جلسہ نہیں کیا گیا) اس کے بعد یہ احکام جاری ہوئے کہ کوئی شخص لاٹھی لیکر نہ نکلیگا اور چار سے زیادہ اشخاص ایک جگہ جمع نہ ہونگے چونکہ یہ خبر مشہور تھی کہ بہت بڑے پیمانہ پر رات میں آتش زنی کی تجاویز ہو رہی ہیں اس لیے چونگی اور ریلوے کے آگ بجھانے والے بریگیڈ تیار کر دیے گئے تھے اور مجسٹریٹوں کو اور فوج اور پولیس کو مخصوص احکام دیدیے گئے تھے کہ ہر شخص پر جو آگ لگانے کی یا فساد کرنے کی کوشش کرے فیر کر دیں البتہ یہ ضرور تھا کہ فیر صرف اسی حد تک کیے جائیں کہ جہاں تک فوری صورت حال کو قابو میں لانے کیلیے ضروری ہوں سات جگہ رات میں حقیقتاً آگ لگائی گئی لیکن سوائے بھاٹی دروازہ کے باہر ہندوؤں کے ایک مندر کے جو آگ بجھانے والوں کی سخت کوششوں کے باوجود جل گیا اور سب مقامات کی آگ چند منٹوں میں بجھا دی گئی۔ ۴ مئی کو چونکہ فوجوں کو سخت تکلیف اٹھانی پڑی تھی اسلیے ۵ مئی کو تازہ کمک آگئی اور اب شہر میں سواروں پیدل سپاہیوں اور مسلح موٹروں کی ایک معقول جمعیت ہے جو ہر قسم کی اتفاقی ضرورت کے وقت کام دے سکتی ہے معمولی محافظوں کے علاوہ چار مخصوص یوروپین مجسٹریٹ متعین کر دیے گئے ہیں۔ ۵ مئی کی صبح کو دوسرے مرکزی مقامات سے محفوظ پولیس بلائی گئی ہے ٹکسالی دروازہ کے قریب سے ایک انفرادی حملہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے اس وقت تک یعنی ۵ مئی کی دوپہر تک اس جھگڑے کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ کسی جگہ بھی بڑے مجمعوں کا باہمی تصادم نہیں ہوا بلکہ اکیلے دکیلے آدمیوں کے اکیلے آدمیوں یا چھوٹی چھوٹی جماعتوں کے ہاتھوں پٹنے کی بے شمار وارداتیں ہوئی ہیں یہ ایسی عدم پابندی قانون ہے جس کا تدارک بہت ہی مشکل ہے اور ممکن ہے کہ اس کی وجہ سے آیندہ کچھ عرصہ تک شہر کی چار دیواری کے اندر شہر کو لنگے علاوہ باقاعدہ گشت اور پہرا بلکہ ڈاکہ ڈالے اس بات کا ڈھنڈورا پٹوایا جائیگا جس میں ہدایت ہوگی کہ سب لوگ جو شہر کے اندر رہتے ہیں رات کو ۸ بجے کے بعد گھر سے باہر نہ نکلیں۔

ہسپتال کے نقشوں کے مطابق اس وقت تک جو تعداد مضروبین کی معلوم ہوئی ہے وہ چودہ مقتول اور ایک سو تین مجروح ہے یہ تعداد ہندوؤں مسلمانوں اور سکھوں پر قریب قریب بحصہ مساوی منقسم ہے۔

تازہ ترین سرکاری اطلاعات

لاہور ۶ مئی۔ آج کی شائع کردہ کمیونکے مظہر ہے کہ مقتولین کی تجہیز و تکفین اس دن سہ پہر کو عمل میں آئی جلوس جو مردہ گاہوں کو گئے تھے وہ مختصر تعداد میں تھے انکے ہمراہ پولیس اور فوج کے سپاہی تھے جنہوں نے بدامنی نہ ہونے دی سہ پہر کے ابتدائی حصہ میں چند انفرادی حملوں کی اطلاعات ملی تھیں مگر ۳ بجے سہ پہر کے بعد سے کوئی اطلاع نہ آئی ان حملوں میں دو آدمی مارے گئے اور بیس زخمی ہوئے دو لوگ مقتول ہندو تھے انکے محل میں کسی قدر بڑی لڑائی ہو جاتی مگر فوجوں نے بغیر گولی چلائے یا کسی کے زخمی ہوئے اسے دبا دیا ۸ بجے رات کو گھر سے نہ نکلنے کے حکم کی وجہ سے رات میں کامل خاموشی رہی سڑکوں پر سوائے پولیس اور فوج کے گشت لگانے والوں کے اور کوئی نہ تھا۔ ۶ مئی کو ۳ بجے سہ پہر تک دو انفرادی حملوں کی خبر آئی ہے ساڑھے گیارہ بجے کے قریب ایک سکھ کو شرانوالہ دروازہ کے قریب چھری سے زخمی کیا گیا اور ایک بجکر ۱۵ منٹ کے قریب جانگر محلہ میں ایک ہندو سخت زخمی ہوا جمعہ کی نماز کیلیے مختلف مسجدوں میں جو مسلمان جمع ہوئے تھے وہ خاموشی کے ساتھ منتشر ہو گئے حکام نے بدامنی کے خلاف پوری احتیاطی تدابیر اختیار کر لی تھیں۔

۱۸ مقتولین اور ۱۷۸ زخمی

مضروبین کی فہرست کی اب تصدیق کیجا چکی ہے مقتولوں کی مجموعی تعداد ۱۸ ہے جنمیں سے ۸ ہندو۔ ۴ سکھ اور ۶ مسلمان ہیں۔ زخمیوں کی کل تعداد ۱۷۸ ہے جنمیں سے ۹۵ ہندو ہیں ۴۱ مسلمان ہیں اور ۴۱ سکھ ہیں اور ایک عیسائی ہے بعض اخبارات نے جو یہ خبر اڑائی ہے کہ سکھ بڑی تعداد میں آس پاس کے علاقوں سے بھرے چلے آ رہے ہیں بالکل غلط ہے بھاٹی دروازہ کے باہر ۱۷ سکھوں کی ایک مختصر سی جماعت کو ۵ مئی کے دن ایک مجسٹریٹ نے روک دیا تھا ان میں سے ۱۱ گرفتار ہو گئے تھے اور ۶ بھاگ گئے تھے اس قسم کی (یعنی باہر سے آنے والوں کی) صرف ایک ہی مثال ہے جو واقع ہوئی ایک بالکل جھوٹی خبر یہ اڑ رہی ہے کہ طرفین کے بدمعاشوں نے عورتوں کی آبروریزی کی ہے اور انھیں ضربات پہونچائی ہیں یہ بھی بالکل بے بنیاد ہے جو لوگ مارے گئے ہیں یا زخمی ہوئے ہیں ان میں ایک بھی عورت نہیں ہے آس پاس کے اضلاع سے کسی قسم کی بدامنی کی اطلاعات نہیں ملی ہیں (ہمدرد)

ہندو مسلمان اور سکھوں کا جلسہ

لاہور ۶ مئی آج صبح سر میاں محمد شفیع کے مکان پر ہندو مسلمان اور سکھوں کا ایک جلسہ ہوا جسمیں تینوں قوموں کے سربرآوردہ حضرات شریک تھے۔

مراسلات

(نامہ نگار کی راے سے اڈیٹر کا متفق ہونا ضروری نہین)

مسجد جگن بتی والی کا قضیہ

جناب اڈیٹر صاحب اخبار صداقت کانپور

السلام علیکم۔ ۱۶ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء کے صداے مسلم مین ایک مضمون "مسجد جگن بتی والی کا قضیہ" کے عنوان سے شائع کیا گیا تھا اور ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء کو بھی ایک نوٹ "کیا مولانا عبد الکافی صاحب متوجہ ہونگے" کے عنوان سے شائع کیا گیا تھا جس کا جواب اڈیٹر صاحب صداے مسلم کو جناب مولانا عبد الکافی صاحب نے ۱۳ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء کو بھیجا تھا مگر اڈیٹر صاحب مذکور نے اس کے درج کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی۔

اس لیے آپ کی خدمت مین چند سطور بطور جواب و اسطے معلومات محلہ نیا چوک و شہر کانپور بھیجے جاتے ہین۔ امید کہ اسکو شائع فرما کر ممنون فرمائیگا۔

مسجد جگن بتی والی مین جو پیش امام صاحب کی نسبت کہا جاتا ہے کہ انکے پیچھے چند مسلمان اہل محلہ نماز نہیں پڑھتے ہین یہ بالکل غلط اور افواہ ہے۔ ۱۶ اپریل سنہ ۱۹۲۶ء کو جو جلسہ مسجد جگن بتی والی مین تقرر متولیان مسجد کی نسبت منعقد ہوا تھا اس مین محلہ نیا چوک و مکھنیا بازار و دیگر باشندگان شہر موجود تھے جن کی تعداد تخمیناً دو سو تھی متولیان سابق شریک جلسہ تھے مگر کسی شخص نے بھی پیش امام صاحب کی نسبت کوئی اعتراض نہیں کیا جب جلسہ نے جدید متولیان کا تقرر منظور کر لیا اور جدید متولیان جن کا انتظام اس وقت قابل اطمینان ہے اور جو کچھ شکایتین سابق متولیان کے ذمہ باقی تھین انکو رفع کیا گیا اور رفع کیا جا رہا ہے۔ خدا معلوم اڈیٹر صداے مسلم کو یہ غلط اطلاع کس نے دی کہ جن کا نام وہ لکھتے ہوئے درتے ہین اور صاف نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے جبکہ اُنھون نے ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء کی تحریر مین لکھا تھا کہ نماز جمعہ مین ۳ آدمی موجود تھے حالانکہ نماز مین نو آدمی تھے۔ حالانکہ ہر جمعہ کو متولیان جدید و دیگر مسلمانان جو قاعدہ مسجد مذکور مین نماز مین شریک ہوتے ہین اور جنکی تعداد تخمیناً ۲۴ - ۲۵ ہے۔

لہذا جمیع برادران اسلام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مسجد مذکور کی نسبت کوئی قضیہ نہیں ہے اور اڈیٹر صاحب صداے مسلم کی تحریر بالکل غلط ہے۔ اڈیٹر صاحب صداے مسلم سے یہ عرض ہے کہ پیش امام کی نسبت اہل محلہ و جدید متولیان نے از سر نو جانچ کی لیکن کوئی بات ایسی نہیت پائی گئی کہ پیش امام صاحب قابل سزا ہوں اور اگر کسی صاحب کو کسی قسم شک ہو یا کوئی شکایت ہو تو جدید متولیان سے زبانی فرماوین تاکہ اس کا تدارک کیا جاوے۔

ایک واقف کار

پنجاب مسلم لیگ کا اجلاس

ہندو مہاسبھا کی ذہنیت مین تبدیلی کی ضرورت

لاہور یکم مئی آج سر محمد شفیع صدر نے پنجاب مسلم لیگ کے اہم جلسہ مین اپنی تقریر کے دوران مین ہندو مہاسبھا کے "بریت کی سرگرمیون پر مایوسی کا اظہار کیا انھون نے کہا کہ مسلم کانفرنس دہلی نے مسٹر این سی کیلکر ایم۔ ایل اے۔ کی ایک پیش کردہ تجویز کو جو اُنھون نے ہندو مہاسبھا کانفرنس کانپور منعقدہ سنہ ۱۹۲۵ء کے صدر کی حیثیت سے پیش کی تھی قبول کر لیا تھا مگر باوجود مسز بیسنٹ کی کوششون کے مہاتما گاندھی نے ہندو راے عامہ کی کوئی خاص رہنمائی نہین کی پنڈت موتی لال نہرو اور مسٹر سین گپتا نے بھی کوئی صاف و صریح خیال ظاہر نہین کیا انکے خلاف ہندوون کے تمام اخبارات نے مسلمانون کی تجاویز کی مخالفت کی اور ہندو مہاسبھا نے اس پر بھی سخت اعتراض کیا تھا کہ کانگریس کو تنہا مسلم لیگ سے سمجھوتہ کرنے کا کیا حق ہے؟ اس لیے سر محمد شفیع نے اعلان کیا کہ جب تک ہندو مہاسبھا کے رہنماؤن کی ذہنیت مین ضروری تبدیلی نہ ہو اور جب تک یہ جماعت اس کو محسوس نہ کر لے کہ بغیر ہندو مسلم اتفاق کے سوراج کا حاصل کرنا قطعی ناممکن ہے اور جب تک اسکے (سوراج کے) اصلی مفاد کی حفاظت کی کافی اور موثر ضمانت نہ کی جاے اس وقت تک مسلم طبقہ جداگانہ حلقہاے انتخاب کو بحیثیت آئین ہندوستان کے ایک ضروری جزو کے قائم رکھنے پر اصرار کرے گا موجودہ صورت حالات مین مشترک حلقہاے انتخاب کا اجرا لازمی طور پر ان دو بڑے طبقون مین وقتاً فوقتاً اختلاف و انشقاق کا باعث ہوگا جو یقیناً ہندوستانی قومیت کیلیے مہلک ثابت ہوگا اور حکومت کیلیے نہایت مشکل اور پیچیدہ مسائل پیدا کر دے گا۔

ڈاکٹر اقبال اور جداگانہ حلقہاے انتخاب

تین گھنٹے کے متواتر بحث و مباحثہ کے بعد پنجاب مسلم لیگ کے عام جلسے مین جس مین ۳۰ آرا کین شریک تھے متفقہ طور پر چند طویل تجاویز منظور کین۔

پہلی تجویز شیخ عبد القادر صاحب بیرسٹر نے پیش کی جسمین اس امر پر اظہار افسوس کیا گیا کہ ہندو اخبارات اور ہندو مہاسبھا نے دہلی مسلم کانفرنس کی طرف نہایت خفیف توجہ مبذول کی۔

دوسری تجویز کی تحریک ڈاکٹر اقبال نے کی جس مین لیگ کے اس فیصلہ کی دوبارہ تصدیق کی گئی کہ اس ملک کے موجودہ سیاسی حالات کے ماتحت مرکزی اور صوبجاتی مجالس مقننہ صرف جداگانہ حلقہاے ۴

۴ انتخاب کے ذریعہ سے فی الحقیقت ہندوستان کے لوگون کی نمایندہ بن سکتی ہین اور اس پر زور دیا کہ جبتک مسلم مفاد کی مساویانہ اور موثر ضمانت نہ کیجاے اس وقت تک مسلم طبقہ اس پر مصر رہیگا کہ جداگانہ حلقہاے انتخاب ہندوستانی آئین کیلیے ایک ضروری جزو کی حیثیت سے قائم رہنے۔

تیسری تجویز مین اس قول کی تردید کی گئی کہ جداگانہ حلقہاے انتخاب ہندو مسلم اختلافات کے ذمہ دار ہین اور یہ ظاہر کیا گیا کہ ان کی ذمہ داری دراصل شدھی اور سنگھٹن کی تحریکون پر ہے جو ہندو مہاسبھا نے جاری کی ہین

چوتھی اور آخری تجویز مین ڈاکٹر مونجے کے ان اعلانات کے خلاف جو ہندو مہاسبھا کلکتہ اور کانپور مین کیے گئے احتجاج کیا اور انکو ہندوستانی قومیت کے مفاد کیلیے نہایت مضر اور مہلک قرار دیا گیا لیگ نے مہاسبھا کو متنبہ کیا کہ وہ ڈاکٹر مونجے کی سرگرمیون کا سدباب کرینا۔

پریوی کونسل کے فیصلے

لندن ۳ مئی پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی نے سری پرتاپ دیو مہاراجہ کی اپیل مع صرفہ کے نامنظور کر دی یہ اپیل بنگال ہائی کورٹ کے اس فیصلہ کے خلاف تھی جو راجہ جگدیش دیو مہاراجہ کے راجہ کا خطاب اختیار کر لینے اور اس کی جائداد پر قابض ہو جانے کے متعلق تھا۔

بحکم جناب مولوی سید محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر مقدمہ ۱۸ انسالونسی

شمبھو دیال ولد منشی بنسی دھر قوم کایستھ ساکن محلہ نواب گنج شہر کانپور سائل

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں سائل نے ایک درخواست منجر قرار دئے جانے دیوالیہ عدالت ہذا میں گذرانی ہے اور جس کی سماعت کیلیے عدالت ہذا نے ۴ جون ۱۹۲۷ء مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان سائل کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جو کچھ عذر نسبت درخواست انسالونسی کے رکھتے ہوں بتاریخ معینہ روبرو عدالت اصالتاً خواہ وکالتاً حاضر ہو کر پیش کر دینا۔ مرقوم ۲۶ اپریل ۱۹۲۷ء

دستخط ہر سہائے

(مہر عدالت) منصرم عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

ہندو مہاسبھا یا کانگریس

لالہ لاجپت رائے کے نزدیک ہندو مہاسبھا کا فیصلہ وقیع ہے

سکھر ۳ مئی لالہ لاجپت رائے صدر ہندو صوبہ کانفرنس نے اپنی تقریر میں مسلمانوں سے خطاب کر کے کہا کہ اگر وہ ممالک اسلامیہ کی نجات چاہتے ہیں تو انکو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ یہ اس وقت تک ناممکن ہے جبتک کہ ہندوستان کو سوراج نہ ملجائے اسلیے سوراج کرنا دونوں طبقوں کا متفقہ مقصد ہے۔

"ٹائمز آف انڈیا" کے آریہ سماج پر حملہ کا جواب دیتے ہوئے لالہ لاجپت رائے نے کہا کہ جس وقت آریہ سماج کو دبایا گیا اسی وقت ایک خونریز لڑائی چھڑ جائیگی

مقامی مسائل کا تذکرہ کرتے ہوئے لالہ لاجپت رائے نے اس کا اعتراف کیا کہ وہ مقامی مسائل سے زیادہ واقف نہیں ہیں تاہم وہ اس کو محسوس کرتے ہیں کہ صوبہ سندھ میں ہندو اقلیت کی حیثیت کا سوال ایک نازک مسئلہ ہے لیکن سندھ کے ہندوؤں کو بددل نہ ہو جانا چاہیے کیونکہ دوسرے صوبے کے ہندو انکی ہر طرح امداد کرینگے۔ لالہ جی نے سندھ کے ہندوؤں کو تمام ہندو تحریکات میں دل و جان سے حصہ لینے کی نصیحت کی اور ان سے پُرزور الفاظ میں درخواست کی کہ وہ ہندو کیرکٹر اور ہندو مقاصد کو ترقی دیں۔ ص

بدست عوام فروخت کے لیے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ا و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

بعدالت مال پرگنہ اکبرپور مقام کانپور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ اضافہ لگان

شیخ محمد حبیب اللہ مدعی

بنام دوارکا وغیرہ مدعا علیہم

بنام مسماۃ دوبیدی کنور بیوہ سیتارام قوم اہیر ساکن جاکھا پرگنہ اکبرپور واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت اضافہ لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۸ ماہ مئی ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم تائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔ اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۶ ماہ اپریل ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

اطلاع (۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن بدیں مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جائے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اُس سے پیش کرائی جائے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت میں داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانو۔

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ مع خرچہ نالش عدالت میں داخل کرو تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری جو تمہاری ذات یا مال یا دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے۔

بحکم جناب مولوی نیاز احمد صاحب منصف بہادر اکبرپور ضلع کانپور

(نمونہ قابل فروخت)

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵-قاعدہ ا و ۵)

بعدالت منصفی مقام اکبرپور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۱۵۵ سنہ ۱۹۲۷ء

کنہیالال ولد کاشی پرشاد قوم کلوار ساکن دیگ بنگلہ بھوگنی پور ضلع کانپور مدعی

بنام ۔ ہر نراین پرشاد ولد مکھنی لال قوم دوستی ساکن چوبے پور بنگلہ گھاٹم پور متعلق منصفی شہر کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت اسامی ۹ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۲ ماہ مئی ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو۔ تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۶ ماہ اپریل ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

دستخط جھنگالال پانڈے

(مہر عدالت) منصرم عدالت

ص تقریر کے آخر میں صدر نے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے آئندہ اجلاس کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اگرچہ وہ کانگریس کے پرستار ہیں جس کا مرتبہ ہر فرد یا جماعت سے بالا ہے لیکن یہ انکی قطعی رائے ہے کہ موجودہ حالات کے ماتحت فرقہ وارانہ مسائل کے متعلق کانگریس کو کوئی فیصلہ ہندو مہاسبھا اور کسی مسلمہ مسلم جماعت سے مشورہ کیے بغیر نہ کرنا چاہیے۔

اس کالے رنگ والی کو صد آفریں کی صدا

کیونکہ؟

اس نے لاکھوں ناامیدوں کو امید دلائی۔ لاکھوں خودکشی پر آمادہ ہونیوالوں کو ڈھارس دیا سینکڑوں اجڑے ہوئے اور تاریک گھروں کو آباد و روشن کیا۔ اب بھی لاکھوں تکلیف زدہ اسکے دست شفقت سے فیض اٹھا رہی ہیں۔

کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ یہ کون ہے؟

یہ مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں ہیں جو دیکھنے میں تو کالی ہیں لیکن نصف صدی سے ہندوستان اور غیر ممالک کو سیراب کر رہی ہیں قبضیت بدہضمی خون اور منی کی خرابی کثرت احتلام نامردی پیٹ کی ہر قسم کی شکایت وغیرہ ذہنی امراض کو نابود کر کے اعلیٰ درجہ کی طاقت و توانائی و قوت مردمی بخشکر لاکھوں مریضوں کو خودکشی سے بچایا ہے۔ اور بے اولاد کو اولاد دیکر اندھیرے گھر کو روشن کیا ہے آپ ضرور ایک دفعہ تجربہ کریں قیمت رفاہ عام کی غرض سے فی ڈبیہ صرف ایک روپیہ پانچ ڈبیہ چار روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

طلا واجی کرن

مایوس اشخاص جو اپنی جوانی کو اپنے ہاتھوں سے بگاڑ کر کف افسوس مل رہی ہوں اور بالکل نامرد بن گئے ہوں بہت سے طلاؤں میں بھی پیسہ خرچ کر کے بھی فائدہ نہ اٹھا سکے ہوں انکو چاہیے کہ اس طلا کا استعمال کر کے صرف دو ہفتہ کے اندر دائمی صحت حاصل کریں۔

قیمت فی شیشی نصف تولہ ۲ علاوہ محصولڈاک۔

ویدشاستری منی شنکر گووندجی۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

کانپور ایجنٹ۔ مسرس عبدالکریم اینڈ سنس۔ مسٹن روڈ کانپور

ڈاکٹر ایچ ایل باٹلی والا اینڈ سنس کمپنی لمیٹڈ بمبئی کی

۴۴ برس کی سودیشی دوائیں

باٹلی والے کا اگیو مکسچر — یہ دوا انفلوئنزا بخار بخارانہ اور چوتھیا کے لیے بہت اکسیر ہے قیمت صرف ایک روپیہ ۱

باٹلی والے کا ٹانک سیرپ — یہ دوا کمزور دبلے بچوں اور کمزور انسانوں کے لیے مفید ہے قیمت صرف بارہ آنے ۱۲

باٹلی والے کا کیوان بام — یہ دوا درد سر درد گردہ اور پٹھے کے درد کے لئے بہت مفید ہے قیمت صرف بارہ آنے ۱۲

باٹلی والے کا ڈائریا مکسچر — یہ دوا ہیضہ کی بیماری اور گرمی سے دست روکنے کے لئے بہت ہی مفید ہے قیمت صرف تیرہ آنے ۱۳

باٹلی والے کی کونین کی گولیاں — انگریزی دو گرین کی بوتل میں اعلیٰ کونین سے بنی ہوئی ہیں قیمت ایک گرین والی بوتل ایک روپیہ چار آنہ قیمت دو گرین والی بوتل کی ۱

باٹلی والے کی طاقت کی گولیاں — یہ گولیاں کمزور دبلے کم خون درقیق خون اور دھات کیواسطے بہت اکسیر ہیں قیمت صرف ایک روپیہ ۱

باٹلی والے کا داد کا مرہم — یہ مرہم کھجلی اور جلدی بیماریوں کیواسطے اکسیر ہے قیمت ۶

باٹلی والے کا دانت کا منجن — یہ منجن دانتوں کو موتیوں کی طرح چمکدار بناتا ہے۔ قیمت صرف ۶

ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ڈاک کا پتہ۔ سیانی روڈ۔ ڈاکخانہ کیڈل روڈ بمبئی نمبر ۱۴ تار کا پتہ۔ "Cawashatma Bombay"

سفید بال ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمی کا بال کالا کر دیا ہے آپکا بھی بال پکنے لگا ہے ہمیری میری بوٹی یا ہیر ناتیل سے کالے نہ نکلیں تو دونے دام واپس اعتبار نہو تو شرط لکھوا لو قیمت بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

پتہ۔ منیجر ہیرنا اسٹور نمبر ۱۲۲ لکنسی سمری ضلع دربھنگہ

خوفناک نتیجہ

موسم بدل گیا — نتیجہ کیا ہوگا؟

ہیضہ پھیلا ہے

ایسا آدمی شاید ہی کوئی ہوگا جو اپنے کلیجہ پر ہاتھ رکھکر یہ بیان کر سکے کہ کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کا بنایا ننّوے برس نونے کو بچانیوالا مشہور اصلی عرق کافور کا نام نہیں جانتا ہو اسنے وہ مسیحائی دکھلائی کہ دیکھنے والے دنگ رہگئے اسنے وہ کام کر دکھلایا جو کوئی ڈاکٹر بھی نہ کر سکا۔ چوالیس ۴۴ سالوں سے لاکھوں بار ثابت ہو چکا ہے ہیضہ کیلئے اسکے مقابلہ کی دوسری دوا نہیں۔ گھر میں یا سفر میں ساتھ رکھنے سے اکیلا عرق کافور کئی دواؤں کا کام دیتا ہے) قیمت فی شیشی ۶ محصولڈاک ایک سے ۳ شیشی تک ۶

سردرد و ریاحی درد کی دوا

یہ دوا سر کے درد کو چھو منتر کی طرح اڑا کر روتے ہوئے آدمی کو ہنسا دیتی ہے۔ کیسا ہی سردرد یا ریاحی درد کیوں نہ ہو اس دوا کے کھاتے ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی سر اور آنکھوں پر برف کی سی تراوٹ آجاتی ہے اس دوا کی ایک شیشی ہر وقت گھر میں رکھنی چاہیے۔ قیمت فی شیشی ۱۲۔ گولیوں کی ۱۲ محصولڈاک ۶

نوٹ۔ خط لکھنے سے پیشتر اپنے یہاں کے دوا فروشوں اور دوکانداروں سے دریافت کریں اسمیں انکو محصولڈاک اور وقت کی کفایت ہو جائیگی۔

ڈاکٹر ایس کے برمن صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ۔ بابو چھوٹے لال اینڈ سنس۔ کلکٹر گنج۔ کان پور

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں۔ قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ۱

رمن ولاسی گولیاں

یہ گولیاں مساک کے واسطے بیحد مفید اور بے نظیر ہیں رات کو فقط ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھانے سے عجیب و غریب کیفیت نظر آنے لگتی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت صرف ۱

پنوسکت ولای روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کے نقص کی عضو مخصوص سے دور ہوکر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ ۲ علاوہ محصولڈاک۔ مزید حالات کیلئے ویدودیا مفت طلب کریں۔

پتہ:۔ راج وید نراین وکیشوجی۔ جام نگر (کاٹھیاواڑ)

کانپور ایجنٹ۔ نراین جی دادا جی۔ نیا گنج چورستہ کان پور

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستولیں

ہمارے یہاں کم سے کم قیمت پر دستیاب ہوتی ہیں ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن تک ہم مال اپنے خرچ سے پہنچا دیتے ہیں اور فرمائشوں پر کمیشن علحدہ دیتے ہیں فہرست

سلیمان اینڈ کو۔ کراچی کیمپ سے طلب فرمائیے

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کان پور سے شائع ہوا

THE SADAQAT
Cawnpore

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
(احسن بنچی)

REGD. NO. A 142

صداقت

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳ے
ششماہی ۱/۸
فی پرچہ ۱/

جلد ۵ | کان پور - چہارشنبہ ۱۸ - مئی ۱۹۲۷ء مطابق ۱۶ - ذیقعدہ ۱۳۴۵ھ | نمبر ۱۹

افسانہ

اصلاح

(جناب راز کے قلم سے)

(۱)

پنڈت چھندن لال اگرچہ نہایت ہی ذہین اور محنتی تھے اور یہی وجہ تھی دفتر میں ہر افسر زیادہ تر اپنا کام انھیں کے سپرد کیا کرتا تھا۔ حتیٰ کہ انھیں گردن اُٹھانے کی بھی فرصت نہ ملتی تھی لیکن بدقسمتی سے ایک زبردست کمزوری انہیں موجود تھی۔ یہ شراب کے عادی تھے اور اتنے عادی کہ ۵۵ روپیہ ماہوار جو تنخواہ کے انھیں ملتے تھے سب کے سب اسی میں بہا دیتے تھے۔ نیک نفس بیوی کبھی ایک حرف بھی زبان پر نہ لاتی۔ دن بھر محنت مزدوری کرتی۔ کہیں سے قرض ادھار لاتی۔ غرضکہ کسی نہ کسی طرح روکھی سوکھی سے اتکا اور اپنا پیٹ بھرتی لیکن تابکے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سارا زیور گروی پڑ گیا۔ گھر کے برتن ایک ایک کر کے بک گئے اور کپڑے بھی دونوں کے پاس باقی نہ رہے مگر پھندن لال کی آنکھیں اب بھی نہ کھلیں۔ وہ اسی طرح ساری تنخواہ شراب میں اڑا دیتے اور شام کو جو کچھ بیوی سامنے رکھ دیتی آنکھیں نیچی کر کے کھا لیتے اور سو رہتے۔ نوبت اب یہاں تک پہونچ گئی تھی کہ بیوی کے پاس ایک ساری کے سوا کوئی کپڑا باقی نہ رہا تھا۔ جب کبھی وہ ساری میلی ہو جاتی بیچاری دروازہ بند کر کے کوئی پھٹا پرانا کپڑا استر پوشی کے لئے جسم سے لپیٹ لیتی اور اُسے دھو کر سوکھنے کو ڈال دیتی۔ جبتک خشک نہ ہو جاتی وہ ایک کونہ میں خاموش بیٹھی رہتی۔ اور اس پر بھی پرمیشور کا شکر کرتی کہ اسکے پاس ایک ساری تو موجود ہے۔ پنڈت جی کے پاس بھی صرف ایک چوغہ اور ایک دھوتی رہ گئی تھی جو بھی بالکل پھٹ گیا تھا۔ لیکن وہ یہی پہن کر روزانہ کچہری جاتے اور اسی میں مست رہتے۔۔۔۔ جب انسان انتہا کی مصیبت میں گرفتار ہو جاتا ہے تو نصیحت تو کجا وہ اپنا تذکرہ بھی کسی کی زبان سے سننا نہیں چاہتا۔۔۔۔ انکے اکثر دوست اور دفتر کے کلرک جب کبھی ان کا حال دریافت کرتے تو یہ نہایت ترشروئی سے پیش آتے۔ اور "تمھیں کیا" کہکر ٹال دیتے۔

ایک دن یہ اپنا روزمرہ کا کام ختم کر کے گھر کو روانہ ہو رہے تھے شراب کا وقت تھا اور سارا بدن بُری طرح ٹوٹ رہا تھا۔ یہ جانے ہی کو تھے کہ اتنے میں ایک چپراسی کچھ کاغذات لئے ہوئے آیا اور پھندن لال کے سامنے رکھ دیئے۔ یہ کلکٹر صاحب کا حکم تھا کہ ان کی تجویز کی ایک نقل کر کے فوراً پیش کی جائے۔ پنڈت جی غصہ کے مارے سرخ ہو گئے۔ کاغذات میز پر پٹک دیئے اور اپنی جگہ چند منٹ تک پہلو بدلتے رہے لیکن کیا کرتے بندگی بیچارگی مشہور ہے۔ ٹھہرے اور کاغذات قلم دوات نقل کرنے کے لئے سنبھالا۔ منہ سے بڑبڑاتے جاتے تھے۔ اور نہایت بددلی سے حروف کھینچتے جاتے تھے۔ کسی نہ کسی طرح جلدی جلدی لکھ لکھا کر کاغذات علحدہ کئے اور گھر کو چلتے ہوئے۔

(۳)

نقل کا کلکٹر صاحب کے پاس پیش ہونا تھا کہ آگ بگولا ہو گیا۔ گویا کسی نے پٹرول کو چنگاری دکھا دی۔ فوراً حکم لکھا کہ جس کلرک نے یہ نقل کی ہے کل میرے سامنے پیش کیا جائے۔

دوسرے روز جب پنڈت جی دفتر پہونچے تو یہ حکم ایک ناگہانی آفت کیطرح اُنپر نازل ہوا۔ اپنے کئے پر پشیمان تھے۔ اور سوچتے تھے کہ اگر صاحب نے معطل بھی کر دیا تو فاقوں پر نوبت آجائیگی۔ گھر میں ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں جو بیٹھ کر کھا سکوں۔ کچھ دیر تک طرح طرح کے خیالات میں غلطاں پیچاں بیٹھے رہے کہ اتنے میں صاحب کا اردلی آن پہونچا اور طلبی کا حکم سنایا، جو انکے لئے اسوقت پھانسی کے حکم سے کسیطرح کم نہ تھا۔ بیچارے خاموشی سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور اردلی کے پیچھے چل دیئے۔ صاحب کے سامنے پہونچکر تھر تھراتے ہوئے گردن نیچی کر کے دست بستہ کھڑے ہو گئے۔ ادھوں نے کاغذات لوٹ پلٹ کر گرجتے ہوئے فرمایا

"ول۔ بدتمیز لوگ اس موافق ہمارے حکم کی تعمیل کیا جاتا ہے۔" پنڈت جی کی حمیت و خودداری کو سخت صدمہ پہونچا۔ گویا ایک تیر سا انکے کلیجہ میں لگا۔ لیکن کیا کرتے۔ وہ تو اس وقت بالکل اس پرند کے مانند تھے جو ایک قفس میں کسی بلی کے سامنے دبکا ہوا بیٹھا ہو۔ کوئی جواب ان سے بن نہ پڑا۔ بھرائی ہوئی آواز میں کہا "حضور۔۔۔ غلطی ہوئی۔۔۔ معاف کیجئے"۔ صاحب اس پر اور بھی بگڑ اٹھا۔ کہنے لگا "اچھا تو ہمیں غلطی کرنے والے نوکر کی ضرورت نہیں۔ ہم تمھیں برخاست کرتا ہے۔" یہ حکم بجلی کی طرح انپر گرا۔ ان کے حواس بجا نہ رہے صرف دو آنسو آنکھ سے نکلے اور فوراً خشک ہو گئے۔ بغیر ایک لفظ بھی زبان سے نکالے گرتے پڑتے باہر چلے

تو آئے لیکن دفتر میں پہونچکر اپنی جگہ پر سر پکڑ کر بے تحاشا گر پڑے۔ انکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا آ گیا۔ انھیں کچھ نہ دکھائی دیتا تھا۔ صرف خیالات کی ایک دنیا ان کے سامنے آتی تھی اور ایک جاتی۔ سب اہل کار یہ حالت دیکھکر گھبرا گئے۔ اور ان کے چاروں طرف جمع ہو گئے۔ ہر ایک ہمدردانہ لہجہ میں اُن سے استفسار کرتا تھا لیکن نہ تو یہ انکے سوال سمجھ سکتے تھے نہ یہی جانتے تھے کہ کیا جواب دیں۔ ایک بت کی طرح ششدر سب کا منہ تکتے تھے اور سکوت نے انکے لبوں پر مہر سی لگا دی تھی۔۔۔۔ آبلہ کو جب زیادہ چھیڑا جاتا ہے تو پھوٹ پھوٹکر روتا ہے۔ لوگوں کے بہت اصرار پر انکی ہچکی بندھ گئی اور نہایت مضطربانہ طریقہ سے کہنے لگے۔ "ہائے مجھپر تو مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ صاحب نے مجھے برخاست کر دیا۔ میں تم سے قسم کھا کر کہتا ہوں کہ روپیہ پیسہ تو درکنار میرے پاس صرف یہی چوغہ اور میری بیوی کے پاس صرف ایک ساری باقی ہے ہمارے گھر میں زیور اور برتن کا نام تک نہیں کہ انھیں کو بیچکر چار دن کٹ جاتے۔۔۔۔ ہے پرمیشور میں کیا کرونگا۔" وہ ایک سرد آہ بھر کر خاموش ہو گئے۔ اہلکار انکو تسلی و تشفی دینے لگے کہ رزق دینے والے کلکٹر صاحب نہیں ہیں جس نے تمکو پیدا کیا وہی روٹی بھی دینے والا ہے۔ پنڈت جی اس قدر دل نہ چھوڑو وہ آپ انتظام کریگا۔"

دل کی آگ تسلی کے چھینٹوں سے نہیں بجھا کرتی ہے۔ آنسوؤں کا ایک تار تھا کہ پنڈت جی کی آنکھوں سے بندھا تھا۔ کسی طرح انھیں چین ہی نہ پڑتا تھا۔ اسوقت انھیں اپنے گناہ ایک ایک کر کے یاد آ رہے تھے۔ اور وہ نہایت شرمندہ تھے کہ اس صبر کی دیوی سے جا کر کسطرح کہینگے اور کیونکر اطمینان دلائینگے۔ سوچتے تھے کہ ہائے سر نے مصیبت کے وقت کا بھولکر بھی خیال نہ کیا۔ افسوس اس شراب نے مجھے تباہ کر دیا۔ تنخواہ سے چار پیسے بچاتا تو کجا اپنے باپ دادا کے وقت کی ساری گرہستی کیا نچ بیچ کر کھا گیا۔ اگر کچھ پونجی ہوتی تو تجارت ہی شروع کر دیتا۔ چند منٹ خاموش بیٹھنے کے بعد ایکدم پھندن لال کے چہرہ کی رنگت بدلی۔ لیکن مایوسی اب بھی نمایاں ہی تھی۔ معلوم ہوتا تھا کہ انکے قلب سے کچھ گرانی دور ہو گئی ہے اور ایک گونہ اطمینان ہے اپنے ساتھیوں کو مخاطب کر کے کہنے لگے "کاش آج اگر میرے پاس دو روپیہ ہوتے تو میں تجارت کر کے دکھا دیتا۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نوکری پر لات مار دیتا۔" انکے ان الفاظ میں ایک خاص اثر تھا ارادہ کی پختگی اور استقلال صاف جھلک رہا تھا۔ بعض مسخرے تو صرف مسکرا کر خاموش ہو گئے لیکن چند سمجھدار پنڈت جی سے پوچھنے لگے کہ آپنے ۱۷ برس نوکری کی اور اتنا بھی نہ بچا سکے کہ آج آپکے پاس دو روپیہ ہوتے۔

۷۴۹

ہفتہ وار

صداقت

چہار شنبہ ۱۸ مئی سنہ ۱۹۲۷ء

حلیم مسلم ہائی اسکول

ہم نے یہ نہایت افسوس کے ساتھ سنا کہ ۹ مئی کو جو جلسہ مسلم الیوسی ایشن (سوداگران چرم) کا منعقد ہوا اسمین مولوی سید فضل الرحمن صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل نے حلیم مسلم ہائی اسکول کی سکریٹری شپ سے استعفی دیدیا اور مجلس نے نہایت افسوس کے ساتھ استعفی کو منظور کرلیا۔

یکم جنوری سنہ ۱۹۱۴ء سے پیشتر مسلمانون کا کوئی اسکول کانپور مین نہ تھا اور یہ ضرورت مولوی صاحب موصوف کو بے قرار اور بے چین کیے ہوے تھی دسمبر سنہ ۱۹۱۳ء مین آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس آگرہ مین منعقد ہوا اور اسمین شرکت کیلیے مولوی صاحب موصوف اور منشی محمود احمد علیگ مرحوم گئے اور وہان مولوی صاحب موصوف نے اس امر کا عزم بالجزم کرلیا کہ کانپور واپس ہوتے ہی اسکول فوراً کھول دیا جاے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ دونون حضرات ۳۰۔ یا ۳۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ء کو کانپور واپس آے اور یکم جنوری سنہ ۱۹۱۴ء کو اسکول کا افتتاح کردیا گیا اور غالباً ۳ جنوری سنہ ۱۹۱۴ء سے تعلیم دینا شروع ہوگئی۔ اسکول کے تعلیمی سکریٹری مولوی صاحب موصوف اور جنرل سکریٹری مرحوم منشی محمود احمد علیگ قرار پاے۔

مولوی صاحب موصوف نے کانپور کی مسجد کے قضیہ مین جو زبردست اور شاندار خدمات انجام دی تھین اسکی وجہ سے آپ اُس وقت آل انڈیا مسلم لیڈر قرار پاچکے تھے اور اسی پوزیشن سے آپ نے اسکول کی بہبودی مین بہت کچھ امداد لی اور سر ہارکورٹ بٹلر۔ مہاراجہ صاحب محمود آباد کے زمانہ مین آپ کی یہ پوزیشن بہت قیمتی ثابت ہوئی۔ اور آپ بہت کچھ اس پوزیشن کی بدولت اسکول کے فلاح و بہبود مین کامیاب ہوے۔

مولوی صاحب موصوف نے جس بے سرو سامانی کے ساتھ اسکول کا افتتاح کیا تھا وہ ہر ایک واقف کار سے پوشیدہ نہین مگر باوجود اس کے آپ نے صرف چھ ماہ کی مختصر مدت یعنی جولائی سنہ ۱۹۱۴ء مین اپنی ان تھک کوششون کی بدولت اسکول کو گورنمنٹ سے رکگنائز کراکے دم لیا۔

اسکول کے رکگنائز ہوتے ہی اس کی ضرورت محسوس ہوئی کہ آپ اسکول کے جنرل سکریٹری ہون چنانچہ آپ جولائی سنہ ۱۹۱۴ء ہی مین اسکول کے جنرل سکریٹری مقرر کردے گئے اور آپنے تقریباً اپنا سارا وقت اسکول کی فلاح و بہبودی کیلیے وقف کردیا۔ اور اسکول کو اس کے ثمرات بھی حاصل ہونے لگے۔

سنہ ۱۹۱۶ء مین آپ نے اسکول کو ہائی اسکول کرایا اور اس کے بعد آپ نے گورنمنٹ سے اسکول کے لیے ایک بہت بڑی قطعہ اراضی حاصل کی اور گورنمنٹ سے ایڈ بھی حاصل کی۔

مولوی صاحب موصوف کی ان تھک کوششون اور جناب خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب صدر اسکول کی دریا دلی کی بدولت اسکول کو اپنی ایک شاندار ذاتی عمارت میسر ہوئی۔ اور آج ایک شاندار عمارت اسکول کے پاس موجود ہے ان تمام حالات سے واقف ہونے کے بعد ہر شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ مولوی سید فضل الرحمن صاحب اسکول کے بانی تھے اور آپ نے اسکول کی بنیاد ڈالکر مسلمانان کانپور کی وہ خدمت انجام دی ہے جو نسلاً بعد نسلٍ یادگار رہے گی

مولوی صاحب موصوف کے خدمات کی اس وقت بھی اسکول کو اتنی ہی ضرورت ہے جتنی کہ ابتدا مین تھی کیونکہ اس وقت اس کی اشد ضرورت ہے کہ اسکول کو ترقی دیکر کالج بنایا جاے اور اس کے لیے مولوی سید فضل الرحمن صاحب جیسے قابل اور تجربہ کار کی اشد ضرورت محسوس ہوگی۔

مگر افسوس ہے کہ جس جماعت کے ہاتھ مین اسکول کا نظم ونسق ہے اسمین اختلافات کی ایک خلیج موجود ہے اور اسی کی بدولت اسکول کے موجودہ اخراجات مین بھی دقتین واقع ہونے لگین اور اسی وجہ سے آخر مین مجبوراً مولوی سید فضل الرحمن صاحب کو اس کا فیصلہ کرنا پڑا کہ وہ اسکول کی سکریٹری شپ سے مستعفی ہوجائین چنانچہ آپ نے استعفی داخل کردیا اور لوگون کے باوجود اصرار کے بھی آپ نے استعفی کو واپس نہین لیا۔

اس وقت یہ اسکول اپنے بانی اور قابل وتجربہ کار سکریٹری کے خدمات سے محروم ہوگیا ہے اور بظاہر یہ خوف پیدا ہو سکتا ہے کہ کہین خدانخواستہ اسکول کو نقصان نہ پہونچے جاے مگر چونکہ مولوی صاحب موصوف کانپور ہی مین موجود ہین لہذا یہ تقویت ہوتی ہے کہ نازک موقعون پر مولوی صاحب سے رہنمائی مل سکے گی اور ہم کو جناب مولوی صاحب موصوف کی ذات سے یہ پوری توقع ہے کہ وہ اسکول کے ہر ایک اہم موقع پر اسکی رہنمائی کرنے کیلیے تیار رہینگے

آپ کے مستعفی ہونے کے بعد کانپور مین صرف دو ہی حضرات پر نظر انتخاب پڑسکتی تھی اول جناب خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب برسٹر وایم ایل سی، دوسرے جناب مسٹر محمد بشیر بی۔ اے (علیگ) بار۔ ایٹ لا۔

مگر جناب حافظ صاحب قومی وملکی خدمات مین اس قدر زیادہ مصروف ہین کہ وہ اس قدر اہم ذمہ داری کے عہدہ کو قبول نہین فرما سکتے تھے اس کے بعد مسٹر محمد بشیر برسٹر کا نمبر تھا اور اگرچہ وہ بھی اس اہم ذمہ داری کو قبول کرنے سے پس وپیش کرتے تھے مگر دوسرون کے مجبور کرنے پر انکو مجبوراً اس عہدہ کو قبول کرنا پڑا۔

ہم بلاخوف تردید کہہ سکتے ہین کہ انتخاب موجودہ حالات میں بہتر ہوا اور آپ ایک ہونہار اور اعلی تعلیم یافتہ نوجوان ہین اور آپ حال ہی مین ولایت سے تشریف لاے ہین اور غالباً آپ کو اپنے قیام کے زمانہ مین یورپ کی یونیورسٹیون کی تعلیم پر غور کرنے کا موقع ملا ہوگا جس سے امید ہے کہ اسکول کو بھی فائدہ پہونچے۔

ہم کو مسٹر محمد بشیر بی۔ اے برسٹر کی ذات سے پوری امید ہے کہ نہایت محنت وجانفشانی کے ساتھ اسکول کی خدمات انجام دینگے اور وقتاً فوقتاً مولوی سید فضل الرحمن صاحب کے تجربات سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرتے رہین گے۔

(بقیہ لوکل)

گرفتاریان جعلی سکہ بنانے کے جرم مین پولیس نے چند آدمیون کو گرفتار کیا ہے۔

بمبئی کے ایک قتل کے شبہ مین چند مشتبہ آدمیون کی گرفتاری عمل مین آئی ہے

ترقی مولوی حامد حسین صاحب قادری کا آگرہ کالج مین اُردو فارسی کی پروفیسری پر تقرر ہوا ہے۔ اگرچہ قادری صاحب کا کانپور سے جانا علمی سوسائٹی مین ایک نقصان عظیم سے تصور کیا جائیگا مگر چونکہ قادری صاحب ترقی پر جارہے ہین اس لیے ہم آپ کی خدمت مین مبارکباد پیش کرتے ہین

مس دروتھی پنڈت رامیشر دیال مجسٹریٹ کی عدالت مین ایک مقدمہ مس ڈروتھی کے اغوا کرنے کے جرم مین تین نوجوان مسلمانون کے خلاف دائر تھا مجسٹریٹ نے ۱۳ مئی کو ان تینون ملزمون کو بری کردیا اور فرمایا کہ ملزمین کی طرف سے لڑکی کو کوئی ترغیب نہین دیگئی بلکہ وہ خود اپنے والدین کے نامناسب برتاؤ کی وجہ سے ملزمین کی پاس چلی گئی تھی ملزمین نے جو لڑکی کے خطوط پیش کیے ہین اُنسے ظاہر ہوتا ہے کہ لڑکی باقر ملزم پر عاشق ہے اس بناء پر مجسٹریٹ صاحب نے لڑکی کے باپ کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اپنی لڑکی کی زندگی کو تباہ نہ کرے اور لڑکی کو باقر ملزم کے ساتھ اس کے باپ کے پیش کردہ شرائط کے مطابق شادی کی اجازت دیکر ناگوار حالات کا خاتمہ کردے۔

آئینہ کانپور

اعزاز جناب بابو روپ چند جینی صاحب چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور آئندہ پانچ سال کے لیے آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوے ہین۔

ہم اس صحیح انتخاب پر مسٹر لے سنر و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو مبارکباد دیتے ہین اور بابو روپ چند جینی صاحب کی خدمت مین بھی ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہین۔

جناب حاجی عبد القیوم صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول ایم ایل سی، کو بھی گورنمنٹ نے آئندہ پانچ سال کیلیے آنریری مجسٹریٹ مقرر کیا ہے ہم حاجی صاحب کی خدمت مین بھی مبارکباد پیش کرتے ہوے اس کی توقع کرتے ہین کہ جلد آپ اسپیشل مجسٹریٹ کے درجہ پر فائز ہون۔

کامیابی جناب حاجی عبد القیوم صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول و آنریری مجسٹریٹ و ایم ایل سی کے خلاف کونسل الکشن کے متعلق جو پٹیشن دائر تھا وہ خارج ہوگیا ہے۔

ہم اس کامیابی پر حاجی صاحب کی خدمت مین مبارکباد پیش کرتے ہین۔

تقریب ۱۵ مئی کو حافظ محمد ہاشم صاحب مالک فرم ایم ہاشم اینڈ سن نے اپنے صاحبزادہ کے عقیقہ کے سلسلہ مین ایک شاندار دعوت عمائدین و معززین شہر کو دی۔

حلیم مسلم ہائی اسکول مسلم الیوسی ایشن (سوداگران چرم) کا ایک جلسہ انتظامیہ زیر صدارت جناب خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب ۹ مئی کو منعقد ہوا اور مولوی سید فضل الرحمن صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل کا حلیم مسلم ہائی اسکول کی سکریٹری شپ سے استعفی پیش ہوکر نہایت افسوس کے ساتھ پاس ہوا۔

مسٹر محمد بشیر بی۔ اے (علیگ) برسٹر سکریٹری اور سید احمد حسین صاحب بی۔ اے (علیگ) جوائنٹ سکریٹری مقرر کیے گیے۔

ہم مسٹر محمد بشیر برسٹر کو اس تقرری پر مبارکباد دیتے ہین اور آپ سے اس کی امید کرتے ہین کہ آپ نہایت جانفشانی اور محنت کے ساتھ اپنے فرائض کو ادا کرین گے۔

مقدمہ مصری بازار ہم کو معلوم ہوا ہے کہ مسلمانون کے خلاف جو مقدمہ مصری بازار کے متعلق چل رہا ہے اس کے انتقال کی درخواست عدالت مین داخل کی گئی ہے اور آئندہ پیشی ۱۹ مئی مقرر کی گئی ہے۔ ص

نوٹس

بحکم جناب مولوی سید محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر مقدمہ ۲۳ انسالونسی سنہ ۱۹۲۷ء

نتھو لی ولد دولاری قوم گھوسی ساکن ناظر باغ شہر کانپور سائل

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ بالا مین سائل نے ایک درخواست منجر قرار دے جانے دیوالیہ کے گذرانی ہے اور عدالت نے اسکی سماعت کے لیے ۱۸ ماہ جون سنہ ۱۹۲۷ء مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جو کچھ عذر نسبت درخواست مذکورہ کے رکھتے ہون بتاریخ معینہ اصالتاً خواہ وکالتاً روبرو عدالت حاضر ہوکر پیش کرین۔ المرقوم ۱۶ مئی سنہ ۱۹۲۷ء

(مہر عدالت) ہر سہائے منصرم عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

سیواجی وطن پرست کی نگاہ میں

جنگ پانی پت سے پہلے جنگ پلاسی کا بدلہ لو

(ذیل کا مضمون بمبئی کرانیکل سے ترجمہ کیا جاتا ہے)

(از مولانا شوکت علی صاحب)

آج کسی مسلمان کیلئے سیواجی کی تعریف اُن کارناموں پر جو آزادانہ تفتیش کے قابل ہیں اور اس کے متعلق کچھ لکھنا ایسا آسان نہیں ڈاکٹر مونجے اور ان کے متعدد دوسرے مہاراشٹر والوں کی بڑی بڑی جنگجویانہ گفتگو کی بدولت سخت سے سخت وطن پرست مسلمان بھی بزدل ہو چلے ہیں بظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سیواجی کے سچے وارث اور جانشین ہیں اور ہمارے کے سامنے مسلمان محض آرام طلب، لیست حال اور شعر و شاعری میں مست مغل شاہزادے ہیں حالانکہ آج بڑے بڑے بول بولنے والوں میں سیواجی کی ہمت کا نام تک نہیں ہے اور وہ مسلمان جنھیں یہ اپنا مخالف سمجھتے ہیں سترھویں اور اٹھارویں صدی کے مغل مسلمانوں کی طرح متمول اور ناز و نعم کے پروردہ نہیں بلکہ آج حالت اس کے خلاف ہے اور مرہٹہ ہندو اپنے ہم وطن مسلمانوں سے کہیں زیادہ آرام اور آسانی کی زندگی بسر کرتا ہے۔

خدا نہ کرے کہ ڈاکٹر مونجے جس خانہ جنگی کا مزہ لے لے کر ذکر کرتے ہیں ہندوستان میں واقعی برپا ہو جائے اگر ایسا ہوا تو انھیں پتہ چل جائیگا کہ آج کل کے بھوکے مسلمان اپنی بہادری اور جنگجوئی کا اس عمدگی سے ثبوت دینگے کہ یہ بڑے بول بولنے والے چکرا جائیں گے جس طرح اس زمانہ کے مرہٹوں نے آرام طلب مغلوں کو چکرا دیا تھا۔

راسپور اور روہیلکھنڈ تو وہ فوجی مقامات تھے جہاں سے تیسری جنگ پانی پت لڑی گئی تھی۔ (تیسری جنگ پانی پت میں مسلمانوں نے مرہٹوں کو شکست دی تھی۔ مترجم) مگر آج مرہٹہ اور روہیلہ دونوں ذلت کی غلامی میں مبتلا ہیں اور آج گذشتہ کارناموں پر فخر کرنے کا موقع نہیں ہے سر کانپور میں انڈین نیشنل کانگریس مجلس مضامین میں میں نے اسی واقعہ کا ذکر کیا تھا جس پر ایک مرہٹہ دوست نے اُٹھ کر کہا کہ ”ہم پانی پت میں لڑنے کیلئے تیار ہیں“ جس کا میں نے فوراً انھیں یہ جواب دیا کہ قبل اس کے کہ ہم میں چوتھی جنگ پانی پت ہو اور بھائی بھائی سے لڑے آؤ ہم کندھے سے کندھا ملا کر پہلے جنگ پلاسی کا انتقام لے لیں۔ اس کے بعد جنگ پانی پت کی لڑائیوں کا تذکرہ ہوگا (پلاسی کی لڑائی میں کلائیو نے ہندو اور مسلمانوں کو شکست دیکر انگریزوں کی ہندوستان میں بنیاد شاہی قائم کر دی تھی۔ مترجم)

سیواجی کا اصلی جذبہ

میں سیواجی کی بہادری اور تنظیم کے لیے عزت کرتا ہوں جو اُنھوں نے اُن لوگوں کے مقابلہ میں دکھائی جنھیں وہ اپنا اپنے ملک و مذہب کا دشمن سمجھتا تھا اگر اس قسم کے جذبات نہ صرف مرہٹہ بلکہ ہندوستان میں جد وجہد آزادی کے لیے پیدا ہو جائیں تو میں دل سے اس کا خیر مقدم کروں گا میں مرہٹوں کی اس بہادرانہ زندگی کی قدر کرتا ہوں جو اُنھوں نے اس غیر مساویانہ جنگ میں دکھائی تھی کہ ستو اور چوبند ھا ہوا ہے نہ سامان تھا نہ کمسریٹ جہاں کہیں ندی کے کنارے پہونچے وہیں اشنان کیا گھوڑوں کو نہلایا اور ستو میں پانی ملا کر جس وقت بھوک و پیاس دونوں کا علاج کر لیا اور گھوڑوں کو تھوڑا سا جو کھلایا اور چلدیے اسی طرح وہ مشرق میں کلکتہ اور شمال میں پانی پت تک پہونچے تھے اور اچھی طرح لڑتے تھے اگر ڈاکٹر مونجے اور ان کے ایسے دوسرے مرہٹوں میں کچھ پرانے جذبات باقی ہیں تو لازم یہ ہے کہ وہ آگے بڑھیں اور ملک کی آزادی کے لیے جنگ کریں اپنے ہم وطنوں اور غلامی کے ساتھیوں پر خالی میان میں تلوار کھڑکانے سے کیا فائدہ ہے۔ اُسے انتہائی بزدلی اور سیواجی کے بالکل خلاف سمجھتا ہوں۔

جس زمانہ میں میں ستارہ کا دورہ کر رہا تھا (سنہ ۲۱-۱۹۲۰ء) میں نے حاضرین سے کہا تھا کہ میری آنکھیں تو انھیں مضبوط سواروں کو تلاش کر رہی ہیں جو کسی پہاڑی کی اوٹ سے اچانک اپنے ملک کی آزادی کے لیے نکل پڑتے تھے مگر سیواجی کے اُن سپاہیوں کے بدلے اجتو لوکر شاہی و چاپلوسی وفادار لبرل اور نام کے ترک موالات مرہٹوں کی کثیر فوج نظر آتی ہے میں آج اس کا صاف اعلان کرتا ہوں کہ اگر میں پکا مسلمان ہوں اور یہ جاننے کے باوجود کہ سیواجی اور ان کے سپاہی جو کہ مسلمانوں اور مسلمانوں کی حکومت کے خلاف لڑے تھے انھیں اس کا حق تھا کہ وہ اپنے ملک کو اجانب سے پاک و صاف رکھنے کی کوشش کرتے میں سیواجی کی بہادری اور حب الوطنی کا معترف ہوں اگرچہ میں ان کے افضل خاں کو ناروا طریقہ پر زخمی اور شہید کرنے کے فعل کو ملامت کی نظروں سے دیکھتا ہوں۔

میں ہر اس لڑنے والے کا مداح ہوتا ہوں جو بے لاگ لڑائی لڑتا ہے خواہ غیر ملکیوں کے خلاف ہو یا خدانخواستہ آپس میں ہو لیکن آج کے یہ ہوئے سیواجی اگر سیواجی کا نام لے کر اصلی دشمن سے تو اس لیے بھاگیں کہ وہ زبردست ہے اور اُن ہم وطنوں کے خلاف قوت آزمائی پر تیار ہوں جو انھیں کی طرح مصیبت میں ہیں تو میں یقین دلاتا ہوں کہ وہ اپنے ملک کو آزاد نہ کرا سکیں گے اور اپنی اس نامردی سے وہ ملک کو غلامی میں مبتلا رکھیں گے اس ذہنیت کے ساتھ وہ کبھی سیواجی کے پیرو کہے جانے کے اہل نہیں سمجھے جا سکتے۔

آزادی ہند مقدم ہے

سیواجی ان لوگوں کی طرح نہ تھا آج کا ہندو تو یہ صدا لگاتا ہے کہ آؤ پہلے مسلمان سے لڑلیں، پھر انگریز سے لڑائیں گے یہ خاص ڈاکٹر مونجے اور ان کے قماش کے مرہٹوں کا تکیہ کلام ہے اسی طرح مخالف مسلمان بھی یہی صدا لگاتا ہے کہ پہلے ہندو پھر انگریزوں سے لڑو۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ دونوں بزدل ہیں اور ایک دوسرے کو ہرگز نہ ستائیں گے وہ اپنے ہم کتا بکرا آپس میں جھگڑا قائم رکھیں گے اور غلامی کی میعاد کو بڑھاتے رہیں گے اگر نیشنل کانگریس اور ہندو مسلم لیڈران اس استبدادی عنصر کے خلاف متحد ہو کر جنگ نہ کریں گے اور ہندو ہندو کو اور مسلمان مسلمان کو نہ دبائیں گے اور دونوں مل کر غیر ملکیوں کے خلاف کوشش نہ کریں گے اور اس کام کو جلد درست نہ کریں گے تو مجھے خوف ہے کہ ہندوستان میں مصنوعی خانہ جنگی چھڑ جائے گی کیا اچھا ہوتا کہ ہندو اور مسلمان دونوں ایک دفعہ ایمانداری سے کھلے میدان لڑ کر چند لاکھ ہندو اور مسلمانوں کی ہلاکت کا سبب بنجاتے اس وقت انھیں ہوش بھی آجاتا اور اس کا بھی احساس ہو جاتا کہ انھیں ایک ساتھ رہنا ہے اور کام کرنا ہے ورنہ دونوں کیلئے سالہا سال کی غلامی ہے۔

مگر جب تک ہم غلام ہیں مجھے تو اس کی بھی امید نہیں کہ ایمانداری کے ساتھ آپس میں لڑلیں ہمارے مالک اور غلاموں کے سردار اپنے غلاموں اور کاسہ لیسوں کو لڑا دیں گے مگر یہ ایماندارانہ خانہ جنگی نہ ہوگی بلکہ یہ تہذیبی کی لڑائی ہوگی ممکن ہے کہ کہیں پانچ ہزار ہندو ایک مٹھی بھر مسلمانوں کو قتل کر کے نیتہا پتہ کے بزدل اور غدار بنجائیں ممکن ہے کہ کہیں اسی طرح ہزاروں مسلمان سیکڑوں ہندوؤں کو مار کر بدنامی کا ٹیکہ اپنے ماتھے پر لگائیں (اگر ختم نہ یہ ہوں گے نہ وہ) خدا کیلئے خانہ جنگی پر نہ آئیں میں مسلمانوں سے واقف ہوں اگر بدقسمتی سے لڑائی ہی کی ٹھنی تو وہ ایسی بہادرانہ جنگ کریں گے کہ چاہے خود ختم ہو جائیں مگر ہندو بھی اسی کے ساتھ باقی نہ رکھیں گے بلکہ کوئی غیر ملکی آکر دونوں پر مسلط ہوگا اگر ہندو ہندوستان میں ہندوؤں کی حکومت دیکھنا چاہتے ہیں تو انھیں بھی ڈاکٹر مونجے وغیرہ کے مشورہ پر عمل کر کے مسلمانوں سے لڑنا نہ چاہیے بلکہ حکمران سے مقابلہ کر کے آزادی حاصل کرنا چاہیے جب آزادی مل جائے تو پھر مسلمانوں کو نکالنے کی فکر کریں اسی طرح اگر کوئی مسلمان مسلم راج کا خیال رکھتا ہو تو اس سے بھی یہی کہوں گا کہ پہلے انگریزوں سے آزادی حاصل کر کے پھر ہندوؤں کو ختم کرنے کا خیال کرے اگر ملک میں صرف ہندو یا مسلمان ہوں تب ہی ہندو یا مسلم راج کا خیال پیدا ہو سکتا ہے لیکن جب تک تیسری طاقت ملک میں برسر اقتدار ہے ہندو یا مسلم راج کا خیال جنون سے کم نہیں۔ مادر وطن اور خود ہمارے نفع کی صرف ایک صورت ہے ہم کو چاہیے کہ سمجھوتہ کر کے سب باتیں طے کر لیں اور اس خام خیالی کو دل سے نکال دیں کہ ایک دوسرے کو دبا لیگا۔

سیواجی کے خیالات کو یاد کر کے میں اسی نتیجہ پر پہونچا ہوں اور اس بہادر وطن کی یاد میں یہی میری عاجزانہ پیش کش ہے۔ (خلافت)

خلاصہ گورنمنٹ گزٹ یو۔پی

مجریہ ۷ مئی سنہ ۱۹۲۷ء

رخصت مسٹر رٹلیج ڈپٹی کمشنر المورا کو ۱۵ مئی یا اس کے قبل کسی تاریخ سے ایک ماہ رخصت مسٹر آف آر جلنس ڈپٹی کلکٹر فیض آباد کو ۱۵ مئی سنہ ۱۹۲۷ء ۲ ماہ کی رخصت سید جعفر حسین زیدی ڈپٹی کلکٹر غازی پور کو یکم جون سنہ ۱۹۲۷ء سے ڈیڑھ ماہ کی رخصت مسٹر جی ایم ہاریر مجسٹریٹ کلکٹر گورکھپور کو ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء سے ۳ ماہ ۱۹ دن کی رخصت اوسط تنخواہ اور اس کے بعد نصف تنخواہ پر ۲ ماہ ۲۲ دن کی رخصت پنڈت چندر موہن ڈپٹی کلکٹر بستی کی رخصت میں ۱۸ اپریل تا ۱۱ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء تک کی توسیع عطا ہوئی سید مقبول احمد ڈپٹی کلکٹر بستی کو ۱۵ جون سنہ ۱۹۲۷ء سے اوسط تنخواہ پر ۲ ماہ کی رخصت۔

تقرری پنڈت چندر دھرجیال ڈپٹی کلکٹر المورا ڈپٹی کمشنر المورا مسٹر رٹلیج کی قائمقامی کرینگے۔ بابو اجرام سب جج اول کانپور مسٹر ہامٹ سشن جج کانپور کی قائمقامی فرمائیں گے۔

واپسی مسٹر ای سی منڈل اسپشل ڈیوٹی سے سبکدوش ہونے کے بعد ڈسٹرکٹ و سشن جج شاہجہانپور کی جگہ واپس ہوں گے منشی طفیل احمد قائمقام ڈسٹرکٹ و سشن جج شاہجہانپور سب جج شاہجہانپور کی قائمقامی کریں گے بابو گجندر ناتھ چودھری اسپشل ڈیوٹی سے سبکدوش ہونے کے بعد قائمقام اڈیشنل و ڈسٹرکٹ جج مراد آباد کی حیثیت سے کام کریں گے۔ بابو ہرناتھ گھوش اسپشل ڈیوٹی سے سبکدوش ہونیکے بعد جج خفیفہ مراد آباد و سب جج کی جگہ واپس ہوں گے بابو رادھا کشن جج خفیفہ مراد آباد سب جج مراد آباد پر واپس ہوں گے سید محمد میر قائمقام سب جج مراد آباد منصفی مراد آباد پر واپس ہوں گے۔ بابو انند بہاری لال قائمقام منصف مراد آباد فرسٹ اڈیشنل مراد آباد کی قائمقامی کریں گے مسٹر اے جے جی اسمتھ اسپشل ڈیوٹی سے سبکدوش ہو کے بعد ڈسٹرکٹ و سشن جج میرٹھ کی جگہ پر واپس جائیں گے بابو رگھوناتھ پرشاد قائمقام ڈسٹرکٹ و سشن جج میرٹھ منشی علی محمد کی جگہ میرٹھ کے اڈیشنل ڈسٹرکٹ و سشن کی جگہ واپس ہوں گے منشی علی محمد قائمقام اڈیشنل ڈسٹرکٹ و سشن جج میرٹھ سب جج میرٹھ پر واپس ہونگے بابو ملک لال قائمقام سب جج میرٹھ اڈیشنل سب جج میرٹھ پر واپس ہونگے۔ پنڈت سورتی حیدر چترویدی قائمقام اڈیشنل سب جج میرٹھ فرسٹ اڈیشنل منصف میرٹھ کی جگہ پر واپس ہوں گے۔ بابو رگھونندن سرن قائمقام فرسٹ اڈیشنل منصف ریویو ہو جانے کے بعد منصف نہ رہیں گے۔ پنڈت جگموہن نرائن اسپشل ڈیوٹی سے سبکدوش ہونے کے بعد میرٹھ کے جج خفیفہ کی ذوالفقار کی جگہ بابو راج راجیشور قائمقام جج خفیفہ میرٹھ سب جج مظفر نگر پر واپس ہونگے منشی [illegible] منیر عالم قائمقام سب جج منصفی مظفر نگر پر واپس ہوں گے بابو [illegible] قائمقام منصف [illegible] اڈیشنل منصفی مظفر نگر پر واپس ہونگے۔

بابو چندر دت شرما قائمقام اڈیشنل منصف منظفر نگر عہدہ سے ریویو ہونے کے بعد منصف باقی نہ رہیں گے۔ بابو اگھور ناتھ مکرجی اسپشل ڈیوٹی سے خالی ہونے کے بعد ڈسٹرکٹ وسشن جج فرخ آباد کی قائمقامی کرینگے بابو گھنشام داس قائمقام ڈسٹرکٹ وسشن جج فرخ آباد سب جج فرخ آباد کو واپس ہونگے۔ مسٹر شنکر لال قائمقام سب جج اڈیشنل سب جج فرخ آباد بحیثیت قائمقام پر واپس ہونگے مسٹر اے بینٹ اسپشل ڈیوٹی سے سبکدوش ہونیکے بعد ڈسٹرکٹ وسشن جج آگرہ پر واپس ہونگے مسٹر اکبر حسین قائمقام ڈسٹرکٹ وسشن جج آگرہ سب جج آگرہ پر واپس ہونگے اور متھرا میں منشی شمس الحسن کی جگہ پر کام کرینگے۔ منشی شمس الحسن اڈیشنل سب جج میرٹھ پر قائمقام کی حیثیت سے واپس جائینگے بابو کانتی پرشاد اسپشل ڈیوٹی سے سبکدوش ہونے کے بعد اڈیشنل ڈسٹرکٹ وسشن جج کی علیگڈھ کی قائمقامی کرینگے بابو لنگا ناتھ اسپشل ڈیوٹی سے سبکدوش ہونیکے بعد سشن جج باندہ کے فرائض انجام دینگے اور پنڈت جمنا نراین دکشت جو اس جگہ کام کر رہے ہیں اڈیشنل سب جج باندہ پر کام کرینگے مسٹر اے شیخ کوشر اسپشل ڈیوٹی سے خالی ہونے کے بعد ڈسٹرکٹ وسشن جج جالنی واپس ہونگے بابو کالی داس بنرجی قائمقام جج خفیفہ الہ آباد سے بنارس واپس ہونگے پنڈت دتنو رام مہتہ قائمقام جج خفیفہ بنارس اڈیشنل سب جج بنارس کی قائمقامی فرمائینگے بابو راجہ رام اسپشل ڈیوٹی سے خالی ہونے کے بعد فرسٹ سب جج کانپور کو واپس ہونگے بابو جسیتور پرشاد اسپشل ڈیوٹی سے خالی ہونیکے بعد اڈیشنل سب جج شاہجہانپور کو واپس ہونگے مسٹر بی کے اسپشل ڈیوٹی سے خالی ہونیکے بعد ڈسٹرکٹ وسشن جج مینپوری پر واپس ہونگے منشی ضیاء الحق قائمقام ڈسٹرکٹ وسشن جج مین پوری سشن وسب جج اٹاوہ پر واپس ہونگے بابو موہندر ناتھ بنرجی سب جج اٹاوہ منصفی اٹاوہ پر واپس ہونگے بابو ہری پرشاد اسپشل ڈیوٹی سے خالی ہونیکے بعد اڈیشنل سب جج گورکھپور پر واپس ہونگے پنڈت ردیپ کشن آغا اسپشل ڈیوٹی سے واپس ہونیکے بعد سب جج الہ آباد کو اور منشی سعید الدین قائمقام سب جج الہ آباد منصفی غربی الہ آباد کو واپس ہونگے مسٹر علی رضا قائمقام منصف سبکدوش ہونیکے بعد منصف باقی نہ رہینگے۔ مسٹر اے دی سمپسن اسپشل ڈیوٹی سے سبکدوش ہونیکے بعد قائمقام اڈیشنل سشن و ڈسٹرکٹ جج کی حیثیت سے کام کرینگے۔

تبادلہ ٹھاکر برج رام ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سہارنپور سے اٹاوہ مسٹر جے الیف ہارٹیلے عارضی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس گورنمنٹ ریلوے پولیس سی سکشن سب سکشن بریلی سے بریلی مسٹر اسلام احمد خان سپرنٹنڈنٹ پولیس باندہ سے اٹیہ مسٹر جی دی پارکر قائمقام سپرنٹنڈنٹ پولیس اٹیہ سے باندہ بابو بنارسی داس کنکن قائمقام سب جج شاہجہانپور بطور قائمقام سکنڈ اڈیشنل سب جج پر واپس ہونگے بابو رگھونندن منصف اٹیہ سے پیچھوند

برقیات

ہندوستان کا ذکر خیر پارلیمنٹ میں
صوبجات ہند کی گورنریان

لندن ۱۷ رمئی مسٹر ولکاک نے سوال کیا کہ کیا ۱۰ نومبر سے ہندوستان میں پانچ صوبوں کی گورنریاں خالی ہونگی اور انمیں سے ایک بھی کسی ہندوستانی کو نہیں دیگئی ؟ کیا گورنمنٹ اس پر توجہ کریگی کہ جب کوئی گورنری خالی ہو تو اس پر کسی قابل ہندوستانی کو مقرر کیا جائے۔؟

سوال کے پہلے حصہ کا جواب اثبات میں دیا گیا لیکن دوسرے حصہ کا جواب صرف یہ دیا گیا کہ جب لارڈ برکنہیڈ گورنری کے معاملہ میں ملک معظم سے کسی کی سفارش کرتے ہیں تو جس قدر حضرات اس قابل ہوتے ہیں ان کی جملہ خوبیوں پر غور فرما لیتے ہیں۔

فسادات لاہور

فسادات لاہور کے متعلق دو سوال کیے گئے جن کے جواب میں نائب وزیر ہند حکومت پنجاب کی شائع کردہ سرکاری اطلاع مورخہ ۵ ر ۷ رمئی پڑھکر سنادی اور فرمایا کہ ۲۲ مقتولین کے علاوہ ۱۰۰ سے زائد آدمیوں کو ضرر جسمانی پہونچا ہے اور جہاں تک ان کو علم ہے یہ ضرر مجمع کے ہاتھوں پہونچا ہے پولیس نے ایسا نہیں کیا ظاہر ہے کہ اس واقعہ کے متعلق بہت سی گرفتاریاں ہوئی ہونگی لیکن وہ صحیح تعداد بغیر نوٹس کے نہیں بتلا سکتے۔

نظر بندان بنگال

مسٹر ولکاک کو جواب دیتے ہوئے نائب وزیر ہند نے فرمایا کہ ان کے پاس بیجسلیٹو اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۳۱ رجنوری و ۲۱ رفروری ارسال کردینگے جن کے صفحات ۲۲۲ و ۱۸۶۸ پر وہ ان لوگوں کے نام اور تاریخ گرفتاری

درجہ پائین گے حق کو حسب منشاء آئین بنگال ۱۸۱۸ء وقانون ترمیم قانون فوجداری صوبہ بنگال مجریہ ۱۹۲۵ء جیل مین ڈالا گیا تھا گرفتار شدگان مین سے پانچ اشخاص کو جیل سے رہا کر کے حسب جدید ترمیم قانون فوجداری دیہات مین زیر نگرانی رکھا گیا ہے منجملہ ۱۷ نظر بندون کے اس وقت ۴۷ آدمی جیل مین نظر بند ہین ان مین سے دو شخص رہی ہین جو رہا شدہ پانچ اشخاص مین سے ہین گرفتار کر لیے گئے تھے ان کے علاوہ جیل سے باہر بھی ۱۰۵ آدمی حراست مین ہین ایک نظر بند نے خودکشی کر لی ہے۔ دیگر اشخاص مین سے کسی نے ایسا اقدام نہین کیا اور نہ کوئی پاگل ہوا دو کی نسبت خیال ہوا کہ ان کو دق اور سل کا عارضہ ہے دیگر امراض کے متعلق ان کو تفصیلی حالات معلوم نہین۔

قواعد خریداری جدید اسٹور

سوال کیا گیا کہ کیا گورنمنٹ یہ امر منظور کریگی کہ وہ جدید اسٹور کی خریداری کے متعلق جب قواعد ضوابط مرتب کرے تو ہندوستان کی تجارتی و ترقی انجمنون کے نمایندون سے مشورہ کر کرے جواب دیا گیا کہ قواعد و ضوابط کے تمام پہلوت پر ہر لفظ نظر سے غور کر لیا جائیگا۔

فضائی فوج کے مصارف

لارڈ ونٹرٹن نے بیان کیا کہ گذشتہ پانچ سال کے اندر شاہی فضائی فوج کی تنخواہون اور مصارف قیام و استقلال پر جنمین وہ رقوم بھی شامل ہین جو وزارت فضائی کو دیگئین خزانہ ہند سے ۱۹ لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ صرف ہوا ہے اور ان رقوم پر مجلس قانون ساز کو ووٹ دینے کا اختیار نہین ہے۔

فسادات کلکتہ

بتایا گیا کہ کلکتہ مین جو فسادات ہوئے تھے انکے متعلق لارڈ برکن ہیڈ کے پاس کمشنر ڈویزن کی رپورٹ اور حکومت بنگال کے جو نتائج اس سے اخذ کیے ہین موصول ہوئے ہین یہ رپورٹ نامکمل ہے اسی لیے وہ گورنمنٹ آف انڈیا سے اس کی اشاعت کے متعلق مشورہ کر رہے ہین۔

مسٹر سوبھاس چندر بوس الموڑہ لائے جائینگے

بیان کیا گیا کہ مسٹر سوباس چندر بوس کو الموڑہ منتقل کر دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے وہ ۷ مئی کو رنگون سے روانہ ہونگے لیکن مسٹر بوس یا کسی دیگر نظر بند کی رہائی کے متعلق کچھ نہین بتایا گیا ان سوال و جواب کے وقت ایوان پارلیمنٹ مین مسٹر پٹیل موجود تھے۔

پایندہ باد دولت ایران!
اغیار کی غلامی کے طوق و سلاسل اتار کر پھینکدیے

طہران ۱۳ رمئی جن دول کو سرزمین ایران مین خاص عدالتی و قانونی حقوق حاصل تھے ان کو حکومت ایران نے اطلاع دیدی ہے کہ ۱۰ رمئی ۱۹۲۸ء سے یہ تمام حقوق کالعدم ہو جائینگے گویا اس طرح ان حقوق کے متعلق تمام معاہدہ جو ہمیشہ کے لیے مستقل تھے سال بھر کا نوٹس دیکر منسوخ کر دیے گئے۔

ہندوستانی بیڑے کا مسودہ قانون

لندن۔ گورنمنٹ ہند کا تیار کیا ہوا ہندوستانی بیڑے کا مسودہ قانون بلا ترمیم دار العوام کی کمیٹی مین منظور ہو گیا۔

شہزادہ ویلس کی واپسی

لندن ۱۲ مئی شہزادہ ویلس اور شہزادہ جارج دونون بھائی اسپین کی سیاحت

ہندوستان

برما آئل کمپنی کی ہڑتال
تمام شہر مین کاروبار بند کرانے کی کوشش

مدراس ۱۳ رمئی آج صبح آنریبل سر راماسوامی آئر لا ممبر اڈیٹ ملک سے بیان ہوئے اور بذریعہ موٹر سید ھے تونڈیار پیٹ مین اس مقام پر پہونچے جہان سنگل کے روز گولی چلنے کا حادثہ پیش آیا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہڑتال کے لیڈرون کی آخری تجویز یہ ہے کہ شہر مین بالعموم کاروبار بند کرا دیا جائے اس مقصد کے پورا کرنے کیلیے وہ ہر ممکن کوشش کر رہے ہین کہ دوسرون کے علاوہ برما آئل کمپنی کے کارخانہ واقعہ ارتاکلم کو کناڈا کے مزدورون کو بھی کام بند کرنے پر آمادہ کرین۔

سکریٹری آل انڈیا ٹریڈ یونین کا تار

بمبئی ۱۳ رمئی مسٹر این ایم جوشی جنرل سکریٹری آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس نے وزیر امور داخلہ حکومت مدراس اور وزیر امور داخلہ حکومت ہند کو مندرجہ ذیل تار دیا ہے:۔

"آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس کی طرف سے برما آئل کمپنی کے انگریزی ملازمون کے تجارت کے جھگڑے مین ہندوستانی ملازمون پر گولی چلانے کے خلاف احتجاج کرتا ہون اور ایک فوری غیر جانبدارانہ تحقیقات پر زور دیتا ہون۔

حضور نظام کا شاہانہ عطیہ

مدراس ۱۱ رمئی مدراس میل کا نامہ نگار مقیم سکندرآباد اطلاع دیتا ہے کہ ہز اگزالٹیڈ ہائینس نظام حیدرآباد نے پبلک اسکول دہرادون کے لیے پندرہ لاکھ روپیہ اور ایوان والیان ریاست نئی دہلی کے اخراجات کیلیے پندرہ ہزار روپیہ ماہوار کی امداد منظور کی ہے۔

عورت سے مرد بنگیا

غازی پور ۸ رمئی یہان ایک حیرت انگیز واقعہ ظہور مین آیا ہے ایک عورت مسماۃ بھونی (چماری) نے دس سال ہوئے شادی کی تھی لیکن اب اس کے جسمانی نظام مین تبدیلی پیدا ہو گئی ہے اور اس نے ایک لڑکی سے شادی کی ہے۔

گاندھی کو ڈکٹیٹر بنادو

مدراس ۱۰ رمئی مسٹر رام کے اچاریہ کی رائے ہے کہ اس وقت ملک مین کسی دوسرے پروگرام کی ضرورت نہین بلکہ تبدیلی خیالات کی ضرورت ہے اسلیے ان کی یہ تجویز ہے کہ جملہ کانگریسی ممبران کونسل روزانہ آدھ گھنٹہ مراقبہ کر کے اپنے خیالات کی تبدیلی کی دعائین مانگین اور انکی یہ رائے ہے کہ مہاتما گاندھی کو کانگریس کا ڈکٹیٹر بنادو اور انھین اس کا اختیار دیدو کہ وہ صدر کے فیصلون کو بھی مسترد کر سکین تاکہ تحریک سوراج کی رہنمائی ہو سکے۔

لاہور کے حالات

لاہور ۱۲ رمئی کل بھی شہر مین امن و سکون رہا کسی قسم کا کوئی تصادم نہین ہوا حسب معمول پولیس اور گھوڑ سوار شہر کا گشت لگاتے رہے شاہ عالمی دروازہ کے اندر فوجی سپاہی متعین ہین مدالتین جو پہلے عارضی طور پر شہر کی کوتوالی مین منتقل کر دی گئی تھین اب پھر ضلع مین بھیج دی گئی ہین البتہ ڈپٹی کمشنر صاحب اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے دفتر ہنوز کوتوالی مین ہین گھوڑ سوار اپنا پڑاؤ ۴

اطلاعنامہ بنام مدعا علیہ نابالغ و ولی

بعدالت دیوانی۔ اجلاس عالیجناب مولوی سید خورشید حسین صاحب سب جج بہادر ہردوئی

مقدمہ نمبر ۲۶۶ سنہ ۱۹۲۶ء

بابو شمبھو ناتھ — ڈگریدار

بنام ہزاری سنگھ وغیرہ — مدیونان

بنام شیوراج سنگھ نابالغ ولد چھوٹا سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع نوادہ مین پرگنہ ملانوان تحصیل بلگرام ضلع ہردوئی — مدعا علیہ نابالغ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان مین مدعی نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ مدعا علیہ نابالغ کا ایک ولی دوران مقدمہ مقرر کیا جائے لہذا تم نابالغ کو اور تم سنٹرل ناظر عدالت ججی ہردوئی کو اس کی رو سے اطلاع دیجاتی ہے کہ بتاریخ ۲۵ رمئی سنہ ۱۹۲۷ء تمہارا کوئی عزیز یا رشتہ دار حاضر عدالت آکر درخواست منظوری ولایت نہ گذرانیگا اور ولایت منظور نہ کریگا تو بتاریخ معینہ عدالت سنٹرل ناظر عدالت ججی ہردوئی کو تمہارا ولی دوران مقدمہ کے لیے مقرر کر کے مقدمہ کا فیصلہ صادر کریگی۔

آج بتاریخ ۱۳ ماہ مئی سنہ ۱۹۲۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

وقت حاضری بحضور جناب سب جج صاحب بہادر ہردوئی ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک

(مہر عدالت) بحکم منموہن ناتھ کول سنصرم عدالت سب ججی ہردوئی

۴ دہلی دروازہ کے باغ مین پڑے ہین رسالہ کے عقب مین فوجی سپاہی کے لیے جابجا خیمے نصب ہین خیمے گنتی بدستور شب و روز شہر کا چکر لگا رہی ہین خلافت ریلیف کمیٹی اور مسلم ریلیف کمیٹی کے اجلاس اپنے اپنے دفاتر مین منعقد ہو رہے ہین شہدا کے ورثا مجروحین اور گرفتاروں کیلیے سہولتین بہم پہونچائی جا رہی ہین

حکومت پنجاب کا بیان

لاہور ۱۱ رمئی اب شہر اور اس کے مضافات مین کامل امن و سکون بحال ہو گیا ہے لیکن فوج اور پولیس کا پہرہ بدستور قائم ہے کرفیو آرڈر اب ۹ بجے شب سے نفاذ پذیر ہوتا ہے ۱۱ رمئی کی دوپہر سے حملہ کی کوئی واردات واقعہ نہین ہوئی لاہور مین حکومت کو جس دقت کا سامنا ہے وہ جھوٹی اور بے بنیاد افواہون کی اشاعت کا انسداد اور غیر صحیح بیانات کی تردید کرنی ہے حکومت کی طرف سے عملی کارروائی کرنے کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اخبارات کا لہجہ اب بہتر ہو گیا ہے ایسے غربا کی امداد و اعانت کیلیے جن کے سرپرستون کی جانین تلف ہوئی ہین چندہ جمع کرنے کی تجویز کی گئی ہے چنانچہ فہرست مرتب ہونے پر اس سلسلہ مین عملی کارروائی کی جائیگی۔

گورنر نے گھوڑے پر لاہور کا گشت کیا

لاہور ۱۱ رمئی کل گورنر پنجاب نے گھوڑے پر سوار ہو کر شہر لاہور کا گشت کیا

مقتولین کی کل تعداد

لاہور ۱۰ رمئی دو آدمی (ایک سکھ اور ایک ہندو) شفاخانہ مین ہلاک ہو گئے ہین مقتولین کی کل تعداد ۲۴ تک ہو گئی ہے۔

اطبائے صوبجات متحدہ کی خدمت مین گذارش

غالباً آپ حضرات کو معلوم ہوگا کہ اس سال آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی کا پندرھوان سالانہ اجلاس ریاست رامپور مین زیر صدارت ہز ہائنیس جناب نواب صاحب بہادر رامپور بالقابہ ۲۳، ۲۴، ۲۵ اپریل ۱۹۲۷ء منعقد ہوا تھا جس مین یہ رزولیوشن بھی ذیل کے الفاظ کے ساتھ طے پایا ہے کہ:۔

کانفرنس کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ دہلی، لکھنؤ، اور لاہور مین مندرجہ ذیل اصحاب کی تین سب کمیٹیان بنائی جائین جو نصاب تعلیم کے مسئلہ پورا پورا کرنے کے بعد دو مہینہ کے اندر اپنی رپورٹ دفتر آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس مین بھیجدین اور سکریٹری کانفرنس ان رپورٹون کا چھاپ تینون سب کمیٹیون کے ممبران کے پاس مزید غور و خوض کے لیے ارسال کرین اور تینون مقامات مین سے کسی ایک مقام پر جلسہ قرار دیکر تینون سب کمیٹیون کے ممبران کو اس مین شرکت کی دعوت دین کہ وہ جلسہ باہمی تبادلہ خیالات سے اس مسئلہ کا فیصلہ کر سکے۔

ممبران نصاب سب کمیٹی لکھنؤ کی فہرست حسب ذیل ہے :۔

شفاء الملک جناب حکیم محمد عبد الحمید صاحب لکھنؤ۔

جناب حکیم خواجہ کمال الدین صاحب لکھنؤ۔ پریسیڈنٹ انجمن طبیہ صوبجات متحدہ

جناب حکیم خواجہ شمس الدین صاحب لکھنؤ۔ ممبر بورڈ آف انڈین مڈیسن

جناب حکیم عبد الحبیب صاحب دریاآبادی ممبر بورڈ آف انڈین مڈیسن

جناب حکیم محمد نور اللہ صاحب کانپور

جناب حکیم مولوی احمد حسین صاحب الہ آباد ممبر بورڈ آف انڈین مڈیسن

جناب حکیم محمد ظہیر عالم صاحب الہ آباد

جناب حکیم محمد ہادی رضا خان صاحب سکریٹری مسیح الطب کالج لکھنؤ۔

خان بہادر جناب حکیم مرزا ظہیر حسن خان صاحب لکھنؤ۔

جناب حکیم ننھے آغا صاحب فاضل لکھنؤ

جناب حکیم حافظ محمود رضا خان صاحب حاذق رامپور

تکمیل الطب کالج کے تمام پروفیسران

اور مین اس کمیٹی کا کنوینر (سکریٹری) مقرر ہوا ہون۔

اگرچہ میرا فرض جو بحیثیت "کنوینر" مجھ پر عائد ہوتا ہے صرف اسی قدر ہے کہ مین مذکورہ بالا منتخب شدہ ممبران سے تبادلہ خیالات کر کے بعد مسئلہ نصاب کے متعلق ایک تحریری رپورٹ تیار کر کے سکریٹری صاحب کانفرنس کے پاس روانہ کر دون لیکن مسئلہ نصاب کی اہمیت کو لحاظ کرتے ہوئے میرا ضمیر مجھ کو اس بات پر مجبور کرتا ہے کہ کم از کم اپنے صوبہ کے ہر ایسے طبیب کی جو اس مسئلہ سے دلچسپی رکھتا ہو قیمتی اور مفید رائے سے استفادہ حاصل کرون لہذا آپ حضرات کی خدمت مین گذارش ہے کہ جن صاحب کو اس مسئلہ سے دلچسپی ہو وہ اپنی رائے اور قیمتی مشورت سے ۲۵ مئی ۱۹۲۷ء تک بذریعہ تحریر مجھ کو مطلع فرما دین۔

اس مسئلہ پر غور کرنے کے قبل حسب ذیل امور کا لحاظ فرمایا جائے :۔

(۱) اگر اس مسئلہ سے دلچسپی نہین رکھتے اور زمانے کی ضروریات کو لحاظ کرتے ہوئے بھی کوئی اپنی ذاتی رائے قائم نہین فرما سکتے تو براہ کرم دوسرون کی رائے کی ترجمانی اور اظہار تقلیدیت کام کو دشوار نہ بنایئے۔

(۲) مسئلہ نصاب کی تحلیل چار اجزا کی جانب ہوتی ہے :۔

(الف) قدیمی مروجہ نصاب مین ترمیم کی ضرورت ہے یا اسکو بحالہ باقی رکھا جائے۔؟

(ب) اگر ترمیم کی ضرورت ہے تو کس اصول پر ترمیم ہونا چاہیے اور کس چیز کی کمی و بیشی اس کے لیے مفید ثابت ہوگی۔؟

(ج) نصاب تعلیم کس زبان مین ہونا چاہیے؟ زبان کی دشواریون سے اپنے فن کو سبکدوش کرنا چاہیے۔ اور دوسری زبان کے حاصل کرنے کی دشواریون سے اپنا وقت اور دماغی قوتون کو محفوظ کر کے اپنے فن مین مصروف کرنا چاہیے یا غیر مقصود چیز مین اپنی عمر کا بیشتر حصہ صرف کر کے ایک اجنبی اور غیر مانوس زبان کے پردے مین فنی مسائل کو ملاحظہ کرنا چاہیے۔؟ مذہبی نقطہ نظر سے جدا ہو کر غور کرنا چاہیے کہ فن طب کی تعلیمی زبان فصیح و بلیغ زبان عربی ہونا چاہیے یا مادری زبان اردو۔؟

(د) اصول زبان طے کرنے کے بعد یہ مسئلہ غور طلب ہے کہ طے شدہ اصول کے مطابق کون کون کتابین پائی جاتی ہین جو نصاب مین رکھے جانے کے واسطے موزون و مناسب ہین؟

(۳) کسی قوم نے علوم کو بغیر اپنی زبان مین لاتے ہوئے کبھی ترقی کی ہے یا نہین؟

(۴) غور کرتے وقت اپنے دماغ کو ان جذبات سے ہی خالی کر لیجیے گا کہ آپ نے صرف قدیم کتابین پڑھی ہین۔ آپ نے صرف اردو زبان مین تعلیم حاصل کی ہے آپ نے عربی مین قانون شیخ الرئیس، نفیسی، شرح اسباب، پڑھی ہین یا آپ نے ترجمہ نفیسی یا ترجمہ شرح اسباب وغیرہ پڑھا ہے ان خیالات کو لحاظ کرتے ہوئے محض اپنی سرگذشت کو اس اہم مسئلہ کے متعلق رائے مین پیش کرنا فنی ہمدردی سے بعید ہے۔

خاکسار

(حکیم) محمد عبد اللطیف فلسفی، (پروفیسر تکمیل الطب کالج لکھنؤ)

(کنوینر نصاب سب کمیٹی صوبجات متحدہ)

جھوائی ٹولہ لکھنؤ

بہرتپور کے جواہرات

کلکتہ ۱۰ مئی چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے آج بہرتپور کے جواہرات کی چوری کے مقدمہ مین اپنا فیصلہ سنا دیا عدالت نے مہاراج سنگھ بخشی ملزم کو شبہ کی بنا پر رہا کر دیا ہے

بدست عوام فروخت کے لیے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۱۲ دفعہ ۴۴

بعدالت جناب حاجی عبد القیوم صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر بہادر مقام کانپور ضلع کانپور

اجودھیا پرشاد — مدعی

بنام بالکشن — مدعا علیہ

بنام بالکشن ولد متھرا پرشاد قوم برہمن ساکن موضع جدید محال ... پرگنہ کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت اضافہ لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۴ ماہ جون ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن مقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ ماہ مئی ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

آنریبل شاستری الوداعی ایڈریس

مدراس ۱۰ مئی ایسوسی ایٹڈ پریس کا بنگلوری نامہ نگار بیان کرتا ہے کہ باشندگان بنگلور بتاریخ ۱۳ مئی آنریبل سری نواس شاستری کو الوداعی ایڈریس دینگے جو جنوبی افریقہ جانے والے ہین۔

بنگلور ۱۱ مئی آنریبل سری نواس شاستری کو ڈاکٹر ملن وزیر داخلہ حکومت جنوبی افریقہ کی طرف سے ایک بحری تار موصول ہوا ہے جسمین انھون نے آنریبل موصوف کے تقرر پر اپنا اور اپنے رفقا کے مسرت آمیز اطمینان اور جنوبی افریقہ کی طرف سے خیر مقدم کا اظہار کیا ہے۔ آنریبل شاستری ۱۴ مئی کو

بحکم جناب مولوی سید محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنام مدعا علیہ برحاضری اصالتاً بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۵ و ۳)

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر مقدمہ ۴۴۸۶ بابت ۱۹۲۶ء

رامچرن لعل ولد گیا پرشاد قوم کالستھ ساکن کرنیل گنج شہر کانپور مدعی

بنام جگن ولد صبی قوم لودھ ساکن سیسو کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت ما ؏ 127/8 کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲ ماہ جون ۱۹۲۷ء بوقت ۱۰ ½ بجے دن کے عدالت ہذا میں اصالتاً حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو حاضر کریں نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں اُسی روز پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع او منفصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۰ ماہ مئی ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط ہر سماے منصرم

اطلاع (۱) اگر آپ کو اندیشہ ہو کہ آپ کے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو آپ عدالت ہذا سے سمن برای مرادجاری کراسکتے ہیں کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جائے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا آپ استحقاق رکھتے ہیں وہ اُس سے پیش کرائی جائے بشرطیکہ آپ خرچہ ضروری عدالت میں داخل کرکے اس امر کی درخواست گذرانیں۔

(۲) اگر آپ مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہیں تو آپ کو لازم ہے کہ روپیہ معہ خرچہ نالش عدالت میں داخل کریں تاکہ کاروائی اجراے ڈگری کی جو آپ کی ذات [illegible] اور صورت ضرورت دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

نمبر مقدمہ ۴۴ ۵ مقدمہ اضافہ لگان موضع لچھمن پور ملک محال کہاگا پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور۔

بعدالت حاکم پرگنہ بہادر ڈیرہ پور مقام کانپور

صاحب کلکٹر بہادر مہتمم کورٹ آف وارڈس علاقہ شیوبخش سنگھ مدعی

بنام مساۃ سوگندھی وغیرہ مدعا علیہ

بنام مساۃ پاربتی زوجہ مہادیو دوبے قوم برہمن ساکن لچھمن پور ملک پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور۔

(۲) مساۃ کنہائی زوجہ سمعاری لعل دوبے قوم برہمن ساکن لچھمن پور ملک پرگنہ ڈیرہ پور ضلع کانپور۔

واضح ہو کہ صاحب کلکٹر بہادر مہتمم کورٹ آف وارڈس علاقہ شیوبخش سنگھ نے تمہارے نام ایک نالش بابت اضافہ لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۲ ماہ مئی سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ ماہ مئی سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

بنگال مسلم کانفرنس

باریسال ۸ رمئی آج بنگال مسلم کانفرنس کا اجلاس شدید بارش کی وجہ سے دفعتہً ختم کردینا پڑا استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین خان بہادر حمایت الدین احمد نے ڈیلیگیشون کا خیرمقدم کیا مسٹر عبدالرحیم کے سی ایس آئی نے ۹ رمئی کو اپنے خطبۂ صدارت میں کلکاٹی کے حادثہ کا ذکر کیا جسمیں مسلمان پولیس کی گولیوں کا نشانہ بنائے گئے آپ نے اس معاملہ میں حکومت بنگال کے طرز عمل پر ناامیدی کا اظہار کرتے ہوے امید ظاہر کی کہ جب جدید گورنر کو کلکاٹی کے واقعات معلوم کرنے کا موقع حاصل ہوگا تو ممکن ہے کہ وہ مسلم اور ہندو وزرا کے مخالفانہ مشورہ کے باوجود مسلمانوں کے نقطۂ خیال کو تسلیم کرینگے مسٹر عبدالرحیم نے فرمایا ہمیں اس اہم واقعہ میں ایک آزادانہ تحقیقات کا حق حاصل کرنے میں ناکامی ہوئی ہے اب ہمارے اختیار میں یہی بات ہے کہ ہم قانونی کونسلوں میں لگاتار مخالفت کا حربہ اختیار کریں اس مقصد کی تکمیل کیلیے مجھے شمالی حلقہ کے مسلمانوں کی طرف سے جن کا میں نمایندہ ہوں یہ اختیار دیا گیا ہے کہ حکومت کے حامیوں کو یہ چیلنج دوں کہ وہ مجھے زک دیں اور یہ ثابت کردیں کہ مسلمانوں کی راے میری تائید نہیں کرتی اگر کونسل کے کسی مسلمان ممبر کو مسلمانان شمالی کلکتہ کے فیصلہ کا احترام کرنے میں تامل ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ مستعفی ہوکر دوبارہ انتخاب کیلیے کوشش کرے

خوفناک نتیجہ

موسم بدل گیا — نتیجہ کیا ہوگا؟

ہیضہ پھیلا ہے

ایسا آدمی شاید ہی کوئی ہوگا جو اپنے کلیجہ پر ہاتھ رکھکر یہ بیان کر سکے کہ کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کا بنایا ہوا نوے ۹۰ برس کا پرانا مشہور اصلی عرق کافور کا نام نہیں جانتا ہو جسنے وہ مسیحائی دکھلائی کہ دیکھنے والے دنگ رہگئے اسنے وہ کام کر دکھلایا جو کوئی ڈاکٹر بھی نکر سکا۔ چوالیس ۴۴ سالوں سے لاکھوں بار ثابت ہو چکا ہے ہیضہ کیلئے اسکے مقابلہ کی دوسری دوا نہیں۔ گھر میں یا سفر میں ساتھ رکھنے سے اکیلا عرق کافور دسئی دواؤں کا کام دیتا ہے) قیمت فی شیشی ۶ر محصولڈاک ایک سے ۳ شیشی تک ۶ر

سردرد و ریاحی درد کی دوا

یہ دوا سر کے درد کو جھو منتر کی طرح اوڑا کر روتے ہوئے آدمی کو ہنسا دیتی ہے۔ کیسا ہی سر درد یا ریاحی درد کیوں نہ ہو اس دوا کے کھاتے ہی آرام ہو جاتا ہے۔ اور ساتھ ہی سر اور آنکھوں پر برف کی سی تراوٹ آجاتی ہے اس دوا کی ایک شیشی ہر وقت گھر میں رکھنی چاہیئے۔ قیمت فی شیشی ۱۲۔ گولیوں کی ۱۲ر محصولڈاک ۶ر

نوٹ۔ خط لکھنے سے پیشتر اپنے یہاں کے دوا فروشوں اور دوکانداروں سے دریافت کریں۔ اسمیں انکو محصولڈاک اور وقت کی کفایت ہو جائیگی۔

ڈاکٹر ایس کے برمن صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ۔ بابو چھوٹے لال اینڈ سنس۔ کلکٹر گنج۔ کان پور

ڈاکٹر ایچ ایل باٹلی والا اینڈ سنس کمپنی لمیٹڈ بمبئی کی

۴۴ برس کی سودیشی دوائیں

باٹلی والے کا ایگو مکسچر — یہ دوا انفلوئنزا بخار بوخار اور چوتھیا کے لئے بہت اکسیر ہے قیمت صرف ایک روپیہ عہ

باٹلی والے کا ٹانک سیرپ — یہ دوا کمزور دبلے بچوں اور کمزور انسانوں کے لیے مفید ہے قیمت صرف بارہ آنے ۱۲ر

باٹلی والے کا کیورال بام — یہ دوا درد سر درد گردہ اور پٹھے کے درد کے لئے بہت مفید ہے قیمت صرف بارہ آنے ۱۲ر

باٹلی والے کا ڈائریا مکسچر — یہ دوا ہیضہ کی بیماری اور گرمی سے دست روکنے کے لئے بہت ہی مفید ہے قیمت صرف تیرہ آنے ۱۳ر

باٹلی والے کی کونین کی گولیاں — ایک گرین دو گرین کی بوتل میں اصلی کونین سے بنی ہوئی ہیں قیمت ایک گرین والی بوتل ایک روپیہ چار آنہ قیمت دو گرین والی بوتل کی عہ

باٹلی والے کی طاقت کی گولیاں — یہ گولیاں کمزور دبلے کم خون رقیق خون اور دھات کیواسطے بہت اکسیر ہیں قیمت صرف ایک روپیہ عہ

باٹلی والے کا داد کا مرہم — یہ مرہم کھجلی اور جلدی بیماریوں کے واسطے اکسیر ہے قیمت ۶ر

باٹلی والے کا دانت کا منجن — یہ منجن دانتوں کو موتیوں کی طرح چمکدار بناتا ہے۔ قیمت صرف ۶ر

ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ڈاک کا پتہ۔ سیانی روڈ۔ ڈاکخانہ کیڈل روڈ بمبئی نمبر ۱۴۔ تار کا پتہ: "Cawashaha Bombay"

سفید بال ۱۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمی کا بال کالا کر دیا ہے آپکا جو بال پکنے لگا ہے وہ میری سیر بوٹی یا ہیر آئل سے کالے۔ نکلیں تو دو گنے دام واپس۔ اعتماد نہ ہو تو شرط لکھو لو قیمت فی بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ ۵ر

پتہ۔ مینیجر ہیرنا اسٹور نمبر ۱۲۴ کنسی سمری ضلع دربھنگہ

اس کا رنگ والی کی صد آفریں کی صدا

کیونکہ؟

اس نے لاکھوں نا امیدوں کو امید دلائی۔ لاکھوں خودکشی پر آمادہ ہونیوالوں کو ڈھارس دیا سینکڑوں اجڑے ہوئے اور تاریک گھروں کو آباد و روشن کیا۔ اب بھی لاکھوں تکلیف زدہ اسکے دست شفقت سے فیض اٹھا رہے ہیں۔

کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ یہ کون ہے؟

یہ مقوی بالتصریح تاج عالم آتنک نگرہ گولیاں ہیں جو دیکھنے میں تو کالی ہیں لیکن نصف صدی سے ہندوستان اور غیر ممالک کو سیراب کر رہی ہیں۔ قبضیت بد ہضمی خون اور منی کی خرابی کثرت احتلام نامردی پیٹ کی ہر قسم کی شکایت وغیرہ ذہبی امراض کو نابود کر کے اعلی درجہ کی طاقت و توانائی و قوت مردمی بخشکر لاکھوں مریضوں کو خودکشی سے بچایا ہے۔ اور بے اولاد کو اولاد دیکر اندھیرے گھر کو روشن کیا ہے آپ ضرور ایک دفعہ تجربہ کریں قیمت رفاہ عام کی غرض سے فی ڈبیہ صرف ایک روپیہ پانچ ڈبیہ چار روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

طلا واجی کرن

ایسے مایوس اشخاص جو اپنی جوانی کو اپنے ہاتھوں سے بگاڑ کر کف افسوس مل رہے ہوں اور بالکل نامرد بن گئے ہوں بہت سے طلاؤں میں بھی پیسہ خرچ کر کے بھی فائدہ نہ اٹھا سکے ہوں انکو چاہیئے کہ اس طلا کا استعمال کر کے صرف دو ہفتہ کے اندر دائمی صحت حاصل کریں۔

قیمت فی شیشی نصف تولہ ۱۰؎ علاوہ محصولڈاک۔

ویدشاستری منی شنکر گووندجی۔ جام نگر۔ کاٹھیاواڑ

کانپور ایجنٹ۔ مسرس عبدالکریم اینڈ سنس۔ مسٹن روڈ کانپور

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں۔ قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

یہ گولیاں امساک کے واسطے بیحد مفید اور بے نظیر ہیں رات کو فقط ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھانے سے عجیب و غریب کیفیت نظر آنے لگتی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت صرف عہ

پنوسکت ولاسی روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کے عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ عہ علاوہ محصولڈاک۔ مزید حالات کیلئے وید ودیا مفت طلب کریں۔

پتہ:۔ راج وید نراین دکیشوجی۔ جام نگر (کاٹھیاواڑ)

کانپور ایجنٹ۔ نراین جی داداجی نیا گنج چورستہ کان پور

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستولیں

ہمارے یہاں کم سے کم قیمت پر دستیاب ہوتی ہیں ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن تک ہم مال اپنے خرچ سے پہنچا دیتے ہیں اور فرمائشوں پر کمیشن علحدہ دیتے ہیں فہرست سلیمان اینڈ کو۔ کراچی کیمپ سے طلب فرمائیے

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا

THE SADAQAT
Cawnpore

REGD: No. A
1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے
(حسن صبحی)

صداقت

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

ہفتہ وار

قیمت سالانہ ۳؍
ششماہی ۱؍۸
فی پرچہ ۱؍

جلد ۵ | کانپور - چہارشنبہ ۲۵ - مئی ۱۹۲۷ء مطابق ۲۳ - ذی قعدہ ۱۳۴۵ھ | نمبر ۲۰

ادبیات

مقالاتِ حسرت

از جناب سید الاحرار مولانا سید فضل الحسن صاحب حسرت موہانی

بام پر آنے لگے وہ سامنا ہونے لگا
اب تو اظہارِ محبت برملا ہونے لگا

کچھ نہ پوچھو حال کیا تھا خاطرِ بیتاب کا
اُن سے جب مجبور ہو کر میں جدا ہونے لگا

میری رسوائی سے شکوہ ہے یہ اُنکے حسن کو
اب جسے دیکھو وہ میرا مبتلا ہونے لگا

قیدِ غم سے تیری جاں آزاد کیوں ہونے لگی
دامِ گیسو سے ترے دل کیوں رہا ہونے لگا

کیا ہوا حسرت وہ تیرا ادعائے ضبطِ غم
دو ہی دن میں رنجِ فرقت کا گلا ہونے لگا

(نقاد)

فسانہ

اصلاح

گذشتہ اشاعت سے پیوستہ

(۳)

دو روپیہ کیا گویا ہفت اقلیم کی سلطنت تھی۔ پنڈت جی کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ انھوں نے پلٹ کر پھر کسی سے بات بھی نہ کی۔ اٹھے اور سیدھے بازار پہونچے۔ ایک روپیہ کا خورد و نوش کا سامان خریدا اور ایک روپیہ کی پینے کی تمباکو۔ یہ لیکر گھر آئے۔ تمباکو تو علٰحدہ رکھدی اور سامان بیوی کے سامنے جا رکھا۔ وہ خوش ہو کر پوچھنے لگی "آج یہ کہاں سے آگئی؟" انھوں نے جلدی جلدی سب قصہ کہہ سنایا، اور بولے کہ اب میں تجارت کرونگا اگرچہ گھر کے خرچ میں ان کی ذکری سے کوئی مدد نہ پہونچتی تھی لیکن سہارا ضرور تھا بیوی کے یہ سنکر ایک دھکا سا لگا اور خدا کا شکر کرکے کہا "اچھا تو کاہے کی تجارت کروگے تمہارے پاس پونجی ہی کیا ہے؟" پنڈت جی نے مسکرا کر تمباکو کی طرف اشارہ کیا، اور فرمایا کل صبح یہ بیچنے جاؤنگا۔ دکھے ہوئے دل سے ایک آہ نکلی اور آنسو اسکی آنکھوں سے جاری ہوگئے اگرچہ پنڈت جی بہت کچھ تشفی کرتے رہے لیکن آج اسکے صبر کا پیمانہ چھلک اٹھا۔ منہ لپیٹ کر لیٹ رہی اور برابر روتی رہی۔ شام کو کچھ کھانا بھی نہیں پکایا اور دونوں رات کو بھوکے سو رہے۔ جب اصلاح ہونے والی ہوتی ہے تو ہزاروں پند و نصائح وہ اثر نہیں کرتے جو ایک بات کام کر جاتی ہے۔ سونے سے پہلے پنڈت جی نے بہت گریہ وزاری سے پرماتما کے سامنے دعا مانگی اور سچے دل سے عہد کیا کہ اب کبھی شراب نہ پیونگا۔

علی الصبح ابھی اندھیرا ہی تھا کہ پنڈت جی تمباکو لیکر کوئی آٹھ میل پر ایک گاؤں میں بازار لگتا تھا وہاں جا پہونچے ایک کپڑا بچھا کر اپنی دکان ترتیب دی اور نہایت انہماک سے بیچنے لگے۔ اتفاق سے کلکٹر صاحب کہیں دورہ پر جا رہے تھے انکے سامنے سے جیسے ہی گزرے یہ کھڑے ہوگئے اور خاموشی سے سلام کرکے پھر اپنے کام میں مصروف ہوگئے۔ شام کو جب بازار ختم ہوا تو انھوں نے دیکھا کہ چار آنہ منافع ہوا ہے۔ خوشی خوشی گھر آئے بیوی چشم براہ تھی آتے ہی چار آنے اس کے ہاتھ میں رکھے اور کہا دیکھا تجارت میں کتنی برکت ہوتی ہے۔ ۱۷ برس کی نوکری میں ایک پیسہ بھی بچا کر میں نے کھو نہیں دیا، آج تجارت کا پہلا ہی دن ہے کہ خدا نے چار آنے عطا کئے۔ بیوی کی بھی باچھیں کھل گئیں، دل کو سمجھا لینا کونسی مشکل بات ہے۔ اٹھکر کھانا پکایا اور رات کو یاد کرکے سو رہے۔ دوسرے روز ایک روپیہ کی تمباکو لیکر پھر پنڈت جی روانہ ہوگئے آج ایک دوسرے گاؤں میں دوکان لگائی۔ اتفاق کی بات آج پھر کلکٹر صاحب ادھر سے گزرے اور انھیں دیکھکر مسکراتے ہوئے چلے گئے۔

شام کو جب پنڈت جی اپنی ٹوکری سر پر رکھے چلے آرہے تھے تو کلکٹر صاحب کی موٹر قریب سے گزری۔ انھوں نے فوراً موٹر روک لی اور انھیں پکار کر بولے "ویل پھندن لال، اب تم کیا کرتے ہو؟ انھوں نے جواب دیا۔ حضور تجارت کرتا ہوں"۔

صاحب۔ کاہے کی تجارت؟

پھندن لال۔ حضور تمباکو بیچتا ہوں۔ شام تک چار آنے مل جاتے ہیں حضور بہت خوش ہوں۔

کلکٹر صاحب اس کے بعد روانہ ہوگئے، بنگلے ہو کر حکم دیا کہ کل پھندن لال کو اجلاس میں حاضر کرو۔ آدمی پھندن لال کے پاس دوڑا گیا اور یہ خبری سنائی۔ لیکن انھوں نے نہایت بے پروائی سے کہدیا کہ میں نہیں آؤنگا۔

دوسرے دن جب اجلاس پر پنڈت پھندن لال نہیں پہونچے تو صاحب نے اپنے اردلی کو بھیجا کہ ساتھ لے آئے۔ یہ اپنا ٹوکرا سر پر رکھے کہیں جارہے تھے کہ وہ راستہ میں مل گیا اور انہیں کشاں کشاں صاحب کے پاس لے ہی آیا۔

آج پھندن لال کے چہرہ پر نہ تو ہراس تھا اور نہ جسم پر لرزہ۔ نہایت اطمینان سے ٹوکرہ اتار کر ایک کونے میں رکھدیا اور بالکل بے خوفی سے سامنے کھڑے ہوگئے

کلکٹر صاحب۔ پھندن لال۔ تمہاری اس تجارت سے ہمیں شرم آتا ہے۔

پھندن لال۔ حضور تجارت میں شرم کی کیا بات ہے۔

کلکٹر صاحب۔ اچھا تم یہ تجارت نہ کرو۔ ہم تمہیں بحال کرتا ہے۔

پھندن لال بہت زور سے ہنسے اور کہنے لگے۔ حضور کی عنایت ہے مگر جس چیز کو ہم ایک دفعہ ٹھکرا دیتے ہیں پھر اسکی طرف آنکھ بھی نہیں اٹھاتے:

۷۸۶
ہفتہ وار
صداقت
چہارشنبہ ۲۵ رمئی ۱۹۲۷ء

کانگریس کا فیصلہ

یہ ملک کی انتہائی خوش قسمتی ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی بمبئی میں محب وطن رہنماؤں کو کامیابی ہوئی اور اُن تجاویز مفاہمت کو تمام ہندو و مسلم لیڈروں نے تسلیم کرلیا جو مسلم لیڈروں نے دہلی میں پیش کی تھیں لیکن بعض مسلم طبقوں اور انجمنوں کی بے صبری اور ہندو مہاسبھا، ہندو پریس اور ہندو لیڈروں کے ایک با اثر طبقہ کی کوتاہ اندیشی نے ان تجاویز کے ساتھ جو سلوک کیا تھا اس سے خوف پیدا ہو چلا تھا کہ کہیں یہ کوششیں رائگاں نہ ہو جائیں اور ملک اس سے مستفید نہ ہوسکے مگر خدا کا شکر ہے کہ اختلافات کے زمانہ میں بھی مسٹر جیکر کی جزوی ترمیم کے ساتھ یہ تجاویز کانگریس میں ہندو و مسلم لیڈروں کے اتفاق رائے سے منظور کرلی گئیں۔

گذشتہ تین چار سال کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ کسی بڑے اہم اختلافی مسئلہ میں ہندو مسلم رہنما ایک نقطہ پر متفق ہوئے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اب حقیقتاً ہندو مسلم رہنماؤں نے ملک و وطن کی مسلسل بربادی اور ذلت کو محسوس کرلیا ہے اور اب وہ موجودہ سیاسی اور نیم سیاسی اختلافات کو ختم کردینا چاہتے ہیں اور یہ واقعہ بھی ہے کہ کوئی بھی ایسا مسئلہ نہیں کہ جس کو فریقین کے لیڈران ایمانداری کے ساتھ ختم کرنا چاہیں اور وہ اسمیں کامیاب نہ ہوں۔ ہم کو امید ہے کہ اگر اسی قوت ارادی کے ساتھ مسجد و باجہ، ملازمتوں و دیگر معاملات کو بھی طے کرنے کی کوشش کی گئی اور طے شدہ امور پر دیانتداری کے ساتھ عمل کیا گیا تو کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ اسمیں بھی کامیابی نہ ہو۔

ممکن ہے کہ یہ مفاہمت ہمارے اُن نادان رہنماؤں کے لیے باعث رنج و افسوس ہو جو وطن کے نقصان میں اپنا فائدہ تلاش کرتے ہیں اور ہندو مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر، اثر اور ناموری حاصل کرنا چاہتے ہیں ہندو اور مسلمان آپس میں لڑ کر ہزاروں عزیز ترین جانیں تلف کرکے اور کروڑوں روپوں کا نقصان اُٹھا کر کافی سبق حاصل کرچکے ہیں اور اسکے عوض میں جو ذلت و رسوائی اُٹھانا پڑی ہے وہ المضاعف ہے اگر ہندو اور مسلمان متحد ہو کر عزم بالجزم کرلیں کہ وہ اپنے اس مشترکہ وطن کو کسی غیر ہندی طاقت کا غلام نہ رہنے دینگے تو دنیا کی کوئی طاقت ایسی نہیں ہے کہ ہندوستان کے ۳۲ کروڑ انسانوں کو غلامی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کرسکے۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا یہ فیصلہ نہایت مناسب اور بر موقع ہے اس فیصلہ میں مختلف ملتوں کے مفاد کی حفاظت کو مقدم رکھا گیا ہے اور اس فیصلہ کے متعلق ہندو اور مسلمان دونوں میں سے کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ ہمارے ساتھ ظلم یا ناانصافی کی گئی ہے یا کسی فرقہ کے ساتھ رعایت کی گئی ہے۔ سندھ، صوبہ سرحدی، بلوچستان، پنجاب اور بنگال میں مسلمانوں کو اکثریت کے حقوق دیکر اس نقصان کی تلافی کردی گئی ہے جو مدراس، سی پی، بمبئی، بہار، صوبہ متحدہ اور دیگر صوبجات میں انھیں مخلوط انتخاب سے پہونچنے کا اندیشہ ہے ہندوؤں کو پنجاب و بنگال میں اکثریت کے پورے حقوق دیکر موقع دیا گیا ہے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ وہی سلوک کریں جیسے وہ شمالی اور مشرقی صوبوں میں ہندو اقلیت کیلیے پسند کرتے ہیں۔

دونوں قوموں کی اقلیتوں کو دوسری قوم کی اکثریت کے مذہبی دلی تعصب سے محفوظ رکھنے کیلیے یہ شرط لگادی گئی ہے کہ ایسے مذہبی مسائل میں جو کسی خاص مذہب سے تعلق رکھتے ہوں اس فرقہ کے تین چوتھائی ارکان کی تائید کے بغیر کوئی فیصلہ نہ کیا جاسکے گا اور تمام مذہبوں کیلیے آزادی ضمیر کا حق تسلیم کیا گیا ہے اور ہر مذہب کو مذہبی مراسم کی ادائگی کا پورا حق دیا گیا ہے۔

ہم کانگریس کے اس عادلانہ اور منصفانہ فیصلہ پر کانگریس کو مبارکباد دیتے ہیں اور خدا سے دعا کرتے ہیں کہ تمام ہندو اور مسلمان رہنماؤں کو اس کی توفیق دے کہ وہ صدق دل کے ساتھ اس فیصلہ کی پابندی کریں آمین

مسٹر بوس کی رہائی

ہز اکسلنسی گورنر بنگال نے مسٹر سبھاش چندر بوس کو رہا کرکے اپنی آزاد خیالی اور تدبر کی ایک اعلی مثال قائم کی ہے اور اس کی وجہ سے آپ کو ہر دلعزیزی نہ صرف بنگال بلکہ سارے ہندوستان میں حاصل ہوجائیگی۔ ہم کو آپ کی ذات سے پوری امید ہے کہ آپ بہت جلد توجہ دیگر نظربندان بنگال کی طرف بھی کریں گے کیونکہ سارے ملک کا اس پر یقین ہے کہ یہ بے قصور ہیں اور اگر یہ ملزم ہوں تو کھلی عدالت میں ان پر مقدمات قائم کیے جائیں۔

مسٹر بوس کی صحت اس طرف بہت خراب ہوگئی تھی اور انکی رہائی کی ایک بہت بڑی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے ہم دست بدعا ہیں کہ خدا تعالی مسٹر بوس کو جلد شفا عطا فرمادے تاکہ آپ جلد ملک و قوم کی خدمت کے قابل ہوسکیں۔

آئینہ کانپور

اپیل منظور مسلمانوں کے خلاف جو مقدمہ مصری بازار کے متعلق چل رہا ہے اس کے انتقال مقدمہ کی درخواست دیگئی تھی جو خارج ہوگئی تھی اس کی اپیل الہ آباد ہائی کورٹ میں ۲۵ رمئی کو پیش ہوئی اور فاضل ججان ہائی کورٹ نے اپیل کو منظور کرلیا ہے۔

کرائسٹ چرچ کالج کرائسٹ چرچ کالج کانپور میں آیندہ سال سے اُردو کا درجہ بھی کھولا جائیگا اور اس کے لکچرار کے لیے کانپور کے ایک پُرانے اور مشہور ادیب کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔

اسکالرشپ گورنمنٹ ہائی اسکول، ڈی اے وی کالج، اور حلیم مسلم ہائی اسکول کو بالترتیب دو، دو اور ایک طالب علم کو ہائی اسکول اسکالرشپ ملا ہے۔ کھتری اسکول سے بھی کئی طالب علم گئے تھے مگر افسوس کہ وہ کامیاب نہ ہوسکے۔

جین اوشدھالیہ ہم کو یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ جین اوشدھالیہ کی خواہش کے مطابق میونسپل گودام (سندر باگ نزد ایگ والی ہٹرک) کی زمین برائے نام عہ سالانہ کرایہ پر میونسپل بورڈ نے اوشدھالیہ کو دیدی ہے۔

حکام مسٹر وہائٹ ڈسٹرکٹ جج دو ماہ کی رخصت پر تشریف لے گئے ہیں اور اسی سلسلہ میں مندرجہ ذیل انتظامات ہوے ہیں۔

مسٹر راجہ رام سب جج اول ڈسٹرکٹ و سشن جج کی جگہ پر کام کررہے ہیں پنڈت کنہیا لال ناگر منصف سب جج اول کی جگہ پر بابو گوپال چندر مترا

سکنڈ و تیسرے منصف منصفی پر۔ سکنڈ ایڈیشنل منصفی توڑ دی گئی۔

مولوی عبدالرؤف صاحب حاکم پرگنہ ٹھیور نے بیماری کی وجہ سے ایک ماہ کی رخصت لی ہے لہذا انکی جگہ پر پنڈت رامیشر دیال صاحب منتقل کیے گئے ہیں۔ مسٹر شوکت علی صاحب حاکم خزانہ، مسٹر رفیع القدر صاحب پرگنہ افسر ہوگئے اور سید محمد حسن صاحب حاکم پرگنہ کانپور مقرر کیے گئے ہیں

مسٹر محمد امین مسٹر محمد امین بیرسٹر لاہور سابق سائمن چینا تبلیغی دورہ کے سلسلہ میں ۱۸ رمئی کو کانپور میں تشریف لائے اور رات کو بعد جامع مسجد بیکناپور میں تقریر کی اور ۱۹ رمئی کو آپ کانپور سے تشریف لیگئے ۱۹ رمئی کو آپ پر دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کیا گیا اور دو ماہ کیلیے دس دس میل کے اندر (کوتوالی سے) آپ کو تقریر سے روک دیا گیا۔

مسئلہ نصاب کے متعلق توسیع مدت

گذشتہ اشاعت میں اطباے صوبہ سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ مسئلہ نصاب کے متعلق اپنی ذاتی رائے سے ۲۵ رمئی ۱۹۲۷ء تک مجھ کو اطلاع دیں بعض اطباء صوبہ کی تحریریں اس قسم کی وصول ہوئی ہیں جسمیں توسیع مدت کی خواہش کی گئی ہے لہذا اطباء صوبہ کی اس خواہش کو منظور کرتے ہوئے تمام اطباء کو اطلاع دیجاتی ہے کہ بجاے ۲۵ رمئی ۱۹۲۷ء کے آخری تاریخ ۵ ر جون ۱۹۲۷ء مقرر کی جاتی ہے امید کہ ۵ رجون تک اپنی ذاتی راے سے مطلع فرما کر شکر گذار فرمائیں گے۔

خادم طب یونانی
حکیم محمد عبداللطیف فلسفی پروفیسر تکمیل الطب کالج جھوائی ٹولہ لکھنؤ۔ کنوینر سب کمیٹی آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی

بقیہ صفحہ اول

کلکٹر صاحب۔ "دیکھو بھندن لال تم افسوس کرے گا۔"

بھندن لال۔ "حضور بالکل نہیں میں بہت خوش ہوں کہ اب مجھے کوئی بدمعاش نہیں کہہ سکتا۔"

کلکٹر صاحب نے پیشکار کو حکم دیا کہ تم انھیں سمجھاؤ لیکن جب یہ کسی طرح نہ مانے تو آپ نے جھنجلا کر کہا "تو تم یہ تجارت مت کرو"

بھندن لال۔ "حضور تو پھر کھاؤں کہاں سے۔"

کلکٹر صاحب۔ کوئی بڑی تجارت کیوں نہیں کرتا۔

بھندن لال۔ حضور میرے پاس اتنی پونجی ہی نہیں یہ بھی میرے دفتر کے دوستوں نے دو روپیہ چندہ کرکے دیے تھے اس ہی سے تجارت کرتا ہوں۔

حاکم شریف پرور تھا اس کے دل پر بھی ایک چوٹ سی لگی فوراً جیب سے پانچ سو کے نوٹ نکال کر بھندن لال کو دیے اور کہا "اچھا اس سے تو اب بڑی تجارت کرے گا۔" بھندن لال کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے ہیں روپیہ کو غیر متوقع نعمت سمجھ کر گردن نیچی کیے ہوے لے لیا اور دعائیں دیتے باہر نکل آئے۔

(۴)

پنڈت جی کا خاندان آج بھی شہر میں موجود ہے اور نہایت خوشحال ہے کتابوں کی بہت بڑی دوکان کرامویل بھندن لال اینڈ کو کے نام سے چلتی ہے اور سیکڑوں روپیہ روزانہ کی آمدنی ہوتی ہے۔

بھندن لال نے پھر کبھی شراب نہ پی اور کلکٹر صاحب کے روپیہ سے اُن کے نام کے ساتھ یہ دوکان کھول دی جس نے اس قدر ترقی کی کہ آج صوبہ بھر میں مشہور ہے۔

لیکن بھندن لال اپنی زندگی میں ایک روپیہ کی ممتا کو ضرور دوکان پر رکھکر بیچتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ اسی کی بدولت آج مجھے یہ دن نصیب ہوا ہے اب بھی اگرچہ بھندن لال موجود نہیں ہیں لیکن انکے بیٹے گو بیچتے نہیں ہیں مگر ایک روپیہ کی ممتا کو ضرور دوکان پر رکھے ہیں۔ (فرخ)

ہندوستان

عبدالرشید کی اپیل کا فیصلہ

لاہور ۱۹ مئی جسٹس براڈوے اور سکیمپ نے عبدالرشید کی اپیل کی سماعت کی استغاثہ کی طرف سے مسٹر کارڈن نواڈ گورنمنٹ ایڈوکیٹ اور اپیلانٹ کی طرف سے مسٹر آسبرن ایڈوکیٹ نے پیروی کی عدالت نے عبدالرشید کی اپیل کو خارج کر دیا اور دہلی کے سیشن جج کے فیصلہ سزائے موت کو بحال رکھا۔

ریاست حیدرآباد کی جدید وزارت

حیدرآباد ۱۹ مئی ہز اگزالٹیڈ ہائینس حضور نظام حیدرآباد دکن نے حضرات ذیل کو کونسل کا رکن مقرر فرمایا ہے جن کے صدر مہاراجہ سر کشن پرشاد ہوں گے۔

سر امین جنگ	ممبر قانونی۔
نواب حیدر نواز جنگ	ممبر مالیات
کرنیل ٹرنیچ	انچارج صیغہائے لگان کسٹم، زراعت، تجارت وحرفت، مقامی فنڈ، پولیس، نوآبادیات، آبکاری وجنگلات۔
نظامت جنگ بہادر	انچارج محکمہ سیاسیات۔
نواب ولی الدولہ	انچارج محکمہ جات تعلیمات حفظان صحت فوجی اور ڈسپنسری۔
عقیل جنگ بہادر	انچارج پی ڈبلو ڈی ٹیلیفون اور بجلی۔
سر فریدون ملک	اسپیشل ممبر۔

ایک بہاری لڑکی کو سرکاری وظیفہ

پٹنہ ۲۰ مئی حکومت بہار و اڑیسہ نے مس نینا دیوی کو جو بنارس ہندو یونیورسٹی سے بی۔اے پاس کر چکی ہیں انگلستان جانے کیلئے وظیفہ دینا منظور کیا ہے آپ وہاں جا کر تعلیم کی ڈگری حاصل کرینگی۔

مسز سبحت بوس کی آئندہ سرگرمیاں

کلکتہ ۱۹ مئی آج مسٹر بوس کی صحت کے متعلق جو اعلان اشاعت پذیر ہوا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسٹر موصوف کی صحت نسبتاً اچھی ہے سر نیل رتن سرکار اور ڈاکٹر سونل چندر بوس مریض کی آئندہ سرگرمیوں کے متعلق ان کے والدین سے مشورہ کرنے کے لیے پوری روانہ ہو گئے ہیں۔

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے فیصلہ پر مہاتما جی کی مہر تصدیق

مدراس ۲۱ مئی مسٹر سرینواس آئنگر کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے فیصلہ کے متعلق مہاتما گاندھی نے بذریعہ ایک خط کے اطلاع دی ہے کہ وہ خوش ہونگے اگر اس فیصلہ سے ان شرمناک خانہ جنگیوں کا خاتمہ ہو گیا جو ملک میں جاری ہیں اپنی صحت کے متعلق آپ نے اطلاع دی ہے کہ میری صحت برابر ترقی کر رہی ہے۔

کانگریس کمیٹی کے فیصلہ پر ڈاکٹر مونجے کے خیالات

بمبی ۲۲ مئی ڈاکٹر مونجے نے اخبارات کو آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے فیصلہ کے متعلق یہ بیان دیا کہ میں عام طور پر بین الاقوامی اتحاد کے متعلق اس جلسہ میں جو تجویز منظور ہوئی ہے اس کی تائید کرتا ہوں لیکن اگر تجویز کی دفعات علیحدہ علیحدہ کر کے پیش کیے جاتے تو میں بلوچستان اور صوبہ سرحدی میں نفاذ اصلاحات والی دفعہ کی مخالفت میں رائے دیتا۔

برقیات

مسٹر ٹیل کی آئرلینڈ میں ڈی ویلرا سے ملاقات

لندن ۱۹ مئی مسٹر وی جے ٹیل تبنہ کو بلفاسٹ سے لندن واپس آئے والے ہیں آپ نے دولت آزاد آئرلینڈ اور صوبہ السٹر کی خوب سیر کی آپ کا ہر جگہ خیر مقدم ہوا آپ نے فری اسٹیٹ ڈیل (پارلیمنٹ) اور آلسٹر کی پارلیمنٹ کو بھی دیکھا اور دونوں کے طریقہ عمل کا انگریزی پارلیمنٹ اور ہندوستانی جمعیۃ مقننہ سے مقابلہ کیا آپ نے جگہ جگہ ضیافتوں میں شرکت کی اور بڑے بڑے لوگوں سے ملاقاتیں کیں چند گھنٹے تک آپ نے مسٹر ڈی ویلرا سے بھی ملاقات کر کے بات چیت کی آج کل آپ صوبہ السٹر کے دارالعلوم کے صدر کے یہاں مہمان ہیں جن سے آپ بہت سی باتوں پر گفتگو کریں گے۔

ہانکاؤ پر جاپانی فوج کشی

شنگھائی ۱۷ مئی چونکہ ہانکاؤ میں صورت حال تشویش انگیز ہو گئی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ فوجیں چاروں طرف سے اس کا احاطہ کرتی جاتی ہیں اسلیے جاپانی تباہ کن جہاز "مومی" اور "ہیشکی" معہ ۱۵۰ بحری سپاہیوں اور نصف درجن سیدانی توپوں کے شنگھائی سے ہانکاؤ روانہ کر دیے گئے۔

ہز مجسٹی شاہ افغانستان کا دورہ ترکستان

اکسپریس کا نامہ نگار راوی ہے کہ سرحد سے جو اطلاعیں موصول ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ہز مجسٹی امیر امان اللہ خلد اللہ غازی بادشاہ افغانستان کا وہ دورہ جو حضور ممدوح افغانی ترکستان میں فرما رہے ہیں بہت دلچسپ ہوگا اسٹیٹسمین کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ افغانستان اور جرمنی کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ ہونے والا ہے۔

سوراج کی بنیاد

مسلمانوں کے فیصلے کو کانگریس نے مان لیا

بمبئی ۱۷ مئی بمبئی میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اجلاس میں دہلی کے سمجھوتہ کی تجویز کو منظور کر لیا گیا۔

مسٹر جیکر کی ترمیم

مسٹر جیکر نے سندھ کی علیحدگی کی تائید کی اور کہا کہ اس تجویز کے متعلق کر سندھ کو الگ ایک صوبہ بنایا جائے کمیٹی ہذا کی رائے میں اب وقت آ گیا ہے کہ تمام صوبوں کو وہاں کے اختلاف کی بنا پر از سر نو تقسیم کیا جائے یہ ایک ایسا اصول ہے جسے کانگریس دستور اساسی نے پہلے ہی تسلیم کر لیا ہے کمیٹی ہذا کی یہ رائے ہے کہ مندرجہ بالا اصول پر عملدرآمد کی ابتدا اس طرح کی جائے کہ اندھرا سندھ اور کرناٹک کو بھی الگ صوبہ بنایا جا صوبہ سرحد اور بلوچستان کیلئے اصلاحات کے مسئلہ کے متعلق مسٹر جیکر نے جو ترمیم پیش کی اس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:۔

مسلمانوں کی یہ تجویز کہ صوبجات سرحد و بلوچستان میں بھی اسی طرح اصلاحات نافذ کی جائیں جس طرح ہندوستان کے دوسرے صوبوں میں ہیں کمیٹی ہذا کی رائے میں نہایت معقول اور مناسب ہے اسلئے اس پر عملدرآمد ہونا چاہیے لیکن اس بات کا خیال رکھا جائے کہ صوبجات مذکور میں دیگر انتظامی اصلاحی تدابیر کے ساتھ ساتھ عدالتی انتظامات بھی معقول طور پر کیے جائیں۔

ڈاکٹر مونجے نے ایک تقریر میں بحیثیت صدر ہندو مہاسبھا کے اپنی پوزیشن صاف کی اور ہندو سبھا کے متعلق بتایا کہ وہ فرقہ وارانہ جذبات سے پاک ہے اس کا سارا کام قومی جذبات پر مبنی ہے آپ نے موتی لال جی کی تجویز کو ترمیم شدہ حالت میں پسند کیا۔ مسٹر کیلکر نے بھی تجویز کی تائید کی لیکن آپ نے مسلمانوں کی شکایت کی کہ وہ نشستوں کو مخصوص کرتے ہیں۔ اور اسکے بعد تجویز متفقہ طور پر منظور کی گئی۔

وزارت کو شکست نہ دی جائے

بمبئی ۱۹ مئی کانگریس کی مجلس عاملہ نے مجلس مقننہ میں داخلہ کے متعلق گوہاٹی کانگریس کی منظور کردہ جو تجویز ہے اس کے مفہوم کے متعلق طے کیا ہے کہ اگر وزارتوں کو شکست دینے سے دفتری حکومت کو تقویت پہنچنے کا اندیشہ ہو تو ارکان کانگریس کیلئے جو مجالس مقننہ میں ہوں وزارت کی مخالفت کرنی ضروری نہیں نیز مجلس عاملہ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ اس کی رائے میں کانگریس پارٹی مجالس مقننہ کی دوسری پارٹیوں سے اتحاد کر سکتی ہیں یہ تجویز جا میاں جوابی تعاون کی گفتگو کے بعد منظور کی گئی اور گو ڈاکٹر مونجے اس موقعہ پر جلسہ میں موجود تھے لیکن انہوں نے صاف صاف کہہ دیا کہ وہ کسی جماعت کی نمایندگی نہیں کرتے۔

بمبئی ۲۰ مئی کل کانگریس کی مجلس عاملہ نے جو تجاویز منظور کی ہیں ان پر اکثر حلقوں سے جو مجالس مقننہ کے داخلہ کے شدید طور پر مخالف ہیں مخالفت ہو رہی ہے اور وہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے ایک خاص اجلاس کے طلب کیے جانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

جمعیۃ خلافت مرکزیہ کی تجاویز

۱۷ مئی کو مرکزی خلافت کمیٹی کا چوتھا اور آخری اجلاس زیر صدارت سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون صاحب ۹ بجے صبح کو شروع ہوا۔

متعدد تجاویز پیش ہوئیں کہ مولانا اسمعیل غزنوی و غازی عبدالرحمن صاحب کے خلاف ملامت کا ووٹ پاس کیا جائے۔ صاحب صدر نے اپنی ذاتی رائے ظاہر کی کہ ان دونوں حضرات کے عائد کردہ اعتراضات بے بنیاد اور اتہامات ہی کیوں نہ ہوں مگر ان کی جوانی ہیں کہ ایک آخری موقع ان کو دینا چاہیے۔ صاحب صدر کی اس رائے کو حاضرین نے بحث و مباحثہ کے بعد منظور کر لیا چنانچہ اسی مقصد کی دو تجویزیں منظور ہوئیں ایک میں ارکین پنجاب کو حق دیا گیا ہے کہ وہ صدر کی اجازت سے چوتھائی سال کے حسابات کا معائنہ کر لیں دوسری میں جمعیت مرکزیہ خلافت کا آئندہ جلسہ پنجاب میں منعقد کیے جانے کا فیصلہ ہوا۔

پھر ہندو مسلم معاہدہ کا مسئلہ پیش ہوا اور دہلی مسلم کانفرنس نے جو میثاق پیش کیا تھا اور جس کو کانگریس نے ابھی منظور کیا ہے اس پر اظہار پسندیدگی کے متعلق متعدد تجاویز پیش ہوئیں مختلف اصحاب نے موافقت و مخالفت میں پرجوش تقریریں کیں بالآخر ایک تجویز مولانا بدر الحسن صاحب نے پیش کی جس کو دو چار الفاظ کی ترمیم کے بعد حاضرین نے منظور کر لیا اس تجویز کا ماحصل یہ ہے کہ ہندو مسلم مفاہمت کے متعلق ملک کی سیاسی و قومی مجالس کی رائے اور رائے عامہ معلوم کر لینے کے بعد خلافت کمیٹی اپنی آخری رائے کا اظہار کرے گی البتہ جن مسلمانوں نے دہلی میں میثاق کا مسودہ مرتب کیا ان کا شکریہ اور کانگریس نے جس اسپرٹ کے ساتھ اس کو منظور کیا اس کا اعتراف کیا گیا اس کے بعد ممبران جمعیہ مرکزیہ کا اعلان اعتماد کا رکنان خلافت پیش ہوا جو ملک میں شائع کرنے کیلئے مرتب کیا گیا تھا مسٹر شعیب قریشی کی خواہش پر اس کو شامل کر دیا گیا اور خلافت کمیٹی اور دیگر ارکان کی مشترکہ تحریر اظہار اعتماد بھی شامل ہو گئی۔

یہ بیان کیا جاتا ہے کہ باوجودیکہ گرمی سخت پڑ رہی ہے لیکن رزیڈنٹ شاید گورنمنٹ آف انڈیا کے احکام کی تعمیل کرنے کیلئے ابھی کوٹی اقبال و لارم میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ گزشتہ ماہ کے عرصہ میں اعلیحضرت حضور نظام نے کئی مرتبہ ان مطالبات کو مسترد کر دیا اور ہر مرتبہ انتہ دلائل پیش کیے لیکن اب تبادلۂ خیالات کے طویل سلسلہ کے بعد لازمی قرار دیا گیا ہے کہ اگر اعلیحضرت نے ان شرائط کو منظور نہ کیا تو اس کے نتائج انکے حق میں اچھے نہ ہوں گے۔

حیدرآباد کے رزیڈنٹ کی روانگی

سکندرآباد ۱۷ مئی معلوم ہوا ہے کہ سر ولیم ہارٹن رزیڈنٹ حیدرآباد ۶ ماہ کی رخصت پر انگلستان جا رہے ہیں اور ۲۰ مئی کو بمبئی روانہ ہو جائیں گے مسٹر ال ایم کریپ سر ولیم ہارٹن کی جگہ قائمقام ہوں گے۔

حیدرآباد۔ سر ولیم اور لیڈی ہارٹن آج جب (۲۰ مئی) بمبئی جانے لگے تو لوگوں نے نہایت گرمجوشی سے رخصت کیا۔

گورنر صوبہ بہار و اڑیسہ نے ۲۰ مئی کو ا ٹکی کے شفاخانہ کا معائنہ کیا۔

حکومت ہند کے جابرانہ شرائط

اعلیحضرت حضور نظام کے اقتدار کا خاتمہ

سکندرآباد ۲۱ مئی آنریبل سر ولیم ہارٹن رزیڈنٹ حیدرآباد دکن ۳ مئی کو پرائیویٹ طور پر بنگلور سے میجر واسن فرسٹ سکریٹری اور کیپٹن پنیے پرسنل اسسٹنٹ کی معیت میں اعلیحضرت حضور نظام سے کنگ کوٹھی میں کوئی سوا گھنٹہ تک ملاقات کی بیان کیا جاتا ہے کہ رزیڈنٹ نے ہز اکسلنسی وائسرائے کی طرف سے ایک چٹھی اعلیحضرت حضور نظام کے حوالہ کی جو انکے (اعلیحضرت کے) آخری مکتوب کا جواب ہے مضمون حسب ذیل ہے:۔

(۱) آئندہ (حضور) نظام کو اگزیکیٹو کونسل کے فیصلوں کے متعلق ویٹو (استرداد) کرنے کا اختیار نہ ہوگا

(۲) آئندہ نظام کو ریاست کے تمام اہم معاملات میں رزیڈنٹ سے مشورہ کرنا چاہیے اور برطانوی نمایندہ کے مشورہ کے بغیر اگزیکیٹو کونسل کی مجلس وزرا میں کبھی کوئی تبدیلی عمل میں نہ لانی چاہیے۔

(۳) نظام کے ولیعہد اور اس کے چھوٹے بھائی کو تعلیم کے لیے یورپ بھیجنا چاہیے

(۴) نظام کے دونوں چھوٹے بھائیوں کے علاوہ سابق نظام میر محبوب علی خاں کی وصیت کے مطابق پانچ پانچ لاکھ روپیہ سالانہ علاوہ ۱۳ لاکھ کی جاگیر ملنی چاہیے۔ اور چونکہ سابق نظام کے انتقال کے وقت سے مذکورہ بالا رقم پورے طور پر ادا نہیں کی گئی ہے اس لیے بقایا رقم فوراً ادا کر دیجائے جو ایک کروڑ ۷۰ لاکھ تک قریب ہے اور وہ بھی تعلیم حاصل کرنے کیلئے یورپ بھیجے جائیں

(۵) دو ہفتہ کے اندر پائگاہ کی تینوں جائدادیں اور تقریباً ۷۰ جاگیریں جو اس وقت کورٹ آف وارڈس کی نگرانی میں ہیں انکے مالکوں کو منتقل کی جائیں جو پہلے ہی سے سن بلوغ کو پہونچ چکے ہیں۔

(۶) نظام کو اپنا وقت اپنے پرسنل اسٹاف کی صحبت میں نہیں گذارنا چاہیے بلکہ انہیں ریاست کے کسی عہدہ دار یا سرکاری کام کے سوا کسی شخص سے ملاقات نہیں کرنی چاہیے وہ امرا جاگیردار اور سرکاری حکام اور دیگر اشخاص سے ہفتہ میں ایک مقررہ وقت کے لیے ہفتہ میں صرف ایک دفعہ مل سکتے ہیں۔

(۷) کسی سرکاری نوکر کی اپنی پوری میعاد ملازمت کے خاتمہ پر توسیع منظور نہیں ہونی چاہیے اور اگر یہ توسیع پبلک سروس کی اغراض کے لیے ہے تو یہ کسی صورت میں ایک یا حد دو سال سے زیادہ نہ ہو۔

(۸) جو لقیہ یورپین افسر اگزیکیٹو کونسل کے والس پریسیڈنٹ اور مختلف صیغوں کے اعلیٰ افسروں کی حیثیت سے آنے والے ہیں انہیں جون ۱۹۲۷ء کے خاتمہ تک قطعی طور پر طلب کر لینا چاہیے۔

(۹) چونکہ سٹی پولیس ڈسٹرکٹ پولیس کے ساتھ ملا دی گئی ہے جس کے انچارج کرنل ٹرینچ ریونیو منسٹر ہیں اس لیے نظام کو آئندہ سٹی پولیس کمشنر سے کوئی سروکار نہیں رکھنا چاہیے۔

(۱۰) نظام کو اگست کے پہلے ہفتہ میں جب کہ ہز اکسلنسی وائسرائے اوٹاکمنڈ میں ٹھہریں گے ہز اکسلنسی سے ملاقات کرنی چاہیے۔

نوٹس

ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ فہرست ہائے تشخیص ٹیکس حسب جائداد بابت سال آئندہ سنہ ۲۸-۱۹۲۷ء مقامات ذیل پر لٹکائی گئی ہیں جن کو ہر شخص بلا معاوضہ و فیس کے صبح سے شام تک دیکھ سکتا ہے۔ عذر داری اس کے متعلق جسکو کرنا ہو وہ ۳۰ر جون سنہ ۱۹۲۷ء تک دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ میں داخل کر سکتا ہے۔

نام پرگنہ	نام مقامات		
بلہور	مولیشی خانہ شیورا جپور	مولیشی خانہ بلہور	
اکبرپور	؍؍ اکبرپور	؍؍ سبنولی	
ڈیراپور	؍؍ ڈیراپور	؍؍ جھینجھک	
گھاٹم پور	؍؍ گھاٹم پور	؍؍ تیارہ	
بھوگنی پور	؍؍ پکھرایان	؍؍ گوری کرن	
کانپور	؍؍ نرول	؍؍ ہٹور	

اسسٹنگ افسر سکریٹری
ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور

خلاصہ گورنمنٹ گزٹ ممالک متحدہ

مجریہ ۱۴ر مئی سنہ ۱۹۲۷ء

رخصت مسٹر دی ان مہتا مجسٹریٹ و کلکٹر بنارس کو ۱۶ر مئی سے ۵ر جون سنہ ۱۹۲۷ء و ۱۴ر جون سنہ ۱۹۲۷ء سے ۳۰ر جون سنہ ۱۹۲۷ء تک رخصت اوسط تنخواہ عہدہ پر مسٹر ٹی اے سی فوربس سپرنٹنڈنٹ پولیس کو ہائی کمشنر آف ہند کی طرف سے ۸ر مئی سنہ ۱۹۲۷ء ایک ماہ ایک یوم کی رخصت اوسط تنخواہ پر کی توسیع اور آپ کو اپنی ڈیوٹی پر آنے کی اجازت دیگئی۔ پنڈت گرن شنکر تیواری قائمقام ڈسٹرکٹ و سشن جج مرادآباد کو جس یوم سے رخصت حاصل کرنا چاہیں اوسط تنخواہ عہدہ پر دو ماہ کی رخصت شیخ محمد ... اختر انصاری ڈپٹی کلکٹر فتح پور کو جس روز سے رخصت لیں دو ماہ کی رخصت چودھری تلوک سنگہ ڈپٹی کلکٹر مرادآباد کی ۶ر مئی سنہ ۱۹۲۷ء سے اوسط تنخواہ ... ۲۶ یوم کی رخصت بابو موہنی موہن لال قائمقام ڈپٹی کمشنر ... کو چار ... بعد از ... تنخواہ ... یک ماہ کی رخصت بابو شیو ... ڈپٹی کلکٹر علیگڈھ کو جس یوم سے رخصت حاصل کرنا چاہیں اوسط تنخواہ عہدہ پر دو ہفتہ کی رخصت بابو رام بہاری سنگہ ڈپٹی کمشنر ... کو اوسط تنخواہ پر ایک ماہ کی رخصت خانصاحب سید رضا حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر بنارس ۱۶ر مئی سے ۵ر جون سنہ ۱۹۲۷ء و ۱۴ر جون سنہ ۱۹۲۷ء سے ۳۰ر جون سنہ ۱۹۲۷ء تک مسٹر دی ان مہتا کی قائمقامی فرمائیں گے۔

واپسی منشی محمد تقی خاں قائمقام اڈیشنل سب جج مرزاپور منشی ایف زماں فاروقی کی جگہ پر عہدہ منصفی پر واپس گئے۔

تبادلہ بابو سرندر داس ڈپٹی کلکٹر آگرہ سے سلطان پور رائے بہادر شیمبو ناتھ سلطان پور سے بنارس شیخ اقبال مشیر قدوائی رائے بریلی سے نینی تال کنور برتاب بکرم شاہ اسسٹنٹ کمشنر لکھنؤ سے نینی تال تبدیل کیے گئے منشی محمد یوسف زماں فاروقی قائمقام منصف مرزاپور بابو کشن چندر ہون کی جگہ اڈیشنل سکنڈ منصفی غازی آباد کو تبدیل کیے گئے۔ سید حسن گرامی ڈپٹی کلکٹر پرتاب گڈھ سے فتح آباد مولوی محمد عبد اللطیف ڈپٹی کلکٹر مرادآباد سے گونڈہ منشی مظفر یار خاں ڈپٹی کلکٹر بستی سے بدایوں منشی معظم علی بیگ ڈپٹی کلکٹر گونڈہ سے مرادآباد اور سید محمد وجیہ اللہ ڈپٹی کلکٹر بدایوں سے بستی تبدیل کیے گئے۔

لطائف و ظرائف

صاحب (بیرا سے خفا ہوکر) دل تم جہنم کہاں چلی جاؤ! (بیرا) صاحب کی خفگی سے ڈر کر چلا جاتا ہے اور دوسرے دن پھر حاضر ہوتا ہے۔

صاحب ویل تم کو بولا تھا جہنم کو جاؤ تم نہیں گیا۔

بیرا۔ حضور گیا تھا لیکن وہاں گوردن کا پہرہ تھا جس نے ہر چند کہا کہ صاحب نے مجھکو بھیجا ہے اندر جانے دو لیکن کسی نے جانے نہیں دیا اور کہا کہ سب جگہ گورے آدمیوں سے بھری ہوئی ہے کالے آدمی کے لیے جگہ نہیں ہے۔

... میں تم سے اسقدر محبت کرتا ہوں کہ جب سوتا ہوں تو تمہیں کو خواب میں دیکھتا ہوں۔ ... افسوس اگر تم کو محبت سچی محبت ہوتی تو تمہیں کسی وقت بھی نیند نہ آتی۔

ناگپور کی سول نافرمانی اور مہاتما جی

ملک میں ابھی مناسب فضا نہیں ہے

احمدآباد ۱۷ر مئی مہاتما گاندھی نے ینگ انڈیا میں ناگپور سول نافرمانی پر جو قانون اسلحہ اور قانون مادہ آتش گیر کے خلاف بنگالی نظربندوں کو رہا کرانے کی غرض سے شروع کیگئی ہے جو مضمون لکھا ہے اس میں فرماتے ہیں کہ یہ انکو یاد نہیں کہ انھوں نے مسٹر آوادی کو کسی وجہ سے بھی سول نافرمانی شروع کرنے کی پیشگی اجازت دی ہو یہ دراصل انکے اصول کے خلاف ہے کہ وہ قبل از وقت اس قسم کی اجازت دیں انکی ذاتی رائے یہ تھی کہ ملک میں ابھی سول نافرمانی کے لیے مناسب فضا پیدا نہیں ہوئی ہے۔

سیاست لاہور ۱۸ر مئی جسٹس دلیپ سنگہ نے اخبار سیاست کے پرنٹر و پبلشر غلام محمد کو توہین اشتہارات کے مقدمہ میں چار الزامات کی بناء پر دس دس روپیہ جرمانہ اور پانچویں الزام کی بناء پر ۲۵ روپیہ تک سزا سنادی ہے۔

خوفناک نتیجہ

موسم بدل گیا — نتیجہ کیا ہوگا؟

ہیضہ پھیلا ہے

ایسا آدمی شاید ہی کوئی ہوگا جو اپنے کلیجہ پر ہاتھ رکھکر یہ بیان کر سکے کہ کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کا بنایا ہوا ہیضہ کو بچانیوالا مشہور اصلی عرق کافور کا نام نہیں جانتا ہو۔ اسنے وہ مسیحائی دکھلائی کہ دیکھنے والے دنگ رہگئے اسنے وہ کام کر دکھلایا جو کوئی ڈاکٹر بھی نہ کر سکا۔ جو ۴۲ سالوں سے لاکھوں بار ثابت ہو چکا ہے ہیضہ کیلئے اسکے مقابلہ کی دوسری دوا نہیں۔ گھر میں یا سفر میں ساتھ رکھنے سے اکیلا عرق کافور کئی دواؤں کا کام دیتا ہے) قیمت فی شیشی ۶ر محصولڈاک ایک سے ۳ شیشی تک ۶ر

سر درد و ریاحی درد کی دوا

یہ دوا سر کے درد کو چھو منتر کی طرح اڑا کر روتے ہوئے آدمی کو ہنسا دیتی ہے۔ کیسا ہی سر درد یا ریاحی درد کیوں نہ ہو اس دوا کے کھاتے ہی آرام ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی سر اور آنکھوں پر برف کی سی تراوٹ آجاتی ہے اس دوا کی ایک شیشی ہر وقت گھر میں رکھنی چاہیے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر گولیوں کی ۱۲ر محصولڈاک ۶ر

نوٹ - خط لکھنے سے بہتر اپنے یہاں کے دوا فروشوں اور دوکانداروں سے دریافت کریں۔ اسمیں آپکو محصولڈاک اور وقت کی کفایت ہو جائیگی۔

ڈاکٹر ایس کے برمن صیغہ نمبر ۵، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ - بابو چھوٹے لال اینڈ سنس - کلکٹر گنج - کانپور

ولایت کی بنی دوائیں - نمونہ مفت

لعل نمبر ۱ یکدم نرالی جادو کا اثر رکھنے والی چیز لگاتے لگاتے عورت و مرد دونوں حیرت انگیز مزا اٹھاتے ہیں۔ قیمت ۱۲ر آنے محصولڈاک الگ۔ برابر استعمال کرتے رہنے سے بہت ہی فائدہ پہنچتا ہے

لعل نمبر ۲ بخار، نزلہ، قبض یا کسی اور وجہ سے سر کا درد۔ آدھے سر کا درد۔ کمر کا درد۔ گھٹنے کا درد۔ ران کا درد، موچ یا چوٹ کا درد۔ سینے کا درد۔ ریڑھ کا درد۔ جوڑوں کا درد، گٹھیا یعنی جسم میں کسی حصہ کا درد صرف پانچ منٹ میں بالکل دور ہو جاتا ہے۔ سر درد والے ضرور ایک شیشی اپنے پاس رکھیں یہ نشے کی چیز نہیں ہے۔ قیمت ۱۲ر فی شیشی محصول ڈاک الگ۔

لعل نمبر ۳ ہر قسم کے جریان، سفید پانی کا آنا اور کمر کا درد، خراب خون، دماغ کی کمزوری اور بدہضمی وغیرہ کیلئے یہ ایک ہی دوا ہے جو عورت و مرد ہر ایک کو یکساں فائدہ پہنچاتی ہے تھوڑے ہی دنوں میں تعجب خیز فائدہ معلوم ہو جائیگا ایک ہفتہ کی دوا کے دام ۱۲ر آنہ صرف محصول ڈاک الگ۔

لعل نمبر ۴ یہ پاؤڈر نئے یا پرانے سوزاک کو صرف ۱۲ گھنٹہ ہی میں آرام پہنچاتا ہے۔ سوزاک قطعی رفع۔ مریض نمونہ منگا کر ضرور آزمایش کریں۔ قیمت بارہ آنے ۱۲ر

ضروری نوٹ - ہماری دوائیں عورت و مرد دونوں بلا کسی خاص پرہیز کے ہر جگہ و ہر موسم میں استعمال کر سکتے ہیں اگر نمبر ۳ کو کھا لیجئے اور نمبر ۱ کو لگا لیجئے تب کا مزہ کہئے پھر بے حد تعریف کیجئے گا

ملنے کا پتہ

آر - ایس - لعل فارسی - ہولا گنج کانپور

ڈاکٹر ایچ ایل باٹلی والا اینڈ سنس کمپنی لمیٹیڈ بمبئی کی

۴۴ برس کی مشہور دوائیں

باٹلی والے کا ایگو مکسچر یہ دوا انفلوئنزا بخار، ملیریا اور چوتھیا کے لئے بہت اکسیر ہے قیمت صرف ایک روپیہ عہ

باٹلی والے کا ٹانک سیرپ یہ دوا کمزور دبلے بچوں اور کمزور انسانوں کے لئے مفید ہے قیمت صرف بارہ آنے ۱۲ر

باٹلی والے کا کیوالن بام یہ دوا درد سر، درد گردہ اور پٹھے کے درد کے لئے بہت مفید ہے قیمت صرف بارہ آنے ۱۲ر

باٹلی والے کا ڈائریا مکسچر یہ دوا ہیضہ کی بیماری اور گرمی سے دست روکنے کے لئے بہت ہی مفید ہے قیمت صرف تیرہ آنے ۱۳ر

باٹلی والے کی کونین کی گولیاں ایک گرین، دو گرین کی بوتل میں اعلی کونین سے بنی ہوئی ہیں قیمت ایک گرین والی بوتل ایک روپیہ چار آنہ قیمت دو گرین والی بوتل کی عہ

باٹلی والے کی طاقت کی گولیاں یہ گولیاں کمزور دبلے کم خون اور دماغ کیواسطے بہت اکسیر ہیں قیمت صرف ایک روپیہ عہ

باٹلی والے کا داد کا مرہم یہ مرہم کھجلی اور جلدی بیماریوں کے واسطے اکسیر ہے قیمت ۶ر

باٹلی والے کا دانت کا منجن یہ منجن دانتوں کو موتیوں کی طرح چمکدار بنا دیتا ہے قیمت صرف ۶ر

ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ڈاک کا پتہ - سیانی روڈ - ڈاکخانہ کیڈل روڈ بمبئی نمبر ۱۴ - تار کا پتہ "Cowashaheb Bombay"

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں۔ قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

یہ گولیاں امساک کے واسطے بیحد مفید اور بے نظیر ہیں رات کو فقط ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھانے سے عجیب و غریب کیفیت نظر آنے لگتی ہے۔ آزمایش شرط ہے۔ قیمت صرف عہ

پنوسکت ولای روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کے نقص کی عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ عہ علاوہ محصولڈاک۔ مزید حالات کیلئے ویدودیا مفت طلب کریں۔

پتہ:- راج وید نراین دکیشوجی - جام نگر (کاٹھیاواڑ)

کانپور ایجنٹ - نراین جی داداجی - نیا گنج ہرسہائے کانپور

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستولیں

ہمارے یہاں کم سے کم قیمت پر دستیاب ہوتی ہیں ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن تک ہم مال اپنے خرچ سے پہنچاتے ہیں اور فرمایشوں پر کمیشن علٰحدہ دیتے ہیں فہرست

سلیمان اینڈ کو - کراچی کیمپ سے طلب فرمائیے

سفید بال ۵ دن میں جڑ سے کالا

ہزاروں آدمی کا بال کالا کر دیا ہے آپکا جو بال پکنے لگا ہو میری میرٹی ایبر آئل سے کالے نہ نکلیں تو دونے دام واپس اعتماد نہو تو خط لکھکر لو قیمت بڑا بکس سات روپیہ چھوٹا بکس پانچ روپیہ

پتہ - منیجر بیرنا اسٹور نمبر ۱۲ کنسی سمری ضلع دربھنگہ

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پریس کانپور سے شایع ہوا

THE SADAQAT
Cawnpore

جمالِ پر توحق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیری دل میں رہے
(احسن سمجھی)

REGD. NO. A. 1424

صداقت

ہفتہ وار

اڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

قیمت سالانہ سے/
ششماہی عہ/
فی پرچہ ا/

جلد ۵ | کانپور - چہارشنبہ یکم جون سنہ ۱۹۲۷ء مطابق ۳۰ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۵ھ | نمبر ۲۱

ادبیات

نوائے راز

از جناب ابوالفاضل راز چاند پوری

شکریہ بیخودیٔ غم! کام یہ کام کا ہوا
تیرے کرم سے آج ادا سجدۂ بے ریا ہوا

میں نے قصور کب کیا مجھ سے قصور کیا ہوا
دیکھ تو خط ادیس اسمیں ہی کیا لکھا ہوا

اب نہیں مجھکو کچھ گلہ گردشِ روزگار کا
کھل گئی آنکھ بھی مری دیدۂ دل بھی وا ہوا

وجہ غرور کس لئے ہو یہ متاعِ مستعار
آج جو کچھ ہے میرے پاس تیرا ہی وہ دیا ہوا

شوقِ طلب تو دیکھئے رہرو راہِ عشق کا
ہستی سے وہ گزر گیا راہ کو روندتا ہوا

سجدہ قبول ہو نہ ہو قلب مگر ہے مطمئن
بارگہِ نیاز میں سر ہے مرا جھکا ہوا

منزلِ لامکاں ہے اب میری نظر کے سامنے
دیکھ کہاں پہونچ گیا تجھکو میں ڈھونڈتا ہوا

بن پڑا جس طرح کیا فرضِ عبودیت ادا
اس سے مجھے غرض نہیں حاصلِ سجدہ کیا ہوا

راز کمالِ شاعری کہتے ہیں اسکو اہلِ فن
شانِ مذاق سے کوئی شعر نہ ہو گرا ہوا

ہندوستان کی ڈاک

سنہ ۱۷۱۲ء میں ڈاک کا رواج ہوا۔ نجی خطوط کو کمپنی کے چپراسی (قاصد اور پیامبر) محصول ڈاک لے کر جاتے تھے۔ اسی سلسلہ میں ڈاک خانہ قائم ہوا اور مختلف مقامات کے درمیان میں خط و کتابت کے سلسلہ جاری ہو گئے پہلے مدراس سے بنگال میں خط دو مہینہ میں آتا تھا۔ لیکن اب تیس ۳۰ دن میں آنے لگا۔ ابتدا میں جو محصول مقرر ہوا تھا اس کا پتہ نہ چل سکا لیکن سنہ ۱۷۲۰ء میں جو محصول رائج تھا حسب ذیل تھا۔

قلعہ سینٹ جارج سے	وزیگا پٹم کو	چار فانم
" "	بنگال کو	چھ فانم
" "	بمبئی اور سورت کو	نو فانم

اس کے بعد کے حالات ہمکو معلوم نہیں۔ لیکن لارڈ کلائیو کے زمانہ میں پہلی مرتبہ سنہ ۱۷۶۶ء میں مستقل طور پر ڈاک کا سلسلہ قائم ہوا۔ وارن ہیسٹنگز کے زمانہ میں اور زیادہ ترمیم ہوئی۔ اور سنہ ۱۷۷۴ء میں کلکتہ میں ایک پوسٹ ماسٹر جنرل مقرر ہوا۔ اور ڈاک کا ادنیٰ ترین محصول دو آنہ فی سو میل قرار دیا گیا۔ اور تانبے کے دو آنے والے ٹکٹ خاص طور پر مسکوک کئے گئے وارن ہیسٹنگز نے سنہ ۱۷۸۴ء میں ڈاک کے قواعد کو ترمیم کیا اور سنہ ۱۸۳۶ء تک مختلف قسم کے رد و بدل ہوتے رہے۔

سنہ ۱۷۷۵ء سے کئی سال قبل مدراس اور بنگال کے درمیان ہفتہ میں دو بار ڈاک کا سلسلہ جاری ہوا تھا۔ سنہ ۱۷۷۵ء میں بمبئی سے مدراس کو حیدرآباد اور پونا ہو کر ڈاک آتی جاتی تھی اور پورے پچیس دن لگتے تھے سنہ ۱۷۹۰ء میں ہفتہ وار ڈاک جاری کر دیگئی اور راستہ بھی بدل دیا گیا۔ اب کلکتہ سے بمبئی چھبیس ۲۶ یوم میں اور بمبئی سے مدراس سترہ ۱۷ یوم میں اور مدراس سے کلکتہ کو انیس یوم میں ڈاک آنے جانے لگی۔ ڈاکیہ ہمیشہ پیدل چلتے تھے اور چوبیس گھنٹہ میں عموماً ستر میل کی مسافت طے کرتے تھے۔

ڈاک کے محصول کی شرح فاصلہ اور ڈاک کے وزن کے لحاظ سے مقرر ہوتی تھی لیکن ان میں جلد جلد رد و بدل ہوتا رہتا تھا۔ سنہ ۱۷۸۵ء میں مدراس اور بمبئی کے درمیان میں حسب ذیل شرح تھی۔

ایک خط	عہ/	دو خط	للعہ/
تین خط	سے/		

پارسل پیکٹ کی شرح للعہ/ اونس تھی۔ نومبر سنہ ۱۷۸۹ء کے بعد ڈھائی تولہ تک کی ڈاک کی شرح یہ تھی۔

بمبئی سے پونا تک	۵۲ کوس		۲/
" " حیدرآباد تک	۲۲۲ "		۸/
" " ماسولی پٹم تک	۳۳۱ "		۱۲/
ماسولی پٹم سے مدراس تک	۳۲۳ میل	۳ فانم	۴/
" " گنجم تک	۲۲۸ "	۴-۴ "	۸
گنجم سے کلکتہ تک	۳۰۵ "		۵/

ڈھائی تولہ یا اس سے کم کے لئے کلکتہ سے ذیل کے مقامات کے لئے شرح یہ تھی۔

بارک پور	ا/	راج محل	۳/
پٹنہ	۵/	بنارس	۷/
ڈھاکہ	۳/	چاٹگام	۶/
بمبئی	۹ عہ/	مدراس	۲ عہ/

سنہ ۱۷۹۰ء میں شرح میں پھر تبدیلی واقع ہوئی روپیہ سے کم وزن کا خط ایک روپیہ اور ڈیڑھ روپیہ کے درمیان وزن ہو تو دو خط اور ڈیڑھ اور ڈھائی کے درمیان وزن ہو تو تین خط شمار ہوتے تھے۔ ایک خط پر سو میل کا محصول ڈیڑھ آنہ قائم تھا۔ لیکن سنہ ۱۸۵۴ء میں فاصلہ کا سوال نظرانداز کر دیا گیا۔ اٹھارہویں صدی سے قبل وزنی پارسلوں کے بھیجنے کا بھی قاعدہ مقرر تھا۔ پارسل بہنگیوں پر لیجاتے تھے اور اس طریقہ کو بہنگی ڈاک کہتے تھے اور انگلستان میں پارسل کا قاعدہ رائج ہونے سے ایکسو سال قبل ہندوستان میں اس طریقہ کو رواج تھا۔ ڈاک کی نسبت پارسل کی رفتار کم تھی لیکن اگر گھڑی کو مرمت کے لئے الہ آباد سے کلکتہ بھیجتے تھے تو وہ ایک مہینہ میں بنکر آجاتی تھی۔

(ماخوذ از شمع)

۷۸۶
ہفتہ وار
صداقت
چہارشنبہ یکم جون سنہ ۱۹۲۷ء

آئندہ نظام حکومت اور مسلمان

گذشتہ اشاعتوں میں ہم مخلوط انتخاب اور کانگریس کے فیصلہ پر اپنے خیالات کا اظہار کر چکے ہیں۔

مگر بدقسمتی سے مسلمانوں میں ایک بڑی جماعت ایسی موجود ہے جو کہ مخلوط انتخاب کو اپنے لیے سم قاتل سمجھتی ہے۔

اس لیے آج کی صحبت میں ہم مختصراً طور پر اس پر رائے زنی کرنا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے لیے کون طریق عمل مناسب اور موزوں ہے اور اُن کا آئندہ نظام حکومت میں کیا پوزیشن ہوگا؟

اسمیں شک نہیں کہ ہر ایک پارلیمنٹری حکومت میں اکثریت کی حکومت ہوا کرتی ہے اور جس کی اکثریت ہوتی ہے وہی وزارت مرتب کرتی ہے اور تمام قوانین وغیرہ بھی وہی جماعت بناتی ہے اور اسی اکثریت کے ہاتھ میں ملک کا نظام حکومت ہوتا ہے۔

مگر بدقسمتی سے ہندوستان کی حیثیت دیگر ممالک سے علیحدہ واقع ہوئی ہے اور یہاں مذہب اور تعصبات کا اس قدر دور دورہ ہے کہ ملک کی دو بڑی جماعتوں میں سے ایک کو دوسرے پر بہت کم اعتماد ہے اور اس لیے ہر وقت دونوں فریقوں کو یہ خوف لاحق رہتا ہے کہ کہیں ہمارے حقوق پامال نہ ہو جائیں اور خصوصاً مسلمانوں کو اس کا خوف زیادہ رہتا ہے کیونکہ وہ اقلیت میں ہیں اور قدرتی طور پر انکو یہ خیال رہتا ہے کہ ہم اقلیت میں ہیں اور کہیں اکثریت کی بنا پر کسی مسئلہ کا فیصلہ ہوا تو وہ فیصلہ قطعی ہمارے خلاف ہوگا کیونکہ ہماری آبادی کا تناسب ایک ثلث ہے۔

مگر باوجود ان تمام حالات اور واقعات کے مسلمانوں کو اس پر غور کرنا نہایت ضروری ہے کہ زمانہ ترقی پذیر ہے اور جداگانہ انتخاب کہ جس کی بنا پر مسلمان اپنی زلیت سمجھتے ہیں آخر وہ کب تک قائم رہے گا۔

یہ بات پایہ ثبوت کو پہونچ چکی ہے کہ جداگانہ انتخاب وطنیت اور قومیت کے منافی ہے اور خود برطانیہ کے اہل الرائے حضرات بھی اسکے سخت مخالف ہیں اس لحاظ سے یہ لازمی ہے کہ جداگانہ انتخاب ایک نہ ایک روز ضرور منسوخ ہو کر رہے گا۔

اس لیے مسلمانوں کا اولین فرض ہے کہ وہ اس پر نہایت احتیاط کے ساتھ غور کریں کہ وہ کیا صورتیں ہو سکتی ہیں کہ مخلوط انتخاب بھی ہو اور انکے حقوق بھی اکثریت کے استبداد سے محفوظ رہیں۔

مسلمانوں کے لیے صرف دو ہی صورتیں ممکن ہیں:—

(۱) کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے موجودہ نظام حکومت کو تسلیم کرلیں اور جداگانہ انتخاب — وغیرہ ہی انکی زندگی کا سہارا رہے۔

(۲) یہ کہ ہندوؤں کے ساتھ ساتھ دوش بدوش ملک کی آئینی ترقی کے لیے جد و جہد کریں اور آئندہ نظام حکومت میں اپنا پوزیشن تسلیم کرائے کہ ایسی موثر اور قابل وثوق ضمانتیں حاصل کریں کہ جس سے انکے حقوق کو صدمہ نہ پہونچنے پائے۔

اول صورت کو تو شاید ہی کوئی انسان قبول کر سکے۔

البتہ صرف دوسری صورت باقی رہ جاتی ہے کہ جس پر ہر ایک مسلمان کو ٹھنڈے دل سے غور و خوض کرنے کی ضرورت ہے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ملک کی ترقی میں روڑا اٹکانے والی اقلیت اپنے کو نہ ثابت کریں بلکہ ہمارا فرض یہ ہونا چاہیے کہ سوراج کے آئینی طریقہ پر حاصل کرنے میں دوسروں کے دوش بدوش کام کریں اور اس کی کافی ضمانت حاصل کریں کہ اکثریت رکھنے والی پارٹی ہمارے حقوق تلف نہ کر سکے اور وہ ضمانتیں اس قدر موثر ہوں کہ اکثریت کے استبداد کو اچھی طرح سے روک سکیں۔

موجودہ طرز حکومت میں سوائے جداگانہ نیابت کے اور کوئی ضمانت ہمارے حقوق کے تحفظ کے لیے موجود نہیں ہے۔ مگر اصل سوال یہ ہے کہ کیا جداگانہ نیابت واقعی ہمارے حقوق کی محافظ ہے؟

جداگانہ نیابت سے مسلمانوں کو صرف اس قدر فوائد حاصل ہیں کہ وہ میونسپل ڈسٹرکٹ بورڈ، لیجس لیٹو کونسل، لیجس لیٹو اسمبلی، اور کونسل آف اسٹیٹ میں صرف ان لوگوں کو وہ اپنا نمائندہ بنا کر بھیج سکتے ہیں کہ جن پر انکو اعتماد کلی ہو۔

مگر اب غور کرنا اس امر پر ہے کہ کیا ہم صرف اپنے معتمد علیہ نمائندے بھیجکر اپنے حقوق کو محفوظ کر سکتے ہیں؟

فرض کیجیے کہ آپ نے بہترین مقرر، مدبر اور ایماندار نمائندے ایک مجلس میں بھیجے اور انھوں نے نہایت ایمانداری کے ساتھ اپنی قوم کے حقوق اس مجلس کے سامنے رکھے مگر ان کی تعداد صرف ۱۴۔ یا ۳۰ فی صدی ہے تو کیا یہ ۱۴۔ یا ۳۰ فی صدی والے ۸۶ یا ۷۰ فی صدی خالص نمائندوں سے اپنے مطالبات منوا سکتے ہیں اور یقیناً آپکے نمائندوں کے لیے شکست لازمی ہے تو پھر آپ کے حقوق کہاں محفوظ رہے اور یہ جداگانہ انتخاب محض دھکوسلا ہی ثابت ہوگا یا نہیں؟

بہرحال اس سے صاف ظاہر ہے کہ محض جداگانہ انتخاب ہی مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے کافی نہیں بلکہ ضرورت ہے کہ اس سے زیادہ کوئی موثر ضمانت ہو۔ لہذا جو لوگ محض جداگانہ انتخاب ہی کو مسلمانوں کے تحفظ کے لیے ضروری اور لازمی سمجھتے ہیں یہ انکی غلطی ہے اور انکو اس غلط خیال کو اپنے دل و دماغ سے نکال دینا چاہیے۔

اس کے بعد ہم کو اس پر غور کرنا ہے کہ دہلی کے جس فیصلہ کو کانگریس نے منظور کیا ہے وہ موجودہ حالت سے بہتر ہے یا بدتر اگر بدتر ہو تو کسی طرح مجھ ہم کو اس پر راضی ہونے کی ضرورت نہیں اور اگر اس سے بہتر ہے اور ہمارے حقوق کی اس سے زیادہ کافی اور موثر ضمانت ہوتی ہے تو کوئی ذی شعور انسان اس کے قبول کرنے سے انکار نہیں کر سکتا۔

کانگریس نے فیصلہ کیا ہے کہ سندھ کو بمبئی سے علیحدہ کرکے ایک الگ صوبہ بنا دیا جائے بلوچستان اور سرحد میں آئینی و عدالتی اصلاحات جاری کی جائیں اور آبادی کے تناسب سے مختلف ملتوں کی نشستیں محفوظ رہنی چاہییں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ اس کا اثر مسلمانوں پر کیا پڑتا ہے۔

سندھ میں ۷۰ فی صدی، سرحد میں ۹۱ فی صدی، بلوچستان میں ۸۸ فی صدی بنگال میں ۵۴ فی صدی اور پنجاب میں ۵۵ فی صدی کی اکثریت مسلمانوں کو حاصل ہو جائیگی اور مسلمانوں کو یہاں وہی حقوق حاصل ہو جائیں گے جو ہندوؤں کو مدراس میں ۸۸ فی صدی صوبہ متحدہ میں ۸۵ فی صدی اکثریت کے حقوق حاصل ہیں۔

اس طرح سے چھ بڑے اور تین چھوٹے صوبوں میں مسلمان ہندو اکثریت کے زیر اثر ہوں گے اور دو بڑے اور تین چھوٹے صوبوں میں ہندو مسلمانوں کی اکثریت کے زیر اثر ہوں گے۔

اس طرح ہندوستان دو حصوں میں تقسیم ہو جائے گا یعنی ایک حصہ میں ۱۳½ کروڑ ہندوؤں کی اکثریت میں ۲ کروڑ مسلمان رہیں گے اور دوسرے حصہ میں ۵ کروڑ مسلمانوں کی اکثریت میں ۳ کروڑ ہندو رہیں گے۔

اس طرح تقسیم ہونے کے بعد اگر ہندو اپنے زیر اثر صوبوں میں مسلمانوں کے ساتھ جبر و زیادتی کریں گے تو قدرتی طور پر مسلمان اپنے زیر اثر صوبوں میں ہندوؤں کے ساتھ جبر و زیادتی [illegible] سے جواب دینگے اس طرح دونوں کو اپنے اپنے زیر اثر صوبوں میں اقلیت کا لحاظ رکھنا پڑے گا اور لازمی طور پر اس کی وجہ سے مساویانہ اور ہمدردانہ و برادرانہ سلوک کرنا پڑے گا۔

اس لیے ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ یہ صورت اقلیت کے حقوق کے تحفظ کے لیے بہترین ہے اور اُس سے زیادہ موثر صورت دوسری ممکن نہیں۔

صوبوں کے قصہ کو اگر الگ کر دیا جائے تو خود صوبہ ہی میں اقلیت کے حقوق کے تحفظ کے لیے کانگریس نے ذیل کی تجویز پاس کی ہے:۔

"بین الملی مسائل کے متعلق کوئی رزولیوشن یا مسودہ قانون کسی مجلس میں پیش یا پاس نہ کیا جائے گا جب تک کہ اس خاص ملت کے تین چوتھائی ارکان اس کی تائید نہ کریں جن پر اس رزولیوشن یا مسودہ کا اثر پڑتا ہو۔"

یہ ضمانت اس قدر موثر اقلیت کے لیے ہے کہ اس سے زیادہ کوئی موثر ضمانت اقلیت کے لیے غیر ممکن ہے۔

ہمارے خیال میں کوئی صاحب فہم اس کے بعد اس کی مخالفت کرنے کے لیے تیار نہ ہوگا۔ اور اس قدر موثر ضمانت کے بعد جداگانہ انتخاب ایک لایعنی شی ہے اور اس قدر مفید اور کار آمد ضمانتوں کے بعد ایک بے معنی ضمانت کا نام لینا بالکل عبث ہے

ہم کو امید ہے کہ مسلمانان ہندوستان جب اس پر نہایت سنجیدگی کے ساتھ غور کریں گے تو وہ اس معاہدہ کے خود دلدادہ ہو جائیں گے۔ اور مخالفت کی آواز کو بند کر دیں گے۔

آئینہ کانپور

یتیم خانہ اسلامیہ یتیم خانہ کے سکریٹری کے معاملہ کو ختم ہوئے عرصہ ہو چکا ہے پبلک کا تقاضا ہے کہ عام جلسہ کے جدید کارکنان انتظامیہ کا انتخاب ہونا چاہیے مگر موجودہ کارکنان یتیم خانہ نہ معلوم کیوں عام جلسہ کرنے سے گریز کرتے ہیں؟ ہم جناب خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب صدر یتیم خانہ اسلامیہ کی توجہ اس طرف خاص طور پر منعطف کرنا چاہتے ہیں اور آپ سے امید کرتے ہیں کہ آپ پبلک کو مطمئن کرنے کیلیے ایک عام جلسہ جلد سے جلد طلب کریں گے۔

حلیم مسلم ہائی اسکول ہم کو یہ معلوم کرکے از حد خوشی ہوئی کہ مسٹر محمد بشیر صاحب بیرسٹر و صدر یہ سکریٹری حلیم مسلم ہائی اسکول نے سب سے پہلے بورڈنگ کی ضرورت کو محسوس کرکے اسکول کے لیے بورڈنگ کا انتظام فرما دیا ہے اور آئندہ سال سے جو طالب علم اسکول کے بورڈنگ میں رہنا چاہیں وہ رہ سکتے ہیں۔ ہم کو امید ہے کہ مسٹر محمد بشیر صاحب جلد اس کی کوشش کریں گے کہ بورڈنگ کی عمارت خود اسکول میں تیار ہو جائے۔

رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ ہم کو یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ ایڈوکیٹ ایم ایل سی چیرمین

چارلی چیپلن

مشہور ظریف فلم ایکٹر

مشہور ظریف ایکٹر چارلی چیپلن کو اپنی ظرافت کے لحاظ سے بین الاقوامی شہرت حاصل ہو چکی ہے سنیما مین انکے تماشے خاص طور پر مقبول عام ہین مسٹر چارلی چیپلن اس وقت یورپ مین مسخرون کے بادشاہ تسلیم کیے جاتے ہین ان کا اصلی نام الیس چارلس چیپلن ہے ۱۶ اپریل سنہ ۱۸۸۹ء کو لندن کے ایک مفلس اور گمنام خاندان مین پیدا ہوئے ابھی انکی عمر صرف چار ہی برس کی تھی کہ باپ کا سایہ شفقت سر سے اُٹھ گیا اور ان کی بیوہ مان نے محنت مزدوری کرکے انکو اور ان کے دوسرے بھائی بہنون کو پرورش کیا۔

مسٹر چارلی چیپلن کو بچپن سے ناچ گانے کا بہت شوق تھا نوعمری ہی مین یہ ایک ناچنے والی جماعت مین ملازم ہو گئے جو انگلستان کے مختلف حصص مین اپنے کمالات فن دکھاتی پھرتی تھی ناتجربہ کاری کی وجہ سے مسٹر چارلی چیپلن کو اس ملازمت مین شدید دشواریون کا سامنا کرنا پڑا لیکن ہمت و استقلال سے برابر کام کیے گئے اور یہی استقلال انکی آیندہ کامیابیون کا پیش خیمہ ثابت ہوا مسٹر چیپلن کا بڑا بھائی ایک تجارتی فرم مین ملازم تھا اس کو اپنے چھوٹے بھائی کی یہ ملازمت پسند نہ تھی لہذا چند برس کے بعد اس نے مسٹر چارلی چیپلن کو ناچنے کا پیشہ ترک کرنے پر مجبور کرکے ان کو اپنے ہی فرم مین ملازمت دلا دی۔

مسٹر چارلی چیپلن کی نئی ملازمت کو ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا کہ فرم مذکور کا امریکن ایجنٹ ایک مسخرے ایکٹر کی تلاش مین انگلستان آیا اس کی نظر انتخاب مسٹر چارلی چیپلن پر پڑی اور وہ انکو اپنے ہمراہ امریکہ لے گیا۔

مسٹر چیپلن نے امریکہ پہونچکر اپنے ظریفانہ کمالات سے اہل ملک کو بہت جلد مسحور کر لیا یہ عرصہ تک لاس انیگلز تھیٹر مین کام کرتے رہے اس کے بعد نیویارک کی مشہور کامڈی کمپنی کیلٹن نے بتیس ہزار مشاہرہ پر انکو اپنے یہان بلانا چاہا مسٹر چیپلن جس کمپنی مین ملازم ہوکر انگلستان سے امریکہ آئے تھے اس کے ڈائرکٹرون سے ان کے تعلقات کشیدہ تھے اس کے علاوہ انھین یہان تنخواہ بھی کم ملتی تھی انھون نے کیلٹن کمپنی کی ملازمت فوراً قبول کر لی اور ایک سال کا معاہدہ کرکے نیویارک چلے گئے۔

مسٹر چارلی چیپلن نے اس نئی کمپنی کے ایک ہی فلم مین کام کیا تھا کہ اسکے ڈائرکٹرون نے مسٹر چیپلن کے کمالات فن کا اعتراف کر لیا یہ بہت جلد کمپنی کے چیف ایکٹر مقرر ہو گئے اور دن بدن ان کی شہرت ہونے لگی۔

مسٹر چیپلن جنھون نے فقر و فاقہ کے آغوش مین پرورش پائی تھی اس وقت اپنی خداداد قابلیتون کے بدولت کروڑون روپیہ کی جائداد کے مالک ہین اس کے علاوہ ان کی ہردلعزیزی کا یہ عالم ہے کہ پچھلے دنون جب امریکہ سے اپنے وطن انگلستان واپس آئے تو ان کا اسقدر شاندار استقبال ہوا کہ اسکی نظیر تاریخ انگلستان مین بہت کم ملیگی۔ لیکن یہ امر بہت کم ناظرین کو معلوم ہوگا کہ جس چارلی چیپلن کے فلمون کو دیکھکر لاتعداد انسان ہنستے ہنستے لوٹ جاتے ہین وہ اندرون خود غم و افکار کا مجسمہ بنا ہوا ہے دوسرون کو ہنسانیوالا چارلی چیپلن اپنی بیوی کی بدولت خون کے آنسو رونے کے لیے مجبور ہے۔

مسٹر چارلی چیپلن کی شادی انکے واسطے صحیح معنون مین خانہ بربادی ثابت ہوئی وہ میکسکو مین ایک غریب نوعمر لڑکی پر فریفتہ ہو گئے اور اس کے ساتھ اپنی شادی کر لی لیکن شادی کے بعد مسٹر چیپلن کو معلوم ہوا کہ انکی بیوی وفادار نہین بلکہ اُنکو اُلّو بنا کر تمام دولت لوٹنا چاہتی ہے۔

مسٹر چیپلن کی خانگی زندگی کا پہلو بہت تاریک رہا انھون نے ہر طرح اپنی بیوی کی اصلاح کی کوشش کی لیکن وہ ناکامیاب رہے مسٹر چیپلن کی ناز برداریان کتنی برابر بڑھتی گئین اور نوبت باینجا رسید کہ مسٹر چیپلن کی بیوی نے اپنے شوہر کے خلاف جھوٹے الزامات لگا کر عدالت مین طلاق کی درخواست دیدی۔

مسز چیپلن اپنے شوہر سے بطور ہرجانہ بہت زیادہ لمبی رقم کا مطالبہ کر رہی ہے مسٹر چیپلن ایک لاکھ پونڈ اپنی بیوی کو ذاتی اخراجات کیلیے اور بیس ہزار پونڈ اپنی بچی کی پرورش کے لیے دینے کو تیار ہین لیکن مسز چیپلن جانتی ہین کہ ایسا موٹا شکار مشکل سے دستیاب ہوتا ہے وہ اپنے مطالبہ مین کسی قسم کی تخفیف کرنے پر تیار نہین چونکہ مسٹر چیپلن کا بہت روپیہ ایک فلم مین لگ چکا ہے اور اس وقت اُن کے پاس زیادہ نقد روپیہ موجود نہین لہذا عدالت نے مسز چیپلن کی درخواست پر مسٹر چارلی چیپلن کا تمام روپیہ جو بنکون وغیرہ مین جمع تھا اپنے قبضہ مین کر لیا ہے اس کے علاوہ لاس انیگلز مین مسٹر چارلی چیپلن کا جو نہایت شاندار محل تھا اس پر بھی پولیس کا قبضہ ہے اور وہ اپنے کسی اثاثہ کو ہاتھ نہین لگا سکتے ان تمام پریشانیون کے باوجود بھی مسٹر چارلی چیپلن کی بذلہ سنجیان بدستور قائم ہین حال مین ایک اخبار کے نمایندے نے انسے پوچھا کہ ”ان حالات کے بعد بھی کیا آپ عورتون کو لائق محبت سمجھتے ہین؟“ اس کے جواب مین انھون نے برجستہ کہا کہ“ :-

”جبتک انسان کسی سے محبت نہ کرے اپنے فن مین کمال حاصل نہین کر سکتا اور دنیا مین اگر کوئی چیز بہترین ذریعہ محبت ہو سکتی ہے تو وہ عورت ہے“

(ریاست)

اہل خلوت جلوت مین!

مغربی اخبارات خصوصاً امریکہ کے پرچون مین ایک کالم ”اہل خلوت“ کے لیے مخصوص ہوتا ہے اس کا مقصد یہ بتایا گیا ہے کہ جو لوگ تنہائی مین بسر کر رہے ہون اور دوسرون سے میل جول، ربط و ضبط پیدا کرنا چاہتے ہین وہ اس کالم کے ایڈیٹر کو اپنی تلاش اور ضرورت سے مطلع فرمائین ”مشاطہ گری“ کے فرائض انجام دیدیے جائینگے ان کالمون مین مرد و عورت دونون اپنی اپنی ضرورتون اور خواہشون کی جلوہ آرائی فرماتے رہتے ہین ایک امریکی اخبار ”ایوننگ گرافک“ کی صرف ایک تاریخ کے چند خطوط ملاحظہ ہون :-

ایک مرد صاحب تحریر فرماتے ہین :- ”مین نیویارک مین ہر ہفتہ تین دن قیام کرتا ہون مین ہر طرح کے کھیل تماشہ کا شائق ہون ۱۹ سے ۲۲ سال تک کی عمر کی حسین لڑکیان مجھ سے ملین یا خط و کتابت شروع کرین۔“

دو خاتونین رقم طراز ہین :- ”ہم دونون ۱۸، ۱۸ سال کی غریب بہنین ہین ہمین اپنے لیے دو نوعمر مرد دوستون کی تلاش ہے ہمارا طرز جدید ہے لیکن انتہا سے زائد نہین حسن صورت کے لحاظ سے ہمارا شمار عجائبات عالم مین تو نہین البتہ ہم حسین ضرور خیال کی جاتی ہین جو صاحب بھی ہم سے ملاقات کرنا چاہین ہمین تحریر فرمائین۔“

ایک اور مرد کی گہر افشانی :- ”میری عمر پورے تیس سال کی ہے مین بدوضع نہین ہون لیکن خارشتون سے شاہ ضرور ہون جدید فیشن کو پسند کرتا ہون اور نوخیز لڑکیون کی اداؤن کو پسند کرتا ہون۔“

ایک ”ترسیلی صاحبزادی“ کا نامہ شوق :- ”مین ۱۸ سال کی عمر کی بیدوی اور ترسیلی لڑکی ہون مین اپنے کچھ دوست پیدا کرنا چاہتی ہون یہ بات نہین کہ اب تک مجھے دوست ملا نہو، بلکہ انکی تعداد بڑھانی چاہتی ہون مین اسی پر لکھی ہون۔“

ایک بیوہ کا پیام :- ”مین ۲۳ سال کی عمر کی بیوہ ہون لیکن بہت کم سن معلوم ہوتی ہون مین خوشحال ہون میری ذاتی موٹر موجود ہے تنہائی سے گھبرائی ہون ۴۰ سال کے عمر کے کسی مرد سے ملنا چاہتی ہون۔“

یہ صرف ایک اخبار کی صرف ایک اشاعت کے چند اقتباسات ہین کل امریکہ مین روزانہ کس کثرت سے اس قسم کے اشتہارات، اشتہارات کے کالم مین نہین بلکہ سنجیدہ اخبارون کے سنجیدہ صفحات لمضامین مین نکلتے رہتے ہونگے اس کا اندازہ ہر شخص خود کر سکتا ہے اکبر مرحوم نے ہندوستانی پردہ نشین خواتین کے باپردہ مضامین کی کثرت سے اکتا کر فرمایا تھا ع

شوق مضامین مین کھلی جاتی ہے وہ پردہ مین [illegible] کہ بے پردہ ہوئی جاتی ہے۔ آج زندہ ہوتے تو دیکھتے نازنینون کے ان بے پردہ مضامین کی داد دیتے۔ (مسیح)

فسانہ

رادھا کی شادی

بنگلہ کے احاطہ کے بالکل سرے پر چھوٹی سی جھونپڑی کی چھت شام کے زرد آفتاب کی کرنون سے خاکستری معلوم ہو رہی تھی بنگلہ کی بلند عمارت سے لیکر اس جھونپڑے تک راستہ مین دونون طرف چنبیلی کے درختون کا سلسلہ تھا۔ ایک طرف سرخ رنگ کے بغیر خوشبو والے پھولون کا بڑا درخت بھی تھا جس کی ایک شاخ مین ایک بہت پُرانی لالٹین لٹک رہی تھی ایک اسلامی جھنڈا ابھی لہرا رہا تھا اور جھنڈے کے پاس ہی پھٹا ہوا پتنگ ادھر اُدھر ہوا سے ہل رہا تھا۔

جھونپڑے کے سامنے راستہ کی صاف ستھری زمین پر مالی کی بیوی کاشی تیلی کے کچھ چکے اور برتن پھیلائے ہوئے بیٹھی تھی آج اس کی چھوٹی لڑکی رادھا کی شادی ہے اور وہ تین بجے رات ہی سے اُٹھکر جھاڑو دینے برتن وغیرہ دھونے اور کھانے پکانے مین مصروف ہے اب وہ لُوا اس بیٹھی نہایت اہم سوالات پر غور کر رہی ہے جو شادی کی وجہ سے پیدا ہو گئے ہین ایک سوال تو رادھا کا تھا جو اپنے چٹائی کے بستر پر بیٹھی ہوئی مان سے ناراضی کا اظہار کر رہی تھی رادھا دس برس کی عمر کی بھولی بھالی لڑکی تھی وہ غریب تھی مگر اس کی سانولی صورت پر شاہانہ رعب تھا آج کے دن اُس نے خصوصیت کے ساتھ سر مین بہت زیادہ تیل لگایا تھا کیونکہ اُس نے شادی نہ کرنے کا ارادہ کر لیا تھا اور اس کا اظہار صاف طور پر مان سے کر دیا۔

کاشی اسے ۵ بجے سے سمجھا بجھا ڈانٹ ڈپٹ اور لالچ و دلاسا دے رہی تھی لیکن رادھا نے بستر سے بھی اُٹھنے کی قسم کھا لی تھی کاشی نے سمجھا کہ اس کا باپ کام پر سے لوٹ کر آئے گا تو اسے منانے کا اپنا دماغ دوسرے سوال کی جانب متوجہ کر دیا تھا سامنے پھیلے ہوئے چکے اور برتنون کا سوال بھی بڑا اہم تھا کاشی نے یہ برتن مختلف اوقات مین خریدے تھے کہ اپنی دونون لڑکیون کی شادی مین انھین جہیز مین دے لیکن بدقسمتی سے اسے انکی تعداد کا خیال نہ تھا اور اس نے انھین تقسیم کرنے کے سوال کو اس سے پہلے کبھی نہ سوچا تھا آج جب وہ اس جگہ سے نکالے گئے جہان وہ محفوظ تھے تو بیچاری کاشی حیران تھی کہ نو برتنون کو دو لڑکیون مین کس طرح برابر تقسیم کرے دستور کے مطابق بڑی لڑکی جانکی کو بہتر حصہ ملنا چاہیے تھا جانکی بہت خاموش اور سلیقہ مند لڑکی تھی اور آج وہ تین بجے رات سے اُٹھکر اپنی مان کی برابر مدد کر رہی تھی لیکن رادھا کی شادی پہلے ہو رہی تھی اس لیے اس کا حق زیادہ ہو گیا تھا سوال بہت پیچیدہ تھا کیونکہ دونون مسئلہ برابر تھے وقت تنگ تھا اور بڑے بوڑھون یا گاؤن کے بھائی بندون سے مشورہ کرنے کی مہلت نہ تھی کاشی نے اپنا سر ہاتھون پر رکھکر ٹھنڈی سانس لی۔ ”آہ! اچھی بائی (رادھا کی سالس) نے جانکی کو کیون نہ پسند کیا؟ ایسا ہوتا تو پانچ برتن اس کو دیدیتی اور اس عذاب سے نجات پاتی“ غریب کاشی کو نہ معلوم تھا کہ اس زمانہ مین اچھی بائی جیسی معزز عورت رادھا کی شوخی و شرارت کے سامنے جانکی کی سنجیدگی اور سلیقہ مندی کو کیون پسند کرنے لگی۔؟ رادھا اپنی چٹائی پر بیٹھی ہوئی برتنون کو گھور رہی تھی اور کہے جاتی تھی مجھے برتن نہین چاہیئین مین برتن نہ لونگی اور گوند سے شادی نہ کرونگی“ کاشی ایک آہ بھر کر خاموش ہو گئی۔

(۲)

ایک گھنٹہ کے بعد رادھا کا باپ گوپال آیا اس نے ایک شبہہ نگاہ سے اپنی چٹائی پر بیٹھی ہوئی بیٹی کو دیکھا اور اُس کے پاس ہی اکڑون بیٹھ گیا کہ سبب دریافت کرے رادھا نے اپنی چھوٹی باہین اس کے گلے مین ڈالدین۔ باپ! مین گوند سے شادی نہ کرونگی؟ نہین بیٹی! تمہاری شادی گوند ہی کے ساتھ ہوگی۔ تم جانتی ہو کہ اس کی مان کی خالہ زاد بہن کا

شوہر یہان سے پٹیل کا بھائی ہے اور اس کے پاس دو ایکڑ زمین اور گائے اور بکریان ہین،، نہین نہین مین گووند سے شادی نہ کرونگی وہ موٹا اور سست ہے مین اسے نہین پسند کرتی وہ کھجور کے درخت پر نہین چڑھ سکتا!"

گوپال نے بھی سلسلہ جاری رکھا۔ "اور ہم تمھین نئے نئے کپڑے پہنائین گے ریشمی ساری اور آسمانی رنگ کی بہت اچھی اوڑھنی دیکھو کیا تم یہ سب نہ لوگی؟ " باپ! کیا بغیر شادی کیے یہ چیزین نہ ملین گی؟" "اور ہم تمھین ایک گھوڑے پر گووند کے پیچھے بٹھا کے لے چلین گے!،، اوہ! مین اس کے پیچھے نہ بیٹھونگی مین آگے بیٹھون گی!"

گوپال تھک گیا آدھے گھنٹہ مین بھانٹ تمام رسومات ادا کرنے آئے گا اور ابھی تک یہ مسئلہ حل ہی نہ ہوا کاشی اور وہ دونون ایک دوسرے کو بیچارگی مین تکنے لگے جھونپڑے مین سوا رادھا کی سسکیون کے خاموشی تھی یک بیک جانکی کی آواز نے خاموشی کو توڑا جھونپڑے کے ایک کونے مین روٹیان پکا رہی تھی "رادھا! اگر تم گووند سے شادی نہ کروگی تو تمھین اس کی پیلی ساری اور پھل اور مٹھائی واپس کرنا پڑےگی جو اس کا بھائی کل لایا تھا...... مین سب باندھ کر بھانٹ کو دیدونگی وہ واپس کر آئے گا...... اور تمھین وہ گڑیا اور کھلونے بھی واپس کرنے ہون گے جو بیگم صاحبہ نے دے ہین...... تمھاری پھر زندگی بھر شادی نہ ہوگی اور نہ تمھین گھوڑے پر چڑھنے کا موقع ملیگا۔،، اور اس نے کونے سے وہ بکس اٹھایا جسمین بنگلہ کی مالکہ (بیگم صاحبہ) کی دی ہوئی گڑیا رکھی ہوئی تھی" اچھا تو مین اسے واپس کرآتی ہون رادھا کے لیے یہ بہت مشکل بات نہ تھی اس نے جھپٹ کر جانکی کے ہاتھ سے بکس چھین لیا اور جھونپڑے کے اس سرے کی طرف چلی۔ "مین اسے واپس نہ کرونگی" کاشی نے کہا کہ "تو تم گووند سے بیاہ کرد گی؟"

رادھا کچھ دیر تک منہ بنائے ہوئے چپ کھڑی گڑیا کو گھورتی رہی اور آخر مین آہستہ سے "ہان" کہا دونون مان باپ نے اطمینان کا سانس لیا۔ لیکن برتنون کا سوال ابھی باقی تھا گوپال نے پوچھا "برتنون کو کیا کرنا چاہیے"، کاشی نے کہا کیا کرنا چاہیے؟"، اس نے جھونپڑے کے اندر حسرت آمیز نگاہ سے دیکھ کر پوچھا "جانکی برتنون کے متعلق تم کیا کہتی ہو؟"، جانکی اندر سے نکل آئی اور والدین کے پاس کھڑی ہوگئی دونون نے اس کی صورت دیکھنا شروع کی اس نے جواب دیا "باپ چار رادھا کو دیدو اور چار میرے لیے رہنے دو اور ایک گھر کے لیے رہنے دو کیونکہ ہمارا ایک برتن بہت پرانا ہوگیا ہے۔"

گوپال متعجب ہوگیا کاشی بھی حیران رہ گئی، حالانکہ وہ بہت منتظم عورت تھی اور اسے اپنے برتنون کی چمک پر ناز تھا ایک شخص دوڑا ہوا آیا اور کہہ گیا کہ بھانٹ والے نے کہلا بھیجا ہے کہ ایک گھنٹہ کے بعد رسومات شروع ہوجائینگی۔ یہان ابھی رادھا کو نہلانا اور کپڑے پہنانا باقی تھا کاشی نے جلد جلد رادھا کو نہلانے کا انتظام کیا گوپال نے صندوق مین سے موٹے موٹے کڑے اور زیورات نکالے تھوڑی دیر مین پروس کی عورتین جھونپڑے کے دروازہ پر جمع ہونا شروع ہوئین رادھا کو طرح طرح کے زیورات اور کپڑے پہنا کر باہر لایا گیا رادھا اس وقت بالکل بت کی طرح ساکت تھی اسے اگرچہ یہ تمام ہنگام اور ہنگامہ رہنے پر مجبور کیا کاشی بھی باہر آئی اور اب تمام عورتین اپنے زیورات کی جھنکار سے ترنم پیدا کرتی ہوئی اور شادی کی گیتین گاتی ہوئی چلین تھوڑی دیر مین یہ پارٹی اس پنڈال تک پہونچ گئی جہان شادی کی رسم ادا کرنی تھی بیچ مین ایک اونچا پلیٹ فارم بنا ہوا تھا جس کے درمیان مین ایک سفید پردہ تھا رادھا کو پردہ کی دوسری جانب کھڑا کیا گیا اس کی ماں نے اسے اشارہ سے بتا دیا کہ وہ خاموش کھڑی رہے اگرچہ رادھا کو یہ تمام باتین ناگوار ہورہی تھین مگر کاشی کی غصہ آمیز نگاہین اسے مجبور کیے ہوئے تھین تھوڑی دیر مین باجے کا شور وغل سنائی دیا اور دولہا کے آمد کا انتظار ہونے لگا باجے کا شور نزدیک آتا گیا یہان تک کہ بارات پہونچ گئی اور دولہا کو پردہ کے نزدیک بٹھا دیا گیا۔ دو گھنٹہ تک رادھا خاموش رہی اور بھانٹ کچھ پڑھتا رہا یہ وقت کاشی کے لیے سخت آزمائش کا تھا اس لیے کہ معلوم نہین رادھا کوئی شرارت کر بیٹھے اور اس کی وجہ سے گوپال کو شرمندگی اٹھانی پڑے بار بار رادھا معصومانہ نظرون سے مان کی طرف دیکھتی اور کاشی کے غصہ آمیز تیور اسے چپ کر دیتے۔ بارے رسم ختم ہوئی اور پردہ گرا دیا گیا اب رادھا نے اپنے شوہر کو گھور کر دیکھا جو اس سے کچھ ہی لمبے قد کا لڑکا تھا گووند نے بھی رادھا کو حیران نگاہون سے دیکھا اس لیے کہ دونون ایک دوسرے کو بہت عرصہ سے جانتے تھے بھانٹ نے ایک ایک ہار دونون کو دے کہ ایک دوسرے کو پہنا دین گووند ہار ڈالنا چاہتا تھا لیکن رادھا کے گلے تک نہین پہونچ سکتا تھا قریب تھا کہ اس کوشش مین وہ گر پڑے مگر کاشی نے اسے سنبھال لیا اور ہار پہنا دیے گئے۔

(۳)

لچھمی بائی نے رادھا کو گلے سے لگا لیا اور بیاہ کی رسم ختم ہوئی اب کیلے کے پتے بچھا دیے گئے کہ باراتیون کو کھانا کھلایا جائے بڑے بڑے مٹی کے برتنون مین کھانا لایا گیا اور تین گھنٹہ تک یہ سلسلہ جاری رہا اس عرصہ مین رادھا اپنی ہم سن لڑکیون مین بیٹھی ہوئی اپنی تعریفین سن رہی تھی اب بارات واپس ہوئی رادھا تھک کر چور ہورہی تھی مگر اسے شوہر کے پیچھے گھوڑے پر بٹھایا گیا اور سڑکون سے باجا بجاتے ہوئے گاتے ہوئے مشعلین لے لیکر باراتی خوش وخرم واپس ہوئے ڈیڑھ گھنٹہ کی تکلیف دہ مسافت کے بعد رادھا گھر پہونچی رات مین جھونپڑے کے چارون طرف ایک چکر لگایا اور اپنے بستر پر بیٹھکر تھوڑی مٹھائی کھا کر سو رہی (جمہور)

مسجد کے قریب باجہ روک دیا گیا

لاہور ۲۷ رمئی گذشتہ رات کو سکھون کی ایک بارات کے ساتھ باجہ بج رہا تھا لیکن جب بارات کشمیری بازار مین سے گذر رہی تھی تو بعض مسلمانون نے ایک مسجد سے نکل کر جو راستہ مین تھی سکھون سے باجہ روکنے کی درخواست کی چنانچہ باجہ مسجد کے سامنے فوراً بند کر دیا گیا اور اس وقت بجنا شروع ہوا جب بارات مسجد سے گذر چکی۔

ریاست حیدرآباد کے متعلق بے بنیاد اطلاعات کی تردید

نامہ نگار پاینیر کا بیان

سکندرآباد ۲۵ رمئی سکندرآباد سے اخبار "پاینیر" کے نامہ نگار نے اخبار مذکور کو اطلاع دی ہے کہ بعض اخبارات مین جو اطلاعات اس عنوان سے شائع ہوئی ہین کہ "حضور نظام کٹھ پتلی بنا دیے جانے والے ہین"، بالکل بے بنیاد ہے اور بظاہر اس قسم کی افواہون کو شہرت دینے کی غرض یہ ہے کہ امپیریل گورنمنٹ کے خلاف مسلمانون کو مشتعل کیا جائے اس قسم کے بے بنیاد بیانات کی بنا پر مسلمانان بمبئی کے ایک عام جلسہ مین ڈاکٹر اے انصاری حقانی کی صدارت مین ایک تجویز پیش کی گئی جس مین ان افواہون پر بے حد اضطراب ظاہر کیا گیا کہ حضور نظام حیدرآباد پر دباؤ ڈالکر وہ اپنے جائز اختیارات سے محروم کیے جا رہے ہین اور گورنمنٹ آف انڈیا کو توجہ دلائی گئی کہ وہ سب سے بڑی دیسی ریاست کے معاملات مین مداخلت کرنے سے قبل اپنی اس روش پر سنجیدگی سے غور کرے۔ حکومت ہند حکومت نظام کو بعض اصلاحات کے اجرا کے سلسلہ مین دوستانہ مشورہ دے رہی ہے اور لیس یہ بیان کہ حضور نظام سے حق استرداد لے لیا جا رہا ہے اور وہ ایگزیکیٹو کونسل کے کسی فیصلہ کو آیندہ مسترد کرنے کا حق نہ رکھین گے صحیح نہین ہے۔

حیدرآباد ایگزیکیٹو کونسل کے آئینی قواعد مین جیر حکومت نظام نے سختی سے سختی سے قائم رہنے کا فیصلہ کیا ہے اور جس مین اب تک کوئی تبدیلی نہین ہوئی ہے حضور نظام کو استرداد کے اختیارات حاصل ہین اور ان کو اس حق استرداد سے محروم کرنے کا کوئی سوال بھی پیش نہین ہے۔

یہ بیان کہ کسی سرکاری ملازم ریاست کو اس کی میعاد ملازمت ختم ہونے کے بعد توسیع نہ دیجائیگی اور اگر مفاد عامہ کے لحاظ سے توسیع دینا ضروری ہوا تو بھی دو سال سے زیادہ اس کی میعاد نہ ہوگی بالکل بے بنیاد ہے۔

مزید یورپین افسران کے تقرر کا بھی نہ کوئی ارادہ ہے نہ یہ مسئلہ پیش ہے کرنل ٹرنیچ مسٹر ٹاسکر اور مسٹر آر مسٹرانگ ہی تین یورپین افسران ہین جن کا اس وقت تک تقرر عمل مین آیا ہے گورنمنٹ ہند کے مشورہ کے مطابق مسٹر ایڈی کا للسن ڈائرکٹر محکمہ صنعت وحرفت اور جسٹس ریلے (جو پبلک سروس کمیشن کے صدر تھے) کی خدمات نظام کی حکومت کو انکی مرضی پر حوالہ کی گئی ہین یہ صحیح ہے کہ سٹی پولیس کا ڈسٹرکٹ پولیس سے الحاق کیا گیا ہے اور وہ کرنل ٹرنیچ کے ماتحت رکھی گئی ہے لیکن جیسا کہا گیا ہے یہ صحیح نہین ہے کہ حضور نظام کو سٹی کمشنر پولیس سے کوئی تعلق نہ رہے گا یہ بیان کہ حضور نظام کو وائسرائے کے اوٹاکمنڈ تشریف لانے قیام کے موقع پر یہان آکر وائسرائے سے اگست کے پہلے ہفتہ مین مزید ملاقات کرنی ہوگی بالکل بے بنیاد ہے۔

افیون کی تجارت

وائسرائے کی تقریر

شملہ ۳۰ رمئی کل افیون کانفرنس کی افتتاحی تقریب کے موقع پر ہز ایکسلنسی وائسرائے نے ایوان جمعیت میں جو تقریر کی تھی اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے دلیسی ریاستوں کے نمائندوں کا خیر مقدم کرنے کے بعد ہز ایکسلنسی نے انکے دور دراز سے آج کل کے موسم میں سفر کر کے آنے کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ایوان والیان ریاست افتتاحی جلسہ کی تقریر میں ہم نے والیان ریاست سے درخواست کی تھی کہ اپنے علاقوں میں تجارت افیون کے بعض پہلوؤں کے حل میں گورنمنٹ کے ساتھ تعاون کریں آپ نے کہا کہ ہم یہاں ہندوستان کے مشترک فائدہ اور نوع انسان کے فائدہ کے خیال سے جمع ہوئے ہیں،

مہاراجہ پٹیالہ نے اپنی تقریر میں فرمایا تھا کہ ہندوستان کو جسقدر کثیر آمدنی افیون سے حاصل ہوتی تھی وہ قربان کر دیگئی ہے اس سے دنیا کو کوئی خاص فائدہ نہیں پہونچا لیکن ہز ہائینس نے خود ہی دوسرے فقرہ میں اس کا جواب دیدیا کہ گورنمنٹ کی یہ پالیسی اس کے تدبر کو ظاہر کرتی ہے بین الاقوامی قرار داد کی وجہ سے ہمارا فرض ہے کہ جس بات کا ہم نے اقرار کیا ہے اسپر ہم قائم رہیں چونکہ معاہدہ ورسیئے جس کی رو سے جمعیت اقوام قائم ہوئی جس نے افیون کے مسئلہ پر غور کیا مہاراجہ بیکانیر کے بھی دستخط ہیں اسلیے نہ صرف برطانوی ہند بلکہ تمام ہندوستان بھی معاہدہ کا پابند ہے کہ چانڈو بازی کا انسداد کرے اور برآمد افیون کا ایسا انتظام کرے کہ کسی ملک میں وہاں کی گورنمنٹ کی مرضی کے بغیر نہ جا سکے ہندوستان میں چانڈو نوشی بہت کم ہے تاہم موجود ہے علاوہ ازیں جمعیت اقوام کی ایک کمیٹی ہندوستان اور دوسرے افیون پیدا کرنے والے ممالک میں آئیگی تاکہ یہ دیکھے کہ معاہدہ پر کہاں تک عمل کیا گیا ہے آپ جانتے ہیں کہ افیون کا بے شمار ذخیرہ ملک میں موجود ہے جس کی جائز نکاسی کا کوئی ذریعہ نہیں ہے نیز پوست کی کاشت کا وسیع پیمانہ پر ہوتی ہے جس کی وجہ سے ذخیرہ افیون ختم ہونے کو نہیں آتا جب تک اس قدر ذخیرہ موجود ہے اور پیداوار جاری ہے گورنمنٹ اپنی بین الاقوامی ذمہ داری ادا نہ کر سکے گی اگر افیون کی ناجائز تجارت جاری رہیگی تو ہم جمعیت اقوام کی کمیٹی کو کیا جواب دینگے دلیسی ریاستوں سے۔ ناجائز طور پر افیون بندرگاہوں کو جارہی ہے اور انگریزی علاقہ میں بھی خفیہ طور پر آتی ہے چونکہ مشرق بعید میں ہر ایک قیمت پر افیون کی مانگ ہے اس لیے ناجائز تجارت کرنے والوں کے لیے بڑی ترغیب کا موجب ہے اور جب دس سال کے عرصہ میں ہم اس برآمد کو بالکل بند کر دینگے تو اس کی مانگ اور بھی بڑھ جائیگی دنیا کی آنکھیں ہماری طرف لگی ہوئی ہیں ریاستوں میں افیون کی زیادہ کھپت ہے اس لیے ریاستوں کی اور گورنمنٹ دونوں کی بدنامی ہے۔

مسٹر سوبھاش چندر بوس کی صحت

کلکتہ ۲۸ رمئی ایک شائع شدہ اعلان سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر سوبھاش چندر بوس کی حالت روبہ اصلاح ہے لیکن صحت کی رفتار بہت مدھم ہے۔

ہندوستان

ریاست میسور میں گاؤکشی کا سوال

رعایا کے تحریری جوابات

مدراس ۲۶ رمئی حکومت میسور نے گاؤکشی قطعی بند کیے جانے کے متعلق جو سوالات شائع کیے تھے اُن کے جوابات موصول ہوئے تو معلوم ہوا کہ ۳۳۴ آدمیوں نے جوابات دیے ہیں جنمیں سے ۲۷۶ ہندو ہیں ۴۶ مسلمان ہیں اور ۸ یورپین ہیں۔ سوائے دوچار کے باقی کل ہندو قطعی بندش کے موافق ہیں جو دوچار مخالف ہیں وہ لکھتے ہیں کہ گو انسانی اور جذبہ مذہبیت کے خیال سے گاؤکشی کی بندش قابل قدر چیز ہے مگر ابھی اس کا وقت نہیں آیا ہے ۴۶ مسلمانوں میں سے دس نے قطعی بندش کے موافق رائے دی ہے دوسرے کہتے ہیں کہ گائے کا گوشت کھانا قرآن شریف کا حکم ہے ان کی رائے میں یہ مذہبی مسئلہ ہے اور اگر اس کے متعلق کوئی قانون بنایا گیا تو ان کے مذہب میں مداخلت متصور ہوگی کل یورپین ممانعت گاؤکشی کے اس حد تک حامی ہیں کہ اس کا اثر بانجھ اور معمر گاؤں پر نہ پڑے ایسی صورت میں اچھے جانوروں کے لیے عمدہ چارہ کا انتظام کرنا چاہیے ایک یورپین لکھتا ہے کہ موجودہ طرز ذبیحہ بدل کر کوئی اور انسانی طریقہ رائج کرنا چاہیے۔

حیدرآباد میں دربار شاہی

ریزیڈنٹ کو شرف باریابی ملا

حیدرآباد ۲۶ رمئی ہز اگزالٹیڈ ہائینس نظام حیدرآباد نے آج سہ پہر کو شاہی دربار منعقد کیا جسمیں آنریبل مسٹر کرسپ قائمقام ریزیڈنٹ حیدرآباد کو شرف باریابی بخشا۔

میجر خواجہ معین الدین قائمقام ڈائرکٹر محکمہ طبی حیدرآباد حضور نظام کے فرمان کے مطابق تاحکم ثانی اسی حیثیت سے کام کرینگے۔

احمقانہ جوش کا انجام

ناگپور ۲۷ رمئی ہیرا لال، نظام الدین اور سرجو پرشاد کو اس جرم میں ۱۸ ماہ قید بامشقت کی سزا دی گئی تھی کہ انھوں نے بتاریخ ۱۹ رمئی پولیس کو ہتھیار استعمال کرنے سے روکا ملزمین نے مقامی حکومت سے غیر مشروط معافی کے ساتھ رحم کی درخواست کی ہے ملزمین کو بتاریخ ۲۵ رمئی سزا کا حکم سنایا گیا تھا۔

سات متعصب برہمنوں کو جرمانہ کی سزا

بنگلور ۲۷ رمئی ویراوتینو قوم (علاقہ فرنچ راکس) کے سات برہمنوں کو اس جرم میں اسپشل فرسٹ کلاس مجسٹریٹ کی عدالت سے سو سو روپیہ کے جرمانہ کی سزا ملی ہے کہ انھوں نے برباد رجماعت کے مذہبی جلوس پر حملہ کیا جبکہ وہ مالکوٹ کی شاہراہ سے گذر رہا تھا جسکے دونوں طرف برہمن رہتے ہیں۔

موتیوں کی چوری

احمد آباد ۲۸ رمئی مختلف مندروں میں سے چوری کی اطلاع مل چکی ہیں ۱۳۰ مندو اس سلسلہ میں گرفتار ہیں۔ دوسرے مذہب کے آدمیوں پر ان کا شبہ نہیں ہے۔

بیرونیات

مصر اور برطانیہ میں کشیدگی

رائٹر کا ایک تار برطانوی جنگی جہازوں کے مصر بھیجے جانیکی کارروائی کی اس طرح تشریح کرتا ہے کہ ادھر تقریباً ایک ہفتہ سے قاہرہ کے سیاسی حلقوں میں پریشانکن خبریں گشت کر رہی تھیں جن سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حکومت مصر اور حکومت برطانیہ کے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہوگئی ہے واقعات یہ ہیں کہ ۲۴ رمئی کو جنگ کے اخراجات کے تخمینہ کو پیش کرنے کے وقت ایوان سند و بینک مجلس صحبہ نے ایک تو فوج میں تخفیف کی اور دوسری طرف تعلیم کے لیے مزید اسکول کھولنے کی رائے پاس کی۔

مصر پر دھاوا

برطانیہ نے جنگی جہاز بھیجدیے

مالٹا ۳۰ رمئی "ٹرہم" "رائل ساورن" اور "ملایا" جنگی جہاز کو یکایک روانگی کا حکم دیا گیا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ وہ مصر جلد ہے ہیں۔

جاپان کی بدحواسی

ٹوکیو ۲۹ رمئی دلیسی اخبارات مظہر ہیں کہ حکومت جاپان منچوریا سے دو ہزار سپاہی اور ٹینکس اور پلٹن بھیج رہی ہے تاکہ وہاں جاکر جاپانی باشندوں کی جان و مال کی حفاظت کریں اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ادھر یہ افواہ مشہور ہے کہ جنوبی حکومت کو خوب کامیابیاں ہو رہی ہیں نیز یہ کہ فنیگ یوسیانگ اور ہنکاؤ کی حکومت کی فوجوں میں بہترین سمجھوتہ ہوگیا ہے کہ دونوں ملکر شمالی حکومت کے خلاف تانسی پر حملہ کر دیں۔

ملک معظم سے مسٹر پٹیل کی ملاقات

لندن ۲۹ رمئی گذشتہ چہارشنبہ کو ملک معظم نے آنریبل مسٹر وی جے پٹیل کو غیر معمولی طور پر چالیس منٹ تک شرف ملاقات بخشا جب وقت مسٹر پٹیل سے دریافت کیا گیا کہ اتنی دیر تک ملک معظم سے آپ کی کیا باتیں ہوئیں تو انھوں نے اس سے زیادہ کچھ بتانے سے انکار کیا کہ عام طور پر غیر رسمی شاہی ملاقاتوں میں جو باتیں ہوا کرتی ہیں اس سے کچھ زیادہ اس ملاقات میں ہوئیں۔

مسولینی کے ارادے

۵۰ لاکھ جرار فوج اور ٹڈی دل طیاروں کی ضرورت

روما الکبریٰ ۲۸ رمئی وزارت داخلیہ کے مصارف کی منظوری کے وقت ایوان پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے سنیور مسولینی نے اخبار کے ان حماقت آمیز الزامات کی تردید کی جو یہ کہتے ہیں کہ فسطی راج کے زمانہ میں ۲۰ ہزار اطالوی ملک سے نکال دیے گئے آپ نے بتایا کہ صرف ۱۵۲۷ عام جرائم پیشہ لوگوں کو سزائے قید دیگئی ۱۴۱۵ سیاستدانوں کو تنبیہ کی گئی اور ۶۹۸ سیاستدانوں کو دو جزیروں میں جلاوطن کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھکو یقین ہے کہ اگرچہ اطالیہ میں حکمران جماعت تیار ہو رہی ہے لیکن حکومت مجبور کیجائے گی۔ اطالیہ اور برطانیہ دونوں پولیس کا کام دے رہے ہیں تاکہ فرانس اور جرمنی لڑنے نہ پائیں اطالیہ کی مسلح سپاہ کی تکمیل ہونا لازمی ہے تاکہ ایک

کوہ نور

یہ ہیرا اپنی جلوہ ریزیوں اور ضیا پاشیوں کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہوگیا ہے اس کی مہوت ایوان نورانی جھلک کے ساتھ اچھے اچھے جواہرات ماند ہیں اس کی تاریخ بتاتی ہے کہ خدائے بزرگ و برتر نے جسکو بادشاہ بنایا یہ خاتم سلیمانی کا نہم یا یہ ہیرا اس کو ودیعت کردیا۔

ابھی تک یہ امر اچھی طرح روشنی میں نہیں آیا کہ سب سے پہلے اس عروس زیبا کو کون عرصہ شہود پر لایا بعض کا بیان ہے کہ یہ خورشید منظر الماس پانچ ہزار سال ہوئے دریائے گوداوری میں مستولی پٹم کے نزدیک ملا تھا بعض مورخین کا خیال ہے کہ یہ گولکنڈے کی کان سے نکلا تھا۔

یہ ہیرا بتدریج احمد شاہ ابدالی کے بعد اس کے ولی عہد تیمور کو ملا انہوں نے بطور وراثت اپنے بیٹے شاہ زمان کو عطا کیا شاہ زمان کو شجاع نے نظر بند کردیا اس کو یہ الماس زندان شاہ زمان کی دیوار کے نیچے دبا ہوا ملا بعد ازاں ہمائی دوست محمد نے شاہ زمان کو قید سے نکالا اور شاہ شجاع کو بھگا دیا۔

شاہ شجاع نے پنجاب میں آکر مہاراجہ رنجیت سنگھ کی پناہ لی اس نے دوستی کے سلسلہ میں اس ہیرے کا مطالبہ کیا شجاع نے پہلے ایک اور ہیرا پیش کیا مگر مہاراجہ کب دھوکے میں آنے والا تھا آخر ناچار کوہ نور ہی پیش کرنا پڑا جب سکھوں کی سلطنت کا خاتمہ ہوگیا اور پنجاب کا الحاق ہوگیا تو گورنر پنجاب نے اس کو شاہی توشہ خانہ سے نکالکر لارڈ ڈلہوزی کے نذر کیا کہ ملکہ معظمہ کو بطور تحفہ کے پیش کیا جائے کہتے ہیں کہ لارڈ ڈلہوزی نے ولایت جاتے وقت اثنائے سفر میں اس کو اپنے جسم کے ساتھ پٹی سے باندھے رکھا۔

سنہ ۱۸۵۶ء میں اس کے انگلینڈ پہونچنے پر مہاراجہ دلیپ سنگھ کو اس امر کا پتہ لگ گیا اس نے درخواست کی کہ مجھے جی بھر کر ایک دفعہ اپنے ملک کا جوہر کے دیکھنے کا موقع بخشا جائے بلکہ اگر ملکہ معظمہ میرے ہی ہاتھوں سے اس کو قبول فرمائیں تو میں نہایت ممنون ہونگا۔ درخواست منظور ہوئی شہزادہ نے آدھ گھنٹہ رقت خیز اور حیرت انگیز آنکھوں سے اس کو دیکھا اور ایک آہ سرد بھر کر یہ ہیرا ملکہ معظمہ کو نذر کیا۔ اب یہ ہیرا ملک معظم اور ملکہ معظمہ کے تاجوں میں زینت افروز ہے۔ (مرقع ادب)

خلاصہ گورنمنٹ گزٹ ممالک متحدہ

مجریہ ۲۱ مئی سنہ ۱۹۲۷ء

رخصت منشی تجمل حسین ڈپٹی کلکٹر بنارس کو ایک ماہ کی رخصت اوسط تنخواہ عہدہ جس تاریخ سے وہ رخصت مذکور لینا چاہیں بابو لبھو چند ڈپٹی کلکٹر کو کورٹ آف وارڈس بجنور کی خدمات سے واپس ہونیکے بعد اوسط تنخواہ عہدہ پر ۳ ماہ کی رخصت مسٹر اران ڈے جوائنٹ مجسٹریٹ شاہجہانپور کو ۲۳ مئی سنہ ۱۹۲۷ء اوسط تنخواہ عہدہ پر ۲۹ دن کی رخصت شیخ اشہد حسین قدوائی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس شاہجہانپور کو میڈیکل سارٹیفکٹ پر ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۲۷ء سے آٹھ ماہ کی رخصت اوسط تنخواہ عہدہ پر مسٹر جے سی اسمتھ سی آئی ای کمشنر الہ آباد ڈویژن کو ۱۰ مئی سے اوسط تنخواہ عہدہ پر ۴ ماہ ۲۱ یوم کی رخصت اور اس کے بعد ہی ایک ماہ ۱۹ یوم کی رخصت نصف اوسط تنخواہ پر چودھری ہرپال سنگھ ڈپٹی کلکٹر سہارنپور کو ۱۵ [illegible] سنہ ۱۹۲۷ء سے اوسط تنخواہ عہدہ پر چھ ہفتہ کی رخصت آنریبل جسٹس لال گوپال مکرجی رائے بہادر جج الہ آباد ہائی کورٹ کو پورے الاونس پر ۲۵ مئی سے یا اس کے بعد کی کسی تاریخ سے ایک ماہ کی رخصت۔

تقرری آغا ابوالقاسم ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس اعظم گڈھ مسٹر بی تھامسن سپرنٹنڈنٹ جونپور کی قائمقامی فرمائیں گے۔

تعیناتی مسٹر ڈبلو ایلیٹ قائمقام سپرنٹنڈنٹ پولیس اجمیر سے واپسی کے بعد بستی تعینات ہونگے خانصاحب مولوی فریدالدین احمد ڈپٹی کلکٹر رخصت سے واپس آنے کے بعد نینی تال تعینات ہونگے بابو رام سرن داس رائے زادہ قائمقام سکنڈ سب جج رخصت سے واپسی پر سہارنپور میں اپنی سابق جگہ و عہدہ پر کام کریں گے۔

مستقلی قاضی غلام ناظر قائمقام منصف ۱۱ فروری سنہ ۱۹۲۷ء سے بحال کیے گئے۔

ترقی مسٹر ایچ آر۔ رو۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس قائمقام ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس مقرر ہوئے۔

واپسی منشی شمس الحسن قائمقام سشن و سب جج متھرا اپنے عارضی عہدہ سے خالی ہونے کے بعد قائمقام اڈیشنل سب جج متھرا کے عہدہ پر واپس ہونگے

تبادلہ بابو کاشا ناتھ گپتا قائمقام منصف سیتا پور کے اختیارات کے ساتھ ساتھ پرتاب گڈھ میں پنڈت دوارکا پرشاد شکل منصف کی قائمقامی فرمائیں گے۔ مسٹر سی تھامسن ڈپٹی کلکٹر آگرہ سے رائے صاحب بابو شمبھو ناتھ ڈپٹی کلکٹر کی جگہ سلطانپور تبدیل کیے گئے۔

سمن بغرض قرارداد امور تنقیح طلب

بعدالت دیوانی جناب شیخ اقبال حسین صاحب بہادر بی۔ اے ایل ایل بی منصف طرب گنج مقام گونڈہ

مقدمہ نمبر ۲۳ سنہ ۱۹۲۷ء

بلیشر — مدعی

بنام مساۃ شیام کلی وغیرہ — مدعاعلیہم

بنام (۱) مساۃ شیام کلی دختر بینی زوجہ بیا مہتا بلیشر (۲) مساۃ رہکا بیوہ بستی اقوام لوہار ساکنان موضع ماجھا دنہا نواں پرگنہ گوندہ تحصیل طرب گنج ضلع گونڈہ — مدعاعلیہم

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت اعادہ حقوق زن و شو کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۴ ماہ جون سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو جو جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی مدعی مذکور کی کرو اور تم کو ہدایت کیجاتی ہے کہ جملہ دستاویزات کو جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

مطلع رہو کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ تمہاری غیر حاضری میں مسموع اور فیصل ہوگا۔

آج بتاریخ ۱۹ ماہ مئی سنہ ۱۹۲۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) بحکم الیشور نراین سنسرم منصفی طرب گنج گونڈہ

اطلاع (۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن باین مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جائے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جائے بشرطیکہ تم اس کے واسطے زرخوراک جو ضروری ہو عدالت میں داخل کرکے اس امر کی درخواست گذرانو۔

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ مع خرچہ نالش عدالت میں داخل کرو تاکہ کارروائی اجراء ڈگری جو تمہاری ذات یا مال یا دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے۔

وقت حاضری بدفتر منصفی طرب گنج ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک

(بدست عوام فروخت کے لیے)

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد او ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

بعدالت جناب منشی عبد الغفار صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول بہادر مقام دمدم قائم گنج ضلع فرخ آباد

نمبر ۳ ۱/۲

رامچندر پسر نابالغ بولیندر بولایت مسماۃ مہارانی مادر خود قوم اہیر ساکن محمود پور پٹی سپہیا پرگنہ کمپل — مدعی

بنام کالکا پرشاد وغیرہ — مدعا علیہ

بنام کالکا پرشاد ولد کنہیا لال قوم کالستھ ساکن قصبہ کمپل زمیندار نمبردار موضع محمود پور پٹی سپہیا پرگنہ کمپل

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت دفعہ ۷۹ کے دائر کیا ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ **۱۳ ماہ جون ۱۹۲۷ء** وقت ۱۰ بجے دن کے بمقام قائم گنج محلہ دمدم اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۹ ماہ مئی ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

(بدست عوام فروخت کے لیے)

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد او ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

بعدالت جناب منشی عبد الغفار صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول بہادر مقام دمدم قائم گنج ضلع فرخ آباد

نمبر مقدمہ ۳ ۱/۲

رامچندر پسر نابالغ بولیندر بولایت مسماۃ مہارانی مادر خود قوم اہیر ساکن محمود پور پٹی سپہیا — مدعی

بنام کالکا پرشاد وغیرہ — مدعا علیہم

بنام رادہا موہن ولد گنگا سہائے قوم کالستھ ساکن قصبہ کمپل پرگنہ کمپل تحصیل قائم گنج — مدعا علیہم

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت دفعہ ۷۹ کے دائر کیا ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ **۱۳ ماہ جون ۱۹۲۷ء** وقت ۱۰ بجے دن بمقام قائم گنج محلہ دمدم اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔ اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۹ ماہ مئی ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

ڈاکٹر مونجے پر دفعہ ۱۴۴

سورت ۲۹ مئی ڈاکٹر مونجے ہندو مہاسبھا کے صدر شدھی اور سنگٹھن کی تبلیغ کے سلسلہ میں جس وقت یہاں پہونچے تو انپر دفعہ ۱۴۴ قانون ضابطہ فوجداری کی تعمیل کر دی گئی اسی کی رو سے ان کو عام جلسہ میں شرکت کرنے اور تقریر کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

ڈاکٹر مونجے نے سرکار کے حکم کی خلاف ورزی کی

سورت ۲۹ مئی ڈاکٹر مونجے نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کی خلاف ورزی کی اور دفعہ ۱۴۴ کے خلاف گاندھی چوک میں ہندوؤں کے ایک بڑے جلسہ میں تقریر کی انھوں نے ہندوؤں کو مشورہ دیا کہ شدھی اور سنگٹھن کا پرچار کریں ایک تجویز منظور کی گئی جسمیں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم پر نفرت کا اظہار کیا گیا ڈاکٹر مونجے ریاست بڑودہ کو روانہ ہو گئے ہیں۔

عبد الرشید کا اپیل

دہلی ۳۰ مئی گذشتہ شب میں دہلی مسلم ڈیفنس کمیٹی نے ایک جلسہ میں طے کیا ہے کہ پنجاب ہائی کورٹ کے فیصلہ کے خلاف پریوی کونسل میں اپیل کیجائے جس نے عبد الرشید کی اپیل کو جس پر سوامی شردھانند کو قتل کرنے کا الزام ہے مسترد کر کے پھانسی کے حکم کو بحال رکھا ہے۔ مسلم ڈیفنس کمیٹی نے طے کیا ہے کہ ہائی کورٹ سے پریوی کونسل میں اپیل کرنے کی اجازت حاصل کیجائے چنانچہ اس غرض کے لیے بلا توقف ایک درخواست کیجا رہی ہے۔ (ہندوستان ٹائمس)

گورنر پنجاب کا معائنہ لاہور

لاہور ۳۰ مئی سر میلکم ہیلی بقر عید کے ایام میں لاہور کا معائنہ کریں گے اور ۱۰ جون سے ۱۲ جون تک یہاں قیام فرمائیں گے ہز اکسلنسی ۹ جون کو شملہ سے روانہ ہو کر دوسری صبح کو لاہور پہونچ جائیں گے۔

ناگپور ستیہ گرہ میں اب صرف ہتھیار چھینے جاتے ہیں

ناگپور ۳۰ مئی جمہوریہ ناگپور ستیہ گرہی رضاکار جو بغیر لائسنس کے

اطلاع

(۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو تم عدالت ہذا سے سمن برائے اون کے جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جاوے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اس سے پیش کرائی جاوے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت میں داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانو۔

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ معہ خرچہ نالش عدالت میں داخل کرو تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری کی جو تمہاری ذات یا مال یا دونوں پر ہو کرنا نہ پڑے۔

۴۵ تلوارین لیکر بازار میں گشت لگاتے ہیں ان سے صرف ہتھیار چھین لیے جاتے ہیں اور خالی ہاتھ چھوڑ دیا جاتا ہے۔

پٹوا کھالی کی ستیہ گرہ

کلکتہ ۳۰ مئی پٹوا کھالی میں پھر ستیہ گرہ شروع ہو گئی ہے دو رضاکاروں نے ستیہ گرہ کے لیے اپنی خدمات پیش کیں اور گرفتار ہو گئے بیان کیا جاتا ہے کہ ضمانت کی مقدار پچاس روپیہ سے بڑھا کر دو سو روپیہ کر دیگئی ہے ستیہ گرہ کو جاری ہوئے کئی ماہ کا عرصہ گذر چکا ہے ستیہ گرہ کمیٹی کے سکریٹری نے روپیہ اور رضاکاروں کے لیے اپیل شائع کی ہے۔

ناگپور ۳۰ مئی مسٹر پانچ شاوری جمہوریت پسندوں کے لیڈر کا مقدمہ کل کیلیے ملتوی کر دیا گیا۔

اس کالے رنگ والی کو صد آفریں کی صدا

کیونکہ اس نے لاکھوں ناامیدوں کو امید دلائی۔ لاکھوں خودکشی پر آمادہ ہونیوالوں کو ڈھارس دیا سینکڑوں اجڑے ہوئے اور تاریک گھروں کو آباد و روشن کیا اب بھی لاکھوں تکلیف زدہ اس کے دست شفقت سے فیض اٹھا رہے ہیں۔

کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ یہ کون ہے؟

یہ مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں ہیں جو دیکھنے میں تو کالی ہیں لیکن نصف صدی سے ہندوستان اور غیر ممالک کو سیراب کر رہی ہیں قبضیت بدہضمی خون اور منی کی خرابی کثرت احتلام نامردی پیٹ کی ہر قسم کی بیماریاں وغیرہ وغیرہ امراض کو دور کر کے اعلیٰ درجہ کی طاقت و توانائی و قوت مردمی بخشکر لاکھوں مریضوں کو خودکشی سے بچایا ہے اور بے اولاد کو اولاد دیکر اندھیرے گھر کو روشن کیا ہے آپ ضرور ایک دفعہ تجربہ کریں۔
قیمت رفاہ عام کی غرض سے فی ڈبیہ صرف ایک روپیہ عہ، پانچ ڈبیہ چار روپیہ علاوہ محصول ڈاک

طلا واجی کرن

ایسے مایوس اشخاص جو اپنی جوانی کو اپنے ہاتھوں سے بگاڑ کر کف افسوس مل رہے ہوں اور بالکل نامرد بن گئے ہوں بہت سے طلاؤں میں بھی پیسہ خرچ کر کے بھی فائدہ نہ اٹھا سکے ہوں انکو چاہیئے کہ اس طلا کا استعمال کر کے صرف دو ہفتہ کے اندر دائمی صحت حاصل کریں۔
قیمت فی شیشی نصف تولہ عہ ۸/ علاوہ محصولڈاک

ویدشاستری منی شنکر گووندجی جام نگر (کاٹھیاواڑ) کانپور ایجنٹ مسرس عبدالکریم اینڈسن ہٹسن روڈ کانپور

پاؤ بھر سونا یا پانچ سو روپیہ

اُس شخص کو دیا جائیگا جو ثابت کرے کہ موجودہ دنیا میں تپ دق کے لئے

پران داتا

سے بہتر علاج موجود ہے۔ مرض خواہ کسی وجہ سے ہو۔ دق کیسے ہی درجہ میں کیوں نہ پہونچگیا ہو

اگر جان باقی ہے

تو پران داتا از سر نو زندگی عطا کریگی تپ دق کے ہزاروں علیل جب مریض زندگی سے ماہر طبیب اور تجربہ کار ڈاکٹر بھی مایوس ہو چکے تھے صرف پران داتا ہی کی بدولت دوبارہ زندگی اور صحت کی دولت سے مالامال ہو چکے ہیں انسانی ہمدردی کی بنا پر

صداقت کے ناظرین کا اخلاقی فرض ہے

کہ اپنے دوست احباب عزیز و اقربا ہمسایوں اور قرب و جوار کے رہنے والوں کو خبر کر دیں کہ پران داتا تپ دق کیلئے دنیا میں موجودہ زمانہ کے تمام علاجوں سے بہتر اور کامیاب علاج ہے قیمت مبلغ للعہ کیلئے جو ایک مریض کو بالکل کافی ہے دس روپیہ علاوہ محصولڈاک
بابت پیشہ اصحاب کو اسی رو پیہ کمیشن

ملنے کا پتہ: پران داتا مہندرو (پٹنہ) "PARANDATA," P.O. MAHENDRU, (PATNA)

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستولیں

ہمارے یہاں کم سے کم قیمت پر دستیاب ہوتی ہیں۔ ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن تک ہم مال اپنے خرچ سے پہونچا دیتے ہیں۔ اور فرمائشوں پر کمیشن علیحدہ دیتے ہیں۔ فہرست

سلیمان اینڈ کو۔ کراچی کیمپ سے طلب فرمائیے

ڈاکٹر ایچ ایل باٹلی والا اینڈ سنس کمپنی لمیٹیڈ بمبئی کی

۴۴ برس کی سودیشی دوائیں

باٹلی والے کا ایگیو مکسچر یہ دوا انفلوئنزا بخار روزانہ اور چوتھیا کے لئے بہت اکسیر ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ عہ/

باٹلی والے کا ٹانک سیرپ یہ دوا کمزور دبلے بچوں اور کمزور النسا نوں کے لئے مفید ہے۔ قیمت صرف بارہ آنے ۱۲/

باٹلی والے کا کیوال بام یہ دوا درد سر درد گردہ اور بچھو کے ڈنک کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت صرف بارہ آنے ۱۲/

باٹلی والے کا ڈائریا مکسچر یہ دوا ہیضہ کی بیماری اور گرمی سے دست روکنے کیلئے بہت ہی مفید ہے۔ قیمت صرف بارہ آنے ۱۲/

باٹلی والے کی کونین کی گولیاں ایک گرین دو گرین کی بوتل میں ملتی کونین سے بنی ہوئی ہیں قیمت ایک گرین والی بوتل ایک روپیہ چار آنہ قیمت دو گرین والی بوتل کی عہ/

باٹلی والے کی طاقت کی گولیاں یہ گولیاں کمزور دبلے کم خون رقیق خون اور دھات کیواسطے بہت اکسیر ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ عہ/

باٹلی والے کا داد کا مرہم یہ مرہم کھجلی اور جلدی بیماری کیواسطے اکسیر ہے قیمت ۶/

باٹلی والے کا دانت کا منجن یہ منجن دانتوں کو موتیوں کی مانند چمکدار بناتا ہے قیمت ۶/

ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ڈاک کا پتہ۔ سیاتی روڈ دواخانہ کیڈل روڈ بمبئی۔ تار کا پتہ "CAWASHAPUR" Bombay

---

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں۔ قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ عہ/

رمن ولاسی گولیاں

یہ گولیاں امساک کے واسطے بیحد مفید اور بے نظیر ہیں رات کو فقط ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھانے سے عجیب و غریب کیفیت نظر آنے لگتی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت صرف عہ/

پیوسکت ولای روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام ابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص کی دور ہوکر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ دو روپیہ عہ/ علاوہ محصولڈاک۔ فرد حالات کیلئے وید دیا مفت طلب کریں۔

پتہ۔ سراج وید نراین وشنوجی۔ جام نگر (کاٹھیاواڑ)
کانپور ایجنٹ:۔ نراین جی دادا جی۔ بانس منڈی کان پور

ولایت کی بنی دوائیں۔ نمونہ مفت

لعل نمبر ۱ ایکم نرالی جادو کا اثر رکھنے والی جو لگاتے لگاتے عورت مرد دونوں حیرت انگیز مزا اٹھاتے ہیں۔ قیمت ۱۲/ محصولڈاک الگ۔ برابر استعمال کرتے رہنے سے بہت ہی فائدہ ہوتا ہے۔

لعل نمبر ۲ بخار نزلہ قبض یا کسی اور وجہ سے سر کا درد آدھے سر کا درد کمر کا درد گھٹنے کا درد۔ ران کا درد موچ یا چوٹ کا درد سینے کا درد پٹھے کا درد جوڑوں کا درد گٹھیا یعنی جسم میں کسی حصہ کا درد صرف دو منٹ میں بالکل دور ہو جاتا ہے سر درد والے ضرور ایک شیشی اپنے پاس رکھیں یہ نشہ کی چیز نہیں ہے قیمت ۱۲ فی شیشی محصول ڈاک الگ۔

لعل نمبر ۳ ہر قسم کے جریان سفید پانی کا آنا اور کمر کا درد خراب خون دماغ کی کمزوری اور بدہضمی وغیرہ کے لئے ایک ہی دوا ہے جو ہر مرد و عورت ہر ایک کو یکساں فائدہ پہونچاتی ہے تھوڑے وقت میں ہی تعجب خیز فائدہ معلوم ہو جائیگا ایک ہفتہ کی دوا کے دام ۲ روپیہ ۸ آنہ صرف محصولڈاک الگ۔

لعل نمبر ۴ یہ پاؤڈر نئے یا پرانے سوزاک کو صرف ۱۲ گھنٹے ہی میں آرام پہونچاتا ہے سوزاک والے مریض نمونہ منگا کر ضرور آزمائش کریں قیمت بارہ آنے ۱۲/

ضروری نوٹ:۔ ہماری دوائیں عورت و مرد دونوں بلا کسی خاص پرہیز کے ہر جگہ ہر موسم میں استعمال کر سکتے ہیں اگر نمبر ۳ کو کھائیے اور نمبر ۱ کو لگائیے تب کام دیکھئے پھر جو تعریف کیجئے گا

ملنے کا پتہ:۔ آر۔ ایس۔ لعل فارمیسی۔ ہولا گنج۔ کان پور

THE SADAQAT
Cawnpore

REGD: NO, A 1424

جمالِ پر تو حق عزم مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
(حسن نعیمی)

صداقت

ہفتہ وار

اڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

قیمت سالانہ ۳ ر
ششماہی ۱۲ ر
فی پرچہ ۱ ر

جلد ۵ | کانپور - چہار شنبہ ۸ جون ۱۹۲۷ء مطابق ۷ ذی الحجہ ۱۳۴۵ھ | نمبر ۲۲

ادبیات

بغاوت فریاد

ہے پرانے ظلم کے ساتھ اک نئی بیداد بھی
آپ تو اہل ستم بھی ہیں ستم ایجاد بھی
کس مپرسی کے حصاروں میں رہیں کبتک اسیر
آخر اس قید تغافل کی کوئی میعاد بھی
کھیت غارت ہوں تو ہوں برہم نہ ہو نظم تنکار
آپ ترکِ ناوک افگن بھی ہیں اور جلاد بھی
آشیاں کو چھوڑ دیتا ہے بطورِ یادگار ؛
صید کرتا ہے کچھ کر سوچ کر جلاد بھی
ہو چکے پامال، تھے جتنے حقوق زندگی
ہم تو اب ناشاد بھی ہیں خانماں برباد بھی
سرخوشانِ خود روی اے خود فراموشانِ عیش
کاش بھولے سے کبھی آئے ہماری یاد بھی
فرصتِ تبدیلیٔ کاوش غنیمت ہے، کہ پھر
مل نہیں سکتی کہیں خاکستر برباد بھی
ہم غریبوں کو ستا کر شاد رہ سکتے نہیں ؛
قہر ہے بجلی ہے صبرِ خاطرِ ناشاد بھی
باوجودِ ظلم - آقا جانتے ہیں آپ کو،
رحم کے قابل بھی ہیں ہم - مستحقِ داد بھی
زیر لب کرتے ہیں نالے خوفِ دارو گیر سے
کر نہیں سکتے تڑپ کر شکوۂ افتاد بھی
حکم ہے اب منہ سے کچھ نکلا کہ بندھوائے گئے
واہ ری قسمت بغاوت ہو گئی فریاد بھی

آثار ہند

اجمیر شریف میں "سیسہ کان" ایک مشہور کان ہے جو راجہ اجے پال کے وقت سے اس وقت تک موجود ہے۔ اجمیر کے جنوبی پہاڑ کو اندر ہی اندر کاٹ کر یہ کان تیار کی گئی ہے، کہتے ہیں کہ پہلے کسی زمانہ میں اس کان سے سیسہ نکلتا تھا، اور بہت سیسہ نکلتا تھا۔ مگر اب سیسہ نکالنا بند کر دیا گیا ہے، کیونکہ ایک روپیہ صرف کرنے سے صرف ۱۲ ار کا سیسہ نکلتا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو یہ کان راجپوتانہ کے عجائبات میں سے ہے، اس میں اس سرے سے اس سرے تک بیسیوں تاریک اور گہرے کنوئیں ہیں جو دائیں بائیں مسلسل گردو دور بنے ہوئے ہیں۔ سب سے پہلا کنواں چاندنی کنوئیں کے نام سے مشہور ہے۔ اس کنوئیں تک کسی قدر روشنی پہونچتی ہے مگر اس کے آگے بالکل تاریکی ہے۔

اب سالہا سال سے جبکہ یہ کان سیسہ کی پیداوار کے لئے ناقابل ثابت ہو چکی ہے سیاحوں اور اہل شہر کے لئے ایک قدرتی خسخانہ اور برف آب کا کام دیتی ہے۔ گرمیوں کے شباب میں جبکہ راجپوتانہ کے ریگستان میں ذرہ ذرہ آفتاب سے حقیقتاً لبریز ہوتا ہے اور جبکہ مکانوں میں پتھر کی چھتیں عذاب الٰہی کا نمونہ معلوم ہوتی ہیں اہل شہر تین چار بجے تک اس کی سرد و خنک ہواؤں سے سیراب ہوتے رہتے ہیں اور پھر اپنے گھروں کو واپس چلے جاتے ہیں۔ متعدد پارٹیاں کان میں قسم قسم کے سامان پردیاں اور فرش بچھا کر بیٹھ جاتی ہیں کوئی تاش کھیلتا ہے کوئی گاتا ہے کوئی کھانا کھاتا ہے اور کوئی خاموشی کے ساتھ صرف آرام کرتا ہے اکثر سیاح روشنی کی وساطت سے چاندنی کنوئیں سے آگے تک جا کر سیر کرتے ہیں۔ کان کا اندرونی حصہ بیرونی حصہ سے بہت زیادہ سرد ہے آگے چلکر کہیں تو صرف ایک شخص کے چلنے کا راستہ ہے کہیں اس سے بھی زیادہ تنگ ہے کہیں اس قدر نا ہمواری اور تنگی ہے کہ ایک سیاح کو لیٹ کر جانا ہوتا ہے۔

چونکہ کان کے انتہائی اندرونی حصہ میں جانا خطرناک اور مخدوش ہے اسلئے لوگ دور تک جانیکی بہت کم جرات کرتے ہیں بعض بالائی پہاڑی حصے کسی نامعلوم زلزلہ کی وجہ سے اکثر گر کر راستہ بند کر دیتے ہیں اس سرے سے اس سرے تک شاید ہی کوئی ابتک جا سکا ہو۔ کان کے صدر دروازے پر ایک کھڑکی لگی ہوئی ہے اور نیچے اترنے کے لئے ایک زینہ بنا ہوا ہے اس کھڑکی کے باہر کھڑے ہونے سے بھی قمیض اور کوٹ کے دامن ٹھنڈی ہواؤں میں بھیگ جاتے ہیں یہ بھی تجربہ کیا گیا ہے کہ گرمیوں کے زمانہ میں کان بہت سرد رہتی ہے مگر سردیوں میں اسکی فضا کسیقدر گرم ہو جاتی ہے۔

اسی کان سے تھوڑی دور پر ڈگی ہے جسکے نام سے ایک بازار موسوم و مشہور ہے جسمیں ایک گئومکھ لگا دیا گیا ہے جسمیں ہو کر سیسہ کی کان سے نہایت ٹھنڈا اور صاف پانی رستا رہتا ہے اور اس پانی کا مخرج صرف اس وقت کھولا جاتا ہے جبکہ ڈگی کسی وجہ سے خشک ہو جاتی ہے۔ اور گئومکھ سے پانی بند یا بالکل نیچا ہو جاتا ہے۔

برسات کے زمانہ میں کان کے راستہ بہت زیادہ خطرناک ہو جاتے ہیں اور بالائی حصوں کے گرنے کا اندیشہ رہتا ہے اسلئے لوگ اسکی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ سیسہ کان راجپوتانہ کے عجائبات میں سے ہے لیکن بہت کم دیکھا گیا ہے کہ اہل شہر اس سے فائدہ اٹھاتے ہوں ! ہاں جو سیاح یہاں آتے ہیں وہ اس کان کی سیر سے ضرور دلچسپی لیتے ہیں گورنمنٹ نے کئی مرتبہ کوشش کی کہ اس کان سے سیسہ نکالنا پھر شروع کر دیا جائے لیکن کچھ تو اس وجہ سے کہ کان کے اکثر حصے بہت زیادہ گراؤ اور بوسیدہ ہو گئے ہیں اور کچھ اس وجہ سے کہ لاگت سے نفع کم ہوتا ہے یہ سلسلہ آگے نہ چل سکا۔ بہر حال اس کان سے سیسہ نکلے یا نہ نکلے گرمیوں کے موسم میں یہ اہل اجمیر کے لئے ایک قدرتی سرد خانہ ہے جسمیں پہاڑوں کی خنک فضاؤں سے زیادہ فرحت و تراوت موجود ہے۔ (ریاست)

۷۸۶
ہفتہ وار
صداقت
چہارشنبہ ۸ جون سنہ ۱۹۲۷ء

عید قربان

دل بدست آور کہ حج اکبر است
از ہزار کعبہ یک دل بہتر است

فارسی کے مشہور شاعر مولانا روم نے اہل دنیا کو مخاطب کرکے فرمایا ہے کہ کسی کا دل ہاتھ میں لینا حج اکبر ہے کیونکہ دل ہزاروں کعبوں سے بہتر ہے۔ اور دراصل حقیقت بھی یوں ہی ہے کیونکہ کعبہ تو حضرت انسان نے تعمیر کیا ہے بخلاف اس کے کہ دل کو خود خدا نے بنایا ہے۔ اور اس لحاظ سے ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ کسی انسان کے دل کو تکلیف نہ پہونچائے۔

یہ ہندوستان کی بدقسمتی ہے کہ یہاں کے ہندو و مسلم تہوار دن عموماً جنگ و جدال کا پیش خیمہ ہو جاتے ہیں اور وہ تہوار جو عموماً خوشی و مسرت کے لیے منائے جاتے ہیں اس طرح لوگوں کو صف ماتم بن جاتے ہیں۔ اور ادھر تو چند سالوں سے یہ حالت ہو گئی ہے کہ کوئی تہوار بھی اس جنگ و جدال سے خالی نہیں جاتا اور عموماً بقرعید میں تو خونریزی ایک معمولی سی رسم ہو گئی ہے۔

حسب معمول بقرعید سر پر ہے اور جس وقت یہ پرچہ آپ کے ہاتھوں میں ہوگا تو بقرعید کے صرف دو دن باقی ہوں گے اور حسب معمول دشمنان ملک و ملت ہندوستان کو بدنام کرنے کے لیے فساد کا موقع ڈھونڈھ رہے ہونگے اور ہندو مسلمانوں کو باہم لڑوا کر اپنے فوائد کے حاصل کرنے میں غلطاں و پیچاں ہوں گے اور اس طرح وہ ملک کے فوائد و ترقی کو پس پشت ڈالنے کے باعث ہوں گے۔

اس لیے ہم ملک کے نام پر اہل ہند کی بہبودی کے نام پر اور مذہب کے نام پر مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے فرائض کو ادا کرتے ہوئے شریعت اور مذہبی احکامات کی پابندی کرتے ہوئے اس بات کو مدنظر رکھیں کہ ہندو بھائیوں کو انکے طرز عمل سے تکلیف نہ ہو اور انکے دل دکھنے نہ پائیں۔

ایک شہری ہونے کی حیثیت سے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی خوشی میں اپنے ہمسایوں کو بھی شریک کریں کیونکہ خوشی مکمل اسی وقت ہو سکتی ہے کہ جب کہ شہر یا پورا محلہ اس خوشی میں شریک ہو۔ ورنہ یہ خوشی تو خوشی نہیں کہ ایک گھر میں تو مسرت کا اظہار ہو رہا ہے اور پروس میں صف ماتم بچھی ہوئی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ مسلمانوں کیلیے قربانی کرنا کوئی معمولی رسم نہیں ہے بلکہ اُن کا یہ ایک مذہبی فرض ہے مگر اسی کے ساتھ یہ بھی مسلمانوں کا اخلاقی اور شہری فرض ہے کہ وہ خاموشی کے ساتھ بلا کسی قسم کے نمائش، مظاہرے اور جلوس کے اپنے فرض کو ادا کریں۔

جس طرح سیکڑوں جانور روزانہ ذبح ہو جاتے ہیں اور کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوتی اسی طرح یہ مذہبی فرض بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔

اسی طرح ہندو بھائیوں کا بھی یہ فرض ہونا چاہیے کہ وہ خواہ مخواہ الجھن کا پیدا نہ کریں کیونکہ روزانہ سیکڑوں جانور ذبح ہوتے ہیں اور ہزاروں جانوروں کا گوشت غیر ممالک کو جاتا ہے مگر ان کے جذبات کو ٹھیس نہیں لگتی اسی طرح بقرعید کے زمانہ میں بھی اپنے جذبات کو اپنے قابو میں رکھنا چاہیے اور اگر کوئی موقع انکے جذبات کے خلاف ہو تو اس کے لیے انکو چشم پوشی کرنا چاہیے۔

اس قسم کے موقعوں پر بہادری دکھانے اور جاہلانہ تعلی کرنے کا موقع نہیں ہے۔ اگر ہندو مسلمان واقعی بہادر اور دل کے اچھے ہیں تو ان کے لیے بہت سے موقعے ہیں اور یہ جذبات اس موقع پر صرف کرنا چاہیے جس سے ملک و قوم کو فائدہ ہو پہنچے اور ہندوستان کا نام روشن ہو۔

باشندگان کانپور کو اس کے سمجھانے کی زیادہ ضرورت نظر نہیں آتی کہ امن و امان کے کیا فوائد ہیں کیونکہ اُنھوں نے اس وقت تک کانپور میں امن و امان قائم رکھکر اپنے کو بلکہ تمام شہر کو ہر قسم کی آفات سے محفوظ رکھا ہے۔ اگرچہ بعض اوقات بعض شریر النفس لوگوں کی طرف سے ایسے قبیح واقعات ظہور میں آتے ہیں کہ جس سے ایک قسم کی ناگوار فضا پیدا ہو جانے کا خوف پیدا ہو جاتا ہے مگر خدا کا شکر ہے کہ کانپور کے ہندو مسلمان حضرات ان حالات پر نہایت بلند حوصلگی سے قابو حاصل کر لیتے ہیں اور شہر میں کسی قسم کی مسموم آب و ہوا نہیں قائم رہنے دیتے۔

ہم اس طرز عمل پر اہل شہر کو مبارکباد دیتے ہوئے اس کی امید کرتے ہیں کہ ہندو مسلمان شہر کی عزت و وقار کو قائم رکھیں گے۔

ہم خصوصاً مسلمانان کانپور سے اس کی بھی امید کرتے ہیں کہ وہ بقرعید کے موقع پر اپنے ہندو بھائیوں کے مذہبی جذبات کا پورا پورا احترام کریں گے اور کوئی بات ایسی نہ ہونے دیں گے جس سے ہندو بھائیوں کو شکایت کا موقع ملے اور اسی طرح ہندو بھائیوں سے بھی اس کی استدعا کرتے ہیں اگر کسی ناعاقبت اندیش مسلمان سے کوئی فعل انکے جذبات کے خلاف سرزد ہو جائے تو وہ چشم پوشی سے کام لے کر اپنی فراخ دلی کا ثبوت دیں۔

بہرحال ہم دست بدعا ہیں کہ بقرعید اہل کانپور اور تمام ہندوستان کیلیے باعث مسرت ہو۔

"صداقت" اس خوشی کے موقع پر ناظرین سے جو اس کے قدردان ہیں دلی خوشی کرتا ہوا۔ مبارکباد پیش کرتا ہے۔

مصر و برطانیہ

ناظرین کو یاد ہوگا کہ سنہ ۱۹۲۲ء میں مصر کو ایک آزاد حکومت تسلیم کر لیا گیا تھا اور صرف چار چیزیں برطانیہ نے اپنے لیے محفوظ رکھی تھیں۔ (۱) مدافعت ملکی (۲) رسل و رسائل کی حفاظت (۳) اقوام غیر ملکی کے حقوق کی نگہداشت اور (۴) سوڈان کی مقبوضانہ حیثیت۔ اس حیثیت کے قائم ہونے کے بعد زاغلول پاشا خود انگلستان گئے اور انتہائی کوشش کی کہ [illegible] ترمیم ہو جائے مگر انکو کامیابی نہ ہوئی۔

سنہ ۱۹۲۶ء میں عدلی پاشا کی حکومت ختم ہوئی اور نئی پارلیمنٹ میں زاغلول پاشا اپنی زبردست اکثریت کے ساتھ مصری پارلیمنٹ میں پہونچے اس پر برطانیہ کو خوف پیدا ہوا کہ کہیں زاغلول پاشا وزیر اعظم نہ منتخب ہو جائیں لہذا برطانیہ نے جنگی جہاز بھیجے اور حالات نازک ہو گئے مگر زاغلول پاشا نے نہایت مدبرانہ حیثیت سے وزارت عظمی سے انکار کرکے عدلی پاشا کو وزیر اعظم منتخب کرا دیا جس پر گورنمنٹ برطانیہ کو اعتماد تھا۔ مگر مصری پارلیمنٹ میں زاغلول پاشا کی پارٹی بہت زبردست تھی اسلیے عدلی پاشا کی پوزیشن مستحکم نہ ہونے پائی اور کچھ دنوں کے بعد انکو مستعفی ہونا پڑا اور اس کے بعد ثروت پاشا وزیر اعظم منتخب ہوئے اور یہ اگرچہ زاغلول پاشا کی پارٹی کے آدمی نہ تھے مگر محب وطن اور مصر کی آزادی و اقتدار کا جذبہ انکے دل میں تھا۔

حال میں مصری پارلیمنٹ میں یہ مسئلہ پیش ہوا کہ مصر کی فوج اور ذرائع مدافعت کو ترقی دیجائے اس سلسلہ میں متعدد تجاویز پیش ہوئیں جن میں ایک تجویز یہ بھی تھی کہ "سردار" کے منصب کو جو سپہ سالار کی حیثیت رکھتا ہے اور جو صرف انگریزوں کے لیے مخصوص ہے ایک قلم توڑ دیا جائے۔

آج کل اسی منصب پر مسٹر لائڈ جارج (سابق گورنر بمبی) متعین ہیں آپ کو مصری پارلیمنٹ کا یہ طرز عمل پسند نہ آیا اور اُنھوں نے ایک نوٹ بھیجا مگر مصری پارلیمنٹ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا برطانیہ نے اس نوٹ کے ساتھ ساتھ قوت کا مظاہرہ کرنا شروع کر دیا اور تین جنگی جہاز بھیجے ہیں۔ مصری اخبارات برطانیہ کی اس جبریہ تعدی کے خلاف زبردست احتجاج کر رہے ہیں۔ ہم بھی برطانیہ کے اس طرز عمل کو حق و انصاف اور تہذیب کے خلاف سمجھتے ہیں۔

آئینہ کانپور

دفعہ ۱۴۴ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے ایک ماہ کے لیے مزید دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کیا ہے۔

مشترکہ جلسہ ۸ جون کی ۸ بجے رات کو خود محل پارک میں ہندو مسلمانوں کا ایک مشترکہ جلسہ ہونے والا ہے جس میں اہل شہر کو اس بات کی نصیحت کی جائیگی کہ وہ بقرعید کے زمانہ میں نہایت امن و امان کے ساتھ رہیں۔

یتیم خانہ اسلامیہ یتیم خانہ اسلامیہ کے انتظامیہ کا جلسہ [illegible] خانبہادر حافظ محمد حلیم صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا تھا یہ طے کیا گیا ہے کہ یتیم خانہ کے جدید انتظامات کے لیے ایک عام جلسہ جلد منعقد کیا جائے۔

نماز بقرعید ۱۱ جون بروز شنبہ ٹھیک ۹ بجے عیدگاہ میں نماز عید الاضحی ہوگی۔ امید کہ لوگ پیشتر سے تشریف لے آئیں گے۔

مسجد و باجہ اس ہفتہ میں غیر معمولی طور پر باز باتیں لکھیں اور مسجد و باجہ کے قضیہ میں دو تین جھڑپیں ہو گئیں [illegible] مگر خدا کا شکر ہے کہ فوراً روک تھام ہو گئی ہم کو امید ہے کہ اہل شہر اپنی امن پسندی کا کامل ثبوت پیش کرتے رہیں گے۔

خطاب یافتگان حضور ملک معظم کی سالگرہ کے موقع پر جو فہرست خطابات شائع ہوئی ہے وہ کانپور کی پبلک کے لیے زیادہ دلچسپ نہیں تاہم مندرجہ ذیل حضرات کو خطابات حاصل کرنے کا موقع ملا ہے۔

رائے صاحب - لالہ روپ چند جینی صاحب آنریری مجسٹریٹ و چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور۔

خانصاحب مرزا جعفر علی خانصاحب آئی۔ ایس۔ او۔ ڈپٹی کلکٹر [illegible] (سابق اگزیکٹیو افسر میونسپل بورڈ کانپور)

ایم بی ای مسٹر جیمس رائن سکریٹری اپر انڈیا چیمبر آف کامرس کانپور و ممبر میونسپل بورڈ کانپور

ہم ہر سہ حضرات کی خدمت میں انکے اس اعزاز [illegible] حاصل کرنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

انجمن تبلیغ اسلام گزشتہ ہفتہ ناظم صاحب تبلیغ اسلام نے ہم کو ایک مراسلت بغرض اشاعت بھیجی تھی مگر پرچہ تیار ہو چکا تھا اس لیے درج نہ ہو سکی اس اشاعت میں ہم اس کا خلاصہ درج کرتے ہیں۔ ایڈیٹر

"شیخ محمد امین صاحب بیرسٹر (سابق لالہ سالگرچند) کی تشریف آوری کانپور کے سلسلہ میں انجمن تبلیغ اسلام کانپور کے رو سے متعلق غلط فہمی ہوئی ہے جس کا صاف کرنا ضروری ہے ناظم صاحب تبلیغ اسلام آگرہ اور تبلیغ اسلام کانپور کے مابین خط و کتابت کے بعد انجمن مذکور کی مجلس انتظامیہ نے وفد مذکور کے بلانے کی دعوت دی اور اپنے ایک رکن کو فتح آباد بھیجا مگر واپسی کے بعد معلوم ہوا کہ وفد کے پروگرام میں سے کانپور کو نکال دیا گیا ہے مگر دوبارہ پروگرام میں کانپور کو داخل کرنے میں وفد مذکور نے رضامندی کا اظہار کیا مگر رکن مذکور نے وفد کو اس کے بعد دعوت منسوخ کر دی اور کہا کہ ہم جا کر تار روانہ کریں گے۔ چنانچہ تار مخالفت کا روانہ کر دیا گیا مگر بدقسمتی سے وفد ایک روز پیشتر فتح آباد سے چلا گیا اور اس کو تار نہیں ملا ناظم صاحب سفر میں تھے اور [illegible] صاحب علیل تھے عین وقت پر اطلاع ملنے پر چند اراکین کچھ نہیں کر سکتے تھے تاہم نائب ناظم اور چند اراکین وفد مذکور سے ملے اور شب [illegible] جلسہ کا انتظام کیا گیا جو کہ ۱۰ بجے شب کو نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا بہرحال یہ جو واقعات سوء اتفاق سے پیش آئے ہیں اُس کا انجمن کو افسوس ہے۔ ناظم انجمن تبلیغ اسلام کانپور (ملخص از مراسلت)"

نوٹ آئندہ پرچہ بوجہ تعطیل بقرعید شائع نہ ہوگا۔ ناظرین انتظار نہ فرمائیں۔ منیجر

فسانہ

پریم پجاری

رُپیا بڑی سلیقہ شعار لڑکی تھی جو ضعیف باپ کی عمر بھر راحت اور تسکین زندگی تھی ماں کا سایہ بچپن ہی سے اُٹھ گیا تھا مگر شفیق باپ کی محبت کے آگے ماں کی جدائی زیادہ تکلیف دہ نہ ہوئی اس کا باپ ڈسٹرکٹ بورڈ کے ماتحت صیغہ تعلیمات مین اپنی خدمات انجام دے چکا تھا جہان سے ایک مختصر پنشن مل رہی تھی اور یہی باپ بیٹیون کا ذریعہ معاش تھا۔

رُپیا کی شادی تو بچپن ہی مین ہندو رسم و رواج کے مطابق ایک غریب برہمن کے لڑکے دیوی دیال سے ہو گئی تھی مگر شادی کے بعد یہ بیس سالہ نوجوان انگریزی فوج مین بھرتی ہو کر بصرہ چلا گیا جہان سے اس کا کچھ پتہ نہ چلتا تھا۔

رُپیا صورت شکل کی بُری نہ تھی بلکہ قدرت نے تو اس کو حُسن و جمال کا ایک مخصوص حصہ دیا تھا وہ دل کش اور نرم دل ہونے کے علاوہ پڑھی لکھی بھی تھی وہ جب رامائن اپنے خاص طرز مین پڑھتی تھی تو محلہ کی عورتین اس کے گرد جمع ہو جاتین لڑکیان اس سے خوش رہتین اور بوڑھیان محبت کرتین وہ بڑی ہر دلعزیز لڑکی تھی جسے باپ کی مقدس تعلیم نے بچپن ہی سے پاکیزہ زندگی گذارنے کا عادی بنا دیا تھا۔

جون جون رپیا جوان ہوتی جاتی باپ کا دل کسی خاص صدمہ کی وجہ سے اندر ہی اندر بیٹھا جاتا وہ اپنی اکلوتی رپیا کو دیکھکر جس قدر خوش ہوتا اُسی قدر آزردہ بھی وہ گھنٹون سوچ بچار مین ڈوبا رہتا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ رنج سے بہت گرا بنا رہے۔

باپ بیٹی اپنی سادہ اور مختصر زندگی مدت تک گذارتے رہے اور دیوی دیال کا پتہ نہ چلا آخر وہ وقت بھی آ گیا جب بڈھا باپ اپنی دُلاری رپیا کو آغوش محبت سے اُتار کر آخری سانس لینے پر مجبور ہوا مرتے دم باپ نے رپیا کو خدا پر بھروسہ کرنے اور مصیبت مین صبر و استقلال پر قائم رہنے کی تلقین کر کے اپنے بڈھے ملازم دیالو کو جسے رپیا بابو کہتی تھی سپرد کیا اور خود ہمیشہ کے لیے خاموش ہو گیا۔

یہ موت کوئی معمولی موت نہ تھی اس نے رپیا کے خوش و خرم دل کو پژمردگی سے بدل دیا۔ اب وہ رنج و غم سے ناآشنا لڑکی اُداس رہنے لگی۔

باپ کی پنشن باپ کے ساتھ گئی مفلسی نے پاؤن پھیلائے رپیا کو وراثت مین ایک چھوٹا سا مکان چند زیورات اور چند برتنون کے سوا کچھ نہ ملا تھا بوڑھا دیالو وفادار تھا جو اس ضعیفی مین محنت مزدوری کر کے رپیا کا بھی کفیل ہوتا ادھر رپیا نے بھی محلہ کی لڑکیون کو تعلیم دیکر اپنے رزق کا ایک معمولی ذریعہ پیدا کر لیا تھا مگر یہ اتنا نہ تھا کہ فارغ البال رکھ سکتا۔

رپیا کا انیسوان سال تھا وہ زمانہ اور اُس کے آثار چڑھاؤ سے واقف ہو گئی تھی گھنٹون عالم خیال مین ڈوبی رہتی اور دل ہی دل مین خدا جانے کیا کیا سوچتی رہتی وہ جب اپنی زندگی پر ایک نظر ڈالتی اور اپنی بے بسی و بیکسی پر غور کرتی تو تڑپ جاتی مگر چونکہ لڑکی سمجھدار اور سنجیدہ تھی کسی نہ کسی طرح اپنے غمگین دل کو تسکین دے لیتی۔

یہ بالکل قدرتی امر ہے کہ ہر زمانہ مین چند اچھے تو چند بُرے لوگ ہوتے ہین اعلیٰ ہندو گھرانون مین تو لڑکیون کی دوسری شادی نہین ہوتی مگر پھر بھی بعض نئی روشنی کے نوجوان اس کے حُسن و اخلاق کی سچی قدر کرتے تھے بعض نے شادی کی درخواست بھی کی اور بڑا بڑا لالچ دلایا رپیا نے اپنے برتاؤ سے ان کی ہمدردی کا شکریہ تو ادا کر دیا مگر جواب مین کہا پرماتما کی دی ہوئی تمام خوشیان مجھے حاصل ہین میری زندگی میرے بچھڑے ہوئے شوہر کی یاد اور پوجا پاٹ کی نذر ہے اور یہی میری سچی خوشی اور اصلی مایہ ہے جس سے میری روح کو تقویت حاصل ہے۔

رپیا کی حقیقی شرافت کا ہر دل مین احترام تھا۔ نااہل سے نااہل انسان بھی اس کے سامنے بداخلاقی کی جرأت نہ کرتا جن لوگون نے شادی کی درخواست کی تھی خاموش ہو گئے۔

دن جاتے دیر نہین لگتی چند سال کے بعد دیالو کے ہاتھ پیر نے بھی جواب دیدیا اب وہ مشکل سے مزدوری کر سکتا تھا اور اس کو کمزور سمجھ کر کوئی مزدوری کے لیے بلاتا بھی نہ تھا۔

رپیا کی مصیبت مین دن بدن اضافہ ہوتا گیا مگر اس نے ہر تکلیف کا بڑی دلیری سے مقابلہ کیا وہ باپ کی آخری وصیت کا عملی نمونہ بنی ہوئی تھی۔

دیالو حسب معمول آج بھی مزدوری کے لیے باہر نکلا مگر کوئی کام نہ ملا بیزار گردان گاؤن کے چوراہے پر ایک دیوار کے سایہ مین بتا کو کھانے کے لیے بیٹھ گیا وہ اپنی بدقسمتی پر افسوس کر رہا تھا اور دل ہی دل مین کہتا تھا۔

"ایشور کی لیلا ہے کہ بُرے سے بُرے آدمی سُکھ سے کھاتے پیتے دن گزارتے ہین اور بیری بچی جو نیکی کی دیوی اور پرماتما کا روپ ہے مصیبت اُٹھا رہی ہے معلوم ہوتا ہے کہ سنسار کا کوب اسی کے لیے بنا ہے۔ بھگوان جانے کب یہ مصیبت کم ہو۔"

"ہے پربھو! وہ گھڑی کیون نہ ٹل گئی جب رپیا کی شادی رچی تھی۔"

بڈھا دیالو انھین خیالات مین پریشان تھا کہ اس نے دیکھا کہ ایک یکہ آ رہا ہے تھوڑی دیر مین یکہ چوراہے پر پہونچ گیا جہان یکہ والے نے گھوڑے کو روکا دیالو نے دیکھا کہ یکہ پر ایک پردیسی نوجوان بیٹھا ہوا پوچھ رہا ہے کہ پنڈت چھبو لعل کا مکان کس طرف ہے دیالو اس خیال سے قریب گیا کہ شاید قلی کی خدمت مل جائے چھبو لعل کا نام سُنکر چونک پڑا اور کہا۔

"صاحب اُن کا انتقال ہو گیا اور مین اُنھین کا ملازم ہون۔"

"افسوس! پنڈت جی کا درشن نہ ہو سکا کیا تم دیالو ہو؟"

نوجوان کے ان الفاظ نے دیالو کو حیرت مین ڈالدیا وہ غور کر رہا تھا کہ مین نے یہ صورت کہین دیکھی ہے جو اس وقت اس کے حافظہ مین نہ آتی تھی کچھ تامل کے بعد دیالو نے کہا "اخاہ! دیوی دیال تم ہو؟"

اب دونون خوش خوش گھر آئے دیوی دیال بارہ سال فوجی ملازمت کر کے کافی سرمایہ لے کر وطن آیا تھا اور اب اس نے ایک معقول جائداد خرید لی ہے اور رپیا و دیالو سب ساتھ مسرت سے زندگی گزارتے ہین۔ (جمہور)

---

۴ عبد الملک بن مروان کے زمانہ مین حجاج والی عراق ہوا عبد الرحمن بن محمد بن اشعث نے اس کے خلاف علم بغاوت بلند کیا بدقسمتی سے نجرانیون نے بھی عبد الرحمن کا ساتھ دیا تھا اس الزام مین سزا کے طور پر ان کے ذمہ تیرہ سو ۱۳۰۰ حلّے بڑھا دیے گئے۔

ابھی عمر بن عبد العزیز کا زمانہ آیا یہ لوگ شکایت لے کے اس کے دربار مین پہونچے اور عرض کیا کہ ہم مٹنے کے قریب پہونچ گئے ہین مگر اس پر بھی یہ آفت ہے کہ ہر وقت عرب ہمین لوٹا کرتے ہین اور حجاج نے یہ ظلم کیا کہ خراج کی مقدار ناقابل برداشت کر دی عمر بن عبد العزیز نے حکم دیا کہ ان لوگون کی مردم شماری کی جائے گنے گئے تو پہلے کی نسبت اب ان کی تعداد صرف دسوان حصہ رہگئی تھی یہ معلوم ہو گیا تو اُنھون نے کہا کہ مین اس خراج کو جزیہ سمجھتا ہون اُن کی زمین پر کوئی محصول نہین ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جو کافر مسلمان ہو جائے یا مر جائے اس پر سے جزیہ ساقط ہو جاتا ہے لہذا اُنھون نے تخفیف کر کے صرف دو سو حلّون کا خراج اُن کے ذمہ باقی رکھا۔ (ہمدرد)

نایاب طلائی سکون کی دستیابی

حیدر آباد۔ ضلع حضور آباد مین ڈاک بنگلے کی پشت پر ایک درزی کے مکان مین بین نایاب طلائی سکے ملے ہین۔

ذکی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ شاہ عالم مغل بادشاہ کی مہرین ہین۔

تاریخ اسلام

مسلمانون کا نجران کے یہود و نصاریٰ کیساتھ برتاؤ

سنہ ۱۰ھ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو تھوڑا لشکر دیکر بنی حارث بن کعب کی جانب روانہ کیا یہ قبیلہ علاقہ نجران مین رہتا تھا جسمین زیادہ تر یہودی اور کچھ مسیحی تھے رسول اللہ صلعم نے حضرت خالد کو یہ حکم دیا کہ وہان پہونچکر بآواز بلند تین دفعہ اُن کو دعوت اسلام دینا اگر وہ اسلام قبول کر لین تو تم خود انھین لوگون مین ٹھہر جانا اور اُنھین اسلام کی تعلیم دینا لیکن اگر وہ اسلام قبول نہ کرین تو اُن سے مقابلہ کرنا۔

فرمان رسالت کی تعمیل مین حضرت خالد بن ولید وہان پہونچے دعوت اسلام دی جسے یہودیون نے بخوشی قبول کر لیا اور اسلام لائے خالد اُنھین مین ٹھہر گئے اور رسول مقبول صلعم کو اُن کے اسلام قبول کرنے کی اطلاع کر دی۔

چند روز بعد حضرت خالد وہان سے واپس چلے تو بنی حارث کا ایک وفد اُن کے ساتھ ہوا یہ لوگ بارگاہ رسالت مین حاضر ہوے اور چند روز بعد واپس گئے رسول اللہ صلعم نے عمرو بن حزم کو اُن لوگون مین بھیجا کہ شریعت اسلام کی تعلیم دین اور اُن سے صدقات کی رقم وصول کیا کرین عمرو بن حزم وہین تھے اور اپنی مفوضہ خدمت انجام دے رہے تھے کہ رسول اللہ صلعم نے سفر آخرت فرمایا۔

لیکن نجران کے عیسائیون کا یہ واقعہ ہے کہ اُنھون نے عاقب اور سید نام اپنے دو شخصون کو اور چند لوگون کے ساتھ بارگاہ نبوی مین بھیجکر آپ سے مباہلہ کرنا چاہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی مرتضیٰ فاطمہ زہرا اور حسنین علیہ السلام کو ساتھ لے کر مباہلہ کے لیے نکلے اُن لوگون نے آپ کے ان نورانی چہرہ کو دیکھا تو آپس مین کہنے لگے کہ یہ تو ایسی صورتین ہین کہ اگر اللہ تعالیٰ کو قسم دلائین تو وہ پہاڑون کو بھی ان کی جگہ سے ہٹا دے اور اُن کے دلون پر ایسا رعب طاری ہوا کہ مباہلہ کی جرأت نہ ہوئی اور اس اقرار پر صلح کر لی کہ ہر سال دو ہزار حلّے بھیجا کرین گے ان مین سے ہر حلّے کی قیمت چالیس درہم ہوا کرے گی۔ اس کے علاوہ رسول اللہ صلعم کے بھیجے ہوے لوگون کی مہمانداری بھی انھین کے ذمہ ہو گی۔ اس کے معاوضہ مین اُن سے وعدہ کیا گیا کہ اُنھین اپنے مذہب پر قائم رہنے کی اجازت دیجائیگی اور اس بنا پر انکے ساتھ کسی قسم کی سختی نہ کی جائیگی۔

آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اُس مین بھی اُن لوگون کے ساتھ یہی برتاؤ رہا حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد مین نجران کے عیسائیون کی تعداد بڑھتے بڑھتے چالیس ہزار کو پہونچ گئی اس زیادتی کی وجہ سے آپس مین رقابتین پیدا ہو گئین اور یہان تک حسد بڑھا کہ اُن کے سربرآوردہ لوگ خود ہی حضرت عمر کی خدمت مین حاضر ہوے اور درخواست کی کہ آپ ہمین کہین اور بھیج دیجیے حضرت عمر کو اُنکی کثرت کی وجہ سے مسلمانون کے حق مین اندیشہ نظر آتا تھا ان کی اس درخواست کو غنیمت جانا فوراً اُنکی کل جائداد اور مال و اسباب کی قیمت ادا کر دی اور اُنھین شام اور حوالی کوفہ مین جگہ دی جلا وطن ہونے پر بھی وہ مقررہ خراج برابر ادا کرتے رہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس خراج مین دو سو حلّون کی تخفیف کر دی جب حضرت علی رض کا زمانہ آیا اور آپ نے کوفے کی سکونت اختیار کی تو وہ لوگ آپ کی خدمت مین حاضر ہوے اور اپنے وطن واپس جانے کی اجازت چاہی حضرت علی رض نے فرمایا کہ عمر رض نے جو کچھ کیا مناسب کیا مین اس کے خلاف کوئی بات نہین کرنا چاہتا۔

اس کے بعد حضرت معاویہ رض اور یزید بن معاویہ کا زمانہ آیا تو ان کے درباروں مین جا کر ان لوگون نے یہ ظاہر کیا کہ ہماری جماعت منتشر ہو گئی ہم مین سے بہت مسلمان ہو گئے اور بہت سے مر گئے یہ واقعہ تھا کہ اب اُنکی تعداد بہت گھٹ گئی تھی لہذا یزید نے دو سو حلّے اور گھٹا دیے ۵

برقیات

مسئلہ البانیہ میں اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام میں مسٹر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بنا پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان میں اطالیہ کے اقتصادی یا سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

مسٹر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ میں جملہ کاغذات دیوان میں پیش کر دیے گئے ہیں۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور مسٹر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے ان سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہیں ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین ہمعصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے کہ ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" شائع کیا ہے جریدہ مذکور لکھتا ہے کہ :۔

"افغانستان کو ابھی تک اپنی سابقہ عظمت و پھر حاصل کرنے کی آرزو ہے اور وہ یہ چاہتا ہے کہ کسی طرح ہندوستان کا شمالی مغربی علاقہ اپنے ملک سے ملحق کرلے۔ اگر ہندوستان میں انگریزوں پر کوئی مصیبت نازل ہوئی تو افغانستان ہرگز موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دے گا وہ ہرگز کسی دوسری سلطنت کو خواہ وہ روس بھی کیوں نہ ہو ہندوستان پر قبضہ نہ کرنے دے گا لہذا افغانستان کو ہندوستان کے لیے "باب الہند" نہ سمجھنا چاہیے بلکہ وہ ہندوستان و روس کے درمیان دیوار سکندری بن جائے گا۔ ایشائی سلطنتوں نے جو دولت روسیہ سے معاہدات کیے ہیں اُن کا اصلی مقصد یہی ہے کہ وہ اپنے اور روس کے حریف انگلستان کے ہاتھ باندھ دینا۔

چین میں احرار کی فتح اور پیشقدمی

رنگیں یکم جون چین سے آیا ہوا ایک پیغام مظہر ہے کہ صوبہ ہونان میں شمالی سپاہ کو افواج ہانکاؤ نے زبردست شکست دی اور شدید نقصان پہونچایا اب غالباً شمالی سپاہ پسپا ہو کر دریائے زرد سے پار ہو جائیگی۔

نام نہاد عیسائی جرنیل فنگ ہیو یانگ اُن کے مغربی بازو پر ہیں اور صوبہ پنجاب میں بھی نقل و حرکت ہو رہی ہے۔ ادھر مشرق کی جانب جنرل چانگ کائی شیک کی جانب سے شمالی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہیں ہوتا۔

روس و برطانیہ میں جنگ کا اندیشہ

ماسکو ۲ر جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلقات کے انقطاع پر روسی پارلیمنٹ کے ایک بڑے اجلاس میں صدر مجلس الوزراء روسیہ موسیو رائکوف نے فرمایا کہ :۔

"انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور موجودہ بین الاقوامی صورت حال میں زبردست پیچیدگیاں پیدا ہو جانے والی ہیں۔"

اس کے بعد موسیو موصوف نے اس سازش کی مثالیں پیش کیں جو انگریزوں نے قلمرو روسیہ میں انقلاب کے خلاف کی تھیں اور فرمایا کہ باینہمہ حکومت روسیہ نے ان باتوں پر کچھ بھی شور نہ مچایا کیونکہ اس کے نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا اُٹھانا ٹھیک نہیں تھا آخر میں آپ نے فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات سے اتنا نقصان روس کو نہ ہوگا جس قدر کہ دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل ہند پر پارلیمنٹ میں مباحثہ

لندن ۲ر جون آج دارالعوام میں مسٹر مارگین جونس نے سوال کیا کہ کیا حکومت ہند اصلاحات کی تحقیقات کے سلسلہ میں سررشتہ یا دیگر طرح سے کوئی ابتدائی تحقیقات کر رہی ہے۔

لارڈ ونٹرٹن نے جواب دیا کہ اس معاملہ میں اُن کو پوری واقفیت نہیں ہے لیکن ان کا خیال ہے کہ غالباً حکومت ہند ایسی معلومات فراہم کر رہی ہے جن کی کمیشن تحقیقات کو ضرورت پڑے گی۔

وزارت ایران کی تشکیل جدید

طہران ۲ر جون شاہ کجکلاہ ایران نے مہدی قلی خان مخبر السلطنہ کو ترتیب وزارت کی ہدایت فرمائی ہے۔

جدید وزارت کا آج مجلس ملیہ سے تعارف کرایا گیا ارکان وزارت حسب ذیل ہیں۔

(۱) مخبر السلطنہ مہدی قلی خان	وزیر اعظم اور وزیر امور عامہ
(۲) مشاور الممالک علی قلی خان انصاری	وزیر خارجیہ
(۳) حسین خان سمیعی	وزیر داخلہ
(۴) داور	وزیر عدلت
(۵) تدین	وزیر معارف
(۶) سردار اسعد جعفر قلی ؟	
(۷) نصرت الدولہ فیروز مرزا	وزیر مالیات

ڈاکخانہ و تار کی وزارت ابھی خالی ہے۔

مظالم کلکتی

لارڈ صاحب نے فرمایا کہ افسوس ہے کہ مجھے فسادات کلکتی کے معاملہ میں پھر وہی عرض کرنا پڑتا ہے جو میں پہلے عرض کر چکا ہوں اور میں ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ بات جتادوں کہ اس معاملہ میں غیر جانبدارانہ تحقیقات کی کچھ ضرورت نہیں ہے جو کارروائی حکام موجودہ نے کی اس کی صحت میں شک کرنے کی صاحب وزیر ہند کوئی وجہ نہیں دیکھتے لارڈ صاحب نے واقعات بیان کرکے ایوان سے درخواست کی کہ ہر شخص واقعات سے خود سمجھ سکتا ہے کہ پولیس کو کیا کارروائی کرنی پڑتی ہے۔

میں ایسی باتوں پر اظہار خیال نہ کروں گا جن پر قانونی کارروائی ہونے والی ہے لیکن بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو سخت تدابیر اختیار کرنی پڑیں ورنہ اگر مجمع لڑائی کر بیٹھتا تو زیادہ نقصان جان ہوتا!

شاہی کمیشن

شاہی کمیشن کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کے تقرر کی کیا تاریخ ہوگی صاحب وزیر ہند معاملات اور اُن خیالات پر غور کر رہے ہیں جو ایوانہائے پارلیمنٹ میں ظاہر کیے گئے اور وہ اس بارہ میں ملک معظم کی خدمت میں عرض کریں گے کہ اس کمیشن میں کون کون اشخاص ہونے چاہئیں لہذا اس وقت تک ارکان کمیشن کے اسمائے گرامی کا اعلان کیا جانا غیر مناسب ہے۔

(بدست عوام فروخت کے لیے)

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

بعدالت جناب حاکم پرگنہ صاحب بہادر بھوگنی پور مقام کانپور

نمبر مقدمہ اضافہ لگان نمبری ۷۲

بابو رام — مدعی

بنام اجیرو وغیرہ — مدعا علیہم

بنام اجیرو ولد ماکھن کورمی ساکن موضع ٹوڑی چاند پرگنہ بھوگنی پور و رامدیال ولد کلو کورمی ساکن موضع جورا پرگنہ ڈیرا پور و مسماۃ جنکا بیوہ دیندیال کورمی ساکن بہیری کلاں پرگنہ بھوگنی پور بر مکان بہدین ولد گودہان کورمی۔ — مدعا علیہم

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت اضافہ لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۰ر ماہ جون سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔ اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ر ماہ جون سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم عدالت

ہندوستان

مسٹر سوباش چندر بوس کا پیغام اہل ملک کے نام

کلکتہ ۲ جون مسٹر سوباش چندر بوس نے اخبارات کو ایک چٹھی بھیجی ہے جس میں ان کثیر التعداد اصحاب اور انجمنوں کا شکریہ ادا کیا ہے جنہوں نے مسٹر موصوف کے متعلق استفسارات کا سلسلہ جاری رکھا مسٹر بوس نے لکھا ہے کہ میں اپنے آپ کو خصوصیت کے ساتھ خوش قسمت خیال کرتا ہوں کہ ایسے زمانہ میں جبکہ ملک کے اندر جماعت بندی اور فرقہ وار کشمکش کی فضا موجود ہے سب نے دلی خلوص کے ساتھ میرا خیر مقدم کیا ہے اور میرے جلد صحتیاب ہونے کی خواہش ظاہر کی ہے ایسی حالت میں کہ میں آرام لے رہا ہوں اور میں نسبتاً بیکار کے ایام بسر کر رہا ہوں میری دن رات ایک ہی دعا ہے کہ میں اس اعتماد اور محبت کا اہل ثابت ہوں جس کا اظہار میری ذات کے متعلق میرے ہموطنوں نے کیا ہے اور میری سب سے بڑی کوشش یہ ہوگی کہ میں خاموشی کے ساتھ اس کام کے لیے اپنے آپ کو تیار کروں جو ہم سب کے سامنے ہے چاروں طرف جدید بیداری کے آثار پائے جاتے ہیں۔ دیش بندھو داس کی ناگہانی انتقال کے بعد ملک میں تاریکی اور بدنظمی چھا گئی لیکن اب روشنی کے شعاعیں نمودار ہو رہی ہیں خدا ہمیں اس قابل کرے اور جب وقت آوے اور بگل بجے تو ہمارے قدم مارچ کے لیے آگے کی طرف بڑھیں اور ہم اپنی مشکلات پر غالب آئیں۔

ایک ہندوستانی مصلح کے خیالات

ست خیرا (کھلنا) ۳ جون آج ضلع کانفرنس کھلنا کے صدر سر پرافلا چندرائے نے ہائی کورٹ کے بیرسٹروں اور تمام دیگر تعلیم یافتہ لوگوں پر یہ الزام لگایا کہ وہ ملک کے بدترین دشمن ہیں کیونکہ یہ لوگ سودیشی کپڑوں اور سودیشی اشیاء کے استعمال کو خلاف تہذیب خیال کرتے ہیں ان لوگوں سے ملک کو جو نقصان پہونچتا ہے اس کا اندازہ اس وقت بہ صحیح طور سے ہو سکتا ہے جب بنگال میں موٹر اور سگریٹ کی درآمد کے اعداد و شمار پر غور کیا جاے۔ سر پی سی رائے نے یورپین اور ہندوستانیوں کی آمدنی کا فرق بتایا اور افسوس کیا کہ ایسی تکلیف دہ حالت کے باوجود ان لوگوں کو اس کا خیال نہیں کہ انگریزوں کی طرز بود و ماند کی تقلید کر کے وہ کس قدر ملک کی تباہی کا باعث ہو رہے ہیں صدر موصوف نے اس خطیر رقم کی طرف اشارہ کیا جو کونسل انتخاب میں صرف کیجاتی ہے اور کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ رہنمایان ملک و قوم بجاے زبانی اظہار جوش و خروش کے عملی طور پر تعمیری کام کریں۔

ہندوستانی نے اس ...

بمبئی یکم جون آج بمبئی ... اس ... سب سے زر ریزولیوشن پاس کیا کہ کمرنڈ جے پی بگر ہوتا ... یورپ کے ممالک میں مزدوری ... رپورٹ پیش کریں۔ پارٹی نے چینی ... کو قابل نفرین قرار دیتے ہوے چینی ... ظاہر کی پارٹی نے کمیونسٹوں سے در ... تک پہونچانے کیلیے کانگریس میں ... پارٹی کا ایک ری پبلکن ونگ، دجمہو ... گنہ اکبر پور پارٹی نے مسٹر اداری اور ان کے رفقا کو مبارک ... درخواست کرنے کے حق کو قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ... اور جس کی ...

سردار کھڑک سنگھ کی رہائی

ہندو مسلمان اور سکھ متحد ہو جائیں

لاہور ۵ جون سردار کھڑک سنگھ کی رہائی پر ڈیرہ غازی خان کی کمیٹی پسانگریس کمیٹی۔ اور سکھ سبھا نے ان کی خدمت میں ایڈریس پیش کیے ان ایڈریسوں کے جواب میں سردار کھڑک سنگھ نے جو تقریر کی وہ گویا جیل سے نکلنے کے بعد ان کی سب سے پہلی تقریر تھی اس میں اُنھوں نے کہا کہ "اے ہندو، مسلمان اور سکھ بھائیو! اپنے اختلافات کو مٹا دو اور متحد ہو جاؤ کیونکہ بغیر اتحاد کے تم سوراج حاصل نہیں کر سکتے۔"

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کا حکم

کوئی اشتہار یا پوسٹر شائع نہ کیا جاے

لاہور ۴ جون بقرعید کی تقریب پر قیام امن کے لیے حکام خاص انتظام کر رہے ہیں ہز اکسلنسی گورنر پنجاب ۱۰ جون کو شملہ سے صورت حالات کا مطالعہ کرنے کے لیے لاہور آ رہے ہیں چونکہ ایسے موقع پر قابل اعتراض اشتہارات اور رسالے شائع ہوتے ہیں جن سے ہندوؤں اور مسلمانوں کے طبقہ جہلا کے جذبات مشتعل ہوتے ہیں اس لیے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے آج ایک خاص حکم جاری کیا ہے جس کی رو سے کوئی شخص سوائے تجارتی اور کاروباری اشتہاروں کے کسی قسم کا اشتہار ضلع لاہور کی حدود کے اندر اس وقت تک شائع کرنے کا مجاز نہ ہوگا جب تک وہ حکام کو پہلے دکھا نہ لیا جاے یہ حکم دو ماہ تک نافذ رہیگا اور اس کی خلاف ورزی کرنے والے پر زیر دفعہ ۱۸۸ تعزیرات ہند مقدمہ چلایا جائیگا۔

قابل ضبطی لٹریچر

شملہ ۳ جون حکومت ہند نے قانون محاصل بحری کی رو سے ہر اس کتاب یا رسالہ کو قابل ضبطی قرار دیا ہے جو جماعت کمیونسٹ کے خلاف "ورلڈ لیگ" یا جماعت کمیونسٹ کے خلاف لیگ کے دفتر سے جاری ہو۔

... مقدمہ ...

... ثبت مُہر لیا دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ ماہ مئی ... کی ہے لہذا ... ایجی ... کے بمقام ... کو دوبارہ ... سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے ... ہو جا ہیں سے جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۴ ماہ جون ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

برقیات

مسئلہ البانیہ مین اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام مین مسٹر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بناء پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان مین اطالیہ کے اقتصادی سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

مسٹر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ مین جملہ کاغذات دیوان مین پیش کر دیے گئے ہین۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور مسٹر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی برسبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے ان سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہین ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک انگلو انڈین معاصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے کہ ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" شائع کیا ہے جریدہ مذکور لکھتا ہے کہ :-

"افغانستان کو ابھی تک اپنی سابقہ عظمت و پھوجای مڈیکل پریکٹیشنر بنگال۔ مسٹر وہ یہ چاہتا ہے کہ کسی طرح ہندوستان کلکتہ کپتان محمد فضل الدین الحسینی سرجن کرلے۔ اگر ہند سرجے سلیٹری اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل ریلوے پولیس پنجاب۔ مسٹر بلبیر اسسٹنٹ اکاونٹنٹ جنرل پنجاب سردار بہادر جیون سنگھ آنریری مجسٹریٹ لاہور۔ خان بہادر قاضی خلیل الدین احمد دیوان ریاست بجاور

نائٹ - آنریبل مسٹر جے دونالڈ و ایس پریسیڈنٹ اگزیکٹو کونسل گورنر بنگال جسٹس سہروردی جج ہائی کورٹ کلکتہ۔ آنریبل مسٹر منموہن داس راجی ممبر کونسل آف اسٹیٹ۔ مسٹر جی والا قائمقام صدر انڈین ٹریڈ بورڈ۔ مسٹر سلطان احمد بیرسٹر وائس چانسلر پٹنہ یونیورسٹی مسٹر کرافورڈ سابق ڈائرکٹر جنرل پولیس حیدرآباد۔ خان بہادر شیخ عبد القادر ممبر کونسل پنجاب

تمغہ قیصر ہند طلائی - ریورنڈ ایل سی پرنجومی کارکن چرچ مشنری سوسائٹی مظفر نگر۔ مس آر پگٹ کارکن زنانہ مشن حیدرآباد دکن۔

تمغہ قیصر ہند نقرئی - جناب پرشاد وکیل فتحگڑھ (فرخ آباد)

راجہ (ذاتی) رائے بہادر لالہ پرتھی چند رائے چندر زمیندار مُرانا بہار۔ گوسوامی پرتاب گر نرسنگہ جی مہاجن و مالک مل۔ رزیڈنسی بازار حیدرآباد دکن۔

ایم۔ بی۔ ای - مسٹر بی تلاتی وکیل سرکار دہرہ دون۔ مسٹر پنٹ

تنازع بیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہین ہوتا۔ —ہیملیس رائٹر

روس و برطانیہ مین جنگ کا امکان

ماسکو ۲ جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلقات کے انقطاع پر روس کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روسیہ موسیو رائکف ... گجرات و ہیکور سوسائٹی "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور موجودہ بدمعاش پریسیڈنٹ میونسپل مین زبردست پیچیدگیان پیدا ہو جانے والی ہین۔ آنریری مجسٹریٹ لائل پور۔ اس کے بعد موسیو موصوف نے اس سازش کی ... ممالک متحدہ شیخ بشیر الدین انگریزون نے فکر دے روسیہ مین انقلاب کے خوار آگرہ خانصاحب سید احمد حسین بانیہ حکومت روسیہ نے ان باتون پر کچھ بھی آنریری مجسٹریٹ لکھنؤ۔ سید اظہار نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا اُٹھانا ٹھیک ضلع سیتاپور خانصاحب ذوالفقار فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات سے اتنا نقل دار گجرات مخدوم سید شیر شاہ دولت برطانیہ کا ہوگا۔ آنریری اعزاز اسسٹنٹ سرجن بہار سرٹر

مسائل ہند

پشور۔ مسٹر محمد جعفر بیرسٹر بہار غلام حسین صاحب لندن ۲ جون آج دارالامراء مین بند و بست پٹنا ور مسٹر ولی محمد انکم ٹیکس کمشنر حکومت ہند اصلاحات کی تحقیق پرسنل اسسٹنٹ پوسٹماسٹر جنرل بہار۔ ابتدائی تحقیقات کرے۔ لالہ ہرکشن داس عرف کنکھن جی رئیس و آنریری مجسٹریٹ لکھنؤ لارڈ ونب لالہ جگدیش پرشاد ممبر کونسل صوبہ رئیس مظفر نگر بابو رامچندر سکینڈ ہے لیکر ٹ وسشن جج بلند شہر رائے صاحب مدن موہن سمتھا اسٹور پرچیز ڈپارٹمنٹ محکمہ جرفت ممالک متحدہ۔ بابو منوہر لال شوچہ وکیل فیض آباد۔ بابو لنبق لال ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ممالک متحدہ۔ پنڈت متھرا پرشاد بہولا ڈپٹی کنزرویٹر جنگلات۔ بابو مین کرتنا کرجی قائمقام سول سرجن رائے بریلی۔ لالہ سیتارام پنشنر ڈپٹی کلکٹر الہ آباد۔ ملک راج سوئی اگزیکٹو انجنیر دہلی مسٹر نوبت رائے ڈپٹی پوسٹماسٹر جنرل پنجاب مسٹر ایل سی سین ڈپٹی سکریٹری گورنمنٹ ہند۔

خانصاحب مولوی ایس بی قادری سکریٹری میٹن اسلامیہ ہائی اسکول بدایون۔ مولوی محمد حسن رئیس مچھلی شہر وائس چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ جونپور۔ سید محمد نوح آنریری مجسٹریٹ و رئیس مچھلی شہر جونپور۔ مرزا جعفر علی خان صاحب ڈپٹی کلکٹر اُناؤ۔ مسٹر محمد ظہور الدین احمد فاروقی اگزیکٹو انجنیر ممالک متحدہ مولوی محمد عظیم اسسٹنٹ انجنیر شاخ آبپاشی ممالک متحدہ شیخ امتیاز علی تحصیلدار لکھنؤ۔ سردار مجیب الرحمن خان آنریری مجسٹریٹ مجیب نگر کیری۔ مولوی علی رضا انسپکٹر پولیس بہار میان عبد الرشید اسسٹنٹ ٹرانسپورٹیشن افسر ایسٹ انڈیا ریلوے رشید احمد گودس سپروائزر نارتھ ویسٹرن ریلوے شمس الحق سپرنٹنڈنٹ دفتر نگرانکار موسم شملہ۔

رائے صاحب لالہ روپ چند جینی آنریری مجسٹریٹ و چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور۔ سیٹھ کندن لال زمیندار پرتاب گڑھ میرٹھ پنڈت ہرسہائے پاٹھک چیرمین میونسپل بورڈ اٹاوہ پنڈت روپ کشن ہندو آنریری مجسٹریٹ الہ آباد۔ بابو کاشی کمار چیرمین میونسپل بورڈ اورئی۔ پنڈت چندبلی رائے ویدانت آچارج معر ڈپٹی کلکٹران ممالک متحدہ۔ بھیا کندھی پرشاد رئیس و آنریری مجسٹریٹ فیض آباد۔ بابو ستیش چندر دیپ رجسٹرار الہ آباد یونیورسٹی ہنٹر جے۔ این رائے کلرک محکمہ تعلیم صحت۔ گورنمنٹ ہند۔

اطمینان کی سانس

مسٹر کنتھ ولیمس برطانیہ کے مشہور ہفتہ وار نیر السیٹ اینڈ انڈیا کے اڈیٹر ہین اور اسلامی و مشرقی مسائل سیاسی کے ماہر خصوصی سمجھے جاتے ہین۔

لندن ویکلی نے چند روز ہوئے کہین لکھا تھا کہ مسلمان قومون کے اتحاد سے یورپ کو خطرہ ہے اس کے جواب مین مسٹر ولیمس نے لندن ویکلی ہی مین ایک مضمون شائع فرمایا ہے جس مین وہ اس خطرہ کو بے بنیاد ٹھہراتے ہین اور سب سے بڑی دلیل یہ دیتے ہین کہ مسلمانون کو اس وقت اپنی خانہ جنگیون سے فرصت نہیں دوسرے یہ کہ بجائے اسلامیت و اتحاد اسلام کے ان مین قومیت کی تحریک تیزی سے ترقی کر رہی ہے! فرماتے ہین:-

اس کے علاوہ (یعنی تشتت و تفریق کے علاوہ) ترقی یافتہ مسلم قومون کی رفتار اس وقت قومیت کے رخ پر ہے نہ کہ بین الاسلامی رخ پر "پان اسلامزم" محض ایک افسانہ ہے اور اس سے برطانوی ملوکیت کو کوئی خطرہ نہین۔

پھر ذرا مختلف اسلامی ملکون کی موجودہ حالت کا تو مطالعہ کیجیے ہندوستان جہان مسلمانون کی سب سے بڑی آبادی ہے وہان صرف سُنی شیعہ ہی کی تفریق قائم نہین بلکہ مقامات مقدسہ مین نجدیون کے تسلط سے ایک دوسری تفریق بھی قائم ہو گئی ہے ایران جو تمام تر شیعہ ہے اور عراق جو ایک حد تک شیعہ ہے ان کی بین الاسلامی دلچسپی اس سے ظاہر ہے کہ پچھلے سال کی موتمر مکہ مین ان کا ایک نمائندہ بھی نہین شریک ہوا۔ ٹرکی افغانستان، وسمر مین ایک حد تک قدرتی ہمدردی ہے لیکن کسی مقصد کے لیے اتحاد عمل ان مین ممکن نہین یاد رہے کہ مصر کی زاغلول پارٹی نے جب مصطفےٰ کمال سے مدد چاہی تو اس نے کس صفائی سے جواب دیا کہ ہمین ان معاملات سے کیا سروکار؟ بہرحال مین سوویٹ حکومت نے ترکی ایرانی، افغانی و روسی اسلامی حکومتون کے اتحاد کا جو نقشہ بنایا تھا اس کا کیا حشر ہوا؟ خود عرب مین جو مولد اسلام اور سرزمین حج ہے اتحاد کا شائبہ تک نہین نظر آتا اس مسئلہ مین دو باتون کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

(۱) ابن سعود ابتداء سے آج تک برطانیہ کا بہترین دوست رہا ہے۔

(۲) فلسطین، شام، عراق، وغیرہ کی جدید حکمران حکومتین کم از کم مستقبل قریب مین تو غیر ملکیون کے مخالف اور بین الاسلامی تحریک مین حصہ لینے سے معذور ہین (لندن ویکلی ۵ مارچ ۱۹۳۷ء)

وہابی، بدعتی، سُنی و شیعہ، مقلد و غیر مقلد کے جھگڑون مین پھنسے رہنے والے مسلمانو! شش رہے ہو کہ تمہاری انہین اندرونی نزاعات اور خانہ جنگیون نے تمہارے اصلی حریف کو کتنا اطمینان دلا دیا ہے اور وہ کس لطف و مسرت کے ساتھ تمہارے آپس ہی مین ایک دوسرے کے ہاتھ سے لڑنے اور گر کے کٹنے اور مرنے کا تماشہ دیکھ رہا ہے؟

سلطان ابن سعود کے ساتھ محض لغض جذبات عقائد کی بناء پر محبت و عقیدت رکھنے والے مسلمانو ذرا سوچو اور خیال کرو کہ فرنگی حکومت کو آج کس کی دوستی اور اعانت پر اس قدر اعتماد اور تکیہ ہے؟ (سچ)

نوٹس بنام مدعا علیہ نابالغ اور ولی کے

(آرڈر ۳۲ - قاعدہ ۳)

بعدالت خفیفہ بہادر اکبرپور مقام اکبرپور ضلع کانپور

مقدمہ نمبر ۱۵۸ بابت ۱۹۲۷ء

رنجیت سنگہ ولد سگوان سنگہ قوم ٹھاکر ساکن موضع بھیکر پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور — مدعی

بنام سکھنندن سنگہ عرف نہون سنگہ نابالغ عمر تخمیناً ۱۲ سال ولد او جاگر سنگہ قوم ٹھاکر بولایت مسماۃ نچھن کنور بہا و ج بیوہ جاگر سنگہ قوم ٹھاکر ساکنان موضع کوسٹھرا پرگنہ و ضلع ہمیرپور — مدعا علیہ

بنام سکھنندن عرف نہون سنگہ — مدعا علیہ نابالغ

و مسماۃ نچھن کنور بہا و ج — ولی قدرتی مدعا علیہ نابالغ مذکور

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعی نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ مدعا علیہ نابالغ کا ایک ولی دوران مقدمہ مقرر کیا جاے لہذا تم نابالغ سکھنندن عرف نہون سنگہ کو اور تم مسماۃ نچھن کنور ولی کو اس کی رو سے اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تعمیل اطلاعنامہ ہذا سے ۱۸ ر جون ۱۹۲۷ء یوم کے اندر ایک درخواست اس عدالت میں نسبت اپنے یا کسی دوست مدعا علیہ نابالغ کے ولی دوران مقدمہ مقرر کیے جانے کی نسبت نہ گذرانوگے تو عدالت تم کو یا کسی اور شخص کو نابالغ مذکور کا ولی مقرر کر دے گی۔

آج بتاریخ یکم ماہ جون ۱۹۲۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) بحکم پنڈت جگنا لال پانڈے منصرم عدالت منصفی اکبرپور ضلع کانپور

بحکم جناب بابو کاشی ناتھ صاحب جج بہادر دوم کانپور باختیار صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

(نمونہ قابل فروخت)

سمن بنا بر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

بعدالت سب ججی دوئم کانپور باختیار خفیفہ کانپور

نمبر مقدمہ ۱۴۰۰ سنہ ۱۹۲۷ء

کنٹونمنٹ بورڈ — مدعی

بنام منشی سخاوت اللہ — مدعا علیہ

بنام منشی سخاوت اللہ ولد لا معلوم قوم مسلمان ساکن احاطہ ڈپٹی محمد علی خانصاحب بر مکان منشی کفایت اللہ صاحب انسپکٹر سانٹر ہاؤس عقب تھانہ کرنیل گنج شہر کانپور — مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ... کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۷ ر ماہ جون سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جملہ امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ ایسے سوالات کا جواب دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو اُسی روز پیش کرو۔ تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بلا حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲ ر ماہ جون سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا

(مہر عدالت) بحکم الوپ سنگہ منصرم

بحکم ... بہادر ...

نئی نے اس ...

سمن بنام ... اس ... گرقوم ...

... منصرم

بعدالت منصفی ...

... ناتھ ... بہادر کانپور ...

مقدمہ نمبر ۳۲ ...

قوم پیارے لال ...

ولد پیارے لال قوم ...

بنام نرم شیام لال ...

بذریعہ شیام لال ولد نامعلوم ...

ساکنان ... منصفی ... پرگنہ اکبرپور ...

ہرگاہ کہ مدعی نے آپ کے نام ایک ... درخواست دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ ... بوقت ۱۰ بجے دن کے عدالت ہذا میں اصالتاً ... دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ ... روز اپنے جملہ گواہوں کو حاضر کریں نیز جملہ دستاویزات جن پر اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں اُسی روز پیش کریں۔ آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۴ ر ماہ جون ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

بحکم گنگا سروپ نگم منصرم عدالت منصفی کانپور

اطلاع

(۱) اگر آپ کو اندیشہ ہو کہ آپ کے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہونگے تو آپ عدالت ہذا سے سمن بہ ایں مراد جاری کرا سکتے ہیں کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جاے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا آپ استحقاق رکھتے ہیں وہ اُس سے پیش کرائی جاے بشرطیکہ آپ خرچہ ضروری عدالت میں داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانیں۔

(۲) اگر آپ مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہیں تو آپ کو لازم ہے کہ روپیہ مع خرچہ نالش عدالت میں داخل کریں تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری کی جو آپ کی ذات یا مال یا در صورت ضرورت دونو پر ہو کرنا نہ پڑے۔

ایک وکیل دوسرے سے تم اُس سب سے بیوقوف ہو جسے میں آج تک دیکھ چکا ہوں۔

جج :- خاموش خاموش کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میں کرہ میں ہوں

(ریاست)

برقیات

مسئلہ البانیہ مین اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام مین سر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بنا پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان مین اطالیہ کے اقتصادی یا سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ مین جملہ کاغذات دیوان مین پیش کر دیے گئے ہین۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور سر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے ان سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہین ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین معاصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے کہ ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" شائع کیا ہے ... جریدہ مذکور لکھتا ہے کہ:-

"افغانستان کو ابھی تک اپنی سابقہ عظمت و بہبودی ... پر ... وہ یہ چاہتا ہے کہ کسی طرح ہندوستان ... کرلے۔ اگر ہندوستان ... ملٹری اسسٹنٹ ... اسسٹنٹ اکاونٹنٹ ...

شمالی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہیں ہوتا۔

روس و برطانیہ مین جنگ کا ا...

ماسکو ۲ جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلقات کے انقطاع ... کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روسیہ موسیو رائیکوف ... "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور موجودہ ... مین زبردست پیچیدگیاں پیدا ہو جانے والی ہین ... اس کے بعد موسیو موصوف نے اس سازش ... انگریزون نے قلمرو روسیہ مین انقلاب کے ... باینہمہ حکومت روسیہ نے ان باتون پر کچھ ... نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا اُٹھانا ... فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات سے اتنا نقصان ... دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل ہند

لندن ۲ جون آج دارالامرا مین ... حکومت ہند اصلاحات کی تحقیق ... ابتدائی تحقیقات کر ... لارڈ ... ہے لیکن ...

باہتمام منشی عبدالسلام ... صداقت پریس کانپور ... سے شائع ہوا

جمالِ پر توحق عزم ...
زبان پر بھی وہی ہو جو ...

REGD. No. 142

اڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

ہفتہ وار

جلد ۵ | کان پور - چہار شنبہ ۲۲ - جون سنہ ۱۹۲۷ء مطابق ۲۱ - ذی ... نمبر

ولیم شکسپیئر

حال میں ولیم شکسپیئر مشہور یورپین شاعر کا یوم ولادت منایا گیا ہے اس تقریب سے ہم شکسپیئر کے مختصر حالات زندگی ناظرین کے لئے پیش کرتے ہیں۔

ولیم شکسپیئر کے باپ کا نام جان شکسپیئر تھا۔ اس کے باپ کے متعلق مختلف روایتیں ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ ذات کا قصائی تھا۔ بعض اُسے اون کا تاجر بتلاتے ہیں۔ جو بھی رہا ہو یہ مسلم ہے کہ وہ اپنے وقت میں ذی عزت تھا۔ اور اپنے شہر کا چیمبرلین تھا۔ سنہ ۱۵۷۱ء میں چیف جج بنایا گیا۔ اسکی کچھ زمینداری بھی تھی۔

ولیم شکسپیئر کی ماں میری آرڈن صوبہ داروک کے ایک اچھے خاندان کی لڑکی تھی۔ ولیم کے کل چار بھائی اور چار بہنیں تھیں۔ جون اور مارگیٹ دو بہنیں اس سے بڑی تھیں باقی سب چھوٹے بھائی بہنیں تھیں یعنی شکسپیئر اپنے والدین کا تیسرا لڑکا تھا۔

ولیم باختلاف روایات ۲۲ یا ۲۴ - اپریل سنہ ۱۵۶۵ء کے درمیان اسٹریٹ فورڈ میں پیدا ہوا اور اپنے وطن کے ایک خیراتی مدرسہ میں ۷ سال سے ۱۶ سال کی عمر تک تعلیم پاتا رہا۔ چنانچہ اسنے علاوہ انگریزی کے لاطینی - یونانی اور فرانسیسی زبانوں میں بھی کافی مہارت پیدا کرلی۔ ابتدائے دسمبر سنہ ۱۵۸۲ء کو اٹھارہ سال کی عمر میں اپنے سے ۸ سال بڑی عمر کی عورت این ہاتھوے سے شادی کی جس سے تین اولادیں ہوئیں ایک لڑکا ہیمنٹ دو لڑکیاں سوسنہ اور جیوڈتھ۔ چونکہ شادی کے ساتھ ہی ماہ بعد سوسنہ سنہ ۱۵۸۳ء میں پیدا ہوئی اس لئے لوگ اس غیر معمولی ولادت پر اکثر اعتراض کرتے اور قسم قسم کے الزامات تراشتے تھے۔ باقی دو بچے ہیمنٹ اور جیوڈتھ سنہ ۱۵۸۵ء میں توام پیدا ہوئے۔ ہیمنٹ ۱۱ سال کی عمر سنہ ۱۵۹۶ء میں مر گیا لڑکیاں ولیم کے آخر عمر تک زندہ رہیں اور اپنے باپ کی خدمت کرتی رہیں۔ ان دونوں کی شادیاں خوشحال گھرانوں میں ہوگئی تھیں۔

ولیم شکسپیئر کی ان دونوں لڑکیوں کی اولادیں ہوئیں۔ لیکن صرف جیوڈتھ کی لڑکی الزبتھ سنہ ۱۶۶۹ء تک زندہ رہی۔ اس کے بعد شکسپیئر کا سلسلہ نسل ختم ہوگیا۔ شکسپیئر نے ایک کمپنی میں جو مختلف دور میں لارڈ اسٹرینج لارڈ ہڈسن - لارڈ چیمبرلین اور آخر میں بادشاہ کی کمپنی کے نام سے مشہور رہی ۲۰ سال سنہ ۱۵۸۶ء سے سنہ ۱۶۰۶ء تک ایکٹر کی حیثیت سے کام کیا۔ اور بہت زیادہ شہرت و عزت حاصل کی۔ اس کی عمر کے ۲۰ سال لندن میں گزرے لیکن وہ ہر سال اپنے وطن برابر جایا کرتا تھا۔ شکسپیئر سے پیشتر ڈراموں کی حالت بہت زبوں اور پست تھی مگر اسکی جدت پسند طبیعت نے اسکو عروج کمال پر پہونچا دیا۔ اس کی شہرت صرف خاص حلقوں ہی تک محدود نہ تھی۔ بلکہ عمائدین ملک و احرار عصر اس سے علاقہ رکھنا باعث عزت سمجھتے تھے حتی کہ فرمانروائے وقت ملکہ الزبتھ بھی کئی بار ملاقات کر چکی تھی۔

اس مشہور زمانہ شاعر نے اپنی تصانیف کی بنیاد بالکل آزادانہ روش پر رکھی۔ وہ اپنے مصنفات میں کسی کا پیرو و مقلد نہیں ہے۔ اس نے اپنی بست سالہ علمی زندگی میں ۳۷ ڈرامے اور کئی نظمیں لکھیں جو آپ اپنی نظیر ہیں۔

شکسپیئر کی موت کے بعد انگلستان میں ایک زبردست خانہ جنگی برپا ہوئی کہا جاتا ہے کہ اس ہنگامہ میں اسکی بہترین تصانیف کا بہت سا حصہ ضائع ہوگیا ولیم کی وفات کو سات سال بھی نہ گزرے تھے کہ اس کے ڈراموں کا ایک مکمل مجموعہ چھپ کر پبلک کے ہاتھوں میں پہونچ گیا جسکے ابتک بےشمار اڈیشن چھپ چکے ہیں۔

شکسپیئر کی قابلیت اور غیر معمولی ذہانت کے متعلق یہ بتلانے کی ضرورت نہیں کہ وہ صرف ایک بہترین ڈرامہ نویس اور یورپ کا زندہ جاوید شاعر ہی نہ تھا بلکہ وہ نہایت چابکدست بت تراش نقاش مصور اور نفسیات کا ماہر بھی تھا۔

یہ خوشی کی بات ہے کہ اتنا بڑا یگانہ روزگار انسان اخلاقی معیار میں کسی سے پست نہیں۔ وہ باوجود اپنے بے انتہا علم و فضل چاند سورج کی سی شہرت کمال کے منکسر المزاج نیک نہاد خوش خلق اور شیریں گفتار تھا۔ اس نے اپنے اخلاق سے مزید قابلیت کی بنا پر آخر عمر تک ایک قابل قدر حلقۂ احباب پیدا کرلیا تھا۔ جو ہر شخص کو بآسانی میسر نہیں آسکتا۔

شکسپیئر کے متعلق یہ مشہور ہے کہ اس نے اپنی ۲۲ سالہ عمر میں سر تھامس لوسی کا ایک خوبصورت ہرن چرا لیا تھا اور گرفتاری کے خوف سے انگلستان بھاگ گیا۔ اولاً اس واقعہ کے متعلق اختلاف ہے لیکن اگر اسکو صحیح بھی مان لیا جائے تو اس ایک واقعہ کی بنا پر اس کی ساری زندگی کے قابل ستایش کارنامے فراموش نہیں کئے جاسکتے۔ اس نے بنی نوع انسان کے لئے جس ہمدردی کا اظہار کیا ہے وہ کسی حالت میں قابل نظر انداز نہیں۔

ولیم شکسپیئر جسے آج دنیا میں صرف شکسپیئر کے نام سے زیادہ مشہور ہے۔ ۲۴ سال تک لندن میں زندگی گزارنے کے بعد پچاس سال کی عمر میں اپنے وطن اسٹریٹ فورڈ کو واپس آیا۔ اور باون سال کی عمر میں ۲۳ اپریل سنہ ۱۶۱۶ء کو کچھ دنوں تک بخار میں مبتلا ہوکر اپنے شاندار محل میں انتقال کیا۔ ۲۵ - اپریل سنہ ۱۶۱۶ء کو اسٹریٹ فورڈ کے گرجا میں لاش دفن کی گئی۔

آج تک اس کا مدفن و مولد ہزارہا زائرین کا مرکز توجہ بنا ہوا ہے۔

(جمہور)

شہد کی مکھی کا تجسس

شہد کی مکھیاں ایک پھول سے دوسرے پھول پر اڑتی ہوئی اپنے چھتے سے بہت دور نکل جاتی ہیں مگر تعجب یہ ہے کہ وہ پھر راستہ نہیں بھولتیں۔ حال ہی میں جرمن ماہرین نے پتہ لگایا ہے کہ شہد کی مکھی کے پاس ایک آلہ ہوتا ہے جس کے ذریعہ سے وہ ایک قسم کی بو پھیلاتی ہے اور اس بو کے ذریعہ سے مکھیاں اپنا راستہ تلاش کرلیتی ہیں۔ تجربہ کرنے کے لئے چھتہ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ ہٹا دیا گیا لیکن مکھیاں وہاں پہونچ گئی ہیں۔

(اٹلانٹس)

برقیات

مسئلہ البانیہ مین اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام مین سر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بنا پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان مین اطالیہ کے اقتصادی سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگرچہ ہو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ مین جملہ کاغذات دیوان مین پیش کر دیے گئے ہین۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور سر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی برسبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہین ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین ہمعصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے کہ ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" شائع کیا جریدہ مذکور لکھتا ہے کہ:-

"افغانستان کو ابھی تک اپنی سابقہ عظمت و بیوملی ... وہ یہ چاہتا ہے کہ کسی طرح ہندوستان ... کرلے۔ اگر ہندوستان ...

... گاے کی قربانی زائد سے زائد ...

... ہی۔

ہمارا ہمیشہ سے یہ خیال رہا ہے کہ گاے کی قربانی مسلمانوں کو اپنے ہند و بھائیوں کی خاطر سے نہ کرنا چاہیے اور چونکہ اسلام نے مسلمانوں کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ حتی المقدور افضل جانور کی قربانی کرین اس لیے ہم نے ہمیشہ مسلمانوں سے اس کی اپیل کی ہے کہ وہ گاے کی قربانی نہ کرین بلکہ بجاے گاے کے دُنبہ، بکرا، مینڈھے کی قربانی کرین کیونکہ گاے کی قربانی افضل نہین ہے بلکہ اس کی قربانی غریب لوگون کیلیے ہے کیونکہ اُن کے پاس اتنی وسعت نہین کہ وہ زائد رقم خرچ کر سکین مگر اس کے یہ معنی نہین کہ ان غریب مسلمانون پر جبر و ظلم کیا جائے قوت کا مظاہرہ دکھا کر ان کو اپنے مذہبی فرض سے روکا جاے۔

دینا پور کے مقامی حکام کو بھی ہم اس الزام سے بری نہین کر سکتے کہ انھون نے غفلت سے کام لیا اگر وہ احتیاطی تدابیر اختیار کرنا چاہتے تو شاید اس کشت خون کی نوبت نہ آتی۔

ہم بقرعید کے امن و امان کے ساتھ گذر جانے پر ہند و مسلمانون سے زیادہ گورنمنٹ کو مبارکباد دینا چاہتے ہین کیونکہ یہ واقعہ ہے کہ بعض بعض مقامات کی حالت اچھی نہ تھی اور اگر گورنمنٹ مستعدی کے ساتھ احتیاطی تدابیر اختیار نہ کرتی تو شاید نہ معلوم کتنے مقامات پر کشت و خون ہو جاتا اور اسی وجہ سے جب کشت و خون ہوتا ہے تو اس کی زیادہ تر ذمہ داری ہم گورنمنٹ پر ڈالتے ہین۔

بعض مقامات پر ہندو مسلمانون نے بھی برادرانہ روش اختیار کی اور اصل مین وہی اصلی مبارکباد کے مستحق ہین۔

ہم خوف اور ڈر کی وجہ سے اس پسندی کو ... بلکہ ہند و مسلمانون کو بلا کسی خوف کے امن و رواداری ... فوائد کو محسوس کرنا چاہیے تاہم بقرعید کے بخیریت گذر جانے پر ہم ہندو مسلمانون کو مبارکباد دیتے ہوے اس کی امید کرتے ہین کہ محرم مین بھی وہ امن و امان کے ساتھ رہین گے۔

تمالی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہین ہوتا

روس و برطانیہ مین جنگ کا ...

ماسکو ۲ر جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلقات کے انقطاع کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روسیہ موسیو ... "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور موجودہ ... مین زبردست پیچیدگیان پیدا ہو جانے والی ہین ...

اس کے بعد موسیو موصوف نے اس سازش ... انگریزون نے فکر وے روسیہ مین انقلاب کے ... باینہمہ حکومت روسیہ نے ان باتون پر کچھ بھی ... نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا اُٹھانا ... فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات سے اتنا نقصان ... دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل ہند

لندن ۲ر جون آج دارالعوام ... حکومت ہند اصلاحات کی تحقیقات ... ابتدائی تحقیقات کر ... لارڈ ... ہے لیکن ...

... اور

جناب خان بہادر حافظ محمد حلیم ... حجم معہ اپنے دیگر چار ہمراہیون ... سفر یورپ و امریکہ بمبئی کو تشریف ... تھا انگرا اسٹیشن پر الوداع کہنے کیلیے ... بھی تھا۔ ... بیل رہی اور حافظ صاحب گلے ... گیے اور پرجوش نعرون کے ساتھ ٹرین روانہ ... دوستی ... ہین کہ بخیریت اور کامیاب ہو کر اس سفر سے ... بخیر ... واپس تشریف لائین۔

... اسلامیہ ۱۶ر جون کو یتیم خانہ اسلامیہ کا ایک ... ہونے والا تھا مگر مندرجہ ذیل نوٹس کے ذریعہ سے جلسہ رد کر دیا گیا:- "چونکہ اکثر ممبران انجمن یتیم خانہ نے یہ ظاہر کیا کہ آج کے جلسہ عام کی شہرت کی وجہ سے بہت سے لوگون نے کسی خاص غرض سے جلسہ کے ایک روز پہلے اپنے کو ممبر کرایا ہے جس کا مقصد صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ جلسہ مین اختلافات پیدا کیے جائین۔ چونکہ ان سب باتون سے احتمال فساد اور یتیم خانہ کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ ہے اس لیے اکثر ممبران انتظامیہ کمیٹی کی راے سے آج کا جلسہ ملتوی کیا جاتا ہے"۔

اسمین شک نہین کہ بعض اصحاب ایسے لوگون کو یتیم خانہ کے کارکن بنانا چاہتے تھے کہ جن سے یہ خوف پیدا ہوتا تھا کہ شاید یتیم خانہ کے حالات بد سے بدتر ہو جائین مگر ان حالات پر قابو حاصل کرنے کا جو طریقہ اختیار کیا گیا اُس سے ہم کو اختلاف ہے اور جس طریقہ سے بعض ممبران انتظامیہ یتیم خانہ نے جلسہ کو رد کیا ہے اس کو ہم بالکل غیر آئینی سمجھتے ہین اور اس طرز عمل کو ہم کانپور کے لیے ایک بد نما مثال خیال کرتے ہین۔

۱۸ر جون کو یتیم خانہ کا جلسہ انتظامیہ منعقد ہوا اور طے کیا گیا کہ یتیم خانہ کے لیے تنخواہ دار سکریٹری مقرر کیا جاے (اس جگہ کے لیے ایک صاحب کو باہر سے بلا لیا گیا ہے) کیا جلسہ انتظامیہ کو تنخواہ دار سکریٹری مقرر کرنے کا حق حاصل ہے؟ اسمین ہم کو شک ہے۔ مندرجہ ذیل چھ ممبرون کو ممبران انتظامیہ بنایا گیا ہے۔ (۱) جناب مولوی سید فضل الرحمن صاحب وکیل (۲) جناب شیخ محمد ابراہیم صاحب آنریری مجسٹریٹ (۳) جناب حافظ احمد اللہ صاحب تاجر چرم (۴) جناب مولوی محمد عابد صاحب (۵) جناب منشی ... احمد خان صاحب (۶)

اور مختلف کمیٹیون کے ذریعہ سے کام کو تقسیم کیا گیا ہے۔

استعفی ہم کو معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر عبد الکریم صاحب نے میونسپل بورڈ کی ممبری سے استعفی دیدیا ہے۔

باجہ بجانے والون پر مقدمہ ۵ر جون کو پولیس نے فتحپور گنج کی مسجد کے سامنے باجہ بجانے کے جرم مین ۱۱ باجہ بجانے والون پر دفعہ ... کے ماتحت چالان کیا تھا ان کا مقدمہ مسٹر گارڈن جائنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس مین ۱۷ر جون کو پیش ہوا اور چند گواہان ثبوت کے بیانات ہوے آئندہ پیشی کی تاریخ ۲۸ر جون مقرر کی گئی ہے۔

رشوت ستانی کا مقدمہ ... حاکم پرگنہ بگھاٹم پور کے اجلاس مین پولیس کے خلاف ایک رشوت ستانی کا مقدمہ دائر ہوا ہے۔ اس مقدمہ مین ... مندرجہ ذیل اشخاص

ناخوذ ہین (۱) پنڈت دوارکا ناتھ سرکل انسپکٹر پولیس (۲) مسٹر چندن سنگھ سب انسپکٹر پولیس (۳) امیر الدین (۴) بلوان سنگھ (۵) رام سرن کانسٹیبلان پولیس (۶) مکھیا۔ (۷) گیادین (۸) شیام لال زمینداران۔

الزام یہ ہے کہ دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء ایک ڈکیتی کے سلسلہ مین چودہ سو روپیہ وصول کیے گئے ہین۔

ایک جدید گھاٹ لالہ بدری داس نے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے صرفہ سے ایک گھاٹ اور مندر تعمیر کرایا ہے۔

کیا مسلمان بھی دیگر فضول خرچیون کو چھوڑ کر اس قسم کے نیک کامون کی طرف توجہ کرین گے؟

کامیابی منشی دیا نراین نگم صاحب ایڈیٹر زمانہ کے بڑے صاحبزادے یعنی مسٹر سری نراین نگم ایم۔ اے۔ نے امسال الہ آباد یونیورسٹی سے ایل ایل بی کے فائنل امتحان مین درجہ اول مین کامیابی حاصل کی ہے ہم اس شاندار کامیابی حاصل کرنے پر منشی صاحب موصوف کی خدمت مین مبارکباد پیش کرتے ہین۔

مسٹر عطاء اللہ خان ہم یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ مسٹر عطاء اللہ خان بی۔ اے ایل ٹی ہیڈ ماسٹر حلیم مسلم ہائی اسکول کو مسٹر محمد بشیر صاحب بار ایٹ لا سکریٹری حلیم مسلم ہائی اسکول کی ان تھک کوششون کی بدولت اسکول مین مزید رہنے کی اجازت گورنمنٹ سے مل گئی ہے۔ ہم کو امید ہے کہ مسٹر عطاء اللہ خان صاحب پہلے سے زیادہ محنت و جانفشانی کے ساتھ اسکول کی خدمات انجام دین گے اور لوکل پارٹی بندیون سے اپنے کو علیحدہ رکھین گے۔

بقرعید خدا کا شکر ہے کہ کانپور مین بقرعید امن و امان کے ساتھ گذر گئی ہندو مسلمانون نے اپنی امن پسندی اور رواداری کا کافی ثبوت پیش کیا۔ اس سلسلہ مین ہمارے خاص شکریہ کے مستحق جناب راے بہادر بابو آنند سروپ صاحب چیرمین کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ اور جناب خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹر و ایم ایل سی ہین کیونکہ ان دونون حضرات نے انتہائی کوششین اچھی فضا پیدا کرنے مین کی ہین۔ ہم مسٹر راے مئرو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و دیگر حکام کو بھی مبارکباد دیتے ہین کیونکہ انتظامات نہایت بہتر اور اچھے تھے۔

میونسپل بورڈ حال مین میونسپل بورڈ کانپور نے ڈی اے وی کالج اور سناتن دھرم انٹرمیڈیٹ کالج کو دس دس ہزار اور اسپورٹ کلب کو پانچ ہزار کا عطیہ دینا طے کیا ہے۔ اور گورنمنٹ سے ۱۱ لاکھ

فسانہ

نقب زن

(۱)

شکنتلا نے بہت دیر تک اپنے محلہ مین چوری اور نقب زنی کی وارداتون کا ذکر کرنے کے بعد دریافت کیا :۔ کیا وقت ہوگا ؟ "

لچھمن نے گھڑی دیکھ کر کہا "گیارہ بجے ہین"

شکنتلا نے کچھ پس و پیش کے بعد ٹھہر کر کہا :۔

اچھا تو آپ اب تشریف لے جایئے ! "

" نہین ! مین ابھی نہین جاؤن گا اور آج کی رات تو خصوصیت کے ساتھ مین تمھین نہین چھوڑنا چاہتا کیونکہ تم نے ابھی ابھی مجھ سے نہایت خوفناک واقعات کا ذکر کیا ہے۔ مناسب نہین کہ تم اکیلی رہو ! "

" ہان یہ درست ہے ! لیکن مین کیا کرون مجبور ہون بس اب میرے بھائی گنیش آتے ہی ہون گے اور تمھارا یہان رہنا خطرناک ہے۔ "

" اگر ایسا ہے تو مجبوری ہے ۔ "

لچھمن با دل ناخواستہ یہ الفاظ کہتے ہوئے آہستہ آہستہ گھر سے نکلکر باغیچہ مین آیا اور وہان سے بے دلی کے ساتھ گذرتے ہوئے سڑک پر پہونچا شکنتلا نئی روشنی کی نوخیز لڑکی ہے اس نے اس سال میٹرک پاس کیا ہے گنیش کے سوا اس کا کوئی والی وارث نہین والدین نے ایک بہت معقول جائداد اور اعلیٰ درجہ کا بنگلہ ورثہ مین چھوڑا ہے۔ گنیش خود ایک انگریزی طبیعت کا نوجوان ہے اپنی جائداد کی بخوبی نگرانی کرتا ہے اور شکنتلا کو ولایت بھیجکر پڑھانے کا ارادہ رکھتا ہے لیکن اسے اپنی بہن سے صرف اتنی محبت ہے جتنی کہ مغربی تہذیب اجازت دیتی ہے شکنتلا بھی بھائی کو مشرقی دستور کے خلاف صرف اپنا کفیل اور مددکنندہ خیال کرتی ہے ۔

شکنتلا کے بنگلہ سے نکلکر لچھمن کسی خیال مین غرق آہستہ آہستہ چلا جا رہا ہے ابھی تھوڑی ہی دور گیا ہوگا کہ سناٹے مین اُسے کسی کے آنے کی آواز سنائی دی۔ گردن اُٹھا کر دیکھا تو سامنے سے ایک موٹا تازہ آدمی کوٹ کے بٹن کھولے ٹوپی کو آنکھ کے اوپر تک سرکائے جھومتا ہوا چلا آ رہا ہے اس کی صورت بہت خطرناک تھی اور جب وہ لچھمن کے بازو سے اُسے گھورتا ہوا نکلا تو اُس نے اپنے جی مین کہا " رام رام ! کیا بھیانک صورت ہے ضرور یہ کوئی نقب زن ہوگا ۔"

(۲)

اجنبی آدمی جب ذرا آگے بڑھ گیا تو لچھمن نے اس کا پیچھا کیا چلتے چلتے وہ شخص شکنتلا کے بنگلہ کے سامنے رکا چارون طرف ایک خفیہ نظر ڈالی اور باغیچہ کے اندر داخل ہو گیا۔ لچھمن اس کی یہ تمام حرکت ایک جگہ سے چھپ کر دیکھ رہا تھا اور جب وہ باغیچہ مین داخل ہوا تو یہ بھی دوڑ کر وہان پہونچ گیا جس نے دیکھا کہ وہ بنگلہ کے اندر نہین داخل ہوا بلکہ وہ اُس کے پچھلے حصہ کی ... پر انھون ... اس نے چارون ... نے اس ... اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ اس ... آکر اُسے مار نہ دے ... اس ... کر پیچھے دیکھتا جاتا ہے ایسے ... آئی لچھمن سمجھ گیا کہ چور ... ہے اور قفل کھولنا چاہتا ہے ... اندر داخل ہوا جیون ہی چور ... ہو گیا اور لچھمن نے دوڑ کر اس کی ... برآمدے مین زینہ کے پاس لا یا ... لچھمن نے منہ سے کوئی آواز نہ نکالی ... مگر شکنتلا ڈر جائے گی چور نے بھی کسی ... دونون دیر تک لڑتے رہے یہان تک کہ چور ... اور جب کی ... کہ سینہ پر سوار ہو گیا اب اس کی نظر زینہ کی طرف گئی ... شکنتلا کا بھائی گنیش ہاتھ مین پستول لیے ہوئے ...

(۳)

گنیش ابھی ابھی باہر سے آیا تھا اور چاہتا تھا کہ اوپر اپنے کمرے مین جائے کہ زینہ کے پاس ان دونون کو لڑتے ہوئے پایا اور سمجھ گیا کہ دونون چور ہین چنانچہ اس نے للکار کر کہا :۔

" خاموش ! تم بالکل نہین ہل سکتے !

معلوم ہو گیا تم دونون بدمعاش ہو آپس مین حصہ وغیرہ تقسیم کرنے پر لڑ رہے ہو۔ . . کیون ہے نا ؟ "

لچھمن بدحواس ہو گیا اس نے جلدی مین کہنا شروع کیا۔ نہین نہین ہرگز نہین مین چور نہین ہون آپ غلطی پر ہین . . . . مین یقین دلاتا ہون . . . . . مین چور نہین ہون . . . . . آپ مجھ کو نہین جانتے کیونکہ اکثر باہر رہتے ہین . . . . . لیکن مین آپ کو جانتا ہون آپ شکنتلا کے بھائی گنیش ہین ۔ "

تھوڑی دیر سکتہ کا عالم رہا پھر گنیش نے پوچھا " تمھین یہ کیونکر معلوم ہوا "

" یہ تو بالکل ظاہر ہے ! بالکل عام ہے میرا نام لچھمن ہے اور اگرچہ آپ سے میری ملاقات نہین ہے مگر مجھے ضرور جانتے ہون گے . . . . اچھا مین بیان کرتا ہون ۔ "

" ٹھہرو ! ابھی اس کی ضرورت نہین تم الگ کھڑے ہو جاؤ اور بتاؤ کہ یہان تمھارا کیا کام تھا "

" سچ یہ ہے کہ مین شکنتلا سے ملنے آیا تھا . . . . . آہ میری ان کی پُرانی ملاقات ہے ۔ "

اچھا تو یہ کہیے ! "

خیر اس وقت تو تم میری مدد کرو (گلے سے گلوبند نکال کر) لو اس سے چور کو باندھو ۔ "

گلے سے گلوبند نکالتے ہوئے گنیش ذرا جھکا اور لچھمن نے دیکھا کہ اس کے ...

(۴)

پستول کے دھماکے کی وجہ سے قریب کے پولیس ... پولیس مین آ گئے اور گنیش کو پکڑ کر چوکی پر لے گئے اب لچھمن شکنتلا اور تیسرے چور نے ایک دوسرے پر حیرت کی نظر ڈالی شکنتلا گھٹنون کے بل زمین پر گر پڑی اور معافی خواہ ہوئی۔

اجنبی چور نے اپنی داستان لچھمن سے یون دہرانی شروع کی :۔ " مین آج گھر سے بغیر کپڑے تبدیل کیے ہوئے نکل پڑا کلب گھر گیا وہان دیر ہو گئی اب مین اس ارادہ سے یہان آیا تھا کہ چپکے سے شکنتلا کے کمرے مین چڑھ جاؤن گا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ وہ اس وقت تنہا سو رہی ہوگی یہان پہونچکر مجھے معلوم ہوا کہ کمرے کی چابی تو مین بھول آیا ہون پھر مجھے اس چابی کا خیال آیا جو مین اور شکنتلا پیچھے کے کمرے مین چھپا کر رکھتے ہین چنانچہ مین اس کو ڈھونڈ رہا تھا کہ یہ واقعہ ہوا اور تم بھی آ پہونچے، بہرحال . . . . "

شکنتلا بول اُٹھی تمھاری صورت بھی تو آج کتنی خوفناک تھی ؟ "

لچھمن کو اب معلوم ہوا کہ حضرت بھی جن کا نام گوپال تھا شکنتلا کے خوشہ چینون مین ہین ۔

(باقی آئندہ)

برقیات

مسئلہ البانیہ مین اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام مین سر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بنا پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان مین اطالیہ کے اقتصادی سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہین ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ مین جملہ کاغذات دیوان مین پیش کر دیے گئے ہین۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور موسولینی اور سر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی برسبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی موسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہین ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین ہمعصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے کہ ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" شائع کیا [illegible] جو بہ مذکور لکھتا ہے کہ :-

"افغانستان کو ابھی تک اپنی سابقہ عظمت و پولیٹیکل پریسٹیج [illegible] وہ یہ چاہتا ہے کہ کسی طرح ہندوستان [illegible] مین جوش [illegible] کرے۔ اگر ہندوستانی سیکریٹری اسٹیٹ [illegible] کیا کہ تمام معاملہ فوراً آیا [illegible] اسسٹنٹ اور [illegible] صحیح طریقہ یہ ہوگا کہ فریقین کے [illegible]

شمالی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہین ہوتا۔

روس و برطانیہ مین جنگ کا [illegible]

ماسکو ٢ جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلقات کے انقطاع کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روسیہ موسیو [illegible] "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور موجودہ بد [illegible] مین زبردست پیچیدگیان پیدا ہو جانے والی ہین [illegible] اس کے بعد موسیو موصوف نے اس سازش کا [illegible] انگریزون نے قلمرو روسیہ مین انقلاب کے [illegible] بانیہمہ حکومت روسیہ نے ان باتون پر کچھ بھی [illegible] نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا اُٹھانا [illegible] فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات سے اتنا نقصان [illegible] دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل ہند

لندن ٢ جون آج دارالعوام [illegible] حکومت ہند اصلاحات کی تحقیق [illegible] ابتدائی تحقیقات کر [illegible] لارڈ ونٹرٹن [illegible] ہے لیکن [illegible]

[illegible] اور لارڈ [illegible] بھی موجود تھے

[illegible] اسمبلی مین [illegible]

[illegible] کا افتتاح اصلاحات اور کمیشن دوبارہ [illegible] کی موجودگی کا اشارہ کر کے آپ نے [illegible] ہندوستان کی اسمبلی مین [illegible] اگر کوئی قانون یا رزولیوشن پاس ہوتا ہے تو ایوان مذکور [illegible] ہے کہ وہ یہ دیکھے کہ اس کی تعمیل کی گئی ہے یا نہین لیکن ہندوستان [illegible] نہین ہوتا۔

مسٹر سوبھاش چندر بوس

مسٹر لیمبری نے مسٹر سوبھاش چندر بوس کا ذکر کرتے ہوئے ایک [illegible] پڑھ کر سنایا جو مسٹر بوس موصوف نے ارسال کیا تھا اور جس مین بیان کیا گیا تھا کہ آج تک کسی نظربند پر کسی مجسٹریٹ یا جج کے سامنے مقدمہ نہین چلایا گیا ہے [illegible] لکھا تھا کہ معلوم نہین گورنمنٹ نے ان کے خلاف کیا شہادت بہم پہونچائی تھی انھون نے پولیس کو چیلنج کیا تھا کہ وہ اُن کے خلاف کوئی تحریری شہادت پیش [illegible]

پیش کرے لیکن پولیس نے کچھ جواب نہین دیا۔

مسٹر وارڈلا ملنے

مسٹر وارڈلا ملنے نے مسٹر لیمبری کی تقریر کے لب و لہجہ کی تعریف کی بعد ازان اس بات پر بحث کرتے ہوئے کہ سنہ ١٩٢٩ء مین کیا ہوگا جب اصلاحات پر غور کیا جائیگا آپ نے اظہار خیال کیا کہ اب بجز اس ترقی کے جو پہلے ہو چکی ہے چارہ چاند لگانے کے سوا اور کچھ نہین کیا جا سکتا۔

مسٹر سکلاتوالا

مسٹر سکلاتوالا نے اس خیال کی تردید فرمائی کہ ہندوستان کی نجات کا علاج تدریجی اصلاحات سے ہو سکے گا آپ نے یہ چیت فقرہ ارشاد فرمایا کہ "آزادی اور غلامی کے درمیان کوئی تیسرا مقام نہین ہے"

کمیشن اصلاحات

لارڈ ونٹرٹن نے فرمایا کہ وہ اس بارہ مین تو کچھ نہین کہہ سکتے کہ کمیشن اصلاحات کب مقرر ہوگا صرف اتنا بیان کر سکتے ہین کہ وہ وقفہ جب تک کمیشن مذکور کا تقرر ہونا چاہیے اسقدر تیزی سے گھٹ رہا ہے کہ تقرر کمیشن کا مسئلہ ایسا ہوتا جاتا ہے جسمین عملی سہولت کے مسئلے اتنے ہی جمع ہوتے جاتے ہین جتنے کہ پالیسی کے متعلق ہو رہے ہین اب یہ ایک کھلا ہوا راز ہو گیا ہے کہ حکومت ہند شاہی کمیشن کے سامنے پیش کرنے کے معاملے تیار کر رہی ہے اگر وقت مقررہ از روے قانون سے قبل کمیشن مذکور نے کام کرنا شروع کر دیا تو گورنمنٹ کو پارلیمنٹ سے منظوری لینی پڑیگی اور وہ بلا لیس و پیش ایسا کریگی جب قانون حکومت ہند موقع آنے پر یہ لازم ہوگا کہ جو ارکان کمیشن کے ہونگے انکی نسبت پارلیمنٹ کی منظوری کے لیے ملک معظم کے سامنے پیش کیے جائینگے۔

اسمبلی کے متعلق جواب

مسٹر لیمبری نے جو ریمارک ہندوستان کی اسمبلی پر کیے تھے

ان کا جواب دیتے ہوئے لارڈ ونٹرٹن نے فرمایا کہ جب قانون حکومت ہند پاس کیا گیا تھا تو اس وقت اتنی توقع نہ تھی کہ اسمبلی اور کونسلوں کے مباحث کا اثر حکومت ہند کے عمل پر اسقدر زبردست پڑے گا۔ اس بیان سے زیادہ اور کوئی بات دور از صداقت نہیں ہو سکتی کہ اسمبلی اور اُسکے منتخب کرنے والے قطعی بے بس ہیں اور مجھے تعجب ہوگا کہ اگر سائمن کمیشن اپنی تحقیقات کے بعد میرے قول کی تصدیق نہ کی۔ آپنے فرمایا کہ ہندوستان کی آئینی مشین بہت کم جھٹکوں اور رکاوٹوں کے ساتھ اب چل رہی ہے حالانکہ سال بھر پیشتر یہ حالت نہ تھی اب اس کے کام میں رکاوٹ پیدا کرنے کی بھی کوشش بہت کم کی جاتی ہے اور اب لوگ اصلاحات اور اسمبلی کی خوبیاں اچھی طرح سمجھنے لگے ہیں۔

جاپانی ملیں

مسٹر جانسن نے جاپانی مقابلہ کی وجہ سے ہندوستانی ملوں کی مشکلات کی طرف توجہ دلائی اور دریافت کیا کہ جاپانی ملوں کی یہ تجویز مدنظر رکھتے ہوئے کہ وہ ہندوستان میں اپنی ملیں تعمیر کریں گے کیا حکومت ہند اس بارہ میں کوئی کارروائی کریگی۔ جواب دیا گیا کہ حکومت ہند صوبجاتی حکومتوں سے مشورہ کر رہی ہے اور خارجی سرمایہ کی کمیٹی نے جو رپورٹ کی تھی اس کی سفارشیں بھی زیر غور ہیں جو باتیں سوال میں پوچھی گئی ہیں اُن سے چشم پوشی نہیں کی جائیگی۔

جدید دفتر ہند کا خرچ

ایک سوال کے جواب میں لارڈ ونٹرٹن نے فرمایا کہ لندن میں جو نیا دفتر ہند تعمیر ہوا ہے اس کے جملہ مصارف خزانہ ہند برداشت کرے گا۔

قیدیوں کی صحت

مسٹر اسکر کے سوال کے جواب میں بیان کیا گیا کہ وہ اسیران سلطانی یوبندا داس گپتا اور تارلینی رکھت را کی صحت کے متعلق تحقیق کر رہے ہیں۔

۳ جو فتکلہ وہ جیل میں نظر بند ہیں۔

ہندو…

ہندوستانی ایـ…

دیوان چمن لال کی طرف…

بمبئی ۱۶ر جون دیوان چمن لا… ایک قرارداد کا نوٹس دیا ہے جسمیں … کی گئی ہے کہ ایک راؤنڈ ٹیبل کانفـ… تاکہ مزدوری پیشہ جماعتوں کے مفاد کی … اور دریافت کیا جائے کہ کس طریق سے … ہو سکتی ہے تاکہ اصلاحات کے متعلق مفصل … درخواست جائیں:۔ (۱) بالغ مردوں اور عورتوں کے … اور جب کی صوبوں کی کامل خود مختاری جس کے یہ معنی ہیں کہ صو… نہ پراونشیل کونسلوں کے منتخب ممبر اپنے عہدے سے ہٹا… اور وزرا منتخب ممبروں کو جواب دہ ہوں۔ خاص اختیارات … اختیارات لیجسلیٹو اسمبلی کو دے جائیں محفوظ محکمے توڑ دے جا… (ج) بشرکہ انتخاب کے اصول کی ترد… اگر ضرورت ہو تو اقلیت کے مفاد کی حفاظت کے لیے نشستیں محفوظ رکھی جائیں (د) ممبروں کی نامزدگی کے اصول کو ترک کر دیا جائے۔ (س) مرکزی کونسل میں نامزد شدہ ممبروں کے مالی اور انتظامی اختیارات ان وزرا کو منتقل کیے جائیں جو اسمبلی کے منتخب ممبروں میں سے ہوں اور جو لوگوں کے نمائندوں کو جواب دہ ہوں۔ (ل) کونسل آف اسٹیٹ کو توڑ دیا جائے (ط) آزادی ہند کا مسودہ مرتب کیا جائے۔

…نافعہ…
…ادر کانپو…
…کا چیو…
…گنہ اکبر پور…
…بہ درخواست…

پونہ میں ایک…

پونہ ۱۶ جون اخبار …
جو زنانہ ہائی اسکول اپنے طالبات … روانہ ہو جاتی ہیں …
اردو ہائی اسکول میں مدرس ہیں شادی کرنے والی ہیں …

برقیات

مسئلہ البانیہ مین اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام مین سر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بنا پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان مین اطالیہ کے اقتصادی سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید وحمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ مین جملہ کاغذات دیوان مین پیش کر دیے گئے ہین۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور سر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہین ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین معاصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے کہ ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" شائع کیا ... جریدہ مذکور لکھتا ہے کہ :۔

"افغانستان کو ابھی تک اپنی سابقہ عظمت و ... پولیٹیکل ... وہ یہ چاہتا ہے کہ کسی طرح ہندوستان ... کرلے۔ اگر ہندوستان ...

شمالی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہین ہوتا۔

روس و برطانیہ مین جنگ کا ...

ماسکو ۲ جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلقات کے انقطاع کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روسیہ موسیو ... "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور موجودہ ... مین زبردست پیچیدگیاں پیدا ہو جانے والی ہین ... اس کے بعد موسیو موصوف نے اس سازشی ... انگریزون نے فکر دے روسیہ مین انقلاب کے ... باینہمہ حکومت روسیہ نے ان باتون پر کچھ ... نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا اُٹھانا ... فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات سے اتنا نقصان ... دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل ہند

لندن ۲ جون آج دارالامرا ... حکومت ہند اصلاحات کی تحقیق ... ابتدائی تحقیقات کر ... لارڈ ... لارڈ ... ہے لیکن ... وہ ...

... مقدمہ
(... سنہ ۱۹۰۸ء)

... ڈیرا پور ضلع کانپور

مدعی

مدعا علیہ

... دو کی کرن سنگہ نابالغ بولایت ... جاجپور پرگنہ ڈیراپور ... نالش بابت اضافہ لگان کے دائر کی ہے ... ۲۷ ماہ جون سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے ... یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار ... کر لیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ ... جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی ... وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال ... مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون ... جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۳ ماہ جون سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت

(مہر عدالت)

بحکم جناب مولوی محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

بعدالت صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

۳۳ نمبر سنہ ۱۹۲۷ء انسالونسی

سائل

عبد الحمید ولد محمد حیات قوم مسلمان ساکن بوچڑخانہ کلان شہر کانپور

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ بالا مین عبد الحمید سائل نے درخواست مشتہر قرار دیے جانے دیوالیہ کے عدالت ہذا مین گذرانی ہے جس کی سماعت کے لیے عدالت ہذا مین ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۲۷ء مقرر ہوئی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو کچھ عذر نسبت درخواست سائل مذکور کے ہو تو بتاریخ معینہ اصالتاً خواہ وکالتاً روبرو عدالت ہذا ہو کر پیش کرے۔

مرقوم ۱۷ جون سنہ ۱۹۲۷ء

(مہر عدالت)

دستخط ہر سہائے منصرم
منصرم عدالت خفیفہ کانپور

ایک ہندوستانی خاتون کی کامیابی

ہمیشہ سب سے اول رہین

الہ آباد ۱۳ جون پنڈت شام لال نہرو کی صاحبزادی مس شیام کماری نہرو جو بی۔ اے اور ایم۔ اے کے امتحانات مین درجہ اول مین کامیاب ہوئی تھین اور سب سے اول رہی تھین اب ایل ایل بی کے سال اول کے امتحان مین بھی درجہ اول مین کامیاب ہوئین اور یونیورسٹی مین سب سے اول رہین۔

کالم ایک و ۲

اطلاع

(۱) اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تمہارے گواہ اپنی مرضی سے حاضر نہ ہون گے تو تم عدالت ہذا سے سمن بہ ایں مراد جاری کرا سکتے ہو کہ جو گواہ نہ حاضر ہو وہ جبراً حاضر کرایا جاوے اور جس دستاویز کو کسی گواہ سے پیش کرانے کا تم استحقاق رکھتے ہو وہ اُس سے پیش کرائی جاوے بشرطیکہ تم خرچہ ضروری عدالت مین داخل کر کے اس امر کی درخواست گذرانو

(۲) اگر تم مطالبہ مدعی کو تسلیم کرتے ہو تو تم کو لازم ہے کہ روپیہ مع خرچہ نالش عدالت مین داخل کر دو۔ تاکہ کارروائی اجرائے ڈگری کی جو تمہاری ذات یا مال یا دونون پر ہو کرنا نہ پڑے۔

... تحکمہ ... اندرون ... قیمت فروشی کو مقدمہ نمبر ... جام نگر ...

... سلطری اسسٹنٹ ... بتاریخ ۱۳ ماہ جون سنہ ۱۹۲۷ء

اسسٹنٹ اوکاڈٹ ...

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

برست عوام فروخت کے لیے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

بعدالت جناب حاکم پرگنہ بہادر ڈیراپور مقام کانپور

نمبر مقدمہ ۳۱۹ اضافہ لگان

بابو رام ساہنی سیٹھ — مدعی

بنام بلدیو پرشاد — مدعا علیہ

بنام بلدیو پرشاد ولد جوڑاون لعل تیواری برہمن ساکن گڈہور تحصیل بھرتنا ضلع اٹاوہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت اضافہ لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۲ ماہ جون سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن بمقام کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔ اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۳ ماہ جون سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

بحکم جناب پنڈت گوپال چند صاحب شرما منصف بہادر کانپور

نمونہ قابل فروخت

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

بعدالت منصف صاحب بہادر کانپور

نمبر مقدمہ ۱۴۷ سنہ ۱۹۲۷ء

مینوسپل بورڈ کانپور بذریعہ ڈاکٹر ایس ایچ تیواری ایگزیکٹیو افسر صاحب۔ ساکن سول لین کانپور — مدعی

بنام منصوری — مدعا علیہ

بنام منصوری عمر تخمیناً ۲۵ سال ولد کنہیی کٹک ساکن کھٹکانہ لاٹوش روڈ متصل تاری گودام شہر کانپور مالک وقابض جائداد کنہیی متوفی

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ۱۵/۱۱ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۹ ماہ جون سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دعویٰ کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہاری مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میری دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۸ ماہ جون ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) بحکم لنگا سروپ نگم منصرم منصفی کانپور

بدست عوام فروخت کے لیے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

بعدالت جناب حاکم پرگنہ بہادر ڈیرا پور مقام کانپور

نمبر مقدمہ ۱۷ اضافہ

چنی لال — مدعی

بنام رگھوبنسی وغیرہ — مدعا علیہ

بنام رگھوبنسی ولد کنجن قوم برہمن ساکن وملازم پولیس جھانسی

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت اضافہ لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۸ ماہ جون سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن بمقام کچہری کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا

خلاصہ گزٹ

رخصت آنریبل ...

۲۸ جولائی سنہ ۱۹۲۷ء تک ... عطا ہوئی۔ مولوی عبدالر... علاں ۲۸ مئی سنہ ۱۹۲۷ء ایک ... لوڈی سیکولڈ مجسٹریٹ ... جو عہدہ پر اٹھارہ یوم کی رخ...

تعیناتی پنڈت متھرادت جو ... ریلوے پولیس اے سیکشن آگرہ مٹر ... کرینگے بابو کاشتا ناتھ گپتا قائمقام ... بکدوش ہو کر جب وہ انجام دے رہے ہیں قائم ... پنڈت روپ کشن آغا سب جج اسپیشل ڈیوٹی کا کام ... سشن سب جج غازیپور ہونگے۔ لالہ چمن لال ... مجسٹریٹ وکلکٹر اٹاوہ آر۔ ڈی۔ ڈبلو۔ ڈی سیکولڈ زیر ... قائمقامی فرمائینگے بابو ہیم چندر سہائے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس اے بہادر بابو کرن سنگھ کی جگہ ۱۷ مئی سنہ ۱۹۲۷ء سے قائمقامی فرمائینگے بابو گوکل پرشاد عارضی سشن وسب جج بہرائچ پنڈت شیو نراین تیواری کی جگہ بہرائچ میں بحیثیت سب جج تعینات کیے گئے ہیں جو گونڈہ

(قاعدہ ۱۰ سرکلر نمبر ۶ ۲۸)

بعدالت جناب حاکم پرگنہ بہادر ڈیرا پور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۳۱۶ اضافہ

اسم فریقین :- رام سنہی سیٹھ بنام نراین سنگھ

بعدالت مال مقام کانپور ضلع کانپور

اجلاس عالیجناب سید احمد علی صاحب بہادر

رام سنہی سیٹھ — مدعی

بنام نراین سنگھ وغیرہ — مدعا علیہ

اطلاع نامہ بنام جے رام سنگھ ولد بلدیو سنگھ ساکنان سوجاپور پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور — ولی دوران مقدمہ

ہرگاہ بمقدمہ مندرجہ عنوان تم کو مدعی نے ولی دوران کرن سنگھ نابالغ کا قرار دیا ہے لہذا یہ اطلاع نامہ تمہارے نام جاری کیا جاتا ہے کہ اگر تم کو کوئی عذر نسبت ولی ہونے نابالغ مذکورہ بالا کے ہو تو بتاریخ ۲۷ ماہ جون سنہ ۱۹۲۷ء بوقت ۱۰ بجے دن کے حاضر عدالت ہذا ہو کر اصالتاً یا وکالتاً پیش کرو۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ حسب ضابطہ عمل میں آوے گی۔ مرقوم ۱۶ جون سنہ ۱۹۲۷ء

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

... مع دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ ماہ ... جاری کیا اور ...

بحکم جناب ... کو دوبارہ ...

قسم مقدمہ — نمبر مقدمہ — ... روانہ ہوجائیں سے

دفعہ ۱۴۴ ۲۹۰ بچپت جیبو

فریقین :- راج اندر بہادر سنگھ بنام بابو رام

نوٹس

بنام بابو رام ولد للو قوم برہمن ادسنہی ساکن موضع بچپت جیبو پرگنہ ڈیرا پور ضلع کانپور

ذریعہ نوٹس ہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ منجانب راج اندر بہادر سنگھ درخواست حسب دفعہ ۱۴۴ ضابطہ دیوانی بابت وصول مبلغ ۱۱/۱۱/۶ 259 خرچہ وخرچہ کے گذری ہے لہذا بتاریخ ۱۲ ماہ جولائی سنہ ۱۹۲۷ء کو حاضر ہو کر وجہ ظاہر کرو کہ حسب درخواست سائل تم سے خرچہ وخرچہ کیوں نہ وصول کیا جاوے۔

المرقوم ۱۳ ماہ جون سنہ ۱۹۲۷ء

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

ٹھاکر اچھے نرسنگھ۔ پنڈت بچن لال مصر چودھری بنسی لال شیخ محمد ابراہیم سردار نریندر سنگھ۔ بابو راج نراین لگر۔

برقیات

مسئلہ البانیہ مین اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام مین مسٹر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بنا پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان مین اطالیہ کے اقتصادی سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید وحمایت کریگی۔

مسٹر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہین ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ مین جملہ کاغذات دیوان مین پیش کر دیے گئے ہین۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور مسٹر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہین ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین معاصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے کہ ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" شائع کیا ... جو بدین مذکور لکھتا ہے کہ:-

"افغانستان کو ابھی تک اپنی سابقہ عظمت و برتری ... وہ یہ چاہتا ہے کہ کسی طرح ہندوستان ... کرلے۔ اگر ہندوستان نے سلطنت ...

روس و برطانیہ مین جنگ کا ا...

شمالی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہین ہوتا۔

ماسکو ۳۱ جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلقات کے انقطاع ... کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روسیہ موسیو ... "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور موجودہ ... مین زبردست پیچیدگیاں پیدا ہو جانے والی ہین ... اس کے بعد موسیو موصوف نے اس سازش ... انگریزون نے فکرد ے روسیہ مین انقلاب کے ... باینہمہ حکومت روسیہ نے ان باتون پر کچھ ... نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا اُٹھانا ... زمایا کہ اس انقطاع تعلقات سے اتنا نقصان ... دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل ہند

لندن ۳ جون آج دارالعوام ... حکومت ہند اصلاحات کی تحقیق ... ابتدائی تحقیقات ... لارڈ ... ہے لیکن ...

... بہت افسوس ... ہوں اور ... نچ کرکے بھی فائدہ نہ اُٹھا سکے ہوں انکو ... کے اندر دوائی صحت حاصل کریں۔
قیمت فی شیشی نصف تولہ ... علاوہ محصولڈاک
کانپور ایجنٹ
... جام نگر (کاٹھیاواڑ)　مسٹر عبدالکریم اینڈ سنس ہسپتال روڈ کانپور

اصلی باٹلی والا اینڈ سنس کمپنی لیمیٹڈ بمبئی کی

۵۰ برس کی مشہور دوائیں

... والے کا اگیو مکسچر — یہ دوا انفلوئنزا بخار روزانہ اور چوتھیا کے لئے بہت اکسیر ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ ۱ر

... والے کا ٹانک سیرپ — یہ دوا کمزور دبلے بچوں اور کمزور انسانوں کے لئے مفید ہے۔ قیمت صرف بارہ آنے ۱۲ر

باٹلی والے کا کیوان بام — یہ دوا درد سر درد گردہ اور پٹھے کے درد کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت صرف بارہ آنے ۱۲ر

باٹلی والے کا ڈائریا مکسچر — یہ دوا ہیضہ کی بیماری اور گرمی سے دست روکنے کیلئے بہت ہی مفید ہے قیمت صرف تیرہ آنے ۱۳ر

باٹلی والے کی کونین کی گولیاں — ایک گرین و دو گرین کی بوتل میں اعلی کونین سے بنی ہوئی ہیں قیمت ایک گرین والی بوتل ایک روپیہ چار آنہ قیمت دو گرین والی بوتل کی ...

باٹلی والے کی طاقت کی گولیاں — یہ گولیاں کمزور دبلے کم خون و رقیق خون اور دھات کیواسطے بہت اکسیر ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ ۱ر

باٹلی والے کا داد کا مرہم — یہ مرہم کھجلی اور جلدی بیماری کیواسطے اکسیر ہے قیمت ۶ر

باٹلی والے کا دانت کا منجن — یہ منجن دانتوں کو موتیوں کی مانند چمکدار بناتا ہے قیمت ۶ر

ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ڈاک کا پتہ:- سیاتی روڈ ڈاکخانہ کینڈل روڈ بمبئی۔ تار کا پتہ "CAWASHAPUR" Bombay

---

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کرکے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری سستی کو دفع کرکے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں۔ قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ۱ر

رمن ولاسی گولیاں

یہ گولیاں امساک کے واسطے بیحد مفید اور بے نظیر ہیں رات کو فقط ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھانے سے عجیب و غریب کیفیت نظر آنے لگتی ہے۔ آزمایش شرط ہے۔ قیمت صرف ۱ر

پنوسکت ولای روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ دو روپیہ ۲ر علاوہ محصولڈاک۔ مزید حالات کیلئے دید و دیا مفت طلب کریں۔

پتہ:- راج ویدیہ نراین ویشوجی۔ جام نگر (کاٹھیاواڑ)

کانپور ایجنٹ:- نراین جی داداجی۔ پانچ چوراستہ کانپور

ولایت کی نئی دوائیں۔ نمونہ مفت

لعل نمبر ۱ اکیدم نرالی جادو کا اثر رکھنے والی جو لگاتے لگاتے عورت ومرد دونوں حیرت انگیز مزا اٹھاتے ہیں۔ قیمت ۱۲ر محصولڈاک الگ۔ برابر استعمال کرتے رہنے سے بہت ہی فائدہ ہوتا ہے۔

لعل نمبر ۲ بخار، نزلہ، قبض، کھانسی اور وجع سر کا درد، آدھے سر کا درد، کمر کا درد، گھٹنے کا درد، ران کا درد، موچ یا چوٹ کا درد، سینے کا درد، ریڑھ کا درد، جوڑوں کا درد (گٹھیا) یعنی جسم میں کسی حصہ کا درد صرف ۵ منٹ میں بالکل دور ہو جاتا ہے ہر درد والے ضرور ایک شیشی اپنے پاس رکھیں یہ نشہ کی چیز نہیں ہے قیمت ۱۲ر فی شیشی محصول ڈاک الگ۔

لعل نمبر ۳ یہ ایک ہی دوا ہے جو ہر مرد و عورت ہر ایک کو یکساں فائدہ پہونچاتی ہے ہر قسم کے جریان سفید پانی کا آنا اور کمر کا درد خراب خون دماغ کی کمزوری اور بدہضمی وغیرہ کے لئے تھوڑے وقت میں ہی تعجب خیز فائدہ معلوم ہو جائیگا۔ ایک ہفتہ کی دوا کے دام ۲ر ۱۲ آنہ صرف محصولڈاک الگ۔

لعل نمبر ۴ یہ پوڈر نئے یا پرانے سوزاک کو صرف ۱۲ گھنٹے ہی میں آرام پہونچاتا ہے سوزاک والے مریض نمونہ منگا کر ضرور آزمایش کریں۔ قیمت بارہ آنے ۱۲ر

ضروری نوٹ:- ہماری دوائیں عورت و مرد دونوں بلا کسی خاص پرہیز کے ہر جگہ ہر موسم میں استعمال کر سکتے ہیں اگر نمبر ۳ کو کھا لیجئے اور نمبر ۱ کو لگا لیجئے تب کام کیجئے پھر بیحد تعریف کیجئے گا

ملنے کا پتہ:- آر۔ ایس۔ لعل فارمیسی۔ ہولا گنج۔ کان پور

پاؤ بھر سونا یا پانچ سو روپیہ

اُس شخص کو دیا جائیگا جو ثابت کرے کہ موجودہ دنیا میں تپ دق کے لئے

پران داتا

سے بہتر علاج موجود ہے۔ مرض خواہ کسی وجہ سے ہو۔ دق کیسے ہی درجہ میں کیوں نہ پہونچ گیا ہو

اگر جان باقی ہے

تو پران داتا از سر نو زندگی عطا کرے گی تپ دق کے ہزاروں جاں بلب مریض جو زندگی سے مایوس ... تجربہ کار ڈاکٹر ... مایوس ہو چکے تھے صرف پران داتا کی بدولت دوبارہ زندگی اور صحت کی دولت سے مالا مال ہو چکے ہیں انسانی ہمدردی کی بنا پر

صداقت کے ناظرین کا اخلاقی فرض ہے

کہ اپنے دوست احباب عزیز و اقربا ہمسایوں اور قریب و جوار کے بسنے والوں کو خبر کر دیں کہ پران داتا تپ دق کیلئے دنیا میں موجودہ زمانہ کے تمام علاجوں سے بہتر اور کامیاب علاج ہے قیمت ... علاوہ محصولڈاک

... پیشہ اصحاب کو کافی کمیشن

پتہ:- پران داتا مہندرو (پٹنہ)　PARANDATA, P.O. MAHENDRU, (PATNA)

بندوقیں، رائفلیں، ریوالور اور پستولیں

ہمارے یہاں کم سے کم قیمت پر دستیاب ہوتی ہیں ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن تک ہم مال اپنے خرچ سے پہونچا دیتے ہیں۔ اور فرمائشوں کیساتھ کمیشن علیحدہ دیتے ہیں۔ فہرست

سلیمان اینڈ کو۔ کراچی کیمپ سے طلب فرمائیے

... مطبع ... صداقت پرنٹنگ ... کانپور ...

جمالِ پرتوِ حق
زبان پر بھی وہی

REGD: No. A 1424

صوفی

ہفتہ وار

اڈیٹر
خواجہ عبدُالسلام

جلد ۵ | کان پور - چہار شنبہ ۲۹ جون ۱۹۲۷ء مطابق ۲۸

ادبیات

"ہم ذیل میں اس نظم کو درج کرتے ہیں جو کہ ڈاکٹر شیو شنکر لال و ڈاکٹر شمبھو دیال صاحبان کی ہمشیرہ کی شادی کے موقع پر ۲۳ جون ۱۹۲۷ء کو "خوش آمدید" کے عنوان سے دروازہ چار کے موقعہ پر باراتیوں کو مخاطب کر کے پڑھی گئی تھی اس نظم کو حاضرین نے نہایت پسند کیا اور باراتیوں پر اسکا خاص اثر ہوا یہ نظم جناب احسن کمبھی صاحب کی تراوشِ فکر کا نتیجہ ہے اور آپ نے خاص اسی موقع کے لئے لکھی تھی - چونکہ یہ نظم ادبی خوبیوں سے مالامال ہے - اس لئے ہم ناظرینِ صداقت کو بھی اس کی لطافت سے محظوظ کرنا چاہتے ہیں - اور ذیل میں درج کرتے ہیں"

(ایڈیٹر)

خوش آمدید

جس طرح پھولوں میں آتی ہو نسیمِ خوشگوار
جس طرح ذروں کو چمکاتی ہو سورج کی کرن
بس اسی صورت سے اپنی بزم آرائی ہوئی

جس طرح صحنِ چمن میں آتی ہو فصلِ بہار
جس طرح جنگل میں بارش سے ہو پیدا سبزہ زار
آپ آئے اور ہماری عزت افزائی ہوئی

جس طرح ہو دوست کی آمد سے کوئی شادکام
جس طرح کلیوں کے کھلنے سے ہو بلبل نغمہ زن
ہم بھی یوں ہی خوش ہیں اندازِ وفا کو دیکھکر

جس طرح آنکھیں بچھائے کوئی محوِ انتظار
جس طرح خنداں ہوں غنچے دیکھکر روئے بہار
آپ کو اور آپ کے لطف و عطا کو دیکھکر

جس طرح ہو چاندنی کے واسطے مضطر چکور
جس طرح کوئل کو ہو گنجان باغوں کی تلاش
ہم بھی یوں ہی آپ کے دلبستۂ فتراک ہیں

جس طرح بھونرا کنول کے واسطے ہو بے قرار
جس طرح ہو مور کو کالی گھٹا کا انتظار
آپ سر کے تاج ہیں اور ہم قدم کی خاک ہیں

جس طرح مجرم کو اپنے جرم کا ہو اعتراف
جس طرح ہو کوئی اپنی لغزشوں کا معترف

جس طرح عاصی ہو لطف و عفو کا امیدوار
جس طرح کوئی ہو خود اپنی خطا پر شرمسار

یوں ہی بس اقرار ہے تقصیرِ خدمت کا ہمیں
آسرا ہے آپ کی شانِ مروت کا ہمیں

انسانوں کی پرواز کیلئے

اس دور جدید میں جہاں آئے دن ایسی اختراعات اور ایجادات ہوتی رہتی ہیں جو کاروبار دنیاوی میں ایک بڑے تغیر اور انسانوں کے عادات اور ضروریات میں اہم تبدیلیوں کا باعث ہوتی ہیں ان میں سے ایک عجیب و غریب اختراع حال میں ملک آسٹریا کے ایک موجد نے کی ہے یہ ایک قسم کے پر ہیں جن کو انسان اپنے شانوں پر باندھ کر اور اپنے جسم میں وصل کر کے ہوا میں نہایت سہولت و آسانی کے ساتھ مثل پرندوں کے پرواز کر سکتا ہے اور کرۂ ہوا میں بلا روک ٹوک ایک مقام سے دوسرے مقام تک اڑ کر جا سکتا ہے - ان پروں کا وزن تقریباً ۲ من ہے اور یہ ایک چھوٹی سی مشین کے ذریعہ سے جو انسان کے پشت پر باندھی جاتی ہے حرکت کرتے ہیں - یہ پر شکل و صورت میں چمگادڑ کے پروں کے مشابہ ہوتے ہیں جس وقت کوئی شخص ان پروں کو اپنے شانوں پر باندھ کر ہوا میں پرواز کرتا ہے تو بعینہٖ یہ معلوم ہوتا ہے کہ جنات کی قسم سے کوئی پرواز کر رہا ہے اور لطف یہ ہے کہ جس قدر ارتفاع و بلندی پر چاہیں اڑ سکتے ہیں اور جب چاہیں اور جہاں چاہیں اتر سکتے ہیں حالانکہ یہ سہولت ابھی ایروپلین (ہوائی جہازوں) میں بھی پیدا نہیں ہوئی کہ جہاں چاہیں بسہولت اتر سکیں انکے نزول کے لئے خاص اسٹیشن بنانے پڑتے ہیں - ابھی تک یہ اختراع مملکت سوئٹزرلینڈ کی ایک کمپنی کے قبضہ میں ہے نہ عام طور سے ابھی رائج ہوئی ہے قیمت بھی زیادہ ہے - اور فنِ پرواز کے ماہرین ہی تک اسکا استعمال محدود ہے جس وقت اس ایجاد کا دنیا میں رواج ہوا تو خیال کرنا چاہئے کہ انسان کے حالات میں کس قدر انقلاب پیدا ہوگا جس طرح آج لوگ موٹر - سائکل اور موٹر کاروں میں زمین پر اڑتے پھرتے ہیں بالکل اسی طرح پرندوں کی مثل ہوا میں اڑنے لگیں گے اور جب ایسا ہوگا تو خیال کیجئے کہ انسانوں کے اخلاق و عادات رسم و رواج طرز بود و ماند اور انکے روحانیات میں کیا کچھ انقلاب نہ پیدا ہوگا۔

برقیات

مسئلہ البانیہ میں اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام میں سر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بنا پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان میں اطالیہ کے اقتصادی سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگرچہ ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ میں جملہ کاغذات دیوان میں پیش کر دیے گئے ہیں۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور سر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہیں ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین معاصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے کہ ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" شائع [illegible] جو یہ مذکور لکھتا ہے کہ:

"افغانستان کو ابھی تک اپنی سابقہ عظمت و [illegible] وہ یہ چاہتا ہے کہ کسی طرح ہندوستان [illegible] کرے۔ اگر ہندوستان [illegible]

روس و برطانیہ میں جنگ کا [illegible]

شمالی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہیں ہوتا۔

ماسکو ۲ر جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلقات کے انقطاع [illegible] کے ایک بجے اجلاس صدر مجلس الوزراء روسیہ موسیو [illegible] "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور موجودہ [illegible] میں زبردست پیچیدگیاں پیدا ہو جانے والی ہیں [illegible] اس کے بعد موسیو موصوف نے اس سازش کی [illegible] انگریزوں نے فکر و سے روسیہ میں انقلاب کے [illegible] باینہمہ حکومت روسیہ نے ان باتوں پر کچھ بھی [illegible] نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا اُٹھانا [illegible] فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات سے اتنا نقصان [illegible] دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل ہند [illegible]

لندن ۲ر جون آج دارالعوام [illegible] حکومت ہند اصلاحات کی [illegible] ابتدائی تحقیقات [illegible] لارڈ [illegible] ہے لیکن [illegible]

[illegible] یہ مسلمانوں سے کون امید [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کو [illegible] خواہ حقیقۃً بھی وزن دار [illegible]

[illegible] سنگھ کے فیصلہ کو غلط اور ناانصافی [illegible] وہ مستعفی ہو جائیں اس کی یادداشت [illegible] مگر اب یہ آواز پنجاب میں عام ہو گئی ہے [illegible] غور کریں گے کہ اس مسئلہ کا صحیح حل یہ [illegible] بد سے بدتر ہو جائیں گے۔

[illegible] یہ ہے کہ تمام جماعتوں کو مٹا کر ایک کر دیں [illegible] بنا دیں کہ وہ اپنی ضروریات کو آسانی سے [illegible] معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ڈانگے کو مزدوروں کی طرف سے [illegible] کیا جائے گا تاکہ وہ اپنی قانون کی تعلیم کو جاری رکھ سکیں

[illegible] سکہ بنانے والے گرفتار

ایک ہندو اور ایک مسلمان [illegible] جن کے پاس جعلی سکے اور اس کے ڈھالنے کے اوزار برآمد ہوئے تھے گرفتار کر کے مسٹر ایچ ایچ گارڈن سٹی مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیے گئے تاکہ ان پر مقدمہ چلایا جائے پہلا ملزم یعنی ہندو اس وقت گرفتار کیا گیا جبکہ وہ جعلی دس روپوں سے ایک رائج الوقت نوٹ تبدیل کرنے کی کوشش کر رہا تھا اس کے علاوہ پندرہ جعلی روپیہ اور اس کے قبضہ میں تھے یہ روپیہ کسی کم قیمت دھات کے بنے ہوئے تھے اس کی اطلاع پر پولیس نے مسلمان ملزم کو گرفتار کیا اور اس کے پاس سے سکے ڈھالنے کے اوزار اور ایک ٹھپہ برآمد کیا جو شاہ ایڈورڈ ہفتم کے سنہ ۱۹۰۲ء کے روپیہ کی پشت چھاپنے کیلئے تھا کچھ جعلی روپے سنہ ۱۹۰۲ء سنہ ۱۹۱۰ء اور سنہ ۱۸۸۰ء کے بھی اس کے قبضہ سے نکلے کلکتہ کی ٹکسال نے ان سب سکوں کو کھوٹا قرار دیا ہے یہ سکے اس ہوشیاری کے ساتھ ڈھالے گئے ہیں کہ اصل و نقل میں امتیاز مشکل ہے۔

بحکم جناب مولوی سید محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنام مدعا علیہ بنا بر حاضری اصالتاً بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۳)

بعدالت خفیفہ بہادر کانپور

نمبر مقدمہ ۱۲۹ ۱۱ سنہ ۱۹۲۶ء

گوپی ناتھ ولد موہن لال قوم رستوگی ساکن اٹاوہ بازار شہر کانپور مدعی

بنام بھوانی بھیکھ ولد دوبے قوم کوری ساکن ملازم جہان‌پور [illegible] گاڑی کہ جاتا شہر دہلی مدعا علیہ

بنام بھوانی بھیکھ مدعا علیہ مذکور

ہرگاہ کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت مالیت ۵ [illegible] کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۲ ماہ جولائی سنہ ۱۹۲۷ء بوقت ۱۰ بجے دن کے عدالت ہذا میں اصالتاً حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہوں کو حاضر کریں نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں اُسی روز پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہوں گے تو مقدمہ بلا غیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۰ جون سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

مہر عدالت [illegible] دستخط [illegible]

[illegible] ہندو مسلم [illegible]

[illegible] راجپال [illegible] آگرہ سے مہاشہ [illegible] فیصلہ پنجاب اور الہ آباد کے

[illegible] جسٹس دلال جج ہائی کورٹ الہ آباد نے کالی چرن مصنف وچتر جیون کو مجرم قرار دیتے ہوئے عدالت ماتحت کا فیصلہ بحال رکھا مگر بخلاف اس کے مسٹر جسٹس کنور دلیپ سنگھ جج پنجاب ہائی کورٹ نے راجپال مصنف رنگیلا رسول کو بری کر دیا اس لیے کہ قانون کے ماتحت ان کو سزا نہیں دیجا سکتی ہے۔

دونوں اعلی ججوں کے اختلافات حد درجہ حیران کن ہیں۔ مسٹر جسٹس کنور دلیپ سنگھ نے جو قانون میں موشگافی کی ہے وہ ہمارے نزدیک معمولی سمجھ سے باہر ہے۔

بہرحال اس کا فیصلہ تو پریوی کونسل کرے گا کہ آیا مسٹر جسٹس کنور دلیپ سنگھ کا فیصلہ صحیح ہے یا آنریبل مسٹر جسٹس دلال کا۔

مگر بدنصیب ہندوستان کے لیے سب سے بڑی مصیبت تو یہ ہے کہ شریر النفس لوگوں کے ہاتھ ایک مزید موقع آگیا۔ اور وہ تمام مذاہب والوں کے ہادی اور بزرگوں پر رکیک سے رکیک اور شرمناک حملے کرنے شروع کر دینگے اور اس کی بدولت فرقہ وارانہ جذبات اور مشتعل ہو جائیں گے اور اس کا جو کچھ مضر نتیجہ ظاہر ہوگا وہ اظہر من الشمس ہے۔

ابھی اس فیصلہ کو زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ پنجاب میں دو واقعات اور [illegible] ایک رسالہ ورتمان اور دوسرا اخبار [illegible] ان دونوں [illegible] مقبول [illegible] اسلام پر شرمناک حملے شروع کر دیے ہیں اور مسلم [illegible] ہوگا؟ اس کی بدولت ہندوستان کی [illegible] مسموم ہوگی؟

حکومت کا اب [illegible] فرض ہے کہ وہ جلد سے جلد کوئی [illegible] جس کی وجہ سے یہ گند [illegible] سکیں۔ حکومت [illegible] معاملہ میں مسلمانوں کے ساتھ ہمدردانہ غور [illegible] کا انسداد [illegible] کر سکتا ہے۔

اگر گورنمنٹ [illegible] رسول [illegible]

آئینہ کانپور

تقریب ۲۲ر جون کو ڈاکٹر شیو شنکر لال و ڈاکٹر شمبھو دیال صاحبان نے اپنی ہمشیرہ کی شادی کے سلسلہ میں دروازہ چار کے موقع پر ایک شاندار گارڈن پارٹی دی۔

اس موقع پر ایک نظم خیر مقدمی بھی پڑھی گئی جس کو حاضرین نے نہایت پسند کیا ہم اس نظم کو کسی دوسری جگہ درج کر رہے ہیں منشی دیا نراین نگم ایڈیٹر زمانہ کے منجھلے صاحبزادہ یعنی مسٹر لشن نراین نگم متعلم ایل ایل بی کی شادی اسی ہفتہ ہوئی ہے ہم اس تقریب پر منشی صاحب موصوف کو مبارکباد دیتے ہیں۔

مصری بازار کا مقدمہ مصری بازار کے ہندو مسلم فساد کے متعلق جو مقدمہ پنڈت رام ایشر دیال مجسٹریٹ درجہ اول کے اجلاس میں چل رہا ہے اور جس کے متعلق ایک درخواست الہ آباد ہائی کورٹ میں انتقال مقدمہ کی دی گئی تھی اس کو ہائی کورٹ نے خارج کر دیا ہے اب اس مقدمہ کی پیشی یکم جولائی کو پنڈت رام ایشر دیال مجسٹریٹ درجہ اول ہی کے اجلاس میں ہوگی۔

فتح فل گنج کا مقدمہ ہم کو یہ معلوم کر کے نہایت خوشی ہوئی کہ فتح فل گنج کے ہندو مسلم فساد کے متعلق ہندو مسلمانوں نے آپس میں صلح کر لی اور مقدمہ جو صاحب سٹی مجسٹریٹ کے اجلاس میں چل رہا تھا وہ اُٹھا لیا گیا ہے۔

کیا اچھا ہو کہ مصری بازار کا قضیہ بھی اسی طرح طے ہو جائے

مسٹر ڈانگے ۲۳ر جون کو مسٹر ایس اے ڈانگے نے جو کانپور کی سازش میں سزایاب ہوئے تھے اور حال میں رہا ہوئے ہیں انگلین مل کے سامنے مزدوروں کے ایک جلسہ میں اشتراکیت کے موضوع پر تقریر کی اور فرمایا کہ ہم لوگوں کے نقطہ نظر کو بدلنا چاہتے ہیں ہماری خواہش ہے کہ ہم مزدوروں کو قوم کا حکمران بنا دیں ہم صرف ایسے مزدور بننا نہیں چاہتے کہ جن کو اچھی مزدوری ملجائے اور رہنے کیلئے اچھے مکانات مہیا کر دے جائیں ہمارا انتہائی مقصد یہ نہیں ہے کہ ٹریڈ یونین کے نظام کے ذریعہ سے تمدنی اصلاح ہو جائے بلکہ یہ ہمارے اس مقصد کا [illegible]

حاجی دلدار خاں صاحب ہم کو یہ معلوم کر کے نہایت مسرت [illegible] مولوی [illegible] صاحب جج [illegible] کی تحریر و لیاقت [illegible] کے لیے [illegible]

افسانہ

نقب زن

(گذشتہ سے پیوستہ)

(۵)

گوپال اور شکنتلا بہت رات گئے تک آپس میں باتیں کرتے رہے لچھمن کچھ آج کی کامیابی میں مست کچھ کل کی فکر میں غرق تھوڑی دیر تک اِدھر اُدھر کروٹیں بدلتا رہا اور بالآخر سو گیا صبح جب وہ بستر سے آنکھ ملتا ہوا اُٹھا تو پولیس کی حراست میں تھا شکنتلا اور گوپال غائب تھے جن کا مدت تک کوئی سُراغ نہ لگا۔

غریب لچھمن پر نقب زنی، اقدام قتل اور معلوم نہیں کیا کیا الزام تراشے گئے دو سال قید سخت کی سزا ملی اور وہ زندگی سے بیزار کسی نہ کسی طرح محنت و مشقت کے ساتھ دن پورے کرنے لگا۔

گنیش نے کسی محبت اور ہمدردی کے خیال سے نہیں بلکہ غم و غصہ سے مغلوب ہو کر انتقام لینے کیلئے اپنی بہن کی بہت تلاش کی مگر کوئی سُراغ نہ لگا آخر اس نے بھی خاموشی اختیار کر لی اور تنہا علیحدہ عشرت کے ساتھ زندگی شروع کی۔

(۶)

لچھمن نے مر مر کر جیوں تیوں اسیری کے دن پورے کیے اب وہ اپنے ماحول اور طریق زندگی سے بالکل بیزار تھا اس نے زندگی میں ایک انقلاب کی ٹھان لی اور ہندوستان سے نکل پڑا کچھ عرصہ تک فرانس جرمنی اور دیگر یورپی ممالک کی سیر کرتا ہوا مصر واپس آیا یہاں اس کا جی ایسا لگا کہ بقیہ عمر یہیں گذارنے کی ٹھہرا لی۔

... میں رہتے ہوئے ابھی چھ ماہ بھی نہ گذرے تھے کہ اس کے ... میں ایک تبدیلی پیدا ہوئی مسلمانوں کے ساتھ رہنے اور اُن کی ... میں زندگی گذر کرنے سے اس کے دل پر اسلام کی عظمت اور صداقت کا گہرا نقش پڑا اسے اب معلوم ہوا کہ اسلام کی عالمگیر کشش میں پریشان روحوں کے سکون اور پراگندہ قلوب کے اطمینان کی عجیب و غریب قوت موجود ہے۔

لچھمن نے ایک مسلمان تاجر کے آفس میں ملازمت کر لی اور وہیں قریب ہی رہنے لگا اسی آفس میں ایک ٹائپسٹ خاتون بھی ملازم تھی اگرچہ یہ خاتون بالکل نوعمر تھی اور وضع و قطع کے لحاظ سے عیسائی معلوم ہوتی تھی لیکن لچھمن پر ان کے شائستہ اخلاق کا دن بدن گہرا اثر پڑنے لگا خاتون بھی اُسے کچھ مشتبہ نگاہوں سے دیکھتی اور بعض اوقات ایسا معلوم ہوتا کہ وہ اس سے کچھ گفتگو کرنا چاہتی ہے۔

زیادہ عرصہ نہ گذرنے پایا تھا کہ دونوں میں رسمی ملاقات ہو گئی رفتہ رفتہ بے تکلفی پیدا ہو گئی اور ایک روز وہ ساعت آپہونچی کہ لچھمن نے خاتون سے

... اس کا وطن اور رہنا ...

"آہ! یہ تم ہو ..."

... لچھمن نے ...

جیوں جیوں وہ واقعات ...

آخر جب اُس نے کہا کہ وہ ...

نے عین بیماری کی حالت میں ...

یکا و تنہا چھوڑ کر چلا گیا تو لچھمن ...

اور اُس کی زبان سے دیوانگی کی ...

(۷)

خاتون کو جب معلوم ہوا کہ یہ وہی ...

یہ وہی شکنتلا ہے تو دونوں دیر تک ...

پھر لچھمن نے دریافت کیا کہ تمہارا کیا ...

دیا۔ "میں مسلمان ہو چکی ہوں"، "آہ لچھمن ...

بنی نوع کے لیے کتنی بڑی رحمت ہے اس کی برکت ...

اور خوش و خرم دیکھتے ہو ورنہ گوپال نے تو مجھے خود کشی پر ...

تھا ہماری کمپنی کے مالک تاجر نہایت رحمدل آدمی ہیں ...

معاملات اُن پر چھوڑ دیے ہیں اور غالباً وہ میرے مستقبل کی فکر ...

ہیں"، اس گفتگو سے لچھمن کو ایسا معلوم ہوا کہ شکنتلا نے اس کے منہ کے الفاظ چھین لیے ہیں۔

"ہاں تم بالکل ٹھیک کہتی ہو میں خود ایک عرصہ سے اسلام کی خوبیوں پر غور کر رہا ہوں میں نے اس مذہب کو انسان کا واحد نجات دہندہ پایا مگر ایک بات میری سمجھ میں نہ آئی وہ یہ کہ آخر ہندوستان میں بھی مسلمان ہیں لیکن اُن کا ہم پر کوئی اثر نہیں پڑتا اس کی کیا وجہ ہے؟"

شکنتلا نے کہا بات یہ ہے کہ وہاں ہماری آنکھیں تعصب کی وجہ سے بند رہتی ہیں اور ہم اس کی خوبیوں پر غور کرنے کی پرواہ نہیں کرتے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کے مسلمان یہاں کے مسلمانوں سے روحانیت میں بہت آگے ہیں۔ البتہ ان کا معیار زندگی مقابلۃً کم ہے دوسرے انہیں تعلیم بھی کم ہے اس لیے وہ ہمارے سامنے اپنے مذہب کو صلح و آشتی کے ساتھ پیش بھی نہیں کرتے۔"

لچھمن نے کہا۔ "بالکل ٹھیک ہے، شاید یہی وجہ ہے اخیر مجھے بتاؤ۔ کہ اب میں کیا کروں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

تمہیں نے درد دیا ہے تحقیق دوا بھی دو۔"

شکنتلا نے شرما کر گردن جھکا لی۔ "آہ لچھمن! مجھے معاف کردو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ خدا کے لیے معاف کردو۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہاں اور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہاں میرا خیال ہے کہ تمہارے دکھے ہوئے دل کی دوا بھی اسلام ہی کے پاس ہے۔"

ایک ہفتہ بعد لچھمن مسلمان تھا اور اسکی کمپنی کے مالک نے نہایت خوشی کے ساتھ خالد و زبیدہ کی شادی کر دی۔ (جمہور)

... اور جہرہ الت کے آج بتاریخ ۶ ر ماہ ...

میں ...

ایک فرض تھا جو ...

انکی مصیبت میں امداد نہ کرے ...

کیوں نہ ہو مسلمانوں کی آیندہ نسلیں ہمدردی ... روانہ ہو جائیں ... کے ساتھ یاد کرینگی لیکن مستقبل سے قطع نظر کرتے ہوئے ... عقیدہ کی وجہ سے کہ بھلائی خود اپنی جزا ہے مجھے ہمیشہ خلافت کے مسئلہ میں اپنے عمل کی مدافعت کرنی چاہیے اس لیے میں نے اپنے دوست کے پیغام ملامت کو نہایت سکون سے سُنا۔

غیر محدود روزہ پر آمادگی

لیکن میری آرزو ہے کہ میں ان کی توقعات کو پورا کر سکتا اور اس وقت صلح کے حصول میں فوراً اور مادی امداد کر سکتا کیونکہ میں اس وقت بھی اتنا ہی ہندو مسلم کے ساتھ اتحاد اور اس کی ضرورت کا حامی ہوں جتنا کہ پہلے تھا اگر ہندو مسلمانوں کے سنگین دل موم ہو سکیں تو میں اس مقصد کیلئے پھر انتہائی خوشی اور مسرت کے ساتھ ایک ایسا ہی غیر محدود روزہ رکھنے کے لیے آمادہ ہوں جیسا کہ سنہ ۱۹۲۴ء میں دہلی میں رکھا تھا لیکن میں اپنے باطن میں خدا کی طرف سے کوئی ایسی علامت نہیں پاتا جو مجھے کفارہ کے اختیار کرنے کی ہدایت کرے اگر کفارہ بذات خود ایک تنزیہی عمل ہے تو اس کے لیے ضروری ہے

(باقی بر صفحہ ۶)

برقیات

مسئلہ البانیہ مین اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام مین مسٹر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بناء پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان مین اطالیہ کے اقتصادی یا سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

مسٹر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ مین جملہ کاغذات دیوان مین پیش کر دیے گئے ہین۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور مسٹر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہین ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین معاصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے کہ ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" شائع [illegible] جو بدہ مذکور لکھتا ہے کہ:۔

"افغانستان کو ابھی تک اپنی سابقہ عظمت و بھولا [illegible] وہ یہ چاہتا ہے کہ کسی طرح ہندوستان [illegible] کرلے۔ اگر ہندوستان [illegible]

سلطانی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہین ہوتا

روس و برطانیہ مین جنگ کا امکان [illegible]

ماسکو ۲ جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلقات کے انقطاع [illegible] کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روسیہ موسیو [illegible] "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور موجودہ [illegible] مین زبردست پیچیدگیان پیدا ہوجانے والی ہین [illegible] اس کے بعد موسیو موصوف نے اس سازش کی [illegible] انگریزون نے قلمرو روسیہ مین انقلاب کے [illegible] باینہمہ حکومت روسیہ نے ان باتون پر کچھ [illegible] نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا اُٹھانا [illegible] فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات سے اتنا نقصان [illegible] دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل ہند [illegible]

لندن ۲ جون آج دارالعوام [illegible] حکومت ہند اصلاحات کی [illegible] ابتدائی تحقیقات [illegible] لارڈ [illegible] ہے لیکن [illegible]

[illegible] ملک مستقل پارلیمنٹ [illegible] ایوان کے اندر [illegible] جون [illegible] وفاداری [illegible] داخل ہونے سے پہلے حلف [illegible] ایوان کے سب دروازے [illegible] داخل ہوجاتے [illegible] عہدہ لیے کہا کہ صدارت [illegible] کرنے کو تیار ہین کہ ان کے [illegible] آپ نے یہ بھی کہا کہ وہ دستور [illegible] اور حلف لینے کی شرط سے کسی کو مستثنی

البانیہ و یوگوسلافیہ کا جھگڑا

اتحادیون کا مشترکہ مراسلہ

بلغراد ۲۴ جون اٹلی فرانس اور جرمنی کے وزراء اور برطانیہ کے [illegible] نمایندہ سب نے یوگوسلافیہ کی حکومت کے پاس الگ الگ لیکن ایک ہی مراسلہ بھیجا ہے جس مین اس بات کا مطالبہ کیا گیا ہے کہ [illegible] جورانش کو فوراً رہا کیا جائے اور یوگوسلافیہ مراسلہ کے الفاظ و شرائط کو ملائم کرکے البانوی اور یوگوسلافی قضیہ کا خاتمہ کر دیا جائے یوگوسلافیہ نے یہ مراسلہ [illegible] کو البانیہ کے پاس بھیجا تھا جو البانیہ کے خیال مین سخت اور توہین آمیز ہے۔

جنوبی افریقہ اور مسٹر شاستری

کامیابی کی توقعات

کیپ ٹاؤن ۲۴ جون جنوبی افریقہ کی اسمبلی مین قانون توطن پذیر اور انڈین ریلیف بل کی دوسری خواندگی پاس ہوگئی مباحثہ ختم کرتے ہوئے وزیر داخلہ نے مسٹر شاستری کی تقرری پر اظہار مسرت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے بہتر انتخاب اور کوئی نہ ہو سکتا تھا مسٹر شاستری سلطنت انگلشیہ کے نہایت ممتاز لوگون مین سے ہین آپ اسی گول میز کانفرنس مین شریک تھے جو کیپ ٹاؤن مین منعقد ہوئی تھی اور وہ جانتے ہین کہ مسٹر شاستری گورنمنٹ کی اسپرٹ سے واقف ہین اور یہ بھی جانتے ہین کہ گورنمنٹ کا مقصد کیا ہے اس کے علاوہ آپ کے تقرر کو جنوبی افریقہ کی تمام ہندوستانی جماعت نے پسند کیا اور بنظر استحسان دیکھا ہے۔

ڈاکٹر ملان نے اس طریق عمل کی بھی تعریف کی جس پر کار بند ہوتے ہوئے حکومت ہند حسب منشاء مفاہمت کیپ ٹاؤن کانفرنس حکومت جنوبی افریقہ سے تعاون کر رہی ہے اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ہر طرح امید ہے کہ معاہدہ ضرور کامیاب ثابت ہوگا۔

سوت کی تجارت مین کمی

لندن ۲۵ جون چونکہ باریک سوت کی تجارت مین کمی ہوگئی ہے اس لیے سوت کے تاجرون کی انجمن نے طے کیا ہے کہ ہر جولائی سے سوت کی تیاری مین ۲۵ فی صدی کمی کر دیجائے۔

لارڈ لائڈ کی روانگی لندن

قاہرہ ۲۴ جون لارڈ لائڈ جا رج لندن کو روانہ ہوگئے ہین

ہندوستان

جسٹس دلیپ سنگہ مستعفی ہو گئے

مسلمانان لاہور کا عظیم الشان جلسہ

لاہور ۲۳ جون آج شب کو بیرون دہلی دروازہ میونسپلی باغ مین مسلمانان لاہور کا ایک عظیم الشان جلسہ تھا جسمین بہت کثرت سے لوگ شریک تھے زیر صدارت مولانا ظفر علی خان صاحب منعقد ہوا جس مین قرار دادین منظور ہوئین جنمین ان ناپاک حملون پر اظہار تنفر کیا گیا جو پیغمبر اسلام (علیہ التحیۃ والسلام) کی ذات گرامی پر بعض ہندو جرائد مین کیے جا رہے ہین ان حملون کو اس فیصلہ کا صریح نتیجہ بتلایا گیا جو "رنگیلا رسول" کے مقدمہ مین صادر کیا گیا ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ آرڈیننس (عارضی قانون) جاری کرکے ان اہانت آمیز تحریرات کا سد باب کرنے کیلیے فوری کارروائی کرے اور یہ آرڈیننس اس وقت تک قابل نفاذ رہے جب تک کہ قانون تعزیرات ہند مین ترمیم نہ ہو جائے یا پریوی کونسل یا ہائیکورٹ سے اس باب مین دوسرا حکم نہ حاصل کر لیا جائے نیز صاحب وزیر ہند سے درخواست کی گئی کہ وہ جسٹس دلیپ سنگہ سے عدالت العالیہ کے عہدہ سے استعفی لے لین ایک اور قرار داد منظور ہوئی جسمین "مسلم اوٹ لک" کے مدیر اور پرنٹر سے ان کے قید ہونے پر اظہار افسوس اور ہمدردی کیا گیا اور مسلمانون سے خواہش کی گئی کہ وہ "مسلم اوٹ لک" کے اس مضمون کا جسپر الزام عائد کیا گیا ہے جلسون اور اخبارون مین بار بار اعادہ کرین اور رضا کارون کی اس غرض کیلیے منظیم کی جائے کہ وہ اس الزام کا اعادہ کرنے کی پاداش مین جس مین جسمین "مسلم اوٹ لک" کے مدیر اور پرنٹر کو سزا دی گئی ہے جیل خانہ جانے کیلیے آمادہ اور تیار رہین مسلمانون کا جوش اور ہیجان جذبات بہت سخت تھا تاہم جلسہ مین کوئی بے ترتیبی پیدا نہ ہوئی اور پورے امن و سکون کے ساتھ اختتام جلسہ تک کارروائی جاری رہی جلسہ نصف شب کے بعد ختم ہوا۔

حکام نے بدامنی کو روکنے کیلیے ہر قسم کی تدابیر اختیار کی تھین اور اہم مقامات پر پولیس کا پہرہ قائم کر دیا تھا مسٹر فلیلس سٹی مجسٹریٹ جلسہ مین اول سے آخر تک موجود رہے متعدد علماء نے پر جوش تقریرین کین اور مسلمانون سے کہا کہ مر جانا اور جان دیدینا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ تم اپنے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی "رنگیلا رسول" جیسی کتابون کے ذریعہ توہین کرتے دیکھو انھون نے حکومت کو متنبہ کیا کہ اگر اس معاملہ مین مسلمانون کے جذبات کا احترام نہ کیا گیا تو حالت نہایت نازک ہو جائیگی جس کے لیے حکومت ذمہ دار ہوگی۔

اخبار مسلم اوٹ لک پر توہین عدالت کا مقدمہ

ایڈیٹر اور پرنٹر کو قید اور جرمانہ کی سزا

لاہور ۱۲ جون لاہور ہائی کورٹ کی پورے بنچ (جسٹس براڈوے جسٹس ظفر علی جسٹس ایڈیسن جسٹس ٹیک چند اور جسٹس کولڈسٹریم) نے اخبار مسلم اوٹ لک لاہور پر توہین عدالت کے مقدمہ مین جو مقدمہ رنگیلا رسول کے متعلق جسٹس دلیپ سنگہ کے فیصلہ پر "مسلم آؤٹ لک" کی قابل اعتراض نکتہ چینی کی بنا پر قائم کیا گیا تھا دلاور شاہ بخاری ایڈیٹر کو ۶ ماہ قید محض اور ۷۵۰ روپیہ جرمانہ اور نور الحق پرنٹر کو تین ماہ قید محض اور ہزار روپے جرمانہ کی سزا دی ہے۔

مجلس اقوام کے ہندوستانی ڈیلگیٹ

شملہ ۱۲ جون ایک سرکاری اعلان مظہر ہے مجلس اقوام کی اسمبلی کے اجلاس ستمبر مین ہندوستان کے نمائندے لارڈ لٹن، مہاراجہ کپورتھلہ سر سی پی راما سوامی آئیر، سر ایڈورڈ چاپ مین سر لی کے ملک اور سر فضل حسین ہون گے۔

یلیہ صاحب مین ...

بمبئی کی ہنی نے امید ...

سو پر انھون ...

مفصلہ ذیل خواتین اس ...

ہین مسز سی بہاپسٹار ... اسک ...

مسز ایم ایچ دیباشی ایس ...

دلیبائی - مس بھیکاجی - ...

ایم کیرا - مسز بعد راباٹی مدو ...

مسز خدیجہ ایس سی طیب ...

... نافعہ ...

... ادر کانپور ...

... کاچو ...

مہاسبھائیون کے جد ...

جسمانی ورزش کے لیے ...

... گنہ اکبر پور ...

پروفیسر سوامی راؤ آل انڈیا مہاسبھا ... درخواست جسمانی ورزش کے متعلق پروفیسر مقرر کیے گئے ہین اور جس کی صوبجات متحدہ اور اودہ کا دورہ کر رہے ہین جہان جہان تک نو ... جسمانی تعلیم کے کالیجون کا معائنہ کرین گے اور جہان اکھاڑے ... وہ جدید اکھاڑون کے قیام اور نظام کے متعلق عملی تجاویز پیش ... آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے سکریٹری صاحب توقع رکھتے ہین کہ ... متحدہ کی تمام ہندو سبھائین پروفیسر صاحب کے اس کام مین جو آپ کے سپرد کیا گیا ہے مدد دینگی۔

شیخ عبداللہ صاحب کی صاحبزادی نے وظیفہ لیا

مس کے عبداللہ ایم اے دختر شیخ عبداللہ صاحب ایڈوکیٹ دائم ایل سی علیگڈھ کو خواجہ مسلم یونیورسٹی کو ۲۳۲ پونڈ کا سالانہ وظیفہ عطا ہوا ہے جو گورنمنٹ یوپی کی طرف سے آپ کو دو سال تک یورپ مین تعلیم حاصل کرنے کیلیے دیا جائیگا آپ لیڈس یونیورسٹی مین ایم اے کی ڈگری حاصل کرنے کے لیے اکتوبر مین روانہ ہونے والی ہین وہ پہلی مسلم گریجویٹ ہین جن کو یہ اعزازی وظیفہ حاصل ہوا ہے۔

الہ آباد سے مرکز حکومت منتقل نہ کیا جاے

الہ آباد ۲۵ جون ایک اور عرضداشت دستخطون کے لیے صوبہ بھر مین گشت کر رہی ہے جو حضور والسراے کی خدمت مین اس غرض سے ارسال کی جائیگی کہ الہ آباد سے مرکز حکومت لکھنؤ کو منتقل کیے جانے کے خلاف احتجاج کیا جاے اس مین ہزاکسلنسی سے درخواست کی گئی ہے کہ اس معاملہ مین عاجلانہ اور مختتم کارروائی کیجاے اور الہ آباد کو دار الحکومت قرار دیں۔

اگرچہ یہ نہین سمجھا جاتا کہ اس کا کوئی عمدہ نتیجہ مرتب ہوگا تاہم اس کی خفیف امید ہے کہ اس جدوجہد کا نتیجہ بالآخر یہ ہوگا کہ دونوں صوبے جدا ہو جائین گے۔

جمعیت العلماء کی مجلس عاملہ کا جلسہ

... مولانا ... صاحب (طلا ع) ... نے بعض نہایت اہم امور کی وجہ سے جمعیت العلماء کی مجلس عاملہ کا ایک جلسہ ... یوم ... کو لاہور مین ہوگا۔

... مقدمہ ...

... تنت مونگیا دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ ماہ مہر مین پ ...

... بی - اے کی ...

... بر

ہزار ہے اس درس گاہ سے ... کو دوبارہ ...

کی یادگار کے لیے چھ ہزار آٹھ ...

کلکتہ مین ہوابازی کی ...

"گولڈ فلیک" نامی ہوائی جہاز اہل کلکتہ کو آج کل ہوا بازی کی سیر کرا رہا ہے دس منٹ کی سیر کے لیے ۲۵ کا ٹکٹ ہے۔

برقیات

مسئلہ البانیہ میں اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام میں مسٹر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بنا پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان میں اطالیہ کے اقتصادی یا سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

مسٹر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ میں جملہ کاغذات دیوان میں پیش کر دیے گئے ہیں۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور مسٹر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی برسبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہیں ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین معاصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے کہ ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" شائع کیا [illegible] جو بدیں مذکور لکھتا ہے کہ:-

"افغانستان کو ابھی تک اپنی سابقہ عظمت و [illegible] معاہدہ موجود [illegible] نہیں رہے اگر اس معاہدہ وہ یہ چاہتا ہے کہ کسی طرح ہندوستان [illegible] ہے تو اس کے قطعی طور پر اجرا کرلے۔ اگر ہندوستان [illegible]

[illegible] ناقد ہو کیونکہ ہماری متعلقہ جمعیتوں کی [illegible] اور لازمی قرار پانی چاہیے اجرا کا انحصار متعلقہ جماعتوں کے لیڈروں کے اعتماد پر ہونا چاہیے اور اگر یہ ممکن نہیں تو پھر اس کی آخری صورت لا محالہ یہی ہو گی بشرطیکہ عدم تشدد پر اعتماد نہ ہو کہ آپس کی خانہ جنگی کے فیصلہ پر دارومدار ہو جو موقعہ و محل کے لحاظ سے شریفانہ یا غیر شریفانہ طریقہ پر کی جائے یہ ہمارے سوراج کے قابل ہونے کی نہیں بلکہ ہماری کمزوری کی علامت ہے کہ ہم غیر ملکی حاکم طاقت سے اس کی خواہش کریں کہ وہ ہماری ثالث بنے اور ہمارے درمیان سنگینوں کے ذریعہ سے امن و امان قائم رکھے۔

اگر ہم نام نہاد لیڈر اپنی جماعت کے جنگجو حصول پر قابو نہیں رکھتے تو ہمارا سمجھوتہ جھوٹا اور ناکارہ قرار پائے گا اس لیے قبل اس کے کہ ہم اصل سوراج کا خیال کریں ہم کو چاہیے کہ عوام پر قابو حاصل کریں اور آپس میں اچھا برتاؤ کرنا سیکھیں دہلی پر آپس کے سمجھوتہ کا کوئی اثر نہیں ہوا اور یہ امر ہمارے لیے ہمیشہ باعث ندامت رہیگا بقرعید کے موقعہ پر حکومت نے امن و امان برقرار رکھا۔

عدم تشدد کا مسلک

[illegible] پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہیں ہوتا۔

روس و برطانیہ میں جنگ کا [illegible]

ماسکو ۲ جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلقات کے انقطاع [illegible] کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روسیہ موسیو [illegible] "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور موجودہ [illegible] میں زبردست پیچیدگیاں پیدا ہو جانے والی ہیں [illegible] اس کے بعد موسیو موصوف نے اس سازش [illegible] انگریزوں نے فکر دے روسیہ میں انقلاب کے [illegible] سے اس کی درخواست باینہمہ حکومت روسیہ نے ان باتوں پر کچھ بھی [illegible] امن قائم رکھیگی اور ہماری نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا اٹھانا [illegible] اس طرح نامردی [illegible] زیادہ کر اس انقطاع تعلقات سے اتنا نقصان [illegible] سوسائٹیوں میں حکومت کا [illegible] دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل ہند [illegible]

لندن ۲ جون آج دارالعوام [illegible] کہ اپنے تمام اختلافات کو چاہے وہ مذہبی ہوں [illegible] حکومت ہند اصلاحات کی [illegible] کے ذریعہ سے طے کریں ہم کو اس قابل ہونا چاہیے کہ ابتدائی تحقیقات [illegible] متحدہ مقابلہ کر سکیں اور دنیا پر ظاہر کر سکیں کہ اگر لارڈ [illegible] ہو جائے تو ہم اپنے معاملات کو خوبی کے ساتھ انجام دے [illegible] ہے لیکن [illegible] اگر بہر صورت ہم میں ایسے لیڈر موجود نہیں جن کو ہم حکم [illegible] دانشمندانہ اور غیر جانبدارانہ فیصلہ دے سکیں یا اگر ہم [illegible] ناکام ہیں کہ اپنے انتخاب کردہ ثالثین کے فیصلہ کا احترام اور اس پر عمل [illegible] کر سکے تو ہم کو لڑنا چاہیے اور اتنا لڑنا چاہیے کہ لڑائی سے چور ہو کر ہمارے ہوش و حواس درست ہو جائیں حکومت چاہے ہماری مرضی سے [illegible] امن و امان قائم رکھنے کی وجہ سے یا اپنی حفاظت کی غرض سے [illegible] دخل انداز ہوگی لیکن اگر متقابل جماعتوں نے بہادری اور راستی سے [illegible] کی امداد یا حفاظت سے گریز کیا تو ہم کو ڈر [illegible] ایسے [illegible] میں ایک قاتل کی مدافعت کیوں کی جائے؟ [illegible] عبادت گاہوں کو منہدم کر [illegible] ان کو بہادری سے سامنے آ [illegible] و دکہ ہم نے مذہب کی خاطر ایسا کیا ہے تم چاہو تو ہم کو سزا دو [illegible] راہگیروں کو مارتے ہیں [illegible] پولیس کے حوالہ کر دینا [illegible] کہ ہم نے یہ سب کچھ خدا کی خاطر کیا ہے! یہ تمام عبارت [illegible] معلوم ہوتی ہے لیکن میں نے صرف ایک ایسا طریقہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے جو اس طریقہ سے جس پر ہم اب تک عمل کرتے رہے زیادہ سیدھا اور کم مکروہ ہے۔

اگر ہم مہذب آدمیوں کی طرح باہمی رضامندی سے فیصلہ نہیں کر سکتے اور بہادر وحشی اقوام کی طرح حکومت کے انصاف اور سنگینوں پر بھروسہ کیے بغیر اپنے اختلافات کو نبٹا کر طے نہیں کر سکتے تو وہ تمام جو ہم اصلاحات کی صورت میں حاصل کرنے کی توقع رکھ سکتے ہیں در اصل ان لوگوں کے حصہ میں ایک قسم کا اضافہ ہوگا جو فی الحال حکومت کے عمال ہیں بالفاظ دیگر لاکھوں بے زبانوں سے بیجا فائدہ حاصل کرنے میں ان کا حصہ اور [illegible]

صوبہ متحدہ کی سرکاری رپورٹ

اُردو و ہندی اخبارات و کتب کا موازنہ

ممالک متحدہ کی انتظامی رپورٹ ۲۶-۱۹۲۵ء میں اُردو اخبارات و رسائل کی تعداد صرف ۱۹۶ تھی اس کے مقابلہ میں ہندی اخبارات و رسائل کی تعداد ۲۴۲ تھی۔ اب سے ۱۲ سال پہلے یعنی ۱۴-۱۹۱۳ء میں ہندی صحائف کی تعداد صرف ۷۵ اور اس کے مقابلہ میں اُردو صحائف ۹ [illegible] شائع ہوتے تھے۔

ہمارے صوبہ کے اُردو [illegible] طبقہ کے ایک بہت ہی محدود [illegible] اُردو اخبارات کا دارومدار ہے جو لوگ انگریزی زبان سے واقف ہیں انکے لیے تو اُردو اخبارات کا کوئی [illegible] ان کی تمام ضروریات تو انگریزی زبان پورا کر دیتی ہے وہ لوگ جو انگریزی سے واقف نہیں سوا ان میں سے اکثر کو تو اخبار بینی کا شوق ہی نہیں جن کو شوق ہے [illegible] زیادہ [illegible] استطاعت نہیں کہ اخبار خرید [illegible] شوق بھی [illegible] نہیں خرید [illegible] مانگ تانگ کر کام چلا لیتے [illegible] ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں اخبارات کی اشاعت [illegible] محدود رہے خلاف ترقی نہیں۔

ہندی اخبارات کی [illegible] اشاعت کا سبب [illegible] ہے کہ ہندی داں طبقہ کے وہ لوگ بھی جو انگریزی زبان سے واقف ہیں ہندی اخبارات خریدنا [illegible] ہیں [illegible] صوبہ کے [illegible] اضلاع میں ہندی داں لوگوں کی [illegible] اُردو کے مقابلہ کچھ [illegible] ہوا ہے۔

[illegible] کتابوں کا ہے ۲۱-۱۹۲۰ء [illegible] ہندی کتابوں کی تعداد ۹۵۲ تھی [illegible] ۲۶-۱۹۲۵ء [illegible] تعداد ۱۳۹۵ تک پہنچ گئی اس کے مقابلہ [illegible] ملاحظہ فرمایئے ۲۱-۱۹۲۰ء [illegible] ۲۶-۱۹۲۵ء میں تعداد [illegible] ۷۹۵ تک پہنچی۔ [illegible]

[illegible] کی علم پروری

[illegible] کا نامہ نگار حیدرآباد دکن سے اطلاع دیتا ہے [illegible] یونیورسٹی میں صنعتی تعلیم کا [illegible] روپیہ کی نقد رقم عطا فرمائی۔ [illegible] کامیابی کی دلیل ہے۔

[illegible] ہو جائے گا اس لیے ہم کو خبردار رہنا چاہیے کہ کوئی [illegible] ہم کو اس ناقابل رشک حالت پر نہ پہنچا دے۔

گورنمنٹ گزٹ ممالک متحدہ

مجریہ ۱۸ جون سنہ ۱۹۲۷ء

رخصت رائے بہادر کرنا سنگھ سپرنٹنڈنٹ پولیس مظفر نگر کو ۱۸ مئی سنہ ۱۹۲۰ء سے ڈاکٹری سارٹیفکٹ پر دو ماہ کی رخصت۔ بابو کشن چند اسپیشل آفیسر کاغذات دیہی گورکھپور کو جس تاریخ سے آپ رخصت لینا چاہیں چھ ہفتہ کی رخصت۔ بابو کشن چند مرہون قائم مقام سکنڈ اڈیشنل منصف غازی آباد ۱۰ مئی سنہ ۱۹۲۷ء سے نصف تنخواہ پر ۸ یوم کی رخصت اسکے بعد ایک ماہ ۱۸ یوم کی رخصت بسلسلہ رخصت محرم۔ بابو لچھمی شنکر ڈپٹی کلکٹر بہرائچ کو ۱۵ جون سنہ ۱۹۲۷ء یا اس کی کسی تاریخ کے بعد سے جب آپ رخصت لینا چاہیں ۲ ماہ کی رخصت۔

تقرر آنریبل سر سیل والش جج ہائی کورٹ الہ آباد کے زمانہ رخصت کیلئے ہز اکسلنسی گورنر ان کونسل نے ڈاکٹر سر میدر ناتھ سین ایم ایل ایل ڈی کا تقرر بہ حیثیت جج ہائی کورٹ عارضی طور پر فرمایا۔

بحالی بابو رادھا کانت قائم مقام ڈپٹی کلکٹر بلند شہر ۲۲ جون سنہ ۱۹۲۷ء سے اپنے عہدہ پر بحال کر دیے گئے۔

منسوخی اعلان مورخہ ۲۶ مئی سنہ ۱۹۲۷ء جس کے ذریعہ سے بابو رادھا کشن چودھری منصفی پر بحال کر دیے گئے تھے منسوخ کیا گیا۔

واپسی سید نواب حسن قائم مقام اڈیشنل سب جج بلند شہر بابو برکاش کی جگہ منصفی مظفر نگر پر واپس کیے گئے بابو ہری ہر پرشاد سب جج اسپیشل ڈیوٹی سے سبکدوش ہونے کے بعد پنڈت وشنو رام مہتہ کی جگہ جج خفیفہ کی جگہ (بنارس) پر کام کریں گے۔

تبادلہ شاہ منیر عالم صاحب قائمقام سب جج مظفر نگر سے سبکدوش ہونے کے بعد بہ حیثیت قائمقام اڈیشنل سب جج گورکھپور تبدیل کیے گئے۔ جہاں آپ کو اڈیشنل سشن جج کے بھی اختیارات حاصل ہوں گے

متفرقات سید قدر حسن منصف رخصت سے واپسی کے بعد منصفی پورا ناؤ کا چارج لینگے۔

قانونی کونسل ممالک متحدہ

۲۰ جون کی کارروائی

قانونی کونسل ممالک متحدہ کے گرمائی سشن کا پہلا اجلاس ۲۰ جون کو نینی تال پر عارضی ایوان کونسل میں شروع ہوا چونکہ وہاں چار دن سے زور کی بارش ہو رہی ہے اس لیے موسم چنداں خوشگوار نہیں ہے اور بہت سے ممبران جب اپنی قیامگاہوں سے شرکت اجلاس کونسل کے لیے روانہ ہوئے تو راستہ میں انکو بارش نے آلیا اور جب وہ "شیروڈ ہاؤس" (وہ کوٹھی جسمیں کونسل کا اجلاس ہوتا ہے) پر پہونچے تو سر تا پا تر اور بھیگے

ضمنی تخمینہ جات ناظرین کو یاد ہوگا کہ لوکل گورنمنٹ کو تمام ضمنی تخمینہ جات کے لکھنؤ میں کونسل سے منظور کرانے کا موقعہ نہیں ملا تھا اور ان کا صرف ایک حصہ منظور ہو سکا تھا باقیماندہ تخمینہ جات کے نینی تال پر پیش ہونیکی اطلاع دیدگئی تھی چنانچہ کونسل کی کارروائی شروع ہونے کے بعد ہی ضمنی تخمینہ جات منجانب حکومت پیش کیے گئے جو کاغذات ممبران کی میزوں پر رکھے گئے تھے ان سے معلوم ہو چکا تھا کہ جن مدات خرچ جنکے لیے بجٹ میں کونسل نے روپیہ دینا منظور نہیں کیا تھا ان کو ہز اکسلنسی گورنر بہادر نے اپنے اختیار استناد کی رو سے پاس کر دیا ہے انمیں ۳۳ ہزار کی رقم جنرل سکریٹریٹ ۲ لاکھ کی کمشنران قسمت ہائے اور ۴۷،۹۲۳ کی رقم اراضی کے متعلق تھی جنکو کونسل نے بجٹ میں سے خارج کر دیا تھا۔ گورنر صاحب کے اختیار استناد کی رو سے انکا بحال کیا جانا ممبروں کو قدرۃً مضر ہونا گوارا گذرا

اور جب ضمنی تخمینہ جات میں ...

روپیہ مانگا گیا تو اس پر انھوں ...

مسٹر چنتامنی نے اس ...

کہا کہ وہ اور انکے رفقاء اس ...

اختیار استناد کو بار بار استعمال ...

اس اختیار استناد سے ایسے ...

جن کو کونسل نامنظور کر چکی ہے

پنڈت گوبند بلبھ پنت ...

بنا بر تحریک تخفیف کی تائید کی ...

کو بحال کرنا کونسل کی ذہنیت ...

مسٹر سیموئیل او ڈانیل ...

کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ اس مطالبہ ...

دیجائیگی اور اس کی آئینی تنقیح پر ...

کی حمایت نہیں کرنی چاہتے لیکن ...

بعض حقوق و اختیارات دیے ...

مسٹر کراسٹھویٹ فنانشل سکریٹری ...

ممبروں کے اعتراضات کا جواب دیا مگر اس تقریر ...

استعمال ہوا تھا اس پر پنڈت اقبال نرائن گرٹو ...

کراسٹھویٹ نے کہا کہ وہ انکی دل آزاری نہیں کر ...

بھی بحث میں حصہ لیا آخر تحریک تخفیف پر رائیں لی گئیں

دونوں طرف ۳۶-۳۶ رائیں شمار میں آئیں۔

آنریبل بابو سیتارام صاحب رائے بہادر صدر کونسل نے معمولی حالت میں وہ مخالفت کا ساتھ دیتے کیونکہ خرچ کی ایک نئی مد ہے اور گورنمنٹ کا فرض ہے کہ غیر سرکاری ممبران کو اس کی ضرورت کا قائل کرے لیکن چونکہ آئینی تنقیح اس میں شامل کر دی گئی ہے اس لیے وہ گورنمنٹ کا ساتھ دینے پر مجبور ہیں چنانچہ اس مد کی تخفیف کی تحریک صدر کے کاسٹنگ ووٹ سے نامنظور ہو گئی

پنڈت گوبند بلبھ پنت نے ۱۶۸ روپیہ کی ایک مد خرچ کے متعلق جو کمشنر آگرہ کے ٹھیکہ کے گرانٹ میں بڑھائی گئی تھی کمشنران کے عہدوں کی تخفیف کا سوال اٹھایا مگر انکی تحریک تخفیف ۳۷ رایوں سے بمقابلہ ۳۵ رایوں کے نامنظور ہو گئی اور کئی دیگر تحریکات تخفیف بلا تقسیم آرا نامنظور کر دی گئیں لنچ کے بعد پولیس کے متعلق ضمنی مطالبات پیش ہوئے اور پنڈت اقبال نرائن گرٹو کی ایک تحریک تخفیف زیر بحث تھی کہ کونسل برخاست ہو گئی۔

۲۱ جون کی کارروائی

ضمنی تخمینہ جات متعلقہ پولیس میں سے ۶۶۲۷۰ روپیہ کی رقم ... کی بابت ...

... ہیں کل کلکتہ پہونچ گئے اور کل شملہ روانہ ہو جائیں گے

برقیات

مسئلہ البانیہ میں اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام میں سر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بنا پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان میں اطالیہ کے اقتصادی سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ میں جملہ کاغذات دیوان میں پیش کر دیے گئے ہیں۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور سر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی برسبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہیں ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین ہمعصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے کہ ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب السند" شائع [illegible] جریدہ مذکور لکھتا ہے کہ :-

"افغانستان کو ابھی تک اپنی سابقہ عظمت و ہیبت [illegible] رہے اگر اس معاہدہ [illegible] وہ یہ چاہتا ہے کہ کسی طرح ہندوستان [illegible] ہے تو اس کے قطعی [illegible]

تسنالی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہیں ہوتا

روس و برطانیہ میں جنگ [illegible]

ماسکو ۲ جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلقات کے [illegible] کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روسیہ موسیو [illegible] "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور موجودہ [illegible] میں زبردست پیچیدگیاں پیدا ہو جانے والی ہیں [illegible] اس کے بعد موسیو موصوف نے اس سازش [illegible] انگریزوں نے فکر دے روسیہ میں انقلاب [illegible] باینہمہ حکومت روسیہ نے ان باتوں پر کچھ [illegible] نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا اُٹھانا [illegible] فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات سے اتنا [illegible] دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل ہند

لندن ۲ جون آج دارا[illegible] کہ اپنے تمام اختلافات [illegible] حکومت ہند اصلاحات [illegible] کے ذریعہ سے طے [illegible] ابتدائی تحقیقات [illegible] لارڈ [illegible] ہو جائے تو ہم اپنے [illegible] ہے لیکن [illegible] اگر بہر صورت ہم میں ایسے [illegible] وجود دانشمندانہ اور غیر جانبدارانہ [illegible] لگام ہیں کہ اپنے انتخاب کو [illegible] کر سکتے تو ہم کو [illegible] حاصل کریں۔

REGD: No. A 1424

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستق...
زبان پر بھی وہی ہو جو...

ہفتہ وار

اڈیٹر
خواجہ عبدُ السّلام

جلد ۵ | کان پور - چہار شنبہ ۶ - جولائی سنہ ۱۹۲۷ء مطابق ... ربیع الاول ...

ادبیات

افکارِ صادق

(از جناب حاجی محمد صادق صاحب)

توڑ کر دم زندگی کی کلفتیں کم کیجئے
آج اس شیرازۂ حسرت کو برہم کیجئے

سننے بیٹھے ہیں وہ میرا ماجرائے دردِ دل
ہائے کن لفظوں میں ذکرِ قصۂ غم کیجئے

زندگی سے لطف اٹھانا کچھ اگر منظور ہو!
سوزِ الفت اور سازِ دل کو باہم کیجئے

قلب کو آلائشوں سے پاک کرنے کے لئے
جس قدر ممکن ہو صرفِ سوزشِ غم کیجئے

مجھ پہ مرنے کا بجا الزام لیکن آپ بھی
اک ذرا اندازۂ صدمات بیہم کیجئے

ڈبڈبا آئے کسی کے دیدۂ مست طرب
ختم صادق آپ بھی افسانۂ غم کیجئے

ترکی کا دورِ جدید

میزانیہ

صرف میزانیہ ہی ایک ایسی چیز ہے جس سے کسی حکومت کی آئندہ نقل و حرکت پر پوری طرح روشنی پڑتی ہے اور اگر آپ ذیل کے مضمون کا بوقت نظر مطالعہ کریں گے تو آپ کو جمہوریہ ترکیہ کے ہر شعبہ کا پورا علم ہو جائیگا۔ انجمن مالیہ جمہوریہ ترکیہ نے سال ۱۹۲۷ء کا بجٹ مرتب و منظم کر کے بغرض تدقیق و تصویب مجلس ملیہ میں پیش کر دیا ہے۔ بجٹ میں جمہوریہ کی کل آمدنی ۱۹۴۵۰۰۵۵۴ - اور مخارج ۱۹۴۷۴۴۰۰ لیرہ بتلائی گئی ہے۔ بجٹ کے اس حیرت انگیز توازن پر جو سالہائے گزشتہ سے بہت مختلف ہے حکومت ترکیہ بجا طور پر فخر و ناز کر سکتی ہے اس سے نہ صرف حکومت کی ساکھ قائم رہتی ہے بلکہ یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اگر ایک طرف ثروت عمومی میں ترقی ہوئی تو دوسری واردات میں کمی اور صادرات میں کثرت و زیادتی واقع ہوئی ہے لطف یہ ہے کہ اسی سال ۳۲ ملیون لیرہ اقساط قرض کی ادائگی کے لئے محفوظ رکھا گیا ہے۔ جمہوریہ کے کل شعبہ جات میں وزارت مالیہ کا شعبہ بڑا ہے۔ اس شعبہ کے متعلقین کی تعداد ۱۱۸۱۸ ہے اور جمہوریہ کا سب سے چھوٹا شعبہ مدیریت مطبوعات عمومیہ کا ہے جسمیں صرف ۴۲ اشخاص کام کرتے ہیں۔ جمہوریہ کے ادارات اور وزارتہا نوں کی تعداد حسب ذیل ہے:-

وزارت عدلیہ میں	۶۱۶۵	ملازم ہیں
مدیریت پوسٹ میں	۶۱۴۴	"
مدیریت رسومات میں	۵۸۷۴	"
ادارۂ امن عامہ میں	۵۷۴۷	"
وزارت داخلہ میں	۵۵۱۰	"
وزارت معارف میں	۴۷۹۷	"
وزارت زراعت و حرفت میں	۳۹۳۲	"
ادارۂ صحت و معاونت اجتماعی	۴۲۴۷	"

وزارت خانوں ... بر ادارہ ...

مجلس کبیر ملی	۱۹۹۶۱۴۴	لیرہ
صدر جمہوریہ	۳۱۳۰۴۴	"
دیوان محاسبات	۴۴۴۲۳۵	"
صدر وزراء	۱۰۲۵۸۵	"
شورائے دولت	۲۲۴۴۴۲۴	"
ادارۂ امور مذہبی	۱۷۹۶۲۴۰	"
ادارۂ مالیہ	۲۹۳۰۱۸۱۱	"
قرض عمومی	۹۰۴۷۰۹	"
رسومات	۴۰۱۰۳۴۴	"
ادارۂ تحریر املاک	۱۳۶۶۳۲۶	"
وزارت داخلہ	۵۸۷۴۷۷۶	"
پوسٹ ٹیلیگراف	۵۴۷۱۵۶۸	"
امن عامہ	۵۹۵۵۶۲۳	"
ژاندارمری	۵۱۹۵۲۹۲	"
سکونت مہاجرین	۲۵۷۵۰۵۹	"
وزارت خارجہ	۳۲۲۴۰۹۶	"
مطبوعات	۳۹۴۰۹۶	"
ادارۂ صحت عمومی	۳۲۰۲۸۸۵	"
ادارۂ عدلیہ	۵۱۹۵۰۵۶	"
ادارۂ معارف	۶۱۵۸۹۳۵	"
فوائد عامہ	۲۵۰۲۳۰۴۳	"
تجارت	۱۰۰۵۶۱۱	"
بنادر و سواحل	۳۲۴۱۲۳	"
فلاحت	۳۰۲۰۶۲۰	"
حربی کارخانجات	۵۱۹۰۴۵۰	"
مدیریت عمومی نقشہ برداری	۱۲۵۰۶۶	

برقیات

مسئلہ البانیہ مین اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام مین سر آسٹن چیمبر لین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بناء پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان مین اطالیہ کے اقتصادی سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبر لین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہین ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ مین جملہ کاغذات دیوان مین پیش کر دیے گئے ہین۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور سر آسٹن چیمبر لین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہین ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین ہمعصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے کہ ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" شائع [illegible] جریدہ مذکور لکھتا ہے کہ :۔

"افغانستان کو ابھی تک اپنی سابقہ عظمت و [illegible] رہے اگر اس معاہدہ [illegible] وہ یہ چاہتا ہے کہ کسی طرح ہندوستان [illegible] ہے تو اس کے قطعی [illegible]

تمالی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہین ہوتا۔

روس و برطانیہ مین جنگ

ماسکو ۲؍جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلقات کے [illegible] کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روسیہ موس[illegible] "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور مو[illegible] مین زبردست پیچیدگیان پیدا ہو جانے والی ہ[illegible] اس کے بعد موسیو موصوف نے اس ساز[illegible] انگریزون نے فکر و سے روسیہ مین انقلاب [illegible] بایں ہمہ حکومت روسیہ نے ان باتون پر [illegible] نزدیک ایسی بناء پر سیاسی جھگڑا اُٹھا[illegible] فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات سے اتنا [illegible] دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل ہند

لندن ۲؍جون آج دا[illegible] حکومت ہند اصلاحات [illegible] ابتدائی تحقیقا[illegible] لارڈ [illegible] ہے لیکن [illegible]

[illegible] نے اس اعلان کو دیکھ کر ازحد خوشی ہوئی کہ [illegible] مسلمان آبادی جس کسمپرسی مین پڑی ہوئی تھی [illegible] تشتت تھی اُس سے بالآخر گورنمنٹ بنگال متاثر ہوئی [illegible] کے ذریعہ سے اس امر کو واضح کر دیا کہ آیندہ [illegible] مسلمانون کو دی جاویگی اور اس کے ماتحت [illegible] قائم ہون گے۔

[illegible] (۲) آبکاری (۳) پولیس (۴) جنرل سول [illegible] (۶) محکمہ محصولات (۷) اور سکریٹریٹ

[illegible] طے کیا ہے کہ ملازمت کے لیے پہلے مسلمان [illegible] اور بدھ مذہب والے منتخب کریگی اور اس کے [illegible] لوگون کو تلاش کریگی۔

[illegible] اقلیت رکھنے والی قومون مین گورنمنٹ [illegible] اور وقعت کی نگاہ سے دیکھا جائیگا۔

[نج]دی حکومت

امسال جو حجاج حج اور زیارت سے مشرف ہو کر آئے ہین اور اُن کے بیانات سے ابتک جو واقعات معلوم ہو سکے ہین وہ حد درجہ افسوسناک اور غمناک ہین۔

جو لوگ سلطان ابن سعود کی حکومت کو پسند کرتے تھے اور نجدی حکومت کے قیام کے لیے ہندوستان مین غلط پروپیگنڈا کر رہے تھے اب اُن کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ نجدی حکومت کے کیا برکات ہین؟

ہمعصر زمیندار کے نامہ نگار مقیم کراچی نے مختلف صوبون کے حجاج سے حالات معلوم کر کے شائع کرائے ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امسال حجاج کو گذشتہ سال سے بھی زیادہ پانی کی تکلیف برداشت کرنا پڑی اور پانی کے ایک کنستر کی قیمت عہ۵ پانچ روپیہ تھی۔

چنانچہ منیٰ اور عرفات کے درمیان پانی کی کمی وغیرہ کی وجہ سے سات ہزار آدمیون کی جانین ضائع ہوئین۔

اگر نجدی حکومت کے انتظامات کی یہی حالت رہی کہ محض پانی کی قلت اور راستہ مین بدانتظامی کی بدولت سات ہزار جانین تلف ہون تو اس حکومت کی جس قدر بھی تعریف کی جائے وہ کم ہے!

دیگر بدانتظامیون کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ نجدیون نے زیارت اور مراسم کی ادائیگی مین بھی انتہائی تشدد سے کام لیا!!

دیکھیے مسلمانون کو اس نجدی حکومت کے عذاب سے کب نجات ملتی ہے؟

یتیم خانہ اسلامیہ مولوی فضل حسین (قایمقام سکرٹری) یتیم خانہ اسلامیہ نے ۳۰؍جون کی جلسہ کی کارروائی ہمکو بغرض اشاعت بھیجی ہے جو آیندہ شائع کیجائیگی۔ اس جلسہ مین مندرجہ ذیل کمیٹیان بنائی گئی ہین

مالیات صدر حافظ فخر الدین صاحب اور ۵ دیگر ممبران

اسٹاک و باورچی خانہ صدر مولوی فضل حسین اور ۵ دیگر ممبران

تحفظ اوقاف و تعمیرات صدر نواب شیخ محمد ابراہیم صاحب

تعلیم و تربیت و دستکاری صدر مولوی سید فضل الرحمن صاحب وکیل و دیگر

یہ بھی طے کیا گیا ہے کہ ہر انگریزی مہینہ کی ۱۵ تاریخ کو جلسہ ہوا کریگا ہم کو یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جو تنخواہ دار سکرٹری تشریف لائے تھے وہ چلے گئے ہین "صداقت" نے تنخواہ دار سکرٹری کے متعلق جو اصولی سوال اٹھایا تھا اس سے بعض ممبران انتظامیہ کو بھی اتفاق ہے۔

انجمن تبلیغ اسلام ہمکو مندرجہ ذیل مراسلت بغرض اشاعت

[illegible] ہم کو آپس مین لڑنے سے فرصت نہین افسوس!

حالانکہ ایک وہ زمانہ تھا کہ راونڈ ٹیبل کانفرنس کے قیام کیلیے لارڈ ریڈنگ بے قرار اور بے چین تھے مگر بُرا ہو آپس کے اختلافات اور خانہ جنگیون کا کہ اُس نے سارا کھیل بگاڑ دیا۔

آج تبلیغ و تنظیم شدھی اور سنگھٹن نے ہندوستان کی وہ حالت کر دی ہے کہ دنیا کا کوئی انسان ہندوستانیون کو زندہ قوم کا لقب نہین دے سکتا۔ اور آج ہندوستان آپس کے اختلافات کی بدولت کہین کا نہین رہا افسوس!

جنیوا کانفرنس

گذشتہ چھ برس کے اندر صرف دو کانفرنسین ایسی ہوئی ہین جنکا مقصد یہ ہے کہ انسانون کی جانون کے ہلاک و تباہ و برباد کرنے والے آلات پر قیود عائد کی جائین اور اس کی بدولت جو روپیہ اور وقت بچے وہ دیگر اقتصادی اور انسانی ضروریات زندگی کو پورا کرنے والے کامون مین صرف کیا جائے۔

اس مقصد کی پہلی کانفرنس واشنگٹن مین ۱۹۲۲ء مین ہوئی تھی جسمین انگلستان، فرانس، اطالیہ، امریکہ اور جاپان شریک ہوئے تھے۔

اس سال اس کانفرنس کا دوسرا اجلاس ۲۱؍جون ۱۹۲۷ء کو زیر صدارت ایک رکن امریکہ جنیوا مین منعقد ہوا لیکن اس مرتبہ اس کانفرنس مین اطالیہ اور فرانس شریک نہین ہوئے اور صرف برطانیہ امریکہ اور جاپان نے شرکت کی۔

اس کانفرنس کی تجویز ہے کہ امریکہ اور انگلستان تو دو لاکھ ۵۰ ہزار ٹن سے لیکر تین لاکھ ٹن تک کے جہازون کی تعداد رکھ سکین گے مگر جاپان صرف ایک لاکھ ۱۰ ہزار ٹن سے لیکر ایک لاکھ ۵۰ ہزار ٹن تک کے جہازون کے رکھنے کا مجاز ہوگا۔

آئینہ کانپور

میونسپل بورڈ ڈاکٹر عبد الکریم صاحب کے ٹیکا پور وارڈ کی سے استعفا دینے کی وجہ سے ایک جگہ خالی ہوئی ہے جس کے لیے آیندہ انتخاب ۱۰ اگست مین ہوگا۔

ہم اس سے پیشتر بھی لکھ چکے ہین اور اب اس ضمنی انتخاب کے موقع پر بھی ٹیکا پور وارڈ کے مسلمانون سے یہ عرض کرتے ہین کہ ان کا یہ فرض ہے کہ اس جگہ کے لیے وہ ایک شیعہ صاحب کو منتخب کرین اگر ایسا نہ کیا گیا تو شیعہ کیمونٹی کو بجا طور پر شکایت کا موقع ہے اور ہمارے پاس کوئی معقول جواب نہین۔

حلیم مسلم ہائی اسکول ہم کو یہ معلوم [illegible] ہمارے کرم خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹر ایل سی کی کوششون کی بدولت حلیم مسلم ہائی اسکول کی گرانٹ مین اضافہ ہوگیا ہے اور آیندہ سے بجائے ۸۴۵ روپیہ کے ایک ہزار روپیہ ماہوار اسکول کو ملے گا۔

مصری بازار کا مقدمہ مصری بازار کے ہندو مسلم فساد کے متعلق جو مقدمہ پنڈت رام ایشر دیال مجسٹریٹ درجہ اول اجلاس مین پیش ہے وہ بوجہ ہائی کورٹ سے مسل نہ آنے کے یکم جولائی کو پیش نہ ہوسکا اور اب اسی کی تاریخ پیشی ۱۷؍جولائی مقرر کی گئی ہم اس کے پیشتر بھی لکھ چکے ہین اور پھر لکھتے ہین کہ جب فتحپور [illegible] کے مقدمہ مین مصالحت ہوگئی تو آخر مصری بازار کے مقدمہ مین مصالحت کیون نہین کرلیجاتی؟

رتھ جاترا خوشی کا مقام ہے کہ رتھ جاترا کا جلوس نہایت تزک و احتشام کے ساتھ یکم و ۲؍جولائی کو بحسن و خوبی اختتام پذیر ہوا منشی حسام الدین صاحب انچارج کوتوالی جلوس کے ساتھ ساتھ رہے پولیس کا انتظام کافی اچھا اور قابل اطمینان تھا۔

محرم یہ معلوم کرکے افسوس ہوا کہ جو علم یکم محرم کو نواب صاحبان رام نرائن کی بازار اور گوالٹولی کے اُٹھا کرتے تھے سنا ہے کہ اس پر مقامی حکام نے بعض قیود عائد کر دیے تھے اور یہ بھی سنا ہے کہ اسی وجہ سے نواب صاحب رام نرائن کی بازار اپنے علم صرف گلس بازار کی چوکی تک لائے اور نواب صاحب گوالٹولی نے علم اٹھانا سے انکار کر دیا مگر بعد کو معلوم ہوا کہ ۳؍محرم کو نواب صاحب گوالٹولی نے اپنے علم نہایت شان و شوکت کے ساتھ اٹھائے اور تقریباً ۹ [illegible] کے بعد مسٹن روڈ سے گذرے۔

دفعہ ۱۴۴ مسٹر سنرو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کانپور نے دفعہ کا نفاذ یکم جولائی سے ۱۵ جولائی تک کے لیے کیا ہے اور محرم کے جلوس و اکھاڑون کو اس دفعہ سے مستثنیٰ کیا ہے۔

حکیم نور اللہ صاحب حکیم نور اللہ صاحب نے یتیم خانہ [illegible] کی بے قاعدگیون کے متعلق ایک مراسلت ہمارے پاس بغرض اشاعت بھیجی ہے جس کو آیندہ پرچہ مین شائع کیا جائیگا۔

سیشن سپرد پنڈت کیول کرشن ناتھ مصرا مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت مین رشوت ستانی کے متعلق جو مقدمہ چل رہا تھا اس کا فیصلہ مجسٹریٹ نے کر دیا اور پنڈت دوارکا ناتھ سرکل انسپکٹر پولیس و چندو سب انسپکٹر پولیس و دیگر ملزمان کو سیشن سپرد کر دیا۔

ٹرین رکوانے پر جرمانہ مسٹر گارڈن سٹی مجسٹریٹ کی عدالت مین رام اوتار نامی شخص پر ریلوے نے اس بناء پر مقدمہ دائر کیا تھا کہ اس نے زنجیر کھینچکر ٹرین کو رکوا لیا ملزم نے اقرار کیا تھا [illegible] چونکہ میرا لڑکا پلیٹ فارم پر چھوٹ گیا تھا اس لیے مین نے ٹرین رکوائی مجسٹریٹ نے [illegible] جرمانہ

افسانہ
نیم بسمل

شام کا جھٹپٹا نمودار ہو چکا تھا مغربی اُفق خون شفق سے لہو لہان تھی فردوسی طیور نے آخری کوہ سی کا راگ چھیڑ دیا تھا لیلیٰ شب جھلملاتے تاروں کی چادر تانے کیپی پر جھلملا نا ہی چاہتی تھی ہوا میں سرور موسم میں فرحت اور دریائے جمنا کی روانی میں سکوت طاری ہو گیا تھا سطح آب ہموار اور ڈوبتے سورج کی ضیا سے سرچشمہ نور بن گئی تھی بیچ دھارے میں لہریں اس معصوم بچے کی طرح جو باوجود قدرت نہ رکھنے کے بار بار گھٹنوں چلنے کی کوشش کرتا اور ناکامیاب رہتا ہے اُٹھ اُٹھ کر اپنے مخرج سے واصل ہو رہی تھیں ساحل دریا پر اٹاوہ کے ناہموار اونچے اونچے ٹیلے ایک ہیبت ناک منظر پیش کر رہے تھے۔ نالوں گڈھوں اور دیگر دشوار گزار راستوں سے مختلف جانور اپنی آخری پیاس بجھانے اُتر رہے تھے....... عین اسی وقت ایک مایوس زندگی، سر کیف دل میں خودکشی کا تہیہ کیے آدھی آدھی پنڈلیاں پانی میں ڈبوئے ایک ناہموار ٹیلے پر بیٹھا اپنی عزیز زندگی کے آخری لمحوں کو بھی اس طرح وقف فغان کر رہا ہے:

"بد انشراقین! ..... زمین اور آسمان! ...... پارسی اور مسلمان ..... بھلا کیونکر بنے؟ میں سراپا عجز و نیاز ..... تم مجسمہ غرور و تمکنت! ..... میں وقف اضطراب ...... تم مشغول راحت! ..... میں اسیر غم! تم شاد و کام! میں پابند تم آزاد مگر سہ "تم پہ قابو نہیں دلبر تو ہے قابو اپنا" تم نے میری نہ سنی اچھا کیا تم نے مجھے مایوس چھوڑا خوب کیا مگر آہ! یہ تو دیکھ لو کہ ایک ناکام اُلفت اے موج آب! اس فضائے خاموش اور اس شام غربت کو گواہ کر کے تم پر کس طرح قربان ہوتا ہے۔"

کچھ دیر خاموش بیٹھنے کے بعد وہ کسی فوری احساس سے ایک دم کھڑا ہو گیا دونوں ہاتھ اوپر اُٹھائے اور جسم تول کر چاہتا تھا کہ اپنے آپ کو بہتے پانی کی نرم آغوش کے سپرد کر دے کہ عین اسی لمحہ میں ایک دل ہلا دینے والی چیخ نے عالم سکوت کے ٹکڑے کر دیے کسی نے اس پر حسیت کی حبت کے ساتھ ہی داشین! داشین!! ٹھیر جاؤ...... ایک پانی کے اندر ہاتھ پاؤں مارنے لگا دوسرا اُسی ٹیلے پر لوٹ پوٹ ہو گیا۔

(۲)

مغرور اور بے نیاز شیریں نے اپنے ناز پرور حمید کا دل کل مسٹر مان سنگھ کی الوداعی پارٹی کے موقع پر توڑ دیا مگر اس دم سے وہ بھی بے چین تھی رات تو کسی طرح کروٹیں بدل بدل کر گزار ہی دی مگر مہینوں کا پہاڑ سا دن اُس سے کاٹے نہ کٹا بار بار ارادہ کرتی کہ حمید کی کوٹھی پر جا کر اس کی دلجوئی کر آئے مگر اس کی خودداریاں اس کی تمکنت اس کا غرور سد راہ ہوتا بلا سے اُلجھن رہے بے چینی ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ خلش انگیز حالت پیدا ہو جائے مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ شیریں اور حمید کو منانے جائے پھر بھی شام ہوتے ہوتے اس کا دل نہ مانا موٹر منگایا رائفل رکھوائی اور یہ سوچکر کہ حمید سے شکار کا بہانہ کر دیگی گھر سے نکل کھڑی ہوئی کوٹھی پر معلوم ہوا کہ مسٹر حمید کہیں باہر گئے ہوئے ہیں وہ بالآخر مایوس اور نڈھال ہو کر موٹر پر آ بیٹھی موٹر شہر کے باہر باہر بائیس خواجہ والی سڑک پر ہوتا ہوا دریا کے قریب پہونچ گیا۔

غیر آباد سنسان مقام پرانے کھنڈر۔ ہیبت ناک ٹیلوں اور شام کے وحشت افزا منظر نے شیریں کے مغموم دل کیلئے کچھ سامان تفریح پیش کیا وہ موٹر سے اُتری رائفل ہاتھ میں لے پیدل ناہموار راستے طے کرتی دریا کی طرف بڑھ گئی سطح آب سے اسوقت وہ کم از کم دو فٹ بلندی پر تھی دریا کا منظر سامنے آتے ہی اس نے دیکھا کہ ایک شخص ساحل دریا پر تنہا بیٹھا غالباً ڈوبتے سورج یا متبرک دریا کی پرستش میں محو بیٹھا ہے اس کے دست و پا کی حرکت اس کا خشوع و خضوع اس کا کیف وجدانی اور ایسے وحشتناک

مقام پر بیٹھا ہوا شبہات سے بے تعلق ...
باتوں نے شیریں کے سوگوار دل پر ... کم ...
اس کے جسم میں سنسنی سی پیدا ...
موتیوں کی دو لڑیاں بے اختیار ...
باتیں باتیں ہو گئیں وہ دونوں ...
اُٹھا کر اپنے ان کے حقیقی ...
ہے وہ ایک بار اپنے جذب مجود ...
کس تمنا کے حصول کی لالچ میں ...
مگر شیریں کے سلسلہ تخیل میں ایک ...
یقین کرنا چاہتی ہے مگر لفظ خود ...
جاتی ہے اس کی چیخ کے ساتھ ایک ...
خوف طاری کر دیتی ہے اس کا دل ...
حملہ کرتے دیکھتی ہے اپنی رائفل کی ...
بھاگ کھڑی ہوتی ہے دریا کے قریب ...
کچھ پانی کچھ خشکی پر بے جان دراز ہے۔ زمین ...

(۳)

برقی روشنی سے منور، خوشنما سامان سے آراستہ ... معطر کمرہ میں شیریں مغموم اور خاموش بیٹھی ہے اس ... سر رکھا ہوا ہے جس کے سر اور شانوں پر سفید سفید پٹیاں ... سے سینے تک ایک شفاف ہلکی چادر پڑی ہے اور وہ بے ہوش ... ایک ہاتھ کو کھٹی کا کوچ کے تکیہ پر سہارا دیے اور دوسرے میں رومال ... مصروف اشکباری ہے روتے روتے اُس کی ہچکی بندھ گئی اور قریب تھا کہ اس صدمہ سے بیتاب ہو کر خود بھی بے ہوش ہو جائے کہ ایک بار اس کی متلاطم آنکھوں سے بیقرار آنسوؤں کی ایک کالی گھٹا اس مجروح کے رخساروں پر برس گئی وہ چونک پڑا اور کچھ دیر بعد آنکھیں کھول کر بھیانک اور خوفزدہ نگاہوں سے اِدھر اُدھر دیکھ کر بولا:-

"جنت الفردوس! ..... ہاں! میں بیشک مر گیا..... دریا میں ڈوب کر..... نہیں بلکہ گولی کھا کر...... مجھے جنت کا یہ خوشنما مکان ملا ضرور میرے گناہ معاف ہو گئے .... مگر شیریں؟ ...... آہ! میں ناحق مرا..... شیریں! اب یہاں مجھے شیریں نہ ملے گی افسوس میں یہاں بھی نہ رہ سکوں گا..... میں اپنی جان پھر دیدوں گا...... مگر نہیں! شیریں آئیگی اور یہاں ضرور آئے گی....... وہ مغرور ہے مگر رحم دل بھی وہ..... اُف! میرا سر کیوں دُکھتا ہے میرے شانوں میں کیوں تکلیف ہوتی ہے..... میرا ہاتھ کیوں نہیں اُٹھتا۔

شیریں ابھی تک اسی طرح خاموش بیٹھی حمید کے سلسلہ جذبات کو اپنا بے چین دل روک کے سنبھالے سنتی رہی مگر اب اس کو یارائے ضبط نہ رہا وہ اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر بولی پیارے حمید! بس کرو رحم کرو

... ہے نہ فرق دونوں ...
مقام پر پہونچ جاتے ہیں جہاں حمید پر حادثہ گذرا تھا۔ شیریں کو معاً

برقیات

مسئلہ البانیہ مین اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام مین سر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بنا پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان مین اطالیہ کے اقتصادی سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہین ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ مین جملہ کاغذات دیوان مین پیش کر دیے گئے ہین۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور سر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی برسبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہین ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین ہمعصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے کہ ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" شائع کیا ... جریدہ مذکور لکھتا ہے کہ :-

"افغانستان کو ابھی تک اپنی سابقہ عظمت و ... رہے اگر اس معاہدہ ... [illegible]

... لڑنے سے فرصت نہین افسوس ... سنہ ۱۸ ... مین ۲

کشا ... پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہین ہوتا۔

روس و برطانیہ مین جنگ

ماسکو ۱۲ر جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلقات کے ... کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روسیہ مو... "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور ... مین زبردست پیچیدگیان پیدا ہو جانے والی ... اس کے بعد موسیو موصوف نے اس ساز ... انگریزون نے قلمرو روسیہ مین انقلاب ... بانیمہ حکومت روسیہ نے ان باتون پر ... نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا ... فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات سے ... دولت برطانیہ کیا ہوگا۔

مسائل ہند

لندن ۱۲ر جون آج ... کے ذریعہ ... حکومت ہند اعلیٰ ... ابتدائی تحقیق ... ہو جائے تو ہم اپنے ... لار... گے اگر بہر صورت ہم مین ... و جہد ... اور ... گام ہین کہ اپنے انتخاب ... کر سکے تو ہم کو ... ہوش و حواس ... ا... تجویز پر غور ... ہم کو آپس ...

...ات

... سلطنت ہند

... مین اختلاف

... ٹیلیگراف" نے اپنے ایک فوجی نامہ ... متعلق شائع کیا ہے۔

... اور ہندوستان کے ارباب ... ہے اگر یہی حالت رہی تو ممکن ہے ...

... ہندوستان متحرک نوجوان طیارہ ... بلکہ وہ یہ چاہتے ہین کہ ہمارا جانا ... کا ایک حلقہ قائم کر دیا جائے نامہ نگار ... ہو گا کہ ... ہندوستان کے ... گے یا وزارت ہند ان ... ہو جائیگا جس کے مطابق ہندوستان کو گورہ ... امر ...

...ل

غازی پاشا کا قسطنطنیہ مین شاندار استقبال

قسطنطنیہ ۲ر جولائی انگورہ سے غازی مصطفے کمال پاشا کی یہان تشریف آوری کے موقعہ پر عام طور پر اظہار مسرت کیا گیا سپاسنامہ کے جواب مین آپنے وہ زمانہ یاد دلایا جبکہ آٹھ برس پہلے وہ اس شہر سے جانے تو ایک فرد بھی نہ تھا جو اُنھیں الوداع کہنے کیلیے آگے بڑھتا لیکن آج جب وہ اس شہر مین واپس آتے ہین تو ہر شخص شادان و فرحان ہے اور جوش کے ساتھ اُن کا خیر مقدم کر رہا ہے قسطنطنیہ ہمیشہ ہمیشہ ہر ترک کو عزیز رہیگا حکو... تہذیب اور سائنس کی روشنی مین قسطنطنیہ کی سیاسی اور معاشرتی ترقی کے لیے ہمیشہ کوشان رہیگی غازی موصوف نے یہ اعلان اسی قصر شاہی سے کیا جو کبھی ظل اللہ کا مسکن تھا لیکن آج وہ ترکی قوم کا ملک ہے جو کوئی خیالی چیز نہین بلکہ ایک مستقل حقیقت رکھتی ہے۔

چین مین بدیشی مال پر مزید ٹیکس
عام ہلچل

شنگہائی ۳۰ر جون جس وقت حکومت چین کے ... ترکی ... نے یہ اعلان کیا کہ وہ بموجب ہدایات وزارت مالیہ حکومت نانکن ۵ر جولائی سے تمام سامان تعیش پر اس ۷½ فی صدی کے ٹیکس کے علاوہ جو اس سے پہلے لگایا جا چکا ہے مزید ۲½ فی صدی ٹیکس وصول کرینگے تو اسے سنتے ہی ہلچل مچ گئی۔

حکومت نانکن نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ یکم اگست سے تمام مال در آمد شدہ پر ۱۲½ فی صدی محصول گرک اور تمام سامان تعیش در آمد شدہ پر زیادہ سے زیادہ ۳۰ فی صدی چنگی لی جائیگی۔ اس مال مین تمباکو، شراب مین مقطر و کشیدہ شامل نہین ہین کیونکہ اُن پر پہلے ہی سے بھاری محصول عاید ہے۔

ایوان ہائے تجارت اور شنگہائی کے انگریزی و جاپانی قنصل نے اس مزید ٹیکس کے خلاف احتجاج کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حکم معاہدہ کی صریح خلاف ورزی ہے۔

صداقت مین اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجیے



ہندوستان

دہلی مین مسلمانون کا عظیم الشان جلسہ

مقدمہ رنگیلا رسول مین قانون کی ترمیم کا مطالبہ

دہلی یکم جولائی گذشتہ رات جامع مسجد کے باہر مسلمانان دہلی کا ایک عام جلسہ منعقد ہوا جس مین متعدد تقریرین ہوئین جسٹس دلیپ سنگھ کے فیصلہ پر غم و غصہ اور ناراضگی کے اظہار کی قرارداد پاس کی گئی اور حکومت سے درخواست کی گئی کہ وہ جو ہائیکورٹ مین فیصلہ کی نگرانی سے بالتعزیرات ہند کی ترمیم کی جائے۔ رنگیلا رسول جیسی اشتعال انگیز اور اہانت آمیز تحریرون کا سدباب کیا جائے اس دوران مین حکومت کو ایک آرڈیننس جاری کرنا چاہیے اور اس کی رو سے "رنگیلا رسول" کے ملزم کو سزا دینی چاہیے قرارداد مین "مسلم آؤٹ لک" کے ایڈیٹر پرنٹر اور پبلشر سے ہمدردی کی قرارداد پاس کی گئی اور انکی فوری رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔

مسلم آؤٹ لک کے ایڈیٹر پبلشر کی رہائی کا سوال

رانا فیروزالدین صاحب ممبر لیجسلیٹو کونسل پنجاب آئندہ اجلاس مین حسب ذیل قرارداد پیش کرینگے:-

یہ کونسل حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ مسلم آؤٹ لک کے ایڈیٹر سید دلاور شاہ بخاری اور مولوی نورالحق پرنٹر و پبلشر کو فوراً رہا کردیا جائے۔

لاہور مین مسلمانون کا جلسہ پولیس نے منتشر کردیا

مولانا ظفر علی خان اور سید حبیب مین تلخ گفتگو

۳ جولائی گذشتہ شب مین مسلمانون کے جلسہ کو منتشر کیے جانیکے متعلق معلوم ہوا ہے کہ مولوی ظفر علی خان ایڈیٹر اخبار زمیندار جب ایک قرارداد مین ترمیم پیش کرنے کیلیے کھڑے ہوئے جس کو سید حبیب کے بیان کے مطابق جلسہ نے اسی وقت منظور کرلیا تھا تو آپس مین سخت کلامی کی نوبت پہونچ گئی اور فریقین کے طرفدار پلیٹ فارم کی طرف تیزی سے بڑھے لوگون نے شور و غل مچانا شروع کیا اور صورت حال جب نازک ہوگئی تو مسٹر فیلبس سٹی مجسٹریٹ نے مداخلت کی اور پولیس کے سوار اور پیدل سپاہی جو تھوڑے فاصلہ پر جمع رکھے گئے تھے جلسہ کی طرف جھپٹے اور اس مقام کو لوگون سے صاف کردیا جلسہ نے "رنگیلا رسول" کے فیصلہ کے خلاف ایک قرارداد منظور کی تھی اور مقررین مین پنجاب اور صوبہ متحدہ کے مولوی صاحبان شامل تھے۔

درخواست انتقال مقدمہ رسالہ ورتمان

چیف جسٹس نے ملزم کے نام نوٹس جاری کیا

شملہ ۲ جولائی حکومت پنجاب کی درخواست دوبارہ کارروائی انتقال مقدمہ "رسالہ ورتمان" امرتسر عدالت سے عدالت العالیہ لاہور منتقل کیے جانیکی چیف جسٹس لاہور نے کل تمام سماعت کی اور انھون نے ملزم کے نام نوٹس جاری کیا کہ ۵ جولائی تک اس کی وجہ ظاہر کرے کہ اس کا مقدمہ کیون عدالت عالیہ کو کیون نہ منتقل کردیا جائے۔

اخبار پرتاپ کا پرچہ ضبط کرلیا گیا

(لشتہ) لاہور ۲ جولائی اخبار پرتاپ لاہور مورخہ ۳ جولائی (سنڈے اڈیشن) جو آج شائع ہوا تھا حکومت پنجاب نے اسکو ضبط کرلیا اور تقریباً ۲ ہزار کاپیان پولیس نے اپنے قبضہ مین کرلین۔

اعلیٰ حضرت حضور ...

ڈاکٹر ٹیگور کی یونیورسٹی ...

حیدرآباد ۲ جولائی ... مرکزی انجمن اتحاد باہمی کے ... اعلیحضرت حضور نظام کے ایک ... نسبت انھون نے فرمایا کہ ڈاکٹر ... کی تعلیم کے انتظام مین صرف ...

ہندو مہاسبھا ...

جسٹس دلیپ سنگھ ...

دہلی ۳ جولائی ... اطلاع ... کہ گذشتہ منگل کی رات کو دہلی کی پراونشل ... کورم نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی کرنا ... دو امور پر مباحثہ کیا گیا حاضر الوقت ... کا ایک پبلک جلسہ منعقد کیا جائے جس مین ... جسٹس دلیپ سنگھ کو بیمار کیا دی جا ... کے مصنف راجپال کو بری کرکے اور مسلم آؤٹ ... پبلشر کو سزا دیکر دانشمندی اور انصاف کا ثبوت دیا ... کی اس مربیانہ طرز عمل کو سخت ناپسند کرتی ہے جو انھون نے ... کے وفد کے جواب دینے مین ظاہر کیا سبھا کی رائے مین گورنر پنجاب ... سے پنجاب کی سب سے بڑی عدالت کی غیر جانب داری اور آزادی کو صدمہ پہونچنے اور ورتمان کے مقدمہ مین ملزم کے خلاف معز اثر پڑنے کا احتمال ہے۔

... ناقعہ ... ادر کا پنو ... کا چو ... گنہ اکبر پور ... درخواست ... اور جب کی ... نوٹس نہ ... خواست ... ملتاً حاضر ہو ... نے جملہ ... کے اتہ لال ...

... مقدمہ ... ثبت مُہر لیا دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ ماہ ...

... بر ... عالی خدا پرستہ کو دوبارہ ...

ہندو مسلم اتحاد کی ایک قابل تقلید مثال

ہندوون نے مسجد اور مسلمانون نے مندر کیلیے روپیہ دیا

ایک نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ اگلاس (ضلع علیگڈھ) مین ایک مسجد اور ایک مندر کی عمارتین مرمت طلب تھین ہندوون نے مسجد اور مسلمانون نے مندر کی مرمت کیلیے چندہ دیا اگلاس (ضلع علیگڈھ) کے ہندوون اور مسلمانون مین اتحاد کی یہ ایک قابل تقلید مثال ہے اگلاس کی پبلک ایسوسی ایشن نے اس تحریک مین نمایان حصہ لیا۔

اڈیٹر نائک بری کردیا گیا

کلکتہ ۳۰ جون چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے ایڈیٹر نائک (روزانہ) کو جو ایک مخویانہ مضمون کی اشاعت کی بنا پر ماخوذ کیے گئے تھے بری کردیا ہے مجسٹریٹ نے یہ رائے ظاہر کی کہ اس مضمون مین لارڈ لٹن کی ناقابلیت پر سختی سے نکتہ چینی کی گئی ہے حکومت پر کوئی حملہ نہین کیا گیا۔

بین الاقوامی پریس کانفرنس

ایک ہندوستانی کو شمولیت کی دعوت

شملہ۔ مجلس اقوام نے مسٹر کے سی رائے کو انٹرنیشنل پریس کانفرنس کے اجلاس مین شریک ہونے کی دعوت دی ہے جو ۲۴ اگست کو جنیوا مین منعقد ہوگا اس کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ ایسے وسائل سوچے جائین جن سے خبرین جلد پہونچ سکین اور ان پر لاگت کم آئے۔ ... مسائل پر بحث کی جائے جس ... سکون اور اطمینان کی کیفیت پیدا ہوسکے۔

بابو ... پرشاد ... مقام ...

الہ آباد پرشاد بعد واپسی رخصت قائم مقام اڈیشنل سب آرڈینیٹ جج مرادآباد مقرر ہوئے بابو کشن چند منصف بعد واپسی رخصت بدایون مین تعینات کیے گیے۔

برقیات

مسئلہ البانیہ مین اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام مین سر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بناء پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان مین اطالیہ کے اقتصادی یا سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید وحمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہین ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ مین جملہ کاغذات دیوان مین پیش کر دیے گئے ہین۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور موسولنی اور سر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی موسولنی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہین ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین معاصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے کہ ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" شائع کر [illegible] جو بدہ مذکور لکھتا ہے کہ:-

"افغانستان کو ابھی تک اپنی سابقہ عظمت و [illegible] رہے اگر اس معاہدہ [illegible] نواحی کے قطعے [illegible] آج ہم کو آپس وہ یہ چاہتا ہے کہ [illegible]

لڑنے سے فرصت نہین [illegible] اپنی زمین مین قاصر رہے [illegible] تعبیر کیا جائیگا تو فسادات ضرور رگھٹ جائینگے۔

آنریبل نواب صاحب چھتاری - ہوم ممبر نے بحث کو ختم کرتے ہوئے کونسل کو اطمینان دلایا کہ مسلح پولیس کی کمیٹی کی رپورٹ عنقریب شائع کر دیجائیگی۔ اس کے بعد مسلح پولیس کے پورے مطالبہ کو اڑا دینے کی تحریک ۴۷ مخالف رایون سے بمقابلہ ۴۲ رایون کے مسترد کر دی گئی اور حافظ ہدایت حسین صاحب کی اس مطالبہ مین ۲۷ ہزار کی تخفیف کرنے کی تحریک بلا تقسیم آراء منظور کر لی گئی گورنمنٹ کی طرف سے ۱۸ ہزار کی تخفیف کی دو اور تحریکین منظور کر لی گئین اور اس کے بعد پولیس کا پورا ضمنی مطالبہ بجٹ ۴۵ ہزار کی تخفیف کے ساتھ پاس کر دیا گیا سوراجی نیشنلسٹ ممبران اس پورے مطالبہ کو نا منظور کرنا چاہتے تھے مگر تخفیف شدہ مطالبہ کی منظوری کے حق مین ۴۸ رائین بمقابلہ ۳۲ مخالف رایون کے آئین۔ اس کے بعد محکمہ جنگلات کی بابت ۴۴۳۲ روپے کا اور آبپاشی کی آمدنی ۱۹۹۳۵ روپے اسٹیشنری وچھپائی کی بابت ۶۰۵ روپے کے ضمنی مطالبات بغیر مباحثہ کے منظور کر لیے گئے اور جیل خانہ کے متعلق جو ۲۲۹۲۹ روپے کا ضمنی مطالبہ پیش کیا گیا تھا اس کے سلسلہ مین

شمالی پیشقدمی جاری ہے اسکو کوئی مزاحم نہین ہونا [illegible]

روس و برطانیہ مین جنگ

ماسکو ۲ جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلقات کے [illegible] کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روسیہ مو [illegible] "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور موجودہ [illegible] مین زبردست پیچیدگیان پیدا ہو جانے والی ہین [illegible] اس کے بعد موسیو موصوف نے اس ساز [illegible] انگریزون نے قلمرو روسیہ مین انقلاب [illegible] باینہمہ حکومت روسیہ نے ان باتون پر [illegible] نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا اُٹھ [illegible] فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات سے [illegible] دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل ہند [illegible]

لندن ۲ جون آج [illegible] کے ذریعہ سے [illegible] حکومت ہند اصلاحات [illegible] ابتدائی تحقیق [illegible] ہو جائے تو ہم اپنے [illegible] لارڈ [illegible] گے اگر بصورت ہم مین ایسے [illegible] وانشمندانہ اور غیر جانبدار [illegible] گام ہین کہ اپنے انتخاب [illegible] کر سکے تو ہم کو اثر [illegible] ہوشی وجوا صنٹ [illegible] اب یہ تجویز زیر غور [illegible]

قیدیوں کے ساتھ جیل خانہ [illegible] گیا آگرہ اور نینی کے سنٹرل [illegible] قیدیوں کے لیے برقی پنکھے بمع بجلی کے تار وغیرہ لگانے کی غرض [illegible] چند ممبران نے اعتراض کیا مگر [illegible] صیعت پیش کر کے عدالتہاے [illegible] سے طریقہ نافذ کیے جائے پر [illegible] متعلق تھا [illegible] مخالفت کی اور کہا کہ گورنمنٹ نے جیا [illegible] منظم ہو [illegible] روانی کی ہے۔ [illegible] کی برائے تخفیف کی تحریک ۳۹ [illegible] مطالبات بے منظور ہو گئی۔ [illegible] ہزار کی رقم [illegible] دوبارہ پیائش کرنے کے کام کے لیے ۳ لاکھ [illegible] کی تحریک کرتے ہوئے گورنمنٹ کی بدولت [illegible] گورنمنٹ نے مسودہ مالیہ اراضی کے [illegible] انکار کیا تھا اس پر اظہار افسوس کیا مسٹر محمود [illegible] کی تائید مین جو کچھ کہا اس سے ممبران کی تسلیت [illegible] مطالبہ کو اڑا دینے کی تحریک ۶۶ رایون سے بمقابلہ ۲۲ مخالف [illegible] منظور ہو گئی۔

۲۴ جون کی کارروائی

ضمنی تخمینہ جات صیغہ تعمیرات عامہ سے ۲ ہزار روپیہ کا مطالبہ خارج کر دینے کی جو تحریک مسٹر چنتامنی کی طرف سے پیش ہوئی تھی اس پر مزید بحث شروع ہوئی یہ تحریک بنانے والی امریکن مشینون کے مظاہرات پر خرچ کرنے کیلیے درکار ہے امریکہ کا کمپنی نے تین ماہ کے عملی تجربہ کے لیے اپنی مشینین بلا قیمت کے بھیجنے پر آمادگی ظاہر کی ہے مگر جو کاریگر انکے ساتھ آئیگا اور جو یہان کے ٹیکنیکل انجینیرون کو کام سکھائیگا اس کی تنخواہ والاونس اور مشینون کے سڑکون کے تعمیر کے مظاہرات کرنے مین جو اخراجات پٹرول وغیرہ کے ہونگے انکو گورنمنٹ برداشت کریگی۔

مسٹر چنتامنی کی تحریک اور پنڈت گوبند ولبھ پنت لیڈر سوراج پارٹی کی تائید سے اس پر سرگرم بحث ہوئی اور تقریباً ۵ گھنٹے تک جاری رہی

مسٹر چنتامنی نے ایک ہی کمپنی کو سارے صوبہ مین مشینون کی بہم رسانی کا اجارہ دیے جانے پر اعتراض کیا اور اسمین بھی شبہ ظاہر کیا کہ وہ ہندوستان کے حالات کے مناسب ثابت ہونگی۔ یہ بھی اندیشہ ظاہر کیا کہ شاید گورنمنٹ ڈسٹرکٹ بورڈون کو ان مشینون کے خریدنے پر مجبور کرے۔

مسٹر مسعود الحسن بیرسٹر نے کہا کہ کونسل کو مفید اسکیمین ترتیب دینے اور لوکل باڈیز سے اُن پر عملدرآمد کرنے کی خواہش کرنے کا حق حاصل ہے ڈاکٹر شفاعت احمد نے بھی اسکیم کی تائید کی۔

مسٹر تیواری نے مطالبہ اڑا دینے کی تائید کی اور گورنمنٹ کی اسکیم کے موئدین پر سخت حملہ کیے۔

آنریبل نواب محمد یوسف وزیر لوکل سلف گورنمنٹ نے کونسل کو یقین دلایا کہ گورنمنٹ کسی ڈسٹرکٹ بورڈ کو کسی اسکیم کے اختیار کرنے پر مجبور کرنے کا کوئی ارادہ نہین رکھتی لیکن اگر ان مشینون کی مدد سے سڑکین تعمیر کرنے کا تجربہ کامیاب ثابت ہوا تو دیہات کی نشو ونما کے بارہ مین بڑی مشکل حل ہو جائیگی یہ کہنا مبالغہ آمیز نہین ہے کہ دیہات کی ترقی زراعتی، اقتصادی ترقی و آمد و رفت کی سہولت پر بڑے درجہ تک منحصر ہے شاید کونسل مین ایک ممبر بھی ایسا نہ ہوگا جو دیہات کی سڑکون کی زار و نزار حالت پر افسوس نہ کرتا ہو صوبہ مین ۲۷ ہزار میل کی سڑکین ہین ان سب کو صرف سرکاری اعانت سے درست رکھنا ناممکن ہے اور ڈسٹرکٹ بورڈون کے مالی ذرائع بہت کم ہین اگر یہ تجربہ کامیاب ہوا تو ڈسٹرکٹ بورڈ تھوڑے سے خرچ سے اپنی کچی سڑکون کو اچھی حالت مین رکھ سکینگے ایک کمپنی کو اجارہ دینے کا جو الزام دیا گیا تھا اس کے متعلق وزیر ممدوح نے بتایا کہ گورنمنٹ نے امریکہ کی بڑی مشہور کمپنی سے معاملہ کیا ہے اگر گورنمنٹ کمپنی کی تجویز کو مفید سمجھتی تو ہرگز اس کو منظور نہ کرتی یہ ایک تجربہ ہے اور تجربہ مین کم از کم کچھ خطرہ ضرور رہتا ہے لیکن جو رقم تجربہ مین خرچ ہوگی وہ بہت زیادہ نہین ہے اس کے بعد بحث بند کر کے مطالبہ کی بابت رائین لیجانے والی تھی مگر اس سے قبل مسٹر چنتامنی نے اپنی تحریک مطالبہ کو اڑا دینے کی بابت واپس لیلی اور مطالبہ پورا پاس کر دیا گیا۔

مقدمہ پرتاب کا تذکرہ

آج سوالات کے درمیان مین اخبار ہندی پرتاب کانپور کے مقدمہ لائبل پر ارکان کونسل کا خیال رجوع ہوا جو شکوہ آباد کے ایک سب انسپکٹر پولیس کی طرف سے اخبار مذکور کے ایڈیٹر و پرنٹر کے خلاف دائر کیا گیا تھا اور اس مین عدالت ماتحت سے ان دونوں کو سزا ہو گئی تھی جو عدالت سشن مین بھی قائم رہی لیکن الہ آباد ہائی کورٹ نے اپیل مین حکم سزا منسوخ کر کے ایڈیٹر و پرنٹر کو رہا کر دیا اور قرار دیا کہ اخبار مین سب انسپکٹر کے خلاف رشوت ستانی وغیرہ کے جو الزامات درج ہوئے تھے وہ سچے تھے جناب ہائی کورٹ نے یہ ہدایت بھی کی تھی کہ سب انسپکٹر پر عدالت مین مقدمہ چلایا جائے بایں ہمہ اس ہدایت کو واپس لیکر صرف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو سب انسپکٹر کی نسبت جناب عدالت عالیہ کے اظہار خیالات پر توجہ دلائی کہ جو کارروائی وہ مناسب سمجھے وہ اس کی نسبت اختیار کرے مسٹر دیا رام نے جو پرتاب کے ایڈیٹر اور کونسل کے ممبر بھی ہین ایک سوال مین دریافت کیا تھا کہ گورنمنٹ نے سب انسپکٹر شکوہ آباد کے خلاف ہائی کورٹ کی ہدایت کے مطابق کیا ایکشن لیا؟ اس کے جواب مین آنریبل نواب صاحب چھتاری نے فرمایا کہ ہائی کورٹ کی ہدایت کے بموجب سپرنٹنڈنٹ پولیس تحقیقات کر رہے ہین جو امید ہے کہ عنقریب ختم ہو جائینگی اور انکی رپورٹ موصول ہونے پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اسکا فیصلہ کرینگے کہ

کیا الکشن کی ضرورت ہے۔ اس جواب کے بعد مختلف غیر سرکاری ارکان کی طرف سے ضمنی سوالات کی بھرمار ہوئی جن کے جوابات سے سوراجی ممبران کا اطمینان نہیں ہوا اس لیے پنڈت گوبند بلبھ پنت نے اس معاملہ پر بحث کرنے کیلیے ایوان کا معمولی کام ملتوی کرنے کی تحریک پیش کی آنریبل بابو سیتا رام صاحب پریسیڈنٹ کونسل نے اس موقعہ پر ایک تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ اس معاملہ میں غیر سرکاری ممبران اور سرکاری ممبران کے بیان میں اختلاف ہے کہ ہائی کورٹ کی ہدایات کی کیا نوعیت ہے غیر سرکاری ممبران کہتے ہیں کہ ہائی کورٹ نے انتظامی حکام کو سب انسپکٹر پر مقدمہ چلانے کی صاف ہدایت کی ہے سرکاری ممبران کا بیان ہے ہائی کورٹ نے صرف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ججوں کے اظہار خیالات پر توجہ دلائی ہے اور اسی کی رائے پر چھوڑ دیا ہے کہ جو کارروائی وہ مناسب سمجھے اختیار کرے ان (پریسیڈنٹ) کی نظر سے ہائی کورٹ کا فیصلہ نہیں گذرا ہے لہذا وہ اس کے پڑھنے کے بعد کل تحریک التوا کی نسبت اپنا فیصلہ صادر کرینگے دوسرے روز پریسیڈنٹ نے اپنا فیصلہ صادر کیا کہ ہائی کورٹ نے سب انسپکٹر پر مقدمہ چلانے کی صاف ہدایت نہیں کی ہے بلکہ اس معاملہ کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی رائے پر چھوڑ دیا ہے جس نے سپرنٹنڈنٹ کو تحقیقات کا حکم دیا ہے لہذا وہ تحریک التواء کو بے قاعدہ قرار دیتے ہیں۔

۲۵ جون کی کارروائی

ٹھاکر سادھو سنگھ نے ایک برائے نام تخفیف کی تحریک کرکے زور دیا کہ عورتوں کی تعلیم پر اس وقت سے زیادہ روپیہ صرف کرنا چاہیے اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے تعلیمی عطیہ میں ایک حصہ تعلیم نسوان کیلیے مخصوص کردینا چاہیے۔

آنریبل راے راجیشور بلی صاحب وزیر تعلیم نے ہمدردی آمیز جواب دیا اور تعلیم نسوان کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ گورنمنٹ حتی الامکان ان کی تعلیم کو مدد دے رہی ہے اور آیندہ بھی امداد کریگی انھوں نے محرک سے تحریک واپس لینے کی استدعا کی مگر محرک نے اسکو منظور نہیں کیا راے لینے پر ۳۳ رایوں کے مقابلہ میں ۲۰ موافق رایوں سے مسترد ہوگئی اس کے بعد محکمہ حرفت کے متعلق ضمنی تخمینہ جات پیش ہوے جن کے بعض مطالبات پر سخت اعتراضات کیے گئے ایک زائد ایڈیشنل اسسٹنٹ اسٹور پرچیز افسر اور منیجر آرٹس اینڈ کرافٹس امپوریم لکھنو کا تقرر غیر ضروری بتایا گیا اور انکی مشاہرہ کی رقوم کے مطالبے اڑا دینے کی تحریک کی گئی مگر ڈائرکٹر صاحب زراعت کی تشریح کے بعد تخفیف کی تحریکیں مسترد کردی گئیں اور پورے مطالبات پاس کردیے گئے۔ (باقی آیندہ)

بحکم جناب مولوی سید محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

بعدالت صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

۱۰ نمبر سنہ ۱۹۲۶ء انسالونسی

کیدارناتھ مالک فرم سابق پوربی دین کیدارناتھ ساکن لگاٹم پور ضلع کانپور ان لونٹ

ہرگاہ مقدمہ مذکورہ بالا میں کیدارناتھ سائل بتاریخ ۴ دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء کو عدالت ہذا سے دیوالیہ قرار دیا گیا ہے اور آٹھ ۸ ماہ کی مہلت بغرض داخل کرنے درخواست ڈسچارج کے اس کو دیگئی ہے۔ لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو اپنا قرضہ ذمہ ان لونٹ مذکور ثابت کرنا ہو تو بتاریخ ۳ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۲۷ء روبرو عدالت ہذا حاضر ہو اصالتاً خواہ وکالتاً ثابت کرے۔ المرقوم ۲ جولائی سنہ ۱۹۲۷ء

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

بحکم جناب مولوی نیاز ... ایل ایل بی منصف بہادر ... بکم

نمونہ ق...

سمن بنا بر انفصال ... منصرم

(آرڈر ۵ - قاعدہ ...

بعدالت جج خفیفہ بہادر ...

نمبر مقدمہ ۲۷۹ سنہ ۱۹۲۷ء

مسماۃ سیوا دئی زوجہ ... ضلع اُناؤ

بنام للو ولد دینیدیال قوم ... ضلع کانپور

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش ... روپیہ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ... جولائی سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن ... کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف ہو ... اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ ... کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب ... اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لیے مقرر ... قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز ... گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم بتائید ... کے استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۷ ماہ جون سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

دستخط جھنگا لال پانڈے

(مہر عدالت) منصرم

بحکم جناب مولوی سید محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر

بعدالت صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر ۳۵ انسالونسی سنہ ۱۹۲۷ء

دیوکرشن ولد شیوبالک قوم برہمن ساکن موضع پورہ پرگنہ بلہور ضلع کانپور سائل

ہرگاہ مقدمہ مذکورہ بالا میں دیوکرشن سائل نے درخواست منقرار دیے جانے دیوالیہ کے عدالت ہذا میں گذرانی ہے جس کی سماعت کے لیے ۶ ماہ اگست سنہ ۱۹۲۷ء مقرر ہوئی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جس کسی کو کچھ عذر نسبت درخواست سائل مذکور الصدر کے ہو تو بتاریخ معینہ اصالتاً خواہ وکالتاً روبرو عدالت ہذا حاضر ہو کر پیش کرے

المرقوم یکم جولائی سنہ ۱۹۲۷ء

(مہر عدالت) دستخط ہرسہاے منصرم

برقیات

مسئلہ البانیہ میں اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام میں سر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بناء پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان میں اطالیہ کے اقتصادی سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ میں جملہ کاغذات دیوان میں پیش کر دیے گئے ہیں۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور سر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی برسبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہیں ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین معاصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے کہ ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" شائع کیا ہے جریدہ مذکور لکھتا ہے کہ :-

"افغانستان کو ابھی تک اپنی سابقہ عظمت و ... [illegible] ... رہے اگر اس معاہدہ ... وہ یہ چاہتا ہے کہ کسی طرح ... [illegible] ... ہے لواسی کے قطعے ... [illegible]

شمالی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہیں ہوتا۔

روس و برطانیہ میں جنگ

ماسکو ۲ جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلقات ... [illegible] ... کہ ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روسیہ ... [illegible] ... "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور ... [illegible] ... میں زبردست پیچیدگیاں پیدا ہو جانے والی ... [illegible] ... اس کے بعد موسیو موصوف نے اس ساز ... [illegible] ... انگریزوں نے فکر دے روسیہ میں انقلاب ... [illegible] ... باینہمہ حکومت روسیہ نے ان باتوں پر ... [illegible] ... نزدیک ایسی بناء پر سیاسی جھگڑا ... [illegible] ... فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات سے ... [illegible] ... دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل ہند

لندن ۲ جون آج ... [illegible] ... حکومت ہند اصلاحات ... [illegible] ... ابتدائی تحقیقات ... [illegible] ... لارڈ ... [illegible] ... سکے اگر بہر صورت ہم میں ایسے ... [illegible] ... لگام ہیں کہ اپنے انتخاب ... [illegible] ... کر سکتے تو ہم کو لڑنا ... [illegible] ... ہوشی و دوا ... [illegible]

REGD: No. A
1424

وفی

اڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۵ | کان پور - چہار شنبہ ۳ جولائی سنہ ۱۹۲۷ء مطابق ... ربیع الاول ... نمبر

مسلمانان دہلی کا عظیم الشان جلسہ

صدر جلسہ کی جانب سے وائسرائے کے نام خط

حسب ذیل خط مولوی مفتی کفایت اللہ صاحب کی دستخط سے پرائیویٹ سکریٹری ہز ایکسیلنسی والسرائے کے نام بھیجا جا رہا ہے۔

مسلمانان دہلی کا ایک جلسہ عام میری صدارت میں اس غرض سے منعقد ہوا تھا کہ "رنگیلا رسول" نامی پمفلٹ میں ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو دشنام دہی کی گئی ہے اس پر ہم اپنے جذبات و محسوسات اور اپنے مذہبی فرائض کا اظہار کریں اور اس حیرت افزا صورت حال پر غور کریں جو کنور دلیپ سنگھ جج عدالت العالیہ پنجاب کے غیر متوقع طور پر اس پاجیانہ ہجو کے طابع و ناشر کو بری کر دینے اور ان کے یہ اعلان کر دینے سے پیدا ہو گئی ہے کہ نہ تو دفعہ ۱۵۳۔ الف تعزیرات ہند ہی اس پر منطبق ہوتی ہے اور نہ قانون میں کوئی اور دفعہ ایسی ہے جس سے اس قسم کے شدید اور بدیہی جرم کی سزایابی ہو سکے۔

دہلی کی تاریخ میں کبھی کوئی ایسا اجتماع عظیم کسی مسئلہ پر غور کرنے کے لیے نہیں ہوا تھا۔ اس عظیم الشان مجمع سے خطاب کرنے کے لئے مقررین کو بیک وقت چار مختلف پلیٹ فارموں سے تقریریں کرنا پڑیں، ورنہ حاضرین کے لئے یہ تقریباً ناممکن ہو جاتا کہ وہ جلسہ کی کارروائی کو سمجھ سکتے۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہر بالغ مسلمان مرد جو مقام جلسہ تک جانے کی قدرت رکھتا تھا جلسہ میں حاضر ہو گیا تھا۔ اور یہ پہلا واقعہ ہے کہ نہایت قدامت پسند خاندانوں کی پردہ نشین خواتین نے کمیٹی سے اصرار کر کے پردہ کا انتظام کرایا اور خاصی بڑی تعداد میں ذوق و شوق کے ساتھ شریک جلسہ ہوئیں۔

حاضرین کے جذبات مسٹر کنور دلیپ سنگھ کے فیصلہ اور بیان کردہ بے بسی قانون کی وجہ سے سخت اضطراب و ہیجان تھا اور جلسہ کی تقریروں سے انمیں اور جوش پیدا ہو گیا تھا لیکن انکے جذبات کو نہایت عمدگی کے ساتھ قابو میں رکھا گیا۔ اور ان کا رویہ قابل ستائش رہا۔ جلسہ کے اختتام پر وہ پر امن طریقہ پر گھروں کو گئے اور کوئی ناگوار امر پیش نہیں آیا۔ مسلمان اس امید اور اعتماد کے ساتھ جلسہ سے منتشر ہوئے کہ انکی شکایات رفع کرنے میں بعجلت تمام کارروائی کیجائیگی۔

جب میں اپنی افتتاحی تقریر میں جلسہ کے اغراض و مقاصد اور عدالت عالیہ کے فیصلہ کی اہمیت بیان کر چکا تو مولانا محمد علی نے حسب ذیل قرارداد کی تحریک کی جسکی تائید مختلف پلیٹ فارموں سے دہلی کے تقریباً تمام مسلمان اکابرین اور مختلف اسلامی فرقوں، جماعتوں اور پیشوں کی جانب سے کیگئی، اور یہ قرارداد اتفاق کامل کے ساتھ منظور ہوئی۔ قرارداد حسب ذیل ہے:-

کتاب "رنگیلا رسول" کے مقدمہ کے اس فیصلہ نے جو جسٹس دلیپ سنگھ نے صادر کیا ہے مقدس پیغمبروں کی توہین کا دروازہ کھول دیا ہے۔ مسلمانان دہلی کا یہ عظیم الشان اجتماع اس کو سخت غم و غصہ اور رنج و اضطراب کی نظر سے دیکھتا ہے۔ یہ واقعہ ہے کہ چالیس کروڑ مسلمانوں میں سے کوئی ایک مسلمان بھی حضور نبی کریم صلعم کی ادنیٰ توہین بھی برداشت نہیں کر سکتا، ہر مسلمان حضور آقائے نامدار کی عزت جان و مال ماں باپ اور اولاد سے بدرجہا زیادہ عزیز سمجھتا ہے، مسلمانوں کے نزدیک توہین رسول سخت ترین جرم ہے اور اس سے زیادہ کوئی دوسری چیز مسلمانوں کے دلوں میں توہین کرنیوالی اور اسکی جماعت سے نفرت کرنیوالی نہیں ہو سکتی۔ مسلمانوں کا یہ عظیم اجتماع پوری طاقت کے ساتھ گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس فیصلہ پر نظر ثانی کرا کر اس امن عالم کے غارت کرنیوالے دروازے کو فوراً بند کر دے اور مجرمین کو قرار واقعی سزا دے اور اگر موجودہ قانون اس کو روکنے اور مجرموں کو سزا دینے کے لئے ناکافی ہی سمجھا جائے تو فوراً اس کے لئے قانون وضع کیا جائے اور جب تک قانون بنے اس وقت تک اسکو روکنے اور مجرموں کو سزا دینے کے لئے آرڈیننس نافذ کیا جائے اسمیں تاخیر کرنا اس امر کا مرادف ہوگا کہ گورنمنٹ مسلمانوں کو مجبور کر رہی ہے کہ وہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ کیونکہ اس معاملہ میں ان کے مذہبی جذبات اضطراری ہو گئے کوئی طاقت ان کو نہ روک سکے گی۔ یہ جلسہ مسلم آوٹ لک کے کارکنوں کی سزایابی میں ان کے ساتھ دلی ہمدردی ظاہر کرتا ہے اور گورنمنٹ کا فرض سمجھتا ہے کہ مسلم آوٹ لک کے ایڈیٹر طابع و ناشر کو فوراً آزاد کرے"

میں آپ سے درخواست کرونگا کہ آپ ہز ایکسیلنسی والسرائے بہادر کی خدمت میں عرض کر دیں۔ مجھے پوری توقع ہے کہ حضور ممدوح اور انکی حکومت اس معاملہ پر پوری توجہ مبذول فرمائیں گے اور دانشمندی و تدبر کے ساتھ عمل پیرا ہو کر مسلمانوں کی خواہشات کو بلا توقف پورا کریں گے۔

عدالت عالیہ کا فیصلہ اور جمعیتہ علماء ہند

مجلس عاملہ کا اہم اجلاس لاہور میں

جمعیتہ علمائے ہند کی مجلس عاملہ کا اجلاس میاں عبد العزیز صاحب بیرسٹر کی کوٹھی میں منعقد ہوا جناب مولانا حسین احمد مدنی مولانا مرتضیٰ حسین دیوبندی مولانا کفایت اللہ مولانا احمد سعید مولانا محمد عرفان مولانا عبد العلیم صدیقی مولانا ثناء اللہ مولانا داؤد غزنوی ڈاکٹر سیف الدین کچلو مولانا حبیب الرحمن اور مولانا ظفر علیخان ارکان کے علاوہ خواجہ عبد الرحمن صاحب غازی مولانا سید عطاء اللہ شاہ مولانا عبد العزیز گجرانوالہ مولانا احمد علی خدام الحرمین میاں عبد العزیز بیرسٹر سید لال بادشاہ مولوی علی گل خاں غیر ارکان کو بھی مشورہ کیلئے شامل کر لیا گیا تھا مفصلہ ذیل قراردادیں بالاتفاق منظور ہوئیں۔

تجویز نمبر ا - جسٹس کنور دلیپ سنگھ نے کتاب رنگیلا رسول کے مقدمہ میں جو فیصلہ صادر کیا ہے اور دفعہ ۱۵۳ الف کی جو تشریح کی ہے اس نے مقدس پیغمبروں اور پیشوایان مذہب کی توہین کا دروازہ کھول دیا ہے اور اس فیصلہ کے صادر ہوتے ہی اسلام کے معاندوں اور دریدہ دہن دشمنوں کے حوصلے بڑھ گئے ہیں اور انہوں نے نہایت بیباکی سے رسول پاک کی ذات اقدس پر ناپاک حملے شروع کر دئیے ہیں مجلس عاملہ جمعیتہ علمائے ہند کا یہ جلسہ اسکو سخت غم و غصہ اور رنج و اضطراب کی نظر سے دیکھتا ہے یہ واقعہ ہے کہ چالیس کروڑ مسلمانوں میں سے کوئی ایک مسلمان بھی حضور آقائے نامدار کی عزت کو اپنی جان و مال ماں باپ اور اولاد سے بدرجہا عزیز سمجھتا ہے اور مسلمانوں کے لئے شرعی حکم ہے کہ توہین رسول سخت ترین جرم ہے جسکی اسلامی تعزیر قتل ہے اور مسلمانوں کے دلوں میں توہین کرنیوالوں اور انکی جماعت کی طرف سے کوئی دوسری چیز اس سے زیادہ نفرت پیدا کرنیوالی نہیں ہو سکتی۔ جمعیتہ علمائے ہند کا یہ جلسہ پوری طاقت کیساتھ گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس فیصلہ پر جلد سے جلد نظر ثانی کرا کر اس امن عالم کے غارت کرنیوالے دروازہ کو فوراً بند کرے اور اگر دفعہ ۱۵۳ الف اسکو روکنے اور مجرم کو سزا دینے کیلئے ناکافی ہی سمجھی جائے تو اسکے لئے دوسرا قانون وضع کیا جائے اور بہر صورت مقدس پیغمبروں کی توہین کو ایک مستقل دفعہ کے ذریعہ سے جرم قرار دیا جائے اور جبتک قانون بنے اسوقت تک اسکے روکنے اور مجرموں کو سزا دینے کیلئے آرڈیننس نافذ کیا جائے، اگر اسمیں تاخیر ہیگی تو مسلمانوں کے مذہبی جذبات میں اضطراری ہیجان پیدا ہو جانا طبعی اور لازمی ہے جسکو کوئی طاقت نہیں روک سکتی اور اگر ان بیخودی اور اضطرار کے عالم میں کوئی مسلمان کچھ کر بیٹھا تو مذہبی جذبات میں اضطراری ہیجان پیدا کرنے اور قانون کو جذبات بیخودی کے ہاتھوں میں دیدینے کی تمام تر ذمہ داری گورنمنٹ پر ہوگی

تجویز نمبر ۲ - مجلس عاملہ جمعیت علمائے ہند کا یہ جلسہ مسلم آوٹ لک کے ایڈیٹر اور طابع ※

※ اور ناشر کی سزایابی میں انکے ساتھ دلی ہمدردی ظاہر کرتا ہے اور انکے اس خیال کی تائید کرتا ہے کہ دفعہ ۱۵۳ الف کی جو تشریح جسٹس دلال نے کی ہے وہ وضع قانون کی غرض کے موافق اور جسٹس کنور دلیپ سنگھ کی بیان کردہ تشریح غرض قانون کے موافق نہیں ہے۔ ...

برقیات

مسئلہ البانیہ میں اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام میں مسٹر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بناء پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان میں اطالیہ کے اقتصادی سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

مسٹر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ میں جملہ کاغذات دیوان میں پیش کر دیے گئے ہیں۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور مسٹر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی برسبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہیں ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین معاصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے کہ ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب السند" شائع [illegible] جدیدہ مذکور لکھتا ہے کہ :۔

"[illegible] عظمت و [illegible] معاہدہ ہو [illegible] رہے اگر اس معاہد [illegible]

قدر نفاق شقاق ہو کہ ایک دوسرے کے خون کا پیاسا ہو۔ ہندو مسلمان دونوں کے تہوار آنے کے آج کل معنی یہ سمجھے جاتے ہیں کہ کشت و خون کا پیش خیمہ ہے افسوس!!

کچھ عرصہ سے یہ ایک معمولی بات ہو گئی ہے کہ ہر تہوار کے بعد اسکا انتظار کیا جاتا ہے کہ کہاں کہاں فساد ہوا؟ اور اس فساد میں کسقدر اتلاف جان اور مال ہوا؟

جس ملک کے باشندوں کی یہ حالت ہو اس ملک کی جسقدر بھی زار و نزار حالت ہو وہ کم ہے ایسی حالت میں ہم کس منہ سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم سوراج کے قابل ہیں اور ہم کو ہماری سرکار سوراج نہیں دیتی؟ کیا واقعی ہم نے اپنے آپ کو سوراج حاصل کرنے کا اہل ثابت کیا ہے؟ اور اگر اس کا جواب نفی میں ہے تو ہم کس منہ سے گورنمنٹ برطانیہ کو اس کا قصوروار ٹھہرا سکتے ہیں؟

لارڈ ونٹرٹن نائب وزیر ہند پارلیمنٹ میں بار بار ہماری نا اتفاقیوں کا رونا رو چکے ہیں اور ان حالات کے ہوتے ہو دنیا اس کو باور بھی کریگی اور اسمیں شک بھی نہیں کہ اگر ہم ۳۲ کروڑ انسان سوراج کے اہل ہوتے تو برطانیہ کیا دنیا کی کوئی طاقت ایسی نہ تھی جو ہم کو سوراج لینے سے روک سکتی مگر واقعہ یہ ہے کہ ہم خود اپنے کو اسکا اہل ثابت کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔

محرم آیا اور لوگوں کے خیالات میں انتشار پیدا ہونا شروع ہو گیا دیکھیے ابکی کیا ہوتا ہے؟ کہاں کہاں فساد ہوتے ہیں اور کن کن پر مصیبت نازل ہوتی ہے

چنانچہ محرم میں اس دفعہ بھی اسوقت تک (۱۲ر جولائی تک) لاہور (کلکتہ) اور ملتان کے فسادات کی خبریں آچکی ہیں نہ معلوم یہاں کے لوگوں پر خود ساختہ کردہ کیا کیا آفتیں نازل ہو چکی ہونگی اور کس قدر اتلاف جان اور مال ہوا ہوگا اور یہ سب کس لیے اور کیوں؟ اس کا جواب سوائے نفی کے اور کیا ہو سکتا ہے؟

واقعہ یہ ہے کہ اگر حکومت امن و امان قائم رکھنے کیلیے نہایت مستعدی اور ہوشیاری سے کام نہ لے تو تمام سارے ہندوستان [illegible]

تمام پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہیں ہوتا۔

روس و برطانیہ میں جنگ

ماسکو ۲ر جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلقات کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روسیہ [illegible] "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور [illegible] میں زبردست پیچیدگیاں پیدا ہو جانے والی [illegible] اس کے بعد موسیو موصوف نے اس ساز [illegible] انگریزوں نے قلمرو روسیہ میں انقلا[ب] [illegible] بانیہ حکومت روسیہ نے ان باتوں پر [illegible] نزدیک ایسی بناء پر سیاسی جھگڑا [illegible] فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات سے [illegible] دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل [ہند] [illegible]

لندن ۱ر جون آج [illegible] حکومت ہند اصلاح[ات] [illegible] ابتدائی تحقیق[ات] [illegible]

[illegible]

[illegible] اچ ایل باٹلی والا اینڈ [سنز]

۵۰ برس کی [illegible]

[illegible] والے کا انگو مکسچر — یہ دوا انفلوئنزا [illegible] قیمت صرف ایک [illegible]

[illegible] والے کا ٹانک سیرپ — یہ دوا کمزوری [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] والے کا کیوان ہام — یہ دوا [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] والے کا ڈائریا مکسچر — یہ دوا ہیضہ [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] والے کی کونین کی گولیاں

[illegible] والے کی طاقت کی گولیاں

[illegible] والے کا داد کا مرہم

[illegible] والے کا دانت کا منجن

ڈاک کا پتہ:۔ سیانی روڈ [illegible]

[illegible] پنجاب اپنی [illegible] اس اندیشہ کے حل[illegible] کے بانی کو حملوں سے [illegible] آپ کرنا چاہتے ہیں اس کا ان[illegible] کی کورٹ اور اس کے جوتوں پر لگا تار کیسے [illegible] ملہ ہے جب ہز اکسیلنسی اپنے رائے میں بہت [illegible] ہیں وہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ اس قسم کے حملوں سے [مسلما]ن ان لوگوں کی ہمدردی کو کھو بیٹھیں گے جو مسلمانوں کو انکی موجودہ پریشانی میں مدد دینا چاہتے ہیں۔ ہز اکسیلنسی آپ سے اور تمام ذمہ دار مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ایسے طرز عمل کو روکیں جس سے نہ صرف ہندوستان بلکہ بیرونی دنیا میں بھی ان کی شہرت کو نقصان پہونچے گا مسلمانوں کے لیے پُروقار اور نہایت مفید طریق عمل یہی ہے کہ وہ اعتدال اور ضبط کے ساتھ حکومت کی اس کارروائی کے نتیجہ کا انتظار کریں جسے وہ ایک ایسے مسئلہ کے جلد حل کرنے کیلیے عمل میں لا رہی ہے جس نے آپ کی جماعت کے جذبات میں اس قدر ہیجان پیدا کر رکھا ہے"

ہم بھی مسلمانان پنجاب کو یہ مشورہ دینگے کہ اس نازک موقعہ پر ضرورت اس کی ہے کہ نہایت ضبط اور استقلال کے ساتھ کام لیا جائے تاکہ گورنمنٹ پنجاب کی ہمدردی ہمارے ساتھ رہے۔ اور اگر خدانخواستہ گورنمنٹ پنجاب کی ہمدردی ہمنے کھو دی تو شاید مزید مشکلات سے دوچار ہونا پڑے گا۔

اتحاد مصر و برطانیہ کا خواب

جلالۃ الملک شاہ فواد کی سیاحت لندن کے بعد بعض حلقوں میں یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ اب مصر و برطانیہ میں اتحاد ہو جائیگا اس پر وزیر اعظم مصر ثروت پاشا نے رائٹر کے نمایندہ سے مصافحہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ میں لندن میں سیاسیات پر بحث کرنے نہیں آیا لیکن میں مسٹر آسٹن چیمبرلین کے ساتھ بڑی خوشی سے گفتگو کرونگا اور چونکہ جلالۃ الملک فواد کا خیر مقدم لندن میں نہایت پر تپاک کیا گیا ہے اس لیے یقیناً مصری اور برطانوی تعلقات زیادہ تر پر خلوص ہو جائینگے۔ "اتحاد" کی نسبت دریافت کیا گیا تو ثروت پاشا نے کہا کہ اگر اس قسم کی مفاہمت کی تکمیل ہو جائے تو بیحد مسرت کی بات ہے اس کی وجہ سے تمام دقتیں اور امور متنازعہ خود رفع ہو جائینگے

مولوی ظفر علی خان اور سید حبیب میں صلح ہو گئی

لاہور ۹ر جولائی کل صبح برکت علی ہال میں سول نافرمانی بند کرنیکے متعلق مسلمانوں کا جو جلسہ ہوا اسمیں آنریبل خان بہادر شیخ عبدالقادر اور دیگر مسلمانوں نے مولوی ظفر علی خان اور سید حبیب کو گلے ملوا دیا۔

آئینہ کانپور

محرم اس دفعہ محرم میں متعدد ہندو بار اتین اُٹھیں مگر پولیس کا انتظام معقول رہا اور کسی قسم کی کوئی شکایت فریقین کو پیدا نہ ہونے پائی اور تمام قدیم دستور برقرار رہے البتہ حضرت نواب صاحب [illegible] لوا الٹوپی کے تحریبے بجائے یکم محرم کے ۳ محرم کو اُٹھے جس سے ایک گونہ لوگوں کو شکایت کا موقع مل گیا۔

بہرحال محرم کانپور میں بخیر و عافیت گذر گیا۔

ہم محرم کے بخیر و عافیت گذر جانے پر پولیس اور حکام ضلع کو مبارکباد دیتے ہیں۔

علم حسب معمول سبزی منڈی، چھوٹے بوچڑ خانہ اور بڑے بوچڑ خانہ کے علم ۷، ۸، ۹ محرم کو نہایت شان و شوکت کے ساتھ اٹھے

مقدمہ مصری بازار مصری بازار کے ہندو مسلمانوں کے فساد کے متعلق پنڈت [illegible] دیال صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کے اجلاس میں ۱۲ر جولائی سنہ ۱۹۲۷ء سے مقدمہ کی کارروائی شروع ہو گئی ہے اور گواہان ثبوت پر جرح ہو رہی ہے۔

فیصلہ تکمیل رسول ہم کو معلوم ہوا ہے کہ ۱۲ر جولائی کو فیصلہ [illegible] گیا رسول کے متعلق مسلمانان [illegible] شاد ان [illegible] منعقد کرنے والے ہیں۔

مسلم لائبریری مسلم لائبریری مسٹن روڈ کانپور کا سالانہ جلسہ عام ۷ر جولائی ۸ بجے رات کو لائبریری کی عمارت میں زیر صدارت میاں محمد لطیف صاحب تاجر چرم منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل عہدہ داران و ممبران کا انتظامیہ کا انتخاب عمل میں آیا۔

صدر۔ جناب میاں محمد لطیف صاحب
نائب صدر اول جناب حاجی عبدالسلام صاحب
نائب صدر دوم جناب سید احمد حسن صاحب
جنرل سکریٹری۔ محمد حضور عالم صاحب
سکریٹری مالیات۔ جناب شیخ شمشاد محمد صاحب
سکریٹری انتظامات۔ جناب شیخ محمد امین صاحب
خازن۔ مسلم بنک آف انڈیا لمٹیڈ
محاسب۔ جناب خواجہ عبدالسلام صاحب

ارکان انتظامیہ:۔ جناب شیخ عرفان احمد صاحب (۲) جناب شیخ عزیزالحق صاحب (۳) جناب خواجہ عبدالواجد صاحب (۴) جناب شیخ مبارک علی صاحب (۵) جناب شیخ عبدالمجید صاحب (۶) جناب شیخ فضل کریم صاحب (۷) جناب خواجہ عبدالشکور صاحب (۸) جناب مولانا سید محمد صاحب (۹) جناب شیخ محمد مظفر صاحب

شرائط ممبری ماسٹر بی ٹی ایم سعید صاحب نے منسٹر لوکل سلف گورنمنٹ یوپی کو ایک خط کے ذریعہ سے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ جو حضرات میونسپل بورڈ کے ممبر منتخب ہوں اُن سے مندرجہ ذیل شرائط نامہ پر دستخط کرائے جائیں۔

(۱) میں گورنمنٹ اور پبلک کے درمیان غلط فہمی نہ پیدا کرونگا
(۲) مجھے از قسم ٹھیکہ داری یا بورڈ کو خود یا کسی دوسرے ذریعے کچھ سپلائی کرنے سے سروکار نہ ہوگا اور نہ میں اپنے قریبی یا دور کے رشتہ دار کا کام اپنے ذمہ لونگا۔
(۳) میں کسی ٹھیکہ دار سے غیر واجب فائدہ حاصل نہ کرونگا
(۴) جو رزولیوشن [illegible] کرونگا وہ گورنمنٹ اور پبلک کی بہبودی کے لیے ہوگا۔

مولوی حکیم محمد نوراللہ صاحب کی مراسلت متعلق یتیم خانہ اسلامیہ آئندہ

ہندوستان

جبلپور میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے ...
بیس آدمی زخمی ہوئے اور ساٹھ مکان ...

کلکتہ ۹ جولائی جبلپور سب ڈویژن میں ہندوؤں اور ... فساد کے متعلق معتبر ذرائع سے یہ خبر موصول ہوئی ہے کہ ... آدمی زخمی ہوئے ہیں اس خبر کی ابھی تک مزید تصدیق نہیں ہوئی ... کہا جاتا ہے کہ ... ایک ہندو اور ایک مسلمان ہلاک ہوا بیان کیا جاتا ہے کہ فساد کے دوران میں ساٹھ گھر جلا دیے گئے پولیس کی مداخلت کی وجہ سے کوئی شخص ہلاک نہیں ہوا۔

ملتان میں فساد ہو گیا
ڈپٹی کمشنر نے فوجی امداد طلب کی ہے

ملتان ۱۱ جولائی آج سہ پہر کو محرم کا جلوس ختم ہو جانے کے بعد فساد ہو گیا جس میں دو آدمی قتل ہوئے شہر میں جوش و خروش بڑھ رہا ہے ڈپٹی کمشنر نے خاص پولیس کے باوجود فوجی امداد طلب کی ہے

ناگپور کا ستیہ گرہ حق بجانب ہے
مسٹر بھروچہ اور مسٹر سبھا مورتی کا بیان

ناگپور ۱۱ جولائی مسٹر بھروچہ اور مسٹر سبھا مورتی نے ناگپور ستیہ گرہ اور مسٹر اواری کی تحریک کے متعلق ایک طول طویل بیان دیا ہے جسمیں انہوں نے اپنی تحقیقات تجربات اور خیالات کا اظہار کیا ہے انکو مسٹر اواری کی سرگرمیوں اور ناگپور کے عوام کی ہمدردی پر کافی اطمینان ہے ان کا بیان ہے کہ وہاں کے لوگوں نے ستیہ گرہ کے التوا کی سخت مخالفت کی اور کہا کہ بغیر ہتیاروں کے ہم کیسے اپنے گھروں اور ملک کی حفاظت کر سکتے ہیں اگر اس حق سے محروم نہیں ہیں ہم بھی ہتیار لیکر چلنے اور ان کا استعمال سیکھنے کو نہ صرف باشندگان ہند کا حق بلکہ ان کا فرض سمجھتے ہیں ہمارا مرکزی نقطۂ نظر صرف مدافعت ہے۔

ایک عورت کے ۳ بچے پیدا ہوئے پونہ میں ایک عورت کے ہاں تین بچے (نرینہ) پیدا ہوئے ہیں۔ ماں اور بچوں کی صحت عمدہ حالت میں ہے

(بقیہ صفحہ ۲)

کی طبیعت کے موافق نہیں ہیں دیگر معترضین ہماری نسبت کہتے ہیں کہ ہم کو ہندوستانیوں کی فلاح و بہبود کی کچھ پرواہ ہی نہیں آپ نے فرمایا کہ ساری دقت لوگوں کے اختلاف خیالات کی وجہ سے ہے خصوصاً معاشرتی اور مذہبی اعتقادات کی وجہ سے۔

لاٹ صاحب نے فرمایا کہ ہندوستانیوں کے مختلف طبقات کے سر برآوردہ لوگوں سے خوب واقف ہیں کہ تہذیب اور تمدن اور علم و فضل کے لحاظ سے انہیں بہت سے ممتاز آدمی ایسے ہیں جو کسی دیگر ملک کے علماء و فضلاء سے ہرگز کم نہیں لیکن محض اتنا ہی کافی نہیں ہے جمہوریہ کی ترقی ان لوگوں کے ہاتھ میں ہے جس کا جلد رسم و رواج کی وجہ سے کوئی گورنمنٹ آگے قدم نہیں بڑھا سکتی۔

لاٹ صاحب نے فرمایا کہ اس وقت حکومت ہند اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے کہ علاوہ جنوبی افریقہ سیلون اور ملایا کے بعض دیگر انگریزی نو آبادیات میں بھی ہندوستانی ایجنٹ مقرر کیے جائیں۔

آپ نے فرمایا کہ انہوں نے اصلاحات کے متعلق زراعتی کمیشن کے سلسلہ میں احمد آباد کے زراعت پیشہ انجمن کے ایک وفد سے ملاقات کی جنہوں نے یہ عرض کیا کہ شاہی کمیشن میں ایک ایسا شخص ضرور رکھا جائے جو زراعت اور کسانوں کی ضرورت سے بخوبی واقف ہو اور کمیشن کو ہدایت کیجائے کہ وہ ایک ایسا نظام حکومت مرتب کرے جو نہ صرف ذمہ دار ہو بلکہ ہندوستانیوں کی ضرور توں اغراض و مقاصد، تعلیمی، اقتصادی، معاشرتی و سیاسی فلاح و بہبود کی بھی فکر کرے۔

ہدایات (۱) ... داخل کر ...

(۲) تاریخ منظوری ٹنڈر سے ایک ہفتہ ... بموجب مسودہ ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور معہ ضمانت داخل ... داخل نہ کیا تو اس کا ٹھیکہ منسوخ کر دیا جائیگا اور زر پیشگی جو اس نے داخل کی ہے ضبط کر لیجاویگی۔

(۳) ٹھیکہ دار کو دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور کے سپیفکیشن و قواعد کی پابندی کرنا لازمی ہو گی۔

(۴) جن ٹھیکہ داران کے ٹنڈر منظور نہ ہونگے انکی زر پیشگی واپس کر دیجاویگی۔

(۵) ٹنڈر منظور ہو جانے کے بعد کوئی عذر ٹھیکہ دار کا بابت اضافہ شرح و توسیع میعاد قابل سماعت نہ ہو گا۔

(۶) جناب چیرمین صاحب بہادر ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور کو بغیر لحاظ کمی یا بیشی شرح کے کسی ٹھیکہ دار کا ٹنڈر منظور کرنے کا اختیار ہو گا

(۷) تخمینہ و نقشہ وغیرہ دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور میں دفتر والے دن دیکھا جا سکتا ہے۔

دستخط سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور

ٹنڈر نوٹس

سر بمہر ٹنڈر مندرجہ ذیل کاموں کے بتاریخ ۲۰ جولائی ۱۹۲۷ء کو بوقت ۴ بجے شام تک دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور میں لیے جاوینگے لہذا جس کسی کو ان کاموں کا ٹھیکہ لینا منظور ہو وہ اپنا ٹنڈر تاریخ مقررہ تک داخل کرے۔

نمبر	نام کام	تعداد تخمینہ	تعداد زر پیشگی بطور ضمانت
۱	مرمت عمارت ٹاؤن اسکول شیوراجپور	563/-	30/-
۲	تعمیرات جدید پلیہ جات ۸ عدد سڑک خام شیوراجپور ٹکٹولی	1994/-	100/-
۳	ڈھلائی ۲۰۰۰۰ فٹ کنکڑ جی ٹی روڈ سے جاجمؤ روڈ میل ۱		50/-
۴	مرمت عمارت پرائمری اسکول گوری کرن	1100/-	50/-

ہدایات (۱) ہر ٹنڈر کے ساتھ زر پیشگی بطور ضمانت بقدر اس رقم کے جو درج ہے ذریعہ پاس بک ڈاکخانہ یا رسید خزانہ داخل کرنا ہو گی۔

(۲) تاریخ منظوری ٹنڈر سے ایک ہفتہ کے اندر ٹھیکہ دار کو جس کا ٹنڈر منظور کیا گیا ہے ایک اقرار نامہ آٹھ آنہ کے جنرل اسٹامپ پر بموجب مسودہ ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور معہ ضمانت داخل کرنا ہو گا اگر اندر ایک ہفتہ کے ٹھیکہ دار نے اقرار نامہ و ضمانت داخل نہ کیا تو اس کا ٹھیکہ منسوخ کر دیا جاوے گا اور زر پیشگی جو اس نے داخل کی ہے ضبط کر لیجاویگی۔

(۳) ٹھیکہ دار کو دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور کے سپیفکیشن و قواعد کی پابندی کرنا لازمی ہو گی۔

(۴) جن ٹھیکہ داران کے ٹنڈر منظور نہ ہونگے انکی زر پیشگی واپس کر دیجاویگی۔

(۵) ٹنڈر منظور ہو جانے کے بعد کوئی عذر ٹھیکہ دار کا بابت اضافہ شرح و توسیع میعاد قابل سماعت نہ ہو گا۔

(۶) جناب چیرمین صاحب بہادر ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور کو بغیر لحاظ کمی یا بیشی شرح کے کسی ٹھیکہ دار کا ٹنڈر منظور کرنے کا اختیار ہو گا۔

(۷) تخمینہ و نقشہ وغیرہ دفتر ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور میں دفتر والے دن دیکھا جا سکتا ہے۔ دستخط سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور

برقیات

مسئلہ البانیہ مین اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام مین سر آسٹن چیمبر لین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بنا پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان مین اطالیہ کے اقتصادی سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبر لین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ مین جملہ کاغذات دیوان مین پیش کر دیے گئے ہین۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور موسولینی اور سر آسٹن چیمبر لین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی موسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہین ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین معصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے کہ ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" شائع کیا ... دشوار ... معاہدہ ہوو ...

... شتقاق ہو کہ ایک دوسرے کے خون کا پیاسا ...

شمالی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہین ہوتا۔

روس و برطانیہ مین جنگ

ماسکو ۲ جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلقات کے ایک بجے اجلاس صدر مجلس الوزراء روسیہ ... "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور ... مین زبردست پیچیدگیان پیدا ہو جانے والی ... اس کے بعد موسیو موصوف نے اس ... انگریزون نے قلمرو روسیہ مین انقلا... باینہمہ حکومت روسیہ نے ان باتون پر ... نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا ... فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات سے ... دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل ہند

لندن ۲ جون آج ... حکومت ہند اصلاح ... ابتدائی تحقیق ...

[illegible]

اچ ایل باٹلی والا ... ۵۰ برس کی ...

... والے کا انگیو کسچر
... والے کا ٹانک سیرپ
... والے کا کیوان لام
... والے کا ڈائریا مکسچر
... والے کی کونین کی گولیان
... والے کی طاقت کی گولیان
... والے کا داد کا مرہم
... والے کا دانت کا منجن

ڈاک کا پتہ :- سیا...

یہ بھی معترف ہین کہ جب سے انگریز ہندوستان آئے ہین اس معاملہ ... بہت بڑی ترقی ہو چکی ہے اور اگر ہندوستان مین موالا ... زیادہ اور ... قابلیت ہوتی تو اور بھی زیادہ فائدہ ہوتا اسی طرح ... عہدون پر اگر اہل ہندوستانی رنگ چڑھانے اور قوت کو منتقل کرنے کا ... یہ ہوگا کہ انتظام مین خراب واقع ہو جائیگی۔

آپ نے پہلے طبقہ کی رائے کو مسترد کیا اور ... ہم منظور کرنے سے انکار کر دیا آپ نے فرمایا کہ ہندوستانیون کی ... موجودہ صحت کا ... ہر ... جن کے کانون پر دارالعوام ہیچ ... نہین ہوسکتی۔

لاڈ صاحب نے لوگون کے متضاد خیالات اور اعتراضات کی ... مثالین دین مثلاً گاندھی جی کا قول ہے کہ مسٹر کیس ... اور ...

(باقی برصفحہ ۳ کالم الف دیکھیے)

روئداد جلسہ انتظامیہ یتیم خانہ اسلامیہ لاہور

منعقدہ ۲۰ جون ۱۹۲۶ء

جلسہ ہذا زیر صدارت خانصاحب سید بشیر الدین صاحب منعقد ہوا جس میں اصحاب ذیل نے شرکت فرمائی۔ حاجی حافظ فخر الدین صاحب

مسٹر فہیم الدین صاحب مولانا عبد الکافی صاحب حافظ احمد اللہ صاحب نواب شیخ محمد ابراہیم صاحب شیخ عبد الرؤف صاحب ابو محمد حمزہ صاحب مولوی سید فضل الرحمن صاحب وکیل۔ مولانا کرم علی صاحب مولوی فضل حسین صاحب ایڈیٹر البدر۔

کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی اور یا س ہوئی۔

حسب ذیل کمیٹیاں بغرض ادائے کار یتیم خانہ بنائی گئیں۔

مالیات۔ جس کی نگرانی میں تمام دفاتر و ترتیب رجسٹرات و طیاری بجٹ و جملہ ذرائع و انتظام مصارف ہونگے اور ممبران حسب ذیل ہونگے

حافظ حاجی فخر الدین صاحب صدر۔ حافظ احمد اللہ صاحب نواب شیخ محمد ابراہیم صاحب۔ ابو محمد حمزہ صاحب حاجی قمر الدین صاحب خانصاحب سید بشیر الدین احمد صاحب۔

(۲) اسٹاک بادرچی خانہ۔ ... ممبران حسب ذیل

(۱) مولوی فضل حسین صاحب ایڈیٹر البدر صدر (۲) مولوی محمد عابد صاحب (۳) منشی احمد خان صاحب منصرم (۴) مولوی کرم علی صاحب (۵) حافظ عبد الرزاق صاحب (۶) حافظ احمد حسن صاحب

(۳) تحفظ اوقاف و تعمیرات جو تمام دکانیں جائداد ... یتیم خانہ کے قبضہ میں رکھنے کے ساتھ ہی مرمت و تعمیرات ... ممبران حسب ذیل ہونگے۔

نواب شیخ محمد ابراہیم صاحب صدر (۲) ... (۳) مولوی سید فضل الرحمن صاحب وکیل (۴) شیخ عبد الرؤف صاحب (۵) حاجی قمر الدین صاحب

(۴) تعلیم و تربیت و دستکاری ... اختیار کرتا ہو لڑکے۔ ممبران حسب ذیل ہونگے۔

(۱) مولوی سید فضل الرحمن صاحب وکیل صدر (۲) حافظ احمد اللہ (۳) مولوی فضل حسین صاحب (۴) مولوی عبد الکافی صاحب (۵) حاجی فہیم الدین صاحب (۶) ... بشیر الدین احمد صاحب (۷) مولوی محمد عابد صاحب

(۲) چپڑاسی ...

(۳) ...

(۴) ... لکڑی ...

(۵) ...

(۶) ...

ایڈیٹر پرتاپ لاہور ۱۹۲۶

لاہور ۶ جولائی لاہور کے روزنامہ پرتاپ ... کو زیر دفعہ ۱۰۸ تعزیرات ہند گرفتار کرلیا گیا اور اس سے ... نیک چلنی کے لیے پچاس ہزار کی ضمانت اور پچیس پچیس ہزار کے دو مچلکے طلب کیے گئے چونکہ ملزم ضمانت کی رقم بہم پہنچا نہیں سکا اس لیے اسے حوالات میں بھیج دیا گیا۔

لاہور میں دفعہ ۱۴۴ کے اثرات
چند مسلمانوں کی گرفتاری

لاہور ۷ جولائی جب بادشاہی مسجد سے جہاں اعتدال پسند لیڈروں کا جلسہ ہوئے والا تھا ہجوم کا ایک حصہ دلی بازار میں سے گذرتا ہوا سپاہیوں کو جا پہنچا تو دلی بازار کی مسجد کے قریب ہجوم نے لا الہ الا اللہ کا نعرہ لگانا شروع کیا پولیس فوراً پہنچ گئی اور ہجوم کو منتشر کر دیا بعض مسلمانوں نے ... سے انکار کیا جس پر پولیس گرفتار کرکے ... کوتوالی لے گئی۔

۱۱ مسلمانوں کو قید کی سزا

... شام کے وقت گیارہ مسلمان جو امر تسر ... دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی ... مجسٹریٹ نے پانچ کو تین تین ... چار کو دو دو ماہ اور دو کو ایک ایک ماہ کی قید کا حکم سنایا۔

ضمانت دینے سے انکار

لاہور ۷ جولائی سید عطاء اللہ شاہ بخاری ... پنجاب خلافت کمیٹی ... مجسٹریٹ ... ضمانت ... انکار کردیا ...

... اور ... خفیہ ... سے تا ... ریزولیوشن بلا ترمیم منظور کرلیا گیا۔

پنجشنبہ کو قانونی کونسل کا آخری اجلاس منعقد ہوا اور غیر سرکاری ممبران کے تین ریزولیوشن زیر بحث رہے مگر ... کوئی بھی پاس نہیں ہوا۔ ۳۰ جون کی شام کو کونسل کا اجلاس غیر معینہ زمانہ کیلئے برخاست کردیا گیا۔

برقیات

مسئلہ البانیہ مین اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام مین سر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بناء پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان مین اطالیہ کے اقتصادی سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہین ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ مین جملہ کاغذات دیوان مین پیش کر دیے گئے ہین۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائینور مسولینی اور سر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہین ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین معاصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے کہ ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" شائع ... مذکور لکھتا ہے کہ ... معاہدہ ہوا ہ ... دشوار ... اگر اس ...

معمولی بحر مین ... ایک دوسرے کے خون ...

رزولیوشن پیش کرنیکی اجازت نہین دیگئی

ایک سوراجی ممبر کی طرف سے ایک رزولیوشن بدین مضمون بھیجا گیا تھا کہ کونسل ہذا گورنمنٹ سے سفارش کرتی ہے کہ مقدمہ سازش کاکوری کے سزا یافتہ قیدیون کے ساتھ اسپیشل ڈویژن کے قیدیون کا سا برتاؤ کیا جائے (اسپیشل ڈویژن مین عموماً ان لوگون کو رکھا جاتا ہے جو سیاسی کوششون کے سلسلہ مین خلاف ورزی قانون کی سزا پاتے ہین) یہ رزولیوشن غالباً اس ہفتہ مین بحث کیلئے پیش ہوتا مگر ہز اکسلنسی گورنر نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ رزولیوشن ایک ایسے معاملہ کی نسبت ہے جو ہنوز ایک عدالت قانون مین زیر تحقیقات ہے لہذا اس کی اجازت نہین دیجا سکتی۔

ڈسٹرکٹ بورڈون کی مالی حالت کی تحقیقات کیلئے کمیٹی

ایک سوال مین گورنمنٹ کو میونسپل و ڈسٹرکٹ بورڈون کی زار و نزار مالی حالت پر توجہ دلائی گئی تھی اسکے جواب مین سکریٹری صاحب انچارج صیغہ لوکل سیلف گورنمنٹ نے کہا کہ گورنمنٹ ڈسٹرکٹ بورڈونکی موجودہ مالی حالت کی تحقیقات اور انکی درستی کے ذرائع تجویز کرنیکیلئے ایک کمیٹی کو مامور کرنے والی ہے ممکن ہے کہ یہ کمیٹی اپنی تحقیقات کے سلسلہ مین ڈسٹرکٹ بورڈون کے ٹیکس لگانے کے مسئلہ مین غور و خوض کرے۔

سڑکون کی درستی اور ڈسٹرکٹ بورڈز

سوالات کے جوابات دیے جانیکے بعد کونسل نے ڈسٹرکٹ بورڈز اور سڑکون کے معاملہ پر طویل بحث کی۔

پنڈت گوبند بلبھ پنت۔ لیڈر سوراج پارٹی نے تحریک کی کہ گورنمنٹ کی کوئی سڑک بھی ڈسٹرکٹ بورڈون سے نہ لے بلکہ بورڈون کو سڑکون کی درستی و تعمیر کیلئے کافی روپیہ دیا جائے اس رزولیوشن کا اس گشتی یادداشت پر اثر پڑتا تھا جو محکمہ لوکل سیلف گورنمنٹ سے کچھ عرصہ قبل جاری ہوئی ہے۔ اور جسمین سڑکون کی زار و نزار حالت کو مد نظر رکھکر یہ تجویز کی گئی ہے کہ بڑی سڑکون کو دوبارہ گورنمنٹ کی نگرانی مین لے لیا جائے اور اسکی نگہداشت کے اخراجات کا ایک حصہ ڈسٹرکٹ بورڈز سے وصول کیا جائے چند سال پہلے پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ کا ازسر نو انتظام کرنے والی کمیٹی نے سڑکون کی نگرانی

روس و برطانیہ مین جنگ

شمالی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہین ہوتا ...

ماسکو ۱ر جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلقات کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روسیہ ... "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور ... مین زبردست پیچیدگیان پیدا ہو جانے وال ... اس کے بعد موسیو موصوف نے اس ... انگریزون نے فکروے روسیہ مین انقلا ... بانیہ حکومت روسیہ نے ان باتون پر ... نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا ... فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات سے ... دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل ہند

لندن ۱ر جون آج ... حکومت ہند اصلاح ... ابتدائی تحقیق ... لا ...

... کہ اپنے تمام اختلاف ... ذریعہ سے ... مقابلہ کر سکی ... ہو جاتے تو ہم اپنے ... سکے اگر بہر صورت ہم مین ایسے ... جو دانشمندانہ اور غیر جانبدارانہ ... نگام ہین کہ اپنے انتخاب ... کر سکتے تو ہم کو لڑ ... ہوش و حواس ...

بڑھاپے ... ال باٹلی والا ... ۵۰ برس کی

... والے کا اینگلو کسچر ... والے کا ٹانک سیرپ ... والے کا کیوال ام ... والے کا ڈائریا مکسچر ... والے کی کونین کی گولیا ... والے کی طاقت کی گ ... والے کا داد کا مرہم ... والے کا دانت کا منجن

یہ دوا انفلوئنزا ... قیمت صرف ...

ڈاک کا پتہ: ... سیائی ...

... پر ... انکی نا قابلیت کے ... ڈسٹرکٹ بورڈز کی مجبوریون کا اظہار ... یقین ہے کہ سڑکون کو انکے اختیارات ... ہے کہ انکو اس کام کیلئے معقول روپیہ دیا جائے ... **... پرشاد** نے ترمیم پیش کی کہ سڑکون کو ڈسٹرکٹ بورڈون کے اختیارات سے نکالکر گورنمنٹ کے زیر اختیار لانے کی کارروائی عمل مین نہ آنی چاہیے جبتک گورنمنٹ کی تجاویز اور ڈسٹرکٹ بورڈون کی رائین اس معاملہ کے متعلق کونسل کے روبرو پیش کرکے اس کی رائے دریافت نہ کی جائے آپ کو پنڈت گوبند بلبھ پنت کی اس رائے سے اتفاق نہین تھا کہ کوئی سڑک بھی ڈسٹرکٹ بورڈز کے اختیارات سے نہ نکالی جائے ممکن ہے کہ بعض ڈسٹرکٹ بورڈز خود اپنی ذمہ داری اس معاملہ مین گورنمنٹ کو منتقل کر دینا مناسب سمجھتے ہون۔

لالہ متھرا پرشاد مہروترہ نے ایک اور ترمیم اور پیش کی کہ ایک کمیٹی ڈسٹرکٹ بورڈون کی مالی حالت کے متعلق تحقیقات کرنے کیلئے مقرر کیجائے۔

بابو بھیم سرن نے وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ پر اعتراض کیا کہ انھون نے کونسل کی لوکل سیلف گورنمنٹ کمیٹی سے مشورہ لیے بغیر ایسی گشتی یادداشت شائع کر دی گو انھون نے تسلیم کیا کہ بعض سڑکون کی حالت بہت خراب ہے۔

آنربیل نواب محمد یوسف وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ نے اپنی تقریر مین جتایا کہ گورنمنٹ نے پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ کا ازسر نو انتظام کرنے والی کمیٹی کی رپورٹ پر جو رزولیوشن شائع کیا تھا اسمین تمام سڑکون کو درست حالت مین رکھنے کی ضرورت کو تسلیم کیا تھا اور یہ بھی لکھا تھا کہ تمام بڑی بڑی پراونشل سڑکین صیغہ تعمیرات کے ماتحت رہنی چاہیین آپنے انکی بہت زور سے تردید کی کہ وہ کونسل کی لوکل سیلف گورنمنٹ کمیٹی کی ... لیتے معاملات کو طے کرا یا لوکل سیلف گور

... ترقی کو روکنا چاہتے ہین انکی رائے یہ ہے کہ بورڈز کو پبلک کے متعلق اپنی ذمہ داری محسوس کرنی چاہیے گورنمنٹ محض ...... سڑکون کی مختلف اقسام کا تعین کرنا چاہتی ہے ... لوکل سیلف گورنمنٹ کی نشو و نما مین کوئی رکاوٹ پیدا نہین ہوتی گورنمنٹ بصرف بعض مجوزہ اسکیمین تیار کی ہین اور ڈسٹرکٹ بورڈز کی رائین طلب کی ہین اسکیم کو آخری صورت دینے سے قبل کونسل کے روبرو پیش کیا جائیگا۔ آخر مین وزیر موصوف نے لالہ ... پرشاد کی ترمیم پیش ... کرنے کیلئے قبول کی کہ وہ کونسل سے اعتماد ... لالہ جگدیش پرشاد کی ترمیم ۵۲ موافق رایون سے بمقابلہ ۳۵ مخالف رایون کے منظور کی گئی اور مسٹر پنت کا رزولیوشن بھی ترمیم شدہ صورت مین پاس ہو گیا۔

اس کے بعد ایک اور غیر سرکاری رزولیوشن مختصر بحث کے بعد منظور کیا گیا اور آخر وقت مین چند ضمنی مطالبات بجٹ بھی منظور کیے گئے۔

۲۸ر جون کی کارروائی

آگرہ یونیورسٹی مین کونسل کی نیابت

اس کے بعد حسب ذیل اصحاب غیر سرکاری ممبران کونسل کی طرف سے آگرہ یونیورسٹی کی سینیٹ کے ممبر منتخب ہوے۔ رائے کرشن بال سنگھ پروفیسر محمد حبیب بابو شیام لعل

دیہی رقبون مین پرائمری تعلیم

پنڈت اقبال نراین گورٹو نے اپنا رزولیوشن بدین مضمون پیش کیا کہ یہ کونسل گورنمنٹ سے سفارش کرتی ہے کہ مسٹر ایچ آر ہیر نے قانون تعلیم ابتدائی ڈسٹرکٹ بورڈز کے سلسلہ مین جو اسکیم پیش کی ہے اس پر اور خصوصاً انکی رپورٹ کے باب دوم، سوم و پنجم کی سفارشون پر عملدرآمد نہ کیا جائے۔ پنڈت گرٹو صاحب نے بتایا کہ پرائمری تعلیم کی توسیع کا سوال اُن صوبجات مین پچھلے دس برس سے برابر گورنمنٹ کے پیش نظر ہے ۱۹۱۵ء مین سر ہارکورٹ بٹلر نے ایک گشتی حکم ڈسٹرکٹ

بورڈوں کو بھیجکر انکو پرائمری تعلیم کی توسیع کے لیے جامع
کرنے کی ہدایت کی اور لوکل باڈیز کو اس کام کے لیے خواہ
مدد دینے کا وعدہ کیا ہیں کا ایفا بھی ہوا اور ۱۹۱۸ء سے
پانچ سال میں لوکل گورنمنٹ کی گرانٹ جو ڈسٹرکٹ بورڈ
تعلیم کے واسطے دیے جاتے تھے ۱۶ لاکھ سے بڑھکر ۶۲ لاکھ
گئے گر مالی امداد قریباً چوگنی ہو جانے کے باوجود افسوس ہے کہ
مدارس میں طلباء کی تعداد صرف ۲۸ فی صدی بڑھی ترقی کی رفتار
سست دیکھکر گورنمنٹ نے ایک خاص افسر (مسٹر کیچلو) کو
تعلیم کی توسیع کے مسئلہ پر غور و تحقیقات کرنے اور ترقی کی تدابیر بتانے
مامور کیا جنھوں نے اپنی رپورٹ میں لکھا کہ بہترین نتائج صرف تعلیم
جبریہ کر دینے سے حاصل ہو سکتے ہیں گورنمنٹ نے اس تجویز کو قبول
کیا اور ڈسٹرکٹ بورڈز کا پرائمری تعلیم کا قانون کونسل سے پاس ہوا
اس کے بعد گورنمنٹ نے ایک اور خاص افسر کو اس قانون پر عملدرآمد کرنے
کا مناسب تدابیر معین کرنیکے لیے مامور کیا گر مسٹر ہیراپ کی سفارشین
جبریہ تعلیم کے اصول کی بابت گورنمنٹ کی ظاہر کردہ پالیسی کو الٹنے کے
برابر ہیں اور دیہی رقبوں کی تعلیم ڈسٹرکٹ بورڈوں کے زیر اختیار
رہنے کے سوال میں بھی مداخلت کرتی ہیں مسٹر ہیراپ نے سفارش
کی ہے کہ رضاکاری کی بنیاد پر تعلیم کی توسیع زیادہ کفایت شعاری سے
ہو سکتی ہے اور بجائے جبر کے اس طریقہ کی ہمت افزائی کرنی چاہیے
پھر انھوں نے تعلیم کو ایک ڈسٹرکٹ اسکول بورڈ کے ماتحت رکھنے کی
اجازت دی ہے جس کے پریسیڈنٹ حاکم ضلع ہونگے یہ بھی رجعت قہقری
اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے اختیارات میں مداخلت ہے۔

حافظ ہدایت حسین نے رزولیوشن کی تائید کرتے ہوے کہا
کہ وہ پرائمری تعلیم کے ڈسٹرکٹ بورڈز کی زیر نگرانی ہونے کے معاملہ کو
سختی سے محسوس کرتے ہیں مسٹر ہیراپ تعلیم کو قبل اصلاح کے زمانہ میں
لیجانا چاہتے ہیں مسلم جماعت کی انفراقی لازمی تعلیم سے خاص طور پر وابستہ
ہیں اور انکی یہ مضبوط رائے ہے کہ مسلمانوں کی تعلیم آگے نہیں بڑھ سکتی
جب تک جبر کا کوئی عنصر نہ ہوگا۔

ڈاکٹر شفاعت احمد خان نے پنڈت گوڑو کے رزولیوشن کی
مخالفت کی اور کہا کہ وہ اس قدر جامع ہے کہ اس کے بعض حصوں سے
وہ متفق ہیں اور باقیماندہ سے وہ اختلاف رکھتے ہیں اور دونوں
پہلوؤں کو جانچنے کے بعد انکو معلوم ہوا ہے کہ انھیں اس کے خلاف
رائے دینی چاہیے ان کا خیال ہے کہ مسٹر ہیراپ کی تجاویز سب کی سب
منظور نہ ہونگی بلکہ انھیں حسب ضرورت ردّ و بدل کیا جائیگا۔

مسٹر میکنزی ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم نے اظہار تعجب کیا کہ جبریہ
تعلیم کے متعلق گورنمنٹ کی روش کے بارہ میں کیوں شبہ ہے انھوں نے
جتایا کہ دیہی رقبوں میں جبریہ پرائمری تعلیم کیلیے پہلا پبلک مطالبہ اہل
سیاست نہیں بلکہ خود انھوں نے اپنی پنجسالہ رپورٹ ۱۹۲۲ء میں کیا
تھا اس طریقہ سے ڈسٹرکٹ بورڈز پرائمری تعلیم کا قانون پیدا ہوا گورنمنٹ
نے جبریہ تعلیم کے موافق اپنی پالیسی کا اعلان کر دیا ہے صرف اُس پر عملدرآمد
کرنا باقی ہے۔ اس کے بعد بعض دیگر ممبروں نے تقریریں کیں اور آخر
میں رزولیوشن منظور کر لیا گیا۔

راجہ صاحب جونپور کا رزولیوشن ہر ضلع میں زراعتی فارموں
کی ہمت افزائی کرنے کیلیے پروپگنڈا کرنے اور عطایا و قرضہ سے مدد
دینے کی بابت منظور کر لیا گیا۔

۲۹ جون کی کارروائی

اوقاف کی جائدادوں کی نگرانی

حافظ ہدایت حسین صاحب نے سہ شنبہ کی سہ پہر کو اپنا رزولیوشن
بدیں مضمون پیش کیا تھا کہ یہ کونسل گورنمنٹ سے سفارش کرتی ہے کہ وہ

اکثر حالتوں میں ...
ڈسٹرکٹ ججوں نے ...
نہیں ہو سکتا تھا۔
ڈاکٹر صاحب کی تقریر کے بعد ...
ہو گیا اور چہارشنبہ کو سوالات کے بعد حافظ ہدایت ...
رزولیوشن پر ملتوی شدہ بحث شروع ہوئی کئی ممبروں نے رزولیوشن
کی تائید کی گورنمنٹ کی طرف سے تجویز کے مقصد کے ساتھ موافقت
ظاہر کی گئی اور رزولیوشن بلا کسی مخالفت کے منظور کیا گیا۔

ضلع اسپتالوں کا خرچ

پنڈت گوبند بلبھ پنت نے ایک
رزولیوشن پیش کیا کہ میونسپل و ڈسٹرکٹ
بورڈز کو ضلع کے اسپتالوں کے خرچ
سے سبکدوش کر دیا جائے اور صوبہ کے
فنڈ سے یہ خرچ اٹھایا جائے محرک
نے دکھایا کہ صوبہ کے بورڈ عموماً مالی
دقتوں میں مبتلا ہیں اس لیے وہ اسپتالوں
میں کافی سامان مہیا نہیں کر سکتے لوکل
باڈیز کو اسپتالوں پر جو اختیار حاصل ہے
اس سے ان کو محروم کرنا انکے لیے ناگوار
مگر اسپتالوں کا اچھی حالت میں رہنا
بیاضروری ہے اور بورڈز کی مالی حالت
بہت کمزور ہے اسلیے وہ گورنمنٹ پر زور
دیتے ہیں کہ میونسپل و ڈسٹرکٹ بورڈز
کو ان کے بھاری خرچ سے سبکدوش
کر دیا جائے اس وقت ۶۰۰ اسپتال
صوبہ ہذا میں گورنمنٹ کی زیر نگرانی
ہیں جنمیں سے ۳۵۰ کا خرچ لوکل
فنڈ سے اٹھایا جاتا ہے جو ۲۶ لاکھ کے
قریب پہنچتا ہے مدراس میں ضلع
اسپتالوں کے قیام کا سارا خرچ لوکل
گورنمنٹ برداشت کرتی ہے امید ہے
کہ یہاں بھی گورنمنٹ اسی طریقہ پر عمل پیرا
ہوگی اور کم از کم اسپتالوں کے ...

(باقی بر صفحہ ۵ کالم ۳)

... بتاریخ ۲۹ ماہ جون
... ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔
دستخط حاکم عدالت
(مہر عدالت)

برقیات

مسئلہ البانیہ مین اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام مین سر آسٹن چیمبر لین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے دریان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بناء پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان مین اطالیہ کے اقتصادی سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید وحمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبر لین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ مین جملہ کاغذات دیوان مین پیش کر دیے گئے ہین۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سا تینور مسولینی اور سر آسٹن چیمبر لین کے دریان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہین ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین معصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو کلکتا ہے ... ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" ... معاہدہ ... مدہ مذکور لکھتا ہے کہ! ... ہے اگر اس معاہدہ ...

شمالی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہین ہوتا

روس و برطانیہ مین جنگ

ماسکو ۲ رجون، انگریزی و روسی سیاسی تعلقات ... کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روسیہ ... "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور ... مین زبردست پیچیدگیان پیدا ہو جانے وال... اس کے بعد موسیو موصوف نے اس ... انگریزون نے قلمرو روسیہ مین انقلا... باینہمہ حکومت روسیہ نے ان باتون پر ... نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا ... فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات سے ... دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل ...

لندن ۲ جون ... حکومت ہند اعلا... ابتدائی تحقی...

REGD: No. A. 1424

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۵ | کان پور - چہارشنبہ ۲۰ جولائی ۱۹۲۷

مصری مسائل کا حل

ثروت پاشا کا بیان

ثروت پاشا نے مصری پارلیمنٹ میں حسب ذیل بیان دیا ہے۔

"میں نہایت افسوس کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ پچھلے دنوں مصر اور برطانوی حکومت میں ایک ناگوار غلط فہمی پیدا ہوگئی، جسکی بنا پر برطانوی حکومت نے اپنے مندوب سامی کے ذریعہ ایک مراسلہ ۲۹ مئی کو مصری حکومت کے نام بھیجا جسمیں فوج اور عدود کے متعلق چند مطالبات تھے اور جسمیں یہ خواہش تھی کہ دوستانہ تعلقات برقرار رکھتے ہوئے مطالبات پر غور کیا جائے۔ مصری حکومت کو اس امر میں حصہ لینا پڑا اور بالآخر مطالبات پورے ہونیکے بجائے ایک وقتی تدبیر سے کام نکالا گیا تاکہ کامل غور و خوض کے بعد فوجی امور میں برطانوی اعانت کا تصفیہ ہوسکے۔

مصری حکومت نے برطانوی مطالبات پر کامل غور و خوض کیا اور اسکو محسوس ہوا کہ برطانوی مطالب مصر کے استقلال اور مصری پارلیمنٹ کے حقوق پر اثر انداز ہیں اور چونکہ وزارت کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ کسی ایسی امر پر اتفاق کرے جو مصری استقلال کو کسی پہلو بھی صدمہ پہونچاتا ہو اسلئے اسنے برطانوی مطالبات کو علی حالہ قبول نہیں کیا لیکن چونکہ بدگمانی کا ازالہ ضروری تھا اسلئے اُسنے ایک دوسرا طریقہ اختیار کیا جس سے مصری استقلال کا دامن بھی محفوظ رہا اور برطانوی بدگمانی بھی زائل ہوسکے چنانچہ وزارت نے فوج کے نظام پر کافی غور کیا اور جو تجویز فوج کے لئے سردست مناسب اور اچھی تھی اسے قبول کیا اور اسی سلسلہ میں وزارت نے یہ مناسب سمجھا کہ مسئلہ حدود اور فوج کا موجودہ نظام اسی طرح باقی رہے اور اسی طرح وزیر فوجی معاملات کا پارلیمنٹ کی روبرو جوابدہ رہے یہی طریقہ موجودہ ماحول کیلئے مناسب تھا اور اسی طریقہ کو حکومت نے موجودہ پیچیدہ مسائل کے حل کیلئے استعمال کیا اور مجھے پوری امید ہے کہ اس درمیانی ناگواری کے بعد طرفین کے حالات پھر صاف اور اچھے ہوجائیں گے۔

برطانوی جنگی جہازات جو مالٹا سے مصر آئے تھے اب واپس جارہے ہیں یہ اس غرض سے آئے تھے کہ مبادا کوئی ناگوار مظاہرہ عمل میں آئے۔ لیکن مصری اچھی طرح جانتے ہیں کہ آجکل کے حالات برطانیہ اور مصر دونوں کو باہمی اعانت اور تعلقات پر مجبور کر رہے ہیں، کیونکہ اسی پر دنیا کا امن ... اور ہمدردی اور باہمی اعانت و تعلقات کو ... آزادی کی بنیاد پر قائم ... سکتے ہیں۔

ادبیات

دُخترِ صحرا

مجھکو نہیں آرزوے راحت — کافی ہے جفاکشی کی لذت
کیا چیز ہے عشرتِ فراواں — ہے جھونپڑا میرا رشکِ ایواں
ہیں ملک مری یہ کوہ و صحرا — ہے راج یہاں اگر تو میرا
اشجار، حجر، پرند، حیواں — ہیں میرے سبھی مطیع و فرماں
ہے حکم، شجر لگائیں چھتری — بنتے ہیں حجر ہماری کرسی
ہیں راگ سنانے کو پرندے — اور بوجھ اٹھانے کو چرندے
ہے کوہ کو حکم بہر اعلاں — گونج اُٹھے سنے جو میرا فرماں
ہے اس لئے نہر میں روانی — میرے لیے لائے تازہ پانی
دیکھو جسے ہے وہ محو طاعت — کیا خادموں کی ہو مجھکو حاجت
محنت سے ذرا نہیں ہوں ڈرتی — کام اپنا ہوں اپنے ہاتھ کرتی

کہنے کو اگرچہ ہے یہ جنگل — رہتا شب و روز یاں ہے منگل
مرغانِ سحر کا چہچہانا — گا گا کے وہ صبحدم جگانا
وہ دُخترِ شفق کی بے حجابی — بالائے فلک رُخ گلابی
پتوں میں نسیم صبح کی دھوم — شاخوں کو یہ شوق فرش لیں چوم
سبزہ ہے کہیں کنارِ دریا — گلزار ارم ہے گویا صحرا

موسم کی مجھے نہیں ہے پرواہ — نیرنگیِ چرخ سے ہوں آگاہ
سردی میں مرا دوشالہ ہے دھوپ — اس دھوپ کا کیا بیان ہو روپ
گرمی میں کنارِ آب، دلکش — وہ سایہ کہ کہیے دیکھ عش عش
برسات کا نہ پوچھئے نہ عالم — ہے قابلِ دید میرا در خم

بارش میں کبھی نہاتے پھرنا — پانی میں اُدھم مچاتے پھرنا
سُن سُن کے وہ پیہم اسکی کوکو — کہنا کہ ترے کی تو ہے جو رو
کیچڑ میں کبھی پھسل کے ہنسنا — گرنے سے کبھی سنبھل کے ہنسنا
پھر بالوں کو دھوپ میں سکھانا — اس کالی گھٹا کا منہ چھپانا
بوندوں کا ٹپک ٹپک کے گرنا — موتی کی طرح چمک کے گرنا
ہر قطرہ وہ رنگ روپ کھلائے — قوس اور قزح بھی دیکھ شرمائے

پُرلطف ہے کیا سنگار میرا — ہر راز ہے آشکار میرا
مشاطگی کے لئے صبا ہے — اور جھیل کا پانی آئینہ ہے
ہو جاؤں کبھی اگر میں رقصاں — طاؤس ہوں دیکھ دیکھ حیراں
سونا مجھے چاہئیے نہ زیور — جھولی میں لئے ہوں غنچۂ زر
کیوں اس کا بھلا ہو فکر مجھکو — ہو کوئی امیر یا حسیں ہو

آبادی سے دور خرّم و شاد — افکارِ جہاں سے ہوں میں آزاد
ہے مجھ سے بعید خوف حاکم — اور دور ہے کوسوں لوم لائم
نے فکر معاش خواہش مال — ہیں عندیے میں مرے یہ خیال
محتاج نہیں میں سیم و زر کی — ممنون ہوں دولتِ ہنر کی
خالق کی کروں نہ کیوں میں طاعت — دنیا میں ملی ہے مجھکو جنت

الزام سے عیش کے بری ہوں
وحشی نہیں دشت کی پری ہوں

برقیات

مسئلہ البانیہ میں اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام میں سر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بنا پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان میں اطالیہ کے اقتصادی سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ میں جملہ کاغذات دیوان میں پیش کر دیے گئے ہیں۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور سر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہیں ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین ہمعصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے کہ ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" ...

روس و برطانیہ میں جنگ

شمالی چین میں جاری ہے اسکی مزاحم نہیں ہونا ...

ماسکو ۲ جون انگریزی و روسی سیاسی تعلقات ... کے ایک بجے اجلاس صدر مجلس الوزراء روسیہ ... "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور ... میں زبردست پیچیدگیاں پیدا ہو جانے وا... اس کے بعد موسیو موصوف نے اس ... انگریزوں نے قلمرو روسیہ میں انقلا... باینہمہ حکومت روسیہ نے ان باتوں ... نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا ... فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات سے ... دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل ...

لندن ۲ جون آج ... کے ذریعہ ... حکومت ہند اعلا... ابتدائی تحق...

ایچ ایل باٹلی والا ... ۵۰ برس کی ...

والے کا اکسپیچر

والے کا ٹانک سیرپ

والے کا کیوان بام

والے کا ڈایریا مکسچر

والے کی کونین گولی

والے کی طاقت کی ...

والے کا داد کا ...

والے کا دانت ...

ڈاک کا پتہ: ...

... حفاظت کیلئے ... کا عظیم ترین اجتماع

... کے فیصلہ پر غم و غصہ کا اظہار

... ۱۸ جولائی ۱۹۲۷ء ... بروز دوشنبہ بعد نماز ... جوق جوق آنا شروع ہو گئے اور ... مقررتھی بھر گئی عام طور پر حاضرین ... کہتے ہیں مگر ہمارے نزدیک ۶ ہزار کی ... لوگوں کا خیال ہے کہ بہت لوگ بوجہ جگہ نہ ہونیکے ... چلے گئے نیز یہ بھی ہر شخص کی زبان پر تھا کہ یہ جگہ اس عظیم الشان جلسہ کیلیے بالکل ناکافی تھی۔

جلسہ کے صدر ہمارے مکرم خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹر ایم ایل سی، بالاتفاق منتخب کیے گئے اور جلسہ کی کارروائی قاری عبدالرحیم صاحب کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔

منشی عبدالشکور صاحب شاکر نے ایک پُر درد نظم پڑھی جس سے حاضرین میں کہرام مچ گیا اور اس نظم سے لوگ بہت متاثر ہوئے نظم ادبی خوبیوں سے بھی مالا مال تھی۔ (ایڈیٹر)

جناب صدر کی تقریر

جناب صدر نے جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ برادران آپ کو اس جلسہ کی غرض و غایت تو معلوم ہی ہوگی کہ آج سے دو سال پہلے ایک بیہودہ اور گستاخ شخص نے جناب رسالتمآب کی شان اقدس میں ایک نہایت رکیک اور گستاخانہ کتاب "رنگیلا رسول" کے نام سے لکھی تھی اس کے مصنف راجپال کے اوپر مسلمانوں نے مقدمہ دائر کیا اور تقریباً ڈیڑھ سال تک یہ مقدمہ مجسٹریٹ اور سشن کے مراحل طے کرتا رہا اس کے بعد ملزم نے ہائی کورٹ میں اپیل کی خوش قسمتی یا بدقسمتی سے یہ مقدمہ مسٹر جسٹس کنور دلیپ سنگھ کے سامنے پیش ہوا آپ نے قانون کو ناکافی بتاتے ہوئے ملزم کو بالکل بری کر دیا۔ حالانکہ مسٹر جسٹس دلال جج الہ آباد ہائی کورٹ نے اسی نوعیت کے دوسرے مقدمہ میں "چیز جیون" کے مصنف کالی چرن شرما کو مجرم قرار دیتے ہوئے عدالت ماتحت کے فیصلہ کو بحال رکھا۔

مسٹر جسٹس کنور دلیپ سنگھ کے فیصلہ نے مسلمانوں کے قلوب کو پاش پاش کر دیا اور انکے فکر و انتشار کی کوئی حد نہیں رہی جبکہ انکو یہ معلوم ہوا کہ ان کے رسول اکرم کی توہین کرنے والا مجرم نہیں قرار پا سکتا۔

میں نے ایک قانون دان کی حیثیت سے اس پر بہت کچھ غور و خوض کیا مگر میں بالآخر اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ یہ فیصلہ بالکل قانون کے منافی ہے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک بزرگ و برتر انسان جو کہ ایک اعلیٰ مشن لیکر دنیا میں آیا اور جس کے آج چالیس کروڑ مسلمان حلقہ بگوش ہیں اور جس نے ہزاروں تکالیف برداشت کیں مگر اف تک نہ کی اور ہمیشہ دشمنوں کے ساتھ خاطر و مدارات سے پیش آیا اس کی توہین کرنے والے کیلیے قانون میں کوئی دفعہ نہیں مگر جب کہ اس فیصلہ کرنے والے پر کہ اس سے اسلام کی توہین نہیں ہوتی ریمارک کیے جاتے ہیں تو انکو چھ چھ ماہ کیلیے جیل میں ٹھونس دیا جاتا ہے اور اگر واقعی اس قانون میں کوئی دفعہ ایسی نہیں ہے کہ اس قسم کے شریر لوگوں کو سزا دیجا سکے تو ایسے قانون کو جس قدر جلد ممکن ہو پھینک دیا جائے اچھا ہے۔

میرا عقیدہ ہے کہ ہر شخص کو اپنے مذہب کی افضلیت ثابت کرنے اور اس کی تبلیغ کرنے کا حق حاصل ہے مگر اس حق کا استعمال سنجیدگی اور شائستگی سے ہونا چاہیے نہ کہ اس طرح جیسا کہ شدھی اور سنگھٹن کے ذریعہ سے کیا جا رہا ہے اسی واسطے میرا خیال ہے کہ شدھی و سنگھٹن ہی تمام خرابیوں کی جڑ ہے۔ ایک سوال یہ پیدا ہو سکتا ہے کہ اب سے پیشتر ایسا کیوں نہیں ہوا؟ اس کے جواب میں میں یہی کہوں گا کہ اس کے تمام تر ذمہ دار خود مسلمان ہیں انکے آپس کے اختلافات نے دوسری قوموں کے شریر لوگوں کو اس کی ہمت دلائی اور اُنھوں نے نہایت جرأت کے ساتھ جناب رسول اکرم کی ذات والا صفات پر ایسے گندہ اور ناپاک حملے کیے۔ اگر آپ لوگ اپنے رسول کریم کو ان ناپاک حملوں سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو اس کا صرف ایک علاج ہے اور وہ یہ کہ آپ لوگ ایک مرکز پر جمع ہو جاؤ تو کوئی قوم کوئی ملک اور کوئی طاقت ایسی نہیں ہے جو کہ مسلمانوں کو نقصان پہونچا سکے۔ اگر ہندوؤں کو اس زبردست اکثریت کے باوجود سنگھٹن کی ضرورت ہے تو پھر مسلمان جو ہر طرح اقلیت میں ہیں وہ کیوں نہیں تنظیم کی ضرورت کو محسوس کریں ہم کو تنظیم کے لیے کسی نئے پروگرام کی ضرورت نہیں ہمارا پروگرام آج سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے سے بنا ہوا ہے اور سب کچھ قرآن پاک میں موجود ہے ہم کو صرف قرآن پاک کی تعلیم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسوۂ حسنہ پر چلنے کی ضرورت ہے اور اس پر عمل کرنے کے بعد ہمکو دنیا کی کوئی قوم نقصان نہیں پہونچا سکتی۔

آخر میں میں صرف اس قدر عرض کروں گا کہ آپ لوگ آپس میں متحد ہو جائیں اور پھر رزولیوشنوں سے نہیں بلکہ عمل سے یہ ثابت کر دیں کہ ہم مسلمان ہیں اور رسول اکرم کے سچے فدائی ہیں۔

مولانا حسرت موہانی

رزولیوشن نمبر ۱ مسلمانان کانپور کا یہ عظیم الشان اجتماع جسٹس کنور دلیپ سنگھ کے اس فیصلہ کو جو مقدمہ کتاب "رنگیلا رسول" کے متعلق دیا گیا ہے اور جس نے حضور رسول کریم (فداہ ابی و امی) کی توہین کا باب کھول دیا ہے انتہائی غیظ و غضب کی نظر سے دیکھتا ہے اور اپنی پوری اجتماعی قوت سے اعلان کرتا ہے کہ دنیا کے چالیس کروڑ مسلمانوں میں ایک بھی اپنے آقائے نامدار حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی ادنیٰ توہین کو بھی برداشت نہیں کر سکتا ہر فرد مسلم اپنے پیارے نبی کی عزت و ناموس کو تمام دنیاوی فوائد حتی کہ اپنی جان شیریں سے بھی زیادہ عزیز تصور کرتا ہے۔ مسلمان کیلیے توہین سرکار رسالت پناہ صلعم سب سے بڑا اور شدید ترین جرم ہے۔ مسلمانوں کا یہ جتھا بالاتفاق حکومت پر واضح کرتا ہے کہ وہ جلد از جلد اس فیصلہ کو منسوخ کر کے اس خطرناک دروازہ کو فوراً بند کر دے جو قانون اور امن کی بربادی کے لیے کھول دیا گیا ہے اور اگر موجودہ قانون واقعی نامکمل ہے تو اسکی بہت جلد ترمیم کیجائے اور جب تک ترمیم ہو اس وقت تک کیلیے ایک عارضی قانون (باقی بر صفحہ ہذا کالم ایک)

... ادر ... سی نصف تو ...

... یا سی رائے ہے اور اصلاح ہر وقت ممکن ہے مگر اب صورت دوسری پیدا ہو گئی ہے کہ ہمارے رسول اکرم کی توہین چند شریر کرتے ہیں مگر بقیہ تمام حضرات خاموش رہتے ہیں میں علانیہ اس کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہندو لیڈران نے اس کارروائی پر اپنے افسوس کا اظہار نہیں کیا تو وہ کسی مسلمان سے اسکی توقع نہ رکھیں کہ وہ انکے ساتھ مل کر کام کر سکے گا۔

یہ ہماری شامت اعمال ہے کہ ہم توہین رسول اکرم کے معاملہ میں جج کے فیصلہ کا انتظار کریں آپ کو معلوم ہوگا کہ اسلام میں رسول اکرم کی توہین کرنے والے کی سزا یہ ہے کہ اس کا سر اُڑا دیا جائے مگر شریعت اسلام یہاں جاری نہیں اور اگر ہوتی تو کیوں ہم عدالت کا دروازہ کھٹکھٹاتے۔ مسٹر جسٹس دلیپ سنگھ کے فیصلہ کو میں قانون کے خلاف سمجھتا ہوں۔ میں جج اور قانون دونوں کا قصور سمجھتا ہوں جج قانون کی کسی دفعہ کی تاویل کر سکتا ہے۔ آخر مسٹر جسٹس دلال نے بھی تو فیصلہ کیا یہ کہنا کہ رسالت کی توہین سے اسلام کی توہین نہیں ہوتی میں کہتا ہوں کہ پھر مسٹر دلیپ سنگھ کی توہین سے ہائی کورٹ کی توہین کیسے ہوگی۔

حافظ احمد اللہ صاحب نے رزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سب مسلمانوں کی بدبختی ہے کہ جو آج پیش آ رہا ہے ہندوؤں کے اس طرح چلینج دینے کا مطلب بالکل صاف ہے کہ وہ سمجھتے ہیں مسلمان مردہ ہو چکے ہیں اگر آج مسلمانوں کی موت و حیات اسلام کیلیے ہوتی تو مسلمانوں پر کوئی آفت نہ آتی۔

مولوی سید فضل حسین صاحب ایڈیٹر البرید نے تائید مزید کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری تمام تکالیف کا سبب ہماری کمزوریاں ہیں رسول خدا کی توہین کو کوئی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا کیا کوئی سنجیدہ انسان سمجھ سکتا ہے کہ اسلام کے پیغمبر کی توہین مذہب کی توہین نہیں میں کہتا ہوں کہ اس گستاخانہ رویہ میں ایک مستقل سازش کام کر رہی ہے۔

حافظ محمد صدیق صاحب میونسپل کمشنر نے تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اکرم کی توہین کے خیال سے ایک مسلمان کے رونگٹے کھڑے ہو تے ہیں اس فیصلہ نے مسلمانوں کے قلوب کو پاش پاش کر دیا ہے مسلمان اسکو برداشت نہیں کر سکتے گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ جلد از جلد کوئی

برقیات

مسئلہ البانیہ مین اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام مین سر آسٹن چیمبر لین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بنا پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان مین اطالیہ کے اقتصادی یا سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبر لین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ مین جملہ کاغذات دیوان مین پیش کر دیے گئے ہین۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سنیور مسولینی اور سر آسٹن چیمبر لین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہین ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک انگلو انڈین معصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو کلکتہ ... ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" ... [illegible]

... کا تخمینہ ... [illegible]

بروشلم ۱۲ جولائی زلزلہ کے متعلق آخری اطلاع سے معلوم ہوتا ہے

روس و برطانیہ مین جنگ

... تمالی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہین ہوتا

ماسکو ۲ جون انگریزی و روسی سیاسی تعلقات ... کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روسیہ ... "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور ... مین زبردست پیچیدگیاں پیدا ہو جانے وا... اس کے بعد موسیو موصوف نے اس ... انگریزون نے قلمرو روسیہ مین انقلا... باینہمہ حکومت روسیہ نے ان باتون ... نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا ... فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات سے ... دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل ...

لندن ۱ جون ... کے ذریعہ سے ... حکومت ہند اعلا... ابتدائی تحق... [illegible]

... سازش کے الزام مین گرفتاریان

... ۱ جولائی جو لوگ قلمرو روس سے بھاگ کر آئے ہین وہ ... بیان کرتے ہین کہ دولت روسیہ نے ایک ایسی سازش کے سلسلہ مین جو انقلاب اساسی کے خلاف تھی مقام قیف مین ... آدمی گرفتار کیے ہین جن مین ریاست یوکرینیہ کی فوج کے بہت سے افسران شامل ہین

... ۵۰ برس کی ... والے کا ٹانک سیرپ ... والے کی طاقت کی ... والے کا داد کا مرہم ... ڈاک کا پتہ: ... [illegible]

ناگکن مین جدید ٹیکس

برطانوی دارالعوام مین اعلان

لندن ۱۴ جولائی گذشتہ شب مین سر آسٹن چیمبر لین نے دارالعوام کے اجلاس مین اُن ٹیکسون کی ایک مفصل فہرست پیش کی جو شنگھائی کے مقامی افسران کی ہدایت کے مطابق ناگکن مین عائد کیے گئے ہین یا جنکے عنقریب عائد کیے جانیکی تجویز کی گئی ہے سر آسٹن چیمبر لین نے بتلایا کہ ناگکن کے افسران کی اس کارروائی پر حکومت غور کر رہی ہے اور اپنے نمایندگان متعینہ چین سے بھی مشورہ کر رہی ہے ان جدید ٹیکسون کا شنگھائی مین جو اثر ہوا ہے اس کا اندازہ ان بیانات سے ہوتا ہے جو چینی نامہ نگار نے اخبارون کو بھیجا ہے ان خبرون سے ظاہر ہوتا ہے کہ صورت حال روز بروز ابتر ہوتی جاتی ہے اور شنگھائی کی غیرملکی آبادی کے خلاف اس طرح کی اقتصادی جنگ کا بڑا اندیشہ ہے۔ سر آسٹن چیمبر لین نے مندرجہ ذیل سات ٹیکسون کو بتلایا کہ اسوقت وہ عائد ہو جائینگے۔

(۱) معمولی سامان درآمد پر جو موجودہ محصول ہے اس پر ۲½ فی صدی مزید ٹیکس

(۲) ہر قسم کے سامان برآمد پر جو محصول ہے اس پر بھی ۲½ فیصدی مزید ٹیکس

(۳) سامان تعیش پر جو ٹیکس ہے اس پر پچاس فیصدی کا مزید ٹیکس

(۴) باربرداری کے محاصل پر پچاس فی صدی ٹیکس۔

(۵) تمباکو پر پچاس فی صدی ٹیکس باعتبار اس کی قیمت کے ...

(۶) کیا نگسو مین جس قدر کوئلے آتے ہین اُن پر ایک دائرہ سنٹ فی ٹن ٹیکس

(۷) مٹی کے تیل کی درآمد پر ایک دائرہ ۷۰ سنٹ فی گیلن ٹیکس۔

وزیر خارجہ نے یہی بتایا کہ گذشتہ ۲۸ جون کو ایک حکم اس قسم کا بھی دیا گیا ہے کہ کوان ٹنگ، کوانگ سی، کیانگ سی، موکین، انحوی اور چیکیانگ چیہ صوبون مین اس طرح کے تمام دفاتر توڑ دیے جائین اور سامان درآمد پر ۱۲½ فیصدی محصول بڑھا دیا جائے۔ البتہ اس مال پر ٹیکس نہ ہوگا جو یکم اگست آیندہ سے ...



ہندوستان

ملتان کا ہندو مسلم فساد

سرکاری بیان

تاریخ ۱۲ ؍جولائی ملتان میں حال کے فساد کے متعلق تفصیلی موصول نہیں ہوئے لیکن سرکاری ذرائع سے جو خبریں موصول ہو وہ حسب ذیل ہیں۔

فساد کا آغاز ۱۱ ؍جولائی کو ۳ بجے سہ پہر کے وقت ہوا جبکہ تعزیہ جلوس شہر سے روانہ ہو چکا تھا اور سرکلر روڈ پر جا رہا تھا اس موقعہ پر کو یہ اطلاع ملی کہ "منو کا احچیہ" کی ایک گلی میں دو مسلمان قتل ہو گئے ہیں ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس فوراً موقعہ پر پہونچے اور دیکھا کہ ...... مسلمانوں کا ایک بڑا ہجوم اس گلی میں جانے کی کوشش کر رہا کہ بڑی مشکل سے اس ہجوم کو روکا گیا ڈپٹی کمشنر نے جب دیکھا کہ اب معاملہ نازک ہو گیا ہے تو اس نے فوراً فوجی امداد طلب کی گورہ اور ہندوستانی فوج کے علاوہ مظفر گڈھ اور ڈیرہ غازی خان سے بھی فوجی جمعیت طلب کر لی گئی اگرچہ تعزیہ کا جلوس اس مقام کی طرف جا رہا تھا جہاں اسے دفن کرنا تھا لیکن ایک پر جوش ہجوم اس نواح میں موجود رہا جہاں مسلمان قتل ہوئے تھے۔ آخر فوجی سپاہی پہونچ گئے اور رات سے پہلے پہلے فوجی سپاہی مختلف موقعوں پر متعین کر دیے گئے دفعہ ۱۴۴ کی رو سے ناکہ بندی کا حکم جاری کیا گیا۔

رات کے دس بجے تک مسلمانوں کی تین لاشیں ملیں اور آٹھ زخمی آدمی شفاخانہ میں داخل کیے گئے جن میں دو رات کے وقت ہلاک ہو گئے بیان کیا جاتا ہے کہ دو ہندو زخمی ہوئے ہیں اندیشہ تھا کہ کہیں مقتولین کے جنازہ کی رسم پر پھر فساد نہ ہو جائے ڈپٹی کمشنر نے مزید احتیاط کے خیال سے پنجاب گورنمنٹ سے درخواست کی کہ لاہور سے رسالہ کا ایک سکوئیڈرن بھیجا جائے چنانچہ ۹۴ مسلح گارڈوں کے ساتھ یہ سکوئیڈرن ۱۲ ؍جولائی کی شام تک ملتان پہونچ گیا اس کے علاوہ حکومت نے ۵ اڈیشنل مجسٹریٹ جنہیں دو پور پین ہیں ملتان میں متعین کر دیے ۱۲ ؍جولائی کی صبح کو پولیس کی ریزرو جمعیت بھی پہونچ گئی۔

۱۲ ؍جولائی کی صبح کو مقتولین کا جنازہ اٹھایا گیا شہر کی چار دیواری کے اندر قیام امن کا پورا انتظام تھا صرف ایک واقعہ جاقو یا چھرا گھونپ دینے کا پیش آیا شہر کے گرد و نواح میں ایکّے دُکّے حملے ہوتے رہے گو ان حملوں کی زد زیادہ تر ہندوؤں پر تھی کچھری اڈّے کے قریب ایک ایڈیٹر اور اس کے دو ساتھیوں پر حملہ ہوا انہیں سے ایک کے زخم مہلک ثابت ہوئے ولی محمد کی نہر پر دو ہندوؤں کی لاشیں پائی گئیں اور ایک ہندو قریب المرگ تھا قیاس کیا جاتا ہے کہ ان تینوں کو ان لوگوں نے قتل کیا جو ان مقتولین کے جنازہ سے واپس آ رہے تھے جو ۱۱ ؍جولائی کی رات کو مقتول ہوئے تھے۔

مگر لاہور سے رسالہ اور مسلح گارڈوں کے پہونچ جانے کے باوجود شہر میں رہائی کی مبالغہ آمیز خبروں کی وجہ سے بہت پریشانی تھی ۱۳ ؍ کی صبح کو ہندوؤں کی دو لاشیں جو غالباً ایک دن پہلے قتل کیے گئے تھے ریلوے لائن کے قریب پائی گئیں ایک لاش سے ایک کنوئیں میں پھینک دی گئی ۱۳ ؍جولائی کا دن خیریت سے گزر گیا گو بہت سی دکانیں ابھی تک بند ہیں لیکن صورت حالات اب پہلے کی بہ نسبت زیادہ امید افزا نظر آتی ہے کرفیو آرڈر ابھی تک جاری ہے ماتمی جلوس کی خاص نگرانی کیجاتی ہے اس وقت تک ہندوؤں اور مسلمانوں کے مجروحین اور مقتولین کی مفصل حسب ذیل ہے

۱۹۲۶

الہ آباد ۱۶ ؍جولائی اخبار ... شائع ہوئی ہے جو وہاں محرم کے موقع ... کہ لوگوں پر حملہ کیا گیا اور دکانیں بھی لوٹی گئیں ...

بریلی میں فساد

۲۳ ہندو اور ۳ مسلمان مضروب

الہ آباد ۱۳ ؍جولائی اخبار لیڈر کے نامہ نگار کے بیان کے مطابق ۱۰ ؍تاریخ کی شام تک کوئی گڑبڑ نہیں تھی لیکن سب مقامی تقریبات محرم میں سے صرف ایک تقریب باقی رہی تھی تو مسلمانوں نے مطالبہ کیا کہ آریہ سماج مندر میں بند دروازوں کے اندر جو باجہ بج رہا ہے اس کو روک دیا جائے کوتوال نے کہا کہ باجہ بند کرا دیا اور اسی ان لوگوں کو جو وہاں موجود تھے گرفتار کر لیا کچھ ہندوؤں کی دکانیں لوٹ لی گئیں اور کچھ نذر آتش کر دی گئیں گیارہ بجے رات تک ہنگامہ جاری رہا مجسٹریٹ ضلع نے امن قائم کیا لیکن ۱۱ اور ۱۲ ؍تاریخ کو ہندو دوکانداروں نے ہڑتال کی ۲۳ ہندو اور ۳ مسلمان مضروب ہوئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کی گئی اور کرفیو آرڈر (فوجی حکم) جاری کیا گیا۔

الہ آباد ۱۶ ؍جولائی ہندوؤں کی دوکانیں برابر بند ہیں بریلی کی ایک اطلاع کے مطابق تو اکا دکا حملے تو ابتک ہو رہے ہیں زخمیوں کی تعداد بہت زیادہ بتلائی جاتی ہے لیکن کوئی جان ضائع نہیں ہوئی ہندوؤں کا ایک وفد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے پاس گیا تھا چنانچہ ایک کانفرنس کے بعد یہ طے پایا ہے کہ مسلح اور سوار پولیس خاص خاص محلوں میں گشت کرے اور دوکانداروں کو دکانیں کھولنے پر آمادہ کرے توقع ہے کہ عام حالت بہت جلد قائم ہو جائیگی۔

لکھنؤ ۱۵ ؍جولائی کو مسلمانان لکھنؤ کا ایک عظیم الشان جلسہ بصدارت مولانا محمد علی صاحب رفاہ عام ہال میں منعقد ہوا اور متعدد تجاویز بابت کتاب رنگیلا رسول اور رسالہ "ورتمان" کی نالش "سیر دوزخ" وغیرہ پر پاس ہوئیں۔

صداقت میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجیے

برقیات

مسئلہ البانیہ مین اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دار العوام مین سر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بنا پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان مین اطالیہ کے اقتصادی یا سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ مین جملہ کاغذات دیوان مین پیش کر دیے گئے ہین۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور سر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہین ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک انگلو انڈین معاصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو کلکتہ سے ... ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" ... [illegible]

... خیر منیر نے اس کا ماتھا دبایا دودھ پلایا اور چلی گئی اسیطرح دو تین دن اسکی خدمت خاص عیال سے کرتی رہی تیسرے دن اصغر اچھا نظر آنے لگا منیر دوپہر کو اس کے لیے دودھ حسب معمول لیکر آئی تو اصغر کچھ غنودگی مین تھا منیر نے اپنا ہاتھ اس کے سینہ پر رکھکر بخار کا اندازہ کرنا چاہا اصغر ہوشیار ہو گیا اور مسکرایا منیر بھی مسکرائی اُٹھ کر بیٹھ گیا دودھ لیکر پیا منیر بھی اس کے پاس بیٹھ گئی اصغر نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیا اور دوسرا ہاتھ اس پر رکھ کر دبایا منیر نے دیکھا تو کہا تو نے میری بڑی خدمت کی ہے مین تیری کیا خدمت کرون

منیر۔ مین بیمار ہون گی تو تو مجھے آکر پوچھ لیجیو۔

یہ سُنکر اصغر کی زبان سے بے اختیار نکل گیا "خدا نہ کرے"

یہ آخری الفاظ اس طرز سے ادا کیے کہ دونون ایک دوسرے کو دیکھکر ساکن رہ گئے خاموشی طاری ہو گئی ہاتھ خود بخود کھنچے اور دونون کے سر قریب ہو گئے یہ نہ معلوم کیون ہو گئے محویت بڑہی فراموشی کی حالت مین کشش جذبات نے سر گما کر چہرے مقابل کر دے عہد نامہ عشق پر مہر ہوئی اور بیہوشی چھا گئی۔ (باقی آئندہ)

شمالی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہین ہونا

روس و برطانیہ مین جنگ

ماسکو ۲ جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلقات ... کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روسیہ ... "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور ... مین زبردست پیچیدگیان پیدا ہو جانے وا... اس کے بعد موسیو موصوف نے اس ... انگریزون نے قلمرو روسیہ مین انقلا... باینہمہ حکومت روسیہ نے ان باتون ... نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا ... فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات سے ... دولت برطانیہ کیا ہوگا۔

مسائل ...

لندن ۲ جون آج ... حکومت ہند اعلا... ابتدائی تحق... [illegible]

ایچ ایل باٹلی والا

۵۰ برس کی ...

... والے کا اگیو مکسچر
... والے کا ٹانک سیرپ
... والے کا کیوان ام
... والے کا ڈاریا مکسچر
... والے کی کونین گی گوا...
... والے کی طاقت کی ...
... والے کا داد کا مرہم
... والے کا دانت ...

ڈاک کا پتہ:- ... [illegible]

... عدالت ہذا درخواست گذرانی ہے ... مذکور کا منسوخ کر دیا جائے اس بناء پر کہ ... (دھوکا دہی یا فریب) نیلام کے مشتہر کرنے یا عمل مین لانے مین واقع ہوا۔ یعنی۔

لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر کوئی وجہ دکھا سکتے ہو کہ درخواست کیون نہ منظور کیجائے تو تم کو لازم ہے کہ مع اپنے ثبوت کے اس عدالت مین بتاریخ ۲۳ ماہ جولائی ۱۹۲۷ء جو درخواست مذکور کے سماعت کے لیے مقرر ہوئی ہے حاضر ہو

آج بتاریخ ۱۴ ماہ جولائی ۱۹۲۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

بحکم گنگا سروپ نگم
منصرم عدالت منصفی کانپور
(مہر عدالت)

بغاوت کا الزام

کلکتہ ۱۵ جولائی اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ علی پور نے آج مسٹر اے سراج کو ایک تقریر کے سلسلہ مین جو انھون نے گذشتہ ۱۷ اپریل کو شام پارک (شمالی کلکتہ) مین قومی ہفتہ کے سلسلہ مین کی تھی بغاوت کا مجرم قرار دیکر تین ماہ قید با مشقت کی سزا دی۔ مسٹر سراج کو ہائی کورٹ مین اپیل کرنے کیلیے ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ درخواست انسداد اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱۔ قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی اٹہ مقام اٹہ ضلع ...

مقدمہ نمبر ۱۹۰ بابت ۱۹۲۳ء

چھید العل و بالمکند و گنگا پرشاد پسران ... قوم برہمن ساکنان کرہلا پرگنہ اٹہ ضلع ...

بنام جگناتھ سنگھ ولد کرن سنگھ۔ چندربھان سنگھ عمر ۱۷ سال لکھراج سنگھ عمر ۱۴ سال نیکسو سنگھ عمر ۹ سال نابالغان بولایت جگناتھ سنگھ پدر خود اقوام ٹھاکر ساکنان موضع ... نگر ... حال موجود موضع ... چندوا پرگنہ ... علاقہ منصفی ... ضلع

بنام جگناتھ سنگھ خود و ولی چندربھان سنگھ۔ لکھراج سنگھ و نیکسو سنگھ نابالغان۔ مدیون ڈگری

چونکہ مقدمہ مندرجہ عنوان چھید العل وغیرہ ڈگری داران نے واسطے نیلام حقیت کے درخواست گذرانی ہے لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ بتاریخ ۲۹ ماہ جولائی ۱۹۲۷ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۴ ماہ جولائی ۱۹۲۷ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

بحکم رگھوبر پرشاد ماتھر
منصرم عدالت منصفی اٹہ
(مہر عدالت)

ریاست حیدرآباد اور برٹش گورنمنٹ

دونون کے افسران مال مین باہم جھگڑا

اوٹاکمنڈ۔ سوراجیہ مدراس کا خاص نامہ نگار رقمطراز ہے بیان کیا جاتا ہے کہ حیدرآباد کے افسران مالیات اور برٹش افسران مالیات مین کچھ عرصہ ہوا ضلع بلاری کی سرحد پر کچھ جھگڑا ہو گیا یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ نظام کے افسران نے برٹش افسران کو خطرناک ہتھیارون سے حملہ کرنیکی بھی دہمکی دی تھی اسلیے مدراس گورنمنٹ نے ایک سخت نوٹ نظام گورنمنٹ کے پاس بھیجا ہے جس مین اس سلوک کے خلاف احتجاج کیا ہے جو برٹش افسرون کے ساتھ حیدرآباد کے افسرون نے کیا۔

ورتمان اڈیٹر دونج کا مقدمہ

لاہور ۱۵ جولائی آج عدالت عالیہ لاہور کے اجلاس دو نفری بنچ کے سامنے جو جسٹس براڈوے اور جسٹس اسکیپ پر مشتمل تھا اس مقدمہ کی کارروائی ...

صداقت کانپور

مراسلات

(نامہ نگاری اسے ایڈیٹر کا متفق ہونا ضروری نہیں)

یتیم خانہ اسلامیہ

بذریعہ اخبار صداقت مورخہ ۲۲ جون سنہ ۱۹۲۷ء یہ معلوم ہو کر کہ اراکین انجمن یتیم خانہ اسلامیہ نے مورخہ ۱۷ جون سنہ ۱۹۲۷ء کو ایک تنخواہ دار سکریٹری اور چھ ممبران انتظامیہ کا اضافہ کیا ہے سخت حیرت ہوئی اور انکی یہ جرأت قابل افسوس ہے کہ با وجود اس قدر سخت بدنامی اور نقصان عظیم کے جو کہ انکی غفلت اور بے پرواہی و خلاف ضابطگی سے رونما ہوا ہے اب تک وہ اسی طرح اپنی خود رائی اور خلاف ضابطگی پر کمر بستہ ہیں خدا معلوم کیوں ؟ وہ خود کو انتظام یتیم خانہ سے سبکدوش ہونا گوارا نہیں فرماتے خواہ انکی اس خلاف ضابطگیوں کی بدولت یتیم خانہ کا کتنا ہی نقصان کیوں نہ ہو جائے۔ اظہر من الشمس ہے کہ اس کمیٹی پر عام مسلمانوں کا اعتماد نہ رہنے کے باعث یتیم خانہ کی آمدنی روز بروز نسبتاً کم ہوتی جاتی ہے جیسے کہ رمضان شریف و عید مبارک و بقر عید کے مواقع شاہد ہیں کہ ان موقعوں پر نسبتاً آمدنی بہت کم ہوئی۔ ان سب نقصانوں کی یہ کمیٹی ایک بڑی حد تک ذمہ دار ہے اور رہے گی۔

کیا حسب دستور العمل انجمن یتیم خانہ اسلامیہ کانپور مجوزہ و مرتبہ مجلس انتظامیہ پاس شدہ مجلس عام منعقدہ ۲۸ جون سنہ ۱۹۱۶ء ...

توی نور ... انتظام کر ... جملہ امور ... واضافہ ممبران انتظامیہ ... سابقہ کمیٹی کو علیحدہ ہو جانا چاہیے۔

خادم خلق اللہ ابو الضیاء

کیا آپ نے صداقت میں اشتہار دیا ہے
اگر نہیں تو فوراً منیجر صداقت سے خط وکتابت کیجیے

... بالو پرتاب سنگھ کی جگہ مراد آباد سے گورکھپور تبدیل کیے گئے۔

... اور امن عامہ کے خلاف ہو

پوری پوری آزادی حاصل ہوگی۔

(۳) اظہار خیال اور اجتماع کی آزادی جو پر امن طریقہ پر ہو اور بغیر کسی اسلحہ کے ہو نیز اسی طرح انجمنوں اور ایسوسی ایشنوں کے بنانے کی بشرطیکہ وہ امن عامہ کے خلاف اور مخرب اخلاق نہوں پوری پوری آزادی ہوگی۔

(۴) جسقدر جلد ممکن ہو سکے ابتدائی تعلیم ہر شخص کے لیے جبریہ ہوگی۔

(۵) وہ سڑکیں جو رفاہ عام کے لیے بنوائی جائیں، عدالتیں اور اسی قسم کی دیگر چیزوں کے استعمال کی پوری اجازت ہوگی۔

(۶) قانون کی نظر میں تمام باشندگان بلا تفریق قومیت سب مساوی سمجھے جائینگے۔

آئین سازی۔ ہندوستان کی مرکزی حکومت کی پارلیمنٹ (یا پارلیمنٹ دولت مشترکہ) دو ایوانوں پر مشتمل ہوگی (الف) جمعیت مقننہ (ب) سینٹ جمعیت مقننہ میں تین سو ارکان ہوا کریں گے۔ اور سینٹ میں ڈیڑھ سو۔

صوبجات کی مجالس مقننہ کے ارکان کی تعداد صوبوں کی اہمیت اور انکے بڑے چھوٹے ہونیکے اعتبار سے کم زیادہ رہیگی۔

حقوق رائے دہندگی۔ مسودہ میں حقوق رائے دہندگی اور انتخاب کی شرائط باعتبار مجالس کے مختلف ہیں۔ گاؤں کے انتخابات میں ہر عاقل و بالغ کو رائے دینے کا حق حاصل ہوگا سوائے سینٹ کے باقی تمام مجالس میں انتخابات براہ راست اور بلا واسطہ رکھے گئے ہیں۔

مجالس مقننہ کے اختیارات قلمبند کر دیے گئے ہیں آخری حق پارلیمنٹ (جمعیت اور سینٹ کے مشترکہ اجلاس) کو دیا گیا ہے۔

مدافعت۔ ایک مجلس مدافعت ہوگی جو ہر پانچویں سال مدافعتی فوج کے اخراجات کے لیے ایک رقم معین کر دیا کریگی جسے پارلیمنٹ مسترد نہ کر سکیگی اسطرح یہ مجلس مدافعتی فوج میں ہندوستانیوں کے تناسب کا عنصر بھی معین کیا کریگی ہندوستانی خزانہ عامرہ سے ایک پائی بھی کسی ایسی مدافعتی فوج پر خرچ نہو سکیگا جسمیں ہندوستانی کمیشن کے عہدوں پر مقرر نہو سکیں جسوقت مجلس اپنی تجویز پیش کر دیا کریگی پارلیمنٹ فوراً اسکے مطابق ایک قانون منظور کر دیگی۔

حکومت۔ حکومت ہند (مرکزی) کے ساتھ ایک وزارت ہوگی جو ایک وزیر اعظم اور کم سے کم سات وزراء حکومت پر مشتمل ہوگی جو بحیثیت مجموعی حکومت کے انتظام کے ذمہ دار ہونگے اور ان کے اور وزرا کی تنخواہیں معین کرنیکا اختیار پارلیمنٹ کو ہوگا۔

صوبوں میں بھی یہی طریقہ رائج رہیگا سوائے اسکے کہ صوبوں کی وزارت میں کم سے کم تین وزیر ہو سکینگے۔

وزیر ہند۔ وزیر ہند اور انکی مجلس کو ہندوستان کے خزانہ عامرہ پر جو اختیارات اس وقت ... ساتھ پھر آئیگا یا) ہر دو سنر۔ ہندوستان میں اعلیٰ ملازمتوں کی تنخواہ ...

قیمتی رائے کی قدر کیجیے

دیکھیے مسٹر ایچ غزنوی (ایم پائل اے) کلکتہ کیا تحریر فرماتے ہیں؟ ہندوستان برہما اور سیلون میں مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی جاری کی ہوئی دواؤں کی تعریف میں کہاں تک کروں؟ انکی دواؤں میں سے کئی ایک کو تو خود میں نے استعمال کیا اور فائدہ مند پایا۔ ہر خاص و عام کو چاہیے کہ ان سے فائدہ اٹھاویں۔

ہوشیار! بارش شروع ہو گئی ہے!!



اس لیے مناسب ہے کہ ڈاکٹر ایس کے برمن کی فصلی بخار و تلی کی دوا کی ایک شیشی آج ہی منگا رکھیں اور دوسروں کی جان بچائیں ... سے مفید ثابت ہو چکی ہے۔ صرف تین چار خوراک پینے سے ہی سب طرح کا بخار، جاڑی بخاری، چوتھیا وغیرہ دور ہو جاتے ہیں۔ اور باقاعدہ استعمال کرنے سے پرانی تلی بھی جاتی رہتی ہے

قیمت ۴ اونس کی بڑی شیشی پندرہ آنہ ۱۵ محصول ڈاک ۵
تین شیشی دو روپیہ بارہ آنہ (۲؍۱۲) ڈاک محصول چودہ آنہ (۱۴)
۲ اونس کی چھوٹی شیشی نو آنہ (۹) ڈاک محصول چھ آنے (۶)
تین شیشی ... ڈاک محصول ...



عرق پودینہ (سبز)

بادی سے ہونیوالے مرضوں سے صحتیاب ہونے کیلئے عرق پودینہ کی ایک شیشی منگا کر رکھ لیجیے۔ پیٹ پھولنا، کھٹی ڈکاریں آنا، پیٹ درد، بدہضمی، دل الش کرنا، بھوک کا کم ہونا وغیرہ وغیرہ بیماریاں اچھی ہو جاتی ہیں۔ بچوں کے لیے تو واقعی بینظیر ہے کیونکہ بازاری پودینہ کی ۱۰ بوند کی جگہ ہماری پودینہ کی ایک بوند میں ہی فائدہ ہوتا ہے قیمت ۱ اونس کی فی شیشی ۱۲ ڈاک محصول ... تین شیشی ... ڈاک محصول ...

نوٹ:۔ دوائیں سب جگہ فہرست ادویات میں لکھی قیمت پر ملتی ہیں۔ خریدار لوگ کارخانہ سے دوا منگانے سے قبل ہمارے مقامی ایجنٹ یا دوا فروشوں سے خرید لیا کریں۔ اس سے وقت اور ڈاک خرچ دونوں کی بچت ہوگی

ڈاکٹر ایس کے برمن (صیغہ نمبر ۷۵) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ چھوٹے لال اینڈ سنس۔ کلکٹر گنج۔ کانپور

برقیات

مسئلہ البانیہ مین اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام مین سر آسٹن چیمبر لین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بنا پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان مین اطالیہ کے اقتصادی سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبر لین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ مین جملہ کاغذات دیوان مین پیش کر دیے گئے ہین۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور سر آسٹن چیمبر لین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہین ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین ہمعصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو کلکتہ [illegible] ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" [illegible]

[illegible]

انہین باقی نہین رہی۔

مگر باوجود ان تمام حالات کے ہر محب وطن کی یہ دلی خواہش ہے کہ کسی طرح موجودہ زہریلی فضا ملک سے دور ہو اور صلح و آشتی کی باد سموم پھر چلنے لگے۔

یہ ظاہر ہے کہ ملک کی سیاسی حالت اس وقت تک نہین سُدھر سکتی کہ جب تک ہندوستان کے دو بڑے عنصر یعنی ہندو و مسلمان آپس مین متحد ہو کر کام نہ کرین۔

حالانکہ اس کے لیے متعدد بار آل پارٹیز کانفرنسین ہوئین مگر افسوس ہے کہ نمائشی، خود غرض اور جنگجو لیڈرون کی بدولت پاس شدہ تجاویز پر عمل درآمد نہ ہو سکا اور جس کا یہ نتیجہ نکلا کہ فرقہ وارانہ جذبات روز بروز اور زیادہ ترقی کرتے گئے اور ملک کی حالت دن بدن خراب سے خراب تر ہوتی گئی۔

اب ایسوشی ایٹڈ پریس نے یہ خبر دی ہے کہ ہندو مسلمانون کے ذمہ دار حضرات بمبئی مین فرقہ وارانہ مسائل کے تصفیہ کیلیے ایک مشترکہ کانفرنس منعقد کرنے والے ہین اور اس کے متعلق گفت و شنید ہو رہی ہے۔

ہم کو امید ہے کہ یہ خبر نہایت مسرت کے ساتھ سُنی جائیگی کیونکہ تمام قومون کی جو حالت زبون اس وقت ہو رہی ہے اس سے صاف عیان ہے کہ موجودہ صورت حال کو کوئی قوم بھی پسند نہین کرتی اور ہر فرد موجودہ حالات سے انتہائی پریشان ہے اسلیے اگر کوئی صحیح علاج اس کا تجویز کیا گیا تو سب اس کا نہایت تپاک کے ساتھ خیر مقدم کرین گے۔

اب اس کی ضرورت ہے کہ یہ کانفرنس کسی بہتر مقام اور اچھے موسم مین کیجاے۔

ہم اس کانفرنس کے لیے اکتوبر کا مہینہ تجویز کرتے ہین اور لکھنؤ مین اس کانفرنس کے منعقد کرنے کی سفارش کرتے ہین کیونکہ لکھنؤ ہی وہ مقام ہے کہ جہان سنہ ۱۹۱۶ء مین ہندو مسلمانون کے درمیان سیاسی اتحاد کی بنیاد ڈالی گئی تھی۔

روس و برطانیہ مین جنگ [illegible]

نمائی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہین ہو [illegible]

ماسکو ۲ جون، انگریزی و روسی سیاسی تعلق [illegible] کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روس [illegible] "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور [illegible] مین زبردست پیچیدگیان پیدا ہو جانے وا[illegible] اس کے بعد موسیو موصوف نے اس [illegible] انگریزون نے فکر دے روسیہ مین انقل[illegible] باینہمہ حکومت روسیہ نے ان باتون [illegible] نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا [illegible] زمایا کہ اس انقطاع تعلقات [illegible] دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل [illegible]

لندن ۲ جون [illegible] حکومت ہند [illegible] ابتدائی تحق[illegible]

[illegible]

بہرائچ کی خدمت کی ہے اور [illegible] ان کے ساتھ میرا ساتھ رہا ہے [illegible] اسی وارڈ کی خدمت کے لیے اب [illegible] بجاے کسی اور وارڈ کی طرف سے جاکے [illegible] وارڈ سے اپنی خدمات پیش کرون گا۔"

اگر شیخ صاحب ٹپکاپورہ وارڈ سے منتخب ہونا چاہتے تو ہمارا خیال ہے کہ آپ بلا مقابلہ منتخب ہو جاتے مگر شیخ صاحب نے جس متانت اور وضعداری کی بنا پر منتخب ہونے سے انکار کر دیا ہے اس نے ہر شخص کو آپ کی وضعداری اور پابندی اصول کا قائل کر دیا ہے۔

بجلی گری گذشتہ ہفتہ کانپور مین دو جگہ بجلی گری اور یہ سوء اتفاق ہے کہ دونون معبد گاہ تھے۔ پہلے سرسیا گھاٹ کے شوالہ پر بجلی گری اور اس کو نقصان پہونچا۔

۲۲ جولائی کی درمیانی رات مین چوک صرافہ کی مسجد پر بجلی گری مسجد کے گنبد اور منارہ کو خفیف نقصان پہونچا مگر خیریت ہوئی کہ زیادہ نقصان نہیں ہوا۔

اس سلسلہ مین ہم کو یہ معلوم ہوا ہے کہ چوک صرافہ کی مسجد کے بعض حصے کمزور ہین اور مرمت طلب ہین مگر متولی صاحب توجہ نہین کرتے نیز دیگر انتظامی خرابیان بھی موجود ہین مگر متولی صاحب توجہ نہین فرماتے حالانکہ اس مسجد کی آمدنی ۳۵ ماہوار بتائی جاتی ہے۔

ہم کو امید ہے کہ متولی صاحب جلد مسجد کی طرف توجہ فرمائینگے اور تمام انتظامی خرابیون کو رفع کرنے کی کوشش کرین گے۔

مقدمہ مصری بازار مقدمہ فساد مصری بازار کے ثبوت کے گواہون پر جرح ختم ہو گئی اور چونکہ پنڈت رامیشر دیال صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کہ جنکے اجلاس مین یہ مقدمہ پیش ہے ایک ہفتہ کی رخصت پر تشریف لے گئے ہین اسلیے اب آئندہ مقدمہ ۳ اگست سنہ ۱۹۲۷ء سے شروع ہوگا اور صفائی کے گواہون کی شہادت ہوگی۔

مقدمہ فتح فل گنج فتح فل گنج کی مسجد کے سامنے باجہ بجانے کے الزام مین جو سیو اسمی کے گیارہ والنٹیرون پر اس الزام کی بنا پر کہ وہ قصداً مسجد کے سامنے باجہ بجاتے ہین اور فساد کے بانی ہوتے ہین مقدمہ چل رہا تھا اس کا فیصلہ مسٹر گارڈن

[illegible] مجسٹریٹ نے سنا دیا ایک ملزم کو کمسن ہونے کی وجہ سے بری [illegible] اور بقیہ دس ملزمان کو پچاس پچاس روپیہ کے مچلکے اور [illegible] ضمانتین دینے کا حکم دیا گیا۔

مقدمہ سازش مقدمہ سازش کانپور کے سلسلہ مین جن لوگون کو سزا دی گئی تھی اس کے ایک رکن مسٹر شوکت عثمانی بھی تھے اور آج کل وہ جھانسی جیل مین ہین۔

معلوم ہوا ہے کہ مسٹر شوکت عثمانی ۲۶ اگست کو جیل سے رہا کیے جائینگے۔

غرقابی ۱۸ جولائی دس بجے رات کو ایک شخص پرمٹ گھاٹ مین نہانے کی غرض سے اترا اور ڈوب گیا لاش تلاش کرنے کے باوجود دستیاب نہ ہوئی۔

بدست عوام فروخت کے لیے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد او ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

بعدالت جناب پنڈت چھیدا لال صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم پرگنہ بھوگنی پور مقام پکھرایان ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۶۲۰

مسری ٹھاکر جی سربراہی چوبے دیا شنکر ولد پراگ نراین قوم برہمن ساکن نبولی پرگنہ اکبر پور نمبردار موضع ڈیگ محال سدھاری لعل پرگنہ بھوگنی پور — مدعی

بنام مصری کاشتکار — مدعاعلیہ

بنام مصری ولد بھوجا قوم بنجارہ ساکن موضع ہردوا خالصہ کاشتکار موضع ڈیگ محال سدھاری لعل پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۵ ماہ اگست سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن بمقام پکھرایان اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہون کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بنا بر اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بلا حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۵ ماہ جولائی سنہ ۱۹۲۷ء

(بقیہ صفحہ ۳)

جس پر وہ خود ہی بول اُٹھے۔

نواب صاحب: مین اپنی بیہودہ طرز معاشرت کو سمجھ گیا یقیناً حقیقی لطف پر لالچ مکروفریب قطعی غالب نہیں آسکتے مین آئندہ کیلیے عہد کرتا ہون کہ کبھی ایسے ذلیل بےبنیاد خیالات اپنے دل مین نہ لاؤن گا بلکہ اچھی محبت والون کی قدر کرونگا۔ میرے کوئی لڑکا نہین ہے اصغر تم کو مین اپنا لڑکا مانتا ہون۔ منیر تمہاری بیوی ہوگی اور تم میری تمام پونجی کے مالک ہو۔ مین چند روزہ ہون تمہارے رحم پر خوشی سے زندگی بسر کرون گا۔

اصغر اور منیر کی شادی خود نواب صاحب نے کی اور بقیہ زندگی نہایت پاک و صاف طریقہ سے بسر کرتے رہے اور اُنکی بزرگی اور عنایت کے طفیل اصغر و منیر بھی ایک خوشگوار اور سچی محبت سے لبریز زندگی گذارنے لگے (ریاست)

ہوس کی توبہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

ممو سے منیر کی بچپنے سے واقفیت تھی اسے آتا دیکھ کر فوراً کہا "بڑی اماں سلام"۔

ممو:۔ جیتی رہ باپ جیے ماں جیے، تیرے نیک نصیب ہوں (زرا ادہر بلائیں لیں) کیا کر رہی ہے بیٹی؟

منیر:۔ اماں روٹی پکا رہی ہوں۔

ممو:۔ اللہ رکھے دیکھو ابھی کل کی بات ہے یہ کچھ سی ہمارے سامنے پھرتی تھی اب سارا گھر سنبھال رکھا ہے اور کیسی پیاری صورت نکالی ہے منیر سنکر شرمائی اور خاموش رہی۔

ممو:۔ بیٹی! ابھی تیرے بیاہ شادی کا کوئی بند و بست نہیں ہوا۔

منیر:۔ (شرما کر خاموش رہی اور بہت اصرار سے کہا) اماں مجھے کیا معلوم۔

ممو:۔ اس جوانی میں اگر نہ ہوئی تو کیا جب جونڈا سفید ہو جائیگا جب ہوگی کیسی شرمیلی لڑکی ہے شرمائی چلی جاتی ہے بیٹا مجھ سے کیا شرمانا میرے ہاتھوں میں تو پلی اتنی بڑی ہوئی۔

غرض ممو نے اِدہر اُدہر کی بہت سی باتیں کرکے کہا کہ بیٹا قسمت اچھی معلوم ہوتی ہے تیرا ستارہ چمک رہا ہے دیکھ کیا امیر گھر ہے شہزادی بنکر رہیگی سارے گھر کی مالک نوکر چاکر کام کرنے کو میں نے بھانپ لیا ہے کہ نواب صاحب ہر وقت تیری طرف دیکھتے رہتے ہیں اگر تو راضی ہو جائے تو ان سے تذکرہ کروں اور دیکھ یہ خدا کی رحمت ہے ورنہ ایسا گھر تیرا اوپر کا بھالا ہے پھر کہیں نصیب نہ ہوگا اگر کہیں اور گئی تو وہی کوڑی کے دو دو ہیں مزدوری کرلی کھالی اپنے تھاپے جیسی مصیبت بھی ہوگی بیٹا تیرے فائدہ کیلیے ہے تجھ سے کچھ محبت ہی ہے جو سمجھانے چلی آئی ورنہ تو خود جانتی ہے کہ میں گھر سے کہیں نہیں نکلتی (یہ سونے کی انگوٹھی) لے اسے اپنے ہاتھ میں پہن اچھا لا میں خود پہنا دونگی (پہنا کر) چشم بد دور کیسی خوبصورت معلوم ہوتی ہے اللہ جانے کیسے سے نہ لروا دون تو مجھے ممو نہ کہیو پیاری کہیو۔

منیر:۔ انگوٹھی پہن کر کچھ دیر تک دیکھتی رہی اور اس خیال سے کہ یہ میری ہے یا ہوگی ایک بحر خیال میں غرق ہو گئی کام کاج سب چھوٹ گیا اور اپنی خوبصورت جوانی کی وجہ سے مستقبل کے خوشگوار زمانے کے خیال نے امیدوں کی ایک ایسی رو بازار ہر دی کیسے اسکے کپڑے ہونگے زیور میں لدی ہوگی اس کے آگے پیچھے نوکر ہونگے سینکڑوں ہزاروں روپے اس کے ہاتھ میں ہونگے اور جس قسم کا کپڑا جیزا زیور وہ چاہے گی اس کیلئے تیار ہو جائینگے فٹن وغیرہ اور سواری کیلیے ہر وقت تیار ہوگی جہاں چاہے گی جائیگی سیر کرے گی۔

ممو منیر کو ان خیالات میں منہمک دیکھ کر اندازہ کر گئی کہ جادو چل رہا ہے اور قریباً چل گیا فوراً بولی منیرا تو میری اپنی بچی ہے کیا کہوں اللہ جانے تیرے جیسا خوش نصیب کوئی نہیں بھلا نواب صاحب کو کوئی گھٹتا ہے آج منہ سے نکالیں دیکھو پیر پکڑنے والے حاضر ہو جائیں مگر اللہ کو کچھ تیرا ہی منظور ہے ایک ریشمی جوڑا میرے گھر پڑا ہوا ہے میں لائی نہیں آج شام کو ہی دے جاؤنگی بس اب سوچتی کیا ہے اللہ نیک نصیب کرے لے میں چلتی ہوں شام کو آؤنگی اچھا جیتی رہ بڑی عمر ہو۔

منیر ممو کے جانے پر اپنے کام کاج میں مشغول ہو گئی اور حسب معمول اصغر کا کھانا لیکر اس کی کوٹھری میں گئی اصغر اسی انتظار میں تھا اسے آتا دیکھ کر مسکرایا مگر منیر خاموش تھی اس کے ہاتھ میں غیر معمولی انگوٹھی دیکھ کر کہا آج تو انگوٹھی پہن رکھی ہے کیسی بھلی معلوم ہوتی ہے منیر خاموش دیکھ رہی تھی اصغر نے پھر دیکھا مسکرایا منیر بھی مسکرائی اور کام کے بہانے باہر چلی آئی

کارکن ۔۔۔

آواز دیکر ۔۔۔

اشخاص سے ۔۔۔

کرنا رہتا تھا یہ لوگ ۔۔۔

مدعا بتایا اصغر حیران رہ گیا اور ۔۔۔

دیجائیگی اس کے جواب میں ایک نے ۔۔۔

ایک نے پیچھے سے آواز دی کہ ٹھہر جاؤ۔

ایک۔ اس غریب کو کیوں مارتے ہو۔

دوسرا۔ ہمیں کیا نواب صاحب کا حکم ہے۔

اصغر میری خطا تو بتاؤ۔

ایک۔ دیکھ تو نے منیر کو چھیڑا ہے اور نواب صاحب کی طبیعت اس پر آئی ہوئی ہے انھیں برا معلوم ہوا۔

اصغر۔ میں نے تو اسے کچھ بھی نہیں کہا منیر میرے پاس خود آئی تھی مجھے کیا معلوم مگر اس طرح منیر کو خراب کرنے سے انھیں کیا ملیگا۔

دوسرا۔ ارے کہتے کیا ہو مارو بھی جھگڑا چکاؤ۔

اصغر کا نہیں ایک آدمی دوست تھا اسے اس پر بہت رحم آیا اور کہنے لگا۔ بھائی ہمیں اسے مار کر کیا ملیگا اس سے کہو کہیں چلا جائے نہ یہاں رہیگا نہ جھگڑا اٹھے گا سب کی سمجھ میں آگیا اور اس سے کہا کہ اول کچھ دن وہ یہیں چھپا رہے اور پھر کہیں چلا جائے۔

ادہر منیر کو اگلے دن ایک مکان میں لے جانے کا انتظام کیا گیا اور کچھ رات گئے منیر کو اور نواب صاحب کو اس مکان میں بند کر دیا گیا منیر دھوکے سے لیجا کر وہاں پہنچائی گئی تھی اسے پہلے تو نواب صاحب کی طرف سے بدگمانی کا شبہ ہی تھا مگر اب یقین ہو گیا وہ اب اصغر کو غائب دیکھ کر نہایت مایوس تھی اس وقت خود کو اکیلا مکان میں دیکھ کر نہایت پریشانی کی حالت میں ادہر ادہر دیکھنے لگی اور یہاں سے نکلنے کیلیے کوئی ترکیب کیں مگر چاروں طرف سے دروازے مضبوطی سے بند تھے اور کوئی راستہ نظر نہ آتا تھا۔

نواب صاحب اپنی حریصانہ نظروں سے اس مصیبت زدہ صورت پر بے اختیاری سے بار بار ڈالکر اپنی ہی کچھ ہی عرصہ میں آنے والی امیدوں کا خاکہ اپنے ذہن میں جما رہے تھے۔

وہاں ایک مصیبت زدہ ہستی جو اپنے آپ کو استقلال پر قائم سمجھتی تھی اس وقت کچھ عرصہ میں بگڑنے والی قسمت اور جو مجبوری در پیش تھی دیکھ کر پُر نم آنکھوں سے دھڑکتے ہوئے دل کے ساتھ خوفناک وقت کا خیال کر رہی تھی جو دم بدم اسکے قلب کی حالت کو متغیر کر رہا تھا۔

نواب صاحب کسی خیال کو مد نظر رکھکر اُٹھے اور قریب آکر بیٹھ گئے چھیڑنے کا قصد کیا مگر ایک نسائی ہاتھ کی رکاوٹ نے انکے اس قصد کی ہمت توڑ دی اس رکاوٹ پر کچھ طاقت آزمائی کی ضرورت پڑی مگر مقابلہ ذرا سخت مقابلہ پڑا اسطرح سمجھو بغیر کچھ نظر آئے آئیوں گرفتاری زیادہ۔

۔۔۔ نقت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ ماہ مبر ۔۔۔

۔۔۔ خدا رستی کو دوبارہ ۔۔۔ ہو گئی اور ادہر ۔۔۔ نہایت ندامت ہونے لگی آنکھوں سے آنسو لگاتار بہنے لگے یہ دیکھکر نواب صاحب آگے گویا ہوکر زبردستی اپنے سینوں میں اس سے ہاتھا پائی کرنے لگے۔

منیر اس وقت نہایت پریشان تھی یہ بات سنکر اور اس زبردستی کو دیکھ کر بے اختیار ہو گئی اور بے طرح نواب صاحب پر پل پڑی حتی کہ ایک گھنٹہ تک رستم دیا سفندار کی سی کشتی رہی آخر کار مجبوراً صاحب کہ ٹہان مکروہات کی وجہ سے نڈہال ہو چکی تھیں طاقت جواب دیگئی۔ منیر نے نواب صاحب کو بے دردی سے پٹخنی دی اور سینہ پر سوار ہو گئی غصہ سے اُس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں اصغر کی جدائی کا غم انتقامیہ صورت میں ظاہر ہوا۔ نواب صاحب کی رگ گلو پر اس کا ہاتھ پہونچا اور زور سے دبنے کی وجہ سے دو ایک ہچکیاں انھیں آئیں کہ اتنے میں اس کی پشت کی جانب روشندان میں سے "منیر" کی آواز آئی اور ایک آدمی دہم سے اندر کود آیا۔ منیر نے دیکھا حیرت اور سکتہ کا عالم چھا گیا اور ایک آن کی آن میں اصغر کہہ کر لپٹ گئی۔

نواب صاحب موت کے منھ سے نکلے اور جب کچھ سانس آیا تو دیکھا کہ اصغر ہے سمجھے کہ ایک سے ہی چھٹکارا مشکل تھا مگر اب جان کی خیر نہیں بدحواسی سے اُٹھ کر بھاگنے لگے اصغر نے اطمینان دلایا اور کہا کہ آپ میرے آقا ہیں میں کوئی تکلیف دینے کی نیت سے یہاں نہیں آیا مگر ہاں اس شرط پر کہ آپ کبھی منیر پر دست تعدی دراز کرنے کا خیال نہ فرمائیں گے۔

نواب صاحب اپنی ناکامی کی وجہ منیر اور اصغر کی الفت کے سوا اور کچھ نہ سمجھتے تھے اور کچھ تھی بھی نہیں انکی خوبصورت لالچ دینے والی اشیاء بکھری پڑی تھیں جنبق وہ ایک محبت کی خاطر ٹھکرا رہی تھی اور انکی لالچ کی باتوں مستقبل کی شاندار امیدوں نے جو وہ دلا کر دست درازی کر رہے تھے اسے الٹا جان لیوا بنا دیا تھا۔ اب مدت میں سمجھے کہ ان کی ذلیل زندگی کسی محبت پر قائم نہ تھی اور ان کو محض لالچی اور خود غرضوں ہی سے واسطہ پڑا تھا جن کی ظاہری الفت کچھ عرصہ میں ہوس اور خود غرضی کے بعد معدوم ہو جاتی تھی اور پھر کچھ عرصہ کے بعد نئی تلاش کیلیے تیار ہونے لگتی تھی اس وقت اس سبق آموز محبت نے انھیں دنیا میں رہنے کے قابل انسان بنا دیا اور حقیقی محبت سے واقفیت پیدا کر دی۔

(باقی بر صفحہ ۲ کالم ۳ کے نیچے)

برقیات

مسئلہ البانیہ مین اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام مین سر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بناء پر حکومت برطانیہ نے دولت الطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان مین اطالیہ کے اقتصادی یا سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ مین جملہ کاغذات دیوان مین پیش کر دیے گئے ہین۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائینور موسولینی اور سر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی موسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہین ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین معاصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو کلکتہ ... ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" ... معاہدہ ہو وہ ...

گئی ہین ریلوے کو دو ہزار ... گئی ... نصیحت ... تار اور ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے تاریخی عمارتین بھی بچ گئی ہین صرف معمولی صدمہ پہونچا ہے سب سے زیادہ نقصانات جان و مال

... شمالی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہین ہوتا

روس و برطانیہ مین جنگ ...

ماسکو ۲ جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلق ... کے ایک بجے اجلاس صدر مجلس الوزراء روس ... "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور ... مین زبردست پیچیدگیان پیدا ہو جانے وا ... اس کے بعد موسیو موصوف نے اس ... انگریزون نے فکر دے روسیہ مین انقلا ... باینہمہ حکومت روسیہ نے ان باتون ... نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا ... فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات سے ... دولت برطانیہ کیا ہوگا۔

مسائل ...

لندن ۲ جون آج ... کے ذریعہ ... حکومت ہند اعلا ... ابتدائی تحق ...

... نے ترکی فوجی افسرون کی ... اور انھین جزیرہ مالٹا مین جلاوطن کر دیا ... عرصہ دراز تک مقید رہے اور جب ترکی تحریک ملی کو قوت ... ہوئی تو ان برطانوی افسرون اور سپاہیون کے تبادلہ مین جنھین موجودہ ترکی حکومت نے لعبہ کو گرفتار کر لیا تھا قیدی ترکی افسرون کو قید و بند سے مخلصی ملی تھی۔

اب انھین سے بعض ترکون نے انگریزی ترکی مشترک عدالت ...

[Folded advertisement strip:] ... ایچ ایل باٹلی والا ... ۵۰ برس ... والے کا ایگو مکسچر ... والے کا ٹانک سیرپ ... والے کا گیوال اکام ... والے کا ڈایریا مکسچر ... والے کی گونین ... والے کی طاقت کی ... والے کا داد کا ... والے کا دانت ... ڈاک کا پتہ: سیاؤ ... روڈ ...

... نوی حکومت پر اس بات کی ناراضگی ظاہر کی ہے کہ چونکہ مالٹا مین ہمارا ... قید کرنا بالکل خلاف قانون اور ناجائز تھا لہذا حکومت برطانیہ سے ... مناسب ہرجہ و معاوضہ دلایا جائے۔

شہزادہ کرول کا اعلان

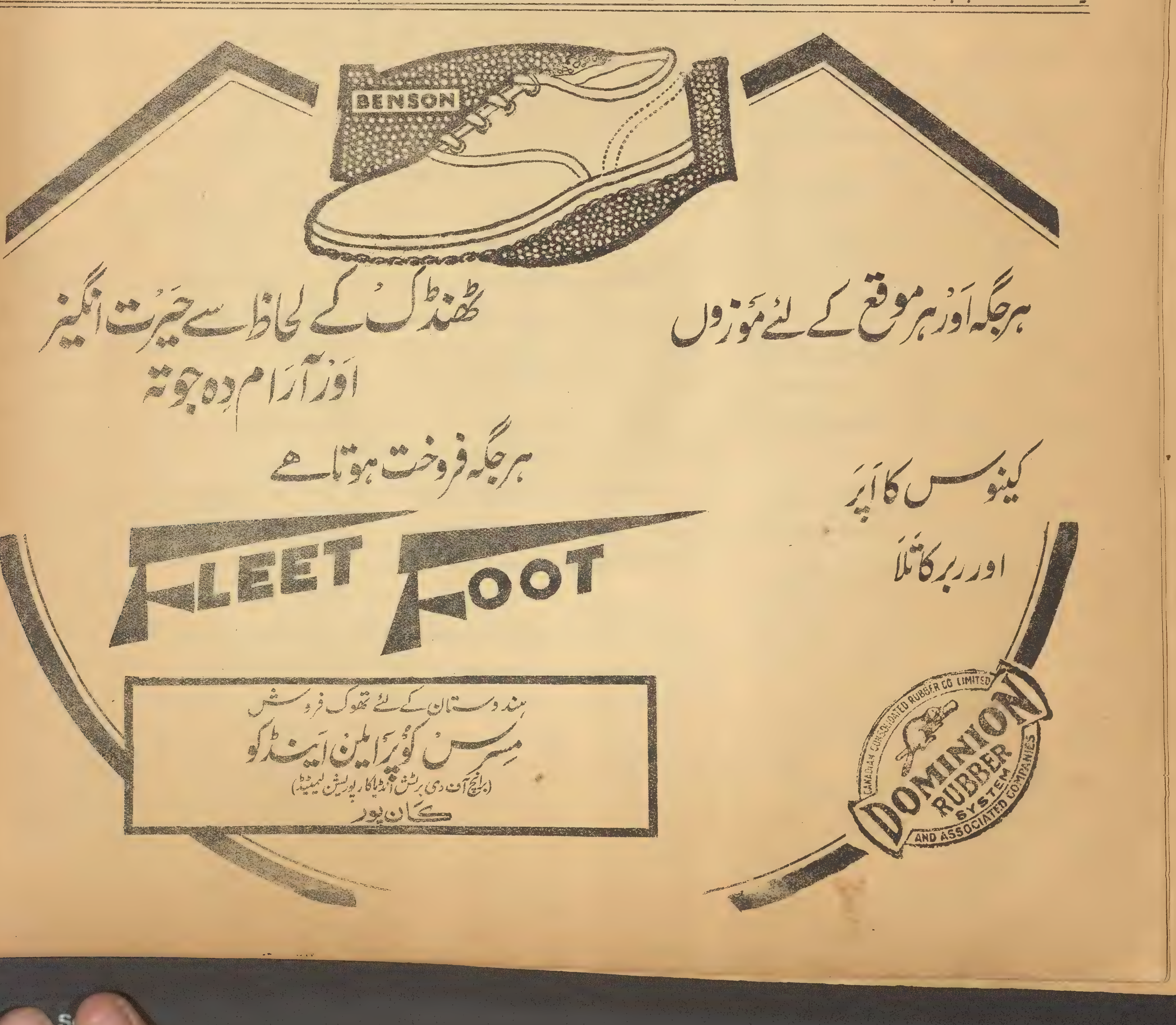
پیرس ۲۲ جولائی ایک نامہ نگار کا خیال ہے کہ شہزادہ کرول نے ... اعلان کی اجازت دی ہے کہ ان کے والد کے انتقال (شاہ رومانیہ) پر ... کا ... گیا ہے اس سے یہ صورت حالات پیدا ہو گئی ... راے نہین رکھتے کہ شہزادہ مذکور نے خاندان شاہی کو ترک دیا ہے حقیقت یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ انھین اپنے باپ کی تجہیز و تکفین مین شرکت کی اجازت دیجائے لیکن ابھی تک اس کا کوئی جواب نہین آیا اخبار کو ... اس کا یہ مطلب نکالتا ہے کہ شہزادہ کرول اپنے حقوق سے ابتک دست بردار نہین ہوئے ہین اور تخت نشینی کی اب بھی خواہش رکھتے ہین۔

سلطان پاشا اطرش کا عزم مکہ

القدس ۲۳ جولائی سلطان پاشا الاطرش جو دروزیون کے قائد تھے گذشتہ جنوری مین فرانس سے شکست کھانے کے بعد کہین غائب ہو گئے تھے اب معلوم ہوا ہے کہ آپ مکہ معظمہ تشریف لے گئے ہین تاکہ سلطان ابن سعود سے ملاقات کرین سلطان نے دروزیون کو پناہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔

شاہ فیصل فرانس جارہے ہین

لندن ۲۲ جولائی رواتر کو معلوم ہوا ہے کہ شاہ فیصل فرانس جانے کا عزم رکھتے ہین غالباً اگست مین تشریف لیجائینگے بظاہر یہ سیاحت تفریح کے خیال سے ہے لیکن یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس دوران مین شاہ موصوف حکومت برطانیہ سے بعض ایسے معاملات پر گفت و شنید کرینگے جو جانبین کے ...



ہندوستان

کارروائی مقدمہ ورتمان "سیر دوزخ"

سر محمد شفیع کو حکومت نے پیروی کیلئے مقرر کیا

ملزمین پر فرد قرارداد جرم زیر دفعہ ۱۵۳ (الف) لگا دی

لاہور ۱۸ جولائی عدالت عالیہ لاہور کی ڈویژن بنچ کا اجلاس آج پھر شروع ہوا سر محمد شفیع جنکو حکومت پنجاب نے خاص طور پر مقدمہ کی پیروی منجانب سرکار کرنے کیلئے مقرر کیا ہے اور جو کل ہی منصوری سے یہاں پہنچے ہیں استغاثہ کی طرف سے عدالت میں موجود تھے انہوں نے "سیر دوزخ" مضمون کے مصنف دیوی چرن شرما اور گواہان استغاثہ سے سوالات کیے۔

سر محمد شفیع نے استغاثہ کی طرف سے شہادت پونے ایک بجے ختم کی اس کے بعد عدالت نے دیوی چرن ملزم کا بیان قلمبند کیا جسٹس اسکیپ کے سوال پر ملزم نے تسلیم کیا کہ ماہ مئی کے رسالہ "ورتمان" میں مضمون "سیر دوزخ" میں نے لکھا ہے لیکن میں نے ہندی میں لکھا تھا نہ کہ اردو زبان میں جیسا کہ "ورتمان" میں شائع ہوا ہے جسٹس براڈوے نے ملزم سے کہا کہ وہ مضمون پڑھے (ماہ مئی کے ورتمان کی ایک جلد ملزم کو دی گئی) ملزم نے دس منٹ میں مضمون پڑھا پڑھنے کے بعد اس نے کہا کہ یہ اصل ہندی کا صحیح ترجمہ ہے میرے مضمون کی سرخی "نرک یاترا" تھی جس کے معنی "سیر دوزخ" کے ہیں اسی طرح اور بہت سی تعداد ایسے الفاظ کی ہے جو اردو میں طبع ہوئے ہیں لیکن جنکو میں نے ہندی میں نہیں تحریر کیا تھا میں نے یہ مضمون ارسی کو لکھا تھا اور دفتر ورتمان آگے لیٹر بکس میں ڈالدیا تھا میں نے کبھی اس سے پہلے حبیب اللہ، شاہ محمد کا ہوں کو نہیں دیکھا اور نہ میں اصل مسودہ مضمون ان لوگوں کے پاس لیکر گیا جسٹس اسکیپ کے اس سوال پر کہ جب تم اردو جانتے ہو اور یہ بھی جانتے ہو کہ "ورتمان" اردو میں شائع ہوتا ہے تو تم نے ہندی میں مضمون کیوں لکھا ملزم نے بیان کیا کہ گیان چند نے جو اس رسالہ کا ایڈیٹر ہے مجھے ہندی میں لکھنے کو کہا تھا کیونکہ کیونکہ "ورتمان" آریہ سماج کا پرچہ ہے اور آریہ سماج ہندی کی ترقی چاہتی ہے اسلئے میں نے یہ مضمون ہندی میں لکھا تھا مزید سوال پر کہ اس مضمون کے لکھنے سے اس کا مقصد کیا تھا ملزم نے بیان کیا کہ گرودم (گرو کی پرستش) روکنے کیلئے مضمون لکھا تھا اور اس طریقہ رواج کی برائی ظاہر کرنا چاہتا تھا۔

لنچ کے بعد پھر اجلاس شروع ہوا اور جج صاحبان جسٹس براڈوے واسکیپ نے ہر دو ملزمین گیان چند مدیر طابع و ناشر رسالہ "ورتمان" اور دیوی چرن شرما مصنف مضمون "سیر دوزخ" پر زیر دفعہ ۱۵۳ (الف) فرد قرارداد جرم لگائی ملزمین نے جرم سے انکار کیا۔

مسٹر بھگوت پرشاد بیرسٹر نے دکیل صفائی تھے جنکو آج پیروی کیلئے مقرر کیا گیا تھا گواہان استغاثہ پر جرح شروع کی مسٹر جی جسپنے مضمون "سیر دوزخ" کا اردو سے انگریزی میں ترجمہ کیا تھا مسٹر جی کے سوال جرح میں اس نے کہا کہ میں نے بغیر کسی کتاب کی مدد کے ترجمہ کیا ہے کیونکہ مجھے اسکی ضرورت نہ تھی اگرچہ میں اسلامی روایات سے [illegible]

تاہم [illegible]

[illegible] گلنہ اکبر لوپر [illegible] درخواست [illegible] اور جس کی [illegible] نوٹس [illegible] خواست [illegible] مطلقاً حاضر ہو [illegible]

[illegible] اور حضر [illegible] گیا ہے اُس [illegible] میں اگر لفظ دہنی [illegible] تو تمام مضمون بے معنی و [illegible] بحیثیت ایک ہندو کے میں کہ [illegible] وہاں "اسید" اور "لنگا" نامی اشخاص [illegible] نہیں لا سکتا۔ عدالت کا اجلاس اُسدن ختم ہو [illegible]

۱۹۲[illegible]

[illegible] مقدمہ [illegible] حاضر [illegible] بنت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ ماہ ستمبر [illegible] گیا۔

لاہور ۲۰ جولائی مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے جرح [illegible] بتایا کہ انھوں نے رسالہ "ورتمان" میں مضمون کو بڑے غور سے پڑھا ہے اس میں رسول اللہ کی زندگی کے متعلق وہ واقعات بیان کیے گیے ہیں جو سب کے سب نہایت اہم تاریخی واقعات ہیں اس مضمون سے مسلمانوں کو جو تکلیف ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ رسول اللہ کو دوزخ میں دکھلایا گیا (نعوذ باللہ من ذالک) جہاں آپ کی ازواج مطہرات آپ کو ایذا پہنچا رہی ہیں (نعوذ باللہ) اسلام کی تعلیم کے مطابق غیر مسلم بہشت میں نہ جائیں گے۔ (کارروائی عدالت ملتوی کی گئی۔)

راجپال کی کتاب

مسٹر سرینواس آئینگر صدر کانگرس کے خیالات

مدراس ۱۹ جولائی مسٹر سرینواس آئینگر صدر کانگرس نے راجپال کی کتاب کے متعلق ایسوسی ایٹڈ پریس کو مندرجہ ذیل بیان دیا ہے۔ اس میں ذرا شک نہیں کہ اگر ہندوؤں اور مسلمانوں کو محبت و مودت [illegible]

[illegible] غداری کو دوبارہ [illegible] جا سکتی ہے جو دونوں قوموں کیلئے قابل قبول ہو تو اس اسکیم کو اجلاس کانگرس سے منظور کرانے کیلئے بلاشبہ ڈاکٹر انصاری ہی بہترین شخص ہیں میں اس خیال سے نہایت ادب کے ساتھ اختلاف کرتا ہوں کہ کانگرس میں چونکہ ہندوؤں کی بہت زیادہ اکثریت ہے اس لیے ایک ہندو ہی کو منتخب کرنا چاہیئے تاکہ اس قسم کی اسکیم کو ہندو پوری طرح منظور کر سکیں بلکہ برخلاف اس کے میں یہ کہونگا کہ ایسی اسکیم کی ہیئتی کیلئے اس سے زیادہ اور کوئی مبارک موقع نہیں ہو سکتا کہ باوجود اس زہریلی فضا کے جو آج ملک میں پھیلی ہوئی ہے ایک قومی انجمن جسمیں ہندوؤں کے بہت زیادہ اکثریت ہو بالاتفاق اور خوشدلی کیساتھ ایک مسلمان کو اپنا صدر منتخب کرے کیونکہ جس بات کی ضرورت ہے وہ اسکیم کا پاس کرالینا ہی نہیں ہے بلکہ دونوں اقوام کے منظور کرنے اس پر مناسب عملی کارروائی کا ہونا زیادہ ضروری ہے فرض کیجیے کہ ایسی اسکیم جو دونوں قوموں کو منظور ہو پاس ہو جائے تو اسکی ضرورت ہوگی کہ آیندہ سال بھر تک اسکی نگرانی ہوتی رہے اور اس کیلئے ڈاکٹر صاحب سب سے زیادہ موزوں شخص ہیں۔

برقیات

مسئلہ البانیہ مین اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام مین سر آسٹن چیمبر لین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بنا پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان مین اطالیہ کے اقتصادی سیاسی یا ڈپلومیٹک دعویٰ کی تائید و حمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبر لین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگرچہ تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ مین جملہ کاغذات دیوان مین پیش کر دیے گئے ہین۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور سر آسٹن چیمبر لین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی برسبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہین ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک انگلو انڈین معاصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" ...
... معاہدہ ہو وہ ...

واپسی ... گیت کی بیتی نصف ...

سبکدوش ہونے کے بعد سفر باقی نہ رہین گے مسٹر محمد میر قائمقام سب جج موجودہ ذالفور سے سبکدوش ہونے کے بعد اڈیشنل سب جج مرادآبادی قائمقامی کرین گے۔ بابو نرد آور سنگھ و مسٹر تنگر لال قائم مقام اڈیشنل سب جج کے تبادلہ منسوخ کیے گیے۔

شیعون اور سنیون مین فساد

بمبئی ۲۳ جولائی گذشتہ شب شیعہ اور سنیون مین جھگڑا ہو گیا واقعہ یہ ہے کہ ایک پاگل آدمی جسکو لوگ سُنی بتاتے ہین ڈاکرہ اسٹریٹ کی ایک مسجد مین گیا اور ممبر پر لیٹ کر سو گیا اس مسجد مین بوہرے نماز وغیرہ مین مصروف تھے وہ اس شخص کو ممبر پر سوتے ہوے دیکھ کر بہت برافروختہ ہوے اور اُنھون نے اس دیوانہ کو خوب زد و کوب کر کے مسجد سے باہر نکال دیا جس وقت محلہ کے سنیون کو یہ معلوم ہوا تو وہ بڑی تعداد مین لاٹھیون وغیرہ سے مسلح ہو کر آس پاس کے بوہرہ دوکاندارون پر حملہ آور ہوے اس کے بعد خوب لڑائی ہوئی متعدد آدمی زخمی ہوے، زخمیون کو ہسپتال بھیجا گیا اسی وقت پولیس کا ایک مضبوط دستہ موقعہ واردات پر پہونچ گیا اور حالت پر قابو حاصل کر لیا گیا۔

روس و برطانیہ مین جنگ ...

مسلسل پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہین ہو ...

ماسکو ۲ جون انگریزی و روسی سیاسی تعلق ... کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روس ... "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور ... مین زبردست پیچیدگیان پیدا ہو جانے ... اس کے بعد موسیو موصوف نے اس ... انگریزون نے فکر دے روسیہ مین انقلا... با ایں ہمہ حکومت روسیہ نے ان باتون ... نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا ... فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات ... دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل ...

لندن ۲ جون ... کے ذریعہ ... حکومت ہند اعلا... افت متحدہ مقابلہ ... ابتدائی تحت ... ہو جاسے تو ہم ... گے اگر بہر صورت ہم ... ور حود دانشمندانہ اور ... لگام ہین کہ اپنے ... کر سکتے تو ہم ... ہوش و ...

ٹ ایچ ال باٹلی والا ...
۵۰ برس ک...
والے کا انگو مکسچر
والے کا ٹانک سیرپ
والے کا کیوران بام
والے کا ڈائریا مکسچر
والے کی کونین ...
والے کی طاقت کی ...
والے کا دادکام ...
والے کا دانت ...
ڈاک کا پتہ: ... سیاہ ... کلیف بہترین

... اور جانفشانی سے ... ہے کہ وہ نادار طلباء کو ... وظیفہ بھی دیتا ہے مدرسہ کا سالی ... شروع ہوگا۔ داخلہ کی درخواستین آ رہی ہین ... تعلیم حاصل کرنا چاہین جلد اپنی درخواستین مہتمم مدرسہ کے پاس روانہ کرین۔ ۵ اگست تک داخلہ کی درخواستین آنا چاہین۔ فقط

راقم مہتمم مدرسہ ضیاء العلوم کانپور

ہندوستان کا واحد بہترین زنانہ ہفتہ وار باتصویر

اخبار

"عورت"

طبقہ نسوان کے جائز حقوق کا حامی تہذیب اور متانت کا مرقع بچون اور بچیون، خواتین اور مردون سب کیلیے یکسان۔ مفید ملکی غیر ملکی خبرین، مضامین افسانے، علمی، اخلاقی، ادبی، معاشرتی، تعلیمی، مباحثات کا مرقع عنقریب مرادآباد سے شائع ہونے والا ہے۔

قیمت پانچ روپیہ ۵ سالانہ تین روپیہ ۳ ششماہی دو روپیہ ۲ سہ ماہی

مشتہرین کے لیے زرین موقع

نمونہ مفت

پتہ منیجر اخبار "عورت" شید کیر ے مرادآباد یو پی

لوٹس پور مین ستیہ گرہ کی تحریک پھر شروع ہو گئی

دو والنٹیر خواتین کی گرفتاری

ناگپور ۲۲ جولائی ۱۸ جون سے ستیہ گرہ کی تحریک ملتوی ہو گئی تھی اب پھر شروع ہو گئی ہے اور اس مرتبہ مقامی جمہوری جماعت کے طبقہ نسوان نے قانون کی خلاف ورزی کی ہے حصہ نسوان کی تنظیم کی باگ ... بائی کو کمک کے ہاتھ مین ہے پولیس نے دو والنٹیر خواتین کو گرفتار کیا جو بغیر لائسنس کے تلوارون سے مسلح تھین عدالت نے ان مین کو دس روپیہ جرمانہ یا پندرہ پندرہ دن قید محض کی سزا دی لیکن خواتین نے قید گوارا کی۔ تلوارین ضبط کر لی گئین۔

اسمبلی اور اسٹیٹ کونسل کا مشترکہ جلسہ

کلکتہ۔ اخبار اسٹیٹسمین کو معلوم ہوا ہے کہ وائسراے ۲۹ اگست کو لیجس لیٹو اسمبلی اور اسٹیٹ کونسل کے مشترکہ جلسے مین تقریر فرمائین گے۔

"صداقت" تجارت کو فروغ دینے کا بہترین ذریعہ ہے

بدست عوام فروخت کیلیے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

بعدالت مال اجلاس جناب سید محمد مجتبیٰ احمد نقوی صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم کانپور مقام کانپور ضلع کانپور

اجرائیل سنگھ — مدعی

رام نرائن وغیرہ — مدعا علیہ

بنام کہیرے ولد گنجی برہمن دوبے ساکن بگہ دھی پرگنہ کانپور

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۹ ماہ جولائی سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن بمقام کچہری کانپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کے لیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۲ ماہ جولائی سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔ (مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

وائسرائے اور ملک المعظم کے پیامات کا تبادلہ

ہندوستان و انگلستان کے درمیان لاسلکی سلسلہ گفتگو

اجلاس جناب منشی محمد عبد الصمد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر
درجہ دوئم تحصیل بلہور ضلع کانپور

بعدالت جناب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل بلہور
ضلع کانپور

159

مقدمہ نمبر نام موضع معہ محال و پرگنہ مدعی

بالکرشن ولد کنور بہادر زمیندار موضع اوتم پور بنام رامگدو و جدولہ مدعا علیہ
محال کنور بہادر پرگنہ بلہور مدعی

نوٹس بمنشاء دفعہ ۱۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

نمبر	رقبہ	لگان	نام سن	اقساط	مطالبہ	وصول
[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۵ اپریل	[illegible]	[illegible]	[illegible]
			۱۵ جنوری	[illegible]	[illegible]	[illegible]
			یکم مئی	[illegible]	[illegible]	[illegible]
			یکم جون	[illegible]	[illegible]	[illegible]

Bag 6.
C.B. Chitraashi
Jud. Kirshn
Bilhaur

قیمتی رائے کی قدر کیجئے

دیکھئے مسٹر ایچ غزنوی (ایم ایل اے) کلکتہ کیا تحریر فرماتے ہیں؟ ہندوستان، برہما اور سیلون میں مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی جاری کی ہوئی دوا کی تعریف میں کہاں تک کروں؟ انکی دواؤں میں سے کئی ایک کو تو خود میں نے استعمال کیا اور فائدہ مند پایا۔ ہر خاص و عام کو چاہیئے کہ ان سے فائدہ اٹھاویں۔

ہوشیار! بارش شروع ہو گئی ہے!!



اس لئے مناسب ہے کہ ڈاکٹر ایس کے برمن کی فصلی بخار و تلی کی دوا کی ایک شیشی آج ہی منگا کر اپنی اور دوسروں کی جان بچائیں یہ ۴۳ برس سے مفید ثابت ہو چکی ہے۔ صرف تین چار خوراک پینے سے ہی سب طرح کا بخار، جوڑی، تجاری، چوتھیا وغیرہ دور ہو جاتے ہیں۔ اور باقاعدہ استعمال کرنے سے پرانی تلی بھی جاتی رہتی ہے

قیمت ۴ آونس کی بڑی شیشی پندرہ آنہ ۱۵؍ محصول ڈاک ۸؍
تین شیشی دو روپیہ بارہ آنہ (۲؍۱۲) ڈاک محصول چودہ آنہ (۱۴؍)
۲ آونس کی چھوٹی شیشی نو آنہ (۹؍) ڈاک محصول چھ آنے (۶؍)
تین شیشی ۱؍۸ ڈاک محصول ۱۱؍



عرق پودینہ (سبز)

بادی سے ہونیوالے مرضوں سے صحتیاب ہونے کیلئے عرق پودینہ کی ایک شیشی منگا کر رکھ لیجئے۔ پیٹ پھولنا۔ کھٹی ڈکاریں آنا۔ پیٹ درد۔ بد ہضمی۔ دل مالش کرنا۔ بھوک کا کم ہونا وغیرہ وغیرہ بیماریاں اچھی ہو جاتی ہیں۔ بچوں کے لئے تو واقعی بینظیر ہے کیونکہ بازاری پودینہ کی ۱۰ بوند کی جگہ ہماری پودینہ کی ایک بوند میں ہی فائدہ ہوتا ہے قیمت ۱ ½ اونس کی فی شیشی ۱۲؍ ڈاک محصول ۸؍ تین شیشی ۲؍۸ ڈاک محصول ۸؍

نوٹ:۔ دوائیں سب جگہ فہرست ادویات میں لکھی قیمت پر ملتی ہیں۔ خریدار لوگ کارخانہ سے دوا منگانے سے قبل ہمارے مقامی ایجنٹ یا دوا فروشوں سے خرید لیا کریں۔ اس سے وقت اور ڈاک خرچ دونوں کی بچت ہو گی

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن (صیغہ نمبر ۷۵) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ چھوٹے لال اینڈ سنس۔ کلکٹر گنج۔ کانپور

لکیر کے فقیر مت بنو

جھوٹ سچ کی تمیز کرو

امراض پاریہ۔ کنٹھ مالا۔ ناسور۔ بھگندر۔ بواسیر۔ ضیابیطس۔ سفید داغ۔ کوڑھ۔ سوزاک کہنہ۔ دمہ۔ ضیق النفس۔ مرگی۔ نامردی۔ ہسٹریا۔ کان بہنا۔ فوطہ بڑھنا۔ موتیا بند۔ گھیگھا زوال۔ سیلان منی۔ سیلان رحم۔ پرسوت۔ دق سل۔ جریان۔ سوداوی فتورات۔ بادگولہ سنگرہنی۔ درد وغیرہ کا کیا ممالک غیر کے معالجوں کے پاس کوئی معقول علاج رکھا ہے جو آنکے پاس بھٹکتے پھرتے ہو اور زر اور وقت دونوں کا نقصان اٹھا کر زندگی سے ہاتھ دھوتے ہو۔

علاج کراتے ہو یا جسمانی تجارت

ذرا عقل سے کام لیجئے۔ روپیہ آنا کسی کو برا نہیں لگتا لیکن ادویات غیر ممالک میں یا پچکاری انجکشن وغیرہ دیگر ڈھونگ۔ خون اور پیشاب کے ہی امتحان کے ہی حیلہ د تم برابر تباہ ہوتے جاؤ گے اور نتیجہ خاک نہیں۔

اگر معقول علاج ہی مد نظر ہے!

تو آپ کسی اچھے حکیم۔ وید کے پاس جائیں یا چرک چکتسالیہ جو ڈھونگ بڑے اسپتال کے سامنے واقع ہے چلے آئیں یہاں مختلف ویدوں کی تشخیص کے ذریعہ سے بغیر چیڑ پھاڑ یا سوئی لگائے ہی جملہ امراض مہلک کا خالص دیسی ادویات سے یقینی اور فائدہ بخش علاج کیا جاتا ہے۔

راج وید کویراج رادھے لال وید شاستری
راج۔ روگ۔ چکتسک۔ کانپور

برقیات

مسئلہ البانیہ میں اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام میں سر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بنا پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان میں اطالیہ کے اقتصادی سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگرچہ وہ محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ میں جملہ کاغذات دیوان میں پیش کر دیے گئے ہیں۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور مسٹر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہیں ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین ہمعصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے کہ ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" شائع ...

... معاہدہ ہو ...

روس و برطانیہ میں جنگ

شمالی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہیں ہوتا

ماسکو ۲ جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلقات کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روسیہ ... "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور ... میں زبردست پیچیدگیاں پیدا ہو جانے وا... اس کے بعد موسیو موصوف نے اس ... انگریزوں نے فکر وے روسیہ میں انقلا... بانیمہ حکومت روسیہ نے ان باتوں ... نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا ... فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات سے ... دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل ہند

لندن ۲ جون آج ... حکومت ہند اعلا... ابتدائی تحقیق ...

[illegible] انڈین کمپنی لمیٹڈ بمبئی کی
... سودیشی دوائیں

... بخار، زکام اور انفلوئنزا کے لیے بہت اکسیر ہے ... قیمت ایک روپیہ ...

... کمزور انسانوں کے لئے مفید ہے۔ قیمت صرف بارہ آنے ۱۲ ...

... دوا درد سر، درد گردہ اور ... کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت صرف بارہ آنے ۱۲ ...

... یہ دوا ہیضہ کی بیماری اور گرمی سے دست روکنے کیلئے بہت ہی مفید ہے قیمت صرف تیرہ آنے ۱۳ ...

... گولیاں — ایک گرین دو گرین کی بوتل میں اصلی کونین سے بنی ہوئی ہیں قیمت ایک گرین والی بوتل ... دو گرین والی بوتل کی ۱۲ ...

... کی گولیاں — یہ گولیاں کمزور، دبلے، کم خون، رقیق خون اور دھات کیواسطے بہت اکسیر ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ ...

... کا مرہم — یہ مرہم کھجلی اور جلدی بیماری کیواسطے اکسیر ہے قیمت ...

... دانت کا منجن — یہ منجن دانتوں کو موتی کی مانند چمکدار بناتا ہے قیمت ...

ڈاک کا پتہ:- ... روڈ دواخانہ کینڈل روڈ بمبئی — تار کا پتہ "CAWASHAPUR" Bombay

---

... ایچ ال باٹلی والا ... ۵۰ برس ...

... والے کا ایگو مکسچر
... والے کا ٹانک سیرپ
... والے کا کیوان بام
... والے کا ڈائریا مکسچر
... والے کی کونین ٹی ...
... والے کی طاقت ...
... والے کا داد کلر
... والے کا دانت ...

... ویدشاستری منی شنکر گووندجی جام نگر (کاٹھیاواڑ)

... فی نصف تولہ ۵ ... علاوہ محصولڈاک

کانپور ایجنٹ مسرس عبدالکریم اینڈ سنز ہسٹن روڈ کانپور

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کر کے بدن کو زبردست طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں۔ قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ۱۔

رمن ولاسی گولیاں

یہ گولیاں امساک کے واسطے بیحد مفید اور بے نظیر ہیں رات کو فقط ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھانے سے عجیب و غریب کیفیت نظر آنے لگتی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت صرف ۱۔

پنوسکت ولاسی روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ دو روپیہ ۲، علاوہ محصولڈاک۔ مزید حالات کیلئے ویدودیا مفت طلب کریں۔

پتہ راج وید نراین وکیشوجی۔ جام نگر (کاٹھیاواڑ)

کانپور ایجنٹ: ... نیا گنج چوراستہ کانپور

پاؤ بھر سونا یا پانچ سو روپیہ

اُس شخص کو دیا جائیگا جو ثابت کرے کہ موجودہ دنیا میں تپ دق کے لئے

پران داتا

سے بہتر علاج موجود ہے۔ مرض خواہ کسی وجہ سے ہو۔ دق کیسے ہی درجہ میں کیوں نہ پہونچ گیا ہو

اگر جان باقی ہے

تو پران داتا از سر نو زندگی عطا کریگی تپ دق کے ہزاروں جاں بلب مریض جنکی زندگی سے ماہر طبیب اور تجربہ کار ڈاکٹر بھی مایوس ہو چکے تھے صرف پران داتا کی بدولت دوبارہ زندگی اور صحت کی دولت سے مالامال ہو چکے ہیں انسانی ہمدردی کی بنا پر

صداقت کے ناظرین کا اخلاقی فرض ہے

کہ اپنے دوست احباب عزا و اقربا اپنے ہمسایوں اور قرب و جوار کے رہنے والوں کو خبر کر دیں کہ "پران داتا" تپ دق کیلئے دنیا میں موجودہ زمانہ کے تمام علاجوں سے بہتر اور کامیاب علاج ہے قیمت تین یوم کیلئے جو ایک مریض کو بالکل کافی ہے تین روپیہ علاوہ محصولڈاک

طبابت پیشہ اصحاب کو ارفی روپیہ کمیشن

ملنے کا پتہ: "پران داتا" مہندرو (پٹنہ)

"PARANDATA," P.O. MAHENDRU, (PATNA)

ولایت کی نئی دوائیں، نمونہ مفت

لعل نمبر ۱ ایکدم نرالی جادو کا اثر رکھنے والی جو لگاتے لگاتے عورت و مرد دونوں حیرت انگیز مزا اٹھاتے ہیں۔ قیمت ۲ ار محصولڈاک الگ۔ برابر استعمال کرتے رہنے سے بہت ہی فائدہ ہوتا ہے۔

لعل نمبر ۲ بخار، نزلہ، قبض، کھانسی اور دمہ، سر کا درد، آدھے سر کا درد، کمر کا درد، گھٹنے کا درد، ران کا درد، موچ یا چوٹ کا درد، سینے کا درد، پیڑھ کا درد، جوڑوں کا درد، گٹھیا یعنی جسم میں کسی حصہ کا درد صرف ۵ منٹ میں بالکل دور ہو جاتا ہے۔ سر درد والے ضرور ایک شیشی اپنے پاس رکھیں یہ نشہ کی چیز نہیں ہے قیمت ۱۲ ار فی شیشی محصول ڈاک الگ۔

لعل نمبر ۳ ہر قسم کے جریان، سفید پانی کا آنا اور کمر کا درد، خراب خون، دماغ کی کمزوری اور بدہضمی وغیرہ کے لئے یہ ایک ہی دوا ہے جو ہر مرد و عورت ہر ایک کو یکساں فائدہ پہونچاتی ہے تھوڑے وقت میں ہی تعجب خیز فائدہ معلوم ہو جائیگا۔ ایک ہفتہ کی دوا کے دام ۱۲ ار آنہ صرف، محصولڈاک الگ۔

لعل نمبر ۴ یہ پاؤڈر نئے یا پرانے سوزاک کو صرف ۱۲ گھنٹے ہی میں آرام پہونچاتا ہے سوزاک والے مریض نمونہ منگا کر ضرور آزمائش کریں قیمت بارہ آنے ۱۲

ضروری نوٹ:- ہماری دوائیں عورت و مرد دونوں بلا کسی خاص پرہیز کے ہر جگہ ہر موسم میں استعمال کر سکتے ہیں اگر نمبر ۳ کو کھا لیجئے اور نمبر ۱ کو لگا لیجئے تب کام کیجئے پھر بیحد تعریف کیجئے گا۔

ملنے کا پتہ:- آر۔ ایس۔ لعل فارمیسی۔ ہولاگنج۔ کانپور

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستولیں

ہمارے یہاں کم سے کم قیمت پر دستیاب ہوتی ہیں۔ ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن تک ہم مال اپنے خرچ سے پہونچا دیتے ہیں۔ اور فرمایشوں پر کمیشن علیحدہ دیتے ہیں۔ فہرست

سلیمان اینڈ کو۔ کراچی کیمپ سے طلب فرمائیے

باہتمام خواجہ عبدالسلام صداقت پرنٹنگ ورکس کانپور سے شائع ہوا

REGD. No. 142

قت

اڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۵ | کان پور - چہارشنبہ ۳ر اگست سنہ ۱۹۲۷ء

ادبیات

رازِ فنا

از جناب احسن سبھی صاحب ناظم حلقۂ ادبیہ کان پور

جناب احسن سبھی صاحب نے موجودہ زمانہ میں جو شہرت دوام حاصل کی ہے وہ ہماری تعریف کی محتاج نہیں۔ اہل ذوق آپ کی ادبی خوبیوں کے اس قدر قائل ہو چکے ہیں کہ جو کچھ کلام بھی آپ کا اُن کو ملتا ہے اس کو وہ غنیمت جانکر پڑھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر رسالہ جات و اخبارات میں آپ کا کلام مکمل ہو یا نامکمل شائع کر دینا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ ذیل کی نظم بھی اکثر رسالہ جات و اخبارات میں غیر مکمل شائع ہو چکی ہے مگر ہم اس نظم کو مکمل شائع کرتے ہیں امید کہ ناظرین صداقت پڑھکر محظوظ ہونگے۔ (ایڈیٹر)

نظر میں سیر تھی گزرے ہوئے زمانے کی
مرا خیال تھا چُپ آئینہ دکھا کے مجھے
ہنسا ہنسا کے رُلاتا تھا حافظہ میرا
گزشتہ عہد کے قصے سُنا سُنا کے مجھے

کہا نسیم سے میں نے کہ اے سُبک رفتار
نہ چل ادائے تغافل دکھا دکھا کے مجھے
مسافرانِ عدم کا پتہ نہیں معلوم
تجھے خبر ہو تو ممنون کر بتا کے مجھے
مگر یہ سُن کے ہَوا ہو گئی وہ مستِ خرام
پتہ بتانے کے بدلے ہَوا بتا کے مجھے

کہا یہ غنچے سے میں نے کہ تو ہے جانِ بہار
ترے نثار، بتا دے یہ مسکرا کے مجھے
نہاں ہے تیرے تبسم میں رنگ و بوئے عدم
بنا دے مست یہ خوشبو ذرا سنگھا کے مجھے
کھلے تھے لب ابھی اسکے کہ ہو گیا خاموش
اِک آہ کھینچ کے، چاکِ جگر دکھا کے مجھے

کیا جو برق سے میں نے سوالِ رازِ فنا
ادا سے دیکھ لیا اُس نے مسکرا کے مجھے
وہ اضطرابِ مجسم بھی کچھ بتا نہ سکی
نظر سے چھُپ گئی بس اِک جھلک دکھا کے مجھے

وہ موجِ بحر، وہ اُسکی پُر اضطراب روش
عجیب یاس سے دیکھا تھا تلملا کے مجھے
کیا جو رازِ عدم کا سوال، چل نکلی
خرامِ عمرِ رواں کی روش دکھا کے مجھے

حبابِ بحر میں تھی ایک شانِ استغنا
وہ دیکھتا تھا تکبر سے سر اٹھا کے مجھے
سوال شرحِ فنا اس سے جب کیا میں نے
تو مٹ گیا وہ ادائے فنا دکھا کے مجھے
زبانِ حال سے کہتی تھی شمع یوں سرِ بزم
جو دیکھنا ہو تو بس دیکھ لو بجھا کے مجھے
کہا جو میں نے کہ کچھ اور شرحِ راز تو کر
خموش ہو گئی دل کا دھواں دکھا کے مجھے

روشن خیال عورتوں کا رجحانِ طبع

لڑکوں اور لڑکیوں کی مشترک تعلیم

بمبئی ۲۵ر جولائی - سینٹ زیورس کالج ہال میں عورتوں کا ایک جلسۂ مباحثہ منعقد ہوا جس میں یہ تجویز پیش کی گئی کہ عورتوں کے لئے جداگانہ کالج ہونے چاہئیں۔ کالج کی ایک خوبصورت متعلمہ نے اس تجویز کی مخالفت میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ایسے کالجوں میں لڑکوں کے بغیر افسردگی چھائی رہیگی۔ عورت اور مرد میں جو جنسی اختلاف ہے اسکی وجہ سے وہ ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہیں۔ مقررہ نے کہا کہ انکی رائے میں اسکولوں میں تو مشترک تعلیم نہ ہونی چاہیئے لیکن کالجوں میں چونکہ حالت بدل جاتی ہے۔ لڑکوں لڑکیوں کی کافی نشو و نما ہو جاتی ہے اور وہ اپنے بُرے بھلے کو سمجھنے لگتے ہیں، اس لئے وہاں مشترک تعلیم ضروری اور مفید ہے۔ خاتون موصوف نے ان مفید اثرات کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا جو ہر دو جنس کے افراد ایک دوسرے پر کرتے ہیں اور نہایت زور کے ساتھ ظاہر کیا کہ وہ بیسویں صدی کے کالجوں کو مقفلوں کے زنان خانے بنانے کے سخت مخالف ہیں۔

ایک دوسری نوجوان خاتون نے جنکے خیالات مشترکہ تعلیم کے ہی معلوم ہوتے ہیں تجویز کی موافقت میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہماری آزادی محدود کر دیگی ہر مردوں نے عورتوں کی نگرانی اور ذمہ داری کا اجارہ لے لیا ہے اب ہمکو ایسے جوانمردوں کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ عورتوں کے جداگانہ کالجوں سے انکی تعلیم میں تحریک و ترقی ہوگی خصوصاً اس ملک میں جہاں ابھی تک پردہ کا رواج موجود ہے جب تجویز کی موافقت اور مخالفت میں رائے شماری کیگئی تو ۴۳ رائے موافق اور ۶۰ رائے مخالف ہوئیں اسلئے تجویز مسترد ہو گئی۔ (جدید اور روشن خیال طبقہ کی عورتوں کے اس جلسہ نے اس تجویز کو مسترد کر کے اس رجحان طبع کا کھلم کھلا اظہار کر دیا جسکے آثار روز بروز نمایاں ہوتے جا رہے ہیں۔)

برقیات

مسئلہ البانیہ مین اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام مین سر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بناء پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کرلیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان مین اطالیہ کے اقتصادی سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگرچہ بعض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ مین جملہ کاغذات دیوان مین پیش کردیے گئے ہین۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور سر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہین ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین معاصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے کہ ... "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" ... [illegible] ... معاہدہ ... [illegible]

... روک تھام ہونی چاہیے۔

چنانچہ پنجاب کونسل مین ہندو مسلمانون نے فرقہ وارانہ کشیدگی کے دور کرنے کے مباحثہ کے سلسلہ مین بالاتفاق اس بات پر اظہار خیال کیا کہ دریدہ دہن اور بیہودہ اخبارات کی زبان بندی کیلیے سخت قانون بنانا چاہیے اور بغیر اسکے ملک کی کشیدگی دور نہ ہوگی اور بعض حضرات نے یہ بھی فرمایا کہ اس قسم کے قانون پر لبیک کہنے کیلیے ہم تیار ہین چنانچہ مسٹر کریک چیف سکریٹری پنجاب نے فرمایا کہ "حکومت اس مجلس کی اظہار رائے کا بہت خوشی سے خیر مقدم کریگی تاکہ اس قسم کی چیزون کو دبانیکیلیے اخبارات کے ساتھ قانونی کارروائی کیجا سکے"۔

اس سے بہت زیادہ متجاوز ہوکر "سر جافرے" نے فرمایا کہ صرف پنجاب نہین بلکہ سارے ہندوستان کیلیے اس قسم کے قانون کی ضرورت ہے ہم کو مسٹر کریک چیف سکریٹری کی رائے سے اتفاق ہے کہ بلا اس قسم کے قانون کے پنجاب سے اس قسم کی بیہودہ اخبار نویسی نہ چھوٹے گی البتہ ہم کو اس سے اتفاق نہین کہ سارے ہندوستان کیلیے قانون کی ضرورت ہے کیونکہ اور صوبون مین اسقدر بد مذاقی نہین پیدا ہوئی ہے ۴

مجسٹریٹ درجہ سوئم و ایم ایل سی اور حافظ احمد اللہ صاحب تاجر چرم کو مبارکباد دیتے ہین کہ جن کی ان تھک کوششون کی بدولت حاجی محمد شفیع صاحب بلا مقابلہ منتخب ہوگئے۔

خان بہادر حافظ محمد حلیم

غالباً یہ سنکر مسلمانان کانپور خوش ہون گے کہ خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب بخیر و عافیت جرمنی پہونچ گئے

ہز اکسلنسی

ہز اکسلنسی گورنر سر ولیم میرس بالقابہ گورنر صوبجات متحدہ معہ اپنے ذاتی اسٹاف و آنریبل سر سموئیل و لیڈی اوڈانیل کے ۳۱ر جولائی کو کانپور مین تشریف فرما ہوے آپ نے والرو ورکس اور دیگر انسٹیوٹیوشنون کا معائنہ فرمایا اور سناتن دھرم کالج کے بورڈنگ ہوس کا افتتاح فرمایا۔ اور ۳ر اگست ۹ بجے رات کو کانپور سے تشریف لیگئے۔

تمالی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہین ہوتا

روس و برطانیہ مین جنگ

ماسکو ۲ر جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلق ... کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روس ... "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور ... مین زبردست پیچیدگیان پیدا ہوجانے و ... اس کے بعد موسیو موصوف نے اس ... انگریزون نے قلمرو روسیہ مین انقلاب ... باینہمہ حکومت روسیہ نے ان باتون ... نزدیک ایسی بناء پر سیاسی جھگڑا ... فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات سے ... دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل ...

لندن ۲ر جون آج ... حکومت ہند اصلاح ... ابتدائی تحقیق ... [illegible]

... اچ ایل باٹلی والا ...

۵۰ برس

... والے کا ایکو مکسچر
... والے کا ٹانک سیرپ
... والے کا کیوان ام
... والے کا ڈاریا مکسچر
... والے کی ٹوتھ ...
... والے کی طاقت ...
... والے کا واد ...
... والے کا ...

ڈاک کا پتہ: ... [illegible]

... اصلاح الملک کے نام ... شاہ نجم الدین صاحب ... مسلم ہائی اسکول مین منعقد ہوا ... بہت بڑے پایہ کے بزرگ ہین اور کانپور ... مریدون کا بہت کافی گروہ موجود ہے اسی وجہ سے یہ ... جلسہ نہایت کامیاب رہا۔

سنا جاتا ہے کہ شاہ صاحب موصوف نے ایک ضخیم کتاب "اصلاح الملک" کے نام سے لکھی ہے اس جلسہ مین اسی کتاب کے اقتباسات پڑھکر سنائے گئے۔

بظاہر اس جلسہ کے دو مقصد معلوم ہوتے ہین اول یہ کہ "مسلمانون کے اعمال و اخلاق کی اصلاح" اس کیلیے ہم جناب شاہ صاحب موصوف کے انتہائی ممنون ہین کہ اُنھون نے مسلمانون کی اصلاح کیلیے گوشۂ عافیت سے باہر تشریف لانے کی زحمت گوارا فرمائی۔ اگر یہ بزرگان دین صرف اس کا تہیہ کرلین کہ وہ اپنے مریدون و معتقدون کی اصلاح کرین گے تو مسلمانون کی بہت کچھ ترقی ہوسکتی ہے۔

دوسرا حصہ یہ ہے کہ مسلمانون کی سیاسی رہنمائی کیجائے ہمکو اس حصہ سے قطعاً اختلاف ہے کیونکہ ان بزرگان دین کے ہاتھ مین اگر خدانخواستہ سیاست کی باگ دور آگئی تو نقصان عظیم کا خوف ہے اور اس قسم کے نقصانات مسلمان اُٹھا بھی چکے ہین۔ چنانچہ اس جلسہ مین سیاسی معاملات کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے وہ حد درجہ تشویشناک اور مہلک ہے۔

ہم کو امید ہے کہ جناب شاہ صاحب موصوف سیاست کے پُرخار راستہ مین تشریف لانے کی زحمت گوارا نہ فرمائین گے اور تمام اپنی کوششین مسلمانون کے اخلاق و اعمال کی درستی مین صرف فرمائین گے جس کی اصلاح بلا آپ کے بہت دشوار ہے۔

مقدمہ مصری بازار فساد مصری بازار کے متعلق جو مقدمہ پنڈت رامیشر دیال صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کے اجلاس مین چل رہا ہے اس کی پیشی ۳ر اگست سے شروع ہوگئی ہے اور صفائی کے گواہ پیش ہورہے ہین۔

لوکمانیہ تلک آنجہانی کی برسی یکم اگست کو کانپور مین بھی منائی گئی۔

ضمنی انتخاب ڈاکٹر عبد الکریم صاحب کے استعفیٰ دینے سے جو جگہ پٹکاپور و صدر بازار وارڈ کی خالی ہوئی تھی اس کیلیے صرف دو نامزدگیان ہوئی ہین (۱) حاجی محمد شفیع صاحب مالک مجیدی پریس ۴

بحکم جناب اڈیشنل منصف بہادر اول کانپور

سمن بنام مدعا علیہ بنا بر حاضری اصالتاً بغرض قرارداد امور منفصلہ طلب

(آرڈر ۵ قاعدہ ۳۵)

بعدالت اڈیشنل منصف اول بہادر کانپور

مقدمہ نمبر ۳۹۶ بابت ۱۹۲۶ء

رام سہاے ولد منشی چندی پرشاد قوم کائستھ پیشہ زمینداری ساکن حال کورسوان شہر کانپور — مدعی

بنام چُنی لال بالغ و پدم ناتھ نابالغ بولایت و رفاقت ہردین پرشاد پدر خود ولی دوران مقدمہ و سیتا رام نابالغ ولد جگناتھ پرشاد بولایت و رفاقت جگناتھ پرشاد پدر خود ولی دوران مقدمہ اقوام ملاح ساکنان بازید پور پرگنہ و ضلع کانپور متصل جاجمو مشتریان جائداد متنازعہ — مدعا علیہم

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت حق شفع کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۵ر ماہ اگست ۱۹۲۶ء وقت ۱۰ بجے دن عدالت ہذا مین اصالتاً حاضر ہواور جوابدہی دعوی کی کرو اور تم کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو۔

تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ یکم ماہ اگست ۱۹۲۶ء جاری کیا گیا۔

(بمہر عدالت) دستخط لکھپت راے منصرم

بحکم جناب اڈیشنل منصف اول بہادر کانپور

قاعدہ ۱۰ سرکلر نمبر ۶ مد ۲

نام عدالت	نمبر مقدمہ	نام فریقین
اڈیشنل منصف اول کانپور	نمبر ۳۹۶ سنہ ۱۹۲۶ء	رام سہاے بنام چُنی لال وغیرہ

بعدالت اڈیشنل منصف اول کانپور

رام سہاے ولد منشی چندی پرشاد قوم کائستھ پیشہ زمینداری ساکن حال کورسوان شہر کانپور — مدعی

بنام پدم ناتھ نابالغ ولد ہردین پرشاد بولایت و رفاقت ہردین پرشاد پدر خود ولی دوران مقدمہ و سیتا رام نابالغ ولد جگناتھ پرشاد بولایت و رفاقت جگناتھ پرشاد پدر خود ولی دوران مقدمہ اقوام ملاح ساکنان بازید پور پرگنہ و ضلع کانپور متصل جاجمو — مدعا علیہم

اطلاع نامہ بنام پدم ناتھ نابالغ و ہردین پرشاد / سیتا رام نابالغ و جگناتھ پرشاد — ولی دوران مقدمہ

ہرگاہ بمقدمہ مندرجہ عنوان تم کو مدعی نے ولی دوران پدم ناتھ و سیتا رام نابالغان مدعا علیہ نابالغ کا قرار دیا ہے لہذا یہ اطلاع نامہ تمہارے نام جاری کیا جاتا ہے کہ اگر تم کو کوئی عذر نسبت ولی ہونے نابالغ مذکورہ بالا کے ہو تو بتاریخ ۱۵ر ماہ اگست ۱۹۲۶ء بوقت ۱۰ بجے دن کے حاضر عدالت ہذا ہوکر اصالتاً یا وکالتاً پیش کرو ورنہ کارروائی یکطرفہ حسب ضابطہ عمل مین آویگی۔ مرقوم یکم اگست ۱۹۲۶ء

(بمہر عدالت) دستخط لکھپت راے منصرم

---

۴ (۲) حافظ احمد اللہ صاحب سوداگر چرم۔ حافظ صاحب موصوف کے استعفیٰ پیش کردینے کی وجہ سے حاجی صاحب موصوف بلا مقابلہ میونسپل بورڈ کے ممبر منتخب ہوگئے۔

ہم اس کامیابی پر حاجی محمد شفیع صاحب اور خصوصاً حاجی عبد القیوم صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول و آنریری

ایک پر درد فسانہ

بہار پور کے ضلع میں شام نگر ایک چھوٹی سی بستی ہے قریب ہی سیلانی ندی بے فکری اور سکون کے ساتھ بہ رہی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شام پور کے ہر نگر میں سیلانی کیلئے بھی تھوڑی سی جگہ ہے جیسے نگر کے اور آدمی ہیں بٹیا بٹی بھوا داما د ایسی ہی سیلانی بھی ہے وہ انکے کھیتوں کو پانی دیتی ہے انکے باغوں کو ہرا بھرا رکھتی ہے۔ سورج کی آنکھ کھلنے سے پہلے انکو نہلاتی ہے ان کے کپڑے صاف کرتی ہے اور انکے جسم و روح کو تر و تازہ کر دیتی ہے۔

شام نگر میں ایک ساہوکار رہتے تھے ساگرمل ان کا نام تھا اچھے خاصے ڈھیرے بدن کے آدمی تھے داڑھی منڈواتے تھے نگر کبھی پانچوں چھٹے پینے گاڑھے کی دوپلی ٹوپی یہ ان کی پوشش تھی۔

لالہ ساگرمل لین دین کا کام کرتے تھے اور اس پیشہ کے لوگوں کی جو خصوصیات ہوتی ہیں وہ انمیں بدرجہ اتم موجود تھیں رحم اور خدا ترسی ان کو چھو تک نہ گئی تھی خلق خدا کے درد و غم سے انہیں کوئی ہمدردی نہ تھی ان کا دل بے حس تھا انکے جذبات مردہ تھے سوائے روپیہ پیسہ کے دنیا کی کوئی چیز ان کی توجہ اپنی طرف مبذول نہ کرسکتی تھی اور جوں جوں سونے چاندی کا ڈھیر بڑھتا جاتا تھا لالہ ساگرمل کیلئے مسئلہ بہت ہی اہم ہوتا جاتا تھا کہ کھانے پینے کے اخراجات میں کس طرح کمی کیجائے وہ روئی کی ایک گدی بچھائے ڈیوڑھی میں بیٹھے رہتے تھے اور سوچا کرتے تھے کہ فلاں شخص پر اتنا سود واجب ہو گیا ہے اور اب اگلے مہینے اتنا ہو جائیگا فلاں نے سود میں سے ابھی تک ایک پیسہ بھی ادا نہیں کیا فلاں کو کھیتی میں نقصان رہا ہے ضرور روپیہ کی ضرورت ہوگی دو روپیہ سینکڑہ سے کم نہ دونگا۔

لالہ ساگرمل کے گھر میں ایک تنگ و تاریک کوٹھری تھی اسمیں انھوں نے چند ٹین کے کنستر گاڑ رکھے تھے اور صبح کو سورج نکلنے سے پہلے وہ اس کوٹھری میں جاتے کنستروں میں روپیوں اور اشرفیوں کی تھیلیاں نکالتے اور ایک ایک کر کے گنتے پھر انہیں جوں جوں کر کے ڈھیر بنا دیتے ان تمام روپیوں اور اشرفیوں کے وہ تنہا مالک تھے کوئی ان کا شریک نہ تھا جب وہ سونا چاندی کے ان مدور ٹکڑوں کو مس کرتے تھے تو انہیں ایک قسم کی راحت محسوس ہوتی تھی اور وہ سمجھتے کہ دنیا میں اس سے اعلیٰ اور کوئی چیز نہیں وہ روپیہ کو صرف روپیہ کی خاطر رکھتے تھے جب کسی خاص مقصد کیلئے روپیہ فراہم کیا جاتا ہے تو مقصد عزیز ہوتا ہے روپیہ نہیں لیکن یہاں کوئی مقصد نہ تھا روپیہ ہی سب کچھ تھا۔

لالہ ساگرمل کا یہ خیال صحیح نہ تھا کہ ان کے مال و متاع کی کسی کو خبر نہیں ہے گاؤں کا بچہ بچہ جانتا تھا کہ یہ کچی کوٹھری ایک قیمتی خزانہ ہے اور یہ کچھ مشکل بھی نہ تھا کہ انکے کنستر اپنے بیش بہا انبار سے سبکدوش کر دیئے جاتے گاؤں کے لوگ سب ایماندار تو نہ تھے لیکن اتنے چالاک بھی نہ تھے کہ باقاعدہ چوری یا ڈاکہ زنی کی جرأت کرتے انہیں ابھی دنیا کی ہوا نہ لگی تھی ان بیچاروں کیلئے تو بہار پور ہی صد ہا پوشیدہ رازوں کا سرمایہ دار تھا۔

لالہ ساگرمل کا ایک لڑکا تھا جس کا نام سوکمار تھا اس کی عمر چھ سال سے زیادہ نہ تھی بہت نحیف کمزور، دائم المرض کوئی نہ کوئی روگ لگا ہی رہتا تھا باوجود اس تمام بے حسی کے لالہ ساگرمل کے دل میں اس بچہ کیلئے تھوڑی سی محبت ضرور تھی اور وہ کبھی کبھی اسے دیکھ کر مسکرایا کرتے تھے۔

لالہ ساگرمل کا طلائی جال صرف شام نگر ہی تک محدود نہ تھا ... نیچے دبا لیا آخر بہت شر[illegible] تو انٹی میں روپیہ نہیں تھا ... پہونچا اور بولا لالہ جی ہمارا ایک روپیہ ہاتھوں لیا یہاں سے دفان ہو "روپیہ گر گیا یہ کوئی تیرے روپیہ کا چور ہے؟" گرنے کیلئے روپیہ کہاں سے گھنشام دبی زبان سے بولا میرو نہیں تھا دوائی کیلئے لایا تھا۔ میرا نہیں تھا آخر ساگرمل نے اسے ڈانٹ کر نکال دیا بیچارہ کیا کرتا اپنا سا منہ لیکر رہ گیا عطار کی دکان جا کر دوا ادھار مانگی اس نے بھی انکار کر دیا اب کیا کرے بیوی جان کو آجائیگی خدا جانے کس کا روپیہ تھا برتنوں کے داموں سے بھی آج کچھ نہ بچا تھا کیا کرتا بس خالی ہاتھ گاؤں کو لوٹ گیا۔

وقت کی بات ہے جس روز کا یہ ذکر ہے اسی روز شام کو اس شدت سے بارش ہوئی کہ لالہ ساگرمل لوٹ نہ سکے اور رات بہار نگر ہی میں گذاری اگلے دن شام کو واپس ہوئے تو بیوی دھاڑیں مار کر رو رہی تھی لالہ گھبرا گئے پوچھا تو معلوم ہوا کہ سوکمار کا انتقال ہو گیا بیچارے آہ کر کے بیٹھ گئے بیوی نے کہا میں کئی روز سے دوا کیلئے کہہ رہی تھی تم یہ کہہ کر ٹال دیتے تھے کہ کچھ نہیں خود اچھا ہو جائیگا وہ تو ہمیشہ ہی ایسا رہتا ہے کل گھنشام کمہار شہر جا رہا تھا میں نے اس کی بیوی کو ایک روپیہ دیا کہ اس سے دوا منگوا دے خدا اسے سمجھے کہ روپیہ کہیں کھو آیا میرے بچہ کی جان گئی اس پر صبر پڑے گا۔

لالہ ساگرمل کی زبان سے بے ساختہ نکلا۔ ہائے! ہائے! سوکمار کی دوا کا روپیہ تھا!!

(ماخوذ)

"انڈین نیشنل ہیرلڈ" کے دفتر کی تلاشی

بمبئی ۲۸ر جولائی آج سہ پہر میں پولیس نے روزانہ اخبار نیشنل ہیرلڈ کے دفتر کی تلاشی لی اور اخبار مورخہ ۲ر فروری کو جسمیں چین کے اوپر ایک مضمون تھا ضبط کر لیا ایک رسالہ "ہندوستان اور چین" بھی ضبط کر لیا گیا جس میں ان تمام مضامین کو جمع کیا گیا تھا جو گذشتہ جنوری اور فروری میں شائع ہوئے تھے رسالہ مذکور کے ناشر مسٹر الیس۔ الیس۔ امیر جکار، ایک اشتمالی تھے اور اس کا دیباچہ مسٹر سکلاتوالا نے لکھا تھا۔

۲ر فروری کے تمام پرچے اور اس کے پروف وغیرہ لے لیئے گئے اور اسے دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند کے ماتحت باغیانہ قرار دیدیا گیا۔

اس سے قومی احساسات کی پامالی پر فرد لی اور قدیم جمہوریت کی اسپرٹ کا مفقود ہونا ظاہر ہوتا ہے اول تو ہم یہی نہیں سمجھ سکتے کہ اس خاص ہندو مفاد اور اقتصادی زندگی سے کیا مطلب ہے ہندو اپنے ہموطن بھائیوں سے آج تک متواتر اسی شر انگیز علیحدگی کے سوال پر لڑتے رہے ہیں اگر درحقیقت کسی ایسی چیز کا وجود ہے جس کو خصوصاً ہندو مفاد کے لقب سے پکارا جا سکتا ہے اور وہ "مسلم مفاد" سے مطلق اختلاف رکھتی ہے تو ہم کو ان تمام امیدوں پر قیامت کے دن تک پانی پھیر دینا چاہیے جن پر ہندوستان کو ایک قوم بنا دینے کا انحصار ہے اب تک جو ہندو قوم پرست متواتر مسلمانوں سے معاشرتی اور سیاسی میدان میں علیحدگی کے خلاف رہے ہیں اگر وہی لیڈران اس کے حامی بنے ہیں تو صاف ظاہر ہے کہ کس طرح وہ اپنی کمزوری کا مسلم قومیت کے سامنے خود انکشاف کر رہے ہیں موجودہ ترقی پذیر شورش نے جو ہندو مسلم کے درمیان واقع ہو گئی ہے ہندو لیڈروں سے مآل اندیشی اور انجام بینی کی قوت کو سلب کر لیا ہے اور وہ اس نتیجہ پر نہیں پہونچ سکتے کہ مسلمان حامیان ملک سے اتفاق ہندوستان کو ایک قوم بنا دینے کا کس حد تک ذمہ دار ہے

ہندو مسلم مفاد؟

ہم نہیں سمجھ سکے کہ ہمارے باہمی قومی سیاسیات میں ہندو اور مسلم مفاد کیا چیز ہیں؟ جب کوئی مسلمان لیڈر مسلم مفاد کا لفظ استعمال کرتا ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ اس کا کیا مطلب ہے مسلم مفاد سے اس کا مطلب ہے کہ مسلم تعلیم یافتہ بقدر مراتب اس صوبہ کے دفاتر میں جس کے وہ رہنے والے ہیں اپنی تعداد کی بہ نسبت جگہ پائیں اور مستفید ہوں کیا ہندو لیڈروں کا بھی ان الفاظ سے یہی مفہوم ہے؟ کیا ان کا دعوی بھی نہ صرف آبادی کے لحاظ پر بلکہ اعلیٰ تعلیم اور بہتر اقتصادی پر مبنی ہے؟ مگر یہ بات قابل یقین نہیں حال ہی میں انڈین کلکتہ ایسوسی ایشن کی ایک سب کمیٹی نے جو ایسے تعلیم یافتہ اشخاص پر مشتمل تھی جیسے سر بیاش چندر متر، بابو رام چندر چٹرجی، بابو خلیش چندر بباگی ایم ایل۔ اے۔ ایک تحریر میں اس بحث پر اپنی رائے پیش کی ہے اگرچہ یہ رائے ابھی تک کمیٹی کی طرف سے باضابطہ تسلیم نہیں کی گئی ہے تاہم

برقیات

مسئلہ البانیہ میں اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام میں سر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بناء پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان میں اطالیہ کے اقتصادی یا سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ میں جملہ کاغذات دیوان میں پیش کر دیے گئے ہیں۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور سر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہیں ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک انگلو انڈین ہمعصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے کہ ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" ... [illegible]

... علاقہ گیر ...

لیکن اس زمانہ میں اس باطل اور مہلک علیحدگی کے خیال کو دبا ڈالنا چاہیے ہم سب کو ایک قوم بنکر اُٹھنا ہے لہذا خواہ ہندو صاحبان میں کوئی ہوں یا مسلمان میں سے ہر فرد کو ان تباہ کن فرقہ وارانہ خیالات کو دور کر دینا چاہیے۔

روس و برطانیہ میں جنگ

شمالی بیضہ می جاری ہے اور کوئی مزاحم نہیں ہو...

ماسکو ۲ر جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلق... کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روس... "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور... میں زبردست پیچیدگیاں پیدا ہو جانے وا... اس کے بعد موسیو موصوف نے اس... انگریزوں نے فکر وے روسیہ میں انقلا... باینہمہ حکومت روسیہ نے ان باتوں... نزدیک ایسی بناء پر سیاسی جھگڑا... فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات سے... دولت برطانیہ کیا ہوگا۔

مسائل ...

لندن ۲ر جون آ... حکومت ہند اصلا... ابتدائی تحق...

... ہند و لیڈروں کی زبان پر خاص مفاد کا ... سے انکی مراد اسی اقتصادی حالت سے ہوتی ہے جسکو ... ورت میں ہی ہاتھ سے دینا پسند نہیں کرتے اس کے تھے وہ ...

برقیات

جنرل ڈائر کا خاتمہ

لندن ۲۴ر جولائی کو بریگیڈیر جنرل ڈائر کا انتقال ہو گیا

رسول اللہ کی توہین اور پارلیمنٹ

لندن ۲۸ر جولائی ایک سوال کے جواب میں جو اس رسالہ کے متعلق تھا جس میں داعی اسلام پر حملے کیے گئے ہیں ارل ونٹرٹن نائب وزیر ہند نے کہا کہ اس قسم کے رسالوں کی اشاعت کے جرم ہونے کے متعلق متضاد خیالات ہیں متعلقہ ہائی کورٹ سے اس بارے میں ایک اور فیصلہ حاصل کیا جا رہا ہے اس کے بعد اگر ضرورت ہوئی تو قانون میں ترمیم کرنے پر غور کیا جائیگا۔

اصلاحات ہند

لندن ۲۹ر جولائی کمانڈر کنیورودی نے ایوان پارلیمنٹ میں تمام پارٹیوں کے آدمیوں کو ایک جلسہ ضیافت دیا جس میں لارڈ اولیویہ لارڈ ونٹرٹن اور مسٹر لینبری بھی شریک تھے جلسہ میں اصلاحات ہند پر بحث ہوئی۔ جام صاحب نوانگر نے فرمایا کہ ہندوستان کے والیان ریاست اہل ہند کی تمناؤں کی مخالف نہیں ہیں جو مزید آئینی اصلاحات کے متعلق ہیں۔ مسٹر چمن لال سیتلواد نے تفصیل کیا تھ...

✱ اصلاحات کی ابتدا اور ان کا عمل تا اینڈم بیان کیا اور فرمایا کہ ۱۹۲۱ء سے اب تک بہت کچھ ترقی ہو چکی ہے اور عرض کیا کہ شاہی کمیشن کی ترکیب ایسی ہونی چاہیے کہ جس کو دیکھ کر تمام اہل ہند کے دل میں اطمینان کی لہر دوڑ جائے آپ نے فرمایا کہ ملک کی حفاظت کیلیے لابدی ضروری ہے کہ سندھرسٹ کمیٹی کی سفارشوں کو صورت عمل دیجائے۔

چین میں طوفان نوح

دس ہزار آدمی غرق

شنگھائی ۲۹ر جولائی چین کے صوبہ فیوکین دریائے کیولنگ میں علاقہ چانگچاؤ کے اندر اسقدر سیلاب عظیم آیا کہ ۱۰ ر دس ہزار آدمی غرق اور ایک لاکھ آدمی خانہ برباد ہو گئے۔ ۷ اضلاع میں سیلاب آیا ہے جو زیر آب ہیں نقصان مال ۵۰ لاکھ ڈالر کیا جاتا ہے۔

گجرات اور کاٹھیاوار کی بارش

احمد آباد ۳۱ر جولائی احمد آباد میں بارش کی وجہ سے جو نقصانات ہوئے ہیں اس کے متعلق سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ شہر میں ۵۰۹۳ مکانات گرے اور ۲۲ لاکھ ۴۰ ہزار ۵۰۰ روپے کا نقصان ہوا۔

ہندوستان

مسٹر جمناداس دوارکاداس کا

بمبئی - ۲۵ رجولائی کو مسٹر جمناداس دوارکاداس سابق رکن جمعیت مقننہ نے عدالت عالیہ بمبئی میں دیوالیہ ہو[نے کی] درخواست دی ہے درخواست میں کاروبار کے نقصان اور [لا]کھ روپیہ کے قرضہ کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

مسلم یونیورسٹی اور تحقیقاتی کمیشن

غیر سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ہز ہائینس (سابق بیگم صاحبہ بھوپال) چانسلر مسلم یونیورسٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ یونیورسٹی کے معاملات کی تحقیقات کیلئے ایک کمیشن مقرر کیا جائے معلوم ہوا ہے کہ سر ابراہیم رحمت اللہ کمیشن کے صدر ہونگے اور اس کی رکنیت سر جارج اینڈرسن ڈائرکٹر تعلیمات اور سر فلیپ ہارڈنگ کو حاصل ہوگی۔

سر فضل حسین کے جانشین سر عبد القادر

گورنر پنجاب کی مجلس عاملہ میں سر فضل حسین کے بحیثیت مندوب جنیوا روانہ ہونے کی وجہ سے عارضی طور پر یہ جگہ خالی ہوئی ہے وہ سر عبد القادر کے تقرر سے پُر کر دی گئی -

احمد آباد میں بارش کا طوفان

احمد آباد ۲۸ رجولائی ابھی تک متواتر موسلادھار بارش ہو رہی ہے بیشمار مکانات منہدم ہو چکے ہیں اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس وقت تک ایک ہزار سے زائد مکانات تباہ ہو چکے ہیں جن کے نقصان کا اندازہ تین لاکھ سے چار لاکھ تک کیا جاتا ہے اس وقت تک تین موت کی وارداتیں ہوئی ہیں اور دس مجروح جین پور جو احمد آباد کے قریب ہے اس کے باشندے اس کو خالی کر رہے ہیں دریائے سابرمتی میں طغیانی آرہی ہے جس کی وجہ سے سب لوگ پریشان ہیں -

احمد آباد ۲۹ رجولائی آج احمد آباد میں بارش بند ہو گئی ہے

راجہ تروا کا انتخاب غلط ہے

الہ آباد ۳۰ رجولائی مقررہ کمشنروں نے اعلان کیا ہے کہ لفٹنٹ راجہ درگا نراین آف تروا کا ضلع فرخ آباد کی طرف سے انتخاب بحیثیت رکن مجلس مقننہ غلط ہے اور رائے بہادر سر دیپ نراین ناکامیاب امیدوار کو جس نے انتخاب کے خلاف درخواست دی تھی چار ہزار روپیہ بطور خرچہ کے ادا کرایا ہے۔

ہز اکسلنسی کمانڈر انچیف حیدرآباد میں

سکندرآباد ۳۱ رجولائی سر ولیم برڈوڈ کمانڈر انچیف نے اعلیحضرت حضور نظام کے ساتھ لنچ تناول فرمایا - اس کے بعد آپ نے سکندرآباد کی گھوڑ دوڑ دیکھی -

---

تنت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ رماہ ہبر

... غدارستی کو دوماہ ... آرتشاد نابالغ کی جائداد کے ہو اندر چھ ماہ تاریخ شائع ہونے نوٹس ہذا سے اپنے دعوی کا تحریری اعلان روبرو اینجانب کریں -

نوٹ جملہ اشخاص جن کو وارڈ یا اُنکی جائداد کے روبرو دعوی ہو اُنکی توجہ دفعات ۱۷ - ۲۳ کورٹ آف وارڈس ایکٹ ۱۹۱۲ء ممالک متحدہ آگرہ واودھ کی طرف دلائی جاتی ہے -

دستخط اے - منرو
کلکٹر کانپور

سو مہاجن جواریوں کی گرفتاری

کلکتہ ۲۷ رجولائی بڑا بازار میں آج ایک تجارتی کوٹھی پر جس کا نام کاٹن ایسوسی ایشن آف انڈیا ہے پولیس نے نہایت حیرت انگیز طور پر چھاپہ مارا اور تقریباً ایک سو مارواڑیوں کو گرفتار کر لیا جس میں سے بعض بڑے دولت مند اور مالدار ہیں -

---

برقیات

مسئلہ البانیہ مین اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام مین سر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بنا پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان مین اطالیہ کے اقتصادی سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہین ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ مین جملہ کاغذات دیوان مین پیش کر دیے گئے ہین۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور سر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہین ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک انگلو انڈین معاصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے کہ ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" ... [illegible]

روس و برطانیہ مین جنگ

شمالی چین مین پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہین ہو ...

ماسکو ۲ر جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلقات ... کہ ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روس ... "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور ... مین زبردست پیچیدگیان پیدا ہو جانے وا... اس کے بعد موسیو موصوف نے اس ... انگریزون نے قلمرو روسیہ مین انقلا... بانیہمہ حکومت روسیہ نے ان باتون ... نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا ... زمایا کہ اس انقطاع تعلقات سے ... دولت برطانیہ کیا ہو گا۔

مسائل ...

لندن ۲ر جون آج ... حکومت ہند اصلا... ابتدائی تحقـ... [illegible]

... ایچ ال باٹلی و ...

۵۰ برس

... والے کا انگیو مکسچر

... والے کا ٹانک سیرپ

... والے کا کیوڑال ام

... والے کا ڈائریا مکسچر

... والے کی ٹونین

... والے کی طاقت

... والے کا دا...

... والے کا ...

ڈاک کا پتہ: ...

[illegible]	۱۰۸ — ...
[illegible]	۱ — ۱۲ — ۱
[illegible]	۲۴۷ — ۱ — ۱
[illegible]	۱۹۷ — ۰ — ۰
[illegible]	۵۸ — ۱۰ — ۰
[illegible]	۱۰۶ — ۱ — ۶
... متعلق دفتر اسٹیشنری وغیرہ	۲۰ — ۴ — ۹
خرچ متفرقات	۳۲ — ۵ — ۶
میزان	۷۷۱ — ۱۳ — ۹
باقی تحویل	۴۹ — ۱۴ — ۳

میزان کل
۸۲۱ — ۱۲ — ۰

دستخط محمد امین
آنریری جوائنٹ سکریٹری
مسلم لائبریری مسٹن روڈ
کانپور

بحکم جناب مولوی سید محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

سمن بنام مدعا علیہ بنابر حاضری اصالتاً
بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۳)

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ نمبر ۱۳۴۱ بابت ۱۹۲۶ء

رام سہائے ولد سوہن لال قوم درزی مالک دوکان موسومہ رام سہائے ورما واقع محلہ نجیب پورہ شہر کانپور مدعی

بنام بابو کالکا پرشاد - وبھو چند مدعا علیہم

بنام فرم بابو کالکا پرشاد وبھو چند واقع موضع گوری پرگنہ و ضلع و منصفی شاہجہانپور بتعمیل سمن اور بابو کالکا پرشاد ولدیت نامعلوم وبھو چند ولدیت نامعلوم قوم برہمن مالکان و مالکان فرم مذکور بہ کیجاوے۔

ہرگاہ کہ مدعی نے آپکے نام ایک نالش بابت ۱۹ ... کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ آپ بتاریخ ۲۳ ماہ اگست ۱۹۲۷ء بوقت ۱۰ بجے دن کے عدالت ہذا مین اصالتاً حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرین اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کیلیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو حاضر کرین نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہون اُسی روز پیش کرین۔ آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بجرہ حاضری آپکے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۸ ماہ جولائی ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا

(مہر عدالت) دستخط ہرسہائے منصرم

۴ بامعرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۲۳ر ماہ اگست ۱۹۲۷ء قبل دوپہر ۱۰ بجے اس عدالت مین حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاؤ۔ اگر ایسا نہ کروگے تو درخواست مذکور تمھاری غیر حاضری مین یکطرفہ سماعت ہوگی۔

آج بتاریخ یکم ماہ اگست ۱۹۲۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا

(مہر عدالت) دستخط گنگا سروپ منصرم

(آرڈر ۲۱ - قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی کانپور

مقدمہ نمبر ۷۳۹ ۱۹۲۶ء و نمبر ۱۷ ۱۹۲۷ء

مسماۃ دینا بال ولد پنڈت بلبتی دھر مصر ساکن بازار رام نرائن شہر کانپور - ڈگری دار مدعی

بنام لال ہر پرشاد ولد شیو سہائے کورمی ساکن بیری پرگنہ بلہور - مدیون مدعا علیہ

بنام لال ہر پرشاد مدیون ڈگری

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان مین ڈگری دار نے واسطے نیلام مال مقرقہ کے درخواست گذرانی ہے لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۲۳ر ماہ اگست ۱۹۲۷ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ یکم ماہ اگست ۱۹۲۷ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط گنگا سروپ منصرم

حسب دفعہ ۱۰۷ ضابطہ دیوانی

بعدالت منصفی کانپور

مقدمہ دیوانی نمبر ۷۳۹ بابت ۱۹۲۶ء
متفرقات نمبر ۷۱ بابت ۱۹۲۷ء

مسماۃ دینا بال ولد پنڈت بلبتی دھر مصر ساکن بازار رام نرائن شہر کانپور - ڈگری دار

بنام لال ہر پرشاد ولد شیو سہائے کورمی ساکن بیری پرگنہ بلہور مدیون

بنام لال ہر پرشاد مدیون

چونکہ ڈگری دار نے درخواست ۱۳ عدالت مین گذرانی ہے کہ جائداد مقرقہ موروثی مدیون ہے لہذا تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم اصالتاً

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے دنوعہ
بعدالت دیوانی جناب شیخ اقبال حسین صاحب
بہادر بی، اے ایل ایل بی منصف طرب گنج
مقام گونڈہ

مقدمہ نمبر ۰ سنہ ۱۹۲۶ء

لالہ اجودھیا پرشاد ولد لالہ متھرا پرشاد قوم بہارگو ساکن موضع نواب گنج پرگنہ نواب گنج ضلع گونڈہ — مدعی

بنام محمد منظورالحق ولد قاضی منظہرالحق ساکن موضع ہولا پور قاضی پرگنہ نواب گنج ضلع گونڈہ — مدعاعلیہ

بنام محمد منظورالحق ولد قاضی منظہرالحق ساکن موضع ہولا پور قاضی پرگنہ نواب گنج ضلع گونڈہ

ہرگاہ مسمی مدعی نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ ڈگری ابتدائی مورخہ ۱۹ اگست سنہ ۱۹۲۶ء کی قطعی ڈگری کیجاوے

۱۷ اگست سنہ ۱۹۲۷ء پیشی

لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے

[illegible] تحت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ ماہ مہر [illegible]

خاص

ہمارے یہاں کی مندرجہ ذیل سنہ ۱۹۲۷
یکم جولائی سنہ ۱۹۲۷ء سے

دواؤں کے نام	قیمت فی شیشی	قیمت تین شیشی
عرق کافور	۶ ر	---
دمہ کی دوا	۸ عہ ر	للعہ ر
جوڑی بخار و تلی کی دوا	۰	۰
" " بڑی	۱۵ ر	۲ ۱۲ ر
" " چھوٹی	۹ ر	۱۰ ۸ ر
آیوڈائزڈ سالسہ	۴ ۸ ر	۹ ر
سینی لائن	۲ عہ ر	۲ صہ ر
پرانے جریان و سوزاک کی دوا	۹ ۸ ر	۴ معہ ر
گرمی و آتشک کی دوا	۷ ۸ ر	۴ معہ ر
کولاٹانک	۲ عہ ر	۴ ر
گھینگھے کی کھانے کی دوا	۱۲ ر	۳ ر
" لگانے کی دوا	۵ ر	۰
" مرہم	۸ ر	۷ عہ ر
پین ہیلر	۲ عہ ر	۵ ر
کف و کھانسی کی دوا بڑی	۲ عہ ر	۱۰ ر
" چھوٹی	۱۱ ر	۶ ر
کان بہنے کی دوا	۵ ر	۰
داد کا مرہم	۴ ر	۰
گھاؤ کا مرہم	۷ ر	۱ عہ ر
گھاؤ دھونے کی ٹکیہ	۲ ر	۰
مقوی باہ کی گولیاں	۲ عہ ر	۲ ر
پرانے ملیریا بخار کی گولیاں	۱۲ ر	۴ ر
بدہضمی و بدہضمی کے دست کی ٹکیہ	۰	۰
	۶ عہ ر	للعہ ر
سر درد کی دوا	۱۰ ر	۳ عہ ر

دواؤں کے نام	قیمت فی شیشی	قیمت تین شیشی
پلیگ روکنے کی گولیاں	۰	۰
" " بڑی	۲ عہ ر	۵ ر
" " چھوٹی	۱۲ ر	۳ ر
جلاب کی گولیاں	۱۰ ر	۲ عہ ر
پیپرمنٹ کا تیل	۰	۰
" بڑی	۱۴ ر	۹ ر
" چھوٹی	۹ ر	۱۰ عہ ر
عرق پودینہ (سبز) بڑی	۱۲ ر	۳ عہ ر
" چھوٹی	۹ ر	۱۰ عہ ر
کلوروڈائن	۸ ر	۸ عہ ر
نمونہ کا بکس	۲ عہ ر	۸ عہ ر
جلدی بیماری کی دوا	۱۲ ر	۳ ر
لال شربت	۱۲ ر	۳ ر
امراض مستورات کی دوا	۶ ر	۲ صہ ر
دانت کے درد کی دوا	۹ ر	۱۰ عہ ر
خالص رینڈی کا تیل	۱۲ ر	۳ ر
روغن صندل	۱۱ ر	۱ ر
اجوائن کا تیل	۱۰ ر	۲ عہ ر
سونٹھ کا تیل	۱۲ ر	۳ ر
روغن سولف	۶ ر	۱ عہ ر
روغن دارچینی	۱۰ ر	۲ عہ ر
لونگ کا تیل	۸ ر	۸ عہ ر
روغن لیموں	۶ ر	۱ عہ ر
روغن لیونڈر	۱۴ ر	۹ ر
روغن الائچی	۱۰ ر	۳ عہ ر

دواؤں کے نام	قیمت فی شیشی	قیمت تین شیشی
روغن سنترہ	۱۲ ر	۳ ر
منہرا	۴ عہ ر	۱۰ ر
کیسٹراج تیل	عہ ر	۲ ر
ہیلک	۱۰ ر	۲ عہ ر
الوکا (مہاور)	۸ ر	۸ عہ ر
احتلام کی گولیاں	عہ ر	۱۴ ر
لیور کی گولیاں	۱۲ ر	۳ ر
پیپرمنٹ کا ست (پھول)	عہ ر	۱۵ ر
کاڈلیور آئل	۴ صہ ر	۱۰ ر
انگریزی تھرمامیٹر	۶ ر	۳ صہ ر
بکرد ھج	عہ ر	۱۵ ر
گلاب کا عرق	۸ ر	۰
بلیک ہیر ڈائی	۱۰ ر	۲ عہ ر
سیکرین	عہ ر	۱۵ ر
بے ذائقہ کونین	۹ ر	۱۰ عہ ر
اسمیلنگ سالٹ	۱۴ ر	۹ ر
ست اجوائن نصف آونس	۱۲ ر	۳ ر
" ایک آونس	۲ عہ ر	۱۰ ر
کونین کی گولیاں	۰	۰
" ۲ گرین کی ۲۵	۸ ر	...
" " ۵۰	۱۴ ر	...
" " ۱۰۰	۸ عہ ر	...
" ۴ گرین کی ۲۵	۱۴ ر	...
" " ۵۰	۸ عہ ر	...
" " ۱۰۰	۱۱ ر	...

یکم جولائی سنہ ۱۹۲۷ء — ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴، کلکتہ

برقیات

مسئلہ البانیہ میں اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام میں سر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ واطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بناء پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان میں ایطالیہ کے اقتصادی سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید وحمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ میں جملہ کاغذات دیوان میں پیش کر دیے گئے ہیں۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سانیور مسولینی اور سر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہیں ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین ہمعصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے کہ ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" ...

روس و برطانیہ میں جنگ

تمالی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہیں ہو...

ماسکو ۲ جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلقات ... کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روسی ... "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور ... میں زبردست پیچیدگیاں پیدا ہو جانے وا... اس کے بعد موسیو موصوف نے اس ... انگریزوں نے قلمرو روسیہ میں انقلا... باینہمہ حکومت روسیہ نے ان باتوں ... نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا ... فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات ... دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل ...

لندن ۲ جون ... حکومت ہند اعلا... ابتدائی تحق...

REGD: No. A. 1424

صدق

اڈیٹر
خواجہ عبدُالسّلام

جلد ۵ | کان پور - چہار شنبہ ۱۰ اگست ۱۹۲۷ء

ادبیات

(از جناب مولوی محمد زبیر صاحب روحی)

بتقریب تولد پسر جناب مجتبیٰ جلیل القدر صاحب

شبِ غم تھی مرے دُکھ کے لئے وجہ پریشانی — سیاہی میں تھے اُسکے مستتر آلام رُوحانی
یکایک پردۂ ظلمت اُٹھا میری نگاہوں سے — دکھایا نیرِ امید نے رُخسار نورانی
فروغِ جلوۂ امید سے آنکھیں ہوئیں روشن — مٹے یک لخت میری دل سے وہ صدماتِ پنہانی
کہا یا ہاتفِ غیبی نے کچھ معلوم ہے تجھکو — کہ آیا تیرے گھر میں آج رشکِ ماہِ کنعانی
یہ مژدہ سن کے دلبر ہوگئی اِک کیفیت طاری — سرورِ بادۂ امید میں تھا کیفِ روحانی
گیا گھر پر تو دیکھا بھائی صاحب بھی بہت خوش ہیں — نوا سنجِ مسرت ہیں وہ مثلِ مرغِ بستانی
بنی ہے جلوۂ روشن جلیل القدر کی منزل — فروغِ جلوۂ نورِ نظر سے گھر ہے نورانی
مبارک ہو جلیل القدر کو جلوہ مسرت کا — مبارک جلوۂ نورِ نظر کی یہ درخشانی
رہے مسرور و شاداں یہ عزیز القدر دنیا میں — رہے سر پر ہمیشہ سایہ افگن ظلِ سبحانی
فضائے دہر میں چمکے یہ مثلِ نیرِ رخشاں — مثالِ خضر پائے یہ بھی یارب عمر طولانی

جلیل القدر تم کو چاند سا بیٹا مبارک ہو
مبارک ہو تمہیں روحیِ شاداں کی گل افشانی

نپولین اور اسلام

(از ڈاکٹر خالد شیلڈریک)

"لوگ کہتے ہیں کہ میں کیتھولک عیسائی ہوں حالانکہ میں نہیں ہوں میں مصر میں مسلمان ہوا تھا۔"

مذکورہ بالا الفاظ نپولین کے ہیں، اور انکی تکرار کئی موقعہ پر کیگئی تھی یہ ایک مشہور واقعہ ہے کہ گو اس نے کیتھولک گرجا کو فرانس میں دوبارہ قائم کیا پھر بھی وہ مذہبی جلسے میں کبھی شریک نہوا۔ یہانتک کہ جب ملینر میں شاہی محل کے اندر یہ جلسہ ہوا تھا اور تمام شاہی خاندان اسمیں شریک تھا تو نپولین سرکاری کاغذات کے مطالعہ میں مصروف تھا یہ امر لائق غور ہے کہ جب نپولین مصر میں الازہر اور اسکے شیوخ کے انتظام میں مصروف تھا تو آخری فیصلہ اسلامی قانون اور مجلس علماء کی رائے کے مطابق ہی ہوتا تھا اب وقت آگیا ہے کہ اس عظیم الشان شخصیت کے اصل عقائد پر تھوڑی سی توجہ مبذول کیجائے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ نپولین نے پوپ سے اپنے سر پر تاج نہ رکھوایا بلکہ اپنے ہاتھوں سے اُٹھا کر مالک تاج و تخت بن گیا۔ جب ایکمرتبہ بعض ملحد درباریوں نے خدا کے وجود سے انکار کیا تو نپولین نے جھڑک دیا کہ "حضرات آپکے تمام نظرئیے بجا و درست لیکن اس تمام کائنات کو کس نے پیدا کیا" اس نے عجائبات سماوی کی طرف توجہ دلائی اور وہ خاموش تھے۔ ایکمرتبہ اسے اطلاع ملی کہ کچھ عربوں نے ایک مصری ملاح کو قتل کر دیا ہے اور وہ اس گاؤں کی تمام بھیڑوں کو ہانک کر لیگئے ہیں تو اس نے فوراً حکم دیا کہ ایک افسر تین سو اسپ سوار اور ایک سو سانڈنی سوار لیکر ڈاکوؤں کا تعاقب کرے اسپر ایک شیخ نے اس سے کہا کہ یہ ملاح تمہارا کوئی قریبی عزیز ہے کہ آپ اسکی موت پر اسقدر برہم ہیں نپولین نے جواب دیا کہ وہ اس سے زیادہ تھا وہ ایک انسان تھا جسکی حفاظت کا فرض پروردگار عالم نے مجھپر عائد کیا ہے تو شیخ نے جواب دیا یا للعجب آپ تو اسطرح باتیں کرتے ہیں گویا خدا کیطرف سے آپکو الہام ہوتا ہے۔

اور دوسری بہت سی عمدہ صفات کے علاوہ نپولین کی یہ انتہائی آرزو تھی کہ مصر پر صحیح معنوں میں عدل و انصاف اور غیر جانبداری کیساتھ حکومت کرنیکے لئے مستقل قبضہ حاصل ہوجائے نپولین نے مصر کی مسجد جامع میں نماز پڑھی اور تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ نپولین نے نماز کے تمام ارکان پوری طرح ادا کئے اور اسنے لوگوں کے نام جو اعلان شائع کیا اسکی عبارت اسطرح تھی "مصر کے باشندو تم سے کہا جائیگا کہ میں تمہاری مذہب کو فنا کرنے آیا ہوں لیکن تم اس بات پر اعتبار نہ کرنا۔ اس قسم کی جھوٹی خبریں ...

... اصل خدا پرستی کو دوبارہ قائم کرنے کیلئے آیا ہوں لسّے کہدو کہ خدا کی نگاہ میں سب لوگ برابر ہیں اور صرف عقل بلکہ قابلیت اور نیکی ہی انہیں امتیاز پیدا کرتی ہے اور وہ کونسی خوبیاں ہیں جنکی بنا پر ملوک دوسرے لوگوں سے ممتاز اور تمام آسائشوں پر قابض ہیں اگر مصر کی زمین پر انکا قبضہ ہے تو ان سے پوچھو کہ وہ دستاویز لاؤ جسمیں خدا نے اس زمین کو انکے ہاتھ میں دیدیا ہے نہیں خدا عادل ہے اور اپنے مظلوم بندوں پر بیحد رحیم ہے قاضیو، شیوخو، اماموں لوگوں کو بتادو کہ ہم بھی سچے مسلمان ہیں۔" یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جن فوجوں کو نپولین مصر میں لیکر گیا تھا وہ عیسائی نہیں تھیں سیلئے کہ جہانتک عیسائی عقائد کا تعلق ہے فرانس انقلاب عظیم سے نکل چکا تھا اور گرجا تباہ کر دیا گیا تھا بیو ریلاٹ کا بیان ہے کہ نپولین کے سپاہیوں سے شاید ہی کوئی شخص گرجا جاتا ہوگا۔ اور جب وہ فلسطین میں تھے تو وہ ان تاریخی اسماء اور مقامات سے بھی ناواقف تھے جو عیسائیت میں مقدس تسلیم کئے جاتے ہیں نپولین نے اپنی فوج کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ

"جو انمردو! جن لوگوں میں اب تم زندگی بسر کرنیوالے ہو وہ مسلمان ہیں انکے مذہب کا سب سے پہلا عقیدہ یہ ہے کہ خدا ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکے رسول ہیں انکے اس عقیدہ کی کبھی مخالفت نکرو انسے ویسا ہی سلوک کرو جیسا کہ تم یہودیوں اور اطالویوں سے کرتے ہو جو احترام تم ربیوں اور پادریوں کا کرتے ہو وہی اماموں اور مفتیوں کا کرو قرآن مجید کے احکام کا وہی احترام کرو جو تم حضرت عیسیٰ و موسیٰ کے احکام کا کرتے ہو۔

لیس کیس لکھتا ہے کہ یہ امر نپولین اور اسکی تمام فوج کو عیسائیت سے بالکل جدا کر دیتا ہے کہ اسکے تمام اعلانات ان الفاظ سے شروع ہوتے ہیں "رحیم و رحمٰن خدا کے نام سے۔ خدا صرف ایک ہے اور محمد اسکے رسول ہیں" نپولین کا خیال تھا کہ اسکے تبدیل مذہب سے اسلام کو عالمگیر مذہب کی حیثیت سے برقرار کرنیکا امکان پیدا ہو جائیگا سینٹ ہلینا میں اسنے کہا کہ فوج بلا شبہ اسمیں شامل ہو جاتی اور تبدیل مذہب کو محض ایک مذاق تصور کرتی اسکے نتائج پر غور کرو میں یورپ کو اپنے پیچھے چھوڑ دیتا اور اسکا تمام پرانا نظام ہر طرف قائم ہو جاتا اور اسکے بعد کسکی مجال تھی کہ فرانس کے مستقبل میں خلل انداز ہو سکتا زمانہ کی نشأۃ ثانیہ میں روک بنے مالٹا میں نپولین نے تمام مسلمان قیدیوں کو جو سینٹ جان نے قید کر رکھا تھا رہا کر کے انکے گھر نہیں پہونچا دیا اپنی تمام زندگی میں یہ عظیم الشان شہنشاہ ہمیشہ اسکا انکار کرتا رہا کہ وہ عیسائی ہے لیکن ہم اسکے ملی التوا اسلام ... مسلمانوں کے ساتھ اسکی حسن طلبی کے سلوک اور اپنی جرنیلوں کو تبدیل مذہب کی عام اجازت دیکر ... کے ساتھ دوش بدوش کھڑے ہو کر بارہا نماز پڑھی لیکن پادری کی اقتدا کبھی نہ کی۔ (سٹارٹ لنڈن بحوالہ مدینہ)

برقیات

مسئلہ البانیہ میں اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام میں سر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بنا پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان میں اطالیہ کے اقتصادی، سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ میں جملہ کاغذات دیوان میں پیش کر دیے گئے ہیں۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور سر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہیں ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین ہمعصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے کہ ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" ... معاہدہ ہو ...

... کرکے ان کو اپنے وطن میں بلانے کی دعوت دینگے۔ اور انسے اپنے قصور کا اعتراف کریں گے۔

روس و برطانیہ میں جنگ

شمالی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہیں ہے ...

ماسکو ۲ جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلقات ... کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روس ... "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور ... میں زبردست پیچیدگیاں پیدا ہو جانے وا... اس کے بعد موسیو موصوف نے اس ... انگریزوں نے فکر دے روسیہ میں انقلا... باایں ہمہ حکومت روسیہ نے ان باتوں ... نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا ... فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات سے ... دولت برطانیہ کیا ہوگا۔

مسائل ...

لندن ۲ جون آج ... کے ذریعہ سے ... حکومت ہند اصلا... ابتدائی تحق...

ورتمان کے مقدمہ کا فیصلہ

۴ مئی کو مسٹر جسٹس دلیپ سنگھ نے راجپال مصنف رنگیلا رسول کو بری کرکے مسلمانوں کو ایک کشمکش میں مبتلا کر دیا تھا اور چونکہ یہ فیصلہ گورنمنٹ پنجاب کیلیے بھی حیرت انگیز تھا اس لیے اس قسم کا جو ایک مقدمہ امرتسر میں رسالہ ورتمان کے ایڈیٹر اور "سیر دوزخ" کے مصنف پر چل رہا تھا اسکو پنجاب گورنمنٹ نے وہاں سے منتقل کرکے ہائی کورٹ پنجاب میں دائر کر دیا۔

گورنمنٹ پنجاب کا اس سے یہ مقصد تھا کہ وہ جلد اس نتیجہ پر پہونچ سکے کہ آیا دفعہ ۱۵۳ (الف) اس قسم کے جرائم کیلیے کافی ہے یا ناکافی چنانچہ یہ مقدمہ جسٹس براڈوے اور جسٹس اسکیمپ ججان ڈویزنل بنچ پنجاب ہائی کورٹ کے سامنے پیش ہوا

ججان موصوف نے اس مقدمہ کا فیصلہ ۶ اگست سنہ ۱۹۲۷ء کو سنا دیا اور دونوں ملزمین کو دفعہ ۱۵۳ (الف) کے ماتحت مجرم قرار دیکر پنڈت دیو شرما مصنف "سیر دوزخ" کو ایک سال قید بامشقت اور پانسو روپیہ جرمانہ کی سزا دی اور بصورت عدم ادائگی جرمانہ ۶ ماہ مزید قید۔ اور گیان چند ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر رسالہ "ورتمان" کو چھ ماہ قید بامشقت اور ڈھائی سو روپیہ جرمانہ کی سزا بصورت عدم ادائگی تین ماہ مزید قید کی سزا دی گئی۔

ہم کو امید ہے کہ اس فیصلہ کے بعد مسلمانان ہندوستان کافی طور پر مطمئن ہو جائیں گے۔

اگر اب مسلمانان پنجاب اس کا مطالبہ کریں کہ مسٹر جسٹس کنور دلیپ سنگھ مستعفی ہوں تو ہمارے نزدیک یہ مطالبہ بالکل ناجائز اور ناقابل قبول ہے۔

مولانا محمد علی صاحب ایڈیٹر ہمدرد کا یہ خیال کہ دفعہ ۱۵۳ (الف) اس قسم کے جرائم کیلیے ناکافی ہے ہم اس سے متفق نہیں نیز مسٹر جسٹس

ایچ ایل باٹلی ... ۵۰ برس ... والے کا ٹانک سیرپ ... والے کا ... ڈاک کا پتہ ...

... فرقہ وارانہ انداز میں دیکھا گیا۔

... مسلمانوں کا یہ مطالبہ ہے کہ عدالتی کارروائی کیلیے ... اختیاری زبان ہونی چاہیے اور ہندی کیلیے مسلمانوں کو مجبور نہ کرنا چاہیے۔

مسلمانوں کا یہ اس قدر واجبی مطالبہ ہے کہ کوئی سنجیدہ انسان اس سے انکار نہیں کر سکتا مگر ہمارے تعجب کی کوئی حد نہیں رہتی جبکہ ہمکو معلوم ہوا کہ کمیٹی کے ہندو اراکین نے مسلم مطالبہ کو یہ کہکر ٹال دیا کہ اس کی وجہ سے سیاسی ہیجان پیدا ہو جائے گا۔

ہم کو تعجب ہے کہ ہندو ممبران نے یہ عذر لنگ کیوں پیش کیا؟

اگر اردو ہندی کا قضیہ نہ ہوتا تو اس کمیٹی کا وجود ہی کیوں ہوتا؟ اور جبکہ اس کا وجود ہی اس غرض کیلیے ہوا ہے تو اس سے احتراز اور وہ بھی اس عذر لنگ کے ساتھ کہ اُردو کے مسئلہ کو چھیڑنے سے "یہ سوال سیاسی صورت اختیار کر لیگا" ازحد تعجب انگیز اور قابل مضحکہ ہے

ہم کو گورنمنٹ سے امید ہے کہ وہ مسلمانوں کے جائز مطالبہ کو منظور کرکے مسلمانوں کو مطمئن کرے گی۔

خادم الحرمین

ہمارے مکرم دوست مولانا صبغت اللہ صاحب شہید انصاری ایڈیٹر اخبار خادم الحرمین لکھنؤ نے اخبار خادم الحرمین .. ربیع الاول نمبر کے متعلق ہم کو ایک خط لکھا تھا جس کو ہم ذیل میں درج کرتے ہوے اہل علم حضرات سے اس کی پُرزور سفارش کرتے ہیں کہ وہ مضامین لکھکر اخبار خادم الحرمین کے ربیع الاول نمبر کو کامیاب بنائیں۔ وہو ہذا:-

برادر معظم و مکرم - السلام علیکم - نہایت مسرت سے عرض ہے کہ قصد کیا گیا ہے کہ ماہ ربیع الاول شریف کو اخبار خادم الحرمین گلدستہ نعت رسول بنکر منظر عام پر آے اور اپنے نوجوان بھائیوں میں سیرت شریف کے مطالعہ اور اس پر مضمون نویسی کا ذوق پیدا کرنے کیلیے تمغے اور نقد انعامات بھی دینا تجویز کیا گیا ہے تمغوں اور انعاموں کی تفصیل بعد میں عرض کروں گا لیکن آپ کے معزز اخبار کے ذریعہ سے ہر طبقہ اور فرقہ کے اہل علم حضرات کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اس خاص نمبر کیلیے اپنے مضامین اور نظمیں ارسال فرمائیں پسند آنے والے مضامین کیلیے جو تمغے ہیں وہ ایک معتبر جماعت کے تصفیہ کے بعد پیش کیے جائیں گے۔ مضامین ۲۵ صفر تک آ جانا چاہیے۔ نیز تمام اہل علم حضرات سے درخواست ہے کہ اپنے بہترین مضامین سے اخبار کو مفتخر فرمائیں۔ والسلام - شہید انصاری ایڈیٹر خادم الحرمین

آئینہ کانپور

اچھوت سبھا ۸ اگست کو حلیم مسلم ہائی اسکول میں اچھوتانند کی صدارت میں اچھوت سبھا کا ایک جلسہ منعقد ہوا ... تعداد میں اچھوت لوگ شریک جلسہ ہوے۔

... دلال چھ ان اشخاص کا جو وکیلوں کے پاس مقدمات ... اور اس طرح وکیل اور موکل کے درمیان دلالی کا کام کرتے ... اس بنا پر مقدمہ دائر کیا گیا ہے کہ وہ مجسٹریٹ ضلع کے حکم سے ... عدالت میں داخل ہوتے ہیں تاریخ مقدمہ ۱۲ اگست مقرر ہے

مسلم کلب مسلم کلب چمکا پور (لائبریری) نے اپنے صدر حاجی محمد شفیع صاحب مالک مجیدی پریس کے انتخاب میونسپل ممبری چمکا پور وصدر بازار وارڈ بلا مقابلہ کی خوشی میں معززین شہر کو ایک پُر تکلف ٹی پارٹی دی۔ اسی سلسلہ میں جناب ضبط صاحب نے ایک مدحیہ قصیدہ پڑھا جسکو حاضرین نے نہایت پسند کیا۔

آریہ سماج آریہ سماج کانپور کی طرف سے ۷ اگست کو ایک جلسہ منعقد ہوا اور بریلی کے فساد کے متعلق پروٹسٹ کے رزولیوشن پاس کیے گئے۔

دھوکہ دہی ایم کے شاستری کے اوپر اس بنا پر مقدمہ چلایا گیا ہے کہ اس نے ریل بازار آریہ سماج کو دھوکہ دیا۔

اسکولس ماسٹر ٹی ایم سعید صاحب نے ایک میمورنڈم گورنمنٹ کو بدیں مضمون بھیجا ہے کہ

(۱) جن اسکولوں کو گورنمنٹ کی طرف سے ایڈ دی جاتی ہے ان اسکولوں کو اس کی پابندی کرنا چاہیے کہ وہ کسی مذہب کسی فرقہ کے لڑکے کو داخل کرنے سے انکار نہ کریں۔

(۲) جو انسپکٹر مقرر کیے جاتے ہیں انکے لیے اس کی شرط ضروری ہونا چاہیے کہ وہ صوبہ کی ہر زبان سے واقف ہوں۔

ہمارے خیال میں بھی یہ تجاویز نہایت مناسب ہیں امید کہ گورنمنٹ اس پر توجہ کریگی۔

پولیس سنا جاتا ہے کہ پولیس کے تین سپاہیوں میں تکرار ہوئی اور ایک نے دوسرے کا سامان وغیرہ چھین لیا مقدمہ عدالت میں چل رہا ہے۔

اوقاف یتیم خانہ اسلامیہ

جدید انتظامات کے ماتحت یتیم خانہ اسلامیہ کانپور کے زیر نگرانی وقصبہ میں صرف اوقاف ذیل ہیں:- (۱) وقف حاجی حسینی صاحب مرحوم (۲) وقف حکیم نور احمد عرف ننھے خاں صاحب مرحوم جو مولانا اشرف علی صاحب کے توسط سے بحق یتیم خانہ وقف ہوا (۳) وقف حاجی فضل حسین صاحب سوداگر پچ باغ (۴) وقف حاجی عبد الحمید صاحب سوداگر بھنانہ پوروہ (۵) وقف مسماۃ رنگیلی جس سے اس وقت تک کوئی رقم یتیم خانہ کو نہیں وصول ہوئی اور نہ اس کے کاغذات یتیم خانہ میں ہیں۔

اوقاف مذکورہ بالا کے علاوہ جن صاحب کو معلوم ہو کہ فلاں مسلمان نے کوئی سالم جائداد یا جزو جائداد کی نوعیت سے یتیم خانہ کو لکھی ہے اوس کی تفصیل یا وقف نامہ کی نقل خواہ تاریخ تحریر وقف یا اور جس قسم کی معلومات ہوں اُنسے سکریٹری یتیم خانہ اسلامیہ کانپور کو مطلع فرمائیں تو عند اللہ امداد یتامی کا اجر پانے کے مستحق ہونگے علاوہ تمام اراکین یتیم خانہ اسلامیہ بھی ایسے اصحاب کے شکر گذار ہوں گے۔

المعلن: آنریری سکریٹری یتیم خانہ اسلامیہ کانپور

حلیم مسلم ہائی اسکول میں ...

پہلے ہی اپنی ... پر ...
پہر شب کی ...

اس کارزار عالم میں بہت سی تاریخیں یادر کھنے کے قابل ہیں۔ فرانس ۱۸ر جولائی ۱۷۸۹ء کو نہیں بھولتا کیونکہ آزا... کی رحمت کا اسی دن اس خطہ میں نزول ہوا۔

انگلستان ۲ر جون ۱۷۴۹ء کو ہمیشہ یاد رکھیگا کیونکہ تباہی افتا... واستبداد پر آخری ضرب اسی دن لگی۔ لیکن یہ یادگاریں دنیا کی زندہ قوموں کا حصہ ہیں ہم بدبختوں اور زبوں طالعوں کے پاس بھی بہت سی تاریخیں ایسی تھیں جنکی عظمت کے آگے صرف ہم ہی نہیں بلکہ تمام عالم سر جھکاتا تھا لیکن یہ زندگی کے کاروبار تھے۔ آج کل جبکہ موت کی سردنی سے جسم ملت کا ہر عضو افسردہ ہو رہا ہے ایسے نصیب کہاں کہ کامرانی و فتحیابی کی تاریخیں یاد رکھنے کیلیے میسر آسکیں؟

خوشی کے دن ہمیں نصیب نہیں جنھیں یاد رکھیں تو اپنے ایام غم کو تو بھول نہیں سکتے۔ اگر دن پھرنے والے ہیں تو عجب نہیں کہ نوحہ غم سے نغمۂ طرب کی لے پیدا ہو جائے مگر ہماری بدقسمتی پر بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارا کمزور حافظہ نہ صرف خوشی اور مسرت کے دنوں کو بھلا دیتا ہے بلکہ ایام غم کی یادگار کو بھی یک قلم فراموش کر دیتا ہے۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ سچے اور جھوٹے لیڈروں کے کارناموں اور سیاہ کاریوں کو بھی محفوظ نہیں رکھ سکتا۔

کانپور کی اسلامی تاریخ شاہد ہے کہ ہم نے کس طرح ۱۹۱۲ء اور ۱۹۱۳ء کے غداروں کو پھر اپنے سر و چشم پر جگہ دی اور کس طرح اپنے سچے خیر خواہوں کو پس پشت ڈالدیا۔

مسلمانان کانپور کی انھیں غفلت شعاریوں اور خود فراموشیوں کا نتیجہ تھا کہ انکی تیرہ بختیوں کی بدولت بالآخر وہ جلسہ جس کی تمہید حلیم مسلم اسکول کے ابلہ فریب ارگن "صدائے مسلم" میں ایک مطبوعہ خط کے ذریعہ سے فتحپور کے ایک بزرگ کے کسی مرید نے شروع کردی تھی ۳۰ اور ۳۱ر جولائی کی درمیانی شب کو اسکول کے ہال میں منعقد ہوا۔

تاریخ جلسہ سے قبل کانپور کے بے حس مسلمانوں کا ایک خفیہ جلسہ شوری طلب کرکے اس صحبت کے فیوض و برکات ذہن نشین کرادیے گئے تھے۔ اور انعقاد جلسہ سے قبل یہ حضرات جلسہ کو بارونق بنانے کیلیے آرائش اور زینت کے سامانوں کے ساتھ اسکول کی بلائیں لے رہے تھے۔ خدا خدا کرکے شام ہوئی اور کانپور اور فتحپور کے مسلمانوں نے اپنی امن پسندی اور وفاداری کی میثاق قدیم کی زبان معترف

... ٹرنیڈ سوٹ بھی ...
ہمہ اس کی مجمع پر ...
ہاے بے جان کرہی کیا سکتے ...
اراکین مرعوب ہوں اور مجمع پر قا...
ہو تعجب اور حیرت یہ تھی کہ اسکول کے ...
گیا تھا اور وہ بھی اس فتحپوری رنگ میں رنگیں ...

سنا ہے کہ کانپور کے بہرہ ور لیڈر نے سب سے پہلے ... سنایا جسمیں بنیاد کار یہ قرار دیگئی تھی کہ باوجود پے درپے ... و آلام کے خواہ وہ کسی ہاتھوں سے کیوں نہ پہونچیں مسلمانوں کو اطاعت کیش اور وفاداری کی "حبل المتین" اپنے ہاتھوں سے نہ چھوڑنا چاہیے کیونکہ اول تو علم الانساب سے قرابت داری ثابت ہے دوسرے گذشتہ واقعات اور تاریخ شاہد ہیں کہ جو کچھ ہوا وہ محض عشق و حسن کی باہمی کشمکش کا تقاضا تھا۔

آپ کے بعد آل انڈیا خلافت کے حاجی صاحب اور پھر ایک سرکاری قانون پیشہ نے اس عشق و محبت کی داستان کہن کو پھر دوہرایا جسمیں سوائے اس کے اور کچھ نہ تھا

"شنیدہ ام کہ سگان را قلادہ می بندی"
"چرا بہ گردن حافظ نہ می نہی رسنے"

مسلمانوں کی جہالت اور ناواقفیت دینی کا جیسے ہمیشہ فائدہ اٹھایا جاتا ہے اسی طرح اس صحبت شبینہ میں بھی آیات قرآنی و احادیث نبوی کے غلط اور گمراہ کن تاویلات سے کام لیا گیا۔

بوالعجبی یہ کہ اگرچہ صدہا انگلیاں دانتوں تک پہونچ گئیں مگر کسی کی رگ حمیت کو حرکت نہ ہوئی کہ زبان ہلاتا جب غیرت دینی اور حمیت ایمانی کا یہ عالم ہو تو

"وائے گر در پس امروز بود فردائے"

... تمت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ر ماہ مبر ...

انگلستان اور یورپ کی سیاحت کے بعد ... آج جہاز "رمزگ" سے ہندوستان واپس پہونچے ایسوسی ایٹڈ پریس کے ایک سربرآوردہ نمایندہ سے دوران ملاقات میں مسٹر پٹیل نے شاہی کمیشن کے جلد مقرر کیے جانے کی توقعات پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ :۔

میں توقع کرتا ہوں کہ اختتام سال سے پہلے ہی "شاہی کمیشن" کے تقرر کے متعلق کوئی اعلان کیا جائیگا اور غالباً انگلستان اور ہندوستان دونوں ملکوں میں ایک ساتھ ہی تقرر کا اعلان ہوگا لیکن میں نہیں سمجھتا کہ آیندہ سال کے اوائل میں کمیشن ہندوستان آسکے گا غالباً تقرر کے بعد ہی انگلستان میں کمیشن کام شروع کر دے گا اور تقریباً چھ ماہ تک وہاں اپنا کام جاری رکھے گا اور میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستانی اور غیر ہندوستانی اصحاب کی جو اس وقت وہاں موجود ہوں گے امور متعلقہ پر شہادت قلمبند کرے گا اور ہندوستان آنے سے قبل دیگر ابتدائی کام انجام دیگا ان حالات کے اعتبار سے میں نہیں سمجھتا کہ نومبر ۱۹۲۸ء سے پہلے کمیشن کے ہندوستان آنے کی توقع کی جاسکتی ہے پھر یہاں پہونچکر مارچ ۱۹۲۹ء کے آخر تک کمیشن مصروف کار رہیگا اور اپریل میں انگلستان کو روانہ ہو جائیگا تاکہ اراکین کمیشن اپنی رپورٹ

برقیات

مسئلہ البانیہ میں اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام میں مسٹر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بناء پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان میں اطالیہ کے اقتصادی یا سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کرے گی۔

مسٹر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ میں جملہ کاغذات دیوان میں پیش کر دیے گئے ہیں۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور مسٹر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہیں ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین ہمعصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے کہ ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" [illegible] معاہدہ ہو [illegible] [illegible] سے زیادہ گیارہ اراکین پر مشتمل ہوگا جن میں سے غالباً ایک تہائی ہندوستانی ہونگے جہاں تک مجھے امید ہے اچھے قسم کے لوگ ہونگے اگر کوئی ایسی نمائندہ مجلس کمیشن کے غور و توجہ کیلئے احتیاط اور پورے غور سے مرتب

روس و برطانیہ میں جنگ [illegible]

شمالی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہیں ہوئی

ماسکو ۲ جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلقات [illegible] کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روس [illegible] "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور [illegible] میں زبردست پیچیدگیاں پیدا ہو جانے وا[illegible] اس کے بعد موسیو موصوف نے اس [illegible] انگریزوں نے قلمرو روسیہ میں انقلا[illegible] بانیہ حکومت روسیہ نے ان باتوں [illegible] نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا [illegible] فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات [illegible] دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل [illegible]

لندن ۲ جون آج [illegible] حکومت ہند اعلا[illegible] ابتدائی تحق[illegible] [illegible] اس بات کا رکھا کہ ہندوستان کی کسی جماعت یا فرقہ کے ساتھ بھی کوئی بے انصافی نہ کر سکوں۔

ڈاکٹر انصاری مدراس ۶ اگست کیرالا صوبہ کانگریس کمیٹی نے آل انڈیا کانگریس کی صدارت کیلئے سفارش کی ہے۔

[illegible]ہندوستان

[illegible]مسہ ورتمان وسیر دو نرخ کا فیصلہ

لاہور ۶ اگست جسٹس بہادر [illegible] جسٹس سکیمپ جہان [illegible] چیف جج پنجاب ہائی کورٹ نے آج مقدمہ "ورتمان" کا فیصلہ سنایا [illegible] دونوں ملزمین کو دفعہ ۱۵۳ الف کے ماتحت مجرم قرار دیا [illegible] شائع شدہ مضمون "سیر دو زخ" کو ایک سال قید [illegible] مشقت اور پانسو روپیہ جرمانہ کی سزا دی بصورت عدم ادائیگی جرمانہ چھ ماہ کی مزید قید اور دوسرے ملزم گیان چند ایڈیٹر و پرنٹر اور پبلشر رسالہ "ورتمان" کو چھ ماہ قید با مشقت کی سزا اور ڈھائی سو روپیہ جرمانہ بصورت عدم ادائیگی جرمانہ مزید تین ماہ کی قید کی سزا دی ہے

آفریدی جرگے اور اہل ہنود

شملہ ۵ اگست پشاور کی مزید اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ آفریدی علاقہ میں ہندوؤں کے متعلق افواہ جو شہر میں بہت پھیلی ہوئی ہے قبائل کے سرداروں کے ایک جلسہ میں پہلے کیا گیا کہ ہندوؤں اور سکھوں کے خلاف اس وقت تک مزید کارروائی نہ کی جائے جب تک کہ رسالہ ورتمان کے مقدمہ کا نتیجہ ظاہر نہ ہو جائے یہ امر مشتبہ ہے کہ اس سے قبل ان جرگوں نے بعض ہندوؤں کے خلاف جو کارروائی کی ہے اس کا مقصد اس سے زیادہ نہ تھا کہ ان کو مرعوب کیا جائے اور پہلے جلسوں میں جو قرار دادیں منظور ہوئی ہیں ان پر اس لیے زیادہ لحاظ نہیں کرنا چاہیے کہ ان ہی جرگوں کو اب ہندو عنصر آبادی کی قدر و قیمت کا احساس ہونے لگا ہے کیونکہ ہندوؤں کی اقتصادی زندگی میں نہایت اہم حصہ رکھتے ہیں

فارورڈ کلکتہ ۱۰ اگست "فارورڈ" آج چودہ یوم کی قید محض کے بعد [illegible]

صداقت کا نمونہ

وزرائے بنگال کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک

سر عبدالرحیم کی تائید

کلکتہ ۴ اگست معلوم ہوا ہے کہ بنگال کی مجلس مقننہ کی کانگریس پارٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ مجلس کی آئندہ اجلاس میں وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تجویز پیش کیجائے اس غرض کیلئے کانگریس پارٹی کا اجتماع عنقریب منعقد ہونے والا ہے اعتماد کی تجویز کی کامیابی کا سارا دارومدار سر عبدالرحیم کی جماعت کی تائید پر ہے۔ واضح رہے کہ گذشتہ اجلاس میں سر عبدالرحیم نے وزرا کی تنخواہ کی منظوری کی مخالفت کی تھی معلوم ہوا ہے کہ اگر عدم اعتماد کی تجویز منظور ہو گئی اور اسی کی وجہ سے وزارت کو مستعفی ہونا پڑا تو سر عبدالرحیم کوئی عہدہ قبول نہیں کریں گے۔

اسکولوں میں مہاتما گاندھی کی تصویر

اوٹاکمنڈ ۶ اگست حکومت مدراس نے مدراس کارپوریشن کو اجازت دیدی ہے کہ کارپوریشن کے تمام اسکولوں میں مہاتما گاندھی کی تصویر آویزاں کردی جائے۔

مہاتما گاندھی نے وائسرائے سے ملاقات نہیں کی

بنگلور ۵ اگست مسٹر سی راج گوپال آچاریہ نے حسب ذیل بیان ایسوسی ایٹڈ پریس کو دیا ہے کہ وائسرائے کے ساتھ مہاتما گاندھی کی ملاقات کی خبر صحیح نہیں۔

مجلس مقننہ میں سر جدت بوس کی تجاویز

کلکتہ ۶ اگست اخبار فارورڈ نے ان تجاویز کو پورے طور پر شائع کیا ہے جو مسٹر سرت چندر بوس مجلس مقننہ بنگال کے آئندہ اجلاس میں پیش کریں گے پہلی تجویز میں بنگال کے جیل خانوں کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ پر جس کے صدر جسٹس پرسن تھے اظہار نفرت کیا گیا ہے اور گورنر اجلاس کونسل سے سفارش کی گئی ہے کہ اس رپورٹ پر عمل درآمد نہ کیا جائے دوسری تجویز میں حکومت کے اس طرز عمل سے بیزاری کا اظہار کیا گیا ہے کہ انتظامی یا نصف انتظامی امور کی انجام دہی کیلئے صیغہ عدالت کے اراکین سے کام لیا جاتا ہے اور اسی طرح انتظامی معاملات میں انکی امداد حاصل کی جاتی ہے تیسری تجویز میں ہز اکسلنسی سے یہ سفارش کیگئی ہے کہ ان تمام لوگوں کو رہا کر دیا جائے جنکو سیاسی جرائم کی بنا پر عدالت خاص یا معمولی عدالت سے سزا ہوئی ہو یا نظر بند رکھے گئے ہوں یا زیر نگرانی ہوں یا جن پر اس قسم کی کوئی دوسری پابندی عائد ہو۔

ریاست بھوپال کی بے تعلقی

"ملاپ" رقمطراز ہے کہ ریاست بھوپال میں جو ہندو وں کا یتیم خانہ ہے وہ ریاست کی امداد سے چل رہا ہے۔

کلکتہ ۵ اگست نانا رنجن نیوگی سوراجی کو جو معاشرتی اصلاح اور دیگر مسائل پر تقریر کیا کرتے ہیں ۰ ماہ قید محض کی سزا زیر دفعات ۱۲۴ الف ۱۵۳ الف دی گئی ہے۔

برقیات

مسئلہ البانیہ مین اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام مین سر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بنا پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کرلیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان مین اطالیہ کے اقتصادی سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید وحمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ مین جملہ کاغذات دیوان مین پیش کردیے گئے ہین۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور سر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہین ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک انگلو انڈین ہمعصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو کلکتہ ...
ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" ...
... معاہدہ ہوو ...

روس و برطانیہ مین ج...

... شمالی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہین ہو ...

ماسکو ۲ جون، انگریزی و روسی سیاسی تعلقات ... کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روس ... "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور ... مین زبردست پیچیدگیاں پیدا ہوجانے وا... اس کے بعد موسیو موصوف نے اسی سا... انگریزون نے قلمرو روسیہ مین انقلا... باینہمہ حکومت روسیہ نے ان باتون ... نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا ... فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات ... دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل ...

لندن ۲ جون آ... حکومت ہند اعلا... ابتدائی تحق... ... ہوجائے تو ہم ... لگے اگر بصورت ہم ... و جو دانشمندانہ اور ... لگام ہیں کہ اپنے ... کر سکنے تو ہم ...

... محصول

قیمت ... اونس

منیجر دواخانہ جعفری اٹاوہ

... ایچ ایل باٹلی ... ۵۰ برس ... والے کا ایگو مکسچر ... والے کا ٹانک سیرپ ... والے کا کیوڑا ... والے کا ... والے کی گولیاں ... والے کی طاقت ... والے کا ... ڈاک کا ...

... طبیہ کالج لکھنؤ

(... کے قلم سے)

جوانان چمن سب جوش مین مست ہوکر
دنیز جوش مین ہر ایک ... رہے
فضائے دہر مین پھر ہے توحید کا بارش
زبان بت پہ جاری نعرۂ اللہ اکبر ہے
یہ سامان مسرت کس لیے اے ہمسفرو ہین
کہ کروٹ لی ہے اس فن نے جو بہتر ہے جوہر ہے
وہ طب اعجاز نے جس کے جلائے سیکڑون مردے
وہ طب جو باعث تسکین جان و قلب مضطر ہے
کیا ہے جس کو زندہ حضرت ہادی رضا خان نے
ارسطو اور جالینوس کا جو آج ہمسر ہے
یہ کالج تکمیل الطب اس کی محنت کا نتیجہ ہے
وہ محنت آج جو فضل خدا سے بارآور ہے
بحمداللہ ہی خواہان حکمت آج یکجا ہین
کوئی ہے مولوی، منشی، رئیس مین کوئی مسرور ہے
ضمانت کامیابی کی یہ کیا کم ہے کہ جلسہ کا
پریسیڈنٹ سی ڈبلیو گوئن ڈپٹی کمشنر ہے
یہ وہ حاکم ہے ... جسپہ یوپی کو ... ہے
یہ افسر رحم پرور ہے یہ حاکم عدل گستر ہے
دعا ہے صدق دل سے یہ سعید خادم طب کی
پھلے پھولے یہ کالج فن حکمت کا جو رہبر ہے۔

۵ نظم کے بعد جلسہ برخاست ہوا بعد ختم جلسہ کالج کے مکان مین جناب ...

(باقی بر صفحہ ہذا کالم ایک)

... تکمیل الطب ... صاحب نے تائید کی ... اور انھین کو ٹہ کے نہایت ... بعد جناب حکیم صاحب موصوف نے مختصر ... کا بیان کی اور کامیاب طلبا کا نام لے لیکر ... جناب صدر کے دست مبارک سے سند لے لیکر اپنی ... پر واپس جاتے تھے۔ مولوی حکیم ڈر ... مکنون صاحب کو جو بعد ... کالج مین ایک عرصہ سے خدمات پروفیسری انجام دے رہے ... انکی اعلی علمی قابلیت اور شاندار تعلیمی خدمات کے صلہ مین کالج کی طرف سے ایک نقرئی میڈل دیا گیا اس کے بعد جناب صدر نے مختصر مگر نہایت جامع و پرمغز تقریر فرمائی۔ ممدوح نے شکریہ صدارت اور حاضرین کی طبی ہمدردی پر اظہار مسرت کے بعد کالج کے بیش بہا طبی خدمات اور جناب حکیم ہادی رضا خانصاحب آنریری سکریٹری کالج کی بست سالہ محنت و جانفشانی و ایثار فرمانی کا اعتراف کرتے ہوئے فارغین کو مخاطب فرماکر کہا کہ اُن پر نہایت نازک واہم فرائض کا بار پڑا ہے انھین چاہیے کہ اپنے نام اور کالج کی نیکنامی کو ہر وقت ملحوظ رکھیں اور اس باعتبار کالج کی شاندار روایات کو ہمیشہ پیش نظر رکھنے کے بعد فرائض معالجہ انجام دین تاکہ اُن کے کالج کی نیکنامی مین بٹہ نہ لگنے اور وہ ملک و قوم بلکہ خود اپنے لیے مفید و کامیاب ثابت ہون۔

اس کے بعد جناب سید جالب صاحب اڈیٹر ہمدم لکھنؤ نے جناب صدر کی انگریزی تقریر کا اُردو مین خلاصہ بیان کیا اور کالج و حاضرین کیجانب سے جناب صدر کا شکریہ ادا کیا۔

آخر مین جناب مولوی محمد سعید الرحمن صاحب کانپوری نے (جن کا شمار ضمیمہ امتحان ۱۹۲۶ء منبع الطب کالج لکھنؤ کے کامیاب طلبا مین ہے) ایک پر زور نظم پڑھی جو وقت اور موقع کے مناسب حال ہونے کی وجہ سے بیحد پسند کی گئی اور جس کی لکھنؤ کے مسلم الثبوت اُستاد جناب عزیز صاحب لکھنوی نے تعریف فرمائی وہو ہذا۔

نظم

پریسیڈنٹ سی ڈبلیو گوئن ڈپٹی کمشنر ہے
گھٹا ہے مے ہے مینا ہے سبو ہے اور ساغر ہے
یہ کیا ہے آج جو تقوی تنک ہر ایک منظر ہے
گلستان مین نرالا ڈھنگ ہے رنگینی گل کا
بیان کا پتہ بتا باعث رشک گل تر ہے

بحکم جناب مولوی نیاز احمد صاحب بی اے ایل ایل بی منصف بہادر
اکبر پور ضلع کانپور

نمونہ قابل فروخت

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

بعدالت منصفی اکبر پور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۳۹۶ سنہ ۱۹۲۷ء

ماتا دین ولد منگل قوم بھاٹ ساکن موضع رسدیان پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور مدعی

بنام گوکل پرشاد ولد ڈرو لال و لچھمی نراین ولد گوکل پرشاد اگروالا ساکن موضع رسدیان پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت -/۵۵۵ آٹھ سو زر پیہ کے دائر کی ہے لہٰذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۳ ماہ اگست سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو

...

بحکم جناب منشی ...

سمن بنام مدعا علیہ

... تحت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ ماہ ...

خاص

ہمارے یہاں کی مندرجہ ذیل پیٹنٹ دواؤں ...

یکم جولائی سنہ ۱۹۲۷ء سے نئی رکھی گئی ہے

دواؤں کے نام	قیمت فی شیشی	قیمت تین شیشی
عرق کافور	۶ر	...
دمہ کی دوا	۴ر	للعہ
جوڑی بخار و تلی کی دوا	•	•
" " بڑی	۱۵ر	۱۲ر
" " چھوٹی	۹ر	۱۰ر
آیوڈائزڈ سالسہ	۴ر	۹ر
سینی لائن	۳ر	۲ر
پرانے جریان و سوزاک کی دوا	۹ر	۴ر
گرمی و آتشک کی دوا	۶ر	۴ر
کولا ٹانک	۲ر	۴ر
گھیگھے کی کھانے کی دوا	۱۲ر	۳ر
" لگانے کی دوا	۵ر	•
" مرہم	۸ر	۷ر
پین ہیلر	۲ر	۵ر
کف و کھانسی کی دوا بڑی	۴ر	۱۰ر
" چھوٹی	۱۱ر	۶ر
کان بہنے کی دوا	۵ر	•
داد کا مرہم	۴ر	•
گھاؤ کا مرہم	۶ر	۴ر
گھاؤ دھونے کی ٹکیہ	۲ر	•
مقوی باہ کی گولیاں	۴ر	۲ر
پرانے ملیریا بخار کی گولیاں	۱۲ر	۳ر
بدہضمی و بدہضمی کے دست	•	•
کی ٹکیہ	۶ر	للعہ
سر درد کی دوا	۱۰ر	۳ر

دواؤں کے نام	قیمت فی شیشی	قیمت تین شیشی
پلیگ روکنے کی گولیاں	•	•
" " بڑی	۲ر	۵ر
" " چھوٹی	۱۲ر	۳ر
جلاب کی گولیاں	۱۰ر	۲ر
پیپرمنٹ کا تیل	•	•
" بڑی	۱۴ر	۹ر
" چھوٹی	۹ر	۱۰ر
عرق پودینہ (سبز) بڑی	۱۲ر	۳ر
" چھوٹی	۹ر	۱۰ر
کلوروڈائن	۸ر	۸ر
نمونہ کا بکس	۴ر	۸ر
جلدی بیماری کی دوا	۱۲ر	۳ر
لال شربت	۱۲ر	۳ر
امراض مستورات کی دوا	۶ر	۱۴ر
دانت کے درد کی دوا	۹ر	۱۰ر
خالص رینڈی کا تیل	۱۲ر	۳ر
روغن صندل	۱۴ر	۹ر
اجوائن کا تیل	۱۰ر	۴ر
سونٹھ کا تیل	۱۲ر	۳ر
روغن سونف	۶ر	۱ر
روغن دارچینی	۱۰ر	۴ر
لونگ کا تیل	۸ر	۷ر
روغن لیموں	۶ر	۱ر
روغن لیونڈر	۱۴ر	۹ر
روغن الائچی	۱۰ر	۳ر

دواؤں کے نام	قیمت فی شیشی	قیمت تین شیشی
روغن سنترہ	۱۲ر	۳ر
منہرا	۴ر	۱۰ر
کینٹراج تیل	۶ر	۱۴ر
ہیلک	۱۰ر	۲ر
الوکا (مہاور)	۸ر	۷ر
احتلام کی گولیاں	۶ر	۱۴ر
لیور کی گولیاں	۱۲ر	۴ر
پیپرمنٹ کا ست (پھول)	۶ر	۱۵ر
کاڈ لیور آئل	۲ر	۱۰ر
انگریزی تھرمامیٹر	۶ر	۱۳ر
مکردھج	۶ر	۱۵ر
گلاب کا عرق	۸ر	•
بلیک ہیر ڈائی	۱۰ر	۱۴ر
سیکرین	۶ر	۱۵ر
بے ذائقہ کونین	۹ر	۱۰ر
اسمیلنگ سالٹ	۱۴ر	۹ر
ست اجوائن نصف آونس	۱۲ر	۳ر
" ایک آونس	۴ر	۱۰ر
کونین کی گولیاں	•	•
" " ۲ گرین کی ۲۵	۸ر	...
" " " ۵۰	۱۴ر	...
" " " ۱۰۰	۸ر	...
۴ گرین کی ۲۵	۱۴ر	...
" " ۵۰	۸ر	...
" " ۱۰۰	۱۱ر	...

یکم جولائی سنہ ۱۹۲۷ء

ڈاکٹر ایس کے برمن، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴، کلکتہ

برقیات

مسئلہ البانیہ میں اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام میں سر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بنا پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کرلیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان میں اطالیہ کے اقتصادی سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ میں جملہ کاغذات دیوان میں پیش کردیے گئے ہیں۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور سر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہیں ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرلے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین ہمعصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے کہ ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" ...

...مسلی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہیں ہو...

روس و برطانیہ میں جنگ...

ماسکو ۲ جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلقات ... کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روس ... "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور ... میں زبردست پیچیدگیاں پیدا ہوجانے وا... اس کے بعد موسیو موصوف نے اس ... انگریزوں نے فکر و سے روسیہ میں انقلا... باینہمہ حکومت روسیہ نے ان باتوں ... نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا ... زایا کہ اس انقطاع تعلقات ... دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل ...

لندن ۲ جون ... حکومت ہند اصل... ابتدائی تحق...

REGD: No. A
1424

ایڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۶ | لائل پور - چہارشنبہ ۱۷ اگست ۱۹۲۷ء مطابق ... ربیع الاول

تحت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ ماہ ستمبر

ادبیات

(از جناب حکیم سید امیر حسن صاحب ضبط لیسوانی)

۱۲- اگست کو گنگ ایڈورڈ میموریل ہال میں ممبران ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے رائے صاحب لالہ روپ چند جینی چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کو جو گارڈن پارٹی دی گئی تھی اس میں جناب ضبط صاحب نے مندرجہ ذیل قصیدہ پڑھا اور حاضرین نے نہایت پسند کیا جس کو ہم ناظرین صداقت کے لاحظہ کیلئے ذیل میں درج کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ وہ بھی پڑھکر محظوظ ہونگے (ایڈیٹر)

چمن دہر میں اس شان سے آئی ہے بہار | بارش گل میں ہیں گھنگھور گھٹائیں تیار
روح پرور ہیں نسیم سحری کے جھونکے | مختلف رنگ کے پھولوں نے لئے ہیں انتشار
ہر طرف سے چلی آتی ہے مسرت کی ہوا | قابل دید ہوئی منظر فطرت کی بہار
کبھی ایسی تو نہ تھی بلبل شیدا مسرور | کبھی ایسا تو نہ تھا شاہد گلشن کا نکھار
دیکھنے کیلئے اس منظر دل افزا کو | دیدۂ شوق کے مانند ہے نرگس بیدار
تالیاں برگ بجاتے ہیں خوشی کے مارے | دل بڑھاتی ہے نسیم سحری کی رفتار
پھول برساتی ہوئی جاتی ہے ہر سمت نسیم | کھول دی نشتر فطرت نے رگ ابر بہار
مطرب عیش اب اس وقت اٹھا لے دف و نے | غزل تازہ کوئی چھیڑ بعنوان بہار
آج ہر سمت نظر آتا ہے سامان بہار | بوٹا بوٹا چمن دہر کا ہے جان بہار
پھول کو دیکھتے ہی جان میں جان آتی ہے | سر پہ بلبل کے ہمیشہ سے ہے احسان بہار
ہر گل و غنچہ صبا لاتی ہے پیغام نشاط | چھوٹ سکتا نہیں اب ہاتھ سے دامان بہار
پر تو عارض گلرنگ کی رنگینی ہے | آپ کے آتے ہی گلشن میں بڑھی شان بہار
مٹ گیا دور خزاں باد صبا آ ہی گئی | چہچہا ہوا گلزار کا مہمان بہار
لٹ رہا ہے زر گل چار طرف گلشن میں | پھلا پھولا نظر آتا ہے گلستان بہار
بلبلیں پھول لئے پھرتی ہیں منقاروں میں | تھا یہی ان کیلئے انکو بھی ارمان بہار
ہر کلی شاخ میں کھلکر یہ صدا دیتی ہے | میرے دامن سے ہے پیوند گریبان بہار

ایک اک شعر ہے برگ گل تر سے نازک
ضبط کیا کھول دیا آپ نے دیوان بہار

لا اٹھا دے مے گلرنگ کا شیشہ ساقی | آ گیا جھوم کے میخانے پہ وہ ابر بہار
خم کے خم آج لنڈھا دے تو بصد میکش | چلدے ساغر مئی ہاتھ میں ہر بادہ گسار
کیا فضا ہے کہ ہر اک مست نظر آتا ہے | محتسب کو بھی نہیں پینے سے اس وقت انکار
جام اک مجھکو پلا نظم کے میخانے سے | تا کہ تکلیف نہ دے بادۂ مضمون کا خمار
رونق بزم ہیں جو یہاں صاحب الطاف و کرم | وصف میں آپ کے پڑھنے ہیں مجھے کچھ اشعار
ورق دل پہ سب اوصاف لکھے ہیں میں نے | اب قلم کی ہے ضرورت نہ سیاہی درکار
آپ کے حسن لیاقت کا بیاں کیا کیجئے | آپ کے حسن لیاقت کا ہے لکھنا دشوار
رحمدل نیک سخی مظہر اخلاق و عطا | چاند سورج سے زیادہ ہیں نمایاں اطوار
ماہر رمز سیاست ہیں غریبوں کے شفیق | ملک اور قوم کے ہمدرد ہیں خوش ہو سرکار
رائے صاحب کا خطاب آپ نے پایا کیا خوب | اس سے زیادہ کے ہیں مستحق عز و وقار
کیوں نہ ہو ہیں رئیس ابن رئیس نجیب | نام کے ساتھ لقب طرۂ زیب دستار

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر می خواست
آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

بس اب اے ضبط قلم روک کہ ہے وقت دعا | آپ دنیا میں سلامت رہیں با عز و وقار
ہر گھڑی نیر اقبال رہے تابندہ | رنج و غم خاطر اقدس کو نہ پہنچے زنہار

اتحاد ایشیا

چین کی امداد کے لئے ترکی قوم کی تیاری

غازی مصطفےٰ کمال پاشا صدر جمہوریہ ترکیہ نے ایک اعلان میں یہ دکھایا ہے کہ جنگ سوویٹ کے خلاف ترکی میں جو فوج تیار کی جارہی ہے اس کا نام ایشیا کک یحین (جیش ایشیا) ہوگا۔ بھرتی کا کام حکومت سوویٹ کے سپرد ہے۔ غازی کمال پاشا کی تقریر کا اقتباس حسب ذیل ہے۔

حکومت سوویٹ روسیہ کے ایجنٹوں نے ہمارے صوبہ شمال و مشرق سے اب تک تیس ہزار سپاہی بھرتی کئے ہیں۔ میں نے انہیں انٹیولیا صوبہ مرسینا میں بھی بھرتی کرنے کا اختیار دیا ہے اور مجھے امید ہے کہ یہاں سے ۵۰ ہزار آدمی بھرتی ہو جائیں گے۔ ظاہر یہ ہو رہا ہے کہ اس فوج میں روسی صرف انہیں مسلمانوں کو بھرتی کریں گے جو روس سے ہجرت کر کے آئے تھے۔

جنگ عمومی کے بعد جب جمہوریہ آرمینیا کا اعلان ہوا تھا تو بہت سے روسی مسلمان ہمارے ملک میں اپنا تمام مال و متاع چھوڑ کر چلے آئے تھے اور ہم نے ان کی روزی کا سامان کیا تھا۔ اپنے آنے کی وجہ انھوں نے یہ بیان کی کہ روسی اور ارمنی انھیں ستاتے ہیں۔ خدا معلوم یہ بیان کس حد تک صحیح ہے مگر یہ ضرور ہے کہ اسی بنا پر وہ یہاں آئے تھے۔ ان میں سے بہت سے انٹیولیا کے حصوں میں آباد ہیں۔

میں تو یہ چاہوں گا کہ ان میں سے کم از کم دو لاکھ اس فوج میں بھرتی ہو جائیں اور چین جا کر منچورین فوجوں سے جنگ کریں۔ ان سپاہیوں کی بھرتی کا کام غیر سرکاری روسیوں کے سپرد ہے اور جب یہ فوجیں منچوریا پہونچ جائیں گی۔ اس وقت چینی وطن پرست پوری طور سے ان کی مدد کریں گے اور ان سے کام لیں گے۔ حکومت روس نے اس کا وعدہ کیا ہے کہ اگر کبھی ترکی پر کسی غیر حکومت نے حملہ کیا تو روس بھی اپنے ملک سے اسی تعداد میں فوج تیار کر کے ترکی کی مدد کے لئے بھیجے گا۔

(خلافت)

برقیات

مسئلہ البانیہ میں اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام میں مسٹر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بنا پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان میں اطالیہ کے اقتصادی سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ میں جملہ کاغذات دیوان میں پیش کر دیے گئے ہیں۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور سر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہیں ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین ہمعصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" ... معاہدہ ہوئے ...

... نیکنامی بدنامی کے ساتھ بدل گئی اور "انڈیا ان انارکی" (ہندوستان میں ابتری) نامی کتاب لکھ کر بہت کچھ قومی مفاد کو نقصان پہونچایا اس کے بعد سے آپ کو قومی معاملات سے کچھ واسطہ نہیں رہا۔

۱۷ اگست کو ناگپور میں جو ہندو مہا سبھا کا اجلاس ہوا آپ اس کے صدر کی حیثیت سے آپ ملک میں پھر روشناس ہوئے ہیں آپ نے جو خطبہ صدارت ارشاد کیا ہے اس سے بہت کچھ مسلمانوں کو آپ سے شکایت پیدا ہو گئی ہے۔

آپ نے ۱۹۰۶ء سے لیکر اس وقت تک کے کارناموں پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ ثابت کیا ہے کہ حکومت برابر مسلمانوں کی مدد و معاون رہی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ تقسیم بنگالہ، منٹو مارلے اسکیم کی غرض و غایت مسلمانوں کی بہبودی کیلئے تھی اور ۱۹۱۹ء کے اصلاحات سے بھی مسلمانوں ہی کو فوائد پہونچے۔

آپ کا یہ بھی خیال ہے کہ مہاتما گاندھی نے جو عدم تعاون کی تحریک جاری کی اس کا مقصد بھی مسلمانوں کو فائدہ پہونچانا تھا۔

آگے چلکر آپ نے مسلمانوں پر یہ الزامات عائد کرنے کی کوشش کی ہے کہ مسلمان کچھ دنوں تک تو عدم تعاون کی تحریک میں شامل رہے مگر جب امید افزا حالات نظر نہ آئے جس کا کہ محرک نے انسے وعدہ کیا تھا تو مسلمانوں نے اس سے انحراف شروع کیا اور خوفناک بلووں کا حربہ اختیار کیا۔ یہ بلوے حکومت یا کسی اور نظام کے خلاف نہیں بلکہ براہ راست ہندوؤں کے خلاف تھے مندروں کی بے حرمتی کی گئی اور ہندو عورتوں کی علانیہ توہین کی گئی مسٹر گاندھی نے عملی طور پر مسلمانوں کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے انکے سامنے سر تسلیم خم کر دیا اس پر ہندو خوفزدہ ہو گئے۔

مقرر نے دیگر مثالوں سے بھی یہ ثابت کرنا چاہا کہ حکومت ہمیشہ مسلمانوں کے ساتھ رہی ہے اور مسلمانوں کو فوائد پہونچانے کی کوشش کرتی رہی ہے نیز ہندو لیڈران نے بھی مسلمانوں کو فائدہ پہونچانے کی کوشش کی ہے۔

سندھ کی علیحدگی کے متعلق آپ نے اظہار رائے کرتے ہوئے فرمایا

شمالی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہیں ہو ...

روس و برطانیہ میں ج...

ماسکو ۲ جون، انگریزی و روسی سیاسی تعل... کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روس ... "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور ... میں زبردست پیچیدگیاں پیدا ہو جانے وا... اس کے بعد موسیو موصوف نے اس ... انگریزوں نے فکروں سے روسیہ میں انق... باینہمہ حکومت روسیہ نے ان باتوں ... نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا ... فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات سے ... دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل ...

لندن ۲ جون آ... کے ذریعہ ... حکومت ہند اعلا... ابتدائی تحق...

... ہومیوپیتھک دواخانہ "رفاہ عام" ... بازار قدیم (پریڈ) میں قائم تھا ... خانصاحب سید بشیر الدین احمد صاحب ... ہوں ... لوٹ گئے ... دواخانہ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ اس کو ایک ماہر ہومیوپیتھ یعنی ڈاکٹر شمبھو دیال صاحب کی خدمات حاصل تھی مگر چند در چند وجوہات کی بنا پر ۱۹۲۷ء میں اس دواخانہ کو نہایت مجبوری کے ساتھ اس کے کارکنان نے بند کر دیا۔ مگر "رفاہ عام" دواخانہ کی خدمات اور خصوصیات ایسی نہ تھیں کہ اس کو پبلک بھول جاتی اور اس کی کو نہایت شدت کے ساتھ محسوس کیے جانے لگا خصوصاً کم استطاعت حضرات کو اس دواخانہ کے بند ہونے سے سخت تکلیف ہو گئی۔

اب ہمکو یہ معلوم کرکے نہایت خوشی ہوئی ہے کہ "رفاہ عام" دواخانہ کے دوبارہ قائم کرنے کی بعض حضرات کوشش کر رہے ہیں اور اس مرتبہ اس دواخانہ کی نگرانی ڈاکٹر رام پرشاد صاحب کے ذمہ کی جارہی ہے۔ نیز اس کا بھی انتظام کیا گیا ہے کہ ڈاکٹر شمبھو دیال صاحب کو جنکو اس دواخانہ سے ایک خاص محبت اور اُنس ہے وہ بھی وقتاً فوقتاً دواخانہ میں تشریف لائیں اور آپ نے اپنی مہربانی سے اس درخواست کو منظور بھی فرما لیا ہے۔

ہم کو امید ہے کہ اہل استطاعت حضرات اس "رفاہ عام" دواخانہ کی مالی امداد فرما کر غریب مریضوں کو استفادہ کا موقع دینگے۔

ہم میونسپل بورڈ کو بھی "رفاہ عام" دواخانہ کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں اور اس کی امید کرتے ہیں کہ وہ جلد اسکی پرانی امداد کو دوبارہ جاری کر دیگی۔

والنٹیروں کو سزا سیوا سمتی کے چھ والنٹیروں کا اس بنا پر چالان کیا گیا تھا کہ انھوں نے گذشتہ جلوس کے سلسلہ میں ہندوؤں کو نیاز چڑھانے سے روکا تھا اور جس کی وجہ سے نقص امن کا خوف ہو گیا تھا۔ اب اس کا فیصلہ مسٹر این ایچ گارڈن سٹی مجسٹریٹ کی عدالت سے ہو گیا ہے تین والنٹیر رہا کر دیے گئے اور تین والنٹیروں کو پچاس پچاس روپیہ کی سزا دیگئی ہے۔

برہما ورت سناتن دہرم - برہما ورت سناتن دہرم مہامنڈل نے ۹ اگست کے ایک جلسہ میں ذیل کی تجاویز پاس کی ہیں (۱) مسٹر لنگا رام لاہوری کے انتقال پر اپنے دلی رنج و افسوس کا اظہار (۲) بریلی میں ہندوؤں کے ساتھ جو برتاؤ کیا گیا ہے اس کے خلاف احتجاج - اور (۳) سرحد کے ہندوؤں کے ساتھ جو سلوک کیا ہے اس کے خلاف بھی احتجاج -

---

آئینہ کانپور

پارٹیاں ۱۲ اگست کو کنگ ایڈورڈ میموریل ہال میں ہندو مسلم ممبران ڈسٹرکٹ بورڈ کی طرف سے رائے صاحب لالہ روپ چند صاحب آنریری مجسٹریٹ و چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کو رائے صاحب کے خطاب ملنے کے اعزاز میں ایک نہایت پرتکلف اور پرلطف گارڈن پارٹی دیگئی۔

پارٹی میں مشہور اُستاد ذبیدے حسن آف اندور کے گانے کا بھی انتظام کیا گیا تھا جس سے ایک خاص لطف پیدا ہو گیا تھا۔

حکیم امیر حسن صاحب نے ایک قصیدہ بھی پڑھا جس کو حاضرین نے نہایت پسند کیا (جو کسی دوسری جگہ درج ہے)

پارٹی میں ہندو مسلمان معززین شہر کے علاوہ ہندوستانی و یورپین حکام و مسٹر منرو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و کنور مہراج سنگھ صاحب کمشنر بہادر نے بھی شرکت فرمائی۔

۱۳ اگست کو پراونشیل سروس ایسوسی ایشن کی طرف سے کنور مہراج سنگھ قائممقام کمشنر کو ایک پرتکلف ایٹ ہوم دیا گیا۔

جناب سید احمد علی صاحب ڈپٹی کلکٹر کے تبادلہ کے سلسلہ میں متعدد پارٹیاں و ڈنر ہو رہے ہیں۔

تبادلہ ہم کو یہ سنکر نہایت افسوس ہوا کہ سید احمد علی صاحب ڈپٹی کلکٹر کا تبادلہ بطور اسپیشل ڈیوٹی جدید ایکٹ لگان کے مطابق کاغذات دیہی کی ترتیب کے محکمہ میں ہوا ہے اور آپ کے نگرانی میں کئی ضلعے دیے گئے ہیں فتحپور، کانپور، اٹاوہ وغیرہ، اور آپ کا ہیڈ کوارٹر فتحپور قرار دیا گیا ہے۔

آپ ایک نہایت خلیق اور ملنسار حاکم تھے آپ کے حسن اخلاق کی وجہ سے اکثر حضرات آپ کے گرویدہ تھے۔

اہل کانپور کو آپ کی جدائی نہایت شاق ہے۔

ہم بھی آپ کے تبادلہ پر افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔

کمشنر صاحب - کنور مہراج سنگھ صاحب قائممقام کمشنر صاحب بہادر ۱۲ اگست کو الہ آباد سے کانپور تشریف لائے اور صاحب کلکٹر بہادر کے یہاں قیام فرمایا۔

آپ نے متعدد انسٹی ٹیوشنوں کا معائنہ فرمایا اور ۱۲ اگست کی گارڈن پارٹی میں بھی شرکت فرمائی۔ آپ کو ۱۳ اگست کو پراونشیل سول سروس ایسوسی ایشن کی طرف سے پارٹی بھی دیگئی۔

حکام مسٹر مختار احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر جونپور سے تبدیل ہو کر کانپور تشریف لائے ہیں۔

پنڈت رامیشر دیال صاحب حاکم پرگنہ ڈیڑا پور سید اصلی صاحب کی جگہ مقرر کیے گئے ہیں۔

مقدمہ مصری بازار مسجد مصری بازار کے سلسلہ میں مسلمانوں کے خلاف جو مقدمہ عرصہ سے پنڈت رامیشر دیال صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کے اجلاس میں چل رہا ہے اب اس کی انکوائری ۳۰ اگست سے شروع ہوگی۔

مقدمہ سازش. مقدمہ سازش کے سلسلہ میں کانپور سے مسٹر شوکت عثمانی کو سزا ہوئی تھی اور آپ آج کل جھانسی جیل میں ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ آپ جھانسی جیل سے ۲۵ اگست کو رہا کیے جاوینگے

سر عبد الرؤف سر عبد الرؤف صاحب سابق جج چیف کورٹ پنجاب سفر حجاز و فلسطین کی سیاحت سے واپس تشریف لے آئے ہیں اور اپنے بھائی سید محمد شفیع صاحب جج خفیفہ کے یہاں بھی تشریف

صوبجات متوسط کی ہندو کانفرنس

مسٹر سنکارن نائر کا خطبۂ صدارت

صوبجات متوسط کی ہندو کانفرنس کا اجلاس ناگپور ونکٹیش تھیٹر مین ۸؍ اگست کو شروع ہوا۔ استقبالیہ کمیٹی کا انتظام جہانتک نمائش اور تماشون کا تعلق تھا قابل تعریف تھا۔ کل شام کو مسٹر سنکرن نائر کا جلوس بازارون مین سے گذرا۔ راجہ لکشمن راؤ بھونسلے صدر استقبالیہ کمیٹی نے منتخب پریذیڈنٹ اور ڈیلیگیٹون کا خیر مقدم کیا۔

مسٹر سنکرن نائر نے اپنے خطبۂ صدارت مین ہندو سبھا کی تحریک کی ابتدا کا ذکر کرتے ہوئے مختصراً ۱۹۰۶ء مین تقسیم بنگالہ کا حوالہ دیا اور کہا کہ تقسیم بنگال کی تجویز زیادہ تر مسلمانان بنگال کے مفاد کو ترقی دینے کیلیے عمل مین لائی گئی تھی اس کے بعد تقسیم بنگال کے ایکٹ کے استرداد کیلیے بنگالی ہندوون کا ایجی ٹیشن شروع ہوا جسمین انھین آخر کار کامیابی حاصل ہوئی مسلمانون کیلیے خاص حقوق کے دعوے جس حکومت نے تسلیم کیے وہ لارڈ منٹو کی گورنمنٹ تھی جنگ کے بعد اصلاحات شروع ہوئین اور مسلمانون کی قسمت جاگ اٹھی اصلاحات کے بعد مسٹر گاندھی کو عدم تعاون کی تحریک جاری کرنے کا خیال آیا مگر افسوس ہے کہ انھون نے اسکے انجام پر غور نہ کیا کچھ عرصہ تک تو مسلمان لیڈر غیر متشدد اصول کے قائل رہے لیکن جب ایک قلیل عرصہ کے اندر وہ نتیجہ انکی خواہش کے مطابق نہ نکلا جس کا اس تحریک کے بانی نے انسے وعدہ کیا تھا تو مسلمانون نے خوفناک بلوون کا حربہ اختیار کیا۔ یہ بلوے حکومت یا کسی اور نظام کے خلاف نہین بلکہ براہ راست ہندوون کے خلاف تھے مندرون کی بیحرمتی کی گئی اور ہندو عورتون کی علانیہ توہین کی گئی مسٹر گاندھی نے عملی طور پر مسلمانون کی خوشنودی حاصل کرنے کیلیے انکے سامنے سر تسلیم خم کر دیا اس سے ہندو خوفزدہ ہوگئے اور فرقہ وارکشمکش نے ہندوون اور مسلمانون کے درمیان مغائرت کی خلیج کو زیادہ وسیع کر دیا مسٹر گاندھی کو یہ معلوم کر کے مایوسی ہوئی کہ ہندوون اور مسلمانون کے درمیان حقیقی اتحاد عمل پیدا کرنا بے سود ہے اس سے عدم تعاون کی تحریک کی رفتار مین رکاوٹ پیدا ہوگئی اس وقت سے پارٹی لیڈر اتحاد کیلیے آواز بلند کر رہے ہین اور اس مین مجھے کلام ہے کہ وہ اس مقصد مین کامیاب ہو سکینگے۔

مسٹر گاندھی کے بعد مسٹر سی آر داس نے اس پالیسی پر کار بند ہونے کی کوشش کی نتیجہ یہ ہوا کہ فریقین کے جذبات مین اور زیادہ تلخی پیدا ہوگئی اس کے بعد صدر نے پروفیسر رادھا کمل چندر بنرجی کے ایک مضمون کے اقتباسات پڑھکر سنائے جنمین بنگال کے ہندوون کی حالت کا نقشہ کھینچا گیا تھا اس مضمون مین کئی ایسی مثالین دیگئیں جن مین اعلی حکام نے مسلمانون کو انکے ابلیسانہ افعال کے ارتکاب کی حالت مین پناہ دی۔

صدر نے ہندو سبھا کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہمارے لیے ہندو سبھا ویسی ہی ہونی چاہیے جیسی کہ مسلم لیگ مسلمانون کیلیے کام کر رہی ہے۔ ہندو مسلم سوال کو زیادہ دیر تک ملتوی رکھنا بے سود ہے میثاق لکھنو سے یہ معاملہ طے ہو سکتا ہے لیکن اس کا نتیجہ یہی ہے کہ فریقین مین اور زیادہ کشیدگی بڑھ جائے مسلم مفاد کے حامی ابتک کہتے ہین کہ جب تک انکے حقوق کی حفاظت نہین کی جائیگی اس وقت تک مزید اصلاحات کی کوئی ضرورت نہین۔

مسلمانون کے اس مطالبہ کے متعلق کہ سندھ کو صوبہ بمبئی سے علیحدہ کیا جائے مقرر نے کہا کہ اگر سندھ علیحدہ کر دیا گیا تو ہندو مسلمانون کے رحم پر ہون گے کانگریس نے سندھ کی قسمت کا فیصلہ کرنے سے پہلے اس مسئلہ پر پورا غور نہین کیا ہے ہندو سبھا کو سندھ کے متعلق کانگریس کی رائے سے اتفاق نہین کرنا چاہیے۔ مین ہندوون کو یہی مشورہ دونگا کہ وہ سندھ کے

سوراج کیونکر

صدر کانگریس کے خیالات

مدراس ۸؍ اگست ایسوشی ایٹڈ پریس کے ایک ... سے مسٹر سرینواس آئینگر نے آنریبل مسٹر وی جے پٹیل کے ان خیالات سے اتفاق رائے کا اظہار کیا جو مسٹر پٹیل نے انگلستان سے واپسی پر بمبئی مین کیے تھے آپ نے کہا کہ ”آنریبل مسٹر پٹیل نے اپنے بیان مین صاف بیان کر دیا ہے کہ حکومت برطانیہ اپنے مخصوص طریق کار پر قائم ہے اور اسکے لیے آمادہ نہین ہے کہ ہندوستان کے باشندون کو اسکی اجازت دے کہ وہ اپنے ملک کیلیے جس قسم کا دستور اساسی چاہین مرتب کرین“

آپنے فرمایا کہ اس لیے ہمین بھی چاہیے کہ ہم بھی اپنے طریق کار پر قائم رہین ہمکو یہ اچھی طرح بتا دینا چاہیے کہ سوراج کے دستور اساسی مین کوئی ترمیم ہوگی تو وہ برطانیہ اور باشندگان ہند کی باہم رضامندی سے ہوگی کاش اصلاحات کیلیے شاہی کمیشن اور اس کے اراکین کا ذکر مذکور ہوتا؟ اگر ہم اپنے روزانہ کاموں مین ”خود اعتمادی“ پر عامل نہین ہین تو یہ محض ایک زبانی نعرہ ہے ہمین کمیشن سے پہلے ہی آپس مین اس بات پر متحد ہو جانا چاہیے کہ سوراج کا دستور اساسی کس قسم کا ہو جب ایک دفعہ ہم اسے مرتب کر لین تو اسی پر جم جانا چاہیے مختلف الخیال گروہ کیلیے یہ ممکن ہونا چاہیے کہ وہ ایک ہی پلیٹ فارم پر جمع ہو جائین اور اس غرض کیلیے کانگریس مین شریک ہو کر صرف اسی کو رائے عامہ کے اظہار خیال کا ذریعہ بنائین ورنہ ہم ہندوستان کیلیے سوراج کے ایسے دستور اساسی کے مرتب کرنے مین امکانی کوشش کر رہے ہین کہ اسے زیادہ سے زیادہ تائید حاصل ہو اور وہ آئندہ اجلاس کانگریس مین بطور الٹی میٹم کے منظور کیا جا سکے کیونکہ یہ فرض کر لینا چاہیے کہ کمیشن کے سلسلہ مین یا سوراج کے مطالبہ کی تکمیل کے سلسلہ مین ہمین کوئی اختیار نہین ہے لیکن فی الحال مجھے اسکے اظہار سے تامل ہے کہ وہ اختیارات کیا ہین مجھے پورا اعتماد ہے کہ کانگریس کا آئندہ اجلاس ان اختیارات کے بارے مین ملک کی پوری رہنمائی کر سکے گا۔ تاکہ اگر ہمارے مطالبات کی پروا نہ کی جائے تو اس حالت مین وہ اختیارات انکی پشت پناہی کر سکین مین اقرار کرتا ہون کہ ابتک جو تجربے ہوئے ہین وہ ناکام ثابت ہوئے اور برطانیہ و ہندوستان کی حکومتون کو ہمارے نقطۂ خیال پر مطلقاً نہ لا سکے لیکن اس سلسلہ مین جو قربانیان کی گئی ہین وہ کسی طرح رائیگان نہین جا سکین ملک مین اس وقت آپس مین اتحاد حب وطن اور ایثار و قربانی کا جذبہ اس سے کہین زیادہ ہے جو ایک سطحی طور سے دیکھنے والا ہماری ظاہری کمزوریون اور اختلافات کو ہمپر عائد کر سکتا ہے ملک مین رفتہ رفتہ مقاومت اور مدافعت کی قوت کا خزانہ برابر بڑھتا جا رہا ہے جس سے

تمت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶؍ ماہ ستمبر

کس حد تک کیا جائے کہ ہندوستان کے اتحاد مین فرق نہ آئے۔ اگر ہندوستان کے والیان ریاست اپنی خود مختاری کے کچھ حصہ سے دست بردار ہونے پر آمادہ ہو جائین تو ہندوستانی مدبرین اس پر راضی ہو جائینگے کہ والیان ریاست ہندوستان اور اس کے باشندگان کے عام مسائل مین دخل دے سکین۔

ہندو مسلمانون کے قضیہ کا تصفیہ

ہندو مسلمانون مین جو شدید جھگڑے ہو رہے ہین اس کا فیصلہ تو زمانہ کریگا کمیشن جو کچھ کر سکتا ہے وہ صرف یہ ہے کہ وہ صرف ایسی تدابیر پر غور کر کے انکی سفارش کر دے جو ہندوستان کی حکومت کو فرقہ وارانہ مرض کے مہلک نتائج سے محفوظ رکھ سکے اقلیتون کی سیاسی نمائندگی انمین سے ایک اہم تدبیر ہے بغیر مخصوص نمائندگی کے وہ عنصر جو اپنے پاس حکومت کرنے کے تاریخ رکھتی ہے مجبوراً اپنے حقوق کو قوت کے ساتھ منوانے کی کوشش کرے گا اور چونکہ ہندوستان مین اقلیتون کو ہمیشہ غلبہ رہا ہے وہ بہت ممکن ہے۔ کامیاب ہو جائے گا اسی کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے مدبرین اور سیاست دانون کی کثیر تعداد یا تو اس اہم مسئلہ سے اغماض برتتی ہے یا وہ خیال کرتی ہے کہ اگر انھون نے سمجھوتہ کا ایک زبانی نسخہ معلوم کر لیا ہے تو بس اس مسئلہ کو حل کر لیا جس کی حقیقتاً ایک سحر سے زیادہ کوئی حقیقت نہین لیکن ان سیاسئین کی اس لاپروائی کا یہ نتیجہ ہونا چاہیے کہ ملک معظم کی حکومت پوری احتیاط سے کام لے اور کمیشن کے ارکان کے انتخاب مین خصوصاً اس کے صدر کے انتخاب مین بڑی احتیاط کرے یہ سب برطانوی ہونے چاہیئں یہ سب غیر جانبدار ہون اور قانونی دماغ رکھتے ہون اور یہ جانتے ہون کہ کثیر متضاد تون مین سے ضروری امور کو کس طرح اخذ کیا جا سکتا ہے اور یہ کہ وہ ان سے مرعوب نہ ہو جائین۔

مدراس ۱۱؍ اگست مسٹر اے راما سوامی مدلیار آئندہ غیر برہمن کانفرنس مین شرکت کرین گے اور وہان اراکین کے روبرو کوئمبتور کی منظور شدہ تجاویز کی تشریح کرین گے۔

برقیات

مسئلہ البانیہ میں اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام میں سر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بناء پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان میں اطالیہ کے اقتصادی سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید وحمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ میں جملہ کاغذات دیوان میں پیش کر دیے گئے ہیں۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور سر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہیں ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین معاصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے ... ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" ...

شمالی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہیں ہے

روس و برطانیہ میں ج...

ماسکو ۲ جون انگریزی و روسی سیاسی تعل... کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روس ... "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے او... میں زبردست پیچیدگیاں پیدا ہو جانے وا... اس کے بعد موسیو موصوف نے اس ... انگریزوں نے فکر دے روسیہ میں انقل... بانیہمہ حکومت روسیہ نے ان باتوں ... نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا ... فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات ... دولت برطانیہ کیا ہوگا۔

مسائل ...

لندن ۲ جون آج ... کے ذریعہ ... حکومت ہند اصلا... ابتدائی تحق...

...وبی افریقہ میں ہندوستانیوں کیلئے کالج

ڈربن ۱۱ اگست ٹرانسوال انڈین ایسوسی ایشن بہت جلد جوہانسبرگ میں کالج تعمیر کرنے والی ہے جس میں صوبہ ٹرانسوال کے ہندی نوجوانوں کی تعلیم کے لیے سامان فراہم کیا جائیگا۔

دنیا کا سب سے مسن آدمی

...کی بیوی صرف اس سے نوّے سال چھوٹی ہے

دنیا کا سب سے زیادہ مسن شخص قسطنطنیہ کا ایک باشندہ زرد آغا نامی ہے جس کی ایکسو چھیالیسویں سالگرہ حال ہی میں منائی گئی ہے آغا نے دس شادیاں کی ہیں اور اس کی موجودہ بیوی اس سے عمر میں ۹۰ سال چھوٹی ہے۔ آغا میں ابتک اس قدر توانائی ہے کہ وہ قسطنطنیہ کی عدالت میں محرری کا کام کرتا ہے اور موٹر چلانے کا بڑا شوقین ہے

اتھنہ ۱۲ اگست وزیر داخلیہ کی مخالفت کی وجہ سے وزارت ... استعفی دیا

...ے لحاظ سے حیرت انگیز

آرام دہ جوتا

FLEET FOOT



ڈومینین جوتہ

کینوس کا اپر

ربڑ کا تلا

ہندوستان کے لئے تھوک فروش

مسرس کوپر ایلن اینڈ کو

(برانچ آف دی برٹش انڈیا کارپوریشن لیمیٹڈ)

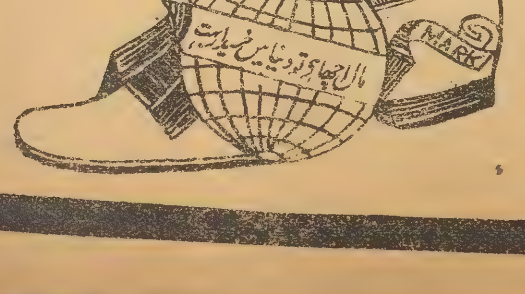
کانپور

DOMINION RUBBER SYSTEM
CANADIAN CONSOLIDATED RUBBER CO. LIMITED AND ASSOCIATED COMPANIES

ہر جگہ فروخت ہوتا ہے

شمالی ہندوستان میں مشہور ترین کارخانہ کے بنے ہوئے بوٹ شوز

ہمارا مشہور ٹریڈ مارک



پمپ شو وارنش	چھ روپے
لنڑی شو وارنش	سات روپے
ڈربی شو کروم لیدر	چھ روپے

ساخت
کارخانہ
ایم ہاشم اینڈ سن
متصل سول ہاسپٹل
کانپور

صداقت کانپور

ہندوستان

انجمن طبیہ صوبجات متحدہ کا آیندہ سالانہ

اجلاس الہ آباد میں

یہ خبر نہایت مسرت کے ساتھ سُنی جائیگی کہ الہ آباد کے معزز اطبائے نے آیندہ سالانہ اجلاس کی دعوت الہ آباد میں دی ہے اس کے انتظامات وغیرہ کے متعلق مزید خط و کتابت ہو رہی ہے ماہ اکتوبر ۱۹۲۷ء متعین ہو چکا ہے صرف تقرر تاریخ باقی ہے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد تاریخ کے تعین کا اعلان کیا جائیگا۔ یہ خبر اور بھی باعث مسرت ہوگی کہ اس جلسہ کی صدارت عالیجناب نواب محمد یوسف صاحب منسٹر لوکل سلیف گورنمنٹ دام اقبالہ نے اپنی عنایت و مہربانی سے منظور فرما کر ہم اطباء کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔

(خادم طب یونانی حکیم محمد عبد المعید آنریری سکریٹری انجمن طبیہ صوبجات متحدہ)

کتاب "مدر انڈیا" کے خلاف قانونی کاروائی

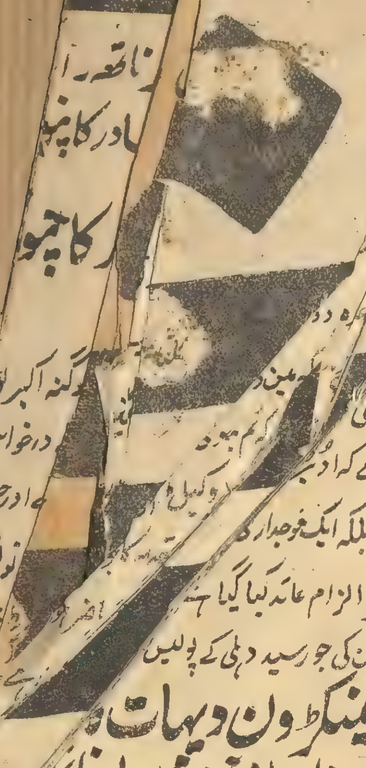
شملہ ۱۳ اگست مسٹر رنگا سوامی آئنگر نے جو اسمبلی میں سوراج پارٹی کے سکریٹری ہیں اس مضمون کی قرارداد کا نوٹس دیا ہے کہ حکومت "مس کیتھرائن میو" کی کتاب "مدر انڈیا" (مادر ہند) کے خلاف قانون کی تحت میں ضروری کار روائی عمل میں لائے کیونکہ اس کتاب میں ...

سینکڑوں دیہات ...

ہزاروں آدمی بے خانماں

بجدراک ۱۳ اگست ایک نامہ نگار بذریعہ تار اطلاع ... سب ڈویژن میں حال کی شدید طغیانی کی وجہ سے سینکڑوں ... دیہات کا نام و نشان تک نہیں رہا ہزاروں آدمی بے خانماں ...

مفتون کی جو رسید دہلی کے پولیس ... بابجبر کا الزام عائد کیا گیا ... رکھتا بلکہ ایک فوجدار ... کیا ہے کہ اُدھر ... دہلی ...



... ناتھ ... ادر کا پنچ ... ر کا چو ... گنہ اکبر پور ... درخواست ... اور جب کی ... نوٹس نہ ... خواست ... حلقہ حاضر ہو ...

... سنزم مستقل ... امر قوم یکم ... ہو جو تیرے ... منصرم

بنگال مسلم لیگ کا قیام

کلکتہ ۱۵ اگست آج شب میں معزز مسلمانوں کا ایک جلسہ زیر صدارت سر عبد الرحیم منعقد ہوا جس میں قرار پایا کہ بنگال پر نئے سرے سے مسلم لیگ قائم کیجائے جو بنگال میں کانگریس کی سرگرمیوں کے خلاف مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کرے یہ بھی طے پایا کہ ہر ضلع میں لیگ کی شاخیں قائم کیجائیں لیگ کے قواعد و ضوابط مرتب کرنے کیلئے ایک کمیٹی مرتب کی گئی جس میں مندرجہ ذیل اصحاب شامل ہیں۔

سر عبد الرحیم رکن مجلس مقننہ مولوی عبد القاسم رکن مجلس مقننہ مولوی عبد الکریم رکن مجلس مقننہ مولانا اکرم خان اور مولوی مجیب الرحمٰن۔

جلسہ نے حکومت کی اس بے اعتنائی اور بے پرواہی کے رویہ پر اظہار افسوس کیا جو حادثہ پلاسی پارا کے متعلق برتا گیا ہے اس علاقہ میں تا حال دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے خلاف احتجاج کیا اور ضلع ندیا کے اٹھارہ دیہات پر جن میں تمام مسلمان ہی آباد ہیں تعزیری پولیس کا تاوان عائد کرنے پر نفرت و ملامت کا اظہار کیا۔

پبلک سروس کمیشن کے ارکان ۱۱ اگست کو پٹنہ پہونچ گئے۔

برقیات

مسئلہ البانیہ مین اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام مین مسٹر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ واطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بنا پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کرلیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان مین اطالیہ کے اقتصادی سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید وحمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ مین جملہ کاغذات دیوان مین پیش کردیے گئے ہین۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور مسٹر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہین ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین معاصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو کلکتہ سے ... ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" ... [illegible]

روس و برطانیہ مین جنگ ...

ماسکو ۲ جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلقات ... کہ ایک مجوزہ اجلاس صدر مجلس الوزراء روس ... "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور ... مین زبردست پیچیدگیان پیدا ہوجانے وا... اس کے بعد موسیو موصوف نے اس ... انگریزون نے فکر وے روسیہ مین انقلاب ... بانیمہ حکومت روسیہ نے ان باتون ... نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا ... زمایا کہ اس انقطاع تعلقات ... دولت برطانیہ کا ہوگا۔

شمالی چینی ... جاری ہے اور کوئی مزاحم نہین ہو ...

مسائل ...

لندن ۲ جون ... حکومت ہند ... ابتدائی تحت ...

... کانگریس کے اثر مین اضافہ کریگی بلکہ خود اپنی ... بیدہ انتخابات مین کامیابی کو بھی یقینی کردیگی۔

... مسٹر سرینواس آئنگر یہ بھی توجہ دلاتے ہین کہ کانگریس پارٹی کو سوراج پارٹی کہنا درست نہیں ہے کانگریس پارٹی مین بہت سے ایسے ارکان ہین جو سوراج پارٹی کے رکن نہین ہین کانگریس پارٹی سوراج پارٹی کے تحت میں نہیں ہے بلکہ آل انڈیا کانگریس پارٹی اور مجلس عاملہ کے زیر نگرانی ہے۔

مسلم یونیورسٹی علیگڈھ نے ایک یونانی طبی کالج کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔

... کے بعد بذریعہ پنجاب میل روانہ ہوگئے۔

اشفاق اللہ نے جو کاکوری ڈکیتی اور سازش مین ماخوذ ہین اودھ چیف کورٹ مین رحم کی درخواست دی ہے۔

ایڈیٹر اخبار محنت کش کا مقدمہ
مقدمہ کاکوری کے سزا یافتگان سے ہمدردی

لاہور ۱۳ راگست آج مسٹر تلکن اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت مین لالہ راجیندر اڈیٹر محنت کش کے خلاف مقدمہ پیش ہوا ملزم کی طرف سے لالہ دُنی چند بیرسٹر اور دیوان چمن لال پیروکار تھے اور استغاثہ کی طرف سے لالہ کندن لال کورٹ انسپکٹر پیروی کررہے تھے اور مسٹر فرید حسین مترجم پریس برانچ پر ترجمہ کی صحت کے متعلق جرح ہوئی ملزم نے اپنا تحریری بیان پیش کیا جو حسب ذیل ہے :-

جس مضمون کی وجہ سے مجھ پر مقدمہ چلایا گیا ہے وہ اس غرض سے لکھا گیا تھا کہ (الف) کاکوری کے قیدیون کی شدید سزا کی طرف عوام الناس کو متوجہ کیا جائے (ب) اعلیٰ حکام کے سامنے یہ امر پیش کیا جائے کہ مقدمہ کی سماعت کرنے والی عدالت نے ملزمون کو سزا دیتے ہوئے اس پہلو کا غور نہیں کیا کہ کس تحریک نے ان کو اس جرم کے ارتکاب پر آمادہ کیا (ج) لیڈران قوم سے درخواست کیجائے کہ وہ قیدیون اور ان کے اعزہ و اقربا کی اس مصیبت اور تکلیف مین امداد کرین۔

مجھے یقین ہے کہ مضمون مذکورہ مین مقدمہ کاکوری کی سزا پر صحیح اور جائز تنقید کی گئی ہے استغاثہ نے جو مضمون کا ترجمہ شامل مسل کیا ہے مین نے اس کو پڑھا ہے یہ ترجمہ غلط اور گمراہ کن ہے اور اس سے وہی مطلب و مفہوم ادا نہیں ہوتا جو اصلی مضمون کا ہے بعض تشبیہون اور تمثیلون کے لفظ بلفظ ترجمہ کی بنا پر اصل مضمون کا صحیح مفہوم بالکل بدل گیا ہے"

التوائے قانون سازمین وائسرائے کی تقریر

شملہ ۱۱ راگست اعلان کیا گیا ہے کہ ۲۰ راگست کو وائسرائے جمعیت مقننہ اور جمعیت مملکت کے دونون ایوانون کے روبرو تقریر کرینگے۔

بحکم جناب مولوی سید محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر ۲۷ سنہ ۱۹۲۷ء انسالوینسی

فرم ہرکشن داس موہن لال بذریعہ ہرکشن داس عرف چھوٹے لال ولد بیتی لال قوم اگروال ساکن نئی سڑک لوہائی شہر کانپور　　سائل

بنام مدن گوپال ٹنڈن ولد درگا پرشاد قوم کھتری ساکن ٹیکاپور مالک فرم ایم جی ٹنڈن واقعہ چٹائی محال شہر کانپور　　زلقیتانی

ہرگاہ مقدمہ مذکورہ بالا میں سائل نے درخواست لغرض قرار دیے جانے دیوالیہ مدن گوپال زلقیتانی مذکور الصدر کے عدالت ہذا مین داخل کی ہے جس کی سماعت کیلئے عدالت ہذا مین ۱۲ ر ماہ نومبر سنہ ۱۹۲۷ء مقرر ہوئی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر کسی کو کوئی عذر نسبت درخواست سائل مذکور کے ہو تو تاریخ معینہ ۴۹

نوٹس بغرض ظاہر کرنے وجہ کے کہ اجرا کیون نہ کیا جائے

بعدالت دیوانی اجلاس جناب مولوی سید خورشید حسین صاحب سب جج بہادر ضلع ہردوئی مقام ہردوئی

مقدمہ دیوانی نمبر ۲۹۰ سنہ ۱۹۲۱ء

مقدمہ اجرائے ڈگری نمبر ۸ سنہ ۱۹۲۷ء

نرائن سنگھ وغیرہ　　ڈگریدار

بنام مسماۃ شمس النساء بیگم

بنام مسماۃ نواب شمس النساء بیگم بیوہ مرزا حیدر علی بیگ قوم مغل ساکن موضع قطب نگر پرگنہ وتحصیل مصرکھ ضلع سیتاپور

ہرگاہ کہ نرائن سنگھ وغیرہ نے عدالت ہذا مین درخواست اجرائے ڈگری بمقدمہ نمبر ۲۹۰ سنہ ۱۹۲۱ء اس بیان سے گذرانی ہے کہ مدیونہ نے مطالبہ ڈگریدار بقدر مبلغ -/705 باضافہ خرچہ اجرا ہذا ابتک ادا نہیں کیا ہے۔

لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم بتاریخ یکم ماہ ستمبر سنہ ۱۹۲۷ء اس عدالت مین حاضر ہوکر وجہ ظاہر کرو کہ بہ تسلسل اجرا سابقہ اجرا کیون نہ کیا جائے۔

آج بتاریخ ۱۰ ر ماہ اگست سنہ ۱۹۲۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

بحکم منموہن ناتھ کول
منصرم عدالت سب ججی ہردوئی
(مہر عدالت)

۴۵ اصالتاً خواہ وکالتاً روبرو عدالت ہذا حاضر ہوکر پیش کرے المرقوم ۳۰ راگست سنہ ۱۹۲۷ء
دستخط مہر سہائے منصرم
(مہر عدالت)

بحکم جناب بابو ہنومان پرشاد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر
درجہ دوم بہادر تحصیل اکبر پور ضلع کانپور
بدست عوام فرحت کیلئے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ قواعد او ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

بعدالت مال مقام اکبر پور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۵۰۲

چندر سیکھر ولد شیو چرن لال قوم برہمن تیواری ساکن موضع شاہجہانپور سنان و نمبردار موضع پیاسی محال لچھمن کنور پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور — مدعی

بنام گنجا سنگھ وغیرہ — مدعا علیہم

بنام۔ سری منت سنگھ ولد دنکو سنگھ ٹھاکر ساکن و کاشتکار موضع پیاسی محال لچھمن کنور پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور۔

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۴ ماہ اگست

... بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ ماہ ستمبر

خاص

ہمارے یہاں کی مندرجہ ذیل پیٹنٹ دواؤں
یکم جولائی سنہ ۱۹۲۷ء سے نئی رکھی گئی ہے

دواؤں کے نام	قیمت فی شیشی	قیمت تین شیشی
عرق کافور	۶/	...
دمہ کی دوا	[illegible]	للعہ/
جوڑی بخار و تلی کی دوا	۰	۰
" " بڑی	۱۵/	[illegible]
" " چھوٹی	۹/	[illegible]
آیوڈائزڈ سالسہ	[illegible]	[illegible]
سینی لائن	[illegible]	[illegible]
پرانے جریان و سوزاک کی دوا	[illegible]	[illegible]
گرمی و آتشک کی دوا	[illegible]	[illegible]
کولا ٹانک	[illegible]	[illegible]
گھیگھے کی کھانے کی دوا	۱۲/	[illegible]
" لگانے کی دوا	۵/	۰
" مرہم	۸/	[illegible]
پین ہیلر	[illegible]	[illegible]
کف و کھانسی کی دوا بڑی	[illegible]	[illegible]
" چھوٹی	۱۱/	[illegible]
کان بہنے کی دوا	۵/	۰
داد کا مرہم	۴/	۰
گھاؤ کا مرہم	۸/	[illegible]
گھاؤ دھونے کی ٹکیہ	۲/	۰
مقوی باہ کی گولیاں	[illegible]	[illegible]
پرانے میریا بخار کی گولیاں	۱۲/	[illegible]
بدہضمی و بدہضمی کے دست کی ٹکیہ	۰	۰
سر درد کی دوا	۱۰/	[illegible]

دواؤں کے نام	قیمت فی شیشی	قیمت تین شیشی
پلیگ روکنے کی گولیاں	۰	۰
" " بڑی	[illegible]	[illegible]
" " چھوٹی	۱۲/	[illegible]
جلاب کی گولیاں	۱۰/	[illegible]
پیپرمنٹ کا تیل	۰	۰
" بڑی	۱۴/	[illegible]
" چھوٹی	۹/	[illegible]
عرق پودینہ (سبز) بڑی	۱۲/	[illegible]
" چھوٹی	۹/	[illegible]
کلوروڈائن	۸/	[illegible]
نمونہ کا مکس	[illegible]	[illegible]
جلدی بیماری کی دوا	۱۲/	[illegible]
لال شربت	۱۲/	[illegible]
امراض مستورات کی دوا	[illegible]	[illegible]
دانت کے درد کی دوا	۹/	[illegible]
خالص رینڈی کا تیل	۱۲/	[illegible]
روغن صندل	۱۴/	[illegible]
اجوائن کا تیل	۱۰/	[illegible]
سونٹھ کا تیل	۱۲/	[illegible]
روغن سونف	۶/	[illegible]
روغن دارچینی	۱۰/	[illegible]
لونگ کا تیل	۸/	[illegible]
روغن لیموں	۶/	[illegible]
روغن لیونڈر	۱۴/	[illegible]
روغن الائچی	۱۰/	[illegible]

دواؤں کے نام	قیمت فی شیشی	قیمت تین شیشی
روغن سنترہ	۱۲/	[illegible]
منہرا	[illegible]	[illegible]
کینتھراج تیل	[illegible]	[illegible]
ہیلک	۱۰/	[illegible]
انوکا (مہاور)	۸/	[illegible]
احتلام کی گولیاں	[illegible]	[illegible]
لیور کی گولیاں	۱۲/	[illegible]
پیپرمنٹ کا ست (پھول)	[illegible]	[illegible]
کاڈلیور آئل	[illegible]	[illegible]
انگریزی تھرمامیٹر	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]
گلاب کا عرق	۸/	۰
بلیک ہیر ڈائی	۱۰/	[illegible]
سیکرین	[illegible]	[illegible]
بے ذائقہ کونین	۹/	[illegible]
اسمیلنگ سالٹ	۱۴/	[illegible]
ست اجوائن نصف آونس	۱۲/	[illegible]
" ایک آونس	[illegible]	[illegible]
کونین کی گولیاں	۰	۰
" " ۲ گرین کی ۲۵	۸/	...
" " " ۵۰	۱۴/	...
" " " ۱۰۰	[illegible]	...
" ۴ گرین کی ۲۵	۱۴/	...
" " ۵۰	[illegible]	...
" " ۱۰۰	[illegible]	...

یکم جولائی سنہ ۱۹۲۷ء — ڈاکٹر ایس کے برمن، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴، کلکتہ

برقیات

مسئلہ البانیہ مین اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام مین سر آسٹن چیمبر لین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے دریان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بنا پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان مین اطالیہ کے اقتصادی یا سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبر لین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ مین جملہ کاغذات دیوان مین پیش کر دیے گئے ہین۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور سر آسٹن چیمبر لین کے درمیان مسئلۂ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہین ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین معاصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو کلکتہ سے ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" ... معاہدہ ہو ... کو لکھتا ہے کہ ...

شمالی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہین ہو...

روس و برطانیہ مین جنگ...

ماسکو ۲ جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلقات ... کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء ... "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے اور ... مین زبردست پیچیدگیان پیدا ہو جانے و... اس کے بعد موسیو موصوف نے اس ... انگریزون نے قلمرو روسیہ مین انقلاب ... بانیہمہ حکومت روسیہ نے ان باتون ... نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا ... فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات ... دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل ...

لندن ۲ جون ... کے ذریعہ ... حکومت ہند ... ابتدائی ...

[illegible]

قیمت فی شیشی نصف تولہ ۵ء علاوہ محصولڈاک

ویدشاستری منی شنکر گووندجی جام نگر (کاٹھیاواڑ)

کانپور ایجنٹ مسرس عبدالکریم اینڈ سن بسٹن روڈ کانپور

... ایلمبک ... کمپنی لمیٹڈ بمبئی کی مقدس ... سودیشی دوائیں

... انفلوئنزا، بخار، ... اور جوڑوں کے لئے بہت اکسیر ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ ۱ء

یہ دوا کمزوری ... اور کمزور انسانوں کے لئے مفید ہے۔ قیمت صرف بارہ آنے ۱۲

یہ دوا دردِ گردہ اور پیٹ کے درد کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت صرف بارہ آنے ۱۲

یہ دوا ہیضہ کی بیماری اور آنتوں کے دستوں کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ قیمت صرف بارہ آنے

... کی گولیاں — ایک گرین دو گرین کی بوتل ... قیمت ایک گرین والی بوتل ایک روپیہ چار آنے قیمت دو گرین والی بوتل کی ۲ء

... کی طاقت کی گولیاں — یہ گولیاں کمزور ... خون ... اور دھات کیواسطے بہت اکسیر ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ ۱ء

... والے کا داد کا مرہم — یہ مرہم کھجلی اور جلدی بیماری کیواسطے اکسیر ہے قیمت ۱ء

... والے کا دانت کا منجن — منجن دانتوں کو موتی کی مانند چمکدار بناتا ہے قیمت ۶

ڈاک کا پتہ: سیانی روڈ دواخانہ کینڈل روڈ بمبئی۔ تار کا پتہ "CAWASHAPUR" Bombay

---

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری سستی کو دفع کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں۔ قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ۱ء

رمن ولاسی گولیاں

یہ گولیاں امساک کے واسطے بہت مفید اور بے نظیر ہیں رات کو فقط ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھانے سے عجیب و غریب کیفیت نظر آنے لگتی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت صرف ۱ء

پنوسکت ولاسی روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر ازسرنو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ دو روپیہ ۲ء علاوہ محصولڈاک۔ فہرست حالات کیلئے وید و دیا مفت طلب کریں۔

پتہ راج وید نرائن وکیشوجی۔ جام نگر (کاٹھیاواڑ)

کانپور ایجنٹ: گنگا پرشاد باجپئی ... چوک ... کان پور

پاؤ بھر سونا یا پانچ سو روپیہ

اُس شخص کو دیا جائیگا جو ثابت کرے کہ موجودہ دنیا میں تپ دق کے لیئے

پران داتا

سے بہتر علاج موجود ہے۔ مرض خواہ کسی وجہ سے ہو۔ دق کیسے ہی درجہ میں کیوں نہ پہونچ گیا ہو

اگر جان باقی ہے

تو پران داتا ازسرنو زندگی عطا کریگی تپ دق کے ہزاروں جاں بلب مریض جنکی زندگی سے ماہر طبیب اور تجربہ کار ڈاکٹر بھی مایوس ہو چکے تھے صرف پران داتا کی بدولت دوبارہ زندگی اور صحت کی دولت سے مالامال ہو چکے ہیں انسانی ہمدردی کی بنا پر

صداقت کے ناظرین کا اخلاقی فرض ہے

کہ اپنے دوست احباب عزیز اقربا اپنے ہمسایوں اور قرب و جوار کے رہنے والوں کو خبر کر دیں کہ "پران داتا" تپ دق کیلئے دنیا میں موجودہ زمانہ کے تمام علاجوں سے بہتر اور کامیاب علاج ہے قیمت بیس یوم کیلئے جو ایک مریض کو بالکل کافی ہے بیس روپیہ علاوہ محصولڈاک

طبابت پیشہ اصحاب کو ارزاں روپیہ کمیشن

ملنے کا پتہ "پران داتا" مہندرو (پٹنہ) "PARANDATA", P.O. MAHENDRU, (PATNA)

ولایت کی نئی دوائیں۔ نمونہ مفت

لعل نمبر ۱ ایکدم نرالی جادو کا اثر رکھنے والی جو لگاتے لگاتے عورت و مرد دونوں حیرت انگیز مزا اٹھاتے ہیں۔ قیمت ۱۱ء محصولڈاک الگ۔ برابر استعمال کرتے رہنے سے بہت ہی فائدہ ہوتا ہے۔

لعل نمبر ۲ بخار، نزلہ، قبض، کھانسی اور وجع سر کا درد، آدھے سر کا درد، کمر کا درد، گھٹنے کا درد، ران کا درد، موچ یا چوٹ کا درد، سینے کا درد، پٹھے کا درد، جوڑوں کا درد، انگیٹھیا یعنی جسم میں کسی حصہ کا درد صرف دس منٹ میں بالکل دور ہو جاتا ہے۔ سر درد والے ضرور ایک شیشی اپنے پاس رکھیں یہ نشہ کی چیز نہیں ہے قیمت ۱۲ فی شیشی محصول ڈاک الگ۔

لعل نمبر ۳ ہر قسم کے جریان سفید پانی کا آنا اور کمر کا درد خراب خون دماغ کی کمزوری اور بدہضمی وغیرہ کے لئے یہ ایسی دوا ہے جو ہر مرد و عورت ہر ایک کو یکساں فائدہ پہونچاتی ہے تھوڑے وقت میں ہی تعجب خیز فائدہ معلوم ہو جائیگا۔ ایک ہفتہ کی دوا کے دام ۲ روپیہ ۲ آنہ صرف محصولڈاک الگ۔

لعل نمبر ۴ یہ پاؤڈر نئے یا پرانے سوزاک کو صرف ۱۲ گھنٹہ ہی میں آرام پہونچاتا ہے سوزاک والے مریض نمونہ منگا کر ضرور آزمائش کریں۔ قیمت بارہ آنے ۱۲

ضروری نوٹ:- ہماری دوائیں عورت و مرد دونوں بلا کسی خاص پرہیز کے ہر جگہ ہر موسم میں استعمال کر سکتے ہیں اگر نمبر ۳ کو کھا لیجئے اور نمبر ۱ کو لگا لیجئے تب کام دیکھئے پھر جو تعریف کیجئے گا۔

ملنے کا پتہ: آر۔ ایس۔ لعل فارسی، ہولا گنج۔ کان پور

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستولیں

ہمارے یہاں کم سے کم قیمت پر دستیاب ہوتی ہیں۔ ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن تک ہم مال اپنے خرچ سے پہونچا دیتے ہیں۔ اور فرمائشوں پر کمیشن علیحدہ دیتے ہیں۔ فہرست

سلیمان اینڈ کو۔ کراچی کیمپ سے طلب فرمائیے

باہتمام خواجہ عبدالسلام ... صداقت پریس کانپور سے شائع ہوا

REGD. No. 142

ہفتہ وار

اڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۶ | کان پور - چہارشنبہ ۲۴ اگست سنہ ۱۹۲۷ء مطابق ... ربیع الاول ...

ادبیات

[ب]زم ہستی کی نمائش ہے تری جلوہ گری

(از جناب مولوی ابو محمد صاحب ثاقب کانپوری)

[ش]بنم صبح ہو یا مہر کا ہو تاج زری
بزم ہستی کی نمائش ہے تری جلوہ گری

[...]گیا پردہ رخ شوق و تمنا کا ہجوم
ہو گئی مانع دیدار پریشاں نظری

[...]گل کا وہ چھپ چھپ کے قفس میں آنا
یاد ہے یاد، صبا کی مجھے پیغام بری

[...]ن کے جگر پاش ہوا ہے نالۂ دل
ضبط کا نام نہ ہو جائے کہیں بے اثری

[...] نہ انداز جنوں سے ہو محبت کو فروغ
حسن سے کم نہیں غنچوں کیلئے جامہ دری

[...]ٹ چکا ہے دل مرحوم کی تربت کا نشاں
کیجئے حسرت و حرماں کیلئے نوحہ گری

[...] اچھا نہیں پھولوں کا بکھرنا بلبل
مست و بیخود ہے ترے نغمہ سے شاخ شجری

شاہد مے نے کیا ہم سے کنارا ثاقب
بن گئی لغزش قدم پرواز تو لے سحری

روح گل

نباتاتی زندگی کے حیرت انگیز حالات

ایشیائی شاعروں نے تو تشبیہ اور استعارہ کے طور سے پودوں اور درختوں میں خواص انسانی کے جوہر دکھائے ہیں اور چشم نرگس، زبان سوسن، کاکل سنبل، اور داغ لالہ وغیرہ تشبیہیں اور ترکیبیں باندھی ہیں لیکن ماہرین علم نباتات نے نباتاتی زندگی کے جو حیرت انگیز حالات ظاہر کئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ درخت و پودے فی الواقع زندگی کے وہ تمام حسیات و تاثرات اپنے اندر رکھتے ہیں جو ابھی تک ذی روح مخلوق کی خصوصیت سمجھے جاتے تھے

ہر شخص جو نباتاتی زندگی سے کچھ بھی واقفیت رکھتا ہے جانتا ہے کہ پودے اور پھول بھی اپنی غذا کھاتے اپنا پانی پیتے اور اپنی نیند سوتے ہیں ان میں بھی جنسوں کا وصل و جفت ہوتا ہے انکی بھی نسل چلتی ہے اور ان پر بھی بڑھاپا آتا ہے اور بالآخر وہ بھی موت کے چنگل میں پھنستے ہیں،

لیکن بہت کم لوگ یہ یقین کرنے کیلئے تیار ہونگے کہ پودے دیکھنے اور سننے کی بھی قدرت رکھتے ہیں آپس میں بات چیت بھی کرتے ہیں ان پر بھی عشق و محبت کا وار چلتا ہے رنج و غم انکو بھی ستاتا ہے اور وہ بھی ہماری طرح جذبات و حسیات سے تاثر پذیر ہوتے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ بعض پودے اور پھول محض ہاتھ لگا دینے سے سکڑ جاتے ہیں اور ذرا سے اشارہ سے بند ہو جاتے ہیں اسی کی وجہ سے ایک پودے کا نام "چھوئی موئی" پڑ گیا ہے آپ نے "سورج مکھی" کے پھول کو دیکھا ہوگا کہ کس طرح آفتاب کی طرف منہ کئے رہتا ہے اور جدھر سورج ہوتا ہے اسیطرف یہ بھی رخ کرتا ہے یہ تو وہ حالات ہیں جو ہر انسان اپنی چشم عریاں سے دیکھ سکتا ہے لیکن آپ ہی کے ایک ہموطن ماہر سائنس یعنی سر جگدیش چندر بوس نے اپنی مدت العمر کے تجربات سے پودوں اور درختوں کے جو حالات اپنے ایجاد کردہ عجیب و غریب آلات کے ذریعہ معلوم کئے ہیں انسے علم نباتات میں حیرت انگیز انقلاب پیدا ہو گیا ہے آپ تو پھول میں سوائے رنگ و بو کے اور کوئی راز فطرت نہیں پاتے لیکن اگر آپ سر جگدیش چندر بوس کی جدید تصنیف کا اگر مطالعہ کریں جو PLANTS AUTOGRAPHS & THEIR REVELATIONS کے نام سے حال ہی میں شائع ہوئی ہے تو آپکو معلوم ہو کہ اس ماہر فن نے پودوں پر کس کس قسم کے تجربات کر کے کیسے کیسے حیرت انگیز انکشافات کئے ہیں اور ان سے فطرت کے کیسے کیسے رازہائے سربستہ معلوم ہوئے ہیں ان حالات کے دیکھنے اور معلوم کرنے سے بے اختیار زبان پر یہ شعر جاری ہوتا ہے ؎

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

مختلف قسم کی ادویہ کا پودوں پر بعینہ وہی اثر مترتب ہوتا ہے جو انسان یا جانور پر ہوتا ہے۔ کلوروفارم پودے کو بھی اسیطرح بے ہوش کر سکتا ہے جس طرح ہمیں آپکو ایک ایسا آلہ سر بوس نے بنایا ہے جس سے پودے کی حالت خواب کا آپ بخوبی اندازہ کر سکتے ہیں۔ سب سے زیادہ ذکی الحس پودہ "چھوئی موئی" ہے کہ ایک ذرا سی بدلی چھا جانے سے وہ اونگھنے لگتا ہے اور شعاع آفتاب پڑنے سے فی الفور چاق و چوبند ہو جاتا ہے حالت خواب و بیداری کے تجربات اس پودے پر خوب کئے جاتے ہیں اسکے برخلاف "جھنگا پھول" کا پودہ ہے جو دریائے گنگا کے کنارے بنگال میں زیادہ ہوتا ہے یہ دن کے وقت خواب استراحت میں رہتا ہے اور شب میں اپنی پوری بہار دکھاتا ہے۔

افریقہ میں ناریل کے ایسے درخت ہیں جو ساحل سمندر کی سخت اور تند ہوا کی وجہ سے ایکطرف کو بالکل جھکے ہوئے رہتے ہیں لیکن صبح کے وقت جبکہ یہ ہوا نہیں چلتی، یہ درخت بالکل سیدھے کھڑے رہتے ہیں اور اس وقت اسکے پھل توڑنا بہت دشوار کام ہے لیکن وقت مقررہ پر یہ سب پھر جھک جاتے ہیں اور دوسری صبح کو پھر اسیطرح سیدھے کھڑے ہوتے ہیں، بنگال کے اس تاڑ کے درخت کا حال تو اکثر لوگوں کو معلوم ہوگا جو طلوع آفتاب کے ساتھ بیدار ہوتا اور تدریجاً زمین سے اٹھکر سیدھا کھڑا ہو جاتا تھا لیکن جوں جوں سورج ڈھلتا جاتا تھا یہ درخت بھی جھکنے لگتا تھا اور غروب آفتاب کے ساتھ یہ بھی سر بسجود ہو جاتا تھا۔ سر جگدیش چندر بوس نے ایک ایسے درخت ابنہ کا حال لکھا ہے کہ عرف عام میں اسکو "روتا درخت" کہنے لگے تھے طلوع آفتاب کے ساتھ یہ درخت آنسو بہانا شروع کر دیتا تھا اور جوں جوں سورج کو زوال ہوتا اسکے رونے میں بھی کمی ہوتی جاتی تھی اس قسم کے واقعات اور حالات کو مافوق الفطرت امور سے تعبیر کر کے ضعیف الاعتقاد اور عوام انکی پرستش کرنے لگے ہیں تحقیقات سے پتہ چلا کہ اس درخت کے تنہ میں ایک سوراخ تھا جو عرق یہ زمین سے چوستا تھا وہ سورج کے طلوع کے ساتھ اوپر کو چڑھتا تھا اور سوراخ کے

برقیات

مسئلہ البانیہ مین اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام مین سر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بنا پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان مین اطالیہ کے اقتصادی سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہین ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ مین جملہ کاغذات دیوان مین پیش کر دیے گئے ہین۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور موسولینی اور سر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی برسبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی موسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہین ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین معاصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ... ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" ... [illegible]

روس و برطانیہ مین ...

شمالی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہین ہو ...

ماسکو ۲ر جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تع... کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء رو... "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے او... مین زبردست پیچیدگیاں پیدا ہو جانے وا... اس کے بعد موسیو موصوف نے اس ... انگریزون نے فکر دے روسیہ مین انق... بانیمہ حکومت روسیہ نے ان باتون ... نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا ... زمایا کہ اس انقطاع تعلقات ... دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل ...

لندن ۲ر جون ... حکومت ہند ... ابتدائی تح... [illegible]

... آپس کی تنازعات کے رفع کرنے مین صرف ... تو ملک مین کانگریس کا کچھ اثر و اقتدار نہ ...

ڈاکٹر انصاری صاحب نے اس کو بھی محسوس کیا ہے کہ کانگریس نے صرف سوراج پارٹی کے حادی ہونے اور کھدر کی پوشش کی شرط کو لازمی قرار دینے سے کانگریس کے وقار کو کسقدر نقصان پہونچا ہے اور کانگریس حقیقت مین ایک جماعت کی آواز بنگئی ہے اس لیے اس کی اشد ضرورت ہے کہ کانگریس کی رکنیت کیلیے کھدر کی پوشش کی شرط کو ختم کر دیا جاے چنانچہ ڈاکٹر صاحب فرماتے ہین کہ

"کانگریس کا دروازہ سب کیلیے کھلا رہنا چاہیے تاکہ تمام سیاسی جماعتین اور تمام فرقے اسمین بغیر کسی رکاوٹ اور دقت کے داخل ہو سکین ایسی ملت کے شامل کرنے کیلیے جو کانگریس مین شامل ہو سکتے ہین جنمین عیسائی عیسائی اینگلو انڈین اور متوطن شدہ یورپین اور ایسی سیاسی جماعتین ہین جیسے کہ ماڈریٹ (اعتدال پسند) اور انڈی پنڈنٹ (آزاد خیال) ہین جنھون نے کانگریس سے علحدگی اختیار کر لی ہے ان سب کو تعداد کثیر کانگریس مین شامل ہونیکی ترغیب و تحریص دینا چاہیے۔ جیسا کہ ہمارے بعض رفقاء ادعا کرتے ہین تاکہ انڈین نیشنل کانگریس حقیقتاً نیشنل ہو اور ان تمام باشندون کی نمایندہ ہو جو ہندوستان مین توطن پذیر ہون۔ اس مقصد کے حصول کیلیے ہمین سوا اپنے بنیادی اصول کے اور کسی بات کے کرنے مین تامل نہ کرنا چاہیے اور مین عاجزی کے ساتھ یہ مشورہ دونگا کہ اگر ضرورت ہو تو ہمین اپنے آئین کی لازمی دفعات جو کھدر کے متعلق ہین ملتوی کر دینا چاہیے۔"

اسمین شک نہین کہ اگر مہاتما گاندھی نے ضد سے کام لیکر ابھی کھدر کی شرط کو کانگریس کی رکنیت کیلیے لازمی قرار دیا تو ملک کو کانگریس سے کوئی واسطہ نہ رہے گا اور یہ کہنا کہ کانگریس ملک کی نمایندہ جماعت ہے ایک بے معنی اور فریب دینے والی بات ہے اور آیندہ ملک اس کانگریس سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے گا۔

ہمارا خیال ہے کہ ایک اسپیشل کانگریس منعقد کر کے کھدر کی شرط کو قطعی طور پر ختم کر دیا جاے تاکہ آیندہ کانگریس مدراس مین ...

...

اور اگر اب اس کا کچھ وجود باقی ہے تو وہ کانگریس اور خلافت کے دفترون کے فائلون تک ہے اس سے زیادہ اب ان کی کوئی وقعت نہین رہی ہے اگرچہ مہاتما گاندھی ڈاکٹر انصاری اور انکے بعض ہمخیال حضرات اب بھی نان کوآپریشن کے دلدادہ ہین مگر ان کی تعداد اس قدر مختصر ہے کہ ان کا وجود نفی کے برابر ہے۔

ڈاکٹر انصاری کا یہ فرمانا بالکل بجا ہے کہ پنجاب مین ڈائر و اُڈوائر نے ہندوستانیون کے ساتھ جو سلوک کیا تھا اس کا ایک غیور قوم جو جواب دے سکتی تھی وہ وہی ہے جو کہ مہاتما گاندھی نے ۱۹۱۹ء مین دیا اور ۱۹۲۲ء تک قائم رہا۔

مگر ہندوستان کی بدقسمتی ہے کہ آخر مین آپس مین اختلافات شروع ہو گئے اور ملک کہان سے کہان پہونچ گیا اور نان کوآپریٹرون کی ایک جماعت نے خود اس کو محسوس کیا کہ ہمارے لیے بغیر تعاون کے چارہ نہیں اور یہی جماعت آخر مین سوراج پارٹی کے نام سے منسوب ہوئی۔

سوراج پارٹی نے کونسلون مین جانے کے بعد جو طرز عمل اختیار کرنے کا اعلان کیا تھا آج خود وہ اس سے منحرف ہے۔

موجودہ واقعات ہمارے سامنے ہین اور اُنسے جو نتیجہ نکالا جاسکتا ہے وہ یہی ہے کہ وہ اپنے اعلان پر قائم نہ رہ سکے اور جبکہ دوعملی حکومت کا خاتمہ بھی نہیں کیا جاسکتا، بجٹ نامنظور نہیں کیا جاسکتا وزارتین توڑی نہین جاسکتین۔ تو سوراجی حضرات یہ بتائین کہ ملک کو فریب مین رکھنے سے کیا حاصل اور صاف اس کا اعلان کیون نہین کر دیتے کہ ہم بلا تعاون کے نہین رہ سکتے؟

ڈاکٹر انصاری صاحب کی بھی یہی خواہش ہے کہ ان باتون کا صاف صاف اعلان کر دینا چاہیے چنانچہ آپ فرماتے ہین کہ

"لیکن اگر ہم اپنے کو دھوکا دینا نہین چاہتے اور اس سے بڑھکر اگر ہمین ملک کو دھوکا دینا نہ چاہیے تو ہمین اس کا احساس ہونا چاہیے کہ یہ صاف اور کھلا ہوا تعاون ہے"

آگے چلکر ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں کہ

... کہ تمام جماعتین چاہے وہ کسی قسم کا پولیٹیکل خیال رکھتی ہون اس مین شریک ہو سکین اور کانگریس اصلی معنون مین نمایندہ جماعت بنجاے۔

... امید ہے کہ مہاتما گاندھی مسٹر آئینگر صدر کانگریس پنڈت ... نہرو اور ملک کے وہ لیڈران جو اس وقت کانگریس پر ... ہین اس پر نہایت سنجیدگی سے غور کرینگے اور کانگریس کو ... معنون مین ملک کی نمایندہ جماعت بنا کر ملک کو استفادہ ... کرنے کا موقع دینگے۔

آئینہ کانپور

مسلم لیگ

ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب وائس پرنسپل علیگڈھ مسلم یونیورسٹی مسلم لیگ کے سلسلے مین کانپور بھی تشریف لائے اور ۲۰ر اگست ۵ بجے دن کو خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹر و ایم ایل سی کے بنگلہ پر حافظ صاحب موصوف کی صدارت مین ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کانپور کا جلسہ منعقد ہوا اور بالاتفاق حسب ذیل رزولیوشن پاس ہوے۔

(۱) کانپور ڈسٹرکٹ لیگ کا تعلق پراونشل مسلم لیگ سے ہے

(۲) کانپور ڈسٹرکٹ لیگ کے ممبرون کی فیس ۱ علاوہ سالانہ ہوگی۔

(۳) ۴ - ۵ - اکتوبر کو میرٹھ مین جو مسلم لیگ کا اجلاس ہونے والا ہے اس کیلیے کانپور ڈسٹرکٹ لیگ چھ ممبرون کو بطور نمایندہ اجلاس مین بھیجیگی

(۴) طے کیا گیا کہ آیندہ لیگ کی میٹنگ مین چھ ممبرون کو منتخب کر کے پراونشل لیگ مین بھیجا جاوے۔

اس کے بعد ڈاکٹر ضیاء الدین احمد صاحب نے مخلوط اور جداگانہ انتخاب کے مسئلہ پر ممبران کی رائے دریافت کرنا چاہی۔

خواجہ عبدالسلام اڈیٹر صداقت نے بحث کا سلسلہ شروع کرتے ہوے مخلوط انتخاب کی خوبیون پر روشنی ڈالی اور دہلی کانفرنس کی تجاویز کو مسلمانون کیلیے ضروری ثابت کیا۔

ڈاکٹر صاحب نے مخلوط انتخاب کی برائیون کو دکھایا اور جداگانہ انتخاب کو مسلمانون کیلیے مفید بتایا اڈیٹر صاحب البرید نے بھی ڈاکٹر صاحب کی تائید کی آخر مین اڈیٹر صداقت نے ڈاکٹر صاحب کے تمام اعتراضات کے جوابات دیے۔

آخر مین ووٹ لیے گئے اور ڈاکٹر صاحب کے موافقین کی اکثریت رہی۔

اس کے بعد حافظ ہدایت حسین صاحب نے تمام ممبران کو ڈنر مین شرکت کی دعوت دی۔

دوران ڈنر مین بھی اسی مباحث پر گفتگو رہی اور تقریباً ایک بجے یہ دلچسپ سلسلہ گفتگو ختم ہوا۔

بنگالی نظربندون کو عام معافی

گورنر صاحب بنگال ۲۳ر اگست کو اعلان کرینگے

اسٹیٹسمین کو معلوم ہوا ہے کہ ہز اکسیلنسی جیکسن گورنر بنگال ۲۳ر اگست کو بنگال کونسل مین افتتاحی تقریر کرینگے جسمین پولیٹیکل قیدیون کے متعلق اعلان کیا جائیگا۔ اسٹیٹسمین پیشین گوئی کرتا ہے کہ تمام پولیٹیکل قیدیون کو عام معافی دیجائے گی۔

ڈاکٹر انصاری صاحب کا بیان

ملک کی موجودہ سیاسی حالت

کانگریس کی مختلف پارٹیون کا مسلک اور ہم سب کا فرض

مختلف صوبون کی کانگریس کمیٹیون نے انڈین نیشنل کانگریس کے آیندہ اجلاس کی صدارت کیلیے امیدوارون مین میرا نام شامل کرکے مجھ پر جس اعتماد کا اظہار کیا ہے اس کا میرے دل پر بہت اثر ہوا یہ سب سے بڑا اعزاز ہے جو باشندگان کسی کو دے سکتے ہین اور اس اعزاز کیلیے موزون خیال کیے جانے پر خواہ وہ اس صدارت کو قبول کرنے مین جس پر ہندوستان کے بہترین عالی دماغ، مدبرین اور محبان وطن متمکن ہوچکے ہون کتنا ہی پس وپیش کرتا ہو وہی شخص اطمینان اور فخر محسوس نہین کرے گا جو انسانیت سے بالاتر ہوگا میرے اہل ملک کا ممنون ہون نے مجھ پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا ہے اور اس عظیم الشان قومی انجمن کا جس کی عظیم الشان صدارت اس وقت زیر غور ہے اور محب وطن ومخلص رہنمایان وخادمان ملک کا مجھ پر حق ہے جنکی رہنمائی اور ہمراہی مین مین نے مادر وطن کی جنگ آزادی مین شرکت کی ہے بز مین اپنا بھی یہ فرض سمجھتا ہون کہ مین اپنے ان خیالات کا اظہار کردون جو مین نے گذشتہ چند سالون کی مسلسل جدوجہد مصائب اور تکالیف کے ان تجربات کی بنا پر قائم کیے ہین جنمین سے ملک گذرا ہے یہ خیالات نہ تو کسی عجلت مین قائم کیے گئے ہین اور نہ کسی طرفداری یا تعصب کی بنا پر بلکہ شدید اور اہم واقعات کے نتائج ہین جو اکثر بہت زیادہ جگرخراش اور تکلیف دہ رہے ہین۔

ملک مین افتراق

افسوس آج ہم اس طرح ایک متحدہ قوم نہین ہین جسطرح ۱۹۲۱ء مین تھے ہم ملی اور سیاسی فرقون مین منقسم ہین اور مشکل ہی سے کوئی شخص اپنے خیالات کیلیے حامی حاصل کرسکتا ہے خصوصاً جبکہ وہ کل میدان سیاست اور اجتماعی واقتصادی اصلاح پر حاوی ہو ان حالات مین مین نہین جانتا کہ مین نے جو رائے قائم کی ہے اس سے ہمارے رفقائے کار کانگریسی حضرات اور میرے اہل ملک کس حد تک اتفاق کرینگے اس لیے میرے لیے یہ اور بھی ضروری اور لازمی ہوگیا ہے کہ مین انھین صاف صاف اور پورے طور پر ظاہر کردون اور اس موقعہ پر ملک کے سامنے پیش کردون تاکہ لوگ قبل اس کے کہ میرے حق مین اپنی رائے دین وہ انسے واقف ہوجائین مین نہین چاہتا ہون کہ وہ اس نثل کے الفاظ مین غلط گھوڑے پر بازی لگائین اور بعد مین ان خیالات اور طریق کار سے جنھین مین پیش کرون اس وقت مایوس ہون جبکہ وہ قطعی طور پر مجھے منتخب کرچکین مین چاہتا ہون کہ انھین پہلے سے یہ معلوم ہوجاے کہ وہ کون ہے اور کیا ہے جس کی انھین تائید کرنی ہوگی۔

ترک تعاون کا عقیدہ

مجھے ابتدا مین ظاہر کردینا چاہیے کہ مین ترک تعاون پر آج بھی اسی طرح یقین رکھتا ہون جس طرح ۲۱-۱۹۲۰ء مین رکھتا تھا اور اس کے متعلق تمام امور پر اچھی طرح اور باحتیاط غور کرنے کے بعد مین قدرتی طور پر اُن لوگون سے متفق نہین ہوسکتا جو اس پر ان تمام برائیون کا الزام لگاتے ہین جو ان مین ہوسکتی ہین کیونکہ یہ تحریک وہ سب کچھ حاصل نہ کرسکی جس کی اس سے توقع کی جاتی تھی یا اس لیے کہ ہم وہ سب کچھ کرنے مین ناکام رہے جسکی اس تحریک کے رہنما کو ہم سے توقع تھی برخلاف اس کے میرا خیال ہے کہ پنجاب مین اوڈوائر کے تخویف کے دور کا جو آغاز کیا تھا اور جنرل ڈائر نے جو انسانیت سوز کارروائیان کی تھین ایک خوددار قوم اس کا جو کچھ جواب دیسکتی تھی وہ اسی قسم کا ہوسکتا تھا جسے مہاتما گاندھی نے ۱۹۱۹ء مین شروع کیا اور ۱۹۲۲ء تک جاری رکھا اگر باشندگان ہند ان سب کو قبول کرلیتے جو ابتر ڈالی گئین اور انکی جو تکلیف دہ توہین کی گئی اسے خاموشی سے برداشت کرتے ہوتے تو مجھے اپنے ملک کے مستقبل سے قطعاً مایوسی ہوجاتی مجھے جس طرح پہلے یقین تھا اب بھی اس کا یقین ہے کہ باوجود بہت زیادہ غیر معمولی اور غیر متوقع واقعات کے ہم اپنی آزادی صرف اپنے نظم اپنی

اپنا ... مین ... سوچنی اور سچی ... کہ ہم ... خصوصاً ۱۹۲۲ء ... کیا ہے اس کی تکمیل کبھی نہین ... جو مطالبہ کیا گیا تھا اس کی کما حقہ ... ہم نے وہ سب کچھ نہین کیا جس کی ہم سے ... کرنا چاہیے کہ ہم ناکام ہوے اور اب ہم بجاے ... ہون، جیساکہ تحریک ترک تعاون کے شباب کے زمانہ مین ... مین ہین ۱۹۲۲ء سے ابتک ہم برابر تعاون کی طرف جارہے ہین ان لوگون نے جو اکثریت کے خیالات کے خلاف تھے شدید احتجاج کیا کہ وہ بھی اسی طرح تارک تعاون ہین جسطرح دوسرے ہین لیکن اس کے بعد اقلیت کی ایک اور تحریک شروع ہوئی گروہ اپنے لیے تعاون کے لقب کو قبول کرنے سے احتراز نہ کریگی گو وہ بھی بلاشبہ اس پر احتجاج کریگی اگر یہ کہا جاے کہ اس کی تحریک خالص اور صاف تعاون ہے اور کچھ نہین پس اگر ہم اپنے آپ کو دھوکا دینا نہین چاہتے اور اس سے بھی بڑھکر ہمین ملک کو دھوکا دینا نہ چاہیے تو ہمین اس کا معترف ہونا چاہیے کہ یہ صرف صاف اور کھلا ہوا تعاون ہے جسکی طرف ہم جارہے ہین۔

ہمین کیا کرنا چاہیے

اندرین حالات وہ کیا ہے جسے ہمین کرنا چاہیے؟

جہانتک میرا تعلق ہے مجھے بڑی مسرت ہوگی اگر ہم پھر اسی طرح اور اتنے ہی سخت تارک تعاون ہوجائین جتنا ۲۱-۱۹۲۰ء مین تھے اور اگر مجھ مین بھی ان بڑے بڑے سیاسی رہنماؤن کی طرح قوت ہوتی جو لوہے پر اسی وقت چوٹ نہین مارتے جبکہ وہ گرم ہوتا ہے بلکہ خود چوٹ مارکر اسے گرم کرتے ہین۔ تو مین کانگریس کے آیندہ اجلاس کی رہنمائی بخوشی قبول کرلیتا اور ایک دفعہ پھر ترک تعاون کا پروگرام شروع کردیتا لیکن ان حالات مین کم سے کم کانگریس کے رفقاے کار اور اہل ملک سے درخواست کرونگا کہ وہ غلط ناموں سے اپنے کو اور دوسرون کو دھوکا دینا بند کردین۔

اس دستور اساسی کے دیکھنے سے جو ہمین "عطا کیا گیا" تھا مین یہ معلوم کرسکا کہ صوبون کی اور مرکزی مجالس قانون ساز مین اس پر عامل ہونے سے ہمین کچھ بھی حاصل نہ ہوگا جو تجربہ کہ مجلس قانون ساز کے سہ سالہ عہدون مین جس مین سے موخر الذکر مین کانگریس والون نے بھی پورا حصہ لیا ہے حاصل ہوچکا ہے اس نے مجھ پر توقطعی طور سے یہ ثابت کردیا ہے کہ یہ دستور اساسی ایک دھوکا اور جعل ہے بہرحال یہ ممکن نہین ہے کہ ہم کونسلون کے کام مین بھی عملی حصہ لین اور حکومت سے بھی ترک تعاون کرین یہ خلاف قیاس نہین ہے کہ انکے ذریعہ سے ہمین بعض خفیف قسم کی اور اصلاحات حاصل ہوسکین لیکن مین سمجھتا ہون کہ جو قیمت ہمین انکے حصول کیلیے دینا ہوگی وہ موالات و تعاون ہوگا لیکن جو لوگ کہ میرے خیالات سے اتفاق کرتے ہین انکیلیے صرف ایک طریق کار موجود ہے اور وہ طریق کار یہ ہے جس پر مین خود اور میرے بہت سے احباب عامل ہین یعنی ان کونسلون سے دور رہنے کا طریق عمل لیکن جو حضرات میرے خیالات سے متفق نہین ہین اور آج کانگریس مین ایسے ہی حضرات کی اکثریت ہے تو وہ کونسلون مین بدستور رہ سکتے ہین لیکن

... تک میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ ماہ ... کیا گیا۔

... الاول ...

ہین خود کانگریس دو جداگانہ سیاسی جماعتون پر منقسم ہوگئی جو آپس مین ایک دوسرے کی دشمن ہین اور باہمی بے اعتمادی رکھتی ہین ملک اب ایسے فرقہ وار جتھون کا جو آپس مین برسرپیکار ہین ایک عظیم الشان کیمپ بن گیا ہے جو ایک دوسرے کو نابود کرنے پر تلے ہوے ہین اور حکام سے ملتجی ہین کہ ایک دوسرے کے قاتلانہ حملون سے انکو بچائین چنانچہ ملک کا عام امن وامان اس طرح قائم نہین ہے کہ خود ہم اپنے بھائیون کی جان ومال اور آبرو کی عزت کررہے ہین بلکہ اجنبی حکمرانون کی سنگینون، مسلح کارون، اور بم پھینکنے والے ہوائی جہازون کے خوف سے یہ امن قائم ہے کیا ان حالات کے اندر حکومت کا مقابلہ ملک یا کونسل ہال کے اندر کیا جانا ممکن ہوسکتا ہے مجھے یقین ہے کہ زیادہ سے زیادہ خوش آیند خیالات کا بھی کوئی شخص ان حالات مین حکومت کی سراسر مخالفت کیلیے ادنی یقین دلانے کیواسطے بھی تیار نہوگا لہذا اگر میرے اہل ملک مجھے آیندہ سال کے واسطے کانگریس کا صدر منتخب کرنا پسند کرتے ہین تو پہلا کام جو مین کرونگا وہ ہندوستان کی مختلف ملتون کو ایک واحد اور ٹھوس قوم مین تبدیل کرنے کا مسئلہ ہوگا میرے خیال مین یہ سوال موت وحیات کا سوال ہے ساتھ ہی ساتھ اس سوال کی سیاسی اور مذہبی پہلوون کے متعلق کارروائی کرنے کی بھی کوشش ہونا چاہیے۔

مسلمانون کی تجاویز کو جو دہلی مین مرتب ہوئی تھین اور جنکی بمبئی مین آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے بھی توثیق کردی تھی عام طور سے تمام ملک کے ہندو و مسلم پبلک کو بتانا اور سمجھا دینا چاہیے اور تمام ملک کے اندر ایسی جدوجہد جاری رہنا چاہیے تاکہ ان تجاویز کے سمجھنے پسند کرنے اور منظور کرنے کی مناسب اور موزون فضا پیدا ہوجاے۔

اسی طرح وہ تجاویز جو ۱۹۲۴ء مین دہلی اتحاد کانفرنس مین منظور ہوئی تھین اور جو باشندگان ہند کے مختلف فرقون کے مذہبی اعمال اور مراسم کے متعلق فراخدلی اور رواداری پر مبنی تھین ان کو بیان کیا جاے اور بتلایا جاے اور مختلف متعلقہ ملتون سے قبول ومنظور کرایا جاے یہ کام نہایت وسیع اور زبردست پروپگنڈے سے اور ہر شہر اور مرکز مین ایک مخلوط پنچایت کے مقرر کیے جانیکے ذریعہ سے انجام پذیر ہوسکتا ہے جس طرح کہ دہلی مین پنچایت قائم ہے جسمین ایسے مختلف پنتھون، جماعتون، اور انجمنون کے

برقیات

مسئلہ البانیہ مین اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام مین سر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بنا پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان مین اطالیہ کے اقتصادی یا سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہین ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ مین جملہ کاغذات دیوان مین پیش کر دیے گئے ہین۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائینور مسولینی اور سر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہین ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین ہمعصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے ... ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" ... معاہدہ ہو ...

روس و برطانیہ مین جنگ ...

تنہائی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہین ہو ...

ماسکو ۲ر جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلقات ... کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء ... "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے" ... مین زبردست پیچیدگیان پیدا ہو جانے ... اس کے بعد موسیو موصوف نے اس ... انگریزون نے فکمرو سے روسیہ مین انق... باینہمہ حکومت روسیہ نے ان باتون ... نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا ... فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات ... دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل ...

لندن ۲ر جون ... کے ذریعہ ... حکومت ہند ... کانگریس نے شروع ... ابتدائی ... تجویز ... دستور اساسی اس وقت ... اولیت بھگوانداس کا تیار کردہ ہے ... اپنی تیار کیا ہے جو ڈاکٹر بسنیٹ کے نام سے ... ہر متفنین کی ایک جماعت کیلیے یہ کوئی دشوار ... کانگریس کے آیندہ اجلاس مدراس سے قبل ملک کے ... ڈاکٹر انصاری دستور اساسی پیش کر دین جو اس کے مخصوص حالات و کیفیات صرف موزون ہو ... نہایت مناسب اور موزون ہو آج جبکہ لوگون کی توقعات

ان احمقانہ توقعات کی طرف مرکوز ہین کہ دفتری حکومت اس فرقہ کو کیا بخشتی ہے اور اس فرقہ کو کیا عطا ہوتا ہے اس دستور اساسی کی اشد ضرورت ہے۔ کانگریس کو چاہیے کہ وہ بھی ہر ہندوستانی کو بتا دے کہ سوراج کے متعلق اس کا تخیل کیا ہے اور ہر فرقہ اور ہر جماعت اس سے کیا توقعات قائم کر سکتی ہے اس سے ہندو راج اور مسلم راج کی احمقانہ چیخ و پکار جو بعض خود غرض لوگ بلند کرتے ہین سدباب ہو جائیگا۔

مختصر یہ کہ مین زور دیتا ہون کہ ہماری تمام قوتین اور تمام ذرائع اس دشمن کا مقابلہ کرنے کیلیے ایک نقطہ پر مرکوز کر دے جائین جو ہمارے سیاسی اور اجتماعی نظام مین جاگزین ہے یعنی فرقہ وارانہ اور سیاسی نفاق مین ہندوون اور مسلمانون سے درخواست کرتا ہون کہ وہ آپس کی جدال و قتال کو روک دین اور تعصب و تنگ نظری کو چھوڑ کر فرقہ وارانہ مسئلہ کو حل کر لین مین اُن تمام اصحاب سے جو ابھی تک کونسلون مین جانیکے خواہشمند ہین درخواست کرتا ہون کہ وہ اپنے حامی تعاون ہونے کا صاف صاف اعتراف کر لین اور اختلافات کو مٹا کر ایک متحدہ و مقبول عام جماعت مرتب کر لین مین نہایت گرمجوشی سے تمام فرقون اور تمام سیاسی جماعتون کو دعوت دیتا ہون کہ وہ اس قومی نظام مین شامل ہو کر اس کو قوت بخشین اور اس کو فی الحقیقت نمایندہ اور قومی بنا دین مین مزدورون کے مقصد کی

اور اگر اب اس کا کچھ وجود باقی ہے تو وہ کانگریس اور خلافت کی ... سے پہلے ...

یا اس کی ہردلعزیزی اور لوگون مین اس کی ترویج کو ذرہ بھر بھی کم نہ کر سکیگا۔ آل انڈیا اسپنرس ایسوسی ایشن نے اپنے سرگرم اور پرجوش کارکنون کی مساعی کی بدولت جنکی قیادت مہاتما گاندھی، ڈاکٹر بی سی رائے اور انکے رفقاء کار نے کی ہے انھون نے بیج بو دیا ہے اور اس کی کونپل بھی نکل چکی ہے اور چند سال مین ہم دیکھین گے کہ ایک مضبوط پودہ ہندوستان کے برگد کے درخت کی طرح نشوونما پانے اور بڑھنے کی توقع دلاتا ہوگا۔

جو بین الملی مسئلہ تجاویز دہلی اور اتحاد کانفرنس کی تجاویز سے طے کیا گیا ہے اس کی مدد سے اور کونسلون مین صرف ایک متحدہ جماعت عوام بنا کر اور کانگریس کی رکنیت کیلیے مقبول عام حق رکنیت و انتخاب قرار دیکر تمام ملک مین کانگریس کی از سر نو تعمیر کرنا کوئی مشکل بات نہ ہوگی کانگریس کی موجودہ مجالس مین روح پھونکنے اور جن مقامات پر مجالس موجود نہ ہون وہان پر جدید مجالس قائم کرنے کیلیے تمام امکانی کوششین وقف کر دینی چاہیین یہانتک کہ ہندوستان کے ہر قصبہ اور گاؤن مین زندہ، متحرک اور کام کرنے والی مجالس موجود ہون اور ان تمام مجالس کانگریس کیلیے ایک سال کی مدت مین یہ امر دشوار نہ ہونا چاہیے کہ وہ تمام ملک کے اندر ایک کروڑ ارکین کانگریس بنا لین۔ جو ہندوستان کی کل آبادی کا صرف

... کرتا ہون جس کو ہم نے نہایت بے شرمی سے ابتک بہلائے رکھا آج مین ہندوستان کے آیندہ دستور اساسی کو جلد از جلد تیار کرنے کا مشورہ ... دیتا ہون۔

ہندوستان کے متعلق مسٹر لائیڈ جارج کے خیالات

... ۲۰ر اگست مسٹر سی ایس رنگا آیر رکن جمعیتہ مقننہ نے لندن سے ہند کو اپنی دلچسپ ملاقات کی اطلاع دی ہے جو انھون نے سابق وزیر اعظم مسٹر لائیڈ جارج سے کی مسٹر رنگا آیر نے زیادہ تر ہندوستان کی ... سیاست اور ایسے ہی دیگر امور پر گفتگو کی جس کے دوران مین مسٹر لائیڈ جارج نے کہا کہ جو کچھ لارڈ اردن فیصلہ کرین گے وہ کابینہ اور برطانوی لوگون کے نزدیک بہت زیادہ وقیع ہوگا اور صرف اتنا ہی نہین بلکہ حکومت بھی سب سے زیادہ اسی کو قبول کریگی۔ لارڈ اردن ایک نیک اور راست باز آدمی ہین وہ نہ تو کمزور ہین اور نہ پس و پیش کرتے ہین ہندوستانیون کیلیے سب سے زیادہ مفید یہ ہے کہ وہ ان پر اثر ڈالین اور انکی ہمدردی حاصل کرین مسٹر بالڈون لارڈ اردن کا بہت زیادہ احترام کرتے ہین اور اسی طرح بیان کے دوسرے لیڈر بھی انکی بہت عزت کرتے ہین۔

وزیر ہند کے متعلق مسٹر رنگا آیر نے صاف و صریح الفاظ مین لکھا ہے کہ ان کے پاس نہ تو اتنا وقت ہے کہ وہ ہندوستان کے متعلق غور و فکر کرین اور نہ انکو ہندوستان کے واقعات و اطلاعات پر کچھ اعتماد ہے کیونکہ یہ سب چیزین دوسرے لوگ تیار کر کے انکے پاس بھیجتے ہین۔

برقیات

ترکی عورتین محکمہ پولیس مین

اخبار ڈیلی نیوز لندن کا نامہ نگار مقیم قسطنطنیہ رقمطراز ہے کہ وزارت داخلیہ نے حال مین جو اعلان کیا تھا جسمین عورتون کے محکمے پولیس مین مقرر کیے جانے کی اجازت دی تھی اس کا نتیجہ ہو رہا ہے کہ عورتین دھڑا دھڑ بھرتی ہو رہی ہین رنگروٹون کو البتہ ایک خاص درسگاہ مین ابتدائی تعلیم حاصل کرنا ہوتی ہے اس کے بعد امن و قانون کے قائم رکھنے کا یہ کام صنف نازک کے ان نمایندون کو سپرد کیا جاتا ہے۔

سوویٹ اور فرانس

مراکش مین فرانس کیخلاف سازش

پیرس ۱۹ر اگست اخبار معتین نے چند خطوط شائع کیے ہین جنکے متعلق لکھا ہے کہ وہ ایم واسکاف روسی جنگی سفیر متعینہ پیرس اور ایم کرسٹنکی روسی سفیر متعینہ برلن اور ایک مشہور برطانوی اشتمالی مقیم لندن کے درمیان آئے گئے ہین ان خطوط کی بنا پر اخبار مذکور کا دعوی ہے کہ تھرڈ انٹرنیشنل اور حکومت سوڈیٹ مین اس بات پر اشتراک عمل ...

سرحدی قبائل کے نمایندوں

گاندھی جی اور دیگر

مہاتما جی!

۱۹۱۹ء کے یادگار زمانہ نے آپ کو ایک نہ مٹنے والی شہرت بخشی ہم اس بات کے قائل ہیں کہ آپکے پاس مادی قوتیں نہ تھیں لیکن پھر بھی آپ نے ہندوستان میں ایک عظیم الشان ذہنی انقلاب برپا کر دیا آپنے ملک کو بیخوف بنانے میں بیحد قربانی کی آپنے یورپ کے ایوان انتظام اور برطانیہ کو توبر توشکستیں دیں آپنے ملک کی سیاسی آزادی کے ساتھ اقتصادی حریت کو اشتراک عمل کا فخر بخشا آپ نے تہذیب فرنگ کا صحیح اور سچا مقابلہ کیا اور جلیانوالا باغ کے حادثہ سے پورا فائدہ اُٹھا کر تمام تخریبی قوتوں کو ہندو اور مسلمانوں کے قصر اتحاد کی تعمیر کا آلہ بنا دیا۔

ہم نے بھی اپنے فخر انسانیت و اسلامیت لیڈروں کو آپکے پیچھے چلتے دیکھا مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ کے تلامیذ، سرسیدؒ کے پیرو مولانا محمد قاسم کی یادگار، علامہ شبلی مغفور کے فیض صحبت کے تربیت یافتہ باوجود اس شہرت و عظمت کے جو اُنکو دنیا کے ہرگوشہ میں حاصل تھی اور ہے آپکے قدموں پر سر رکھے نظر آئے اُنہیں آپ کے پیرووں میں دیکھا اور اُنہیں اپنی قوم کے بڑے سے بڑے حقوق قربان کرتے سُنا۔ ہم نے آپ کی نیت آپ کے عزم اور آپ کی وطن پرستی پر اعتماد کیا اور اسلامی ہند کو آپ کی قوم کی جائز اور ناجائز اغراض و مقاصد کے آگے سر تسلیم خم کرتے پایا لیکن ہم آیندہ توقعات کی بہار پر غافل رہے اور ہم نے آہستہ آہستہ ہندوستان میں اپنے تمام سیاسی و اقتصادی منافع آپکے اور آپ کی قوم پر نثار کر دیے اور زعمائے اسلام نے علی الاعلان ہندوؤں کو اپنا سیاسی رہبر تسلیم کر لیا۔

آج ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہمارا سب سے بڑا جرم یہ ہے کہ ہم نے آپ کی اس اپیل سے متاثر ہو کر جس میں آپنے ہماری غیور اور خود دار سرحدی اقوام کو عزیز ترین شئے مذہب کا واسطہ دیکر سرحدی چپقلشوں سے باز رہنے اور ہندوؤں سے اتحاد و اتفاق رکھنے کی تلقین کی تھی کابل میں ایک سرحدی خادم قوم محمد اسلم خان کے مکان پر جلسہ منعقد ہوا جس میں سرحد کے معتبر علماء اور معزز خوانین بحیثیت وکلائے قوم موجود تھے اور اس میں قرار پایا کہ اگرچہ ہم پہلے بھی ہندوؤں کے حقوق ہمسائگی کا پورا پورا لحاظ رکھتے تھے لیکن آیندہ سے خاص طور پر ہندوؤں کے جان و مال سے تعرض نہیں کرینگے اور معترضین کو جانی اور مالی سزا دینگے ہم نے آپ کو اور آپ کے رفقاء کار کو اپنے فیصلے سے مطلع کرنے کیلئے اپنے دستخطوں سے ایک مکتوب مدیر روزنامہ "سیاست" لاہور کی خدمت میں ارسال کیا جسے اخبار مذکور نے شائع کر کے آپ تک اور آپ کے رفقاء کار تک ہماری آواز پہونچا دی اس کے بعد پورے چھ سال تک ہم نے کامل ثبات و استقلال اور نہایت خوبی اور عمدگی کے ساتھ اپنے اقرار کو نبھایا اس دوران میں سرحد سے کشمیر تک ہندوؤں کی جانیں اور انکے اموال بالکل محفوظ اور مصؤن رہے اور انہیں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہونے پائی۔

مہاتما جی! بردولی کے مقام پر آپ نے جس قدر بڑی غلطی کا ارتکاب کیا اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوستان کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین فساد کا سلسلہ شروع ہو گیا آپ نے قید سے رہائی کے بعد مقتول شردھانند کی مانند کسی غیر معلوم بلکہ معلوم مصلحت کی بناء پر دفعتہً و بغتہً پبلک بھر گرمیوں کو خیرباد کہدیا اور اس طرح تمام تحریک کا ستیاناس کر دیا۔ پبلک کی عام بیداری اور جرأت و دلیری میدان کی طلبگار تھی ایسے موقع پر آپکا پبلک زندگی سے دفعتہً علیحدہ ہو جانا ہندوستان کی تباہی و بربادی کا باعث ہوا۔ سرحدی علاقہ بھی آپ کی اس ہولناک غلطی کے

...مبتلا رہ... لیکن ... ہندو نہ صرف ...

ہو دا انتہا تنا

اور دریدہ دہنی کی کہ الامان والحفیظ ... تالیف و طبع کیں جنمیں پڑھکر یا سُن ... ناپاک کتابوں کی اشاعت سے ہندوستان ... چکی ہے لیکن موہن داس گاندھی کروٹ نہیں ...

چونکہ ہم بُت پرست ہندوؤں میں سے صرف آپ ہی کو ... سمجھتے ہیں اس لیے ہم آپ ہی کو اپنا پیغام پہونچاتے ہیں آپ از ... اپنی جاتی کو مطلع کر دیں کہ مسلمان اپنے آقاء و مولاء حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات والا صفات کو تمام کائنات دین و دنیا سے عزیز تر قرار دیتے ہیں اور ہم ہر شخص کا سر حق سے جُدا کرنے میں ایک لمحہ کیلئے تامل نہیں کرینگے جو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنیٰ ترین توہین کا ارتکاب کرے۔

عشاق رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ادنیٰ ترین خدام سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک مسلمان بھٹیارہ بھی ہے اور انہی خدام میں اعلیٰحضرت غازی شاہ امان اللہ خان مصطفےٰ کمال پاشا، رضا شاہ پہلوی سلطان ابن سعود، اور شاہ فوادبھی ہیں

گاندھی جی ہماری مائیں تو اب بھی امان اللہ خان، مصطفےٰ کمال عبد العزیز سعود اور شاہ فواد اور ہزارہا شیران بیشہ علم و فن و شجاعت جن سکتی ہیں مگر آپ کی بھارت ماتا منجی، مالوی، اور لاجپت رائے، کو کس کے مقابلہ میں لاسکیں گی۔ (ایاز قدر خود بشناس)

کوہاٹ جمرود کے واقعات ہمارے طوفان عمل کے چند قطرے ہیں پھر بھی اگر آپ کی قوم مآل کے سوچنے میں عاری ہے تو سرحد کے سات فی صدی ہندو جو محض ہمارے رحم پر ہیں ان کا کیا حشر ہوگا؟ اور اگر پنجاب و بنگال اور ہندوستان کے دیگر علاقوں میں اسلامی عصبیت کا عام مظاہرہ شروع ہو گیا تو اس کے ردعمل کیلئے آپ اور آپ کی قوم نے کیا انتظام کیا ہے۔

گاندھی جی آپ اب بھی رہبانیت اور خیر ندارم کے مرتبہ کو ترک کر دیں اور مالوی اور لاجپت رائے کو سمجھائیں

...تت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ ماہ ستمبر ...

ایک ... شہید

کوسیلہ ۲۰ اگست کل موضع راجہ پورہ میں جو کوسیلہ سے ... میل کے فاصلہ پر واقع ہے جنم اشٹمی کا جلوس مسجد کے سامنے باجہ بجاتا جا رہا تھا تو ہندوؤں اور مسلمانوں میں شدید فساد ہو گیا جنمیں ایک مسلمان شہید اور دو زخمی ہوئے جلوس زیر دفعہ ۱۴۴ تعزیرات ہند روک دیا گیا۔

پنڈت موتی لال نہرو ۲۱ اگست کو عازم انگلستان ہوں گے۔

برقیات

مسئلہ البانیہ مین اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام مین سر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بنا پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان مین اطالیہ کے اقتصادی سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہین ہے اگر ہے تو محض ان دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ مین جملہ کاغذات دیوان مین پیش کر دیے گئے ہین۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سانیور مسولینی اور سر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے ان سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہین ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک انگلو انڈین ہمعصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو کلکتہ ... ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" ... معاہدہ ... [illegible]

اور اگر اب اس کا کچھ وجود باقی ہے تو وہ کانگریس اور خلافت کے

روس و برطانیہ مین ج[illegible]

شمالی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہین ہو[illegible]

ماسکو ۲ جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعـ[illegible] کے ایک بجے اجلاس صدر مجلس الوزراء روس "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے او[illegible] مین زبردست پیچیدگیان پیدا ہو جانے وا[illegible] اس کے بعد موسیو موصوف نے اس [illegible] انگریزون نے قلمرو روسیہ مین انقـ[illegible] باقیمہ حکومت روسیہ نے ان باتون [illegible] نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا [illegible] فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات سے [illegible] دولت برطانیہ کا ہو گا۔

مسائل [illegible]

لندن ۲ جون آ[illegible] کے ذریعہ [illegible] حکومت ہند اعلا[illegible] ابتدائی تحـ[illegible] ... کا باعث ہوئی تھی ... ہو جائے تو ہم ... گے اگر بہر صورت ہم ... [illegible] ... والسرائے ...

... جواب مین مسٹر کرار نے کہا کہ یہ ٹھیک ہے کہ ... بعض ارکان مجلس کے ساتھ اس بارے مین ایک ... یہ مشورہ خفیہ تھا۔

... صرف سوراج ... سوامی آئینگر۔ کیا اس مشورہ مین شرکت کیلیے بعض گورنرون کو بھی مدعو کیا گیا تھا؟

مسٹر کرار۔ اس کی مجھے کوئی خبر نہین۔

لنچ کے بعد جمعیت نے یہ تجویز منظور کر لی کہ شعبہ داخلیہ (ہوم ڈیپارٹمنٹ) کے ساتھ جو محکمہ اطلاعات ہے اس کی رکنیت کیلیے ایک جماعت منتخب کر لی جائے تاکہ اسی میں سے لوگ منتخب کیا جایا کرین۔

گجرات کے مصیبت زدگان سیلاب کی امداد

مسٹر رنگا سوامی آئینگر نے ایک تجویز پیش کی کہ حکومت گجرات کے گذشتہ سیلاب کے مصیبت زدگان کی امداد کرے۔ آپ نے سیلاب کے نقصانات بیان کیے دوران مباحثہ مین جناب صدر نے اعلان کیا کہ والسرائے نے اپنی جیب خاص سے پانسو روپیہ دینا منظور کیا ہے۔

سر بازل بلیکٹ نے گولڈ اسٹینڈرڈ ریزرو بنک بل اور امپیریل بنک بل کی مشترکہ کمیٹی کی رپورٹ پیش کی اس سلسلہ مین تھوڑی دیر تک مباحثہ ہوا اور پھر مسٹر راتے نے بعض قوانین کے مسترد کیے جانے کا مسودہ قانون پیش کیا سر جارج رینی نے ٹیرف بل کے دو مسودات پیش کیے مسٹر کرار نے والنٹیئر پولیس فورس بل (رضاکارانہ پولیس کے مسودہ قانون) کو پیش کیا سب سے آخر مین حجاج کے جہازون کے متعلق جو مسودہ قانون ہے اس مین اس قسم کی ایک ترمیم پیش کی گئی کہ جہازون کے ذریعہ سے روانہ ہونے مین عازمان حج کو جو تکلیف ہوتی ہے اس کا انسداد کیا جائے۔

مولانا محمد شفیع داؤدی نے توجہ دلائی کہ اس قسم کے قواعد مرتب کرتے وقت حکومت کو عازمان حج کی آسائش کا خیال رکھنا چاہیے اور ایسا نہ ہو کہ جہاز ران کمپنیون کے مفاد کی خاطر

نوآبادیات کی ایک مشترکہ حکومت بنانے کے مسئلہ پر غور کرنے کیلیے ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا جائیگا جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس پر بحث کی جائے اور حکومت ہند ہندوستانیون کے حقوق کی حفاظت کیلیے جلد سے جلد کوئی کارروائی شروع کرے۔ سر بازل بلیکٹ نے اس اعلان کی اہمیت سے انکار نہین کیا لیکن بتایا کہ یہ اہم اور فوری نہین ہے کیونکہ حکومت ہند نے ہندوستانیون کے حقوق کی حفاظت کیلیے ملک معظم کی حکومت کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کر دیا ہے۔

دوران مباحثہ مین کئی غیر سرکاری ارکان نے اس بات پر اصرار کیا کہ کمیشن مین حکومت ہند کی کافی نمایندگی ہونی چاہیے اور حکومت اس کیلیے کوشش کرے صاحب صدر کے مشورہ کے بعد محرک نے اپنی تجویز صرف اس مطالبہ تک محدود کر دی کہ ہندوستانی نمایندگان کی کافی تعداد رکھی جائے اس پر کسی نے اعتراض نہین کیا چنانچہ التوا کی تجویز آج چار بجے شام کو پیش ہو گی اس کے بعد سوالون کے جواب پڑھے گئے۔

صوبہ سرحد مین ہندوؤن کا اقتصادی بائیکاٹ

سر عبد القیوم کے سوال کے جواب مین سر ڈینس برے نے سرحدی اضلاع مین "رنگیلا رسول" کے واقعہ سے جو شورش پیدا ہو گئی ہے اس کے متعلق بتلایا کہ ہندوؤن کے اقتصادی بائیکاٹ کی جو تحریک شروع ہوئی تھی اسے بہت کم کامیابی نصیب ہوئی ہے اور گو ایک یا دو گاؤن مین ہندوؤن کے ساتھ برا برتاؤ کیا گیا ہے اور ملزمون کو گرفتار کرنے کے بعد امن قائم کر لیا گیا ہے لیکن سرحد پار کے علاقون مین ناراضگی بہت زیادہ پھیلی ہوئی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ تقریباً کل ساڑھے چھ سو ہندو بھاگ کر پشاور آ گئے ہین تازہ خبر یہ ہے کہ مختلف جرگون کے سردارون کو پشاور طلب کیا گیا ہے کہ ان ہندوؤن کی واپسی کے متعلق گفتگو کی جائے اس تحریک کو صرف مقامی طور پر محدود رکھنے کا اعزاز سر نارمن بولٹن کو ہے حکومت کو یقین ہے کہ بہت جلد اور بغیر اس کے کہ بیرونی طور پر اس بارے مین کوئی مداخلت کی جائے تمام معاملات طے ہو جائینگے۔

ہندوؤن کی کیون مخالفت کی گئی

پھر سر عبد القیوم نے پوچھا کہ کیا ہندوؤن نے پہلے مسلمانون کے ساتھ اپنی ہمدردی نہین ظاہر کی تھی اور جب زیریں حصہ ملک سے پروپیگنڈے کی آواز وہان پہنچی تو وہ پیچھے ہٹے اور کیا انھون نے حکومت سے اپنی حفاظت کیلیے ...

... کا خیال نہ کیا جائے۔

اس کے بعد مسٹر ... کی رائے سے التواء اجلاس کی تجویز پیش کی گئی ... التواء کی تجویز پر مسٹر رائے کے بعد مسٹر رنگا سوامی آئینگر، لالہ ہری سنگھ گور، دیوان چمن لال اور مسٹر ... نے تقریرین کین سر محمد حبیب اللہ نے اپنی تقریر مین اطمینان دلایا کہ حکومت ہند ملزم کی طرف سے ہر طرح کی ہمدردانہ کارروائی کی جا رہی ہے۔ تجویز منظور ہو گئی ہے اور اس کے بعد اجلاس دوسرے ... کیلیے ملتوی ہو گیا۔

آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے سکریٹری کو سزا

فحش اشتہارات شائع کرنیکا نتیجہ

پٹنہ ۲۰ اگست آج پٹنہ سٹی مجسٹریٹ نے پنڈت ... رکن مجلس سکریٹری آل ہندو مہاسبھا ایڈیٹر "آزاد" کانگریس پارٹی کو اس جرم مین سزا دی کہ انھون نے اپنے ہندی اخبار "مہابیر" مین فحش اشتہارات شائع کیے تھے چنانچہ ان کو پانسو روپیہ جرمانہ اور اخبار کے منیجر کو دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔

باسم کے ہندو اور مسلمانون مین شدید فساد

ناگپور ۲۰ اگست اطلاع موصول ہوئی ہے کہ باسم مین ہندوؤن اور مسلمانون کے درمیان حال ہی مین جو شدید فساد ہوا ہے اور جس مین ایک مسلمان شہید ہوا ہے اس کے متعلق مسٹر سانے مسٹر دلیپ ساٹھے اور مسٹر ڈبرے جو وکلا ہین دس دس ہزار کی ضمانتین اور اسی قدر کے مچلکے طلب کیے گئے ہین پانچ تاجرون (ہندو) کو حکم دیا گیا کہ وہ ۲۵ اگست کو پولیس کے سامنے پیش ہون ملزمین کے خلاف اعانت جرم ضرب شدید اور قتل کے الزامات کی بنا پر مقدمہ چلایا گیا۔

صوبجات متحدہ کی پولیٹکل کانفرنس

بنارس ۱۹ اگست صوبجات متحدہ کی پولیٹکل کانفرنس کا آیندہ اجلاس ۱۴ نومبر کو علیگڈھ مین شروع ہو گا۔

بحکم جناب مولوی سید محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

نمونہ قابل فروخت

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

نمبر مقدمہ ۴۵۲ سنہ ۱۹۲۷ء

بعدالت جج خفیفہ صاحب بہادر کانپور

مسرس گوپی موہن اینڈ سنس بذریعہ دیبی پرشاد مالک فرم
مذکور ساکن لاٹوش روڈ کانپور — مدعی

بنام محمد اسمٰعیل — مدعا علیہ

محمد اسمٰعیل ولد نامعلوم قوم مسلمان پیشہ نانبائی خانہ مصری بازار
مسلمان گنگا رجولی کوارٹر نمبر ۲ شہر کانپور

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت 57/14/3
کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۷ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۲۷ء
وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے
بخوبی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے

تحت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ ماہ ...

پنڈت موتی لال

۲۱ اگست کلکتہ اخبار فارورڈ

خاص

ہمارے یہاں کی مندرجہ ذیل پیٹنٹ دواؤں کی قیمت
یکم جولائی سنہ ۱۹۲۷ء سے نئی رکھی گئی ہے

دواؤں کے نام	قیمت فی شیشی	قیمت تین شیشی
عرق کافور	۶ر	—
دمہ کی دوا	۱عہ	للعہ
جوڑی بخار و تلی کی دوا	۰	۰
" " بڑی	۱۵ر	۲ر۱۲
" " چھوٹی	۹ر	۱۰ر
ایوڈائزڈ سالسہ	۴ر	۹ر
سینی لائن	۲ر	۲ر
پرانے جریان و سوزاک کی دوا	۸ر	۲ر
گرمی و آتشک کی دوا	۶ر	۴ر
کولا ٹانک	۲ر	۴ر
کھیکھے کی کھانے کی دوا	۱۲ر	۳ر
" لگانے کی دوا	۵ر	۰
" مرہم	۸ر	۷ر
پین ہیلر	۲ر	۵ر
کف و کھانسی کی دوا بڑی	۲ر	۱ر
" چھوٹی	۱۱ر	۶ر
کان بہنے کی دوا	۵ر	۰
داد کا مرہم	۴ر	۰
گھاؤ کا مرہم	۷ر	۴ر
گھاؤ دھونے کی ٹکیہ	۲ر	۰
مقوی باہ کی گولیاں	۲ر	۱ر
پرانے ملیریا بخار کی گولیاں	۱۲ر	۳ر
بدہضمی و بدہضمی کے دست کی ٹکیہ	۴ر	للعہ
سر درد کی دوا	۱۰ر	۳ر

دواؤں کے نام	قیمت فی شیشی	قیمت تین شیشی
پلیگ روکنے کی گولیاں	۰	۰
" " بڑی	۲ر	۵ر
" " چھوٹی	۱۲ر	۳ر
جلاب کی گولیاں	۱۰ر	۱ر
پیپرمنٹ کا تیل	۰	۰
" " بڑی	۱۴ر	۱ر
" " چھوٹی	۹ر	۱۰ر
عرق پودینہ (سبز) بڑی	۱۲ر	۳ر
" چھوٹی	۹ر	۱۰ر
کلورو ڈائن	۸ر	۲ر
نمونہ کا بکس	۱ر	۲ر
جلدی بیماری کی دوا	۱۲ر	۳ر
لال شربت	۱۴ر	۳ر
امراض مستورات کی دوا	۶ر	۱ر
دانت کے درد کی دوا	۹ر	۱ر
خالص رینڈی کا تیل	۱۲ر	۳ر
روغن صندل	۱۴ر	۹ر
اجوائن کا تیل	۱۰ر	۱ر
سونٹھ کا تیل	۱۲ر	۲ر
روغن سونف	۶ر	۱ر
روغن دارچینی	۱۰ر	۱ر
لونگ کا تیل	۸ر	۲ر
روغن لیموں	۶ر	۱ر
روغن لیونڈر	۱۴ر	۹ر
روغن الائچی	۱۰ر	۱ر

دواؤں کے نام	قیمت فی شیشی	قیمت تین شیشی
روغن سنترہ	۱۲ر	۲ر
منہرا	۴ر	۱۰ر
کیسٹرائج تیل	عہ	۱ر
ہیلک	۱۰ر	۲ر
الوکا (مہاور)	۸ر	۲ر
احتلام کی گولیاں	عہ	۱ر
لیور کی گولیاں	۱۲ر	۲ر
پیپرمنٹ کا ست (پھول)	عہ	۱۵ر
کاڈ لیور آئل	۲ر	۱۰ر
انگریزی تھرمامیٹر	۶ر	۳ر
مکروچ	عہ	۱۵ر
گلاب کا عرق	۸ر	۰
بلیک ہیر ڈائی	۱۰ر	۳ر
سیکرین	عہ	۱۵ر
بے ذائقہ کونین	۹ر	۱۰ر
اسمیلنگ سالٹ	۱۴ر	۹ر
ست اجوائن نصف آونس	۱۲ر	۲ر
" ایک آونس	۲ر	۱۰ر
کونین کی گولیاں	۰	۰
" " ۲ گرین کی ۲۵	۸ر	...
" " " ۵۰	۱۴ر	...
" " " ۱۰۰	۲ر	...
۴ گرین کی ۲۵	۱۴ر	...
" " " ۵۰	۲ر	...
" " " ۱۰۰	۱ر	...

یکم جولائی سنہ ۱۹۲۷ء — ڈاکٹر ایس کے برمن، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴، کلکتہ

برقیات

مسئلہ البانیہ مین اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام مین سر آسٹن چیمبر لین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بنا پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا بین الاقوامی میدان مین اطالیہ کے اقتصادی سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبر لین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ مین جملہ کاغذات دیوان مین پیش کر دیے گئے ہین۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور سر آسٹن چیمبر لین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہین ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرلے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین ہمعصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو کلکتہ [illegible] ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" [illegible] معاہدہ [illegible]

شمالی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہین ہو [illegible]

روس و برطانیہ مین جنگ [illegible]

ماسکو ۲ جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلقات [illegible] کے ایک بھرے اجلاس صدر مجلس الوزراء [illegible] "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے [illegible] مین زبردست پیچیدگیاں پیدا ہو جانے [illegible] اس کے بعد موسیو موصوف نے اس [illegible] انگریزون نے فکر دے روسیہ مین انقلاب [illegible] باینہمہ حکومت روسیہ نے ان باتون [illegible] نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا [illegible] فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات [illegible] دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل [illegible]

لندن ۲ جون آج [illegible] کے ذریعہ [illegible] حکومت ہند اعلان [illegible] ابتدائی تحقیقات [illegible]

[illegible] حاصل کریں۔

قیمت فی شیشی نصف تولہ ۵؍ علاوہ محصولڈاک

کانپور ایجنٹ

ویدشاستری منی شنکر گووندجی جام نگر (کاٹھیاواڑ) مسٹر عبدالکریم اینڈسن ہسٹن روڈ کانپور

باہتمام مولوی عبدالسلام صاحب [illegible] پریس کان پور سے شائع ہوا

REGD: NO. A. 1424

اڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۲ | کان پور - چہارشنبہ ۳۱ - اگست سنہ ۱۹۲۷

ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ ر ماہ ستمبر

گیا -

ادبیات

نوائے راز

از جناب ابوالفضل راز چاند پوری

خودی کیا اور خودی کا ادعا کیا — جو بندہ ہے نبے گا وہ خدا کیا
کسی بیدل سے ہوتا آشنا کیا — تجھے دیکھا تھا دنیا دیکھتا کیا
تجلی زار وحدت تھا نظر میں — میں بت خانہ میں ہوتا جبہ سا کیا
کرم تیرا - دیا ذوق سماعت — مرا دل کیا ہے اور دل کی صدا کیا
خودی اب بڑھ چلی ہے حد سے تیری — دلِ خود بیں تجھے آخر ہوا کیا
نظر میں رکھ تو اپنی حدِ امکاں — دعا کو دیکھ تاثیر دعا کیا
دلِ بے صبر! آتی ہے مجھے شرم — بتوں کو دوں خدا کا واسطا کیا
صفات و ذات میں تفریق کیسی، — حقیقت سے نہیں تو آشنا کیا

ہو چکا منزل مقصود پر راز
مصیبت ہائے غربت کا گلا کیا

چٹورپن

(از جناب مولوی عبدالواحد صاحب ایم - اے)

دروازے پر کوئی خوانچہ والا بولا نہیں کہ بچے آپے سے باہر ہوئے نہیں معلوم نہیں اس خوانچہ والے کی آواز میں کیا جادو بھرا ہوا ہے کہ بچوں کو ایسا بے کل کر دیتا ہے۔ دو چار مرتبہ خوانچہ والے کو ڈھیل دیکر دیکھ لیجئے پھر روزانہ کا معمول ہو جائیگا۔ وہی وقت ہوا اور خوانچہ والا موجود۔ پھر بچے کی وہی ضد وہی رونا حتی کہ ایک روزانہ کا مستقل محصول بندھ جاتا ہے۔ ادھر کی دنیا ادھر ہو جائے مگر خوانچہ والے کا پیسہ ضرور دینا ہوگا۔ خوانچہ والے کی پرورش کرنا حقیقت میں بیجا ضرورت کو بڑھانے کا ایک نہایت سستا طریقہ ہے جس بچے کو پھیری والے کی عادت پڑ گئی وہ آخر عمر تک اس کے پھندے سے نہیں بچتا۔ آجکل خوانچہ والے کا میدان عمل مدرسے سے بڑھکر کوئی دوسری جگہ نہیں ہے یہاں طلبا کے والدین بھی موجود نہیں ہوتے جو ان کو مول لینے سے اور زیادہ تر قرض مول لینے سے روکیں بچہ اور بعد کو لڑکا مول لینا شروع کرتا ہے اور بعض دفعہ قرض سودا لینے کی مشق بھی کرتا ہے حتی کہ بڑے ہونے تک اس کی یہ بات مستقل عادت کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ چٹورپنے کا سب سے بڑا سبب بچہ کی مادر مشفقہ ہوتی ہیں جو اپنے بچے کے آرام کی خاطر اس کو ہر ضرورت کے واسطے چاہے وہ جا ہو یا بیجا خرچ مہیا کرتی رہتی ہیں۔ ماؤں کا یہ چھپا چھپا کر پیسے دیتے رہنا صاحبزادے کا عمر بھر کو کھوج مارنا ہے۔ میں نہیں کہتا کہ باپ اس معاملہ میں معصوم ہیں۔ بعض جگہ باپ بھی شروع کرواتے ہیں۔ ایک رئیس زادے کا صرف کھلونوں کا خرچ پانچ روپیہ یومیہ تھا۔ یہ پانچ روپیہ اس کو مہربان باپ کی جیب سے ملتے تھے۔ مگر عام قاعدہ یہی ہے کہ مادر مشفقہ ہی بچے کو پہلی تعلیم دیتی ہے۔ خوانچہ والا اکثر فروش ہوتا ہے۔ سمجھدار مائیں وہی چیزیں اپنے گھر ان سے اچھی پکا کر بچے کو بہلا سکتی ہیں۔ زیادہ عمر ہو جانے پر ایک لڑکے کے چھوٹے دوست چٹورپن کا بڑا سبب ہوتے ہیں۔ وہ اس کو طرح طرح کی کھانے کی چیزیں مول لینے کی ترغیب دیتے رہتے ہیں۔ وہی باتوں باتوں میں خوانچہ والے کے سامان کی جھوٹی سچی تعریفیں کیا کرتے ہیں۔ حتی کہ مال کی حفاظت نہ کرنے والا بچہ ان ڈاکوؤں کا شکار ہو جاتا ہے۔ ایک صاحب جن کی تنخواہ آٹھ سو روپیہ ماہوار تھی ان کے دو لڑکوں نے جلیبی والے کے آجانے پر جلیبی کی ضد کی آدھ پاؤ جلیبی ۱ ؍ کو آسکتی تھی اور یہ باپ کے واسطے کوئی مشکل بات نہ تھی مگر ہوشیار باپ جو دونوں لڑکوں کا جیب خرچ پہلے ہی باندھ چکا تھا اس بات پر راضی نہ ہوا کہ خوانچہ والا اس کا گھر پہچان جائے اور علاوہ اس جیب خرچ کے اس کے اوپر روزانہ کا نیا محصول قائم ہو جائے جلیبی لینے سے انکار کیا۔ دونوں لڑکوں کے جیب خرچ میں اتنی بچت نہ تھی۔ خوانچہ والے کو مایوس جانا پڑا یہ اس کی بڑی شکست اور نیک دل باپ کی پوری فتح ہوئی۔

جو لڑکے خوانچہ والے سے زیر ہو جاتے ہیں ان کو بازار جانا قیامت ہو جاتا ہے۔ ہر دوکان پر اڑتے ہیں ضد کرتے ہیں مچلتے ہیں۔ ابا اب تمنچہ لے دو - اب بلا لیں گے۔ اب گیند پسند آگئی۔ چلتے چلتے گڑیا بھی اٹھا لی۔ کتاب والے کی دوکان پر قدرے سکون ہوا مگر جوتے والے کی دوکان سے بلا جوتا لئے ٹلنا محال ہے۔ ان سے ہر طرح کی بحثیں کی جاتی ہیں۔ حجتیں کی جاتی ہیں۔ غصہ دکھلایا جاتا ہے، مگر صاحبزادے مچل گئے۔ سوت کو بند کرنا اتنا زیادہ مشکل نہیں ہے جتنا پوری ندی کو روک لینا۔ شروع میں دل پر تھوڑی تکلیف اٹھا لینے ... ندامت نہیں رکھی جاتی وہ بڑے ہونے پر اپنی عادتوں میں پختہ ہو جاتے ہیں۔ میں خود چند احباب کے ہمراہ عازم سفر اجمیر شریف ہوا۔ اجمیر شریف تک تو خیر مگر جے پور آکر چھ سات جتنے بھی لڑکے تھے سب کا سرمایہ جو ایک جگہ کر لیا گیا تھا وہ ختم ہو گیا۔ وہ کیوں؟ ہم لوگوں نے ضرورت اور بے ضرورت خرچ میں تفریق نہ کی فوری لطف کا خیال کر کے جے پور میں کھانے اور سیر تفریح میں سب سرمایہ اڑا ڈالا اور دہلی ہوکر علیگڈھ تک کے کرایہ کا انتظام نہ کر سکے اس کا لازمی نتیجہ کیا ہوا قرض لینا پڑا دو صاحب اپنے احباب سے قرض لائے تب علیگڈھ واپس گئے۔ ایک چٹور لڑکا اپنی طبیعت کے سبب سے چٹورپن شروع کرتا ہے۔ اس کی والدہ سے اس میں مدد ملتی ہے بڑے ہوکر دوست احباب عادت کو فروغ دیتے ہیں۔ قرض کا سلسلہ شروع ہوتا ہے حتی کہ چالیس گاؤں کی جاگیر میں سے ایک ایک کر کے نکلنا شروع ہوتے ہیں۔ قرضہ کا بار اس قدر زیادہ ہوتا جاتا ہے کہ سنبھالے نہیں سنبھلتا آخر کو قید ہوتا ہے۔ وہاں ۶ ؍ یومیہ خرچ خوراک کے واسطے ملتا تھا جو ناکافی ہوتا تھا لوگوں کی سعی سفارش سے ۱۲ ؍ یومیہ مقرر ہو گئے تھے چٹورپن نے وہاں بھی ساتھ نہ چھوڑا دوست ہو تو ایسا۔ ہر وقت کے ۶ ؍ کا حساب یہ تھا کہ ۴ ؍ کے دو قلمی آم اور ۲ ؍ کی مٹھائی رہا کھانا سو وہ کسی نے رحم کھا کر اور کچھ وعدہ لیکر اپنے یہاں جاری کر رکھا تھا۔ یہ حشر ہوا چٹورپن کا۔

چٹورپن صرف خوانچہ والے سے بلا ضرورت کھانے کی چیز لینے کو نہیں کہتے ہیں بلکہ بلا ضرورت جو چیز خریدی جائے گی وہ چٹورپن میں شامل ہو جائے گی۔ پھر یہ بھی ہے کہ صرف لڑکے ہی اس عادت کیواسطے خاص نہیں ہیں بڑے ہو جانے پر بھی اس عادت کا رہ جانا ممکن ہے۔ اس واسطے کہ میرے بچے چٹورپن کے عادی نہ ہوں مجھکو ضرور ہے کہ میں اپنے رویہ سے انکو بتلا دوں کہ میں خود چٹورپن سے دور رہوں۔ میں خود بلا ضرورت کوئی چیز نہیں خریدتا ہوں جب میں ایسا کرونگا تو ضرور ہے کہ میرے احکام کی وقعت بھی ہوگی اور میری بات قابل سماعت ہوگی۔ اگر میرا گھر کباڑ خانہ نہ ہو۔ اگر میرا گھر نیلام گھر کا گودام نہ ہو اگر میرا معدہ وقت بے وقت یا کھانے کے وقت کے علاوہ پان بیڑی۔ کباب۔ پراٹھے۔ چنے۔ مربے۔ مٹھائی۔ حلوے۔ بسکٹ۔ نان خطائی۔ نارنگی۔ امرود کا خزانہ نہ ہو تو سمجھ لیجئے کہ چٹورپن کے شیطان نے مجھ پر قابو

برقیات

مسئلہ البانیہ میں اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام میں سر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بنا پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان میں اطالیہ کے اقتصادی یا سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوے کی تائید و حمایت کرے گی۔

سر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگر ہے تو محض ان دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ میں جملہ کاغذات دیوان میں پیش کر دیے گئے ہیں۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور موسولینی اور سر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی برسبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی موسولینی نے ان سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہیں ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین ہمعصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو کلکتہ ... "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" ...

شمالی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہیں ہو ...

روس و برطانیہ میں جنگ ...

ماسکو ۲ جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تع... کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء رو... "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے ا... میں زبردست پیچیدگیاں پیدا ہو جانے وا... اس کے بعد موسیو موصوف نے اس ... انگریزوں نے فکر دے روسیہ میں انق... بانیہ حکومت روسیہ نے ان باتوں ... نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا ... فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات ... دولت برطانیہ کیا ہوگا۔

مسائل ...

... پر انشار پیدا ہو گیا۔ مگر اس کے بعد پھر گورہ فوج وغیرہ کا پہرہ ہوا اور سکون پیدا ہو چلا ہے۔

شہر میں کوئی دوسرا پیچ خشت باری کا نہیں ہوا البتہ برابر اکا دکا راہگیروں پر حملہ ہو رہے ہیں جو نہایت کمینہ اور بزدلانہ حملہ ہیں اور ۲۸ اگست سے لیکر ۳۱ اگست تک برابر مجروحین آ رہے ہیں جنکو نہایت بیدردی و بیرحمی کے ساتھ مارا گیا ہے اس وقت تک انکی کل تعداد ۱۳۰ ہے جسمیں سے ۹۰ مسلمان اور ۴۰ ہندو ہیں ایک ہندو اسپتال میں آکر فوت ہوا ہے اور ایک مسلمان اسپتال آنے سے پیشتر ہی فوت ہو گیا یعنی صرف دو موتیں ہوئی ہیں جسمیں ایک ہندو ہے اور ایک مسلمان معمولی مجروحین کی مرہم پٹی کر کے واپس کر دیا گیا ہے اور جو لوگ زیادہ مجروح ہیں وہ اسپتال میں موجود ہیں انکی کل تعداد ۳۷ ہے اسمیں ۱۹ مسلمان ہیں اور ۱۸ ہندو ہیں۔ اسمیں سے ایک ہندو اور دو مسلمانوں کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔

چکلہ کی مسجد میں دو مسلمان طالب علموں کو ہندوؤں نے گھس کر بہت مارا ہے۔

"صداقت" کو یہ خاص فخر حاصل ہے کہ وہ فرقہ وارانہ جذبات سے ہمیشہ علیحدہ رہا اس موقع پر بھی صداقت نے یہ کوشش کی ہے کہ تمام صحیح واقعات نہایت ایمانداری کے ساتھ بلا کسی فریق کی طرفداری کے پبلک کے سامنے لائے جائیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ صداقت اس کوشش میں کامیاب ہے۔

ہمعصر پرتاپ ہندی کا یہ بیان بالکل غلط ہے کہ مسلمانی محلے مثل توپخانہ بازار و بانس منڈی میں ہندو خطرہ میں ہیں بلکہ ان ہندوؤں کی حفاظت ویسی ہی ہوتی ہے جیسی کہ مسلمانوں کی اور صرف یہی نہیں بلکہ ان محلوں میں کسی ہندو کو نقصان ہی نہیں پہونچا ہے۔ بخلاف اس کے یہ البتہ سننے میں آیا ہے کہ ہندو محلوں میں مثل کلکٹر گنج جرنیل گنج وغیرہ میں مسلمان بہت خطرہ میں ہیں اور وہاں سے زخمی بھی بہت تعداد میں آ رہے ہیں۔

کانپور کے شریف مسلمانوں نے جہاں انکی کثرت ہے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ وہاں کے ہندوؤں کی حفاظت مسلمانوں سے پہلے کی جائے اور اس شریفانہ برتاؤ کی مسلمانوں کی تعریف کرنا پڑتی ہے بخلاف اس کے شریف ہندوؤں نے زیادہ اس کا لحاظ نہیں کیا ہمارا اس سے یہ مطلب نہیں کہ مسلمان غنڈوں نے ہندو راہگیروں کو نہیں مارا البتہ یہ ضرور ہے کہ شریف مسلمانوں کی وجہ سے انکو موقع کم ملا بخلاف اس کے ہندو غنڈوں کو اس کا موقع بہت ملا اور اسی وجہ سے مسلمان مجروح زیادہ ہیں اور ہندو مجروح بہت کم جس طرح مسلمانوں نے ہندوؤں کے ساتھ ہمدردانہ سلوک کیا ہے اسی طرح ہندوؤں نے بھی سلوک کیا ہے اور اس کی ایک مثال یہ ہے کہ ایک ہندو صاحب کے تین مسلمان ملازم تھے اور ... تھے وہ اس وجہ سے بہت پریشان تھے آخر میں انھوں نے اپنے کو خطرہ میں ڈالکر تلاش شروع کی اور بعد کو معلوم ہوا کہ وہ مجروح ہیں ... اور بالآخر وہ ان تینوں مسلمانوں کو اپنے ہمراہ جب لیکے تو انکو قرار آیا اسی ہمدردی کو ہمارا دل تلاش کرتا ہے۔ اور یہی اسلام کی اصلی تعلیم ہے اس وقت تک ۳۰۰ کے قریب گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں جنکا خاتمہ ... ہے کیا جا رہا ہے ہم کو یہ سن کر نہایت افسوس ہوا کہ لالہ گنگا دین آف جیا ونی بھی گرفتار ہو گئے ہیں وہ فرقہ وارانہ جذبات سے مطلقاً علیحدہ ہیں اور غالباً کسی غلط فہمی کی بنا پر انکو گرفتار کیا گیا ہے۔

کلکٹر صاحب بازار کھلوانے کی برابر کوشش کر رہے ہیں مگر ... لیا کہ مسٹن روڈ اور صرافہ والوں کا مطالبہ ہے کہ جب تک گورہ فوج تعینات نہ ہوگی ہم دوکانیں نہ کھولیں گے۔ یہ بات ہمارے لیے باعث شرم ہے کہ ہمکو اپنوں سے زیادہ دوسروں پر بھروسہ ہے کانگریس کا ...

... گام ہیں کرانے ... کر سکتے ... تھا سکے ہولی ہے رات کو کسی مسلمان لیڈر کو خبر نہیں ہوئی کہ وہ بھی آ کر ... حاصل کر لیں ... مہنتی جی کا ہاتھ بٹاتا۔

۲۹ اگست کی صبح کو ظاہر سکون تھا اور پولیس شہر کے تمام ناکوں پر تعینات تھی شہر کے تمام بازار بند تھے اور لوگوں پر ایک خوف طاری تھا۔

مسلمان سوداگروں کا ایک وفد ۹ بجے کے قریب کلکٹر صاحب کے پاس حاضر ہوا اور خانبہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹر ایم ایل سی، حافظ محمد ہاشم صاحب سوداگر، حافظ محمد صدیق صاحب چیئرمین واکس چیئرمین مینوسپل بورڈ کانپور، مولوی حاجی فضل حسین صاحب ایڈیٹر البرید وغیرہ نے رات کے واقعات کا اعادہ کر کے اپنی پریشانی اور خوف کا اظہار کیا اس کے جواب میں کلکٹر صاحب نے فرمایا کہ "آپ لوگ جا کر دوکانیں کھولیں اسکے ہم ذمہ دار ہیں"۔ وفد کے لوگ لوٹے ہی تھی کہ خبر آئی کہ مسٹن روڈ پر بڑے زور سے خشت باری ہو رہی ہے۔ کلکٹر صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس اور خانبہادر حافظ ہدایت حسین صاحب کے ہمراہ مسٹن روڈ گئے اس موقع پر حافظ محمد صدیق صاحب، ایڈیٹر صاحب البرید، ایڈیٹر صداقت بھی موجود تھے۔ واقعی مسٹن روڈ پر اس کثرت سے خشت باری ہوئی تھی کہ معلوم ہوتا تھا کہ اینٹوں کا مینھ برسا ہے معلوم ہوا ہے کہ ۹½ بجے سے ۱۰½ بجے تک اینٹ بازی کا پیچ ہوتا رہا ایک طرف تقریباً ۵۰۔۶۰ ہندو تھے اور دوسری طرف ۵۰۔۶۰ مسلمان کبھی مسلمان ہندوؤں کو اینٹوں کی زد میں ٹھٹھرائی کی طرف بھگا دیتے تھے۔ پولیس موجود تھی مگر یہ روگ اس کے بس کا نہ تھا۔ یہی گروہ تواله و مسجد کے پاس بھی نمودار ہوتا تھا اس خشت باری سے محمد رفیق، محمد حنیف اینڈ سنس کی دونوں دوکانوں کے شیشہ کے سین بورڈ ٹوٹ گئے اور اکثر مکانات کے دروازوں کے شیشے بھی ٹوٹے۔

کلکٹر صاحب نے معہ سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹن روڈ، ٹھٹھرائی بازار کا معائنہ کیا اور پولیس کو حکم دیا کہ جن لوگوں کے پاس لاٹھی ہو انکو فوراً گرفتار کر لیا جائے اور خود گرفتاری شروع کر دی۔ اس درمیان میں بابو گلاب چند صاحب جوہری بھی ساتھ ہو گئے تھے کلکٹر صاحب نے خود نہایت مستعدی کے ساتھ لاٹھیاں چھیننا شروع کر دیں اور یہ سلسلہ برابر کوتوالی تک جاری رہا۔ اس کے بعد ہی گورہ پولیس مسلح موٹر کار کار ٹنکیاں شہر میں گشت کرنے لگیں اور کلکٹر صاحب کی اس مستعدی کی بدولت شہر میں ایک سکون سا پیدا ہو گیا۔ رات کو بھی گورہ فوج کا پہرہ رہا مگر ۳۰ اگست کی دن کو یہ گشت موقوف ہو گیا جس کی وجہ سے

... قیمت فی شیشی نصف تولہ ...

اور وہ لگ کر رہا۔

ایک عرصہ سے کانپور کی فضا مکدر کی جا رہی تھی اور بالآخر بدمعاشوں کا جادو چل گیا اور ۲۸ اگست کی رات کو ہندو مسلمانوں کے درمیان فساد ہو گیا۔

۲۸ اگست ۹ بجے رات کو ایک معمولی واقعہ نے کانپور کے امن و امان کو فساد و خونریزی سے تبدیل کر دیا۔

فساد کی ابتدا کے متعلق تین واقعات بیان کیے جاتے ہیں

(۱) گرو رگھبر دیال صاحب کے راشٹریہ اسکول کے آدمی مسلمان لکڑی والے کے یہاں سے للوہر کی لکڑی لائے اور اسکو بجائے ٹھیلہ کے ملبہ پر آکر دینے لگے اس پر مسلمان ٹھیلہ والے نے اعتراض کیا اور گفت و شنید سے گالی گلوج تک نوبت پہونچی اور ہندو مسلمانوں نے اس کو فرقہ وارانہ رنگ دیدیا اور خوب لکڑی بازی ہوئی۔

(۲) دوسرا واقعہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ سنگم لال کے تواله واقع چٹائی محال میں جنم اشٹمی کی تقریب کے سلسلہ میں تواله کے آگے ناٹک تھا اور بدقسمتی سے اس میں ایک مسلمان بھی چلا گیا اس کو ہندوؤں نے مار کر نکالنے کی کوشش کی اور فساد شروع ہو گیا۔

(۳) تیسرا واقعہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ راشٹریہ اسکول کے قریب پنڈت پرتھی ناتھ مرحوم کے مکان کے آگے ایک پائپ لگا ہوا ہے وہاں چند مسلمان لڑکے پانی بھر رہے تھے انکو راشٹریہ اسکول کے طالب علموں نے پانی بھرنے سے منع کیا اس درمیان میں گرو رگھبر دیال بھی آ گئے اور مسلمان بھی آگئے اور گالی گلوج تک نوبت پہونچکر فساد ہو گیا۔

بہرحال ان واقعات میں سے کوئی واقعہ بھی ایسا نہیں ہے کہ جس کی بدولت کانپور کے امن و امان اور شہری زندگی کو خطرہ میں ڈالا جائے ان واقعات میں سے ہر ایک واقعہ ذاتی معاملہ ہے فریقین کے بدمعاشوں نے اس کو مذہبی رنگ دیکر کانپور کی تاریخی حیثیت کو ختم کر دیا۔

فساد شروع ہوتے ہی بدمعاشوں کو اپنی بدمعاشی اور سیاہ کاری کا موقع مل گیا اور خوب لکڑی بازی اور خشت باری ہوئی۔ ان بدمعاشوں نے لڑائی کو چٹائی محال ہی میں ختم نہیں کیا بلکہ اس جنگ کی آگ کو تمام شہر میں پھیلانے کی کوشش کی چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ مسٹن روڈ پر

ہندوستان پر

یوپی کونسل اور سزا یافتگان کاکوری

نینی تال ۲۷ راگست دہرہ دون کے ٹھاکر منجیت سنگھ راٹھور رکن مجلس مقننہ ممالک متحدہ نے مجلس کے آیندہ اجلاس مین مندرجۂ ذیل تجویز پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے :۔

"یہ مجلس حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ کاکوری سازش کے چار سزا یافتگان رام پرشاد بسمل، اشفاق الله، راجندر لاہریا، اور روشن سنگھ کو سزاے موت کے بجاے حبس دوام یا عبور دریاے شور کی سزا دیجا

معلوم ہوا ہے کہ پنڈت گوبند بلبھ پنٹ لیڈر سوراجیہ کونسل پارٹی دوسری پارٹی کے لیدرون کو اس تجویز کی تائید کیلیے آمادہ کر رہے ہین اور اس کو متفقہ طور پر پاس کرانے کی کوشش مین مصروف ہین تجویز مذکور کو ایجنڈا مین مناسب جگہ پر داخل کرانے کی غرض سے کئی ارکان مجلس اسی تجویز کو پیش کرین گے۔

مسز سروجنی نائیڈو کا تقرر

کلکتہ ۲۷ راگست آج کلکتہ یونیورسٹی سینٹ کے جلسہ مین ۱۹۲۷ء کے لیے مسز سروجنی نائیڈو کا تقرر بحیثیت "لاٹز" لیکچرر کے ہوا انکے لکچرون کا مضمون "ہندوستانی نسائیت کا نصب العین" ہوگا۔

۴ لاکھ ۵۶ ہزار کا غبن

کلکتہ ۲۷ راگست مسٹر بی کے لاہری رکن مجلس مقننہ بنگال اور مسٹر بی این بنرجی کو آج چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کے روبرو اس الزام مین پیش کیا گیا کہ انھون نے چار لاکھ ۵۶ ہزار روپیہ کا غبن کیا ہے اور جعلی کاغذات بناکر انھین استعمال کیا مجسٹریٹ نے انھین پچیس پچیس ہزار کی دو ضمانتین پر رہا کرنے کا حکم دیدیا تاریخ مقدمہ ۱۲ ستمبر مقرر ہے

وزارت نے استعفیٰ داخل کردیا

کلکتہ ۲۷ راگست گورنر بنگال نے مسٹر اے کے غزنوی اور مسٹر بی چکرورتی وزراے بنگال نے جو استعفیٰ دے تھے منظور کرلیے اور کونسل غیر معین وقت کیلیے ملتوی ہو گئی ۔

محکمہ سی آئی ڈی سے خواجہ حسن نظامی کا تعلق

شملہ ۲۶ راگست معلوم ہوا ہے کہ پنڈت ٹھاکر داس بھارگو ممبر مجلس مقننہ نے متعدد سوالات دریافت کرنے کا نوٹس دیا ہے جنمین سے ایک یہ بھی ہے کہ سرکار بتلاے کہ آیا خواجہ حسن نظامی محکمہ سی آئی ڈی کے آدمی ہین یا نہین؟

... نہ یہ فساد ہو ...

پولیس نے مساجد کے ...

متعلق بعض پابندیان عاید ...

پر اصرار کیا مسلمان بھی جمع ہو گئے

پولیس کے احکام کی خلاف ورزی کی گرفتا...

مین ایک تنہ یہ بلوہ ہو جاتا۔

دہلی کے سپرنٹنڈنٹ پولیس کا

ایڈیٹر تیج کو تنبیہ

دہلی ۲۷ راگست مسٹر پی ایل اور ڈی سی آئی ای سپرنٹنڈنٹ پولیس دہلی نے ایڈیٹر تیج اور دیگر اخبارات کو ایک چٹھی بغرض اشاعت بھیجی ہے جسمین سوامی شردھانند کے قتل کے متعلق تیج کے اس بیان کو بے بنیاد اور شرر انگیز قرار دیا ہے کہ حکومت کے پاس ایک زبردست اور منظم سازش کا تحریری ثبوت موجود ہے لیکن حکومت نے سازش کرنیوالون کو سزا نہین دی مسٹر اور ڈے نے اخبار تیج کے بیانات کی تردید کرتے ہوے ایڈیٹر کو تنبیہ کیا ہے کہ ایسے بیانات سے سواے شرر انگیزی کے اور کوئی نتیجہ پیدا نہین ہو سکتا۔

بریلی مین پھر فساد ہوگیا

دو ماہ کیلیے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

بریلی ۲۹ راگست بریلی مین مزید دو ماہ کیلیے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کردیا گیا ہے بریلی کے ہندوون اور مسلمانون مین پھر فساد ہوگیا ہے اور بیرونی مقامات سے قیام امن کیلیے مزید مسلح پولیس منگائی گئی ہے۔

دو جہازون کا تصادم

کلکتہ ۲۹ راگست آج جاوا بنگال لائن کا اسٹیمر "کلکتہ" جرمن سٹیمر راین فلس سے فلٹا (ہگلی) کے قریب ٹکرایا "کلکتہ" کو اس تصادم سے سخت نقصان پہونچا ہے اور وہ غرق ہو رہا ہے کوئی جانی نقصان نہین ہوا۔

... تصدیق میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ رماہ ستمبر ...

اشتہار

جبالال ولد گھاسی رام قوم بھلیا ساکن موضع رام بخش پورہ مزرعہ بدن پوروہ پرگنہ کانپور — ڈگریدار

بنام شیوراج سنگھ ولد سندر سنگھ قوم ٹھاکر ساکن بروہنا پرگنہ صفی پور ضلع اوناؤ — مدیون — مدعا علیہ

بنام شیوراج سنگھ — مدعا علیہ

ہرگاہ تمنے ایفاسے ڈگری کا نہین کیا جو تمپر بتاریخ ۱۲ رماہ اکتوبر ۱۹۲۶ء بمقدمہ نمبر ۹۱ سنہ ۱۹۲۶ء بحق ڈگریدار بابت مبلغ مالیہ کے صادر ہوئی تھی لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ تم مدیون مذکور تاوقتیکہ حکم ثانی صادر نہو جاے جائداد مصرحہ فرد تعلیقہ منسلکہ کو بذریعہ خرید یا ہبہ کے یا اور طور پر لینے سے ممنوع اور باز رکھے گئے تمین ۲ ستمبر ۱۹۲۷ء مقرر ہے۔

آج بتاریخ ۲۵ رماہ اگست ۱۹۲۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

فرد تعلیقہ

حقیت زمینداری ا رس پائی از درولست واقعہ موضع کاکوراین پٹی نمبرا پرگنہ بلہور۔

(مہر عدالت) دستخط منصرم عدالت منصفی کانپور

برقیات

مسئلہ البانیہ مین اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام مین سر آسٹن چیمبر لین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ واطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بنا پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کرلیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان مین اطالیہ کے اقتصادی سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید وحمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبر لین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگر ہے تو محض اُن دعوں کے متعلق ہے جن کے بارہ مین جملہ کاغذات دیوان مین پیش کردیے گئے ہین۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور سر آسٹن چیمبر لین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی برسبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہین ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین ہمعصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ہے ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" ...

... جانے توڑ کوشش کی مگر اس کا کوئی نتیجہ نہین ہوا۔ ان دو لون کے چہرون پر پھر بھی وہی رونق تھی اور مذہب و عقائد کے لحاظ سے بھی وہ اسی طرح اپنی

شمالی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہین ہے

روس و برطانیہ مین ج...

ماسکو ۲ رجون، انگریزی و روسی سیاسی تع... کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء ر... "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے ا... مین زبردست پیچیدگیاں پیدا ہوجانے وا... اس کے بعد موسیو موصوف نے اس... انگریزون نے قلمرو روسیہ مین انق... باینہمہ حکومت روسیہ نے ان باتون... نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا... فرمایا کہ اس انقطاع تعلقات... دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل ...

لندن ۲ رجون آ... کے ذریعہ ... حکومت ہند اعد... ابتدائی تح...

... پہلے مدیراس کو منزا ... تھا اس کے بعد سیکو کا ... وی زبان مین نعرہ لگایا ... مالیت"

... اچھا رخصت اے میری پیاری بیوی ... بچے رخصت !! اور اے میرے عزیز دوستو الوداع!!!"

... تا جبکہ بجلی کا تار لگایا جانے والا تھا سیکو نے کہا:

"اچھا حضرات سلام! امان جان الوداع!"

ابھی سیکو کی لاش مدیراس کی لاش کے پاس پردہ کے پیچھے رکھنے بھی نہ پائے تھے کہ دنسرٹی جیل کے محافظوں سے مصافحہ کرتا ہوا "بیت الموت" مین داخل ہوا کرسی پر بیٹھتے ہی اس نے اپنی بیگناہی کی نسبت تقریر کی اور جب اس کے منہ پر کنٹوپ چڑھایا گیا تو اس نے کہا کہ

"مین چاہتا ہون کہ جو کچھ میرے ساتھ وہ کررہے ہین اس کے بارہ مین بعض آدمیون کو معاف کردون"

زاغلول پاشا کی یادگار

قاہرہ ۲۷ راگست مجلس الوزراء نے طے کیا ہے کہ قاہرہ اور اسکندریہ مین سعد پاشا زاغلول کا مجسمہ نصب کیا جاے نیز مرحوم کے مکان کو خرید لیا جاے تاکہ وہان ایک عجائب خانہ قائم کیا جاے اور اسی مین مرحوم کا مقبرہ بنوایا جاے۔

وائیکاونٹ سیسل کا وزارت سے استعفی!

لندن ۲۶ راگست وزارت مین اختلافات کی بناء پر یہ جو افواہ مشہور تھی کہ وائیکاونٹ سیسل نے وزارت کی رکنیت سے استعفی دیدیا اس کی اُنھون نے کوئی تردید نہین کی افواہ ہے کہ اُنھین جمیعت الاقوام کے مسئلہ مین وزارت سے اختلاف تھا۔

نانکن کی تسخیر

سنگھائی ۲۶ راگست سن چوانفینگ کی فوجون نے دریاے یانگٹسی کو نانکن سے دس اور پندرہ میل کے فاصلہ پر ادہر ادہر سے عبور کرلیا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ نانکن گھیرنا چاہتے ہین تاکہ جنوبی فوج ریل کے ذریعہ شنگھائی واپس نہ جاسکے کیونکہ لائن دو جگہ سے توڑ دیگئی ہے۔

ہانگ کانگ مین امور عامہ کی ترقی

ہانگ کانگ ۲۸ راگست ایک مسودہ قانون گزٹ مین شائع ہوا ہے جس کی رو سے گورنر کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ۵۰۵ لاکھ ڈالر کا قرضہ لیکر واٹر ورکس، طیارہ خانہ، بندرگاہ اور دیگر امور عامہ کی تعمیر مین صرف کرین۔

بحکم جناب مولوی سید محمد ضیاء الحسن صاحب بہادر
اڈیشنل سب جج بہادر اٹاوہ

نوٹس واسطے ظاہر کرنے وجہ نہ جاری ہونے ڈگری کے

(آرڈر ۲۱ - قاعدہ ۲۲)

بعدالت اڈیشنل سب ججی مقام اٹاوہ

مقدمہ نمبر ۱۰۰ بابت سنہ ۱۹۲۰ء
متفرقہ نمبر ۴۲ بابت سنہ ۱۹۲۷ء

بابو اشرفی لال ولد منشی اجدھیا پرشاد قوم کالیتھ ساکن حال شہر لکھنؤ
مشتہری ڈگری

(۱) مسماۃ نکمتا کنور بیوہ و وارثہ و قابضہ جائداد بنس گوپال متوفی قوم برہمن ساکن موضع ایردہ پرگنہ بدھونہ ضلع اٹاوہ

(۲) پنڈت شیو درشن نراین پانڈے ولد متھرا پرشاد قوم برہمن ساکن موضع چوبے پور پرگنہ بلہور ضلع کانپور

(۳) پنڈت شیو نراین ولد پنڈت اجدھیا پرشاد قوم برہمن ساکن موضع سکا کو پور پرگنہ بلہور ضلع کانپور

بنام مسماۃ رام سری بیوہ سرجو پرشاد قابضہ جائداد متروکہ تواری لچھیا رام متوفی قوم برہمن ساکن موضع پیپر پور حال مقیم سنگن پور پرگنہ اوریا متعلقہ منصفی بھپوند

بنام پنڈت شیو درشن نراین و پنڈت شیو نراین و مسماۃ رام سری

ہرگاہ مشتہری ڈگری نے بر بنیاد ہونے منتقل الیہ ڈگری عدالت ہذا مقدمہ نمبر ۱۰۰ بابت سنہ ۱۹۲۰ء درخواست عدالت ہذا میں واسطے اجرائے ڈگری مذکور کے گذرانی ہے لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم اس عدالت میں بتاریخ ۱۴ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۲۷ء حاضر ہو کر اگر کوئی عذر واسطے نہ جاری کیے جانے ڈگری کے رکھتے ہو تو پیش کرو۔

آج بتاریخ ۲۵ ماہ اگست سنہ ۱۹۲۷ء میرے دستخط اور عدالت کی مہر سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) ہری کشن داس منصرم

وزارت بنگال کی شکست

بنگال میں دو عملی کا خاتمہ

کلکتہ ۲۵ اگست آج بنگال کونسل میں مسٹر بی سی چکرورتی اور مسٹر اے کے غزنوی وزراء کے خلاف عدم اعتماد کی قرار داد پاس ہو گئی مخالف ووٹوں کی تفصیل یہ ہے

مسٹر غزنوی موافق ۶۲ مخالف ۶۶
مسٹر چکرورتی ״ ۵۵ ״ ۶۸

ڈاکٹر بیدھن چندر رائے نے عدم اعتماد کی تحریک پیش کرتے ہوئے کہا کہ بنگال کونسل کے وزراء آہنی بیورو کریسی کی ایک ربڑ کی مہر جس پر غیر ذمہ دار طاقت کی خوبصورت عمارت بنائی گئی ہے۔ ص

بنام (۱) ... موضع چوبے پور پرگنہ ...

(۲) پنڈت شیو نراین و... پرگنہ بلہور ضلع کانپور

(۳) مسماۃ رام سری بیوہ سرجو پرشاد ... لچھیا رام متوفی قوم برہمن ساکن پیپر پور حال پرگنہ اوریا ضلع اٹاوہ۔

بنام ۱ پنڈت شیو درشن نراین پانڈے ۲ پنڈت شیو نراین

چونکہ ڈگری دار نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ جائداد مقروقہ بحیثیت غیر موروثی نیلام کیجاوے لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۲۷ء بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاؤ اگر ایسا نہ کرو گے تو درخواست مذکور تمہاری غیر حاضری میں یکطرفہ سماعت ہو گی۔

آج بتاریخ ۲۶ ماہ اگست سنہ ۱۹۲۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم ہری کشن داس منصرم
(مہر عدالت)

۲۴ مسٹر ٹریولین نے جو یورپین جماعت کے نمایندے ہیں یہ کہا کہ آج کے ووٹوں نے بنگال میں دو عملی کا خاتمہ کر دیا ہے۔

سر عبد الرحیم نے کہا کہ دو عملی کے ناقص آئین پر اگر مناسب طریقہ سے عملدرآمد کیا جاتا تو کچھ بہتری ہو جاتی لیکن یہ کام ایسے وزراء سے کیسے ہو سکتا ہے جن پر لوگوں کو اعتماد نہیں؟

مسٹر چکرورتی نے بنگال نیشنل بنک کے متعلق کہا کہ جو الزام مجھ پر لگایا ہے میں اس کی تردید کرتا ہوں میں نے بنگال نیشنل بنک کو بچانے کیلیے پانچ لاکھ روپیہ خرچ کیے ہیں اور میں اسی رقم کے لیے امپیریل بنک کا مقروض ہوں۔

پٹنہ یونیورسٹی کی رفیق

پٹنہ ۲۶ اگست مس سیلا بلا داس دختر سابق وزیر مسٹر ایم ایس داس سی آئی ای پٹنہ یونیورسٹی کی فیلو نامزد کی گئیں۔

کلکتہ ۲۶ اگست آج شام کو گورنمنٹ ہندوستانی پراد کاسٹنگ کمپنی کے کلکتہ اسٹیشن کا ...

... ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ ماہ ستمبر ... کیا گیا

مدراس ... الاون

اور آنریبل رائے رنگا ناتھ مدلیر منسٹر آیندہ کانگریس مدراس کی استقبالیہ کمیٹی میں شریک ہو گئے۔

لاہور ۲۳ اگست پرتاب لاہور لکھتا ہے کہ ایڈیٹر ریاست دہلی ریاست پٹیالہ کے حوالہ نہیں کیے جائینگے اور انکے مقدمہ کی سماعت برٹش علاقہ میں ہو گی۔

برقیات

مسئلہ البانیہ مین اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام مین سر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بنا پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان مین اطالیہ کے اقتصادی سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگر ہے تو محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ مین جملہ کاغذات دیوان مین پیش کر دیے گئے ہین۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سانیور موسولینی اور سر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی برسبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی موسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہین ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین ہمعصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو لکھتا ... ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب السند" ... معاہدہ ہو وہ ...

المشتہر

آنریری سکریٹری یتیم خانہ اسلامیہ کانپور

صداقت مین اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجیے

شمالی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہین ہے

روس و برطانیہ مین جنگ ...

ماسکو ۲ جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تعلقات ... کہ ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء ... "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے" ... مین زبردست پیچیدگیاں پیدا ہو جانے ... اس کے بعد موسیو موصوف نے اس ... انگریزون نے قلمرو روسیہ مین ... باینہمہ حکومت روسیہ نے ان باتون ... نزدیک ایسی بنا پر سیاسی جھگڑا ... زمایا کہ اس انقطاع تعلقات ... دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل ...

لندن ۲ جون ...

انفصال مقدمہ

(... ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

... درمقام اکبرپور ضلع کانپور

... ۵ سنہ ۱۹۲۷ء

... رام ولد کالکا پرشاد قوم ویشیہ ساکن غوث گنج ... پرگنہ بھوگنی پور

مدعی

بنام برسدیا ولد گجا قوم چمار ساکن حال موضع پچپلا پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور

مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت رقعہ یعنی ... کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۲ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے بمقام اکبرپور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تمکو لازم ہے کہ اُسی روز اپنے جملہ گواہون کو جنکی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تمکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۶ ماہ اگست سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

دستخط تربنی سہائے منصرم

(مہر عدالت)

دنیا کی اخبارنویسونکی کانفرنس

جنیوا ۲۴ اگست مجلس اقوام کے زیر اہتمام ایک کانفرنس دنیا کے اخبارنویسون کی ہو رہی ہے جسکا اجلاس کل شروع ہوا لارڈ برنہام نے جلسہ کی صدارت کی۔

نوٹس

حسب تجویز نمبری ۸۶۹ (۱) مورخہ ۳ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء متفصلہ منیوسپل بورڈ کانپور بغرض اطلاع عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ قبرستانان مندرجہ ذیل مین مزید تدفین میت کی ممانعت ہے جس کی خلاف ورزی کا ذمہ دار علاوہ گورکن متعلقہ وہ شخص بھی ہوگا جس کا تعلق میت دفن شدہ سے ہوگا۔

تکیہ داران متصل چاندماری

(۱) محمد حسین شاہ نواسہ طاہر شاہ

(۲) ہیگن شاہ۔

(۳) الہ بخش چار تکیہ

(۴) رجب شاہ۔

(۵) ولایت شاہ ولد حمیدی شاہ۔

(۶) شہادت شاہ۔

(۷) مساۃ نہنی زوجہ بادل شاہ۔

(۸) جمن شاہ مالک تکیہ محمد حسین شاہ نواسہ طاہر شاہ۔

(۹) سعادت شاہ ولد عبداللہ شاہ۔

(۱۰) للن شاہ بھتیجا چنو شاہ۔

(۱۱) کربلائی شاہ و جرمن شاہ۔

(۱۲) واجد حسین شاہ۔

(۱۳) رمضانی شاہ مالک حیدر علی متولی۔

المشتہر

میڈیکل آفسر آف ہیلتھ

منیوسپل بورڈ کانپور

المرقوم ۲۴ اگست سنہ ۱۹۲۷ء

بلدیہ دمشق مین اصلاحات

القدس ۲۵ اگست معلوم ہوا ہے کہ فرانسیسیون نے بلدیہ دمشق ... کے بجائے صرف چھ آدمیونکی ایک شہری کونسل قائم کردی ہے۔

بحکم جناب مولوی نیاز احمد صاحب بی اے ایل ایل بی منصف بہادر
بدست عوام فروخت کیلئے

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

بعدالت خفیفہ اکبرپور مقام اکبرپور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۱۸۴ سنہ ۱۹۲۷ء

بابو رام لال کیور لیوا اٹر جائداد بہگیا رام متوفی ساکن مسٹن روڈ کانپور مدعی

بنام گیا سنگہ ولد گوکل سنگہ قوم ٹھاکر ساکن موضع دیوکی کا پوروہ پرگنہ ڈیراپور مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ۶۰ ؍ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۳ ماہ ستمبر سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے بمقام اکبرپور اصالتاً یا معرفت

... بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ ماہ ...

(مہر عدالت)

خاص

ہمارے یہاں کی مندرجہ ذیل پیٹنٹ دواؤں کی ... یکم جولائی سنہ ۱۹۲۷ء سے نئی رکھی گئی ہے

ربیع الاول

دواؤں کے نام	قیمت فی شیشی	قیمت تین شیشی	دواؤں کے نام	قیمت فی شیشی	قیمت تین شیشی	دواؤں کے نام	قیمت فی شیشی	قیمت تین شیشی
عرق کافور	۹ر	—	پلیگ روکنے کی گولیاں	۰	۰	روغن سنترہ	۱۲ر	۶ ۴ر
دمہ کی دوا	۴ہر	للعہ	" " بڑی	۴ہر	۵ ے ر	منہرا	۴عہ ر	۱۰ ے ر
جوڑی بخار و تلی کی دوا	۰	۰	" " چھوٹی	۱۲ر	۶ ۴ر	کینسٹراج تیل	عہ ر	۶ ۴ر
" " بڑی	۱۵ر	۶ ۱۲ر	جلاب کی گولیاں	۱۰ر	۳ ۱۳ر	ہیلک	۱۰ر	۱۲عہ ر
" " چھوٹی	۹ر	۱۰ہر	پیپرمنٹ کا تیل	۰	۰	الوکا (مہاور)	۸ر	۴ہر
آیوڈائزڈ سالسہ	۶ ۴ر	۹ ے ر	" " بڑی	۱۴ر	۶ ۹ر	احتلام کی گولیاں	عہ ر	۶ ۴ر
سیفی لائن	۲عہ ر	۲صہ ر	" " چھوٹی	۹ر	۱۰عہ ر	لیور کی گولیاں	۱۲ر	۶ ۳ر
پرانے جریان و سوزاک کی دوا	۶ ۸ر	۴معہ ر	عرق پودینہ (سبز) بڑی	۱۲ر	۶ ۸عہ ر	پیپرمنٹ کا ست (پھول)	عہ ر	۶ ۱۵ر
گرمی و آتشک کی دوا	۶ ۴ر	۴معہ ر	" چھوٹی	۹ر	۱۰عہ ر	کاڈلیور آئل	۴صہ ر	۱۰ ے ر
کولاٹانک	۲عہ ر	۴ ے ر	کلوروڈائن	۸ر	۱۲ہر	انگریزی تھرمامیٹر	۶ ۶ر	۱۳صہ ر
گھیگھے کی کھانے کی دوا	۱۲ر	۶ ۳ر	نمونہ کا مکس	۴عہ ر	۸صہ ر	مکرچ	عہ ر	۶ ۱۵ر
" لگانے کی دوا	۵ر	۰	جلدی بیماری کی دوا	۱۲ر	۶ ۳ر	گلاب کا عرق	۸ر	۰
" مرہم	۸ر	۷عہ ر	لال شربت	۱۲ر	۶ ۳عہ ر	بلیک ہیر ڈائی	۱۰ر	۳ہر
پین ہیلر	۲عہ ر	۵ ے ر	امراض مستورات کی دوا	۶ر	۳صہ ر	سیکرین	عہ ر	۶ ۱۵ر
کف و کھانسی کی دوا بڑی	۴عہ ر	۳ ے ر	دانت کے درد کی دوا	۹ر	۱۰عہ ر	بے ذائقہ کونین	۹ر	۱۰عہ ر
" چھوٹی	۱۱ر	۶ر	خالص رینڈی کا تیل	۱۲ر	۶ ۴ر	اسمیلنگ سالٹ	۱۴ر	۶ ۹ر
کان بہنے کی دوا	۵ر	۰	روغن صندل	۱۴ر	۶ ۹ر	ست اجوائن نصف آونس	۱۲ر	۶ ۴ر
داد کا مرہم	۴ر	۰	اجوائن کا تیل	۱۰ر	۳عہ ر	" ایک آونس	۴عہ ر	۱۰ ے ر
گھاؤ کا مرہم	۶ر	۴عہ ر	سونٹھ کا تیل	۱۲ر	۶ ۲ر	کونین کی گولیاں	۰	۰
گھاؤ دھونے کی ٹکیہ	۲ر	۰	روغن سونف	۶ر	۱عہ ر	" " ۲ گرین کی ۲۵	۸ر	...
مقوی باہ کی گولیاں	۴ہر	۶ ۳ ے ر	روغن دارچینی	۱۰ر	۳عہ ر	" " ۵۰	۱۳ر	...
پرانے ملیریا بخار کی گولیاں	۱۲ر	۲ ۶ر	لونگ کا تیل	۸ر	۸ہر	" " ۱۰۰	۸ہر	...
بدہضمی و بدہضمی کے دست	۰	۰	روغن لیموں	۶ر	۱عہ ر	۴ گرین کی ۲۵	۱۴ر	...
کی ٹکیہ	۴عہ ر	للعہ	روغن لیونڈر	۱۴ر	۶ ۹ر	" " ۵۰	۶ ۸عہ ر	...
سردرد کی دوا	۱۰ر	۳عہ ر	روغن الائچی	۱۰ر	۳ہر	" " ۱۰۰	۶ ۱۱ر	...

یکم جولائی سنہ ۱۹۲۷ء — ڈاکٹر ایس کے برمن، پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴، کلکتہ

برقیات

مسئلہ البانیہ میں اطالیہ و برطانیہ کی ملی بھگت

لندن یکم جون دارالعوام میں سر آسٹن چیمبرلین سے سوال کیا گیا کہ کیا دول برطانیہ و اطالیہ کے درمیان ظاہری یا خفیہ کوئی ایسی مفاہمت موجود ہے جس کی بناء پر حکومت برطانیہ نے دولت اطالیہ سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ مختلف ممالک یا کسی بین الاقوامی میدان میں اطالیہ کے اقتصادی یا سیاسی یا ڈپلومیٹک دعوی کی تائید و حمایت کریگی۔

سر آسٹن چیمبرلین نے جواب دیا کہ اس قسم کا ظاہری یا خفیہ کوئی معاہدہ نہیں ہے اگرچہ وہ محض اُن دعوی کے متعلق ہے جن کے بارہ میں جملہ کاغذات دیوان میں پیش کر دیے گئے ہیں۔

مزید سوال کیا گیا کہ کیا سائنیور مسولینی اور سر آسٹن چیمبرلین کے درمیان مسئلہ البانیہ بھی بر سبیل تذکرہ چھڑ گیا تھا اس وقت بھی مسولینی نے اُن سے یہی کہا تھا کہ اطالوی پالیسی کا منشا ہرگز یہ نہیں ہے کہ وہ کسی طرح البانیہ کی آزادی سلب ہونے دے یا اُس کے علاقے کے حصے بخرے کرے بلکہ وہ البانیہ کی حفاظت کرے گی۔

افغانستان اور ہند

ایک اینگلو انڈین معاصر "انگلشمین" کا نامہ نگار خصوصی یکم جون کو کلکتہ [illegible] ایرانی اخبار "طوفان" نے ایک معنی خیز مضمون بعنوان "باب الہند" [illegible] معاہدہ [illegible] مذکور لکھتا ہے کہ [illegible]

ترکانی پیشقدمی جاری ہے اور کوئی مزاحم نہیں ہے

روس و برطانیہ میں ج[illegible]

ماسکو ۲ جون۔ انگریزی و روسی سیاسی تع[illegible] کے ایک بڑے اجلاس صدر مجلس الوزراء روس [illegible] "انقطاع تعلقات جنگ کا پیش خیمہ ہے" [illegible] میں زبردست پیچیدگیاں پیدا ہو جانے وا[illegible] اس کے بعد موسیو موصوف نے اس [illegible] انگریزوں نے فکر دے روسیہ میں انق[illegible] باینہمہ حکومت روسیہ نے ان باتوں [illegible] نزدیک ایسی بناء پر سیاسی جھگڑا [illegible] زمایا کہ اس انقطاع تعلقات [illegible] دولت برطانیہ کا ہوگا۔

مسائل [illegible]

لندن ۲ جون [illegible] کے ذریعہ [illegible] حکومت ہند [illegible] ابتدائی تح[illegible]

[illegible] اگر بہرصورت [illegible] محصول ڈاک [illegible]

[illegible] لطف افسوس مل رہے ہوں اور [illegible] پیسہ خرچ کرکے بھی فائدہ نہ اٹھا سکے ہوں انکو چاہیئے کہ اس طلا کا استعمال کرکے صرف دو ہفتہ کے اندر دائمی صحت حاصل کریں۔

قیمت فی شیشی نصف تولہ ۵ر علاوہ محصولڈاک

ویدشاستری منی شنکر گووندجی جام نگر (کاٹھیاواڑ)

کانپور ایجنٹ مسرس عبدالکریم اینڈ سنس بسنتی روڈ کانپور

[illegible] باٹلی وَالا اینڈ سنس کمپنی لمیٹڈ بمبئی کی

[illegible] برس کی سودیشی دوائیں

[illegible] یہ دوا انفلوئنزا بخار روزانہ اور چوتھیا کے لئے بہت اکسیر ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ عہ

[illegible] یہ دوا کمزور دُبلے بچوں اور کمزور انسانوں کے لئے مفید ہے۔ قیمت صرف بارہ آنے ۱۲ر

[illegible] سیرپ — یہ دوا درد سر درد گردہ اور پٹھے کے درد کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت صرف بارہ آنے ۱۲ر

[illegible] والے کا ڈائریا مکسچر — یہ دوا ہیضہ کی بیماری اور گرمی سے دست روکنے کیلئے بہت ہی مفید ہے۔ قیمت صرف تیرہ آنے ۱۳ر

[باٹلی و]الے کی کونین کی گولیاں — ایک گرین دو گرین کی بوتل میں اعلی کونین سے بنی ہوئی ہیں قیمت ایک گرین والی بوتل ایکروپیہ چار آنہ قیمت دو گرین والی بوتل کی ۱۲ر

باٹلی والے کی طاقت کی گولیاں — یہ گولیاں کمزور دبلے کم خون و رقیق خون اور دھات کیواسطے بہت اکسیر ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ عہ

باٹلی والے کا داد کا مرہم — یہ مرہم کھجلی اور جلدی بیماری کیواسطے اکسیر ہے قیمت ۶ر

باٹلی والے کا دانت کا منجن — یہ منجن دانتوں کو موتیوں کی مانند چمکدار بناتا ہے قیمت ۶

ڈاک کا پتہ:- سیاتی روڈ ڈاکخانہ کینڈل روڈ بمبئی۔ تار کا پتہ "CAWASHAPUR" Bombay

---

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کرکے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کرکے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں۔ قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

یہ گولیاں امساک کے واسطے بیحد مفید اور بے نظیر ہیں رات کو فقط ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھانے سے عجیب و غریب کیفیت نظر آنے لگتی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت صرف عہ

پنوسکت ولاسی روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہوکر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ دو روپیہ عا علاوہ محصولڈاک۔ مزید حالات کیلئے ویدودیا مفت طلب کریں۔

پتہ:- راج وید نراین ویکشوجی۔ جام نگر (کاٹھیاواڑ)

کانپور ایجنٹ: گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ کانپور

ولایت کی بنی دوائیں، نمونہ مفت

لعل نمبر ۱ — یکدم زالی جادو کا اثر رکھنے والی جو لگاتے لگاتے عورت و مرد دونوں حیرت انگیز مزا اٹھاتے ہیں۔ قیمت ۱۲ر محصولڈاک الگ، برابر استعمال کرتے رہنے سے بہت ہی فائدہ ہوتا ہے۔

لعل نمبر ۲ — بخار، نزلہ، قبض، کھانسی اور وجہ سے سر کا درد، آدھے سر کا درد، کمر کا درد، گھٹنے کا درد، ران کا درد، موچ یا چوٹ کا درد، سینے کا درد، پیڑو کا درد، جوڑوں کا درد، گٹھیا یعنی جسم میں کسی حصہ کا درد صرف ۵ منٹ میں بالکل دور ہو جاتا ہے۔ سر درد والے ضرور ایک شیشی اپنے پاس رکھیں، یہ نشہ کی چیز نہیں ہے قیمت ۱۲ر فی شیشی محصول ڈاک الگ۔

لعل نمبر ۳ — ہر قسم کے جریان سفید پانی کا آنا اور کمر کا درد، خراب خون دماغ کی کمزوری اور بدہضمی وغیرہ کے لئے ایک ہی دوا ہے جو ہر مرد و عورت ہر ایک کو یکساں فائدہ پہونچاتی ہے تھوڑے وقت میں ہی تعجب خیز فائدہ معلوم ہو جائیگا۔ ایک ہفتہ کی دوا کے دام ۲ر آنہ صرف محصولڈاک الگ۔

لعل نمبر ۴ — یہ پاؤڈر نئے یا پرانے سوزاک کو صرف ۱۲ گھنٹہ ہی میں آرام پہونچاتا ہے سوزاک والے مریض نمونہ منگا کر ضرور آزمائش کریں۔ قیمت بارہ آنے ۱۲ر

ضروری نوٹ:- ہماری دوائیں عورت و مرد دونوں بلا کسی خاص پرہیز کے ہر جگہ و ہر موسم میں استعمال کر سکتے ہیں اگر نمبر ۳ کو کھالیجئے اور نمبر ۱ کو لگا لیجئے تب کام کیجئے پھر بیحد تعریف کیجئے گا۔

ملنے کا پتہ:- آر۔ ایس لعل فارمیسی، ہولاگنج۔ کانپور

پاؤ بھر سونا یا پانچ سو روپیہ

اُس شخص کو دیا جائیگا جو ثابت کرے کہ موجودہ دنیا میں تپ دق کے لئے

پران داتا

سے بہتر علاج موجود ہے۔ مرض خواہ کسی وجہ سے ہو۔ دق کیسے ہی درجہ میں کیوں نہ پہونچ گیا ہو

اگر جان باقی ہے

تو پران داتا از سر نو زندگی عطا کریگی تپ دق کے ہزاروں جاں بلب مریض جنکی زندگی سے ماہر طبیب اور تجربہ کار ڈاکٹر بھی مایوس ہو چکے تھے صرف پران داتا کی بدولت دوبارہ زندگی اور صحت کی دولت سے مالا مال ہو چکے ہیں انسانی ہمدردی کی بناء پر

صداقت کے ناظرین کا اخلاقی فرض ہے

کہ اپنے دوست احباب عزا و اقربا اپنے ہمسایوں اور قرب و جوار کے رہنے والوں کو خبر کر دیں کہ "پران داتا" تپ دق کیلئے دنیا میں موجودہ زمانہ کے تمام علاجوں سے بہتر اور کامیاب علاج ہے قیمت تین یوم کیلئے جو ایک مریض کو بالکل کافی ہے تین روپیہ علاوہ محصولڈاک

طبابت پیشہ اصحاب کو اسی روپیہ کمیشن

ملنے کا پتہ: "پران داتا" مہندرو (پٹنہ)

"PARANDATA," P.O. MAHENDRU, (PATNA)

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستولیں

ہمارے یہاں کم سے کم قیمت پر دستیاب ہوتی ہیں۔ ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن تک ہم مال اپنے خرچ سے پہونچا دیتے ہیں۔ اور فرمائشوں پر کمیشن علیحدہ دیتے ہیں۔ فہرست

سلیمان اینڈ کو۔ کراچی کیمپ سے طلب فرمایئے

باہتمام خواجہ عبد السلام صداقت پرنٹنگ پریس کانپور سے شائع ہوا

REGD. No. A 1424

صداقت

ہفتہ وار

اڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

جلد ۶ | کانپور - چہارشنبہ ۷ ستمبر ۱۹۲۷ء مطابق ۹ ربیع الاول ... نمبر ۳

ادبیات

نالۂ ہندی

(از جناب محمد زبیر صاحب روحی۔ حلیم مسلم ہائی اسکول کانپور)

مضطر ہوں دل میں سوزشِ پنہاں لئے ہوئے — پھرتا ہوں چاک چاک گریباں لئے ہوئے
آیا ہوں آج دیدۂ گریاں لئے ہوئے — یعنی فوراشک کا طوفاں لئے ہوئے

بدلی ہوئی ہے آج ہوا اتفاق کی
بجلی مرے چمن پہ گری ہے نفاق کی

یہ جنگ ہے نہ عزت و دولت کیواسطے — سطوت کے واسطے نہ حکومت کیواسطے
صنعت کے واسطے ہے نہ حرفت کیواسطے — جھگڑے ہیں سب یہ مذہب و ملت کیواسطے

جور و ستم سے آپ نے فتنے اٹھائیے
کس دین میں روا ہے یہ مجکو بتائیے

لطف و کرم کا وعظ جہاں کو سنائیے — اللہ تک پہنچنے کا رستہ بتائیے
عشقِ خدا میں سب کو تڑپنا سکھائیے — ہے وقتِ اتحاد نہ باتیں بنائیے

بھگوان اور رحیم میں یہ امتیاز کیوں
بیفائدہ جناب ہیں حجت طراز کیوں

ساقی ہے سب کا ایک ہیں ساغر جدا جدا — دلبر ہے ایک ہیں دلِ مضطر جدا جدا
سوا ہے ایک گو کہ ہیں سب جدا جدا — منزل ہے سب کی ایک ہیں رہبر جدا جدا

القصہ ہے یہ سارا جہاں جلوہ گاہِ ناز
بیٹھا ہے کوئی دیکھو پسِ پردۂ مجاز

گلہائے رنگا رنگ ہیں لیکن چمن ہے ایک — شمعیں تو ہیں بہت سی مگر انجمن ہے ایک
مسلم ہوں یا ہنود ہوں لیکن وطن ہے ایک — پھر اختلاف کیوں ہے جو دل میں لگن ہے ایک

مذہب کی بات بات پہ خونریزیاں ہیں کیوں
فرمائیے جناب کہ یہ تیزیاں ہیں کیوں؟

پیپل کی ڈال کٹنے پہ بھائی کا سر کٹے — باجا بجائیں بھائی تو بھائی کا خوں بہے
کہتے ہیں کیا اسکو دیا دل میں سوچیے — مذہب ہے کوئی اور بھی ایسا بتائیے

ہنستی ہے خلق ایسی جہالت کو دیکھکر
میں رو رہا ہوں ہند کی حالت کو دیکھکر

سچ پوچھیے تو دشمنِ انساں نفاق ہے — اقوام کی تباہی کا ساماں نفاق ہے
ہاں ہاں مصیبت غم و حرماں نفاق ہے — ویرانہ سازِ بزمِ دل و جاں نفاق ہے

اس نے چراغِ بزمِ محبت بجھا دیا
ظلمت کدہ کا سبکو تماشا دکھا دیا

برہم کن نظامِ حکومت یہی تو ہے — اور معرکوں میں مانعِ نصرت یہی تو ہے
کہتے ہیں جسکو شومیٔ قسمت یہی تو ہے — لاریب جبر قطعِ محبت یہی تو ہے

برپا ہے آج خلق میں فتنہ نفاق کا
افسوس ہے کہ نام مٹا اتفاق کا

کبتک میں ضبطِ آہ کروں اے مرے خدا — کیونکر چھپے یہ آتشِ پنہاں تو ہی بتا
یہ ہند آہ جنگ کا میدان ہوگیا — بھائی کا آج بھائی ہے دشمن بنا ہوا

یارب دلوں سے ایسی جہالت کو دور کر
یہ باہمی عداوت و نفرت کو دور کر

کیوں ہند کی وہ شانِ جلالی نہیں رہی — چہرے کو دیکھئے تو وہ لالی نہیں رہی
باقی وہ نہیں نیک خیالی نہیں رہی — اب وہ زباں پہ صدق مقالی نہیں رہی

کشتِ مراد ہوگئی پامال دیکھئے
للہ اب وطن کا ذرا حال دیکھئے

عیش و طرب کے آہ وہ جلسے نہیں رہے — کسبِ کمالِ فن کے وہ چرچے نہیں رہے
وہ بلبلانِ ہند کے نغمے نہیں رہے — نیرنگیٔ چمن کے وہ قصے نہیں رہے

بغض و عناد نے اسے افسردہ کر دیا
اس باغ کو نفاق نے پژمردہ کر دیا

گلہائے باغ ہند میں رنگینیاں کہاں — وہ رنگِ شوق اور وہ گلچینیاں کہاں
نقشہ ہے جسکا آنکھ میں وہ گلستاں کہاں — اب وہ زمیں کہاں ہے وہ اب آسماں کہاں

"رنگینیٔ بہار کا افسانہ گرد تھا"
"جھپکی ادھر نظر کہ ادھر رنگ زرد تھا"

ساون کی کالی کالی گھٹاؤں کا لطف کیا — اب وہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں کا لطف کیا
موروں کی کوئلوں کی صداؤں کا لطف کیا — پربت کی چوٹیوں کی فضاؤں کا لطف کیا

اہلِ وطن میں جبتک ہے الفت ذرا نہیں
سب ہیچ ہیں مناظرِ ...

...تو اُن اخبارات کی طرف بھی توجہ کیگئی ...ساد کے گیت گانا اچھا جانتے ہین۔ ...ت پر سنسر بٹھا دیا گیا تاکہ واقعات کی رنگ آمیزی ...وارانہ جذبات مشتعل نہ کیے جا سکین۔

مگر ہمکو افسوس ہے کہ بعض وہ اخبارات بھی جنکو ان اشتعال انگیزی اور فرقہ وارانہ جذبات کے اُبھارنے سے کوئی تعلق نہ تھا وہ بھی اس حکم کی زد سے نہ بچ سکے۔

چنانچہ "صداقت" بھی سنسر کی زد مین آگیا ہے۔

حالانکہ "صداقت" ہمیشہ سے حق و صداقت کا مدعی اور اختلاف وافتراق کا مخالف رہا ہے چنانچہ کانپور کے اس خونی فساد کے موقع پر بھی "صداقت" نے اپنے ہاتھ سے حق و انصاف کو جانے نہین دیا۔

...ر... ...ہر

...اتیں

ابتداً صرف چند ناتجربہ کار، ناعاقبت اندیش اور بعض دشمنان ملک و ملت نے اس کی ابتدا شروع کی مگر جونہی اس کی مبالغہ آمیز افواہین سارے شہر مین دانستہ یا نادانستہ طور پر پھیلین تو اس خونی ڈرامہ کے ایکٹرون مین اضافہ ہوتا گیا حتی کہ شہر کے اکثر مقامات اور گذرگاہون مین اس خونی کھیل کے مناظر پیش نظر ہو گئے۔

اگر کانپور کے بیدار مغز اور ہردلعزیز کلکٹر مسٹر منرو فوری روک تھام کے مستحکم انتظامات نہ کرتے تو یقیناً اس کا انجام نہایت عبرت انگیز ہوتا۔ پھر بھی کئی دن تک امن پسند طبقے پر خوف و ہراس کا غلبہ رہا شہر کی بعض گذرگاہین باہمی آویزش کا قابل نفرین اور ذلیل نظارہ پیش کرتی رہین ایکے دُکے غریب راہگیرون پر چوری چھپے حملے ہوتے رہے۔

لیکن انجام کار حکومت کی طاقت نے سرکشون کا سر نیچا کر دیا!

اور اب پھر فضا ویسی ہی پاک و صاف ہو گئی جیسی پہلے تھی۔

دراصل جب اس خونی ڈرامہ کا زور شور تھا اس وقت بھی شہر کی فضا اسقدر مکدر نہ تھی جتنی کہ مشہور ہو رہی تھی حالانکہ واقعہ صرف اسقدر تھا کہ صرف چند محلون مین بدمعاش انسان اس خونی ڈرامہ کو کھیل رہے تھے اور ان محلون کے شریف انسان اس خونی ڈرامہ اور قابل نفرین حرکات و افعال کو دیکھ رہے تھے۔

شہر مین غلط افواہون کا اسقدر زور شور تھا کہ ہر ایک چھوٹا سا چھوٹا واقعہ بھی رائی کا پربت بن جاتا تھا اور سننے والے متحیر اور خوف زدہ ہوجاتے تھے اکثر اوقات تو یہ خبرین بالکل بے بنیاد اور لغو ہوتی تھین اور جن سے شریر اور بدمعاش عنصر کو قابل نفرین اور ذلیل حرکات کرنیکی ترغیب ہوتی تھی اور جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ اس قسم کے کمینہ حرکات وقوع پذیر ہونے لگتے تھے۔

بیچارے امن پسند شہری باہمی کشمکش سے زیادہ افواہون کو سُن سُن کر خائف ہوتے تھے اور باوجود سخت ضرورتون کے گھر سے باہر قدم نکالنے کیلیے تیار نہ تھے۔

لیکن یہ حالت تین چار روز سے زیادہ قائم نہ رہی فوجی گشت اور

یہ سب کچھ ہو چکا شہر مین امن و امان قائم ہو گیا پہلی سی چہل پہل ہو گئی لیکن وہ داغ نہ مٹ سکے گا جو گذشتہ فساد کی وجہ سے کانپور کے دامن پر لگ گیا ہے۔

بہت سے بے قصور راہگیرون کو تکلیف ہوئی اور بعض بے قصور بلاؤن مین مبتلا ہوے ہونگے۔ اور گورنمنٹ اس کی کوشش کریگی کہ مفسدون کی گرفتاری ہو اور انکو اپنے کیفر کردار کی سزا دیجاے اور آیندہ ہر ایک ایسے موقع کیلیے کافی سے زیادہ انتظامات کیے جائینگے۔

مگر گورنمنٹ خیالات و جذبات کی اصلاح کی ذمہ داری نہین لے سکتی۔ یہ اہم اور نہایت اشد ضروری کام تو صرف فریقین کے سربرآوردہ حضرات ہی انجام دے سکتے ہین جنکے ہاتھون مین ہندو و مسلم پبلک کی باگ ڈور ہے اگر خیالات و جذبات کی اصلاح نہ ہوئی تو اختلافات و کشمکش کا اندیشہ دلون مین ہمیشہ کانٹے کی طرح کھٹکتا رہیگا اور موجودہ فوجی انتظامات بالکل بیکار ثابت ہونگے اور اس خونی ڈرامہ کا سین اس کے خونی ایکٹر پے در پے آکر کھیلتے رہین گے۔

اس لیے ہم ہندو مسلمانون کے سربرآوردہ حضرات سے اپیل کرتے ہین کہ وہ جلد خیالات و جذبات کی اصلاح کرین تاکہ عوام کے قلوب سے نفرت و عداوت کے جذبات دور ہون اور امن و امان کی زندگی بسر گذارنے کے قابل ہو سکین۔

ہمارے نزدیک گورنمنٹ کا اس وقت فرض یہ ہے کہ وہ مفسدون کی تلاش اور گرفتاری شروع کردے اور انکو سخت سے سخت سزائین دے اور بے گناہ لوگون کو جو گرفتار ہو گئے ہون انکو چھوڑ دے اور جن لوگون نے اس کشمکش اور فساد کے سلسلہ مین حیلتاً یا صراحتاً کسی قسم کا اشتعال انگیز طریقہ اختیار کیا ہو انھین بھی بلا لحاظ قومیت و شخصیت قانونی جرم مین ماخوذ کرے۔

جن محلون، سڑکون یا گلیون مین فساد کا زور و شور رہا ہو اور وہان سے زخمی آے ہون وہان مستقل طور پر کچھ دنون پلیس کی نگرانی قائم رہے اور اُن محلون کے بدمعاش اور غنڈون کو گرفتار کیا جاے اور نیز اس کی تلاش اور جستجو کی جاے کہ اس فساد کے بانی مبانی کون لوگ ہین۔

کیونکہ جب تک یہ بانی مبانی لوگ گرفتار نہ ہون گے اصلی معنون مین امن و امان کا قائم ہونا بہت مشکل ہے۔

اسی کے ساتھ عوام کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ وہ مفسدون کی حمایت نہ کرین بلکہ اس کی کوشش کرین کہ وہ اپنے کیفر کردار کو پہونچین نیز ایسے لوگون کی بھی ہمت افزائی نہ کرنی چاہیے جو کہ تقریر و تحریر کے ذریعہ سے افتراق و اختلافات پیدا کرنا چاہتے ہون۔

اسی سلسلہ مین اڈیٹران اخبار کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اس قسم کے مضامین نہ شائع کرین جن سے قومی یا مذہبی منافرت کے جذبات برانگیختہ ہون کیونکہ اخبارات کی زہریلی تحریرین اکثر وہ کام کرتی ہین جو غلط افواہون سے بھی ممکن نہیں۔

آخر مین ہم اُن لیڈران قوم یا سربرآوردہ حضرات سے اپیل کرین گے جنکو ہندو مسلم عوام کے دلون پر کچھ نہ کچھ قابو حاصل ہے اور جو اپنی تقریرون اور تحریرون سے کسی خاص گروہ یا کسی خاص طبقہ پر اپنا اثر ڈال سکتے ہین۔

اگر یہ بزرگان قوم امن و صلح کی تعلیم پر متوجہ ہون تو غیر ممکن ہے کہ منافرت، یا مخالفت کے جذبات نشو و نما پا سکین۔

ہمکو امید ہے کہ یہ ہندو و مسلمان بزرگان قوم اپنے اپنے دائرۂ اثر مین اپنے اپنے اثر و اقتدار سے کام لیکر صلح و آشتی کے فوائد انکے ذہن نشین کرین گے اور امن و امان و صحیح خیالات و جذبات پیدا کرکے کانپور کو اپنی اصلی حالت پر لانے کی کوشش کرینگے۔

فرقہ وارانہ کشیدگی اور وائسرائے

ہز ایکسلنسی لارڈ ارون مالقابہ نے اپنے خاص اختیارات استعمال کرکے کونسل آف اسٹیٹ اور لیجس لیٹو اسمبلی کے مشترکہ اجلاس کو طلب فرمایا اور ملک کی موجودہ حالت یعنی ہندو مسلم مناقشات پر ایک مدلل اور پُراثر تقریر فرمائی جو کسی دوسری جگہ درج ہے۔

لارڈ صاحب نے اس تقریر مین ہندوستان کے سب سے اہم مرض یعنی فرقہ وارانہ کشیدگی اور جذبات کے عیوب کو نہایت واضح طور پر بیان کیا اور متحدہ قومیت اور وطنیت کے قیام مین جو مشکلات اور رکاوٹین حائل ہین انکو ظاہر کرکے لیڈران ملک سے انکے حل اور طے کرنے کی اپیل کی۔

لارڈ صاحب نے فرمایا کہ اگرچہ مین سمجھتا ہون کہ موجودہ حالات مین متحدہ قومیت کی تعمیر آسان نہین اور جو مشکلات حائل ہین ان سے بھی مین بخوبی واقف ہون مگر آپ نے فرمایا کہ ان مشکلات سے ہم کو خائف ہونے کی ضرورت نہین بلکہ آپ نے لیڈران کو اس کی تلقین کی کہ وہ جوانمردی کے ساتھ ان مشکلات کا مقابلہ کرین۔ آپنے فرمایا کہ مین نے اس وقت تک کیون ان مسائل کے حل کرنیکی کوشش نہین کی اور پھر اس کا اعلان فرمایا کہ اگر اس کانفرنس کی عام خواہش ہو تو وہ کانفرنس کرنے کیلیے بخوشی تیار ہین۔

ہمارے خیال مین یونٹی کانفرنس دہلی اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی احمد آباد کی کارروائیون کو ملا کر دیکھا جاے تو ان فسادات کی اصلی وجہ ظاہر ہو جائیگی۔ حقیقت یہ ہے کہ امن و امان نہ ہو سکنے کی دو وجہ ہین اول یہ کہ جو معاہدات طے کیے جاتے ہین اُن پر عمل درآمد کرانیکی

مرقوم کم
سزم مستقل
ہو جو تیرے
ناظہ
در کانپور
کانپو
وگنہ اکبرپور
درخواست
اور جس کی
نوٹس نو
نواست

آئینہ کانپور

کانپور مین ہندو مسلم فساد

کرفیو آرڈر کا نفاذ مسٹر منرو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مندرجہ ذیل احکامات کا حکم صادر فرمایا ہے۔

۹ بجے رات سے ۵ بجے صبح تک نکلنے کی ممانعت کیگئی ہے اور اس حکم کا نفاذ ۲۹ر اگست سے ایک ماہ تک رہیگا۔

شارع عام پر ۵ آدمیون سے زیادہ جمع ہونے کی ممانعت کی گئی ہے مگر یہ حکم ان مجمعون سے متعلق نہین ہے جو کہ عبادت کیلیے مسجد، مندر، گرجا، مین محض عبادت کے واسطے ہو۔ اس حکم کا نفاذ ۲۹ر اگست سے ۱۵ ایوم تک کیلیے کیا گیا ہے۔

ہر قسم کے ہتیار لاٹھی ڈنڈا جو ۳ فٹ لانبا اور ایک انچ موٹا ہو اس کو شارع عام پر لیکر نکلنے کی ممانعت کیگئی ہے یہ حکم ۲۹ر اگست سے ۱۵ دن کیلیے نفاذ کیا گیا ہے۔

لوکل اخبارات پر سنسر مسٹر منرو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۲ر ستمبر کو لوکل اخبارات کے نام مندرجہ ذیل حکم بھیجا ہے:۔

"چونکہ شہر کے ہندو مسلمانون مین فساد ہو گیا ہے اور مزید تصادم کا خوف لاحق ہے اور مقامی اخبارات کے مبالغہ آمیز بیانات کی وجہ سے مزید فساد کا خطرہ ہے اسی طرح ان افواہون کی وجہ سے جو کہ اخبارات مین شائع ہو رہی ہین اور جنکی حقیقت کچھ بھی نہین ہے ان سے مزید اشتعال بڑھنے کا خوف ہے اسلیے آج ۲ر ستمبر ۱۹۲۷ء سے ایک ماہ کیلیے تمام اخبارات کو حکم دیا جاتا ہے کہ لوکل معاملات پر جو شائع کیا جاے وہ قبل اشاعت پذیر ہونے کے مجھے دکھلا لیا جاے۔"

کمشنر صاحب کی آمد یکم ستمبر کو کنور جیراج سنگھ صاحب کمشنر الہ آباد تشریف لاے تھے اور آپ نے تمام شہر کا معائنہ فرمایا و نیز سربرآوردہ حضرات سے ملاقات کی۔

مسلمانون کی خوشی ہوئی کہ جن محلون مین مسلمان ... مین ہین وہان مسلمانون نے انکے ساتھ ... اور ان ہندوون کو اپنے ہمسایہ مسلمانون سے کوئی ... ہونے پائی چنانچہ ان ہندوون نے اس سے متاثر ہو کر اب شائع کیے ہین ابتک ان مسلم محلون کے جہان ہندو اقلیت مین ہین اور بیانات شائع ہیں اور ہم کو اس کا علم ہو سکا ہے وہ مندرجہ ذیل ہین:۔ (۱) توپخانہ بازار (۲) سیدہ بازار (۳) کمال خان کا احاطہ (۴) روئی والی گلی (۵) محلہ بانس منڈی (۶) محلہ بوچر خانہ خورد (۷) پور دہ ہیرامن (۸) محلہ بیکن گنج۔

مقدمہ ... حاضر ... نسبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ر ماہ ستمبر ... پر آگئی ہین اور ... کسی محلہ مین جا ... نہت ہوتا البتہ بعض بعض تنگ و تاریک گلیون مین مسلمانون کو شکایت کا موقع ملا ہے۔

قلی بازار و سبزی منڈی ہم کو معلوم ہوا ہے کہ قلی بازار و سبزی منڈی مین شیخ عبد الشکور صاحب و چودھری امجد حسین صاحب کی کوششون کی بدولت وہان کے ہندو باشندہ زمانہ فساد مین نہایت اطمینان و آرام کی زندگی بسر کرتے رہے اور انکو کسی قسم کی کوئی شکایت پیش ہونے پائی۔

لالہ دیبی سنگھ بہارگوا لالہ دیبی سنگھ صاحب بہارگوا مالک فرم مسرس باکیے لال دیبی سنگھ کاغذ مرچنٹ جرنیل گنج نے اپنے بازار کے ۸ مسلمان دوکانداروں کو اپنے مکان مین پناہ دیکر انکی جان بچائی اور تقریباً ۵ بجے سہ پہر کو انکو اپنے مکان سے شارع عام پر پہونچا کر انکے اپنے مکانون مین جانے کا انتظام کر دیا۔

ہم لالہ دیبی سنگھ بہارگوا صاحب کی اس شرافت اور انسانی ہمدردی کے ممنون ہین اور انکی اس ہمدردی کی جس قدر بھی تعریف کی جاے وہ کم ہے۔

صلح کانفرنس ہم کو یہ معلوم کرکے انتہائی مسرت ہوئی ہے کہ ہندو مسلمانون کے چند سربرآوردہ حضرات اس بات کی کوشش فرما رہے ہین کہ ہندو مسلمانون کے درمیان صلح ہو جاے تاکہ فریقین کے دلون سے بغض و عناد و نفرت کے جذبات دور ہو جاوین اور مثل سابق برادرانہ تعلقات قائم ہو جائین اور اس کیلیے ہندو مسلمان دونون طبقون مین سے آٹھ آٹھ سربرآوردہ حضرات منتخب کیے جا رہے ہین جو ایکجا ہو کر اس امر کی کوشش کرینگے کہ فریقین مین اتحاد ہو جاے اور ان اسباب پر غور کرینگے کہ جن کی وجہ سے موجودہ ہندو مسلم فساد رونما ہوا۔

ہم اس نیک کوشش کیلیے ان حضرات کے ممنون ہین۔

تازہ خبرین

بریلی کا فساد

۱۳ر اگست بریلی کے فساد کے سلسلہ مین جو نقصانات ہوے ہین وہ حسب ذیل ہین:۔

مسلمان ۷ مقتول ۴۲ مجروح۔ ہندو ۶ مقتول ۴۵ مجروح

شیعہ سنی تنازعہ

ہمعصر پانیر اپنی ۳ر ستمبر کی اشاعت مین رقمطراز ہے کہ پتور کی موصولہ اطلاعات مظہر ہین کہ مقام کیالاجو کوہاٹ کے شمال مین ہے اور سنی قبائل اور شیعون مین جو لڑائی ہوئی ہے اسمین ۳۰۰ جانین ضائع ہوئی ہین۔

ناگپور مین ہندو مسلم فساد

ناگپور ۶ر ستمبر کہا جاتا ہے کہ کل شام کو ایک مسلمان نے ایک مسجد سے ہندوون پر فیر کیے اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ تین ہندو مر گئے اور دس کے قریب زخمی ہوے ایک مسلمان نور محمد خان نامی کو ایک بندوق کے گرفتار کیا گیا ہے آج صبح سے اکا دکا آدمیون پر کچھ حملے ہوے کی اطلاعات ملی ہین اس وقت مقتولین و مجروحین کی اعداد یہ ہین کل ۱۰۴ مجروحین جن مین ۳۶ ہندو اور ۶۸ مسلمان دس مسلمانون کے ان صدمات کی وجہ سے فوت ہو جانیکی اطلاع ملی ہے جو لاٹھیون کی ضربات سے پہونچی تھی اور تین ہندو بندوق سے ہلاک ہوے ہین۔

گرفتاریان ہم کو معلوم ہوا ہے کہ کانپور کے ہندو مسلم فساد کے سلسلہ مین ۱۶۰ گرفتاریان عمل مین آئی ہین اور کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی کے سلسلہ مین تقریباً ۶۰۰ گرفتاریان ہوئی ہین۔

مقدمات جو لوگ گرفتار ہوے ہین انکے مقدمہ کی سماعت ۱۲ر ستمبر ۱۹۲۷ء سے شروع ہوگی۔

مجروحین و مقتولین ہندو مسلم فساد کے سلسلہ مین جو لوگ مقتول و مجروح ہوے ہین انکی تعداد اس وقت تک جو معلوم ہو سکی ہے وہ ۱۴۲ ہے جسمین سے ایک ہندو اور ایک مسلمان مقتول ہوا ہے۔ اور ۱۰۲ مسلمان اور ۳۸ ہندو مجروح ہوے ہین اور انمین سے ۴۲ مجروح مرت ... اسپتال مین ہین جسمین ۳۱ مسلمان اور ۱۱ ہندو ہین۔

سنسر مولوی رفیع القدر صاحب ڈپٹی کلکٹر کے ذمہ اردو اخبارات کی دیکھ بھال کی گئی ہے اور پنڈت شیو کرن ناتھ مصرا ڈپٹی کلکٹر کے ذمہ ہندی اخبارات کی۔

وائسرائے کی تقریر

ملک کی موجودہ حالت پر تبصرہ

شملہ ۲۹ر اگست آج ۲۹ر اگست کو جمعیتہ مقننہ اور مجلس ممالک کے [illegible] و بروبر ہز اکسلنسی وائسرائے نے مندرجہ ذیل تقریر کی :۔

ایک سال سے کچھ زیادہ عرصہ گذرا جبکہ میں نے ہندوستان کو فرقہ وارانہ صورت حال میں غور و تدبر کی دعوت دی تھی اور اسی وقت میں نے لیڈروں سے اور عوام سے یہ درخواست کی تھی کہ وہ قیام امن کی حمایت کریں اور ایک دوسرے کیساتھ رواداری کا برتاؤ کا جذبہ پیدا کریں گذشتہ کئی مہینوں میں پھر یہ خیال کر رہا تھا کہ ہندوستان کا ضمیر اور اس کا دل اس مسئلہ کیطرف متوجہ کروں جو اپنے سامنے دیگر سوالوں کی اہمیت کو کم کر رہے ہیں لیکن مجھکو اس غرض کیلئے سب سے آسان ذریعہ حصول میں شک تھا بالآخر میں اس نتیجہ پر پہونچا کہ ہندوستان کے لاکھوں باشندوں تک اپنی آواز پہونچانے کیلئے اس سے بہتر اور کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا کہ میں انھیں مرکزی مجالس مقننہ میں انکے نمایندگان کی وساطت سے مخاطب کروں لیس میں نے ان قانونی اختیارات کی رو سے جو مجھے قانون اصلاحات ہند کی رو سے حاصل ہیں یہ فیصلہ کیا کہ میں مرکزی مجالس کے ارکان سے یہ درخواست کروں کہ وہ آج یہاں جمع ہوں میں ممنون ہوں کہ دونوں ایوانوں کے معزز ارکان کی اس قدر کثیر تعداد آج یہاں جمع ہو سکی ہے۔

فرقہ وارانہ طوفان

مجھے اجازت دیجیئے کہ میں ہندوستان کی تازہ تاریخ کے بعض نمایاں واقعات کا تذکرہ کروں جب میں یہ کہتا ہوں کہ اسی گذشتہ سترہ ماہ کے عرصہ میں جو میں نے ہندوستان میں گذارے ہیں سارے ہندوستان کا مطلع فرقہ وارانہ کشیدگی سے غبار آلود رہا جس کے خوفناک جھونکے بار بار چلے ہیں جس سے ملک کے دور دراز حصوں میں تباہی و بربادی رونما ہوئی ہے گذشتہ سال اپریل سے جولائی تک یہ معلوم ہوتا تھا کہ کلکتہ کسی شیطانی اثر میں مبتلا تھا جس نے اس کے دماغ کو اس طرح اپنے قابو میں کر لیا تھا کہ اہل کلکتہ جنون کی حالت میں ضبط و برداشت جیسے انسانی خصائل سے خود ہاتھ دھو بیٹھے تھے اور لوگوں کو متعصبانہ حملوں سے اپنی جانوں تک کا خطرہ برداشت کرنا پڑا اور اس بڑے شہر کی تجارت کو جو صدمہ پہونچا وہ اس شہری نقصان سے کچھ ہی کم تھا جو ظلم کھلا اور خطرناک طریقہ پر قانون کی خلاف ورزی کے بعد ہوا تھا جسے شدید اور سخت و کار روائیوں کے ذریعہ سے دوبارہ رائج کرنا پڑا تھا اس کے بعد پھر ہم نے پٹنہ، راولپنڈی، لاہور، اور بہت سے دیگر مقامات پر بھی اسی ناپاک اثر کو کام کرتے ہوئے دیکھا اور ایسے انسان کے بے روک جذبات پر مشتعل کرنے پر مجبور ہوئے جو اکثر عادت اور قانون کے قابو سے باہر ہے۔

نقصانات جان و مال

اٹھارہ مہینہ کے قلیل ہی عرصہ میں جہاں تک اعداد و شمار مہیا ہو سکتے ہیں ان خونیں جھگڑوں میں ڈھائی سو اور تین سو کے درمیان آدمی مارے گئے ہیں اور تقریباً ڈھائی ہزار زخمی ہوئے ہیں جس وقت غصہ کا دور دورہ ہوتا ہے ہم ان افسوسناک نتائج پر غور نہیں کر سکتے جو ان اعداد و شمار سے پیدا ہوتے ہیں اس مسموم فضا میں جو عارضی طور پر طاری ہو جاتی ہے اس بات کا پورا احساس نہیں ہوتا جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس قسم کی باتیں ایسے اصولوں کی طرفداری کی وجہ سے کسی طرح در نہیں ہو سکتیں جن کا نہایت سختی کے ساتھ احترام کیا جاتا ہے اور ترغیب و تحریص دینے والے اسے بھول جاتے ہیں کہ تاریخ میں

[illegible] ہے وہ ان سے کم [illegible]
[illegible] اور شر انگیز افعال پر
[illegible] کی توہین کا ارتکاب اور تحقیر
[illegible] اور دیگر مذہبی پیشوایان کی تضحیک
[illegible] والے عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اس
[illegible] مذہبی حسیات کو مجروح کرنا اور بھی شر انگیز ہے۔
[illegible] سے بھی ہم اسیطرح خلوص کیساتھ اپنی نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔

اشتعال انگیز تحریروں اور تقریروں پر اظہار نفرت

ایسا خیال کرنا ہمارے لیے بیحد اطمینان اور تسکین بخش ہے اور ہمیں مسرت ہے کہ ہم اپنے اہل ملک کو یہ پیام پہونچاتے ہیں کہ کسی ملت نے بحیثیت مجموعی اس قسم کے حملوں کی نہ ترغیب دی ہے نہ انمیں اعانت کی اور نہ انکی تائید کی ہے اور کسی ملت پر اس کے کسی فرد یا افراد کی غلط کارروائیوں پر خواہ وہ کتنی ہی بری کیوں نہ ہوں بحیثیت مجموعی کوئی الزام عائد کرنا درست نہیں۔ ہم ان اشتعال انگیز تحریروں اور تقریروں پر اظہار نفرت کرتے ہیں جنھیں نفرت اور عناد پھیلانے کا باعث قرار دیا جاے نیز ہم ان کوششوں کو بھی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جو بعض حلقوں میں اقتصادی بائیکاٹ کی کی جا رہی ہے ہم نہایت ایمانداری کے ساتھ یہ محسوس کرتے ہیں کہ اس قسم کا بائیکاٹ نہ صرف ناممکن العمل ہے بلکہ ایسی تمام کوششیں دونوں قوموں نیز تمام ملک کے بہترین مفاد کیلیے انتہا سے زیادہ مضر ہیں اور دونوں قوموں کے باہمی تعلقات میں مزید کشیدگی اور بدمزگی کا باعث ہونگی جس سے آیندہ نقص امن کا اندیشہ ہے

ضبط اور رواداری کی ضرورت

ہماری درخواست ملک کے ہر فرد سے ہے لیکن ہم اپنے ملک کے ان حضرات سے خصوصیت سے التجا کرتے ہیں جو تقریریں کرتے ہیں اور اخبارات میں مضامین لکھتے ہیں کہ وہ جو کچھ لکھیں یا کہیں انمیں انتہائی ضبط سے کام لیں اور کوئی ایسی بات نہ ہونے دیں جس سے ان کے کسی اہل ملک کو اشتعال پیدا ہو ہم جانتے ہیں کہ اس سے پہلے اس بارے میں ہماری کوششیں کامیاب نہ ہوئیں ہمیں اس کی امید ہے اور اس لیے ہم پھر ایک بار اور کوشش کر رہے ہیں اور اگر نفرت انگیز یہی حال رہی تو ہم نے تہیہ کر لیا ہے کہ ہم کامیاب ہو کر رہینگے ہمارا راسخ عقیدہ ہے کہ کامیابی ہمارے سامنے ہے بشرطیکہ اہل ملک بھی اپنی پوری قوت کے ساتھ ہمارا ہاتھ بٹائیں اور افسوسناک فسادات سے ہمیں دوسری طرف متوجہ نہ کریں جس نے اب تک ہندوستان کے دامن پر دھبہ لگایا ہے ارحم الراحمین جو ہماری قسمتوں کا مالک ہے ہماری ہدایت اور مدد کرے جس کی اس وقت ہمیں اشد ضرورت ہے !۔

معاصر ”ہمدم“ لکھنو کو معلوم ہوا ہے کہ اشفاق اللہ خان کی بوڑھی والدہ صاحبہ ملزم کی سزاے موت کو معافی کے لیے ہز اکسلنسی گورنر کی خدمت میں رحم کی درخواست بھیج رہی ہیں۔

[illegible] اور جن [illegible]

ایک دوسرے سے اس قدر بدظن کر رکھا ہے کہ خفیف سے اشتعال اور غلط فہمی پر بھی ہمارے بعض اہل وطن ہندو اور مسلمان لڑنے لگتے ہیں اور معمولی معمولی واقعات ایسی افسوسناک صورت اختیار کر لیتے ہیں جسمیں بے گناہوں کے جان و مال ضائع ہوتے ہیں اور دونوں قوموں میں مزید بدمزگی پیدا ہو جاتی ہے ان حالات کی انتہائی اہمیت کو تسلیم کرنا نہ صرف شدید غلطی ہوگی بلکہ گناہ ہوگا۔

موجودہ صورت حال کی اہمیت

قطع نظر اس کے کہ ایسی صورت میں سیاسی اعتبار سے کوئی قدم آگے بڑھانا ناممکن ہے اجتماعی اعتبار سے پرامن زندگی بھی خطرے میں پڑ گئی ہے وہ لوگ جنھیں بدنام کرنے اور دنیا کی نگاہوں میں ہماری قومی خصوصیات کی تضحیک کرنے میں دلچسپی ہے انھیں موجودہ افسوسناک صورت حالات میں اس بات کا اچھا موقعہ مل گیا ہے کہ وہ بدگمانی پھیلایا کریں اور ہماری برائی کریں اور اس طرح ہماری سیاسی ترقی میں مزاحم ہوں اور ہماری آزادی میں تاخیر کریں ان تمام باتوں سے ہم نے مصمم ارادہ کر لیا ہے کہ ہمیں یکجا بیٹھ کر مخلصانہ اتحاد عمل کے ساتھ اس بات کی انتہائی کوشش کرنی چاہیے کہ ہم ان اختلافات کو ہمیشہ کیلیے طے کر لیں جو ہم میں نفاق ڈالے ہوے ہیں اور اس قسم کے تمام اختلافات کا ایک ہمہ گیر اور مساویانہ حل سوچ لیں اور جہاں تک ہو سکے خواہ فرداً فرداً یا مجموعی حیثیت سے آپس میں رواداری کا برتاؤ کریں ہم نے اس بات کا مصمم ارادہ کر لیا ہے اور خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ امن و اتحاد و اتفاق اور دوستانہ تعلقات قائم رکھنے اور اپنی قوم کیلیے دنیا کی متمدن اور ترقی یافتہ قوموں میں باعزت درجہ حاصل کرنیکی ہماری ان ایماندارانہ کوششوں میں ہماری رہنمائی اور ہدایت کرے۔

لیکن ہمارے اہل وطن میں سے ہر فرد، ہمیں یقین ہے یہ بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اگر ہماری توجہات ان افسوسناک واقعات کی وجہ سے منتشر رہیں جو برابر رونما ہو رہے ہیں تو ہمارے لیے یہ ناممکن ہوگا کہ ہم اپنی ساری توجہ ان اہم مسائل پر مرکوز کر سکیں جن کا تصفیہ کرنا ہے اس لیے ہم اپنے اہل وطن سے مخلصانہ جوش اور سرگرمی کے ساتھ درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہماری ان کوششوں میں کہ ہم ایک اطمینان بخش نتیجہ پر پہونچ

جماعتون کے خلاف اس قسم کے جرائم کو باعزت پردون مین چھپانیکی بارہا کوشش کیگئی ہے لیکن ہمین ان چیزون کو ان کیلیے غم اور صدمہ تصور کرنا چاہیے اور ہمین ان پر اپنے رنج اور شرم کا اظہار کرنا چاہیے جنکی جانین ضائع ہوتی ہین ماؤن کی گود سے بچے چھین جاتے ہین جنکی زندگی اور خیریت کو وہ اپنی جان سے زیادہ قیمتی سمجھتی ہین، رفقاء زندگی الگ ہوجاتے ہین اور نوجوانون کی امیدون پر پانی پھرجاتا ہے جنگ کے ان مصائب مین اکثر ایثار کے عنصر کی وجہ سے جو ان مصائب کی ہیئت کو بدل دیتے ہین اور انھین کسی اعلیٰ مقصد کے حصول کی وجہ سے محبوب و متبرک بنا دیتے ہین جیسا کہ ہم سب لوگ جانتے ہین، خوش آیند طور پر تبدیلی ہوجاتی ہے لیکن یہان ان خانگی معرکہ آرائیون کے مصائب کسی قوت سے کوئی دوسری صورت اختیار نہین کرتے بلکہ وہ صرف بے معنی اور فضول جذبات کو ظاہر کرتے ہین جو ان مصائب کا باعث ہوتے ہین۔

ہندوستان کی قومیت کی تعمیر

ہندوستان کو اس سے جسقدر نقصان پہونچ رہا ہے اس کا اندازہ صرف غم وسوگ کے ان بیت سے گھرانون مین ہی نہین کیاجاسکتا کیا ہندوستان کی اجتماعی زندگی مین ایسی بہت سی باتین نہین ہین جو اصلاح اور علاج کی حاجتمند ہین اور جس کی آج کوئی تعلیم یافتہ ہندوستانی خوشی سے مخالفت نہ کریگا غالباً یہان سے بڑھکر مصلحین کیلیے مشکل کام اور کہین نہ ہوگا کیونکہ ہندوستان کا تمدن قدیم تمدن ہے اور یہان کی تمام چیزین قدامت پر مبنی ہین اگر اس مین کامیابی حاصل کرنی ہے تو متحدہ کوشش ہونی چاہیے اور اسی کی کامیابی پر ہندوستان کی آیندہ قومیت کی تعمیر کا انحصار ہے۔ لیکن قومیت ہند کے آیندہ معمارون کو اس وقت تک جب تک کہ یہ قوتین جن سے انھین کام لینا ہوگا موجودہ عناد و دشمنی سے متفرق و منتشر ہین دردناک اور ناگوار رکاوٹون کا سامنا کرنا پڑیگا اور اس کام مین مایوسی پیش آیگی کوئی مفید کام کسی غیر مفید آب وہوا مین پورا نہین ہوسکتا اور کسی شخص کو کسی ایسے مکان کی تعمیر کی توقع نہ رکھنی چاہیے کہ جو زندگی کے باد وباران کے مقابلہ کیلیے کھڑا ہوسکے اگر اس کی بنیادین فرسودہ اور کمزور ہون۔

فرقہ وارانہ نزاعات کا اثر مستقبل پر

اور ہم اس اثر کے متعلق جو ان فسادات کا ہندوستان کی آئینی ارتقاء ترقی پر پڑسکتا ہے کیا کہین گے ایسے بہت سے لوگ ہین جنکی یہ رائے ہے کہ ان اصلاحات نے جو اس لئے وضع کیے گئے تھے کہ ہندوستان سیاسی ترقی کی راہ پر امن کے ساتھ گامزن ہوسکے جو سیاسی طاقت اور حقوق عطا کیے تھے خود وہی براہ راست ان تشویشناک حالتون کے ازدیاد کا باعث ہوے یقیناً یہ بالکل صحیح اور درست ہے کہ قومی حکومت خود اختیاری افراد کے ضبط نفس اور انکے نفس کی حکومت پر قائم ہوتی ہے جس ملک مین عام افراد ایسی صفات نہین رکھتے وہان سیاسی حکومت اختیاری برائے نام ہوتی ہے اور ایک اچھے نام اور معزز خطاب کے پیچھے مین اُس حالت کا پردہ پوشی کرتی ہے



خوا...

ہے کہ ... وہ د...

پامال کر ... کہ مین د...

کی حیثیت ... کہ ہم ...

ہے نہ اسے ترک کرسکو کیلی ...

جو بجھ حکومت کے کسی حقوق پر ...

بتاے ہین وہ خود اس کے نتائج ہین ...

قائم رکھین اور قانون کو برقرار رکھین اس ...

ہین اور غلطیون سے چند ہی انسان ہین جو بڑا ہو ... نے جملہ ...

اگر غلطیان سرزد ہوئی ہین تو آپ یقین کیجیے کہ وہ ایسی علطیان ہین کے استدلال جو ہمارے نہایت مشکل اور تکلیف دہ فرض کی ادائیگی کی حقیقی اور سچی کوشش مین ہم سے سرزد ہوئی ہین۔

لیکن اس معاملہ مین برطانیہ عظمیٰ اور ہندوستان کے حقیقی اور موثر شرکت کار ہونے کے خیال کی بناء پر مین اس ذمہ داری کو خواہ وہ اپنی ذات سے متعلق ہو یا اپنی گورنمنٹ سے صرف بدنظمی موقوف کرکے دبانے اور دفعیہ ہی تک محدود نہین کرسکتا آج جو صورت حال درپیش ہے اس کے اعتبار سے بہت زیادہ تعمیری کام پر توجہ کی ضرورت ہے

باہمی اتحاد کیلیے کوشش

سال بھر ہوچکا کہ ایسے بہت سے اشخاص نے جو صاحب اثر اور صاحب امتیاز ہین مجھ سے درخواست کی تھی کہ مین ایک کانفرنس منعقد کرنیکی اسلیے پیشقدمی کرون کہ ان طریقون اور وسائل پر غور کیا جاے جن سے درپیش حال کی امید و توقع ہوان وجوہ کی بناء پر جو مجھے قابل یقین معلوم ہوے مین نے اس پر عملی کارروائی کرنا مناسب سمجھا اور مین اپنے اس یقین مین متزلزل نہین ہوا کہ میرا فیصلہ صحیح تھا لیکن اس زمانہ سے اس وقت تک کے واقعات نے مجھے متواتر ان وجوہ پر تبصرہ کرنے پر مجبور کیا ہے جن پر مین نے اپنے فیصلے کو منحصر کیا تھا مین متوقع تھا کہ جو اپیل مین نے ملتون اور فرقون سے کیا تھا اس کے نتیجہ مین یہ ناممکن نہ تھا کہ وہ آزادانہ طور سے آپس کی صلاح ومشورہ کے بعد کسی ایسے حقیقی تصفیہ پر پہونچ گئے ہونگے جو ان دکھ اور آلام سے نجات دلاسکیں جن کی اس قدر آرزو وخواہش تھی نتیجہ خیز ثابت ہوا ہوگا اس خصوص مین میری تمام توقعات اور امیدین مایوسی سے مبدل ہوگئین یہ صحیح ہے کہ مسئلہ کی ایک آدھ صورت کے متعلق جزوی طور سے

... مقصد ... حاصل ...

دن تو ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ ماہ ستمبر طور سے اور بغیر کسی تاکن الگا۔ (باحوز)

فرشتہ کا کام انجام دے۔

کانفرنس کیلیے آمادگی

اگر بڑی ملتون کے ذمہ دار لیڈر مجھ سے کہتے کہ انکی راے مین اس سے ایک مفید مقصد پورا ہوجاے گا اگر مین خود ایک کانفرنس اس غرض سے طلب کرون کہ موجودہ تکلیف دہ اختلافات کی وجوہات معلوم کرکے ان کا مقابلہ کیا جاے اور انکو رفع کرنے کے تمام ذرائع پر نیک نیتی سے غور کیا جاے تو مین یقیناً اس خیال کا خیر مقدم کرتا اور سمجھتا کہ یہ ہندوستان کو موجودہ ناخوشگوار حالات سے نجات دلانے کی خواہش کا ثبوت ہے اور اگر اس قسم کی نمایندگی وہ لوگ کرتے جو اپنی ملتون مین ایسی حیثیت رکھتے ہین کہ جس فیصلہ کو وہ تسلیم کرلین اسی کو انکی پوری ملت بھی قبول کریگی اور اس پر عامل ہوگی تو مین یقیناً انکے ساتھ مل کر بہ رضا ورغبت اپنی تمام قوت اس معزز مقصد کے حصول مین صرف کردیتا۔

ناکامی سے مایوس نہ ہونا چاہیے

مجھ سے کہا گیا ہے کہ اس قسم کی تمام کوششون کا لازمی نتیجہ ناکامی ہوگا اور اس سلسلہ مین ہم جو کچھ کرینگے اسکی وقعت اس سے زیادہ کچھ نہ ہوگی کہ ہم غیر مفید مباحث کی تاریخ مین چند خالی صفحات کا اضافہ کردینگے مین مشکلات کی اہمیت کو کم نہین کرتا اور ناکامی کے نقصان اور خطرہ کو کم ظاہر کرنا چاہتا ہون لیکن مین

باقی بر صفحہ ۶ کالم ۳

(بقیہ صفحہ ۵)

سمجھتا ہوں کہ مشکلات اس لیے ہیں کہ ان کا مقابلہ کیا جائے اور ان پر فتح حاصل کیجائے اس دنیا میں اعمال و افعال کا آخری معیار ظاہری کامیابی یا ناکامی نہیں ہے تاریخ انسانیت اس کی شاہد ہے کہ جن امور کو دنیا نے ناکامی سے تعبیر کیا تھا انھیں سے بعض عظیم الشان کامیابیاں ظہور میں آئیں زندگی میں بعض اوقات مذموم قوتیں اس شدومد کے ساتھ سر اٹھاتی ہیں کہ انکے مقابلہ پر تمام جد وجہد بیکار معلوم ہوتی ہے لیکن صرف اس خیال سے مغلوب ہو کر ان امور کو تسلیم کر لینا جو ہمارے ضمیر کے قطعی خلاف ہیں اور حق کی خواہش کو ترک کر دینا اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم ہر اس شئے سے روگردانی کر رہے ہیں جو زندگی کو قابل قدر بناتی ہیں۔

ایک قبر کا کتبہ

انگلستان میں ایک دیہاتی گرجا کے اندر ایک کتبہ ایک شریف دیہاتی انگریز کی قبر پر لگا ہوا ہے جو بدقسمتی سے تاریخ انگلستان کے ان پر الم ایام میں موجود تھا جب کہ انگلستان مذہبی لڑائیوں کی بنا پر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا کتبہ کی عبارت حسب ذیل ہے :-

"سنہ ۱۶۴۳ء میں جبکہ تمام متبرک اور مقدس اشیاء کو یا تو برباد کیا جاتا تھا یا انکی بے حرمتی کی جاتی تھی اس گرجا کو سر ژانسس شرلے بیرونٹ نے تعمیر کرایا تھا جن کی سب سے بڑی تعریف یہ ہے کہ انھوں نے بدترین زمانہ میں بہترین کام کیے اور بے حد تباہی کے اوقات میں انکے بنانے اور سنوارنے کا خیال کیا۔"

میرے خیال میں اس سے زیادہ کسی انسان کی تعریف نہیں کیجا سکتی اور جن قوتوں پر دنیا کا دارومدار ہے انکی اس سے زیادہ مختصر تفصیل نہیں ہو سکتی۔

صحیح محنت کا ثمرہ

حال کے ان چند مہینوں میں یقیناً بعض لمحے ایسے ہونگے جبکہ ہندوستانی قوم پرور اپنے ملک کی ناگفتہ بہ حالت دیکھ کر اور آپس کی مجنونانہ لڑائیوں اور کشت و خون سے مجروح دل برداشتہ ہو کر ہندوستان کے مستقبل سے مایوس ہو گئے ہونگے اور بہت سے ہندوستانی تو مذہب ہی سے نفرت کرنے لگے ہونگے حالانکہ مذہب انسان کیلیے باعث اطمینان اور ایک قسم کا انعام ہونا چاہیے جس سے کبھی رنج پیدا نہیں ہو سکتا لیکن بہت ممکن ہے کہ اس آزمائش و ابتلا کا مقصد ہمارے عقیدہ کی قوت اور پختگی کا اندازہ ہو اور ایک دن ایسا آئے جب یہ ابتلا کا زمانہ ختم ہو جائے اور وہ لوگ جو اپنے پختہ عقیدہ کی بنا پر تمام مخالفتوں کو برداشت کرتے ہوئے اپنے ہم عصروں میں اچھے جذبات پھیلانے کی کوشش کرتے رہتے تھے اپنی مصیبتوں اور صحیح محنتوں کا دس گنا ثمرہ حاصل کریں حضرات آپ مجھے معاف فرمائیں گے کہ میں نے ایسے انداز میں تقریر کی جو بعض اصحاب کے نزدیک سیاسیات کی عام فضا اور زندگی کے ناقابل انکار حقائق میں غیر موزوں طور پر امتزاج پیدا کرنے کی کوشش سمجھی جائیگی لیکن میرا عقیدہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ روحانی قوتوں کی طاقت کو انکے مادی مظاہر پر جو بعض اوقات گمراہی کا باعث ہوتے ہیں۔

[illegible] کم از کم ۲-۳ روز قبل [illegible] مری استقبالیہ کمیٹی نخاس کہنہ الہ آباد [illegible] قیام و طعام وغیرہ کا انتظام کر دیا جائے [illegible] کرنی پڑے۔

[illegible] خطوط، تار، منی آرڈر، وغیرہ حکیم محمد عبد المعید آنریری [illegible] انجمن طبیہ صوبجات متحدہ کے نام ۱۳ اکتوبر سنہ ۱۹۲۷ء تک بمقام لکھنؤ اور اس کے بعد تا جلسہ بمقام الہ آباد بھیجنے چاہیئں۔

الداعیان

(حکیم خواجہ) کمال الدین (پریسیڈنٹ انجمن طبیہ صوبجات متحدہ)
(حکیم) محمد عبد المعید (آنریری سکرٹری انجمن طبیہ صوبجات متحدہ)

[illegible] ایسا شاندار اور پر لطف سماں یادگار مدت ہائے دراز تک طبیبوں کے دلوں میں باقی رہیگی اس سے بڑھکر اور کیا خوشی ہو سکتی ہے کہ صوبہ یوپی کے مختلف مقامات کے اطباء الہ آباد میں جمع ہونگے اور اپنے فن شریف کے مربی گرامی و محسن خاندانی جناب نواب صاحب والاشان کی زیرصدارت اپنے فن کی بہبودی اور ترقی کے لیے متفقہ تدابیر اور کوششوں کا بہترین فرض ادا کرینگے۔

موجودہ زمانہ یونانی طب کے واسطے سخت انقلاب اور کشمکش کا زمانہ ہے جسمیں اس کی حیات و ممات اور ہماری بقاء و عوت کا سوال درپیش ہے ایسی حالت میں ہمارا سب سے بڑا اور اہم فرض یہ ہے کہ اپنی مرکزی جمعیت کو مستحکم اور طاقتور بنائیں اور اتحاد و یکجہتی سے شریک ہو کر اسمیں کام کریں۔

خدا کا شکر ہے کہ انجمن طبیہ صوبجات متحدہ اپنی زندگی کے دو سال بخیر و خوبی پورے کر چکی ہے اور اس صوبہ کے گوشہ گوشہ میں اسکے ارکان، معاون، اور ہمدرد پیدا ہو گئے ہیں اور خود گورنمنٹ نے بھی اس کے وقار اور مرکزیت کو تسلیم کر لیا ہے۔

آپ کو معلوم ہے کہ گورنمنٹ نے دیسی طبوں کی ترقی کے لیے "بورڈ آف انڈین مڈلسین" یوپی قائم کیا ہے۔ اور اس کے قیام کے بعد آپ کی انجمن طبیہ صوبجات متحدہ کا یہ پہلا اجلاس ہے جو اس کے نظام عمل پر رائے قائم کر سکے گا دور حاضرہ میں جبکہ خود گورنمنٹ کو دیسی طبوں کی بہبودی و فلاح کا خیال پیدا ہو گیا ہے طبیبوں کو ہاتھ پر ہاتھ رکھے ہوئے بیٹھا رہنا کسی طرح جائز اور روا نہیں ہے آپ لوگوں کی ترقی و بقاء کا دارومدار اسی پر ہے کہ آپ لوگ زیادہ سے زیادہ تعداد میں انجمن طبیہ کے اجلاس میں شریک اور موجود ہوں۔

یہ اجلاس کوئی معمولی اجلاس نہ ہوگا بلکہ موجودہ حالات کے لحاظ سے جو ہماری طبی تحریکوں کے سلسلہ میں صوبہ کے اندر پیدا ہو گئے ہیں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے ہماری درخواست ہے کہ آپ اس اہمیت کے مناسب حال اس سال ہر اعتبار سے انجمن کے اس اجلاس کو کامیاب بنانے کی ابھی سے کوشش شروع کر دیں۔ آپ خود تشریف لائیں! اور کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اطباء

باجلاس جناب منشی محمد عبد الصمد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دویم بہادر تحصیل بلہور ضلع کانپور

اطلاع نامہ حسب دفعہ ۸۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ع ممالک مغربی و شمالی

نمبر ۳۹ بعدالت مال مقام بلہور

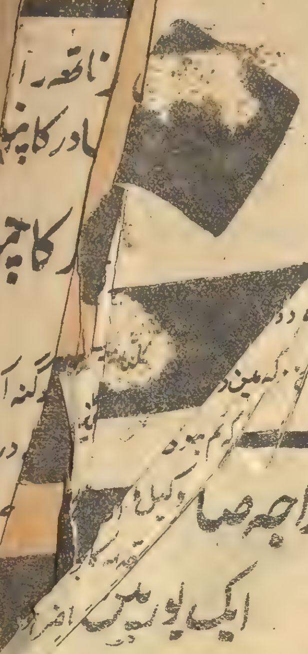
چونکہ بمقدمہ نالشی سورج نرائن ڈگریدار موضع ڈونڈواجولی پٹی نمبر ۵ پرگنہ بلہور بنام تم دیلا وغیرہ کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت ۱۳۳۱ف لغایتہ ۱۳۳۳ف بتاریخ ۱۵ جولائی ۱۹۲۵ء صادر ہوئی اور مبلغ للعہ ۲۴/۱۳/۶ اور جواب از روے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں اونکی تفصیل حاشیہ پر درج کیجاتی ہے۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	10	7	-
خرچہ نالش	6	11	-
سود بابت زر اصل و خرچہ نالش	-	13	9
خرچہ اجراء ڈگری	3	14	3
خرچہ مشتہری	5	15	6
میزان	24	13	6

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے۔ لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم دیلا ولد بدلو پسران میکو قوم لودھ ساکنان لکردولوادہ مزرعہ موضع ڈونڈواجولی پرگنہ بلہور ...

مقدمہ ... حاضر ...

تحت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ رماہ ستمبر ... کیا گیا۔



راجہ صاحب ...

ایک یوروپین ...

لکھنؤ ۳۰ اگست راجہ سعادت علی خاں ہے جو حلقتاً حاضر ہو کر کو کسی جرم میں جو ایک لیڈی کے متعلق سرزد ہونے حملہ ... گرفتار کیا گیا کہا جاتا ہے کہ یہ لیڈی نسلاً یوروپین ہے۔ آپکا استدلال ضمانت پر رہا ہیں

لبرل کانفرنس کی صدارت

الٰہ آباد یکم ستمبر پنڈت اقبال نرائن گرٹو کو صوبجات متحدہ کی لبرل کانفرنس کے آیندہ اجلاس کیلئے صدر منتخب کیا گیا ہے جو آگرہ میں ۱۰ راکتوبر کو منعقد ہو گی۔

ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ مجلس وضع ... صوبجات متحدہ کا آیندہ اجلاس ۲۹ راکتوبر سنہ ۱۹۲۷ع کو لکھنؤ میں شروع ہو گا۔

اعلان تعطیل

۱۳ راگست کا صداقت" بوجہ تعطیل بارہ وفات شائع نہ ہو گا نیجر

روزانہ ایک آنہ

آپ روزانہ ایک آنہ خرچ کر کے تھوڑے ہی عرصہ میں اپنی گئی گذری تندرستی واپس لا سکتے ہیں۔ ہر قسم کی کمزوری کو رفع کر کے اعلیٰ درجہ کی طاقت و توانائی حاصل کرنے کے لئے جریان، احتلام، رقت منی، فساد خون و منی کی خرابی وغیرہ امراض مخصوصہ سے نجات پانے کے لئے مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال کریں۔ قیمت ۳۲ عدد گولیاں ۱۶ ایام کی خوراک ہیں صرف عہ۔ اسی طرح روزانہ صرف ایک آنہ خرچ کرنے سے تھوڑے ہی عرصہ میں زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہے ۵ ڈبیاں ساتھ منگوانے سے صرف ۴ روپیہ للعہ محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار

طلاء واجی کرن

ایسے مایوس اشخاص جو اپنی جوانی کو اپنے ہاتھوں سے بگاڑ کر کف افسوس مل رہے ہوں اور بالکل نامرد بن گئے ہوں بہت سے طلاؤں میں پیسہ خرچ کر کے بھی فائدہ نہ اٹھا سکے ہوں انکو چاہیئے کہ اس طلاء کا استعمال کر کے صرف دو ہفتے کے اندر دائمی صحت حاصل کریں ڈاک قیمت فی شیشی نصف تولہ صہ علاوہ محصولڈاک۔

ویدشاستری منی شنکر گووندجی ا... سے بگاڑ کر کف افسوس مل رہے ہوں اور ... بن گئے ہوں بہت سے طلاؤں میں بھی پیسہ خرچ کر کے بھی فائدہ نہ اٹھا سکے ہوں انکو چاہیئے کہ اس طلا کا استعمال کر کے صرف دو ہفتہ کے اندر دائمی صحت حاصل کریں۔

قیمت فی شیشی نصف تولہ صہ، علاوہ محصولڈاک

ویدشاستری منی شنکر گووندجی جام نگر (کاٹھیاواڑ)
کانپور ایجنٹ
مسرس عبدالکریم اینڈ سنس بسٹن روڈ کانپور

...ی الا اینڈین کمپنی لمیٹڈ بمبئی کی
...س کی سودیشی دوائیں

یہ دوا انفلوئنزا بخار روزانہ اور چوتھیا کے لئے بہت اکسیر ہے۔
قیمت صرف ایک روپیہ عہ

یہ دوا کمزور دُبلے بچوں اور کمزور انسانوں کے لئے مفید ہے۔
قیمت صرف بارہ آنے ۱۲

یہ دوا درد سر درد گردہ اور پیٹ کے درد کے لئے بہت مفید ہے۔
قیمت صرف بارہ آنے ۱۲

یہ دوا ہیضہ کی بیماری اور گرمی سے دست روکنے کیلئے بہت ہی مفید ہے
قیمت صرف تیرہ آنے ۱۳

کیا آپ نے کبھی استعمال ...
خوشبودار اور خالص تیل ...
بکتا۔ ملک کے بڑے بڑے ...
کیونکر اعتبار ہو سکتا ہے ...
کیا رکھی جائے۔ مرد ...

...ی کونین کی گولیاں ایک گرین دو گرین کی بوتل میں اعلیٰ کونین سے بنی ہوئی ہیں قیمت ایک گرین والی بوتل ایک روپیہ چار آنہ قیمت دو گرین والی بوتل کی ...

... والے کی طاقت کی گولیاں یہ گولیاں کمزور دبلے کم خون رقیق خون اور دھات کیواسطے بہت اکسیر ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ عہ

باٹلی والے کا داد کا مرہم یہ مرہم کھجلی اور جلدی بیماری کیواسطے اکسیر ہی قیمت ۶

باٹلی والے کا دانت کا منجن یہ منجن دانتوں کو موتیوں کی مانند چمکدار بناتا ہے قیمت ۶

ڈاک کا پتہ:- سیانی روڈ دواخانہ کینڈل روڈ بمبئی۔ تار کا پتہ "CAWASHAPUR" Bombay

---

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں۔ قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

یہ گولیاں امساک کے واسطے بیحد مفید اور بے نظیر ہیں رات کو فقط ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھانے سے عجیب و غریب کیفیت نظر آنے لگتی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت صرف عہ

پنوسکت ولاسی روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ دو روپیہ عہ، علاوہ محصولڈاک۔ مزید حالات کیلئے وید ودیا مفت طلب کریں۔

پتہ راج وید نراین ویکیشوجی۔ جام نگر (کاٹھیاواڑ)
کانپور ایجنٹ: گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ کانپور

پاؤ بھر سونا یا پانچ سو روپیہ

اُس شخص کو دیا جائیگا جو ثابت کرے کہ موجودہ دنیا میں تپ دق کے لئے

پران داتا

سے بہتر علاج موجود ہے۔ مرض خواہ کسی وجہ سے ہو۔ دق کیسے ہی درجہ میں کیوں نہ پہونچ گیا ہو

اگر جان باقی ہے

تو پران داتا از سر نو زندگی عطا کریگی تپ دق کے ہزاروں جاں بلب مریض جنکی زندگی سے ماہر طبیب اور تجربہ کار ڈاکٹر بھی مایوس ہو چکے تھے صرف پران داتا کی بدولت دوبارہ زندگی اور صحت کی دولت سے مالامال ہو چکے ہیں انسانی ہمدردی کی بنا پر

صداقت کے ناظرین کا اخلاقی فرض ہے

کہ اپنے دوست احباب عزا و اقربا اپنے ہمسایوں اور قریب دیہات کے رہنے والوں کو خبر کر دیں کہ "پران داتا" تپ دق کیلئے دنیا میں موجودہ زمانہ کے تمام علاجوں سے بہتر اور کامیاب علاج ہے قیمت تیس یوم کیلئے جو ایک مریض کو بالکل کافی ہے تیس روپیہ علاوہ محصولڈاک
طبابت پیشہ اصحاب کو فی روپیہ کمیشن

ملنے کا پتہ: "پران داتا" مہندرو (پٹنہ)
"PARANDATA, P.O. MAHENDRU, (PATNA)"

ولایت کی نئی دوائیں۔ نمونہ مفت

لعل نمبر ۱ یکدم نرالی جادو کا اثر رکھنے والی جو لگاتے لگاتے عورت و مرد دونوں حیرت انگیز مزا اٹھاتے ہیں۔ قیمت ۱۲ محصولڈاک الگ۔ برابر استعمال کرتے رہنے سے بہت ہی فائدہ ہوتا ہے۔

لعل نمبر ۲ بخار نزلہ قبض یا کسی اور وجہ سے سر کا درد آدھے سر کا درد کمر کا درد گھٹنے کا درد۔ ران کا درد موچ یا چوٹ کا درد سینے کا درد پیڑھ کا درد جوڑوں کا درد گٹھیا یعنی جسم میں کسی حصہ کا درد صرف ۵ منٹ میں بالکل دور ہو جاتا ہے۔ سر درد والے ضرور ایک شیشی اپنے پاس رکھیں یہ نشہ کی چیز نہیں ہے قیمت ۱۲ فی شیشی محصول ڈاک الگ۔

لعل نمبر ۳ ہر قسم کے جریان سفید پانی کا آنا اور کمر کا درد خراب خون دماغ کی کمزوری اور بدہضمی وغیرہ کے لئے یہ ایک ہی دوا ہے جو ہر مرد و عورت ہر ایک کو یکساں فائدہ پہونچاتی ہے تھوڑے وقت میں ہی تعجب خیز فائدہ معلوم ہو جائیگا۔ ایک ہفتہ کی دوا کے دام ۲ آنہ صرف محصولڈاک الگ۔

لعل نمبر ۴ یہ پاؤڈر نئے یا پرانے سوزاک کو صرف ۱۲ گھنٹے ہی میں آرام پہونچاتا ہے سوزاک والے مریض نمونہ منگا کر ضرور آزمائش کریں۔ قیمت بارہ آنے ۱۲

ضروری نوٹ:- ہماری دوائیں عورت و مرد دونوں بلا کسی خاص پرہیز کے ہر جگہ ہر موسم میں استعمال کر سکتے ہیں اگر نمبر ۳ کو کھائیے اور نمبر ۱ کو لگائیے تب کام کیجئے پھر بیحد تعریف کیجئے گا۔

ملنے کا پتہ:- آر۔ ایس لعل فارمیسی۔ ہولا گنج۔ کانپور

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستولیں

ہمارے یہاں کم سے کم قیمت پر دستیاب ہوتی ہیں۔ ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن تک ہم مال اپنے خرچ سے پہونچا دیتے ہیں۔ اور فرمایشوں پر کمیشن علیحدہ دیتے ہیں۔ فہرست

سلیمان اینڈ کو۔ کراچی کیمپ سے طلب فرمایئے

REGD: NO. A 1424

صدق

ایڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

ہفتہ وار

جلد ۶ | کان پور - چہار شنبہ ۲۱ - ستمبر ۱۹۲۷ء مطابق ۲۳ ربیع الاول

ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ ماہ ستمبر ... لگایا

ادبیات

نوائے راز

(از جناب راز چاندپوری)

عارف مہر ذات ہوں، بادہ خوار الست ہوں
کون و مکاں ہے بے خبر دید میں اسکی مست ہوں

گرچہ ہوں وقف بے خودی میکدۂ مجاز میں
سمجھے نہ کوئی میگسار مجھکو کہ حق پرست ہوں

واعظ خشک! تو نہیں رمز شناس معرفت
قال تو ہے کیا سنوں حال میں اپنے مست ہوں

حسن ازل مجھے قسم اپنی نگاہ ناز کی
دیکھ ادھر بھی اک نظر کب سے میں بت پرست ہوں

مری نگاہ ہے بلند قید تعینات سے
کعبہ کو سجدہ کیوں کروں گو کہ میں بت پرست ہوں

خوف فنا نہیں مجھے اب ہے بقا مرے لئے
اپنی خودی مٹا چکا بود ہوں اسکی ہست ہوں

وہ ہے محیط کائنات جلوہ ہے اس کا ہر جگہ
بندۂ حسن ہوں میں راز یعنی خدا پرست ہوں

لکھنؤ میں محفل میلاد کا قضیہ

مسلمان ممبران میونسپل بورڈ کا استعفاء

ہمعصر ہمدم رقمطراز ہے کہ لکھنؤ کی سب سے بڑی محفل ذکر میلاد نبوی میں جو امین آباد پارک میں پندرہ سال سے برابر منعقد ہو رہی ہے اور اسلامی (ہندو اکثریت والے بورڈوں کے ہندو مسلمان چیرمین صاحب نے بھی برابر اس کی اجازت دیتے رہتے تھے اور موجودہ چیرمین صاحب نے بھی خود سال گذشتہ میں اجازت دی تھی - اس سے میونسپل بورڈ کے ہندو ارکان کی طرف سے امسال خلاف توقع رکاوٹ ڈالتے جانے اور چیرمین صاحب کے انعقاد محفل کی اجازت نہ دینے سے مسلمان ارکان بورڈ کو جو رنج و مایوسی عارض حال ہوتی تھی اور اپنے ہند و رفقا کی اس ذہنیت میں انہوں نے جس طرح خود کو اپنے فرقہ کے حقوق کی حفاظت کرنے کے ناقابل پایا تھا اسکا قدرتی نتیجہ یہ نکلا کہ تمام مسلمان ممبران نے بورڈ سے مستعفی ہونیکا فیصلہ کر لیا تھا اور ان کا مشترکہ استعفا سب ممبروں کے دستخط ثبت ہونیکے بعد ایک وفد کے حوالہ کر دیا گیا تھا جو مقامی حکام کو مسلمانوں کی اس حق تلفی پر توجہ دلانے کے لئے جلسۂ عام کی تجویز کے مطابق میلاد کمیٹی کی طرف سے منتخب ہوا تھا۔ ارکان وفد نے اس مشترکہ استعفے کو چودھری نعمت اللہ صاحب ایڈوکیٹ رئیس وفد کے پاس رہنے دیا اور مقامی حکام سے گفت و شنید کے ضروری مراحل طے کر لینے مناسب سمجھے۔ یہ مراحل کل درجۂ تکمیل کو پہونچ چکے اور وفد کو جب اسکا یقین ہو گیا کہ مقامی حکام اپنی مصلحتوں کی بنا پر بورڈ کے اس ناعاقبت اندیشانہ فیصلہ میں مداخلت نہیں کرنا چاہتے یا بقول خود کوئی قانونی راستہ دخل دینے کا نہیں پاتے تو انہوں نے مسلم ارکان بورڈ کے مشترکہ استعفے کو روک رکھنا مناسب نہ سمجھا اور

استعفا چیرمین صاحب کے حوالہ کر دیا گیا

ہمکو معلوم ہوا ہے کہ استعفا ڈاک پر نہیں بھیجا گیا بلکہ شیخ محمود علی صاحب (مستعفی) میونسپل کمشنر خود مغرب کے وقت اسکو رائے بہادر بابو ترلوکی ناتھ صاحب چیرمین کے مکان پر لیکر گئے اور استعفا انکے سپرد کر کے اسکی باضابطہ رسید حاصل کر لی۔ مشترکہ استعفے پر منجملہ گیارہ منتخب شدہ مسلم ارکان میونسپل بورڈ کے دس آدمیوں کے دستخط ثبت ہیں اور گیارہویں صاحب مسٹر اظہر علی وکیل جو حیدرآباد (دکن) گئے ہوئے ہیں انکا استعفا بھی تار یا خط پر امروز فردا میں غالباً وصول ہو جائے گا۔ استعفے کا مضمون حسب ذیل ہے۔

استعفے کا مضمون

بخدمت صاحب کمشنر قسمت لکھنؤ

جناب عالی۔ ہم مسلمان ارکان میونسپل بورڈ لکھنؤ اپنا استعفے مذکور بالا بورڈ سے پیش کرنے کیلئے ملتجی ہیں۔ جن وجوہ نے ہمکو یہ انتہائی قدم اٹھانے پر مجبور کیا ہے وہ مختصراً حسب ذیل ہیں

آپ غالباً اس امر سے واقف ہونگے کہ مسلمان دوکانداران امین آباد پارک بارہ وفات کے موقعہ پر امین آباد پارک میں عملاً قیام پارک کے وقت سے سالانہ میلاد شریف اس چندہ سے منعقد کیا کرتے ہیں جو وہ خود جمع کرتے ہیں اور عوام بھی اس میں روپیہ دیتے ہیں میلاد کمیٹی جو اس سالانہ تقریب کے انتظام کی غرض سے بنائی گئی ہے اس کے صدر نے چیرمین صاحب میونسپل بورڈ کی خدمت میں ضابطہ کی درخواست بغرض اجازت پیش کی جیسی وہ سالہائے گذشتہ پیش کیا کرتی تھی۔ چیرمین صاحب نے کمیٹی کو کچھ عرصہ تک منتظر رکھنے کے بعد خود اس اختیار کے ماتحت جو ان کو بروئے دفعہ ۱ میونسپل بائی لاز متعلق تفریحی مقامات کی رو سے حاصل ہے درخواست منظور کرنے کے بجائے بورڈ کا ایک جلسہ خاص طور پر اس پر غور کرنیکے لئے طلب کیا۔ میونسپل بورڈ کے خاص جلسہ میں جو ۳ ستمبر کو اس کام کے لئے ہوا گیارہ ہندو اور گیارہ مسلمان ممبران بورڈ جو اس روز موجود تھے اس مسئلہ پر مساوی طور سے منقسم ہوئے چیرمین صاحب بورڈ جو اپنے تحریری نوٹ سے جو جلسہ میں پڑھا گیا اور زبانی اظہار خیالات سے عطائے اجازت کے موافق معلوم ہوتے تھے یکایک اپنی روش بدل دی اور اپنا فیصلہ کن ووٹ اجازت سے انکار کیلئے دیا۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ میلاد شریف کے پارک میں منعقد ہونے سے اب تک کوئی ناگوار نتائج پیدا نہیں ہوئے اور نہ یہ دونوں جماعتوں (ہندو مسلمان) کے درمیان کوئی امر متنازعہ ہے۔ ایسے ایام مثلاً ۲۴-۱۹۲۳ء میں بھی جبکہ لکھنؤ میں احساسات بہت بھڑکے ہوئے تھے امین آباد پارک کے میلاد شریف کو بند کر دینے کا کوئی مطالبہ نہیں کیا گیا۔ اس میں ہندو اور مسیحی اشخاص مسلمانوں کے ساتھ شامل ہوتے اور اس موقعہ پر پارک کی آرائش و روشنی کا لطف اٹھاتے تھے۔ موجودہ چیرمین صاحب نے خود پچھلے سال اپنے پیشروؤں کی شان کا اتباع کرتے ہوئے میلاد شریف کی اجازت دی۔ یہ تقریب شب کو ایسے وقت پر منعقد ہوتی ہے کہ کسی دوسرے فرقہ کی کسی مذہبی رسم یا کام میں خلل انداز نہیں ہو سکتی۔ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ اس قسم کی ایک تقریب کی اجازت نہ دینے میں چیرمین صاحب جن سے یہ توقع تھی کہ وہ ادنیٰ درجہ کے مذہبی حدود سے خود کو بالا رکھیں گے ایسا کرنے سے قاصر رہے اور انہوں نے مذہبی ناروا داری کی ایک اسپرٹ اور ایک ایسے فرقہ کے جو شہر کی آبادی کا ۴۰ فیصدی حصہ ہے۔ احساسات سے سنگدلانہ بے پروائی عیاں کی۔ جسکی ایک چیرمین کے متعلق لکھنؤ میں کوئی سابق نظیر نہیں ملتی۔

مذہبی تعصب، ناروا داری کی مثالیں ہمارے ہند و رفقائے کار کی طرف سے بدقسمتی سے گذشتہ ایام میں کچھ کم نہیں تھیں مگر پہلے ہمارے چیرمین صاحب کو بھی اسی میں شریک سمجھنے کی کوئی معقول وجہ نہ تھی، وہ پالیسی جس پر بورڈ اب بظاہر چیرمین صاحب کی منظوری کے ساتھ آمادہ ہوا ہے اس سے بظاہر یہ احتمال ہے کہ آئندہ محض ہندو اکثریت کی قوت کو بار بار استعمال کر کے دیگر مسلم تقریبات کو بھی جو پبلک مقامات میں کیجاتی ہیں روکا جائیگا اور مزید ناروا داری برتی جائے گی ہم محسوس کرتے ہیں کہ بورڈ میں رہنے سے ہم کسی حد تک خود کو مذکورہ بالا پالیسی میں شریک کریں گے اور ہمارے ہندو رفقا کی اکثریت کی مذہبی ناروا داری اور ایک ایسے چیرمین صاحب کے ساتھ جو اسی اسپرٹ کو اخذ کر رہا ہے ہماری موجودگی بورڈ میں اب عملی طور پر مسلمانوں کے مفاد کی حفاظت کے لئے بیکار ہو گی لہذا ہم بطور احتجاج مستعفی ہوتے ہیں اور آپ سے ملتجی ہیں کہ آپ ہمارے استعفے کو منظور فرمائیں اور ہم کو ہمارے ان فرائض سے سبکدوش کر دیں جو بطور ممبران میونسپل بورڈ لکھنؤ ہم پر عائد ہوتے ہیں۔

اس کے نیچے دسوں مسلمان ممبروں کے دستخط ہیں۔ جو ۷، ستمبر کو مشترکہ استعفے پر ثبت کئے گئے ہیں۔

[...] کے جذبات پیدا ہونے کی کوشش کریں۔

چنانچہ کانپور میں بھی ایسا ہی ہوا اور یہاں بھی ایک یونٹی بورڈ کی بنیاد ڈال دی گئی اس یونٹی بورڈ کے لیے ۱۵ ہندو اور ۱۵ مسلمان ممبران کا انتخاب عمل میں آیا اور ان تیسوں ہندو مسلم ممبروں نے کانپور کے مشہور قوم پرست اور محب وطن ڈاکٹر مراری لال صاحب کو اپنے بورڈ کا صدر منتخب کیا۔

اس یونٹی بورڈ کی بنیاد ۹ ستمبر ۱۹۲۷ء ۴ بجے سہ پہر کے وقت گورنراین کھتری اسکول میں ڈالی گئی اور اب تک اس بورڈ کے چار جلسے یعنی ۹، ۱۱، ۱۴ اور ۲۰ ستمبر کو ہو چکے ہیں یونٹی بورڈ کی طرف سے ایک مشترکہ اپیل ہندو اور مسلمانوں کے نام شائع کی گئی ہے (جو کسی دوسری جگہ درج ہے) اور اس بورڈ نے اپنے مختلف اجلاسوں میں متعدد تجاویز بھی پاس کی ہیں۔

ممبران بورڈ سے ایک حلفنامہ "اقرار صالح" کے نام سے لیا گیا ہے اور ایک ورکنگ کمیٹی بھی بنا دی گئی ہے جو عملی کام کریگی۔

ہر ہر محلہ میں انجمن کی ایک شاخ قائم کرنے کی تجویز پاس کی گئی ہے جس کی نگرانی ورکنگ کمیٹی کریگی اس محلہ وار بورڈ کا کام یہ ہوگا کہ وہ اپنے اپنے محلہ میں فرقہ وارانہ جذبات پیدا نہ ہونے دے اور اگر کوئی واقعہ ہو جائے تو اس کو طے کرے اگر خود ناکامیاب رہے تو ورکنگ کمیٹی سے امداد لے۔

لوکل پریس کی نگرانی کیلیے بھی چار حضرات کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے

(۱) حافظ محمد صدیق صاحب وائس چیرمین میونسپل بورڈ

(۲) مولانا حسرت موہانی صاحب

(۳) بابو نراین پرشاد صاحب نگم (۴) بابو نراین پرشاد اروڑہ

اس کمیٹی کا کام یہ ہوگا کہ وہ اخبارات کو پڑھے اور اشتعال انگیز مضامین پر ایڈیٹران کو توجہ دلائے اور ان پر اخلاقی اثر ڈالے

اشتعال انگیز جلسوں پر بھی نگرانی کی ایک تجویز پاس کی گئی ہے

نیز بورڈ نے یہ بھی طے کیا ہے کہ کرفیو آرڈر اور دفعہ ۱۴۴ کے سلسلہ میں جو لوگ گرفتار ہوئے ہیں انکو رہا کر دیا جائے چنانچہ اس کیلیے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے درخواست کی گئی ہے

[...] اس یونٹی بورڈ نے [...] اس یونٹی بورڈ میں نہ آنے [...] یہ بدگمانی پیدا ہو گئی ہے کہ شاید [...] کرنا چاہتے ہیں اور انکی طرف سے پبلک کا [...]

[...] یہ بھی عجیب و غریب ہے کہ آپ پریس کو تو داخلہ کی اجازت [...] دیں اور انسے صحیح ترجمانی کی خواہش کریں اور اس پر مزید طرہ یہ کہ آپ اُن پر سنسر بھی قائم کر دیں۔

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ بلا لوکل پریس کے امداد کے آپ بہترین اتحاد و اتفاق کے جذبات کیسے پیدا کر سکتے ہیں۔

چنانچہ ایسا ہی ہو رہا ہے اور اس وقت تک فریقین کے اخبارات کے لب و لہجہ سے بہتر خیالات کا اظہار نہیں ہو رہا ہے حالانکہ سرکاری سنسر قائم ہے مگر اخبارات کا انداز تحریر نہیں بدلا۔

پھر نہ معلوم یونٹی بورڈ کیسے امید کرتا ہے کہ بلا پریس کے اشتراک عمل کے وہ اخلاقی اثر ڈال کے کامیاب ہو جائے گا۔

لوکل پریس کو اگر وہ ہموار کر سکتے ہیں تو اس کی ایک صورت ہے اور وہ یہ کہ انکو اپنا شریک کار بنا دیں اور اگر کوئی مضمون اشتعال انگیز ہو تو اس کے انسداد کی انہیں سے تدبیر دریافت کریں۔

اس کے بعد ہم یہ عرض کریں گے کہ بورڈ نے اپنے صحیح فرائض محسوس نہیں کیے اور محض نمائشی کارروائی تک اپنے کو محدود کر دیا یونٹی بورڈ کا اولین فرض یہ تھا کہ وہ کوئی اصلاحی قدم آگے بڑھاتا اور اس پر غور کرتا کہ کانپور کی فضا کیوں مکدر ہو رہی ہے اور اس کے دفعیہ کیلیے کیا کارروائی ہو سکتی ہے۔

ممکن ہے کہ بورڈ نے اس خوف سے کوئی کارروائی نہ کی ہو کہ کہیں ہمارا یہ فعل سارے ہندوستان کیلیے نظیر نہ ہو جائے مگر یہ غلطی ہے بورڈ کا مقدم فرض یہ ہونا چاہیے کہ مقامی حالات پر غور کرکے مصالحانہ روش کو اختیار کرتا اور آپس میں بیٹھکر کوئی اس قسم کا فیصلہ کرتا کہ آئندہ کسی قسم کے بُرے خیالات پیدا ہونے کا احتمال ہی باقی نہ رہتا مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ خود ہمارے لیڈران کے قلوب میں اتحاد و اتفاق کے صحیح جذبات مفقود ہیں پھر وہ کس طرح صحیح راستہ اختیار کریں۔

یہ بہترین موقع تھا کہ ہم آپس میں بیٹھکر کم سے کم کانپور کیلیے یہ طے کر دیتے کہ مسجد و باجہ اور قربانی کیلیے کس طرح عملدرآمد کیا جائے۔

مگر افسوس ہے کہ ان حضرات نے ان مسائل پر قطعی توجہ نہیں فرمائی اور صلح کے مدعی ہیں ہم نہیں سمجھ سکتے کہ آخر وہ صلح کس طرح کریں گے اور صلح میں کیا امور طے کریں گے۔؟

یہ ظاہر ہے کہ ہندو مسلمانوں میں کوئی ذاتی عناد نہیں ہے اور اگر کوئی امر باعث نفاق و شقاق ہے تو یہی امور اور جب تک ان مسائل پر توجہ کرکے اور ایمانداری کے ساتھ بحث و مباحثہ کرکے ان مسائل کو خود طے کرکے ہندو مسلمانوں کے جذبات و خیالات کو درست نہ کیا جائے گا اور انمیں رواداری کا جذبہ پیدا نہ کیا جائیگا اصلی اتحاد و اتفاق کا پیدا ہونا ایک امر موہوم ہے۔

اور اسی لیے اب ہمارا یہ خیال ہے کہ یونٹی بورڈ کامیاب نہ ہوگا اور اس یونٹی بورڈ کی ناکامیابی کا الزام عوام کے ذمہ نہ ہوگا بلکہ اس کے اصلی ذمہ دار یہی لیڈران ہوں گے۔

ہم ایک دفعہ پھر ممبران یونٹی بورڈ کی توجہ اس طرف منعطف کرنا چاہتے ہیں اور انسے باادب درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے فرائض کو محسوس کریں اور اگر مستقل ممکن نہ ہو تو عارضی طور پر ایک سمجھوتہ کرلیں تاکہ کانپور جو امن و امان اور اتفاق و اتحاد کیلیے ضرب المثل ہے وہ اپنی اس شان کو قائم رکھ سکے۔

ہم کو یقین ہے کہ اگر یہ حضرات سچے دل سے اور ایمانداری کے ساتھ کسی معاملہ پر سمجھوتہ کرلیں گے تو پبلک ہرگز اس کے منظور کرنے سے انکار نہ کریگی۔

البتہ اگر یہ ہوا کہ یونٹی بورڈ میں تو بیٹھکر اتحاد و اتفاق کا راگ الاپا جائے اور وہاں سے اُٹھکر اشتعال انگیزی کا پرچار کیا جائے تو اس مصنوعی اتحاد و اتفاق کا نتیجہ معلوم۔

بہرحال ہم کو امید ہے کہ ہماری معروضات پر یونٹی بورڈ کے ممبران ٹھنڈے دل کے ساتھ غور کریں گے۔

اور ۲۶ ستمبر ۱۹۲۷ء کے جلسہ میں اپنے طرز عمل سے یہ ثابت کر دیں گے کہ ہم امن و امان اور صلح و آشتی کے صحیح جذبات حامل ہیں۔

بقیہ آئینہ کانپور

تقریب میلاد النبی

بوجہ کرفیو آرڈر کے نفاذ کے اس مرتبہ حلیم مسلم ہائی اسکول میں ۱۲ ربیع الاول کو تقریب میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد نہ ہو سکی لہذا ۱۸ ستمبر ۱۹۲۷ء روز یکشنبہ کو سکریٹری صاحب نے حسب معمول تقریب میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کی باہر سے مولانا عبدالماجد صاحب بدایونی اور مولانا نثار احمد صاحب تشریف لائے تھے صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک اور دوپہر کو ۳ بجے سے ۵ بجے تک نہایت شان و شوکت کے ساتھ محفل وعظ منعقد رہی۔ مولانا نثار احمد صاحب اور مولانا عبدالماجد صاحب بدایونی نے نہایت عمدگی سے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان کی جس سے حاضرین کی ساعت نہایت اچھا اثر ہوا

مقدمہ مصری بازار

مقدمہ فساد مسجد مصری بازار جس کی سماعت پنڈت رام شنکر دیال صاحب مجسٹریٹ درجہ اول کے اجلاس میں ہو رہی تھی اور فیصلہ سنانے کی تاریخ ۱۷ ستمبر ۱۹۲۷ء مقرر تھی اس تاریخ کو فیصلہ نہیں سنایا گیا اور اب فیصلہ سنانے کی تاریخ ۲۶ ستمبر ۱۹۲۷ء مقرر کی گئی ہے

بزم ادب

سکریٹری صاحب بزم ادب اردو نے ذیل کی اطلاع ہمکو بغرض اشاعت بھیجی ہے جو درج کیجاتی ہے کہ:-

بزم ادب اردو کا سالانہ مشاعرہ ۹ اکتوبر ۱۹۲۷ء روز یکشنبہ بوقت ۹ بجے دن حلیم مسلم ہائی اسکول منعقد ہوگا۔

شعرائے کرام سے شرکت کی استدعا ہے۔

طرح ۱:- معلوم نہیں مجھکو کہ میں کون ہوں کیا ہوں

(ادا، رضا، قافیہ) ہوں (ردیف)

طرح ۲:- قطرۂ اشک بنکے رہ چشم وفا نواز میں

آئینہ کانپور

ہوم ممبر صاحب کی تشریف آوری

۱۳ ستمبر ۹ بجے دن کو ہوم ممبر صاحب صوبہ متحدہ تشریف لاکر سرکٹ ہاؤس میں مقیم ہوئے۔

آپ نے دوپہر کو ڈنر مسٹر جی پی سریواستوا کے یہاں تناول فرمایا اور ۱۲ بجے سے انفرادی حیثیت سے مندرجہ ذیل حضرات سے ملاقات کی رائے بہادر بابو آنند سروپ صاحب خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ صاحب حاجی عبد القیوم صاحب مسٹر گنیش شنکر ودیارتھی صاحب، شیام لال صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کلکٹر خواجہ عبد السلام ایڈیٹر صداقت۔

اس کے بعد چند معززین مسلمانوں سے ایکجا اور چند معززین ہندوؤں سے ملاقات فرمائی اور ہر ایک فرقہ کے نقطہ نظر کو فساد کے متعلق سنا آخر میں ۲½ بجے ہندو و مسلمانوں کے مشترکہ یونٹی بورڈ کے ممبران سے ملاقات فرمائی اس موقع پر صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی موجود تھے، سب سے پہلے رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ صاحب نے ہوم ممبر صاحب سے ممبران یونٹی بورڈ کا تعارف کرایا اسکے بعد ہوم ممبر صاحب نے یونٹی بورڈ کے ممبران کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"میں آپ کے یہاں ذرا دیر میں آیا مگر اس کے معنی یہ نہیں کہ میں آپ کے معاملات سے بے پرواہ تھا، آپ نے کانپور کے فساد پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ میری قطعی رائے ہے کہ اگرچہ یہ فسادات عوام کے ہاتھوں سے ہوتے ہیں مگر اس کے ذمہ دار لیڈران ہیں اگرچہ اب لیڈران اپنی ذمہ داری محسوس کرکے اس تصفیہ کو ختم کرنا چاہتے ہیں مگر اس وقت انکی حالت ریشم کے کیڑے کے مانند ہے"

بہرحال کانپور کے فساد کے سلسلہ میں ایک امید افزا بات بھی نظر آتی ہے اور وہ یہ کہ یہ فساد کسی مذہبی رسوم کی بناء پر نہیں ہوا اس سے امید ہوتی ہے کہ فرقہ وارانہ جذبات مزید اشتعال انگیزی اختیار نہ کریں گے میں ماضی کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہتا کیونکہ مقدمات دائر ہیں اور ممکن ہے کہ اس کے غلط معنی لگائے جائیں البتہ میں مستقبل کے متعلق عرض کروں گا کہ آپ لوگوں کو اس کی انتہائی کوشش کرنی چاہیے کہ آئندہ امن وامان رہے یہ فرقہ وارانہ فسادات ملک کی ترقی میں مزاحم ہیں اور ہر ایک محب وطن کا فرض ہے کہ اس کے سدباب میں اپنی انتہائی کوشش صرف کرے مجھ کو یہ معلوم کرکے خوشی ہوتی ہے کہ آپ لوگوں نے صحیح راستہ اختیار کر لیا ہے یعنی ایک یونٹی بورڈ قائم کر لیا ہے میں ایک دفعہ پھر عرض کروں گا کہ آپ لوگ امن وامان قائم رکھنے کی انتہائی کوشش کریں گے اس کے بعد ڈاکٹر مراری لال صاحب

مقتول ومجروحین

فساد کے سلسلہ میں مقتولین ومجروحین کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

مقتول:۔ ایک ہندو اور ایک مسلمان۔

مجروحین:۔ ۸۹ ہندو اور ۱۲۶ مسلمان۔

گرفتاریاں

حال کے فساد کے سلسلہ میں کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں ۶۲۱ گرفتاریاں عمل میں آئیں جنمیں ۲۱۳ مسلمان اور ۴۰۸ ہندو ہیں۔

بلوہ اور اسی قسم کے الزامات میں ۱۴۳ گرفتاریاں ہوئی ہیں جنمیں ۴۲ مسلمان اور ۱۰۱ ہندو ہیں۔

سزم مستقل ... مرقوم کم ...

ہو جو تیرے ... منظم ...

ناظمہ ... در کانپور ... رکا چو ...

میٹنگ

ہندو ... فرقہ وارانہ ... میں ... ۲۲ ممبران تشریف لائے ... میں رائے دی تجویز کی ہوا ... وکیل ... نے رائے دی اور مخالفت میں ... رزولیوشن مندرجہ ذیل ہے:۔

(الف) بورڈ ہندو و مسلمانوں کے تازہ نا بیدارک (؟) ... کشت وخون تک پہونچی ہے نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ... خاندان کے ساتھ انکے تازہ صدمات میں نیز زخمیوں کے ساتھ دلی ہمدردی اظہار کرتا ہے نیز بورڈ مجسٹریٹ ضلع کے ذریعہ سے فوجی افسران کی خدمت میں فساد زدہ رقبوں کی حفاظتی انتظامات کے متعلق اپنا دلی شکریہ پیش کرتا ہے بورڈ کانپور کی ہندو مسلم آبادی سے درخواست کرتا ہے کہ موجودہ فضا کو درست کرنے مختلف طبقات کے تعلقات کو خوشگوار بنانے اور ایک باہمی مفاہمت کی تکمیل میں اپنے پورے اثر کو کام میں لائیں تاکہ آئندہ اس قسم کے وقوعات ناممکن ہو جائیں۔ (بالاتفاق پاس کی گئی)

(ب) بورڈ گورنمنٹ کی توجہ اس عام اور وسیع بے اطمینانی پر مبذول کرتا ہے جو پولیس کے طرز عمل سے پیدا ہو گئی ہے اور استدعا کرتا ہے کہ جو تفتیش کیگئی ہیں انکے متعلق ایک فوری تحقیقات عمل میں لائی جاے (موافق ۱۳ اور مخالف ۹)

ہندو سبھا کا جلسہ

۱۲ ستمبر کو ہندو مہا سبھا کی مجلس عاملہ کا جلسہ زیر صدارت رائے بہادر بابو آنند سروپ صاحب منعقد ہوا۔ حال کے فسادات پر بحث ومباحثہ کے بعد چند تجاویز منظور کی گئیں جسمیں حکومت سے درخواست کیگئی کہ موجودہ مقامی پولیس افسران کا تبادلہ کیا جاے اور آئندہ سے ہندو افسران کو توالی میں رکھے جائیں دو ماتحت کمیٹیاں قائم کیگئیں ایک ہوم ممبر سے ملاقات کرنے کیلیے اور دوسری ستم رسیدوں کی تحقیقات کرکے انکی امداد کے ذرائع تجویز کریگی۔

ایوان تجارت

۱۱ ستمبر کو ممالک متحدہ کے ایوان تجارت کی مجلس عاملہ کا جلسہ ہوا اور حال کے فسادات پر بحث مباحثہ ہوا جو موجودہ فرقہ وارانہ فسادات سے پیدا ہو گئی ہے معلوم ہوا ہے کہ ایوان لوکل گورنمنٹ کی توجہ تجارت کی اس ابتری کی طرف مبذول کرائے گا جو فسادات سے پیدا ہو گئی ہے اور جس سے اتلاف جان اور جسمانی تکالیف کے علاوہ تاجر طبقہ کو سخت نقصان ہوا ہے ایوان اس پر بھی زور دیگا کہ آئندہ سے اس قسم کے فسادات کا سدباب کیا جاے ایوان کی رائے میں فساد کے دوران میں پولیس کا انتظام معقول نہیں تھا اور اس سے ایک عام بے اطمینانی پھیل گئی۔

آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس

آل انڈیا ٹریڈ یونین کا اجلاس ۲۶، ۲۷، ۲۸ نومبر کو منعقد ہوا ہے اور اس کیلیے پندرہ ارکان کی ایک مجلس استقبالیہ قائم کیگئی ہے جس کے عہدہ دار حسب ذیل ہیں:۔

صدر:۔ مسٹر گنیش شنکر ودیارتھی

نائب صدر:۔ ڈاکٹر راج بہادر گپتا، بھوانی سنگھ، پنڈت موہن لال خنددید

معتمد اشتراکی:۔ پروفیسر کالکا پرشاد، پنڈت رام پرشاد، مدن گوپال

مقدمہ ... حاضر ...

ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ ماہ ستمبر ...

اس کمیٹی سے ... لگایا۔

کے فرائض ڈاکٹر مراری لال صاحب انجام دیں گے اور غالباً دونوں نائب صدر حضرات بھی بحیثیت عہدہ شریک ہونگے

ممبران انجمن اتحاد

انجمن اتحاد کانپور کے نام سے ایک بورڈ قائم کیا گیا ہے جس کے صدر ڈاکٹر مراری لال صاحب بالاتفاق منتخب ہوئے ہیں اور پندرہ ہندو اور پندرہ مسلمان مندرجہ ذیل منتخب ہوئے ہیں

صدر:۔ ڈاکٹر مراری لال

نائب صدر:۔ خان بہادر حافظ ہدایت حسین بیرسٹر ایم ایل سی

" " رائے بہادر بابو آنند سروپ صاحب چیرمین امپروومنٹ ٹرسٹ

سکریٹریاں:۔ مولوی فضل الرحمٰن صاحب وکیل

" " مسٹر گنیش شنکر ودیارتھی ایم ایل سی ایڈیٹر پرتاب

ممبران:۔ (۶) مولانا حسرت موہانی صاحب (۷) نواب سید خاقان حسین صاحب آنریری مجسٹریٹ (۸) سید محمد رضا صاحب آنریری مجسٹریٹ (۹) ڈاکٹر عبد الصمد صاحب ایم بی (۱۰) نواب شیخ محمد ابراہیم صاحب آنریری مجسٹریٹ (۱۱) حاجی عبد القیوم صاحب آنریری اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول وآنریری مجسٹریٹ (۱۲) حافظ محمد صدیق صاحب وائس چیرمین میونسپل بورڈ (۱۳) حافظ احمد اللہ صاحب تاجر چرم (۱۴) حافظ محمد ہاشم صاحب سوداگر (۱۵) مسٹر محمد بشیر صاحب بیرسٹر (۱۶) حاجی مولوی سید فضل حسین صاحب ایڈیٹر البرید (۱۷) شیخ نثار الدین صاحب بانسمنڈی (۱۸) حاجی محمد حنیف صاحب میونسپل کمشنر (۱۹) رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ صاحب ایڈوکیٹ ایم ایل سی چیرمین میونسپل بورڈ (۲۰) ڈاکٹر جواہر لال صاحب (۲۱) لالہ دیوان چند صاحب پرنسپل دیانند کالج (۲۲) بابو ہیرا لال کھنہ پرنسپل سناتن دھرم انٹرمیڈیٹ کالج (۲۳) منشی دیا نرائن صاحب نگم ایڈیٹر زمانہ وآزاد (۲۴) بابو نرائن پرشاد صاحب نگم وکیل (۲۵) منشی جوالا پرشاد صاحب وکیل (۲۶) بابو نرائن پرشاد اروڑا میونسپل کمشنر (۲۷) رائے صاحب بابو گوپی ناتھ صاحب (۲۸) پنڈت رگھبر دیال بھٹ صاحب وید وسکریٹری ہندو سبھا (۲۹) لالہ کملاپت صاحب (۳۰) لالہ دیوی داس صاحب (۳۱) لالہ جگی لال

جھبتیری صاحب ...

کیا آپ نے کبھی ...
خوشبودار اور خالص ...
ہندوستان ملک کے بڑے ...
کیونکر اعتبار ہو سکتا ...
کیا کبھی جائے ...

... جناب کریں طور ... ون کو ضبط و رواداری کی

... ے ہندو و مسلمان بھائی اگر ہماری التجا پر توجہ ... ہو موقعہ شکر گذاری کا دینگے بلکہ ملک و قوم کیلئے ... باعث بنیں گے۔

ہم ہیں آپکے خادمان صادق

ڈاکٹر مراری لال۔ خان بہادر حافظ ہدایت حسین
و ممبران انجمن اتحاد کانپور

... ات کے جواہر ... فسادات سے ہندو مسلمانوں کو ناگزیر پہونچتے ہیں۔ علاوہ اُن تمام خرابیوں کے جو اس قسم کے فسادات سے تجارت اور تمام کاروبار میں پیدا ہوتی ہیں اس قسم کے فسادات سے ہماری ملکی و سیاسی ترقی میں نقصان عظیم پہونچتا ہے اور پہونچنے کا اندیشہ ہے لہذا اُن امور پر غور کر کے چند معزز ہندو و مسلم شرفاء کانپور نے "انجمن اتحاد کانپور" کی بنیاد ڈالی جسمیں پندرہ ہندو اور پندرہ مسلم ممبران شریک ہیں اور اس کے صدر ڈاکٹر مراری لال صاحب مقرر کیے گئے ہیں ایک کارکن کمیٹی چھ ممبران کی مقرر کیگئی ہے جس کا یہ کام ہوگا کہ وہ مختلف محلہ جات و مقامات پر چھوٹی محلہ کمیٹیاں ہندو مسلمانوں کی اس غرض سے قائم کرے کہ جو نا اتفاقی کسی وقت کسی محلہ میں درمیان فریقین پیدا ہو اس کو یہ تدابیر مصالحت و امن پسندی رفع کر دے تاکہ کسی قسم کا فساد برپا نہ ہونے پاوے اور اگر کوئی معاملہ محلہ کمیٹی مذکور طے نہ کر سکے تو اس کو کمیٹی کارکن انجمن باجتماع جیسی ضرورت ہوگی طے کریگی اور ممبران انجمن صدق دل سے وہ تمام کوشش و تدابیر عمل میں لائینگے جو رفع فساد و قیام امن کیلئے ضروری ہے۔

یہ انجمن امید کرتی ہے کہ تمام ہندو و مسلمانوں کو ان اغراض و مقاصد سے ہمدردی ہوگی اور وہ انجمن کی امداد ہر پہلو و طریقہ سے شہر میں اور ہندو مسلمانوں میں صلح و امن قائم رکھنے کیلئے کرینگے اور کسی فریق کو جو کوئی شکایت پیدا ہو اُس کا نقصہ بذریعہ سب کمیٹی یا کمیٹی کارکن انجمن ہذا اصلاح و درستی کے ساتھ کرینگے

ضرورت ہے

اسلامیہ یتیم خانہ کانپور کیلئے ایک نارمل پاس تجربہ کار مدرس کی اور بقیہ تین مدرسین کی جو علاوہ درس نظامیہ کے فارغ التحصیل ہونیکے الٰہ آباد یونیورسٹی یا پنجاب یونیورسٹی کے مولوی فاضل و منشی فاضل وغیرہ کے ڈگری اپنے پاس رکھتے ہوں اور اگر فن قرأت سے واقف ہو تو اور بھی بہتر ہے۔

تنخواہ نارمل پاس کو صرف ۲۵ ماہوار دیجائیگی اور آئندہ حسن کارگذاری پر ترقی بھی دیجائیگی۔ رہائش مفت دیا جائیگا۔ اور بقیہ تین مدرسین کو ۲۵ سے لیکر ۳۵ تک کی تنخواہیں دیجاوینگی۔

تمام درخواستیں معہ نقول اسناد ذیل کے پتہ پر آنا چاہیئیں

فضل حسین آنریری سکریٹری یتیم خانہ اسلامیہ کانپور

ضرورت شادی

یتیم خانہ اسلامیہ کانپور میں چار لڑکیاں نا کتخدا قابل شادی موجود ہیں۔ ضرورتمند درخواستیں آنریری سکریٹری یتیم خانہ اسلامیہ کانپور کے پاس بھیجیں

بحکم جناب مولوی سید محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور
عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور
نمبر مقدمہ ۲ ۷ سنہ ۱۹۲۶ء الثالونسی

بابو لال ولد رتی قوم ورزی ساکن رنجیت پوروہ شہر کانپور الثالو

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مذکورہ بالا الثالونسی نے عدالت ہذا میں ایک درخواست منظور کیے جانے ڈسچارج گذرانی ہے اور عدالت نے بغرض سماعت درخواست ڈسچارج کے ۲۳ رد سمبر ۱۹۲۶ء مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان الثالونسی کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جو کچھ عذر نسبت درخواست کے رکھتے ہوں تاریخ معینہ روبرو عدالت اصالتاً خواہ وکالتاً حاضر ہوکر پیش کریں۔ مرقوم ۱۳ ستمبر ۱۹۲۶ء

(مہر عدالت)

دستخط ہر سہائے
منصرم جج خفیفہ بہادر کانپور

بحکم جناب مولوی سید محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور
عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور
نمبر مقدمہ ۵ ۷ سنہ ۱۹۲۶ء الثالونسی

جنتی پرشاد ولد منشی دیبی پرشاد قوم کالستھ ساکن و ملازم اسسٹنٹ ٹرین اکزامنر ای آئی ریلوے کوارٹر کانپور۔ الثالونسی

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مذکورہ بالا الثالونسی نے ایک درخواست منظور کیے جانے ڈسچارج عدالت ہذا میں گذرانی ہے اور عدالت نے اُس کی سماعت کیلئے ۱۹ ر نومبر ۱۹۲۶ء مقرر کی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان الثالونسی کو اطلاع دیجاتی ہے

مرقوم ۱۵ ر ستمبر ۱۹۲۶ء

(مہر عدالت)

دستخط ہر سہائے
منصرم جج خفیفہ بہادر کانپور

اسیران کاکوری

چار اسیران کاکوری پر سزائے موت کی تعمیل ملتوی ہونیکی اطلاع دیجا چکی ہے۔ اب باخبر حلقوں میں اسکی امید کیجارہی ہے کہ گورنر صاحب صوبہ اسی پر ہمدردی کیساتھ غور فرمائیں گے۔

۵

...سنزم مستقل

...ا ہو جو تیرے لب...

...ناتھ رائے...

...ادر کا پہ...

...رکا چو...



...اسلام ...کرہ دد...
...کر اٹھول ...ہو کہ میں د...
اسلام میں ...مار کہ ہم ہو...
نام سے لڑنا محض حماقت وکیل...
ہیں تو دونوں قوموں کو متحد و متحدہ کا...

رانچی کی محفل

یوم النبی کے موقع پر رانچی کے مسلم اعیان نے حلقتاً حاضر ہو کر بھائیوں کو ایک عام دعوت دی لوگوں کو سنکر حیرت ہوئی جلسہ ...قوم کے لوگ شریک ہوئے سر علی امام اور سر فخر الدین کے علاوہ کے اے لال سوئیل سکرٹری بہار کونسل بھی شریک تھے سر فخر الدین نے صدارتی تقریر میں رسول اکرم کی سیرت مبارک بیان کرنے کے بعد کہا کہ اس قسم کی بین الاقوامی مجالس سے بہت غلط فہمیاں دور ہو جائینگی اور آپس میں اتحاد و اتفاق پیدا ہو سکے گا۔

مقدمہ بغیر حاضری ...
ہیں جو بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ ماہ ستمبر
بیان کرتے ہیں کہ طوفان آگیا۔ ... مقدمہ
موجوں نے ٹکرانا شروع کیا جس سے انا فانا مکانات مسمار ہونے لگے اور گھر کے تمام آدمی ملبہ کے اندر دبکر زندہ درگور ہوگئے ۴

فرمانروائے بھوپال اور ہندو مسلم اتحاد

مجلس مقننہ کا افتتاح

بھوپال ۷ ستمبر ہز ہائینس نواب صاحب بھوپال نے ریاست کی مجلس قانون ساز کی افتتاحی تقریر میں فرمایا کہ آپ کے سامنے اس وقت بہت سی اسکیمیں ہیں جن سے ریاست کے باشندوں کی حالت بہتر بنا سکا اور انکی حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ اگر ریاست کے نوجوان کافی قابلیت اور تجربہ کی بنا پر ریاست کے عہدوں کا اپنے کو مستحق ٹھہرا سکیں تو یہ عہدے انکو دے جانے کا موقع نکالا جائے انھوں نے اس امر پر مسرت ظاہر کی کہ انکی ریاست میں کوئی فرقہ وارانہ کشمکش نہیں ہے اور لارڈ ارون کی تازہ اپیل پر جو انھوں نے فرقہ وارانہ اتحاد کے متعلق کی تھی اظہار استحسان فرمایا اور کہا کہ اگر ضرورت ہو تو میں فرقہ وارانہ اختلافات کو مٹانے اور اتحاد قائم کرنے کیلئے اپنی خدمات پیش کرنے کیلئے تیار ہوں۔

۳ ٹوکیو ۵ ستمبر انگ طوفان سے ہلاک شدہ ۴۰۰ آدمیوں کی لاشیں اٹھ گئی ہیں لاپتہ لوگوں کی تلاش میں کیوفو کی امدادی جماعتوں کو ۲ ہزار سپاہی بھی مدد دے رہے ہیں ناگاساکو کے ساحل ۵۰۰ ماہیگیر کشتیاں غرق ہو گئیں اور ۲۵ ماہیگیر ڈوبے مقام کوا چی کے گرم چشموں کے متصل جو ۱۳ ہوٹل تھے آندھی سے ۱۲ کو سمندر کی موجیں بہالے گئیں

کوریا کی جدوجہد آزادی

۹۵ آدمیوں کے خلاف مقدمہ

ٹوکیو ۱۴ ستمبر آج بمقام سیول دارالحکومت کوریا اس مقدمہ کی پہلی سماعت ہوئی جس میں ۹۵ اہل کوریا اور جاپانی اجتماعیین کے خلاف موجودہ نظام عمرانی میں انقلاب انگیزی کی سازش کرنے کا الزام لگایا گیا ہے عدالت کے چاروں طرف خاردار تاروں کا جنگلہ کھینچ دیا گیا ہے اور اجتماعیین کے خوف سے ہر وقت ایک ہزار پولیس والوں کا پہرہ لگا رہتا ہے

ہندوستان

توہین مذاہب کے انسداد کا قانون

جمعیتہ میں دلچسپ مباحثہ

شملہ ۱۶ ستمبر آج جمعیتہ مقننہ کے اجلاس میں توہین مذاہب کے انسداد کے لیے ضابطہ فوجداری میں ترمیم کا مسودہ قانون مسٹر کریرار ہوم ممبر نے پیش کیا اور اس پر غور و خوض کرنے کے سلسلہ میں دلچسپ مباحثہ ہوا جمعیتہ کے متعدد ارکان نے خصوصاً صحیفہ نگاروں نے مسودہ کی مخالفت کی لیکن چونکہ انکی تعداد کم تھی اس لیے انھوں نے تقسیم آرا کا مطالبہ نہیں کیا مسٹر رنگا سوامی آئنگر نے مسودہ کو تشدد آمیز قرار دیا مسٹر کے سی رائے نے کہا کہ اس سے حکومت کا مقصد حل نہ ہوگا۔ سر ذوالفقار علی خاں اور مسٹر سرینواس آئنگر نے ان خیالات کی صحت کو تسلیم کرنے سے انکار کیا سر ذوالفقار علی خاں نے تو یہ کہا ہے کہ وہ بہت نرم ہے لیکن مسٹر سرینواس آئنگر نے بتایا کہ اس قانون کا نتیجہ یہ ہوگا کہ لوگوں کو رواداری کرنی آجائیگی مسٹر کریرار نے منتخب کیٹی کے فیصلہ کی تائید کی۔

آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا صدر

مدراس ۱۶ ستمبر آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی مجلس استقبالیہ نے مرکزی اسٹینڈنگ کمیٹی کے سفارش کردہ نام کو قبول کرکے آنریبل سر شیخ عبد القادر کو کانفرنس کا صدر منظور کرلیا ہے اسی طرح جسٹس شاہ محمد سلیمان جج الہ آباد ہائی کورٹ کا نام تمدنی و معاشرتی اصلاح کی کمیٹی کی صدارت کیلئے منظور کیا ہے مولوی محمد یعقوب صاحب شعبہ تعلیم نسواں اور ڈاکٹر سر محمد اقبال کا نام شعبہ اردو کی صدارت کیلئے قبول کیا گیا ہے

کانگرس کمیٹی کا اسپیشل اجلاس

شملہ ۱۷ ستمبر مسٹر اے رنگا سوامی آئنگر جنرل سکرٹری آل انڈیا نیشنل کانگرس نے ایک اطلاع شائع کرائی ہے کہ بموجب ایک درخواست کے جسپر ۲۰ ممبران اے آئی سی سی کے دستخط ہیں اور جسمیں استدعا کی گئی ہے کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کی اسپیشل میٹنگ بمبئی میں نہیں بلکہ کلکتہ میں منعقد ہونی چاہیے کمیٹی کا انعقاد بمبئی ۲۴ و ۲۵ ستمبر کو منسوخ کردیا گیا اور آئندہ کمیٹی کا جلسہ جو ہوگا اس کی تاریخ بعد کو طے ہوگی۔

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے منہدم شدہ مقابر

حضور نظام کا شاندار عطیہ

حیدرآباد ۱۳ ستمبر خیال کیا جاتا ہے کہ ہز اگزالٹڈ ہائینس حضور نظام نے ان مقابر کی مرمت کیلئے جو نجدیوں نے منہدم کردیے ہیں مبلغ ۹ لاکھ روپیہ کی کثیر رقم منظور فرمائی ہے۔

نواب صاحب ڈھاکہ کا عطیہ

ڈھاکہ یونیورسٹی کو ۳۶۰۰ روپیہ سالانہ کی امداد

ڈھاکہ ۱۴ ستمبر ڈھاکہ یونیورسٹی کورٹ کے سالانہ جلسہ میں جس کے اندر بنگال اور آسام کے مختلف حصوں سے اراکین نے شرکت کی تھی وائس چانسلر مسٹر جی ایچ لانگلے نے اعلان کیا کہ حال کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد میں گورنر

اجلاس جناب بابو ہری شنکر دواچی صاحب جج خفیفہ اٹاوہ

نمونہ قابل ورفت

سمن واسطے انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

عدالت جج خفیفہ بہادر اٹاوہ

نمبر مقدمہ ۷۷۶ خفیفہ ۱۹۲۷ء

مساۃ کورجا بیوہ وارث قابض ترکہ منشی لال اقبال داس متوفی قوم بڈھئی ساکن موضع بار بھتر پرگنہ اٹاوہ سکیٹ ضلع اٹاوہ مدعی
بنام گردھاری ولد مرلی قوم بڈھئی ساکن حال شہر کانپور ملازم لکڑی کا کارخانہ متصل ریل بازار پاسہ بھاٹک ۲۳۵ مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعیہ مذکور نے تمہارے نام ایک نالش بابت تمسک ۱۱ ر ۶ پائی کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۰ ماہ اکتوبر ۱۹۲۷ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور کل امورات اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور تم کو لازم ہے کہ اسی روز جملہ دستاویزات پیش کرو جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو۔

تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۴ ماہ ستمبر ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

دستخط رگھوبر پرشاد ماتھر
منصرم عدالت منصفی اٹاوہ
(مہر عدالت)

صداقت میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجیے

... کانفرنس

...ون کے متنازعہ فیہ مسائل

ہندوؤن کے پیش کردہ امور

(۱) مسلم اخبارات اور مسلمانون کے جلسون مین شدھی اور سنگھٹن کے خلاف مظاہرہ۔

(۲) مسلمانون کے ہاتھون سے ہندوون کا بیدردانہ قتل

(۳) ہندوؤن اور سکھون کے جلوسون کی باجہ کے ساتھ اُن مساجد کے قریب سے آمد و رفت جو عام سڑکون یا محلون مین واقع ہین اور انکے سلسلہ مین فسادات۔ (۴) علاقہ قبائل اور صوبہ سرحدی کے بعض مقامات سے ہندوون کا اخراج اور اُنکے ساتھ بُرا سلوک (۵) ذبیحہ گاؤ کو اُن مقامات تک محدود رکھنا جو اس غرض کیلیے مخصوص کیے جا چکے ہین۔ (۶) ان مقامات پر اور اُن راستون سے قربانی کی گائے نہ لیجانا جو اس غرض سے استعمال نہین کیگئے (۷) گائے یا خنزیر کے گوشت کو اُن مقامات کے علاوہ جو اسی غرض کیلیے مخصوص ہین دوسرے مقامات پر نہ بیچنا۔

(۸) جھٹکے کی دوکانون کا مسئلہ (۹) تمام عبادت گاہون اور عبادت کے طریقون کی تقدیس تسلیم کرنا۔ (۱۰) اوتارون پیغمبرون یا دوسری مذہبی شخصیتون یا اُن کتابون پر جنکو کوئی فرقہ متبرک سمجھتا ہو فحش حملون سے باز رہنا (۱۱) مسجدون یا مندرون کو ایک دوسرے کے متصل یا ایسے مقامات پر جہان مستقبل مین نزاع کا احتمال ہو تعمیر کرنے سے باز رہنا۔ (۱۲) تشدد، دھمکی یا جبر یا ناجائز قوانہ کا ...

کیا آپ نے کبھی ا...
خوشبودار اور خالص تیل ...
بکتا. ملک کے بڑے بڑے ...
کیونکر اعتبار ہو سکتا ہے ...
کیا رکھی جائے ...

...شرقیہ ...
...استرنی ...

...ن ... یا ڈینر اور سرکاری ملازمتون
...بالکل مسلمانون کا تناسب۔

(۱۲) سندھ کی علیحدگی ... بلوچستان ... نفاذ

...ہے دیگر تبدیل مذہب کو روکنے اور کمسن یا نوعمر عورتون کو تبدیل مذہب سے محفوظ رکھنے کیلیے قواعد وضع الامر یت کرنا (۱۳) ایسی تحریرون یا تقریرون کو بند کرنا جن کا مقصد ایک مذہب کے معتقدین کے خلاف دوسرے مذہب کے معتقدین مین بُرے جذبات پیدا کرنا (۱۴) بعض مقامات پر مسلمان محرم کے ایام مین براتون کے جلوس بند کرنے اور تعزیون کی تحریم کیلیے کھڑے ہونے کا جو مطالبہ کرتے ہین اس سے دستبردار ہونا (۱۵) ہندوون کی عبادت گاہون کے سلسلہ مین لفظ "کافر" اور "مشرک" کے الفاظ کو ترک کرنا (۱۶) ایک ملت کے خلاف دوسری ملت کے اقتصادی بائیکاٹ

... بنام ... ولد پراگ نراین ... ساکنان حولی سالمان موضع سراس رتیولی پرگنہ اکبرپور ضلع کانپور مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ 766/2/0 جو از روے ڈگری کے واجب الادا ہین اس عدالت مین پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ہذا سے ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوت سے جنکی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیون نہ کیے جاؤ۔ تاریخ پیشی ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۲۷ء مقرر ہے

پرگنہ	موضع	محال	تھوک	پٹی	نمبر کھیت کا	رقبہ کھیت کا
اکبرپور	تیورنا تیولی	۰	۰	۰	۱۳۱۱	بگہ ۵ لبو

نمبر	رقبہ	نمبر	رقبہ	نمبر	رقبہ
۳۱۲۶/۱	بگہ شامل نمبر ۱۳۱۱ ۴ لبو	۱۳۱۴	۳ لبو شامل نمبر ۱۳۱۱	۳۲۵۵	بسوان ۱۰ لبو شامل ۱۳۱۱
۳۱۲۶/۲	۴ لبو	۱۳۱۵	۱۳ لبو	۳۲۵۶	۳ لبو
۳۱۲۶/۳	بگہ ۳ لبو	۱۳۱۶/۱	بگہ ۲ لبو	۳۲۷۵	۳ لبو
۳۲۳۰	بگہ ۵ لبو	۱۳۱۶/۲	۲ لبو	۳۲۸۵	بسوان ۵ لبو
۳۲۳۱	بگہ ۱۳ لبو	۱۳۱۷	بگہ ۱۴ لبو	۳۲۹۰	بسوان ۴ لبو
۳۲۳۲/۱	بگہ	۱۳۱۸/۱	۱۷ لبو	۳۲۹۵	۱۴ لبو
۳۲۳۲/۲	بسوان ۱ لبو	۱۳۱۸/۲	بگہ	۳۴۳۲	۷ لبو
۳۲۴۷	بسوان ۱۹ لبو ۵	۱۵۱۹	۳ لبو	۳۴۳۳	بگہ ۹ لبو
۳۲۴۸	۲ لبو	۱۵۲۱	بسوان	۳۴۳۹	۱۰ لبو
۳۲۵۸	بسوان ۹ لبو	۱۵۲۲	بگہ ۱۵ لبو	۳۴۴۰	بسوان ۱۳ لبو
۳۲۶۰	سان	۱۵۲۳	۱۶ لبو	۳۴۷۰	۱۰ لبو
۳۲۶۱	بسوان ۳ لبو	۱۵۵۱	بسوان	۳۴۷۱	بگہ ۱۷ لبو
۳۲۶۲	۸ لبو	۱۵۸۰	۱۳ لبو	۳۵۴۵	بگہ
۳۲۶۶	بگہ ۴ لبو	۱۵۸۱	بگہ ۹ لبو ۱۰	۳۵۴۶	۱۳ لبو
۳۲۶۷	بسوان ۱۲ لبو	۳۰۶۹	بگہ	۳۵۴۸	۸ لبو
۳۲۶۸	بسوان ۴ لبو	۳۰۷۰	۸ لبو	۳۶۵۴	بسوان ۱۳ لبو
۳۲۷۱/۱	بگہ ۱ لبو	۳۰۷۱	۱۲ لبو	۳۶۵۵	۳ لبو
۳۲۷۱/۲	بگہ	۳۱۲۵	بگہ ۴ لبو	۳۶۵۸	بسوان ۱۵ لبو
۳۲۷۲	۸ لبو	۳۱۳۷	۶ لبو	۳۶۶۰	بگہ ۴ لبو
				۳۶۶۱	بسوان
				۳۲۵۷	۱۲ لبو
				۳۲۳۴	۱۰ لبو

سزم مستقل

المرقوم بکم

سنصرم

ہو جو تیرے ل

ناقعہ ر

ادر کانپو

ر کا چو

گنہ اکبر پور

درخواست

ہے اور جس کی

نوٹس نہ

خواست س

مختار عدہ دد

واضح ہو کہ میں د

لہٰذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بہ

اکبر پور پاصالتاً یا معرفت وکیل

کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا

تشخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیکے حاضر

اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے حتماً حاضر ہو کر

مقدمہ کے تجویز ہوتی ہے بس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گو

جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم تائید اپنے جوابدہی کے استدلال

کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔ اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور

تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور منفصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۸ ماہ ستمبر ۱۹۲۷ء

جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم عدالت

(مہر عدالت)

مقدمہ بغیر حاضری

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۶ ماہ ستمبر

۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

بحکم احمد خان منصرم

بحکم جناب منصف صاحب بہادر کانپور

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ

(شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ - قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی مقام کانپور

مقدمہ نمبر ۹۰۶/۳ بابت ۱۹۲۷ء

رام کشور ولد بہاری لال قوم برہمن - ساکن نواب گنج شہر کانپور

ڈگری دار

مدعی

بنام کنور بہادر ولد دسیکھوراے قوم کایستھ ساکن نواب گنج شہر

کانپور مدیون

مدعا علیہ

بنام کنور بہادر مدیون

مدعی ڈگری

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان میں ڈگری دار نے اشتہار نیلام مال مقروق کے درخواست گذرانی ہے لہٰذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۲۰ ماہ اکتوبر ۱۹۲۷ء واسطے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۱۲ ماہ ستمبر ۱۹۲۷ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط اے - ایس جین

منصرم

(مہر عدالت)

روزانہ ایک آنہ

آپ روزانہ ایک آنہ خرچ کرکے تھوڑے ہی عرصہ میں اپنی گئی گذری تندرستی واپس لانیکے لئے ہر قسم کی کمزوری کو رفع کرکے اعلیٰ درجہ کی طاقت و توانائی حاصل کرنیکے لئے جریان۔ احتلام۔ رقت منی۔ فساد خون و منی کی خرابی وغیرہ امراض مخصوصہ سے نجات پانیکے لئے مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال کریں۔ قیمت ۳۲ عدد گولیاں ۱۶ ایام کی خوراک ہیں صرف عہ۔ اسی طرح روزانہ صرف ایک آنہ ار خرچ کرنے سے تھوڑے ہی عرصہ میں زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہے ۵ ڈبیاں ساتھ منگوانیسے صرف ۴ روپیہ للعہ محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار

طلا واجی کرن

ایسے مایوس اشخاص جو اپنی جوانی کو اپنے ہاتھوں سے بگاڑ کر کف افسوس مل رہے ہوں اور بالکل نامرد بن گئے ہوں بہت سے طلاؤں میں پیسہ خرچ کرکے بھی فائدہ نہ اٹھا سکے ہوں انکو چاہیئے کہ اس طلا کا استعمال کرکے صرف دو ہفتہ کے اندر دائمی صحت حاصل کریں۔
قیمت فی شیشی نصف تولہ صہ علاوہ محصولڈاک

ویدشاستری منی شنکر گوبندجی جام نگر (کاٹھیاواڑ)
کانپور ایجنٹ مسرس عبدالکریم اینڈ سن ہسٹن روڈ کانپور

...لا اینڈ کمپنی لمیٹیڈ بمبئی کی
...کی سودیشی دوائیں

یہ دوا انفلوئنزا بخار روزانہ اور چوتھیا کے لئے بہت اکسیر ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ عہ
یہ دوا کمزور دبلے پتلے بچوں اور کمزور انسانوں کے لئے مفید ہے۔ قیمت صرف بارہ آنے ۱۲ ار
یہ دوا درد سر درد گردہ اور پٹھے کے درد کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت صرف بارہ آنے ۱۲ ار
یہ دوا ہیضہ کی بیماری اور گرمی سے دست روکنے کیلئے بہت ہی مفید ہے۔ قیمت صرف تیرہ آنے ۱۳ ار
...کی گولیاں — ایک گرین دو گرین کی بوتل یہ گولیاں کونین سے بنی ہوئی ہیں قیمت ایک گرین والی بوتل ایک روپیہ چار آنہ قیمت دو گرین والی بوتل کی ۱۳ ار
...طاقت کی گولیاں — یہ گولیاں کمزور بچے کم خون رقیق خون اور دھات کیواسطے بہت اکسیر ہیں قیمت صرف ایک روپیہ عہ
...والے کا داد کا مرہم — یہ مرہم کھجلی اور جلدی بیماری کیواسطے اکسیر ہے قیمت ۶
...بی والے کا دانت کا منجن — یہ منجن دانتوں کو موتی کی مانند چمکدار بناتا ہے قیمت ۶

کیا آپ نے کبھی اس...
خوشبودار اور خالص تیل...
بکتا۔ ملک کے بڑے بڑے...
کیونکر اعتبار ہوسکتا ہے...
کیا رکھی جائے...

ڈاک کا پتہ: سیاتی روڈ دواخانہ کینڈل روڈ بمبئی۔ تار کا پتہ "CAWASHAPUR" Bombay

---

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کرکے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو رفع کرکے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں۔ قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

یہ گولیاں امساک کے واسطے بیحد مفید اور بے نظیر ہیں رات کو فقط ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھانے سے عجیب و غریب کیفیت نظر آنے لگتی ہے آزمایش شرط ہے۔ قیمت صرف عہ

پوشٹ ولاسی روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص کی دور ہوکر ازسرنو طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ دو روپیہ عام علاوہ محصولڈاک۔ مفصل حالات کیلئے وید ودیا مفت طلب کریں۔

پتہ راج وید نرائن وکیشوجی۔ جام نگر (کاٹھیاواڑ)
کانپور ایجنٹ: گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چوراستہ کانپور

ولایت کی نئی دوائیں نمونہ مفت

لعل نمبر ۱ یکدم زالی جادو کا اثر رکھنے والی جو لگاتے لگاتے عورت و مرد دونوں حیرت انگیز مزا اٹھاتے ہیں۔ قیمت ۱۲ ار محصولڈاک الگ۔ برابر استعمال کرتے رہنے سے بہت ہی فائدہ ہوتا ہے۔

لعل نمبر ۲ بخار۔ نزلہ۔ قبض۔ کھانسی اور چھینک۔ سر کا درد۔ آدھے سر کا درد۔ کمر کا درد۔ گھٹنے کا درد۔ ان کا درد۔ چوٹ کا درد۔ سینے کا درد۔ پڑھ کا درد۔ جوڑوں کا درد۔ گٹھیا یعنی جسم میں کسی حصہ کا درد ہو فوراً دس منٹ میں دور ہوجاتا ہے۔ سردرد والے ضرور ایک شیشی اپنے پاس رکھیں۔ یہ نشہ کی چیز نہیں ہے قیمت ۱۲ ار فی شیشی محصول ڈاک الگ۔

لعل نمبر ۳ ہر قسم کے جریان۔ سفید پانی کا آنا اور کمر کا درد۔ خراب خون۔ دماغ کی کمزوری اور بدہضمی وغیرہ کے لئے ایک ہی دوا ہے جو ہر مرد و عورت ہر ایک کو یکساں فائدہ پہونچاتی ہے تھوڑے وقت میں ہی تعجب خیز فائدہ معلوم ہوجائیگا۔ ایک ہفتہ کی دوا کے دام ۱۲ ار آنہ صرف محصولڈاک الگ۔

لعل نمبر ۴ یہ پاؤڈر نئے یا پرانے سوزاک کو صرف ۱۲ گھنٹہ ہی میں آرام پہونچاتا ہے۔ سوزاک والے مریض ضرور منگا کر فوراً آزمایش کریں۔ قیمت بارہ آنے ۱۲ ار

ضروری نوٹ: ہماری دوائیں عورت و مرد دونوں بلا کسی خاص پرہیز کے جب چاہیں ہر موسم میں استعمال کرسکتے ہیں اگر نمبر ۳ کو کھائیے۔ نمبر ۱ کو لگائیے تب کام دیکھئے پھر جو تعریف کیجئے گا۔

ملنے کا پتہ: آر۔ ایس۔ لعل فارمیسی، ہٹولا گنج۔ کانپور

پاؤبھر سونا یا پانچ سو روپیہ

اُس شخص کو دیا جائیگا جو ثابت کرے کہ موجودہ دنیا میں تپ دق کے لئے

پران داتا

سے بہتر علاج موجود ہے۔ مرض خواہ کسی وجہ سے ہو۔ دق کیسے ہی درجہ میں کیوں نہ پہونچ گیا ہو

اگر جان باقی ہے

تو پران داتا ازسرنو زندگی عطا کریگی تپ دق کے ہزاروں جاں بلب مریض جنکی زندگی سے ماہر طبیب و تجربہ کار ڈاکٹر بھی مایوس ہوچکے تھے صرف پران داتا کی بدولت دوبارہ زندگی اور صحت کی دولت سے مالامال ہوچکے ہیں انسانی ہمدردی کی بنا پر

صداقت کے ناظرین کا اخلاقی فرض ہے

کہ اپنے دوست احباب عزیز و اقربا اپنے ہمسایوں اور قریب و جوار کے رہنے والوں کو خبر کردیں کہ "پران داتا" تپ دق کیلئے دنیا میں موجودہ زمانہ کے تمام علاجوں سے بہتر اور کامیاب علاج ہے قیمت مبین یوم کیلئے جو ایک مریض کو بالکل کافی ہے دس روپیہ علاوہ محصولڈاک
طبابت پیشہ اصحاب کو اعزازی ریٹ پر کمیشن

ملنے کا پتہ: "پران داتا" مہندرو (پٹنہ)
PARANDATA, P.O. MAHENDRU, (PATNA)

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستولیں

ہمارے یہاں کم سے کم قیمت پر دستیاب ہوتی ہیں۔ ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن تک ہم مال اپنے خرچ سے پہونچا دیتے ہیں۔ اور فرمایشوں پر کمیشن علیحدہ دیتے ہیں۔ فہرست

سلیمان اینڈ کو۔ کراچی کیمپ سے طلب فرمایئے

REGD. NO. 142

جمالِ پرتوِ ... مستقل
زبان پر بھی ہو جو تیرے ...

اڈیٹر
خواجہ عبد السلام

ہفتہ وار

جلد ٦ | کانپور - چہارشنبہ ٢٨ ستمبر سنہ ١٩٢٧ء مطابق ...

ادبیات

ہدیۂ احسن

(بحضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم)

مداح رسول مولانا محسن کاکوروی مرحوم کے بے مثل نعتیہ قصیدہ موسومہ "نظم دل افروز" پر اکثر شعراء باکمال نے مصرعے لگائے ہیں اور وہ تخمیسیں شائع ہو چکی ہیں۔
ذیل میں ہم جناب احسن سنبھلی صاحب ناظم حلقۂ ادبیہ و اسسٹنٹ ایڈیٹر رسالۂ زمانہ کانپور کی تخمیس کے چند بند تبرکاً شائع کرتے ہیں۔

(ایڈیٹر)

...وہ مجنوں ہوں کہ اک سودائے دلکش ہے مرے سر میں — خیالِ دوست دلمیں چند آنسو دیدۂ تر میں
...قسمت کہ داغِ عشقِ حضرت تھا مقدر میں — ہے منزل اک مہِ کنعاں کی قلبِ اروضطر میں
یہ مہمانِ عزیز اترا ہے کس اجڑے ہوے گھر میں

...پا ہوتا ہے جب اشکوں کا طوفاں دیدۂ تر میں — برس پڑتے ہیں موتی دامنِ عشقِ پیمبر میں
...لیخا کی طرح سودائے الفت ہے مرے سر میں — ہے منزل اک مہِ کنعاں کی قلبِ ارو ضطر میں
یہ مہمانِ عزیز اترا ہے کس اجڑے ہوئے گھر میں

...مبارک تم کو بزمِ انبیا کی مسند آرائی — خدا کی دوستی عرشِ خدا کی مسند آرائی
...میں کی کارفرمائی سما کی مسند آرائی — نبوت کا تجمل اصطفا کی مسند آرائی
فلک کے ہفت اقلیم اور زمیں کے ہفت کشور میں

...رسالت کا تعلق مستتر ہر تار گیسو میں — نبوت کا ستارہ ضو فشاں ہر خال ہندو میں
...نبوت کا سمندر وقفِ طوفاں ہر شکنِ مو میں — شجاعت کا سلحنامہ نہاں ہر چینِ ابرو میں
سخاوت کا خزانہ ہر نگاہِ بندہ پرور میں

...ہے رفعت نہ ہے شوکت شہنشاہِ مکرم کی — ثریا سے تری اتنی روشنی پھیلی ہے پرچم کی
...حضرت کی صولت سے سیاہی رخِ عالم کی — میانِ بدر شمشیرِ ہلالی اسقدر چمکی
کہ ابتک روشنی پھیلی ہوئی ہے ہفت کشور میں

یہ دربار رسالت ہے کہ ہے دربار محبوبی — یہ طرزِ دلفریبی گرم ہے بازار محبوبی
رخِ روشن کہ ہیں اس سے عیاں آثار محبوبی — ہوا ہے اللہ اللہ مطلعِ انوار محبوبی
شرف کی پہلی منزل تھی بنی ہاشم کے اختر میں

نہاں ہے جلوۂ حسنِ ازل حضرت کے سینے میں — تماشا ہے کہ سورج چھپ کے بیٹھا ہے نگینے میں
حقائق کا سمندر بند ہے اس آبگینے میں — بھرا علمِ لدنی حق نے سینے کے سفینے میں
کہ لہریں لے رہے ہیں بحر مواج آپکے بر میں

یہ نور امتیازِ معرفت ہے اس کی محفل میں — بنی ہے روشنی خود حدِ فاصل حق و باطل میں
شریعت اسکی منزل اور طریقت اسکی منزل میں — گھر اس کا کعبہ اور اللہ اسکے کعبۂ دل میں
خدا ہے اسکے گھر اور وہ خدائے پاک کے گھر میں

رسول اللہ بھی حق انکا فیضِ عام بھی حق ہے — شریعت بھی مسلم شرع کا الغام بھی حق ہے
طریقت بھی ہے برحق مذہبِ اسلام بھی حق ہے — خدا کا نام بھی حق مصطفےٰ کا نام بھی حق ہے
نہاں سرِ حقیقت ہے مجازِ ذاتِ اطہر میں

ترا روئے منور ضو فشاں مہرِ درخشاں میں — ترا ذکرِ مبارک جابجا آیاتِ قرآں میں
تری ذاتِ مقدس جلوہ گر دیوانِ ایماں میں — ترا اسمِ گرامی زیرِ بسم اللہ عنواں میں
ازل کے ہر صحیفے میں ابد کے ہر رجسٹر میں

تری صورت کا جلوہ جلوۂ یزداں کے نقشے میں — تری سطوت کا نقشہ عالمِ امکاں کے نقشے میں
ترے گیسو کا سایہ ماہِ نور افشاں کے نقشے میں — ترے انوار کا پرتو مہِ کنعاں کے نقشے میں
تنِ بے سایہ کی تصویر عکسِ مہرِ خاور میں

تو انساں تھا مگر انساں سے بالاتر فضیلت میں — فرشتوں کے جھکے سر تیرے دربار نبوت میں
ترا ثانی نہ شوکت میں نہ حشمت میں نہ عزت میں — حسب میں اور نسب میں اور شرافت اور کرامت میں
نہ تیرا مثل مظہر میں نہ تیرا مثل مضمر میں

ویدشاستری منی شنکر گوبند جی

... قیمت متفقہ ہو ہیں اس کے محرک ... انجمن اتحاد کا نفرنس شملہ کے محرک بھی ڈاکٹر انصاری ہے اور انھوں نے ڈاکٹر ہونیکے سے ملکر اس کانفرنس کی بنیاد ڈلوائی اس سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان فساد سے سخت بیزار ہیں اور انکی یہ دلی خواہش ہے کہ کسی نہ کسی طرح امن قائم ہو جائے۔ مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ ہندو فساد کے موافق ہیں مگر یہ ضرور ہے کہ مسلمان جرأت کے ابتدا کرتے ہیں اور اسمیں اپنی ملت کی بھی پروا نہیں کرتے بخلاف اسکے ہندو ایسا نہیں کرتے۔

مگر یہ ہندوستان کی انتہائی بدقسمتی ہے کہ جب یہ بزرگان قوم اتحادی کانفرنسوں میں تشریف لاتے ہیں تو اس قسم کے مطالبات پیش کرتے ہیں کہ اس پر اتفاق رائے غیر ممکن ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح یہ حضرات اپنی اپنی ملتوں کی ہر دلعزیزی مفت میں حاصل کر لیتے ہیں۔

ہماری رائے میں ان ناکامیوں کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہندو مسلم لیڈران ان اتحادی کانفرنسوں میں بیٹھکر اس کی کوشش کرتے ہیں کہ یہاں بیٹھکر زائد سے زائد اپنے حقوق دوسرے فریق سے تسلیم کرالیں اور دوسرا فریق بھی اسی گھات میں رہتا ہے اور نتیجہ اس کا ناکامی ہوتا ہے

ہماری قطعی رائے ہے کہ آل انڈیا اتحادی کانفرنسوں سے یہ موجودہ اختلافات ہرگز دور نہیں ہو سکتے بلکہ آئندہ سے ان آل انڈیا کانفرنسوں کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ وہ بجائے اس کے کہ خود ان تفصیلات میں پڑیں اس کیلئے مقامی اتحادی بورڈ قائم کر دیں اور اپنی حیثیت مرکزی رکھیں اور ان اتحادی بورڈوں کو اس بات کا مجاز کریں کہ وہ اپنے مقامات میں اپنی ضروریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے تصفیہ کر لیں اور اس کی اطلاع مرکزی اتحادی بورڈ کو دیں۔

ہمارے خیال میں اس طرح ممکن ہوگا کہ اتحاد و اتفاق کی لہر پیدا ہو جائے اور ہندوستان میں آئندہ امن و چین کی زندگی میسر ہو بخلاف اس کے شملہ یا دہلی میں بیٹھکر اتحاد و اتفاق کا پیدا کرنا تقریباً غیر ممکن معلوم ہوتا ہے۔ اور اس پھیر میں یہ بھی نقصان ہوتا ہے کہ مقامی لیڈران یہ کہکر معاملہ کو ختم کر دیتے ہیں کہ یہ مسئلہ آل انڈیا ہے

ہم کو امید ہے کہ ذمہ دار حضرات ہماری اس ناچیز رائے پر غور کریں گے

کیا آپ نے ... خوشبودار اور خالص ... یکتا۔ ملک کے ... کیونکر اعتبار ... کیا رکھی ... گولیاں ... طاقت کی ... والے کا دادا کا ... بالی والے کا دانت کا ...

... ڈاک کا پتہ ... سے اس میں شرکت ... کہ وہ تمام اہم مسائل پر بحث ... قائم کریں اور محض ضد یا سخن پروری ... کی کوشش کریں کہ اس کانفرنس کا فیصلہ ... اصولیت پر مبنی ہو کہ جس پر تمام مسلمان متفق ہو سکیں۔

قانون توہین مذاہب

بالآخر مسٹر جیمس کریرار کے قانون کو کامیابی حاصل ہوگئی اور انکا مسودہ ۲۶ مخالف آرا کے مقابلہ میں ۶۱ موافق آرا سے پاس ہوگیا۔

اب یہ قانون بیہودہ اور فحش گو اور دریدہ دہن اور زبان دراز مصنفوں اور اخبار نویسوں کیلئے ایک تازیانہ کا کام دے گا۔

لیجس لیٹو اسمبلی میں اس مسودہ قانون پر نہایت اہم اور معقول بحث ہوئی۔ مخالف قانون نے جن خطرات کا اظہار کیا اس کے جواب میں مسٹر جیمس کریرار نے یہ یقین دلایا کہ یہ قانون نہایت غور و احتیاط کے بعد استعمال کیا جائیگا اور پریس کی آزادی، معقول تنقید کی آزادی، معقول تبصرہ مذاہب کی آزادی، اور اظہار رائے کی آزادی کو خطرہ میں نہیں لایا جائیگا۔ اور جب تک یہ ثابت نہ ہو جائیگا کہ مضمون نگار نے دیدہ و دانستہ بغض و نفرت کی بنیاد پر دوسرے مذاہب پر ناپاک حملہ کیے ہیں اس وقت تک یہ قانون استعمال نہ کیا جائے گا۔

اگرچہ ہم کو اس کا کافی تجربہ ہے کہ واضع قانون ہمیشہ قانون بناتے وقت اسی قسم کے اطمینان بخش خیالات کا اظہار کرتے ہیں مگر اس وقت اس قدر نازک حالت پیدا ہو گئی ہے کہ بلا اس قسم کے قانون کے ہندوستان کا امن و امان خطرہ میں ہے اور بدرجہ مجبوری ہندو مسلم لیڈران کی استدعا پر یہ قانون بنایا گیا۔

ہم امید کرتے ہیں کہ یہ موجودہ نیا قانون جو مذاہب کی حفاظت کیلئے بنایا گیا ہے اس سے گورنمنٹ غلط فائدہ نہ اٹھائیگی اور اس قانون کو جبر و استبداد کی تکمیل کیلئے استعمال نہ کریگی۔

...ساتھ رہتے ہیں۔ بہرحال تمام انتظامات مکمل کر دیے گئے ہیں اور ہم اس خوش انتظامی کیلئے مسٹر منرو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے مشکور ہیں۔ ہم بھی کانپور کی پبلک سے اس کی پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنی قدیم اتحاد و اتفاق اور رواداری و برادرانہ جذبات سے کام لیں گے اور اپنے طرز عمل سے کسی قسم کی کوئی ناگوار حالت پیدا کرکے اپنے ماتھے پر مزید کلنگ کا ٹیکہ نہ لگائیں گے۔

تبادلہ مسٹر حسام الدین انچارج کوتوالی ڈیرہ پور کی حلقہ انسپکٹری پر تبدیل ہو کر گئے ہیں اور مسٹر پراگ دت سب انسپکٹر تھانہ نواب گنج انچارج کوتوالی مقرر کیے گئے ہیں۔ ہم کو امید ہے...

آئینہ کانپور

انجمن اتحاد ہم نے گذشتہ ہفتہ انجمن اتحاد کانپور کے عنوان ایک لیڈنگ آرٹیکل سپرد قلم کیا تھا اور ۹ ۔ ۱۱ ۔ ۱۴ ۔ ۲۰ کے جلسوں پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ ممبران انجمن اتحاد نے اپنے فرائض نہیں سمجھے اور انھوں نے کوئی اصلاحی قدم آگے نہیں بڑھایا اور قطعاً اس قسم کے مسائل پر توجہ نہیں کی کہ جن کی وجہ سے کانپور کی فضا مکدر ہو رہی ہے اور جب تک یہ حضرات ایمانداری کے ساتھ ان مسائل کا تصفیہ کرکے ہندو مسلمانوں کے جذبات و خیالات کو درست کرکے اتحاد و اتفاق کا جذبہ پیدا کریں گے اس وقت تک کانپور میں حقیقی امن و امان کا ہونا امر موہوم ہے۔"

مگر ہمکو معلوم ہوا ہے کہ ہمارے اس مضمون سے ممبران انجمن اتحاد کو تکلیف ہوئی ہے اور ہمارے ایک مکرم دوست نے صداقت کے اس مضمون کو "انجمن اتحاد" میں پیش کیا تھا اور اس کا اظہار فرمایا تھا کہ یہ مضمون جلسوں کی کافی واقفیت کے بعد لکھا گیا ہے۔

شاید دانستہ یا نادانستہ طور پر یہ معزز ممبران یہ سمجھتے ہیں کہ جلسہ کی کارروائی واقعی پردہ راز میں ہے؟

اگر ہماری یاد داشت غلطی نہیں کرتی تو ہم اپنے مکرم دوست کو یاد دلانا چاہتے ہیں کہ "صداقت" کے علاوہ آپ کی انجمن کے ایک معزز رکن جو ایک مقامی اخبار کے ایڈیٹر بھی ہیں آپ کی انجمن اتحاد پر تبصرہ کرتے ہیں کیا ہماری اس درخواست پر ہمارے مکرم دوست اس مضمون کے پڑھنے کی تکلیف گوارا فرمائیں گے؟ اور اس اچھوتی کانفرنس کے افشائے راز پر آپ کس قسم کا مواخذہ کرنیکی کوشش کریں گے؟

ہمکو اس کا بھی افسوس ہے کہ ہمارے مکرم دوست نے "صداقت" کے الفاظ کو توڑ مروڑ کر اس کے غلط معنی لگانے کی کوشش کی حالانکہ ایڈیٹر "صداقت" کے تخیل میں بھی وہ معنی نہ تھے۔

بہرحال "صداقت" کا ہمیشہ سے یہ شعار رہا ہے کہ وہ ایمانداری کے ساتھ تبصرہ کرے چاہے اس کی وجہ سے خود اس کی ملت اس سے ناراض ہو یا دوسری ملت۔

ہم اپنا یہ مقدم فرض سمجھتے ہیں کہ بلا کسی رو رعایت کے اور ایمانداری کے ساتھ قومی معاملات پر تبصرہ کریں اور اب بھی ہماری یہی رائے ہے کہ اتحاد کانفرنس اصلی کام نہیں کرتی اور یہ کہکر معاملات کو الجھا دیا یا غلط بحث کرنا کہ یہ مسائل آل انڈیا ہیں محض لغو ہے یہ تمام مسائل ... اور مقامی ہیں اور جب وقت تک مقامی حیثیت سے انکو طے نہ کیا جائیگا آل انڈیا حیثیت سے کبھی طے نہ ہونگے۔

ہم ایک دفعہ ممبران انجمن اتحاد سے پر زور اپیل کرتے ہیں کہ وہ ذرا جرأت سے کام لے کر قدم آگے بڑھائیں اور ایمانداری کے ساتھ اپنی اپنی ملتوں کو اس کا یقین دلائیں کہ تمہارے حق میں یہی طریقہ مفید ہے تو ناممکن ہے کہ انکی ملتیں انکے مشورہ پر کاربند نہ ہوں اور یہ اور بات ہے کہ خود یہی حضرات اس کے موافق نہ ہوں بہرحال ہم تمام پبلک کو بے قصور سمجھتے ہیں۔

دسہرہ دسہرہ کا تہوار ۲۷ ستمبر سے شروع ہو گیا ہے اور حکام کی طرف سے تمام احتیاطی تدابیر عمل میں لائی گئی ہیں مسلح پولیس ہر سڑک پر متعین کر دی گئی ہے جن جن راستوں سے سواری گذرتی ہے وہاں پر کافی تعداد میں پولیس موجود رہتی ہے مزید احتیاط کی غرض سے چھتوں پر بھی پولیس بٹھادی گئی ہے، سواری کے ہمراہ بھی مسلح پولیس سب انسپکٹران و انچارج کوتوالی موجود رہتے ہیں اور انکے علاوہ دو ڈپٹی کلکٹر صاحبان ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی بغرض نگرانی ۴

کبتک! آخر کبتک!!

(از لالہ لاجپت راے جی)

جب لوگ مجھ سے سوال کرتے ہین کہ ہندو اور مسلمانون کے مابین موجودہ کشیدگی کب تک جاری رہیگی تو مین یہ جواب دیا کرتا ہون کہ اس وقت تک جبتک یہ محسوس نہ کرنے لگین کہ آخری حد ختم ہوگئی اور وہ ایک دوسرے کو مزید نقصان پہونچانے کے ناقابل ہوگئے ہین ذاتی طور پر میرا یہ خیال ہے کہ وہ حالت اب آگئی ہے یہ درست ہے کہ جان و مال کا نقصان ہندوون نے نسبتاً زیادہ اٹھایا ہے لیکن اس سے انکار نہین ہوسکتا کہ مسلمانون کا بھی نقصان کافی ہوا ہے اگر یہ ٹھیک ہے تو کیا ابھی ہالٹ کرنے کا وقت نہین آیا۔؟

ہمارے انگریز حکام بڑے ناراض ہوجاتے ہین جب ان پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ پھوٹ ڈالکر حکومت کرنے کی پالیسی پر عمل کر رہے ہین ممکن ہے کہ انمین سے بعض اس خطا کا علم نہ رکھتے ہون لیکن اس بات پر کوئی باور نہین کرسکتا کہ انمین اتنی عقل نہین ہے کہ یہ نہ سمجھتے ہون کہ ہندوستان مین ان کی حکومت کی بنیاد اس پالیسی پر رکھی ہوئی ہے ان کے ہموطن جو زیادہ دیانتدار ہین انمین سے بعض نے خود کھلے دل سے زمانہ ماضی مین تسلیم کیا ہے اور اب بھی انھون نے اسکو چھپایا نہین رکھا۔

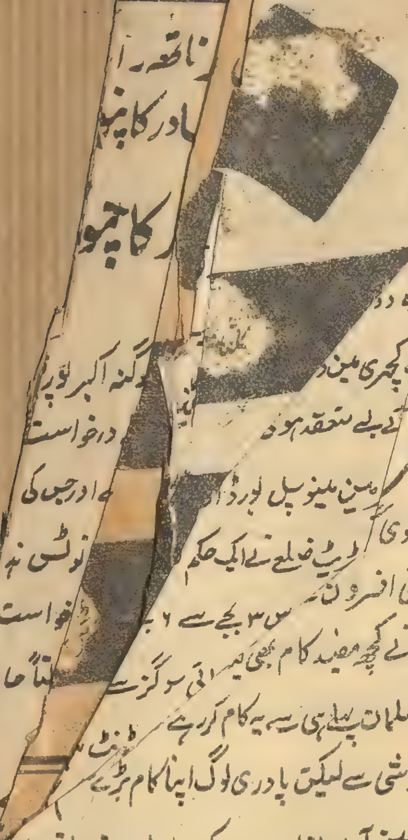
انگلستان کے اخبارات ہندوستان کی خبرین یا فرقہ وارانہ تنازعات اور فسادات کی خبرون کے سوا بہت ہی کم شائع کیا کرتے ہین یہی فسادات اینگلو انڈین سیاہ رون کی تقریرون کی تمامتر پونجی ہین ان فسادات کی اہمیت کو بہت کچھ بڑھا چڑھا کر بیان کیا جاتا ہے ہندوستانیون کے مطالبہ سوراجیہ کو ہلاک کرنے کیلیے اینگلو انڈینز کے اسلحہ خانہ مین سب سے زیادہ زبردست ہتیار یہ بلوے کے فسادات ہی ہین وہ ہماری بے بسی و بیوقوفی پر ہنستے ہین اور ساتھ ہی اس نظارہ کو دیکھ کر ششدر رہجاتے ہین دونون باتون مین وہ دیانتدار اور نمک حلال ہین وہ افسوس بھی کرتے ہین مگر خوش بھی ہین اس ذہنیت کیلیے مین انھین کوئی الزام نہین دیتا یہ امپیریلزم کا لازمہ ہے یہ امپیریلزم کی ذہنیت ہے ہر زمانہ اور ہر ملک مین ایسا ہی ہوتا آیا ہے اور آیندہ بھی ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہیگا۔

اپنا جایزہ

لیکن خود ہماری حالت کیا ہے؟ کیا ہم خوش ہین ہر گز نہین کیا ہم موجودہ حالت سے بیزار ہو چکے ہین؟ بلاشبہ تا ہم اسی راستہ پر چلے جارہے ہین یہ بات ابھی تک مسلمانون کے ذہن نشین نہین ہوئی ہے کہ تمام ہندوون کو مسلمان بنانا ناممکن ہے یا سب کے مار ڈالنے کے بعد ملک پر قبضہ کرنا ناممکن ہے۔ البتہ اب انکو معلوم ہوگیا ہوگا کہ سوامی شردھانند کے قتل سے شدھی اور سنگھٹن کی تحریکین مر نہین گئین اس کا یہ مطلب نہین کہ مسلمانون کو بطور جماعت کے اس قتل کا ذمہ دار مین ٹھہراتا ہون میرا ہر گز یہ مدعا نہین بلکہ میرا یہ مطلب ہے کہ مسلمانون کی جماعت نے ابتک ضرور دیکھ لیا ہوگا کہ اس قسم کے قتل خواہ کتنے ہی کیے جائین (خواہ اس کی تہ مین کوئی شخص ہو) اس سے نہ تو آریہ سماج کی سرگرمیان روکی جاسکتی ہین اور نہ شدھی اور سنگھٹن کی تحریکون کو تباہ کیا جاسکتا ہے۔

دھرم اور مذہب

جہان تک میرا ذاتی تعلق ہے مین عقائد کے مذہب کو نہین مانتا لوگون کو ایک مذہب سے دوسرے مذہب مین لانے کی تمام کوششین میرے نزدیک ایک قسم کی گستاخی ہے دیانتداری کے ساتھ میرا یہ خیال ہے کہ ہندو لوگ غیر ہندوون کو اپنے مذہب مین لانے کی ہرگز ...



ملک مین لائی افسرون ... کی مشنریون نے کچھ مفید کام بھی ... ترقی دی مسلمان پہلے ہی سے یہ کام کر رہے ... نہایت خاموشی سے لیکن پادری لوگ اپنا کام بڑے ... دیتے رہے انہین آدمیون اور روپیہ کی امداد اس قدر ملتی رہی کہ ... ہندوستانیون کی وہم و گمان مین بھی نہین آسکتی۔

مشنریون کی کامیابیون سے ہندو چونکے اول تو انکو بڑا صدمہ ہوا انھون نے غل مچایا لیکن پھر خاموش ہوگئے پھر آریہ سماج ظہور مین آئی اور اس نے فیصلہ کیا کہ عیسائی مشنریون سے انہی کے ہتیارون سے مقابلہ کیا جاے وہ مسلم مشنریون سے قطع نظر نہین کرسکتے تھے بعض افرون نے اس کشمکش کی حوصلہ افزائی کی جہانتک اصول کا تعلق ہے جب تک کوئی جبر اور زیادتی سے کام اور آزادی مذہب کے نام سے ارتکاب جرم نہ کرے کسی شخص کو قصور وار قرار نہین دیا جاسکتا ہندو اسپرٹ اس کے منافی ہے کہ دوسرے مذہب یا بانیان مذاہب پر نکتہ چینی کی جاے جنگجو عیسائیت اور جنگجو اسلام نے بعض ہندوون کے رویہ مین تبدیلی پیدا کی۔ رنگیلا رسول کے مانند کتابین عیسائیون اور مسلمانون نے بھی لکھی ہین کرشن بھگوان کی زندگی پر انکے حملون کو دیکھنا چاہیے میرے خیال مین رنگیلا رسول جیسی کتاب کے مصنف نوع انسان کے دشمن ہین نہ تو وہ اپنے مذہب کی کچھ خدمت کرتے ہین نہ اپنے جماعت کی اس قسم کی کتابون کی اشاعت خواہ وہ ہندوون کی تصنیف ہون یا مسلمانون کی یا عیسائیون کی یا اور کسی کی اگر جرم قرار دیا جاے تو مجھے خوشی ہے لیکن خرابی کی اصل جڑ مختلف جماعتون کی ذہنیت مین مخفی ہے آج کل ہندو و مسلمانون مین جبکہ فرقہ وارانہ جوش انتہائی درجہ تک دکھا رہے ہین عیسائیون پر اوس پڑگئی ہے اسلیے مین اپنی اپیل اول الذکر دونون جماعتون تک محدود رکھون گا۔

مادر ہند کیساتھ بیوفائی

مین نے مسلمانون سے سوال کیا تھا کہ کیا ابھی تک یہ امر انکے ذہن نشین نہین ہوا کہ ہندوون کے ہندو دھرم کو تباہ کرنا ناممکن ہے یہی سوال مین ہندوون سے کرتا ہون کہ کیا ابھی تک انکے ذہن مین یہ بات نہین آئی کہ مسلمان کسی لغویت کو برداشت نہین کرینگے تمام مسلمانون کو شدھ کرنا یا اس کا پرچار کرنا لغو اور حماقت ہے اور اس قسم کے خیالات یا تقریرون کی حوصلہ افزائی کرنا ماں ہند کو دکھ دینا ہے آریہ سماج کے لیڈرون نے ابھی تک اس بات کو سمجھا ہے یا نہین؟ رنگیلا رسول یا رسالہ ورتمان انکے مقصد کو ایک رتی بھر تقویت نہین پہونچاتے؟ تو کیا وہ اس قسم کی کتابون کی اشاعت کو روکنے مین سرگرم تدابیر سے کام نہ لینگے اس قسم کی کوئی کتاب یا پمفلٹ ...

اور ندامت کو طوا...

مسٹر اسپریٹ کے خلاف
کتاب "چین و ہندوستان" لکھنے کا الزام

بمبی ۱۹ ارستمبر مسٹر بی اسپرٹ کل شام کو بغاوت کے الزام مین گرفتار کیے گئے تھے آج انکی طرف سے انکے وکلا مسٹر جے بی پٹیل اور ایف جی جنوالا نے درخواست ضمانت پیش کی۔ ڈپٹی کمشنر پولیس نے ضمانت کی درخواست کی مخالفت کی اور کہا کہ ملزم کو ضمانت پر رہا کرنے مین عوام کیلیے خطرہ ہے۔ ملزم کی طرف سے جواب مین بیان کیا گیا کہ وہ صرف مزدورون کیلیے پروپگنڈا کرنے مین مصروف ہے علاوہ ازین اسے مقدمہ کا کوئی خوف ہے اور نہ اس بات کا امکان ہے کہ وہ مقدمہ سے بچنے کیلیے مفرور ہوجاے۔

اس کے بعد استغاثہ کی طرف سے ایک تحریر پیش کی گئی جو ملزم کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تھی مجسٹریٹ نے اس تحریر کے چند اقتباسات چھانٹے جن کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ باغیانہ ہین اور وکیل ملزم کو انکی طرف توجہ دلائی۔ کارروائی کے دوران مین یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ پولیس کا دعوی ہے کہ ملزم کتاب "ہندوستان و چین" کا مصنف ہے جو ضبط کی جاچکی ہے اور جس کی جلدین حاصل کرنے کیلیے بمبی اور دوسرے مقامات پر کئی مکانون پر پولیس نے چھاپے مارے ہین آخر مین مجسٹریٹ نے درخواست ضمانت کو مسترد کردیا اس پر وکیل ملزم نے درخواست کی کہ ملزم جیل کی حوالات مین رکھا جاے پولیس کی مخالفت کے باوجود مجسٹریٹ نے وکیل کی یہ درخواست منظور کرلی اور حکم دیا کہ ملزم ۲۷ ارستمبر تک جیل مین رکھا جاے۔

ملک معظم کا دو ہزار کا عطیہ

شملہ ۱۸ ارستمبر حضور ملک معظم جارج پنجم نے ازراہ عنایت خسروانہ سیلاب زدگان ہند کی امداد و اعانت کیلیے دو ہزار روپیہ عنایت فرمایا ہے والسراے ہند نے اہل ملک کی جانب سے شہنشاہ معظم کا شکریہ ادا کیا ہے۔

مولوی برکت اللہ صاحب بھوپالی کا انتقال

امرتسر ۱۹ ارستمبر سردار نتھا سنگھ صاحب نے سان فرانسسکو سے مندرجہ ذیل بحری تار ارسال کیا ہے:۔

ہندوستان سے جلاوطن شدہ مولوی برکت اللہ صاحب کا ۲۰ ارستمبر کو انتقال ...

... ماتحت مجلس کا اجلاس ... ار ... متواتر ہوتا رہا بالآخر گذشتہ شام حسب ذیل بیان ... اور انھوں ... مجلس کے روبرو پیش کر دیا گیا:-

مجلس ماتحت نے گائے اور باجہ کے مسائل کے متعلق مختلف مسودات پر جو اس کے سامنے پیش کیے گئے تھے غور و خوض کیا اور سب سے آخر میں ہندوؤں کے اس آخری مسودہ پر غور و فکر ہوا کہ:-

(۱) جن مقامات پر میونسپل کمیٹیاں، قصباتی کمیٹیاں، نوٹیفائیڈ ایریا کمیٹیاں یا حفظان صحت کی کمیٹیاں ہوں، وہاں پر ذبیحہ گاؤ صرف ایسے مذبحوں تک محدود ہوگا جن کیلئے حکومت سے اجازت حاصل کر لی گئی ہو (۲) اُن مقامات کے علاوہ جن کا ذکر شق ماسبق میں کیا گیا ہے دوسرے مقامات پر ذبیحہ گاؤ صرف اس مقام پر ہوگا جو اس غرض کیلئے آبادی سے باہر عام نگاہوں سے پوشیدہ مخصوص کر دیا جائیگا (۳) ذبیحہ گاؤ کسی ایسے مقام پر نہ ہوگا جہاں پہلے کبھی نہ ہوا ہو (۴) ایسے قصبات اور دیہات میں جو اب سے بعد میں آباد ہوں یا آباد کیے جائیں ذبیحہ گاؤ کا فیصلہ اُن ہندو، سکھ، اور مسلمانوں کی مجالس کی آپس کی مفاہمت پر منحصر ہوگا جو وہاں کے باشندے ہوں (۵) کسی ایسے شہر، قصبہ، یا موضع میں گائے ذبح نہ کیجائیگی جس کو ہندو یا سکھ متبرک سمجھتے ہوں سوائے اس مقام کے جہاں کی نسبت یہ قطعی طور پر ثابت ہو کہ ذبیحہ گاؤ کافی عرصہ دراز سے ہو رہا ہے (۶) قربانی کی کوئی گائے جلوس یا مظاہرے کے ساتھ نہ لیجائی جائیگی راستوں کا فیصلہ مقامی ہندو، سکھ، اور مسلمانوں کی مجالس کی مفاہمت سے ہوگا۔ (۷) گائے کے گوشت اور سور کی گوشت کی فروخت صرف ان مقامات پر محدود کر دیجائے جنکے لیے اجازت حاصل کر لی گئی ہو (۸) جن مقامات پر دوسری وجوہ سے کسی جانور کے ذبح کرنے یا گوشت بیچنے کی اجازت ہوگی وہاں پر ذبح کرنے کے طریقہ کے متعلق کسی قسم کا اعتراض نہ کیا جائیگا خواہ جھٹکہ ہو یا ذبیحہ'

مجلس ماتحت کے ارکان مسلم مذکورہ بالا مسودہ سے سوائے چند امور کے متفق نہیں انکو شق ۱، ۲، ۳ سے قطعی اتفاق نہیں شق ۵ کے متعلق ان کو یہ اعتراض ہے کہ سکھوں کو خواہ مخواہ کیوں لپیٹا جاتا ہے حالانکہ وہ اس قسم کا کوئی مطالبہ نہیں کرتے۔ شق ۵ کے متعلق مسلم ارکان نے کہا کہ وہ اس معاملہ پر اس وقت غور کرینگے جبکہ انکے سامنے ایسے مقامات کی ایک فہرست پیش کر دیجائیگی۔ اس شق کے متعلق بھی سکھوں کو خواہ مخواہ لپیٹا جاتا ہے۔

... قربانی مذبح میں ہو گی ... ڈاک کا پتہ ... سائے ... گائے ذبح یا قربان نہ کیجائیگی۔ ... ذبیحہ کی غرض سے گائے لیجانے کیلئے کھلے ہوئے ... جلوس یا کسی قسم کے مظاہرے کیساتھ نہیں نکالا جائیگا ... رہے ہوں اور ... گائے کے گوشت یا سور کے گوشت کے فروخت پر کسی قسم کی قیود عائد نہیں کیجائینگی (۵) کسی جانور کے طریقہ ذبح پر خواہ وہ جھٹکہ ہو یا ذبیحہ اور اس طرح پر ذبح کیے ہوئے جانوروں کے گوشت فروخت کرنے کی دوکانوں کے کھلنے پر کسی قسم کی قیود عائد نہیں کیجائینگی مسلمان اراکین نے دو دیگر مسودے بھی پیش کیے باجہ کے مسئلہ کے متعلق مسلم اراکین کی تجویز حسب ذیل تھی:-

یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ ہر جماعت کو عام راستوں پر باجہ کے ساتھ جلوس نکالنے کا حق ہے کسی جماعت کو اس خیال سے باجہ نہ بجانا چاہیے کہ مسلمانوں کے صبر و سکون کے ساتھ اپنی مساجد میں نماز ادا کرنے کے حق میں خلل انداز ہو اور جب کوئی جلوس کسی مسجد کے پاس سے نماز کے وقت گذر رہا ہو تو باجہ بند کر دینا چاہیے"

ہندو ارکان نے اس تجویز کو تسلیم نہیں کیا ان کی تجویز باجہ کے متعلق حسب ذیل تھی:-

عام راستوں سے ہندوؤں، سکھوں کے جلوسوں کے باجہ کے ساتھ کسی وقت نکلنے پر نہ کوئی اعتراض کیا جائیگا نہ کسی قسم کی قیود عائد کیجائینگی خواہ ایسے راستوں پر مسجد ہو یا دونوں طرف مساجد واقع ہوں اور نہ کسی وقت کسی ذاتی یا عام عمارت مندر یا کسی مسجد کے سامنے یا متصل ہی واقع ہو آرتی کا باجہ یا سنکھ بجانے پر کوئی اعتراض کیا جائیگا اور نہ پابندیاں عائد کیجائینگی لیکن ایسی قدیم تاریخی مساجد کے سامنے جیسے جامع مسجد دہلی جس کے سامنے زمانہ ہائے دراز سے کبھی باجہ نہیں بجا، مذہبی جلوسوں کے باجہ کے سوا دیگر قسم کے جلوسوں کا باجہ بند کر دیا جائیگا۔"

اس تجویز کو مسلم ارکان نے قبول نہیں کیا۔

اس کے بعد ڈاکٹر مونجے نے حسب ذیل تجویز پیش کی جس کی تائید مجلس کے ہندو ارکان نے کی:-

"مجلس ماتحت نے بہت توجہ کے ساتھ اس مسودہ تجویز پر غور و بحث کی جو ہندو اور مسلمانوں کی جانب سے گائے اور باجہ کے سوالوں پر پیش کیگئی تھی مجلس سمجھتی ہے کہ بعض ایسی بات ضرور ہیں جن پر اتفاق آسانی کے ساتھ ہو سکتا ہے لیکن اسی کے ساتھ بعض ایسے امور ہیں جن پر موجودہ وقت میں اتفاق رائے ہوتا معلوم نہیں ہوتا اور اسی لیے ان پر مزید غور کرنے کی ضرورت ہے بنا بریں مجلس ماتحت یہ مشورہ دیتی ہے کہ اصل مجلس ایک مہینہ یا اسی کی قریب کی کسی مناسب تاریخ کیلئے ملتوی کر دی جائے'

مسلمان اراکین نے یہ تجویز پیش کی کہ اس امر کو اصل مجلس ہی کے تصفیہ پر چھوڑ دیا جائے۔

اصل مجلس کا جلسہ کل ۳ بجے شام کو ایوان اسمبلی کے "کمیٹی روم" میں ہوا مجلس ماتحت کی رپورٹ پیش ہوئی اور صورت حال پر بحث ہو کر اصل کمیٹی نے حسب ذیل قرارداد بالاتفاق منظور کی:-

مجلس ہذا ملتوی ہوئی ہے لیکن مسٹر جناح اُسے چھ ہفتے کے اندر مندرجہ ذیل حضرات کی متفقہ درخواست موصول ہونے کے بعد تین ہفتہ کے اندر اتحاد کانفرنس کا جلسہ طلب کرینگے، حکیم اجمل خان، مولانا ابوالکلام آزاد، ڈاکٹر انصاری، مولانا محمد علی، ڈاکٹر سیف الدین کچلو، پنڈت مدن موہن مالویہ، لالہ لاجپت رائے، ڈاکٹر مونجے، رائے کدار ناتھ، جیرام داس اور سردار اوجال سنگھ۔

منتشر ہونے سے پیشتر اصل مجلس نے مندرجہ ذیل اپیل شائع کیا ہے جو ایک قرارداد کی شکل میں منظور کرالیا گیا تھا:-

اس مجلس کو یہ معلوم کر کے صدمہ اور اذیت پہونچی ہے کہ مجلس کے قیام کے وقت سے متعدد ہندو مسلم فسادات وقوع پذیر ہوئے ہیں جنمیں بہت سے ہندو مسلمانوں کی جانوں کا اور جائیداد کا نقصان ہوا ہے اور ہمارے بہت سے بھائی مجروح اور زخمی ہوئے ہیں یہ مجلس خلوص اور دلسوزی کے ساتھ تمام لوگوں سے اور تمام ملک کے سربرآوردہ اور باثر اصحاب سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اس قسم کے فسادات کے روکنے اور فرقہ وارانہ کشیدگی کے سدباب کیلئے پوری جد و جہد کریں اور اپنے ہم مذہبوں کو اس پر آمادہ کریں کہ اشتعال کے وقت بھی وہ قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لیں مجلس لوگوں سے اس بات کیلئے بھی اپیل کرتی ہے کہ فسادات کو روکنے اختلافات کو رفع کرنے اور باہمی ارتباط کو بڑھانے کیلئے اتحاد مجالس قائم کریں۔"

راجپال کی حالت

لاہور ۲۶ ستمبر راجپال کے تین زخم آئے ہیں ایک بازو پر ایک ران پر اور ایک خراش سینہ پر اس کی زندگی خطرہ میں نہیں ہے خدابخش حملہ آور ہیرامنڈی (لاہور) کا ساکن ہے۔

مزید تفصیلات

معلوم ہوا ہے کہ راجپال اپنی دوکان میں کھڑا ہوا تھا ایک مسلمان جس کا نام خدابخش بتایا جاتا ہے اس کے پاس آیا اور ایک کتاب طلب کی راجپال جس وقت اسے کتاب دکھا رہا تھا تو مسلمان نے یکایک ایک لمبا چاقو نکال لیا اور راجپال کے سینہ میں بائیں طرف بھونک دیا راجپال خوفزدہ ہو کر دوکان کے اندر بھاگ گیا حملہ آور نے اس کا پیچھا کیا اور ایک اور ضرب اس کے داہنے بازو پر لگائی اتفاق سے اس وقت سوامی ستیانند ایک آریہ اپدیشک وہاں موجود تھے وہ دوکان کے اندر جھپٹ کر پہونچ گئے اور ملزم کو پکڑ لیا اور مدد کے لیے شور و غل مچایا قریب کی دوکانوں سے اور لوگ بھی مدد کو دوڑ پڑے اور اس کو قابو میں کر لیا پولیس کو بلایا گیا جو فوراً دوکان پر آموجود ہوئی بابو امی رام ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس تھانہ انارکلی نے مجرم کو گرفتار کیا اور راجپال کو میو ہسپتال پہونچا دیا انارکلی بازار میں بہت سنسنی پھیلی ہوئی ہے اور وہاں پولیس کا زبردست پہرہ قائم ہے۔ کہا جاتا ہے کہ خدابخش مجرم ہندو سادھو کی طرح کپڑے پہنے ہوئے تھا۔

ہمعصر "اوٹ لک" لکھتا ہے کہ خدابخش ذات کا کاشمیری اور پیشہ کا جلد ساز ہے اور کہا جاتا ہے کہ حملہ آور نے بیان کیا کہ راجپال میں اور مجھ میں نزاع ہو گئی تھی اور اس سے مجھکو اشتعال ہو گیا تھا لاہور کے ہندو معاصرین میں سے "ملاپ" لکھتا ہے کہ خدابخش سر پر زرکی ٹوپی پہنے ہوئے تھا اس کی ڈاڑھی مونچھ منڈی ہوئی تھی "بندے ماترم" لکھتا ہے کہ حملہ آور نے حملہ کے وقت جوگیا رنگ کی پگڑی پہنی ہوئی تھی

قانون انسداد توہین مذہب

جمعیۃ مقننہ میں منظور ہوگیا

شملہ ۱۹ ستمبر جمعیۃ مقننہ کے آج کے اجلاس میں طول طویل اور گرما گرم مباحثہ کے بعد بالآخر قانون انسداد توہین مذہب ۲۲ آرا کی مخالفت اور ۶۱ آرا کی موافقت سے منظور ہوگیا۔

آج جمعیۃ مقننہ کے اجلاس کا زیادہ تر وقت حکومت کے پیش کردہ مسودہ قانون انسداد توہین مذہب پر غور و خوض اور بحث کرنے میں صرف ہوا مسودہ میں پیش ہوکر رد ہوئیں لیکن ایک ترمیم جو میاں عبد الحئی نے پیش کی تھی کہ جرم کو ناقابل ضمانت قرار دیا جائے اس کی تائید مسٹر کریرر نے حکومت کی جانب سے کی اور مسٹر جیکار اور دیگر اصحاب کی مخالفت کے باوجود ۴۰ آراء کے مقابلہ پر ۵۷ آراء سے منظور ہوگئی پنڈت ٹھاکر داس کی یہ ترمیم کہ حکومت کو استغاثہ دائر کرنے کا حق نہ دیا جائے کیونکہ اس صورت میں حکومت ایک جماعت کے خلاف دوسری جماعت کے ساتھ جانبداری کا رویہ اختیار کرتی ہے ۱۸ آراء کے مقابلہ پر ۰ آراء کی کثرت سے رد کردی گئی اسی طرح یہ ترمیم بھی کہ زیر بحث مسودہ قانون کا نفاذ سال ۱۹۳۰ء کے اختتام تک محدود کردیا جائے ۳۲ آراء کے مقابلہ میں ۴۹ آراء سے مسترد ہوگئی۔

قانون کی مخالفت

ترمیم شدہ مسودہ کی تیسری خواندگی پر جتنی تقریریں ہوئیں ان میں زیادہ تر قانون کی مخالفت کی گئی کیونکہ غیر سرکاری ارکان نے اس خطرہ کا اظہار کیا کہ جرم کو ناقابل ضمانت دیکر مسودہ قانون کو سخت بنادیا گیا ہے۔

۵

... سزم مستقل ... المرقوم کیم ... ہو جو تیرے ... ناظم ... ادر کانپور ... کا چو ... کچہری میں ... ہر فرقہ ... کئے منعقد ہو ... براہوں کا ... میں میونسپل بورڈ ... آراء کے مقابلہ ... ضلع نے ایک حکم ... درخواست ... نوٹس ... ۳۰ بجے سے ...

بنارس ہندو یونیورسٹی

ڈیڑھ کروڑ روپیہ

بنارس ۱۷ ستمبر پنڈت مدن موہن مالویہ اور ان کے ... بنارس ہندو یونیورسٹی کے لیے اب تک ڈیڑھ کروڑ روپیہ کے عطیا حاصل کر چکے ہیں یونیورسٹی کے کاروبار کی حالت دوسری قومی یونیورسٹیوں کیلیے قابل رشک و تقلید ہے۔

صداقت میں اشتہار دینا کامیابی کا ذریعہ ہے۔

بحکم جناب ...

(۱) اشتہار حسب دفعہ ۱۱۰ ...

مالگذاری نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء ممالک متحدہ آگرہ و اودھ

(۲) اطلاعنامہ حسب قاعدہ (۶) نمبر ۲۱ - ۲۸

تم مسمیان لالتا سنگھ ولد سنگل سنگھ ساکن کاکادیو پرگنہ کانپور جیام سنگھ ولد بھوانی سنگھ و چھوٹے سنگھ ولد ٹھاکر سنگھ ساکنان شیخ پور ضلع جالون ... کو کہ جو شریک مقابضت موضع محسن پور محال رستی لنور پرگنہ کانپور کے ہو اور درخواست بٹوارہ موضع مذکور میں جو کہ عدالت میں گذری ہے شریک نہیں ہوے ہو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تم کو بٹوارہ میں کچھ عذر ہو تو پیش کرو اور بروز منگل تاریخ ۱۱ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۲۷ء کو بوقت ۱۰ بجے دن کے خود یا بذریعہ مختار مجاز کے بمقام کلکٹری کانپور حاضر عدالت ہو اور بلا اجازت عدالت کے عدالت سے نہ چلے جاؤ اگر مقدمہ ملتوی ہوگیا ہو تو بلا دریافت تاریخ پیشی کے عدالت سے نہ چلے جاؤ

(۳) تم سے اس امر کی بھی رپورٹ طلب کی جاتی ہے کہ اگر بٹوارہ حلقہ کا پٹواری کرے تو بٹوارہ کے منظور کیے جانے کی حالت میں تم کو کچھ عذر تو نہ ہوگا۔

۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۲۷ء (مہر عدالت)

رام نرائن اہلمد بٹوارہ
کلکٹری کانپور

صداقت میں مشتہر دیکر اپنے کاروبار کو کامیاب کیجیے

بحکم جناب منصف صاحب بہادر کانپور

بعدالت منصفی کانپور

۵ ۸ ۴ نمبر اجرائ سنہ ۱۹۲۷ء

محمد شفیق احمد ڈگری دار

بنام محمد مجتبیٰ مدیون

نبام محمد مجتبیٰ مدیون ولد شیخ علی محمد ساکن توپخانہ بازار شہر کانپور

مقدمہ مذکورہ بالامین حسب درخواست ڈگری دار حکم امتناعی بنام تمہارے عدالت ہذا سے جاری کیا جاتا ہے کہ تا ادائیگی کل مطالبہ ڈگری دار مبلغ ۱۵ یعنی 942/5/8 مقدمہ ہذا کرایہ آیندہ کرایہ داران حسب ذیل سے لینے سے باز رکھے گئے ہو

المرقوم ۱۵ ستمبر سنہ ۱۹۲۷ء

تاریخ پیشی ۲۹ اکتوبر سنہ ۱۹۲۷ء مقرر ہے۔

(۱) ڈاکٹر این ایل سنہا الکٹرک ہومیوپیتھک دواخانہ مسٹن روڈ کانپور من ابتداے یکم مارچ سنہ ۱۹۲۶ء لغایت ۳۰ جون سنہ ۱۹۲۷ء
مبلغ ۲۸۰ 280/-

(۲) چندر سیکر دندان ساز مسٹن روڈ کانپور عن ابتداے یکم فروری سنہ ۱۹۲۶ء لغایتہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۲۷ء ۲۲۱ 221/-

(۳) رحمانیہ الکٹرک ورکس بذریعہ نور آلہی مسٹن روڈ کانپور من ابتداے یکم جنوری سنہ ۱۹۲۷ء لغایتہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۲۷ء 84/-

(۴) عبداللہ خان مالک فرم علیگڈھ ٹریڈنگ شاپ مسٹن روڈ کانپور من ابتداے یکم فروری سنہ ۱۹۲۶ء لغایت ۳۰ جون سنہ ۱۹۲۷ء 301/-

(۵) سیتارام دوکان گھڑی ساز مسٹن روڈ کانپور یکم مارچ سنہ ۱۹۲۶ء لغایتہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۲۷ء 192/-

(۶) گوبردھن لال وشیام لال مالکات فرم موسومہ گوبردھن لال سائیکل کولسر مسٹن روڈ کانپور یکم مارچ سنہ ۱۹۲۶ء لغایتہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۲۷ء ۲۲۴ 224/-

(۷) عبدالحمید خان ہارمونیم میکر مسٹن روڈ کانپور یکم مارچ سنہ ۱۹۲۶ء لغایتہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۲۷ء ۲۴۰ 240/-

(۸) شیو نراین لال ونی لال مکان شیو نراین سائیکل یکم مارچ سنہ ۱۹۲۶ء لغایتہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۲۷ء 240/-

(۹) شنکر لال مالک فرم ٹریڈنگ کمپنی مسٹن روڈ کانپور یکم مارچ سنہ ۱۹۲۶ء لغایتہ ۳۰ دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء 140/-

دستخط حاکم عدالت
عدالت منصفی کانپور
(مہر عدالت)

جواب و ترسیل راے متعلقہ مسئلہ مذکور کے بنام آنریری سکریٹری مسلم یتیم خانہ کانپور آنا چاہیے
المشتہر مجلس یتیم خانہ اسلامیہ کانپور

... ہومیوپیتھک دواخانہ مسٹن روڈ
... مارچ سنہ ۱۹۲۶ء لغایت ۳۰ جون سنہ ۱۹۲۷ء
280/-

(۲) چندر سیکر دندان ساز مسٹن روڈ کانپور من ابتداے یکم فروری سنہ ۱۹۲۶ء لغایت ۳۰ جون سنہ ۱۹۲۷ء ۲۲۱ 221/-

(۳) رحمانیہ الکٹرک ورکس بذریعہ نور آلہی مسٹن روڈ کانپور من ابتداے یکم جنوری سنہ ۱۹۲۷ء لغایت ۳۰ جون سنہ ۱۹۲۷ء 84/-

(۴) عبداللہ خان مالک فرم علیگڈھ ٹریڈنگ شاپ مسٹن روڈ کانپور یکم فروری سنہ ۱۹۲۶ء لغایت ۳۰ جون سنہ ۱۹۲۷ء 301/-

(۵) سیتارام دوکان گھڑی ساز مسٹن روڈ کانپور یکم مارچ سنہ ۱۹۲۶ء لغایت ۳۰ جون سنہ ۱۹۲۷ء 192/-

(۶) گوبردھن لال وشیام لال مالکان فرم موسومہ گوبردھن لال سائیکل کولبر مسٹن روڈ کانپور یکم مارچ سنہ ۱۹۲۶ء لغایت ۳۰ جون سنہ ۱۹۲۷ء ۲۲۴ 224/-

(۷) عبدالحمید خان ہارمونیم میکر مسٹن روڈ کانپور یکم مارچ سنہ ۱۹۲۶ء لغایت ۳۰ جون سنہ ۱۹۲۷ء ۲۴۰ 240/-

(۸) شنکر لال مالک فرم ٹریڈنگ کمپنی مسٹن روڈ کانپور یکم مارچ سنہ ۱۹۲۶ء لغایت ۳۰ دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء 140/-

(۹) شیو نراین لال ونی لال مکان فرم شیو نراین سائیکل یکم مارچ سنہ ۱۹۲۶ء لغایت ۳۰ جون سنہ ۱۹۲۷ء 240/-

دستخط حاکم عدالت
عدالت منصفی کانپور
(مہر عدالت)

۶ یتامی کو اپنے طرہی لیجانا ضروری تصور کریں تو سواری لیجائیں۔

... کہ ان یتامی کا گھر گھر جانا اور کھانا کھانا بند نہ کیا جائیگا اس وقت تک یہ صفات پیدا ہونا غیر ممکن نہیں تو دشوار ضرور ہیں۔

لہٰذا باد ب التماس ہے کہ جو برادران اسلام یتامی کی دعوت کرنا چاہیں وہ یتیم خانہ میں کھانا بھیجدیں اور مزید اطمینان کے واسطے اپنے آدمی کی نگرانی میں کھانا کھلوانے کے بعد جو کھانا بچے اس کو واپس کرالیں مقصد ہذا کی تکمیل کے واسطے انتظامیہ کمیٹی کا پاس شدہ رزولیوشن ذیل میں بغرض آگاہی درج کیا جاتا ہے۔

رزولیوشن پیش کردہ جناب حافظ احمد اللہ صاحب:۔

بچوں کی صغر سنی برسات، و سردی کا موسم، ملحوظ رکھتے ہوے یہ کمیٹی طے کرتی ہے کہ آیندہ سے یتامیٰ دعوتوں میں نہ جایا کریں بلکہ جو صاحب یتامی کی دعوت کریں وہ کھانا یتیم خانہ میں بھیجدیا کریں اور اطمینان مزید کے واسطے اگر چاہیں تو اپنے آدمیوں کے ذریعہ سے یتامی کو کھانا کھلوا کر باقی کھانا جو بچ جاے واپس منگا لیا کریں۔

کمیٹی مجلس یتیم خانہ انتظامیہ نے طے کیا کہ:۔

۳ یتامی ہرگز کسی دعوت میں نہ بھیجے جاویں البتہ اگر کوئی صاحب

بحکم جناب مولوی سید محمد نصیر رضا صاحب سب جج صاحب بہادر منصف

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے

(امر طے پر) حسب دفعہ ۱۰۷

بعدالت منصفی مقام کانپور

مقدمہ نمبر ۲۶۹ بابت سنہ ۱۹۲۰ء

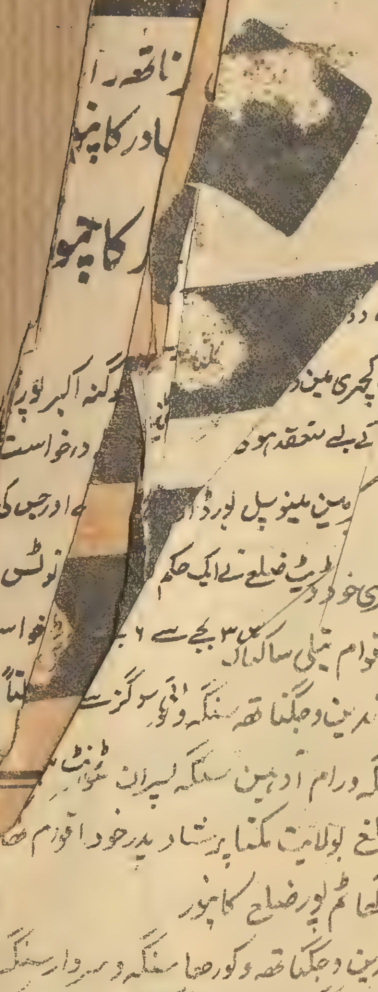
رر ۱۴۲ بابت سنہ ۱۹۲۷ء

نہال دمصری خود دوہ دوا جگنا تھ رام آدھین نابالغان پسران جیو الکھن اقوام تیلی ساکنان بدھا پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور ڈگریدار

بنام بھگوان دین وجگنا تھ سنگہ دلو رام سنگہ دمہر دار سنگہ و بہارے سنگہ ورام ادھین سنگہ پسران سوامی سنگہ واودیت سنگہ نابالغ بولایت مکتا پرشاد پدر خود اقوام ٹھاکر ساکنان کوٹرا پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور مدیونان

بنام بھگوان دین وجگناتھ سنگہ وکوڑھا سنگہ ومہر دار سنگہ وبہارت سنگہ ورام ادھین سنگہ پسران سوامی سنگہ و اودیت سنگہ نابالغ بولایت مکتا پرشاد پدر خود اقوام ٹھاکر ساکنان کوٹرا پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور مدیونان

چونکہ ڈگری دار نے درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ جائداد مرہونہ مدیونان موروثی ہے لہذا حسب دفعہ ۱۰۷ تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے جو حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۱۸ ار اکتوبر سنہ ۱۹۲۷ء بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر اس عدالت میں حاضر ہو کر درخواست کے خلاف وجہ دکھاؤ۔ اگر ایسا نہ کروگے



بحکم جناب ...

نوٹس ...

(امر ...)

مقدمہ نمبر ...

... ضلع نے ایک حکم ...

... پرگنہ اکبر پور ...

درخواست ...

... اور جس کی ...

نوٹس نہ ...

... درخواست ...

... تاً حاضر ہو کر ...

بعدالت ... کچہری میں ...

... کے بے منعقد ہو ...

مقدمہ نمبر ... میں میونسپل بورڈ ...

رر ...

نہال دمصری خود ... ۳ بجے سے ۶ بجے ...

جیو الکھن اقوام تیلی ساکنان ...

بنام بھگواندین وجگناتھ سنگہ و ... سو گز ...

بہارت سنگہ ورام ادھین سنگہ پسران ... ڈنٹ ...

سنگہ نابالغ بولایت مکتا پرشاد پدر خود اقوام ٹھاکر ... کانپور

کوٹرا پرگنہ گھاٹم پور ضلع کانپور مدیونان

بنام بھگواندین وجگناتھ وکوڑھا سنگہ ومہر دار سنگہ وبہارت سنگہ ورام ادھین سنگہ واودیت سنگہ نابالغ بولایت مکتا پرشاد

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان میں ڈگری دارنے واسطے نیلام مال مرہونہ کے درخواست گذرانی ہے لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۱۸ ار اکتوبر سنہ ۱۹۲۷ء واسطے طے کرنے شرائط

... مطلع کیجیے۔

۲ ار اکتوبر ... بجے دن ...

الداعیان - اراکین جمعیۃ تبلیغ صوبہ ...

روزانہ ایک آنہ

آپ روزانہ ایک آنہ خرچ کر کے تھوڑے ہی عرصہ میں اپنی گئی گذری تندرستی واپس لانیکے لئے ہر قسم کی کمزوری کو رفع کر کے اعلیٰ درجہ کی طاقت و توانائی حاصل کرنیکے لئے جریان۔ احتلام۔ رقت منی۔ فساد خون و منی کی خرابی وغیرہ امراض مخصوصہ سے نجات پانیکے لئے مقویات سراج عالم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال کریں۔ قیمت ۳۲ عدد گولیاں ۱۶ ایام کی خوراک ہیں صرف عه/ - اسی طرح روزانہ صرف ایک آنہ ار خرچ کرنے سے تھوڑے ہی عرصہ میں زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہے ۵ ڈبیاں ساتھ منگوانیسے صرف ۴ روپیہ للعه/ محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار

طلاء اجی کرن

ایسے مایوس اشخاص جو اپنی جوانی کو اپنے ہاتھوں سے بگاڑ کر کف افسوس مل رہے ہوں اور بالکل نامرد بن گئے ہوں بہت سے طلاؤں میں پیسہ خرچ کر کے بھی فائدہ نہ اٹھا سکے ہوں انکو چاہیئے کہ اس طلاء کا استعمال کر کے صرف دو ہفتہ کے اندر دائمی صحت حاصل کریں۔

قیمت فی شیشی نصف تولہ صه/ علاوہ محصولڈاک

کانپور ایجنٹ

ویدشاستری منی شنکر گوبندجی جام نگر (کاٹھیاواڑ) مسرس عبدالکریم اینڈ سن بسٹن روڈ کانپور

پاؤ بھر سونا یا پانچ سو روپیہ

اُس شخص کو دیا جائیگا جو ثابت کر دے کہ موجودہ دنیا میں تپ دق

کے لئے

پران داتا

سے بہتر علاج موجود ہے۔ مرض خواہ کسی وجہ سے ہو۔ دق کیسے ہی درجہ میں کیوں نہ پہونچ گیا ہو

اگر جان باقی ہے

تو پران داتا از سر نو زندگی عطا کریگی تپ دق کے ہزاروں جاں بلب مریض جنکی زندگی سے ماہر طبیب اور تجربہ کار ڈاکٹر بھی مایوس ہو چکے تھے صرف پران داتا کی بدولت دوبارہ زندگی اور صحت کی دولت سے مالامال ہو چکے ہیں انسانی ہمدردی کی بنا پر

صداقت کے ناظرین کا اخلاقی فرض ہے

کہ اپنے دوست احباب عزا و اقرباء ہمسایوں اور قرب و جوار کے رہنے والوں کو خبر کر دیں کہ پران داتا تپ دق کیلئے دنیا میں موجودہ زمانہ کے تمام علاجوں سے بہتر اور کامیاب علاج ہے قیمت تیس یوم کیلئے جو ایک مریض کو بالکل کافی ہے تیس روپیہ علاوہ محصولڈاک

طبابت پیشہ اصحاب کو ارفی روپیہ کمیشن

ملنے کا پتہ۔ "پران داتا" مہندرو (پٹنہ) "PARANDATA," P.O. MAHENDRU, (PATNA)

بندوقیں رائفلیں ریوالور اور پستولیں

ہمارے یہاں کم سے کم قیمت پر دستیاب ہوتی ہیں۔ ہندوستان کے کسی ریلوے اسٹیشن تک ہم مال اپنے خرچ سے پہونچا دیتے ہیں۔ اور فرمائشوں پر کمیشن علیحدہ دیتے ہیں۔ فہرست

سلیمان اینڈ کو۔ کراچی کیمپ سے طلب فرمائیے

[illegible] الا اینڈ سنس کمپنی لمیٹڈ بمبئی کی

[illegible] کی سودیشی دوائیں

[illegible] یہ دوا انفلوئنزا بخار روزانہ اور چوتھیا کے لئے بہت اکسیر ہے۔
قیمت صرف ایک روپیہ عه/

[illegible] یہ دوا کمزور دُبلے بچوں اور کمزور انسانوں کے لئے مفید ہے۔
قیمت صرف بارہ آنے ۱۲/

[illegible] یہ دوا درد سر درد گردہ اور پٹھے کے درد کے لئے بہت مفید ہے۔
قیمت صرف بارہ آنے ۱۲/

[illegible] یہ دوا ہیضہ کی بیماری اور گرمی سے دست روکنے کیلئے بہت ہی مفید ہے
قیمت صرف تیرہ آنے ۱۳/

[illegible] کی گولیاں ایک گرین دو گرین کی بوتل میں اعلیٰ کونین سے بنائی ہوئی ہیں قیمت ایک گرین والی بوتل ایک روپیہ چار آنہ قیمت دو گرین والی بوتل کی ۱۲/

[illegible] طاقت کی گولیاں یہ گولیاں کمزور بچے کم خون رقیق خون اور دھات کیواسطے بہت اکسیر ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ عه/

[illegible] والے کا داد کھلی کا مرہم یہ مرہم کھجلی اور جلدی بیماری کیواسطے اکسیر ہے قیمت ۶/

[illegible] والے کا دانت کا منجن یہ منجن دانتوں کو موتیوں کی مانند چمکدار بناتا ہے قیمت ۶/

[illegible] کیا آپ نے [illegible]
خوشبودار اور خالص [illegible]
بکتا۔ ملک کے بڑے [illegible]
کیونکہ اعتبار [illegible]
کیا رکھی [illegible]

ڈاک کا پتہ:- سیاقی روڈ دواخانہ کیڈل روڈ بمبئی۔ تار کا پتہ "CAWASHAPUR" Bombay

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں۔ قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ عه/

رمن ولاسی گولیاں

یہ گولیاں امساک کے واسطے بیحد مفید اور بے نظیر ہیں رات کو فقط ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھانے سے عجیب و غریب کیفیت نظر آنے لگتی ہے۔ آزمایش شرط ہے۔ قیمت صرف عه/

پنوسکت ولاسی روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ دو روپیہ عا/ علاوہ محصولڈاک۔ فرید حالات کیلئے وید و دیا مفت طلب کریں۔

پتہ راج وید نراین ویکشوجی۔ جام نگر (کاٹھیاواڑ)

کانپور ایجنٹ: گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ کانپور

ولایت کی نئی دوائیں نمونہ مفت

لعل نمبر ۱ یکدم نرالی جادو کا اثر رکھنے والی جو لگاتے لگاتے عورت و مرد دونوں حیرت انگیز مزا اٹھاتے ہیں۔ قیمت ۱۲/ محصولڈاک الگ۔ برابر استعمال کرتے رہنے سے بہت ہی فائدہ ہوتا ہے۔

لعل نمبر ۲ بخار۔ نزلہ قبض یا کسی اور وجہ سے سر کا درد آدھے سر کا درد کمر کا درد گھٹنے کا درد۔ ران کا درد موچ یا چوٹ کا درد سینے کا درد ریڑھ کا درد جوڑوں کا درد (گٹھیا) یعنی جسم میں کسی حصہ کا درد صرف ۵ منٹ میں بالکل دور ہو جاتا ہے۔ سر درد والے ضرور ایک شیشی اپنے پاس رکھیں یہ نشہ کی چیز نہیں ہے قیمت ۱۲/ فی شیشی محصول ڈاک الگ۔

لعل نمبر ۳ ہر قسم کے جریان سفید پانی کا آنا اور کمر کا درد خراب خون دماغ کی کمزوری اور بدہضمی وغیرہ کے لئے یہ ایک ہی دوا ہے جو ہر مرد و عورت ہر ایک کو یکساں فائدہ پہونچاتی ہے تھوڑے وقت میں ہی تعجب خیز فائدہ معلوم ہو جائیگا۔ ایک ہفتہ کی دوا کے دام ۲/ آنہ صرف محصولڈاک الگ۔

لعل نمبر ۴ یہ پاؤڈر نئے یا پرانے سوزاک کو صرف ۱۲ گھنٹہ ہی میں آرام پہونچاتا ہے سوزاک والے مریض نمونہ منگا کر ضرور آزمائش کریں۔ قیمت بارہ آنے ۱۲/

ضروری نوٹ:- ہماری دوائیں عورت و مرد دونوں بلا کسی خاص پرہیز کے ہر جگہ و ہر موسم میں استعمال کر سکتے ہیں اگر نمبر ۳ کو کھا لیجئے اور نمبر ۱ کو لگا لیجئے تب کام کیجئے پھر بیحد تعریف کیجئے گا۔

ملنے کا پتہ: آر۔ ایس۔ لعل فارمیسی، ہولا گنج۔ کان پور

باہتمام خواجہ عبدالسلام [illegible] صداقت پرنٹنگ پریس کان پور سے شائع ہوا

REGD. NO. A 1424

صدق

ہفتہ وار

اڈیٹر

خواجہ عبدُ السّلام

جلد ۶ | کانپور - چہارشنبہ ۵ اکتوبر سنہ ۱۹۳۶ء مطابق ۸ ر...

ادبیات

ہدیۂ احسن

(بحضورِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم)

(۲)

"مداحِ رسول مولانا محسن کاکوروی مرحوم کے بے مثل نعتیہ قصیدہ موسومہ "نظمِ دل افروز" پر جناب احسن بکھی صاحب نے جو تخمیس کی ہے اس کا پہلا حصہ ہم گزشتہ پرچہ میں شائع کر چکے ہیں دوسرا حصہ آج ہدیۂ ناظرین ہے۔
تخمیس کی بڑی خوبی یہ سمجھی جاتی ہے کہ جو بند لگائے جائیں اس سے اصل مصرعوں کو تقویت پہونچے، زبان و کلام اور بلاغت میں بھی وہ اصل مصرعوں سے کم نہ ہوں ورنہ تخمیس کرنا ایک فعلِ عبث ہے۔ جناب احسن صاحب اس معیار میں بدرجۂ اتم پورے اُترے ہیں اور ہم کو یہ کہنے میں ذرا بھی دریغ نہیں کہ آپ کے بعض مصرعوں نے اصل مصرعوں کو نہ صرف تقویت ہی پہونچائی ہے بلکہ بعض جگہ تو اصل مصرعوں کو اور بھی چمکا دیا ہے بہرحال ہم اس کا فیصلہ اہلِ نظر حضرات پر چھوڑتے ہیں" ایڈیٹر

ہوا پیدا جہانِ رنگ و بُو پھولوں کے پیکر میں — اُڑی ہر سمت خوشبو بس گیا ہر ذرہ عنبر میں
بنا ہر پھول گلشن اس بہارِ روح پرور میں — ہوا عالم معطر صبحِ میلادِ پیمبر میں
بسا ہے نالۂ جانسوزِ بلبل تک گلِ تر میں

غضب کی آج شوخی ہے نسیمِ روح پرور میں — کہ ہے خوشبو کسی کی اس کے دامانِ معطر میں
عروسِ صبح بھی ڈوبی ہوئی ہے مشک و عنبر میں — بہار آئی ہے سب بس کر دیارِ خلد و کوثر میں
ابد تک اب خزاں سوتی رہے پھولوں کی چادر میں

پڑی ہلچل اسی سے ہر دماغِ کفر پرور میں — گرے تھے طاق سے بت سرنگوں اللہ کے گھر میں
اسی کوشش کے لرزش تھی دلِ فغفور و قیصر میں — بھری ہے شوکتِ شاہنشہی اللہ اکبر میں
اذاں کی پنج نوبت بج رہی ہے ہفت کشور میں

ہدایت سارے عالم کو ملی ذاتِ مقدس سے — رسالت نے بھی پائی روشنی ذاتِ مقدس سے
ثبوتِ گل بدامن ہو گئی ذاتِ مقدس سے — عبادت پھولتی پھلتی رہی ذاتِ مقدس سے
ریاضت باغ باغ آ کر ہوئی پاکیزہ پیکر میں

سر پہ تاجِ یٰسیں سر بسر از خلعتِ طٰہٰ — کیا جس کو خدا نے فائزِ قوسین او ادنیٰ

ہوا جب مائلِ عرشِ بریں وہ سرورِ بطحا — پڑھا ہاتف نے بسم اللہ سبحان الذی
جب آیا خانۂ زینِ براقِ برق پیکر میں

سرِ عرشِ بریں جب وہ سر آرائے عرش آیا — پکار اُٹھے فرشتے لو وہ قدر افزائے عرش آیا
نہایت دھوم سے مستِ مے مینائے عرش آیا — رسولِ ہاشمی کس شان سے بالائے عرش آیا
کہ آئی ہفت پشتِ آسمانِ پیر چکر میں

فروغِ بزمِ ہستی جلوۂ جاں آفریں تو ہے — سریر آرائے فرش و رونقِ عرشِ بریں تو ہے
سراجِ راہِ حق تو ہے شفیع المذنبیں تو ہے — غرض ہر جا شفیع و رحمۃ للعالمیں تو ہے
زمیں میں آسماں میں جنت الماویٰ میں محشر میں

تو بندہ ہے مگر بندوں سے افضل ہے فضیلت میں — کہ خالق خود ترا مداح ہے اظہارِ رفعت میں
ہوا ہے اور نہ ہوگا تیرا ثانی کوئی عزت میں — نہیں ہے اور نہ ہوگی اور کے طالع میں قسمت میں
جو تیری منزلت جو قدر ہے سرکارِ داور میں

تری ہستی تھی تمہیدِ بنائے دو جہاں بیشک — قیامت میں بھی تو ہوگا شفیعِ عاصیاں بیشک
نہ ہوتا تو، تو پھر ہوتے نہ یہ کون و مکاں بیشک — ترے ہی نور سے نکلے زمین و آسماں بیشک
نہاں تھے ماضی و مستقبل و حال ایک مصدر میں

خدا جانے ترے رُخ کا کہاں تک نور پھیلا ہے — زمیں روشن ہوئی ہے آسماں تک نور پھیلا ہے۔
مہ و خورشید کا بس اس جہاں تک نور پھیلا ہے — تو وہ کوکب ہے جس کا لامکاں تک نور پھیلا ہے
نہیں ہے اس شرف کا کوئی تارا آسماں بھر میں

یہاں آئے ہیں ہم منہ پھیر کر سارے زمانے سے — خدا کا شکر ہے محنت لگی اپنے ٹھکانے سے
کھلی قسمت ترے نقشِ قدم پر سر جھکانے سے — وہ جنت ملی ہے ہم کو تیرے آستانے سے
شمیمِ خلد کوچے کی نسیمِ روح پرور میں

رسولِ ہاشمی کا مرتبہ ظاہر ہے عالم پر — کہ خود خلاقِ عالم نے بلایا عرشِ اعظم پر
درودِ غیر محدود آپ کی روحِ معظم پر — سلامِ غیر معدود آل و اصحابِ مکرم پر
دوامِ عیش ہے جب تک بہشتِ روح پرور میں

... موصوف لکھتا ہے کہ:۔

(۱) حج اور حاجیوں سے متعلق تمام واقعات داخلی امور میں شامل ہیں اور کسی غیر ملکی طاقت کو انہیں مداخلت نہ کرنی چاہیے لیکن مجھے حتمی طور پر معلوم ہے کہ احسان اللہ خان برطانوی قنصل خانہ مقیم جدہ کا ہیڈ کلرک اکثر مکہ آتا جاتا رہتا ہے اور رہبروں کے افسر کو (جو حج سے متعلق تمام معاملات کا ذمہ دار افسر ہے) اس کے مقام سے علیحدہ کر کے ٹیلی فون کا آلہ تکلم اس کے ہاتھ سے لے لیتا ہے اور کم از کم ہندوستانی حاجیوں کے معاملات کا انتظام و انصرام کرتا ہے یہ رعایت ... خواہ نہ ترکی قنصل کو حاصل ہے نہ کسی اور شخص کو شاید یہ کہا جائے کہ ترکی حاجیوں کی تعداد ہندوستانی حجاج کی طرح کثیر نہیں ہے تو، گذارش ہے کہ جاوا کے حجاج ہندوستانیوں سے بھی زائد ہیں لیکن انکے قنصل کو مداخلت کی اجازت نہیں تھی۔

(۲) ایک غیر سرکاری برطانوی مشیر عام طور پر مسلمان اور وہ بھی ہندوستان کا امیر فیصل کے محکمے میں متعین ہے اور حجاز و نجد کے تمام معاملات متعلقہ حکومت برطانوی کی نگرانی کرتا ہے۔

(۳) مجھے نہایت معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ وہابی حکومت اپنے سفراء دوسرے ممالک میں نہیں رکھیگی اسلیے کہ وہ ان کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتی اس کے یہ معنیٰ ہیں کہ نجد و حجاز کے خارجی معاملات کا اہتمام برطانیہ کریگی مالی عدم گنجائش کا عذر بالکل لنگ ہے مجھے اسی معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ موسم حج کی آمدنی امسال ساڑھے پانچ لاکھ پونڈ ہوئی ہے دوسرے ذرائع آمدنی شلاً محصول درآمد جدہ و ینبوع کی بندرگاہوں کا اسکے علاوہ ہیں برطانیہ والے ان ذرائع کی وقعت کو سمجھتے ہیں چنانچہ عہدنامے کی گفت و شنید کے وقت انھوں نے جدہ کے محصول پر اختیار حاصل کرنے کیلیے امیر فیصل پر بہت زور ڈالا تھا انگورہ میں بھی سفیر کی ضرورت تھی لیکن ترکوں کا یہ خیال کہ صرف نجدی ہی سفارت پر مقرر کیا جائے انگورہ میں سفیر نہ بھیجنے کی آڑ بنالیا گیا کہ کوئی قابل نجدی دستیاب ہی نہیں ہوتا مجھے معلوم ہوا ہے کہ خود سلطان کا بھائی انگورہ کی سفارت کا پورا اہل ہے لیکن سلطان اس پر اعتماد نہیں کرتے

(۴) موتمر اسلامیہ کا گلا بھی برطانوی اشارہ پر گھونٹا گیا ہے برطانیہ بھلا عالم اسلام کے مدبرین کا اجتماع کیسے پسند کر سکتا تھا اگر علی برادران کا خوف ...

... لیا

... مفصل بیان

... یہ جواب ... سکتا ہے کہ:۔

... گ لیڈروں کو خواہ وہ وہابی ہوں ... حجاز کو اپنے حال پر چھوڑ دو اور اسی طرح ... ملکی معاملات کو اور خدا کے لیے اپنے گھر کی اصلاح ... پہلے خود آزاد ہو لو اگر تم اپنے دوسرے بیرونی ہم مذہبوں کو بھی آزاد کرانا چاہتے ہو۔“

مادر ہند

... مس میو نے ایک کتاب ”بھارت ماتا“ لکھ کر بہت کچھ نام پیدا کر لیا اسی کتاب سے ہم بعض اعداد و شمار ذیل میں درج کرتے ہیں امید ہے کہ یہ اعداد و شمار ناظرین صداقت کے لیے کافی دلچسپی کا باعث ہونگے

مس موصوفہ نے ہندوستان کی کل آبادی تخمیناً اکتیس کروڑ نوے لاکھ (۳۱۹۰۰۰۰۰۰) لکھی ہے اسمیں سے دیسی ریاستوں کی آبادی چھوڑ کر برٹش انڈیا کی کل آبادی چوبیس کروڑ ستر لاکھ (۲۴۷۰۰۰۰۰۰) بتائی ہے۔ ...

اس کل آبادی میں یوروپین عنصر جسمیں مرد، عورت، اور بچے بھی شامل ہیں دو لاکھ (۲۰۰۰۰۰) سے بھی کچھ کم بتایا ہے اور برٹش فوجی عنصر صرف ساٹھ ہزار (۶۰۰۰۰) دکھایا ہے اور برٹش سول ملازمین کی تعداد جسمیں سول سروس، محکمہ تعلیمات، مڈیکل افسران، محکمہ زراعت وغیرہ وغیرہ داخل ہیں صرف تین ہزار چار سو بتیس (۳۴۳۲) ہیں۔ پولیس میں انگریزوں کی تعداد چار ہزار (۴۰۰۰) کے قریب دکھائی ہے۔

غرضکہ فوج سول ملازمین اور پولیس ملا کر برطانوی حکام کی تعداد ...

آئینہ کانپور

انجمن اتحاد انجمن اتحاد کانپور کے ایک معزز رکن یعنی جناب حافظ محمد ہاشم صاحب نے ”انجمن اتحاد“ سے استعفیٰ دیدیا ہے اور اس کا مضمون ہم کو بغرض اشاعت بھیجا ہے۔

استعفیٰ کے مضمون سے پتہ ثابت ہوتا ہے کہ انجمن اتحاد کے اراکین میں اتحاد قائم نہ رہ سکا اور وہاں بھی ممبران نے اپنی اپنی ملتوں کی بیجا طرفداری شروع کر دی جس سے متاثر ہو کر بالآخر جناب حافظ صاحب موصوف کو مستعفی ہونا پڑا۔

ہم کو افسوس ہے کہ ممبران ”انجمن اتحاد“ انجمن اتحاد میں بیٹھکر بھی فرقہ وارانہ جذبات سے متاثر ہوے بغیر نہ رہ سکے افسوس!

بہرحال استعفیٰ کا مضمون حسب ذیل ہے:۔

جناب اڈیٹر صاحب ”صداقت“۔ تسلیم۔

میں یونیٹی بورڈ کانپور سے مستعفی ہو چکا ہوں جو استعفیٰ میں نے بھیجا ہے اُسے اپنے اخبار میں براہ مہربانی چھاپ دیجیے۔ تاکہ پبلک کو اس کا علم ہو جاے۔:۔

بنام یونیٹی بورڈ کانپور

جناب سکریٹری صاحبان تسلیم۔

اس مجلس کے قائم ہونے پر مجھے نہایت مسرت تھی اور یہ امید تھی کہ ہندو مسلمانوں میں جو نااتفاقی اور نفرت پھیل گئی ہے اس کا انسداد یہ بورڈ کر سکے گا مگر افسوس ہے یہ غرض پوری ہوتی دکھائی نہیں دیتی جو حقیقی و دائمی صلح کے راستے ہیں اس پر بورڈ کے ممبران اپنی کمزوریوں کی وجہ سے عامل نظر نہیں آتے ضرورت ہے کہ یونیٹی بورڈ کے ممبران ایسے اصحاب ہوں جو بلا تفریق مذہب سچے جی سے آپس میں صلح چاہتے ہوں محض اپنی بات کی پاسداری کرنے والوں سے یہ نیک کام انجام نہیں پا سکتا۔ بہتر ہوتا ایسے اصحاب جو درحقیقت دل سے مصالحت کے خواہاں ہیں اسمیں شریک ہوں اور اپنی مجاریٹی سے صلاح سے اس بورڈ کے کام کا تکملہ کریں۔

آپ کو معلوم ہے میں قریب آٹھ سال سے بیمار ہوں میری صحت اس قابل نہیں کہ میں اپنی ڈیوٹی کو انجام دے سکوں لہذا نہایت ادب سے درخواست کرتا ہوں کہ میرا استعفیٰ مجلس میں پیش کر دیجیے۔

کمترین محمد ہاشم بقلم خود
۳ ؍ اکتوبر سنہ ۱۹۲۷ء

تعزیری پولیس کانپور کے حال کے فرقہ وارانہ فسادات کی بدولت کانپور میں تعزیری پولیس چھ ماہ کیلیے لوکل گورنمنٹ نے اضافہ کرنے کی اجازت دیدی ہے اور یہ پولیس، اکتوبر ۱۹۲۷ء سے مارچ سنہ ۱۹۲۸ء تک کانپور میں تعینات رہیگی اور اس اضافہ شدہ پولیس کا خرچہ ان محلوں سے وصول کیا جائیگا کہ جہاں جہاں فسادات ہوے ہیں اور غالباً گوالٹولی، انور گنج کا ایک محلہ، نہریا، اس خرچ سے مستثنیٰ ہونگے اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ تقریباً ۴۵ ہزار روپیہ اس زائد پولیس کی وجہ ادا کرنا ہونگے۔ جو غالباً ہوس ٹکس کے ذریعہ سے وصول کیے جائینگے۔

سیوا سمیتیاں مسٹر کرشن لال گپتا وکیل کی صدارت میں ۱۲ انجمن سیوا سمیتیوں نے ملکر ایک بورڈ قائم کیا ہے جسمیں تقریباً ... رضاکار اور اسکاؤٹ ہیں۔

اس بورڈ نے ”رام لیلا گراونڈ“ کے انتظام کی ذمہ داری تمام تر اپنے ذمہ لے لی ہے اور رام لیلا کمیٹی نے اس انتظام کو پسند کر کے منظور کر لیا ہے۔ مجسٹریٹ ضلع نے بھی اس انتظام کو تسلیم کر لیا ہے اور پولیس نے اس بورڈ کو اس امر کی اجازت دیدی ہے کہ وہ ”رام لیلا“ کے زمانہ میں اپنے ... لاٹھیوں سے مسلح رکھ سکتے ہیں۔

ہندوستان

تبلیغ کانفرنس بدایون کا اجلاس

بدایون ۲ ر اکتوبر تبلیغ صوبہ کانفرنس کے صدر سر عبدالرحیم نے اپنے خطبہ صدارت میں اس امر پر بہت زور دیا کہ مسلمانوں کی تبلیغی انجمنوں کو مستقل و مستحکم بنیادوں پر قائم کیا جائے آپ نے فرمایا کہ ہم کو شدھی کی صرف مدافعت کرنی ہے اور صاف طور پر یہ واضح ہے کہ شدھی کا مقابلہ اس وقت تک نہیں کیا جا سکتا جبتک کہ ہم وسیع پیمانہ پر سرگرمی کے ساتھ تبلیغ نہ کریں اس وقت تک سیکڑوں علما اور ہزاروں مولوی ایسے ہیں جو بالکل بیکار ہیں نہ ان کو کوئی مناسب کام ملتا ہے نہ وہ آرام و اطمینان سے مذہب و ملت کی خدمت کر سکتے ہیں لیکن اگر تبلیغ کی ایک عمدہ پیمانہ پر تنظیم کیجائے تو ان اصحاب کیلیے انکی مرضی انکی قابلیت اور لیاقت کے مطابق اچھا خاصہ مشغلہ نکل آے اور ان کیلیے ایک وسیع میدان عمل پیدا ہو جائے آپنے شور دیا کہ تبلیغ کو کسی طرح بھی سیاسیات میں مدغم نہ کرنا چاہیے کسی شخص نے آپ کو اطلاع دی تھی کہ آریہ سماجی آیندہ مردم شماری کے خیال سے زیادہ سرگرمی کا اظہار کر رہے ہیں تاکہ اس وقت تک مسلمانوں کو ہندو بنا کر اپنی تعداد میں اضافہ کر لیں اور مسلمانوں کی مجموعی تعداد گھٹا دیں جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہندوؤں کی سیاسی قوت بڑھ جائیگی اور اس کے مقابلہ مسلمان کمزور ہو جائیں گے آپ نے فرمایا مجھے توقع ہے کہ ہم میں سے کوئی شخص بھی اس خیال سے متاثر ہو کر کام نہیں کرے گا اور مذہب کی تبلیغ صرف مذہب حقہ کی اشاعت کی غرض سے کرے گا۔

آخر میں سر عبدالرحیم نے تبلیغ کے مستقل سرمایہ کیلیے چندہ کی اپیل کی جس کے متعلق آپ نے فرمایا کہ کم از کم بارہ تیرہ لاکھ روپیہ اس مقصد کیلیے درکار ہوگا۔

گورنر صوبجات متحدہ کی توسیع میعاد

نینی تال یکم اکتوبر اگرچہ ہز اکسلنسی سر ولیم میرس گورنر ممالک متحدہ کی مدت ملازمت آیندہ ۲۲ ر دسمبر کو ختم ہو جائیگی لیکن معلوم ہوا ہے کہ آپ ۱۴ ر جنوری ۱۹۲۸ء تک بحیثیت گورنر اپنے فرائض انجام دیتے رہیں گے توقع ہے کہ ۱۴ ر جنوری ۱۹۲۸ء کو سر الیگزنڈر مڈ یمین مجوزہ گورنر چارج لے لیں گے۔

فساد دہرہ دون

دہرہ دون ۲۹ ر ستمبر اموات کی تعداد ۲ ہے ایسے مجروحین کی تعداد جو شدت سے زخمی ہو کر داخل اسپتال ہیں اس وقت تک ۸ معلوم ہوئی ہے اور چالیس سے زیادہ وہ ہیں جنکو خفیف جراحتیں پہونچی ہیں دو آدمی جو مرے دونوں ہندو ہیں اور انکے نام ہردیال اور ہری رام ہیں ایک پہلے ہی سے معائنہ لاش کیلیے بھیجا جا چکا تھا۔ لیڈر کا نامہ نگار ناقل ہے کہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے ملا انھوں نے مجھے بتایا کہ انھوں نے کرفیو آرڈر جاری کر دیا ہے جسمیں ما ثوت

حق عزم مستقل ... وہی ہو جو تیرے ...

دہرہ دو ...

غرض سے کچہری میں د... مسلمانوں کے جلسے منعقد ہو ... اگر اسی ہفتہ میں میونسپل بورڈ ... گفتگو کے بعد مجسٹریٹ ضلع نے ایک حکم کے ساتھ صادر کیا کہ جلوس ۳ بجے سے ۶ ... نکالا جائے اور مجمع جلوس کی لمبائی سو گز سے ... احکام کی تعمیل مسٹر سی پی سنگھ پریسیڈنٹ ... سنگھال اور ٹھاکر سنجیت سنگھ راٹھور ایم ایل سی پر کی ... ابتک یہ بات طے نہیں کہ جلوس کا سلسلہ قائم رکھا جا ... ان شرائط پر رضامندی یا نا رضامندی کی اطلاع صاحب ڈسٹرکٹ ... کو کل تک بھیجے جائیگی۔

دہرہ دون میں دوسرا جلوس نکالا گیا

دہرہ دون یکم اکتوبر دانواس کا دوسرا جلوس آج نکالا گیا ہندو اور مسلمانوں کی دوکانیں بالکل بند تھیں پولیس اور حکام کے بہترین انتظامات کی وجہ سے جلوس کامل امن و سکون سے گذر گیا اگرچہ ۲۸ ر دسمبر کے فساد کی اثرات طبیعت میں ابتک باقی ہیں پلٹن بازار اور دھماوالا کی مساجد کے سامنے پولیس کا مضبوط حلقہ متعین کیا گیا تھا مسجد کے سامنے کوٹھے پر جہاں پچھلے فساد کے وقت گڑبڑ ہوئی تھی پولیس اور فوج کی نگرانی میں تھے مسٹر میس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر ایس آر سیر و سپرنٹنڈنٹ پولیس، مسٹر اونسی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ مسٹر لودی رزرو انسپکٹر آج امن و امان قائم رکھنے میں پبلک کے شکریہ کے مستحق ہیں

سات مسلمانوں کی گرفتاری قتل کے الزام میں

دہرہ دون یکم اکتوبر سردار موٹا سنگھ کوتوال نے ۷ مسلمانوں کو جنپر بتاریخ ۲۸ ر ستمبر کا ڈولیشن ہوٹل کے قتل کی ذمہ داری کا الزام لگایا گیا ہے۔

امین آباد پارک کی محفل میلاد کا مسئلہ

لکھنؤ امین آباد پارک کی پرانی عظیم الشان محفل میلاد کے عدم انعقاد سے مسلمانان لکھنؤ میں رنج و اضطراب قائم ہے آج (شنبہ) شام کو ممتاز دارالیتامی میں مسلمانان شہر کا عام جلسہ میلاد کمیٹی کی طلبی پر منعقد ہوگا

جنوبی افریقہ ... منظور ہو کر ...

قوم پروروں کی غیرت ... ثابت ہوا ہو اور ہوتا

جوہانسبرگ یکم اکتوبر جنوبی افریقہ کے شہر بلوم فونٹین میں ... جنرل اسمٹس تقریر فرمانے والے تھے یونین جیک اڑ رہا تھا ... کے آدمیوں نے دفعتہً حملہ کیا اور جھنڈے کے چیتھڑے چیتھڑے کر دیے بہت سی جگہ خوب آزادی کے ساتھ لڑائیاں ہوئی ہیں

---

۴ ر جسمیں مسلمانان میونسپل کمشنران کے استعفی کمشنر صاحب کے ہاں منظور ہونے کے بعد اب اس معاملہ میں مزید راہ عمل تجویز کیجائیگی اور میونسپل کمشنران کے قومی جذبات کی حمایت کرنے پر ان کا شکریہ بھی ادا کیا جائیگا اور خالی شدہ حلقوں سے جو آیندہ ضمنی انتخاب ہونے والا ہے اس کے متعلق مناسب کارروائی کا فیصلہ کیا جائیگا (ہمدم)

کرے ملزم نے کہا کہ اگر میرا قصد قتل کرنے کا ہوتا تو میں زیادہ کار گر آلہ حرب" سے مسلح ہو کر آتا اور پوری تیاری کرنے کے بغیر اپنے گھر سے نہ نکلتا میں نے راجپال پر کوئی حملہ نہیں کیا۔

فیصلہ سنا دیا گیا

لاہور ۲۸ ستمبر مسٹر اوگلوی مجسٹریٹ ضلع نے آج اس مقدمہ میں جسمیں خدابخش زیر دفعہ ۳۰۷ تعزیرات ہند راجپال ناشر کتاب "رنگیلا رسول" کے چاقو مارنے کے جرم میں ماخوذ تھا فیصلہ سنا دیا مجسٹریٹ نے ملزم کو مجرم قرار دیا اور اس کو سات سال قید سخت مع تین ماہ قید تنہائی کی سزا دی ملزم کو یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ اقدام امن پر وہ پانچ پانچ ہزار کے تین مچلکے اور ضمانتیں داخل کرے یا عدم ادخال کی پاداش میں تین سال مزید کی قید محض کی سزا بھگتے۔

... جاری تھی تو ملزم نے ... قبضہ میں آیا ہے اب میں ... سوامی ستیہ آنند نے ملزم کے ہاتھ کو ... دانت سے کاٹا تھا اس وقت پولیس ... کو مجھ سے علیحدہ کرنے میں کامیاب ہوا میں نے ... تو میں نے معلوم کیا کہ یہ وہی شخص ہے جو کچھ عرصہ ... سے میرا پیچھا کر رہا تھا۔ راجپال نے کہا کہ باوجودیکہ ... میں ہائی کورٹ سے اپنی بریت کے بعد یہ اعلان کر دیا تھا ... پہلے خود ... کتاب "رنگیلا رسول" کو شائع نہیں کرونگا اسپر بھی ... آزاد ... خدام الدین نے میرے قتل کا فتویٰ شائع کیا میرا خیال ہے کہ یہ حملہ "رنگیلا رسول" کے شائع کرنے اور اس ایجی ٹیشن کیوجہ سے ہوا جو اس کی اشاعت کے بعد کی گئی۔

ملزم کا مزید بیان اور حملہ سے انکار

اس کے بعد عدالت نے راجپال کے زخموں کے متعلق ڈاکٹری شہادت قلمبند کی اور ملزم کو پھر موقع دیا کہ اگر وہ مزید بیان کرنا چاہے تو بیان

... نگرانی کرنے ... موصوف لکھتا ہے کہ:۔ ... اور پاجامہ کو ...

(۱) بچ اور حاجیوں سے متعلق تمام واقعات داخلی ... سوامی ستیہ آنند وید انند گواہ ... کسی غیر ملکی طاقت کو انہیں مداخلت نہ کرنی ... اگر ... کے بھی پاجامہ پر خون کی ہے کہ احسان اللہ خاں برطانیہ سوامی ستیہ آنند کے ... پر زخم کا نشان تھا جس کے آتا جاتا رہتا اس گواہ کو بتایا گیا کہ کس نے کس وقت دانت لگا تھا۔

ہیڈ کانسٹبل کا بیان

جگت رام ہیڈ کانسٹبل کی اس کے بعد شہادت ہوئی جس نے بیان کیا میں نے ملزم کا ڈاکٹری معائنہ کرایا اور اس کے جسم پر کوئی زخم نہیں پایا گیا تھانہ پہونچکر ملزم نے اپنا سر دیوار اور زمین پر مارنے سے خودکشی کی کوشش کی۔ "لکھی داس" دوسرے ہیڈ کانسٹبل نے بیان کیا کہ میں راجپال کو ہسپتال لے گیا تھا اور اس کے کپڑوں کو جو خون آلود تھے اپنے قبضہ میں کیا۔

دوسرے گواہوں کی شہادت

چودھری کامو چند نے بھی ان خون آلود اشیاء کی شناخت کی جو راجپال کی دوکان میں پائی گئیں تھیں۔

لالہ نانک چند بزاز اور راجپال کے پڑوسی نے بیان کیا کہ تین یا چار ہفتہ ہوئے راجپال نے ملزم کو مجھے بطور ایک مشتبہ شخص کے دکھایا تھا جو کئی مرتبہ راجپال کی دوکان کے سامنے سے گذرا تھا اور اس کی طرف تکتا تھا اس وقت راجپال نے مجھ سے کہا تھا کہ مجھے اس شخص سے اپنی جان کا خطرہ ہے اور میں نے بھی ملزم سے دریافت کیا تھا کہ وہ کس کام سے یہاں آیا تھا اس کے جواب میں ملزم نے کہا تھا کہ میں اس نواح میں دوکان کرایہ پر لینا چاہتا ہوں کیونکہ یہاں کئی مطبع ہیں میں نے بعد میں یہ گفتگو راجپال سے بیان کی تھی تو اس نے کہا تھا کہ تب تو میری زندگی ہمیشہ خطرہ میں رہیگی اس وقت میں نے مالک دوکان سے کہا تھا کہ وہ اپنی دوکان اس شخص کو کرایہ پر نہ دے۔

اس موقع پر مجسٹریٹ ضلع نے اجلاس ملتوی کر دیا اور سیوا ہسپتال جہاں راجپال زیر علاج تھا راجپال کا بیان قلمبند کرنے کیلئے گئے۔

راجپال کا بیان

مضمون مقابلہ پر انعام

ہفتہ وار اخبار "راجہ" کے "نظام الملک نمبر" میں درج کرنے کیلیے حسب ذیل مضمون، مضمون مقابلہ قرار دیا گیا ہے امید ہے کہ ذوق سلیم رکھنے والے تعلیم یافتہ نوجوان اور صحافت و مضمون نگاری سے دلچسپی رکھنے والے احباب کرام اس موضوع پر طبع آزمائی فرماکر اراکین و مالکان اخبار کو سربلند فرمائیں گے

پیشکش:- جن کا مضمون سب میں اول ہوگا ان کی خدمت میں منجانب مالکان اخبار ایک طلائی تمغہ پیش کیا جائے گا۔

کمیٹی انتخاب مضامین:-

(۱) جناب ابوالصحافت سید جالب صاحب ایڈیٹر ہمدم لکھنؤ (صدر)
(۲) جناب مولوی انیس احمد صاحب ایڈیٹر حقیقت لکھنؤ (رکن)
(۳) جناب مولوی محمد رفیق علی صاحب صدیقی بی۔ اے لکھنؤ (رکن)

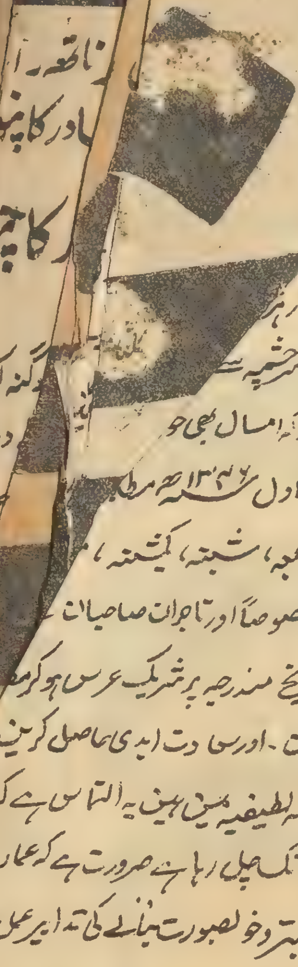
مضمون مقابلہ:- "حکمت دکن اور اس کی ہندو رعایا"

تفصیل مضمون مقابلہ:- اس مضمون میں دکھانا یہ چاہیے کہ سلطنت دکن نے ابتدائے ظہور حکومت دکن سے آج تک اپنی ہندو رعایا کے ساتھ کیا کیا مراعات روا رکھیں اور مملکت آصفیہ میں ہندوؤں کو بحیثیت قوم کیا کیا مجلسی، مذہبی، اخلاقی، اور سیاسی حقوق حاصل ہیں اور ان کے مراسم مذہبی و نیم مذہبی کے متعلق حکومت آصفیہ کا کیا طرز عمل رہا ہے اور باوجود مسلم حکومت ہونے کے ریاست دکن نے ہندوؤں کے معابد کیلیے کیا حقوق و مراعات روا رکھیں اور موجودہ حضور نظام خلد اللہ ملکہ نے اپنے خاندانی روایات کو کہاں تک نباہا۔ اور آپ کا طرز عمل خاندان روایات کا زندہ کرنے والا ہے:- مضمون میں تاریخی حوالے اور مستند روایات و درایت سے کام لیا جائے اور کوئی بات بغیر دلیل اور مستند روایات یا تاریخی سند کے پیش نہ کی جائے مضمون بالکل غیر جانب داری کی اسپرٹ میں لکھا جائے اور زیادہ سے زیادہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۷ء تک دفتر اخبار "راجہ" میں بھیج دیا جائے جو لوگ مضمون روانہ کیا جائے اسی کے ایک گوشہ پر مضمون مقابلہ لکھ دینا چاہیے۔

دیگر شرائط:- (۱) مضمون کاغذ کے ایک جانب لکھنا چاہیے (۲) مضمون فلسکیپ سائز کے ۱۵ صفحوں سے زائد نہ ہونے پائے (۳) مضمون صاف اور خوشخط لکھنا چاہیے (۴) کوئی مضمون، صاحب مضمون کو واپس نہ ہوگا (۵) مالکان اخبار مجاز ہوں گے کہ "نظام الملک نمبر" کے علاوہ جملہ مضامین یا ایک ایک مضمون جب چاہیں کتابی صورت میں شائع کریں۔ (۶) اول نمبر آنے والے مضمون کو "نظام الملک نمبر" میں شائع کیا جائیگا۔ (۷) تمام دوسرے مضامین نگاروں کے (اگر انہوں نے اجازت دی) اسمائے گرامی "نظام الملک نمبر" میں خاص عنوان کے تحت شائع کیے جائیں گے (۸) اول نمبر آنے والے مضمون کے

۵

حق عزم مستقل
وہی ہو جو تیرے



شیخ الا...
حضرت شاہ...
عالمتاب کے ...
میں ہوتا ہے اور ہر...
فیض و کرم کے سرچشمہ سے...
الحمدللہ کہ امسال بھی حسب...
۱۰ جمادی الاول ۱۳۴۶ھ مطابق...
بترتیب یوم جمعہ، شنبہ، یکشنبہ...
حضرات سے خصوصاً اور تاجران صاحبان...
معمول تواریخ مندرجہ پر شریک عرس ہو کر...
مستفید ہوں۔ اور سعادت ابدی حاصل کریں...
سے جو سلسلہ لطیفیہ میں ہیں یہ التماس ہے کہ مزار...
...ابھی تک چل رہا ہے ضرورت ہے کہ عمارت کے...
جانچ کر بہتر و خوبصورت بنانے کی تدابیر عمل میں لائیں اور...
خیر حاصل کریں۔

نوٹ جو حضرات صندل و کیوڑہ سامان غسل پیش کرنا چاہیں وہ تاریخ مقررہ پر اوقات معینہ غسل سے ایک گھنٹہ قبل جانشین آستانہ شریف کے پاس بھیج دیں۔

اطلاع عام شرکت کرنے والے اصحاب کیلیے جائس اسٹیشن کا ورود مناسب ہوگا یہاں یکہ بکثرت ملتے ہیں اور ہمیشہ یکہ والوں نے آستانہ شریف تک کرایہ کی فی سواری ۱۲ آنہ لیا ہے سڑک صاف ہے چونکہ اکثر اصحاب نے یہ شکایت تحریر فرمائی ہے کہ لوگ اپنی ذاتی اغراض کیلیے رقومات حاصل کرکے آستانہ شریف کو بدنام کرتے ہیں لہٰذا ضرور ہے کہ ظاہر کر دیا جاتا ہے کہ آستانہ شریف سے کسی قسم کی کوئی رقم وصول کرنے کیلیے کوئی شخص مقرر نہیں ہے جمیع حضرات اس کا لحاظ رکھیں۔

المشتہر

شاہ عبدالکریم جانشین حضرت شاہ عبداللطیف چشتی رحمۃ اللہ علیہ قصبہ ستھن شریف ضلع سلطانپور

صوبجات متحدہ کے ہندوستانی عیسائیوں کی کانفرنس کا ...
سالانہ اجلاس ۲۶ اکتوبر کو دیوالی تعطیل میں گورکھپور میں ہوگا۔

...مرقوم یکم...
...منصرم...
...ناتھ...
...در کانپور...
...ر کا چھو...
...گنہ اکبرپور...
...درخواست...
...اور جس کی...
...نوٹس...
...خواست...
...حاضر...
...کانپور
...آپ کو اطلاع...
...ع اور تفصیل...
چند ایسے...
اور کپڑے کی تجارت میں سائل ہوا وہ منظور ہو کر مقدس... رکھتے ہوں۔ اپنی ذاتی تجارت کی ہو... ثابت ہوا ہو اور ہر... الاتجارتی کاموں کا کافی تجربہ کیا ہو۔
ایسے تمام اشخاص معقول تنخواہوں کے ساتھ مناسب... بھی اپنے مستحق ہونگے درخواستیں مع تفصیل کارکردگی بنام

مینیجر کوارٹرس ورکس یتیم خانہ اسلامیہ کانپور آنا چاہیں

آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا جلسہ

مدراس ۱۶ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جلسہ کی تاریخ ۱۸ اکتوبر طے ہوگئی ہے صدر کانگریس نے اس کا وعدہ کیا ہے کہ وہ ۲۸ اکتوبر کو "یوم نظربندان" کی تقریب میں شرکت کیلیے کلکتہ پہونچ جائیں گے۔

لکھنؤ یونیورسٹی کا جلسہ تقسیم اسناد ۲۶ نومبر کو منعقد ہوگا۔

روزانہ ایک آنہ

آپ روزانہ ایک آنہ خرچ کر کے تھوڑے ہی عرصہ میں اپنی گئی گذری تندرستی واپس لانیکے لئے ہر قسم کی کمزوری کو رفع کر کے اعلیٰ درجہ کی طاقت و توانائی حاصل کرنیکے لئے جریان۔ احتلام۔ رقت منی۔ فساد خون و منی کی خرابی وغیرہ امراض مخصوصہ سے نجات پانیکے لئے مقویات سراج عالم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال کریں۔ قیمت ۳۲ عدد گولیاں ۱۶ ایام کی خوراک ہیں صرف عہ۔ اسی طرح روزانہ صرف ایک آنہ ار خرچ کرنے سے تھوڑے ہی عرصہ میں زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہے ۵ ڈبیاں ساتھ منگوانیسے صرف ۴ روپیہ للعہ محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار

طلا واجی کرن

ایسے مایوس اشخاص جو اپنی جوانی کو اپنے ہاتھوں سے بگاڑ کر کف افسوس مل رہے ہوں اور بالکل نامرد بن گئے ہوں بہت سے طلاؤں میں پیسہ خرچ کر کے بھی فائدہ نہ اٹھا سکے ہوں انکو چاہئے کہ اس طلاء کا استعمال کر کے صرف دو ہفتہ کے اندر دائمی صحت حاصل کریں قیمت فی شیشی نصف تولہ عہ علاوہ محصولڈاک۔

ویدشاستری منی شنکر گووند جی۔ جام نگر

کانپور ایجنٹ: مسرس عبدالکریم اینڈ سنز مسٹن روڈ کانپور

… لا اینڈ … کمپنی لمیٹڈ بمبئی کی

… کی سودیشی دوائیں

… دوا انفلوئنزا بخار روزانہ اور چوتھیا کے لئے بہت اکسیر ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ عہ

یہ دوا کمزور دُبلے بچوں اور کمزور انسانوں کے لئے مفید ہے۔ قیمت صرف بارہ آنے ۱۲ ار

یہ دوا درد سر درد گردہ اور پٹھے کے درد کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت صرف بارہ آنے ۱۲ ار

یہ دوا ہیضہ کی بیماری اور گرمی سے دست روکنے کیلئے بہت ہی مفید ہے۔ قیمت صرف تیرہ آنے ۱۳ ار

… کی کونین کی گولیاں ایک گرین دو گرین کی بوتل میں اعلیٰ کونین سے بنی ہوئی ہیں قیمت ایک گرین والی بوتل ایک روپیہ چار آنہ قیمت دو گرین والی بوتل کی ۱۲ار

… والے کی طاقت کی گولیاں یہ گولیاں کمزور دبلے کم خون درقیق خون اور دھات کیواسطے بہت اکسیر ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ عہ

باٹلی والے کا داد کا مرہم یہ مرہم کھجلی اور جلدی بیماری کیواسطے اکسیر ہے قیمت ۶ ار

باٹلی والے کا دانت کا منجن یہ منجن دانتوں کو موتی کی مانند چمکدار بناتا ہے قیمت ۶

ڈاک کا پتہ: سیانی روڈ دواخانہ کینڈل روڈ بمبئی۔ تار کا پتہ "CAWASHAPUR" Bombay

---

کیا آپ نے کبھی اسکے مہکتے …

خوشبودار اور خالص تیل … کو …

… ملک کے بڑے بڑے …

کیونکر اعتبار ہو سکتا ہے …

کیا کبھی جانتے …

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کر کے بدن کو زبردست طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں۔ قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

یہ گولیاں امساک کے واسطے بیحد مفید اور بے نظیر ہیں رات کو فقط ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھانے سے عجیب و غریب کیفیت نظر آنے لگتی ہے۔ آزمایش شرط ہے۔ قیمت صرف عہ

پنوسکت ولای روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر ازسرنو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ دو روپیہ عا علاوہ محصولڈاک۔ فہرست حالات کیلئے ویدودیا مفت طلب کریں۔

پتہ راج وید نراین وکشوجی۔ جام نگر (کاٹھیاواڑ)

کانپور ایجنٹ: گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ کانپور

ولایت کی نئی دوائیں۔ نمونہ مفت

لعل نمبر ۱ یکدم نرالی جادو کا اثر رکھنے والی جو لگاتے لگاتے عورت و مرد دونوں حیرت انگیز مزا اٹھاتے ہیں۔ قیمت ۱۲ ار محصولڈاک الگ۔ برابر استعمال کرتے رہنے سے بہت ہی فائدہ ہوتا ہے۔

لعل نمبر ۲ بخار۔ نزلہ قبض۔ کھانسی اور وجہ سے سر کا درد آدھے سر کا درد کمر کا درد گھٹنے کا درد۔ ران کا درد موچ یا چوٹ کا درد سینے کا درد پڑھ کا درد جوڑوں کا درد انگھٹیا یعنی جسم میں کسی حصہ کا درد صرف ۵ منٹ میں بالکل دور ہو جاتا ہے سر درد والے ضرور ایک شیشی اپنے پاس رکھیں یہ نشہ کی چیز نہیں ہے قیمت ۱۲ ار فی شیشی محصول ڈاک الگ۔

لعل نمبر ۳ ہر قسم کے جریان سفید پانی کا آنا اور کمر کا درد خراب خون دماغ کی کمزوری اور بدہضمی وغیرہ کے لئے ایک ہی دوا ہے جو ہر مرد و عورت ہر ایک کو یکساں فائدہ پہونچاتی ہے تھوڑے وقت میں ہی تعجب خیز فائدہ معلوم ہو جائیگا۔ ایک ہفتہ کی دوا کے دام ۲ ار آنہ صرف محصولڈاک الگ۔

لعل نمبر ۴ یہ پاوڈر نئے یا پرانے سوزاک کو صرف ۱۲ گھنٹہ ہی میں آرام ہو جاتا ہے سوزاک والے مریض نمونہ منگا کر ضرور آزمایش کریں قیمت بارہ آنے ۱۲ ار

ضروری نوٹ: ہماری دوائیں عورت و مرد دونوں بلا کسی خاص پرہیز کے ہر جگہ ہر موسم میں استعمال کر سکتے ہیں اگر نمبر ۲ کو کھائیے اور نمبر ۱ کو لگائیے تب کام کیجئے پھر بیحد تعریف کیجئے گا۔

ملنے کا پتہ: آر۔ ایس لعل فارمیسی ہوا گنج کانپور

خون کی کمی میں

آیوڈائزڈ سالسہ

کا استعمال کیجئے۔ اس نایاب دوا سے خراب خون کے سارے نقص جیسے جسم کی جلد کا پھٹنا۔ سر کے بال اڑ جانا۔ چکتے پڑنا۔ گانٹھ و گلٹی نکلنا۔ کمر و جوڑوں میں درد ہونا۔ پھوڑا پھنسی۔ رنگ کا میلاپن اور جسم کی کمزوری وغیرہ سارے نقص دور ہو جاتے ہیں۔ خون صاف کرنے کی تو واقعی یہ بے نظیر دوا ہے۔

قیمت فی شیشی عہ دو روپیہ چار آنہ ۴ار۔ ڈاک محصول ۸ ار آٹھ آنہ۔ تین شیشیوں کی قیمت ۶ ار چھ روپیہ نو آنہ۔ ڈاک محصول ۱۴ ار چودہ آنہ

کولاٹانک

یہ ایک ایسی ہی حیرت انگیز طاقت بخشنے والی دوا ہے۔ جس کو بچے۔ بڈھے۔ جوان۔ طالب علم۔ عورت و مرد ہر فصل و موسم میں یکساں طور پر استعمال کر کے فائدہ اٹھاتے ہیں اور اپنے کتنے ہی اوصاف کی وجہ سے یہ دوا سارے ہندوستان میں شہرت پا رہی ہے۔ پژمردہ دل و جسم کو تر و تازہ بنانے والی انوکھے طریقے کی یہ عجیب ہی دوا ہے۔

قیمت فی شیشی ۲ار ایک روپیہ دو آنہ۔ ڈاک محصول ۶ ار چھ آنہ۔ تین شیشیوں کی قیمت تین روپیہ چار آنہ ۴ار ڈاک محصول ۸ ار آٹھ آنے۔

نوٹ ہماری جملہ ادویات مندرجہ فہرست قیمت ہمارے ایجنٹ اور دوا فروشوں کے یہاں دستیاب ہوتی ہیں۔ خریداری سے پہلے اپنے مقامی دوا فروشوں سے دریافت کریں۔

ڈاکٹر ایس کے برمن (صیغہ نمبر ۵۷) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ (کلکٹر گنج میں) چھوٹے لال اینڈ سنس
(نیا گنج میں) محمد حافظ محمد نصیر

صدق

REGD. No. A. 1424

اڈیٹر

خواجہ عبدالسلام — ہفتہ وار

جلد ۶ | کان پور چہارشنبہ ۱۲ - اکتوبر ۱۹۲۷ء مطابق ۱۵ ربیع الآخر

ادبیات

ہندوستان کی موجودہ پرآشوب حالت کا ایک سین

(از جناب منشی کرشن سہائے صاحب ہنکاری وحشی بی۔اے۔ایل ایل۔بی وکیل)

ہمارے مکرم دوست منشی کرشن سہائے صاحب ہنکاری المتخلص بہ وحشی بی۔اے۔ایل ایل۔بی وکیل کا شمار کہنہ مشق اور قادر الکلام شعرا میں ہے۔ آپ ہندو مسلم اتحاد کے سچے دل سے حامی ہیں اور موجودہ فرقہ وارانہ فسادات کو ملک کے لئے صد درجہ نقصان دہ اور ہندوستان کی گذشتہ تاریخ کے بالکل منافی سمجھتے ہیں آپ موجودہ فرقہ وارانہ جنگ کو ملک اور اہل ملک کیلئے باعث شرم سمجھتے ہیں چنانچہ کانپور کے گذشتہ ہندو مسلم فساد سے متاثر ہو کر آپنے مندرجہ ذیل نظم ہمکو بغرض اشاعت بھیجی ہے جو شکریہ کے ساتھ درج کیجاتی ہے ہمکو امید ہے کہ ناظرین صداقت اس نظم کو پڑھکر محظوظ ہونگے اور جذبات و تخئیل کے ساتھ ساتھ لطف زبان سے بھی لطف اندوز ہوں گے۔ (ایڈیٹر)

کیا وہی ہندوستاں ہے تو وہی ہندوستاں — جس پہ تھا فردوس کا اطلاق۔ جنت کا گماں

اپنی عظمت سے بنا تھا جو کبھی رشک جناں — جس کا دامن تھا کبھی گہوارہ امن و اماں

آہ وہ سوز محبت سے جو بالکل آگ تھا

ساز میں جس کے فقط حب وطن کا راگ تھا

دامن کہسار پر تیرے وہ بادل کا دھواں — سبزہ و گلہائے رنگیں اور وہ آب رواں

وہ ہوائے عطر بیز اور صبح صادق کا سماں — آہ اے ہندوستاں جنت نشاں رشک جناں

یاد ایا ہے کہ جب ہر فتنہ زیر خاک تھا

دامن معصومیت آلودگی سے پاک تھا

کیا وہی ہندوستاں ہے تو وہی ہندوستاں — جسکی خاک پاک میں اب تک کپل من ہیں نہاں

کیا وہی گلشن ہے تو خواجہ تھے جسکے باغباں — بوئے الفت سے مہک اٹھتا تھا سارا گلستاں

کیا تصوف میں تو ہی وہ شہرۂ آفاق تھا

طور جسکے برق خرمن سوز کا مشتاق تھا

کیا تجھی کو کہتے تھے فردوس بر روئے زمیں — سجدہ گاہ خلق تھا تیرا ہی کیا نقش جبیں

کیا تو ہی ہے جس کا ہر ذرہ تھا جنت آفریں — جس کے ہر سایہ پہ تھا آغوش مادر کا یقیں

یاد آیا ہے کہ جب خطروں سے تو آزاد تھا

تیرے گلشن میں نہ جب گلچیں تھا نے صیاد تھا

کیا تو ہی وہ ہند ہے جس میں تھے ایسے سورما — خون معصوموں کا جو رکھتے نہ تھے ہرگز روا

عورتوں پر وار کرنے کو نہ جن کا ہاتھ اٹھا — غیر کے بچے تھے جن کو اپنے بچوں سے سوا

کیا ہوئے بھارت، بتا وہ کیا ہوئے تیرے دلیر

سامنے کر مونھ کو میرے شرم سے آنکھیں نہ پھیر

کیا یہی وہ سورما ہیں جن پہ ...

غیرت قومی کا ان کے کیا یہی ...

گر یہی مذہب ہے ...

ایسے مذہب سے تو پھر ہے ...

ہو برا تیرا سیاست تو نے یہ کیا کر دیا — آڑ میں مذ ...

اپنی خود غرضی سے تو نے سب کو اندھا کر دیا — وید و قرآں میں بھی ...

تو نہ حائل ہو تو یہ دونوں کلام پاک ہیں

راستے جتنے بتائے ان کے ہیں بیباک ہیں

مذہب و ملت سے تم کو کافرو مطلب ہے کیا — دیں تمہارا مومنوں کے دیں سے ہے بالکل جدا

سچ اگر پوچھو سیاست ہی تمہارا ہے خدا — ہیں جہاں ابلیس کے چیلے تمہارے رہنما

تم نے بے شبہ سیاست کو دوبالا کر دیا

پر مذاہب کا تو تم نے مونھ ہی کالا کر دیا

کیا کوئی ایسا بھی ہے بیکنٹھ یا جنت تری — خون ناحق کر کے جاتی ہو جہاں خلقت تری

ہو جہاں حاصل سیہ کاروں کو ہر نعمت تری — قاتلوں، غارت گروں پر ہو جہاں رحمت تری

وہ تری الفت ہے یارب جس کا جنت نام ہے

ماسوا اسکے جو ہے وہ سب خیال خام ہے

کب یہ ممکن ہے تری الفت کا ہو دل میں گزر — اور دل گو ہو نہ پھر بھی کچھ تعصب سے حذر

ہو نہیں سکتا ترے دیدار کا الٹا اثر — دیکھنے والا ترا ہوتا نہیں کوتہ نظر

یہ کہاں ممکن ہے یارب دل میں تیرا درد ہو

اور تری مخلوق کے غم سے کلیجہ سرد ہو

باز آؤ فتنہ و شر سے تو اب بھی خیر ہے — ورنہ تم ہو ظالمو اور آسمانی فیر ہے

اور اگر منظور ہی دوزخ کی تم کو سیر ہے — راستہ پر ٹھیک ہو تم نام جسکا بیر ہے

خواب غفلت سے اٹھو اب صبح محشر ہے قریب

نامۂ اعمال کے کھلنے کا منظر ہے قریب

بھائی بھائی سے گلے ملنے کا کر لو اہتمام — تم بنو آزاد نیشن اب نہ کہلاؤ غلام

مذہبی جھگڑوں کا کر دو یک قلم قصہ تمام — یہ سمجھ لو دل دکھانا بھائیوں کا ہے حرام

دائرہ بڑھتا ہے کتنا ہی مرکز ایک ہو

ملک پر قربان ہونا ہی تمہاری ٹیک ہو

وحشی خستہ کا پہونچا دے صبا ان تک پیام — مسلم و ہندو سے کہدے جاکے اب کا سلام

وہ جو پوچھیں مذہب و ملت تو یوں کرنا کلام — با مسلماں اللہ اللہ۔ با برہمن رام رام

پھر یہ کہدینا کہ جنت دے رہی ہے یہ پیام — بھائی بھائی سے گلے مل لو تو میں ہوں ہر گام

آئینہ کانپور

دسہرہ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ دسہرہ کا تہوار خیر و عافیت کے ساتھ گذر گیا۔ مسٹر منرو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دسہرہ کیلئے بہترین انتظامات کیے تھے پولیس بہت کافی تھی سب انسپکٹران اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے علاوہ دو ڈپٹی کلکٹر صاحبان بھی سواری کے جلوس کے ہمراہ ہوتے تھے، سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی ساتھ رہتے تھے۔

اس سال رام لیلا کمیٹی نے جھنڈیاں اور وردیاں وغیرہ اچھی بنوائی تھیں جس سے جلوس میں ایک خاص شان پیدا ہو گئی تھی جلوس بہت کافی طویل ہوتا تھا اور جلوس کے ہمراہ شہر کے ہندو معززین ہمراہ ہوتے تھے۔

جلوس میں اس سال ایک خاص نمایاں بات تھی اور وہ یہ کہ پولیس بہت کثرت سے تھی جس سے صاف عیاں ہوتا تھا کہ بدقسمتی سے ہم لوگوں کے مذہبی جلوس بلا پولیس کی مدد کے اب نہیں گذر سکتے اور اب ہم لوگوں میں ایک دوسرے پر مطلق بھروسہ نہیں رہا افسوس!

رام لیلا کمیٹی اور کیلاش مندر دونوں کے بھرت ملاپ کے جلوس بھی نہایت شان و شوکت کے ساتھ گذر گئے دونوں دن صرافہ اور جوہری گنج میں بہت کافی روشنی تھی۔

گذشتہ فساد کی وجہ سے فضا مکدر تھی مگر خدا کا شکر ہے کہ کوئی ناگوار واقعہ نہیں ہوا۔ رام لیلا کمیٹی نے اپنی رواداری اور گذشتہ روایات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایسا پروگرام مرتب کیا کہ جسکی وجہ سے مسلمانوں کو کوئی شکایت کا موقعہ نہیں ملا۔

یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ ہولا گنج وغیرہ کی تین مسجدوں میں بھرت ملاپ کے دن روشنی کی گئی اور اسکی وجہ مسلمان یہ بتاتے ہیں کہ رام لیلا کمیٹی نے اس کا اعلان کیا تھا کہ ہم نماز کے وقت مسجدوں کے سامنے سے جلوس نہیں نکالینگے۔

بہر حال ہم ہندو مسلمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنے طرز عمل سے دسہرہ کے سلسلہ میں کوئی ایسی کارروائی نہیں کی کہ جسکی وجہ سے کانپور کے ماتھے پر مزید کلنک کا ٹیکا لگتا۔

ہم مسٹر منرو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حسن انتظام اور تدبر کے بھی معترف ہیں کہ جس کی وجہ سے امن و امان قائم رہا۔

رفاہ عام ۶؍اکتوبر کو رفاہ عام دواخانہ کی عمارت میں رفاہ عام دواخانہ کے قیام کیلئے ایک عام جلسہ منعقد ہوا جسمیں ہندو مسلمان معززین نے شرکت فرمائی، دواخانہ کے قیام کو غریب مریضوں کیلئے ایک اہم خدمت سمجھی گئی چنانچہ اس کیلئے ایک مضبوط اور پر اثر انتظامیہ کمیٹی مندرجہ ذیل حضرات کی بنادی گئی:۔

(۱) خانصاحب سید بشیر الدین صاحب میونسپل کمشنر و سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ (صدر) (۲) شیخ محمد ابراہیم صاحب آنریری مجسٹریٹ (نائب صدر و خزانچی) (۳) خواجہ عبد الماجد صاحب (سکریٹری) (۴) بابو مہر سوتی پرشاد عرف بٹن بابو (لا پریس) ممبر (۵) منشی دیانرائن نگم صاحب آنریری مجسٹریٹ (ممبر) (۶) ڈاکٹر شمبھو دیال صاحب (ممبر) (۷) ڈاکٹر رام پرشاد صاحب (ممبر) (۸) شیخ محمد صدیق صاحب سوداگر گھڑی (۹) خواجہ عبد السلام صاحب ممبر

شیخ محمد صدیق صاحب (سوداگر گھڑی) نے اسی وقت مبلغ ۲۵ روپیہ نقد عطا فرمایے۔ اور حاجی دلدار خانصاحب کی طرف سے ایک معقول عطیہ ملنے کی امید ظاہر کی، منشی دیانرائن نگم صاحب اور بابو مہر سوتی پرشاد صاحب نے مبلغ دس دس روپیہ کا اعلان فرمایا اور خانصاحب سید بشیر الدین صاحب نے بھی مبلغ ۲۵ روپیہ ...

کیا آپ نے سمجھے کہ ... خوشبودار اور ... کیونکر ... ملک ... قانون ... مجلس قانون ... کیونکر لیا اور ... چوتھائی اراکین ان ... کے خلاف ہوگا"

... وطن سے یہ شکایت ہے اور بجا شکایت ہے ... حملے کیے ہوئے ہیں اور اب ہم جو ان کی ... ہم سے ناراض ہوتے ہیں اور ان کا حصہ ... نہیں چاہتے اور اس وجہ سے ہم ایسی دماغی ... بند نہیں کہہ سکتے۔

... کی ناانصافی پر انکو برا کہتے ہیں، تو ہمارا بھی یہ فرض ... ہم اپنے حقوق حاصل کرنے میں کوئی مطالبہ ایسا نہ ... جو ... غیر واجبی ہو۔

چنانچہ اس سلسلہ میں ہم مندرجہ بالا اس تجویز کو غیر واجبی سمجھتے ہیں کہ :۔ جن صوبوں میں مسلمانوں کی مجارٹی ہو وہاں تناسب آبادی کا مطالبہ کیا جاے اور جہاں مسلمانوں کی اقلیت ہو وہاں کافی اقلیت کا مطالبہ ہو۔

ہاں اسی کے ساتھ ایک دفعہ اور ہوتی کہ جن صوبوں میں ہندوؤں کی زبردست اقلیت ہوگی انکو بھی کافی نیابت دیجائیگی

اکبر پور میں فساد اکبر پور ضلع کانپور میں عرصہ سے ہندو مسلمانوں کے تعلقات خراب ہو رہے تھے اور نئے نئے مطالبات کی خواہش کی جارہی تھی شاید اسی سلسلہ میں کوئی سمجھوتہ بھی ہوا تھا مگر یہ بھی سنا گیا ہے کہ اس سمجھوتہ کو بعد میں ہندوؤں نے مسترد کرانے کی کوشش کی جذبات مشتعل تھے دسہرہ کا زمانہ آیا اور بھرت ملاپ کے دن بالآخر مسجد کے سامنے ہندو مسلمانوں میں فساد ہو گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ تخمیناً ۳۰ آدمی مجروح ہوے جسمیں غالباً ہندو اور مسلمان مساوی ہیں کہا جاتا ہے کہ ایک مسلمان جو مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا نماز کی حالت میں اُسکے اینٹیں لگیں اور اسی مسلمان کو اکبر پور کے اسپتال کے ڈاکٹر نے شدید زخمی ہونیکی وجہ سے اکبر پور سے کانپور کے اسپتال میں بھیجدیا ہے۔

اس فساد کے سلسلہ ہندو مسلمانوں کے ۱۵۔ ۱۵ آدمیوں کے مچلکے لیے جانیکی بھی خبر ہے۔

مقدمات گذشتہ فساد کے سلسلہ میں جو لوگ ماخوذ ہیں اُنکی ضمانتیں برابر ہورہی ہیں۔ اور صرف اسی قدر اس وقت تک کارروائی ہوئی ہے آیندہ پیشی کی تاریخ ۱۷؍اکتوبر مقرر کی گئی ہے۔

مولانا حسرت موہانی نے حکومت روس کی دعوت کو منظور کرلیا ہے اور حکومت برطانیہ سے پاسپورٹ طلب کیا ہے اگر پاسپورٹ مل گیا تو آپ روس ضرور تشریف لے جائیں گے۔

انجمن اتحاد ہم کو معلوم ہوا ہے کہ حافظ محمد ہاشم صاحب نے جو استعفی بورڈ کو بھیجا تھا وہ بعض ممبران کے اصرار پر واپس لے لیا ہے۔ ۹۔ اکتوبر کو صبح ۹ بجے بورڈ کا ایک جلسہ منعقد ہوا اور مختلف محلوں میں ہندو مسلمانوں کی کیٹیاں اس غرض سے بنائی گئی ہیں کہ اگر (خدانخواستہ) کسی قسم کا کوئی فساد ہو یا اس کا خوف ہو تو یہ کیٹیاں معاملات کو اصلاح پذیر کرلیں۔

... موصوف لکھتا ہے کہ :۔ ... لائینفک ہیں،

(۱) حج اور حاجیوں سے متعلق تمام واقعات ... غیر مسلمانوں کی زندگی کسی غیر ملکی طاقت کو انہیں بدانجام ... ہی پر کیا منحصر ہے کوئی قوم بھی ہے کہ احسان اپنی ... نہیں رہ سکتی۔

مگر افسوس کا ہوتا ہے کہ یہ رہنمایان قوم بہترین اسکیمیں تیار کرکے قوم کے سامنے پیش کرتے ہیں اور بظاہر اس کا اثر بھی انکے قلوب پر پڑتا ہے مگر یہ اثرات بعد کو بالکل زائل ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے یہ سالانہ کانفرنسیں کوئی مفید حیثیت نہیں رکھتیں اور ان کا وجود ایک کھیل تماشہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ اور تمام وقت محنت، اور کاوشیں بالکل فضول جاتی ہیں! اور بظاہر ان کانفرنسوں سے سوائے اس کے اور کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوتا کہ چند جدید تجاویز کا اضافہ ہوجاے اور بس!

تبلیغ کانفرنس، تعلیمی کانفرنس، اور مسلم لیگ نے جو تجاویز پاس کی ہیں وہ مسلمانوں کیلئے اس وقت از حد ضروری ہیں اور بلا ان کے اور عمل درآمد کئے مسلم قوم کا زندہ رہنا دشوار ہے ورنہ اس وقت ملک کی جو موجودہ حالت ہے اگر اس پر کافی سمجھداری اور عاقبت اندیشی کے ساتھ غور و خوض نہ کیا گیا اور اس پر عملدرآمد کرنے کی کوشش نہ کی گئی تو مسلمانوں کیلئے ایک خطرہ عظیم ہے۔

تبلیغ کانفرنس، تعلیمی کانفرنس اور مسلم لیگ نے جو تجاویز پاس کی ہیں ہم کو اس سے پورا اتفاق ہے اور ان تجاویز کو ہم مسلمانوں کیلئے نہایت ضروری اور باعث حیات سمجھتے ہیں۔

مسلم لیگ نے دہلی تجاویز کے مطابق (بالشرائط) مخلوط انتخاب کو منظور کرکے اپنی زمانہ شناسی بین ثبوت دیا ہے چنانچہ مولانا حسرت موہانی نے مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کیا :۔

(۱) لیگ کی راے میں بلحاظ گذشتہ تجربوں اور ملک میں معاملات کی موجودہ صورت حال اور ہندو مسلمانوں کے موجودہ باہمی تعلقات کے مسلمانوں کی جداگانہ نیابت بذریعہ جداگانہ مسلم حلقہ ہاے انتخاب ... اور مسلمان کسی ایسی تجویز سے جسمیں اپنے حق سے دستبردار ہونا پڑے اتفاق نہ کرینگے تاوقتیکہ یہ نہ ہو جاے کہ ...

ہومیوپیتھک شفاخانہ رفاہ عام

واقع قدیم توپ خانہ بازار کانپور

یہ شفاخانہ تقریباً دس سال ہوئے "خانصاحب" سید بشیرالدین صاحب سکریٹری ڈسٹرکٹ بورڈ کی خاص کوشش سے جاری ہوا تھا اور اس نے جناب ڈاکٹر شمبھو دیال صاحب کی توجہ اور خداداد قابلیت سے اپنی عام نفع رسانی بغیر امتیاز قوم و مذہب کے باعث شہر کے لوگوں کا اپنا گرویدہ بنا لیا تھا ہزارہا ہندو مسلمان مریض مہلک امراض سے صحتیاب ہوتے تھے۔ کچھ عرصہ سے بوجہ عدم وصولی چندہ صرف میونسپل ایڈ پر شم النسیم چلا گیا مگر میونسپلٹی کی امداد بھی بند ہو جانے پر مجبوراً چند ماہ سے بالکل ہی بند ہو گیا لیکن غریب بیمار دن اور اسکے صحتیاب مریضوں کا اپنا آگر حسرت بھری نگاہوں سے بند دیکھنا اور مایوسانہ واپس جانا یہ ایک ایسا دردانگیز نظارہ تھا کہ وہ بغیر اپنا اثر کیے نہ رہا اور چند دردمندان قوم کی ہمت اور فیاضی سے یہ شفاخانہ اب معقول انتظام کیا تھا از سر نو قائم ہو گیا ہے جناب ڈاکٹر رام پرشاد صاحب بی اے، ہومیو نے جو اس طریقہ علاج میں کامل تجربہ کار اور ماہر ہیں اور جناب ڈاکٹر شمبھو دیال صاحب کے عزیز قریب ہیں اپنا قیمتی وقت دینے کا وعدہ فرمایا ہے ڈاکٹر صاحب موصوف ۶ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۷ء سے صبح ۹½ بجے سے روزانہ تشریف لاکر مریضوں کو دیکھیں گے یہ مزید خوشخبری دیجاتی ہے کہ حسن اتفاق سے منشی منظور حسن صاحب جو اپنی قابلیت تجربہ کاری اور ہردلعزیزی کے سبب بہت مشہور ہیں یہاں کی کمپونڈری کی خدمت انجام دینگے۔

ضرورتمند لوگ وقت مقررہ پر آکر شفاخانہ میں بمقام توپخانہ بازار (سول ہسپتال کے پاس) تشریف لا کے فائدہ اٹھا دیں دوا ہر خاص و عام کو بالکل مفت دیجاییگی۔

المستشتہرین

شیخ محمد ابراہیم (آنریری مجسٹریٹ) منشی دیا نرائن نگم (آنریری مجسٹریٹ) شیخ محمد صدیق (سوداگر گھوڑہ)
بابو سرسولی پرشاد سکینہ عرف بٹن بابو (مینجر لا پریس)
حافظ محمد ہاشم (مالک فرم ایم ہاشم اینڈ سنز) ماسٹر اندی پرشاد۔ خواجہ عبدالسلام (ایڈیٹر صداقت)
بابو دیا شنکر ورما (ہیڈ پوسٹ آفس)
شیخ مبارک علی۔ خواجہ عبدالماجد (ایڈیٹر ہمدرد)
بابو جگن پرشاد (ہیڈ کلرک بریڈی کمپنی)

ریاست پٹیالہ کی درخواست مسترد

دہلی ۸ر اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے ہند نے سردار دیوان سنگھ ایڈیٹر اخبار "ریاست" دہلی کو حوالہ کر دینے کے متعلق ریاست پٹیالہ کی درخواست ...

حق عزم مستقل ... وہی ہو جو تیرے دل ... مرحوم کم ... سفر ... ناظہ ... بادر کانپور ... رکا جھو ... لوگنہ اکبر پور ... درخواست ... اور جس کی ... نوٹس نہ ... خواست ... لتاً حاضر ہو ... کانپور ... آپ کو اطلاع ... اور نیز ... ایسے ...

اخلاقی پستی کا ... زنا کاری کی ...

علاقوں میں امراض اسقدر عام ... عیاش طبع مرد امراض میں مبتلا ... مٹی پلید کر دیتے ہیں ان کے معصوم بچے ... جیسے خوفناک اور زندگی تلخ کر دینے وا...

امریکہ میں ہم لوگوں کے درمیان ایک ... ہے، ہندوؤں میں شادی بالکل بچپن میں ہو جا... میں ہوتی ہے کہ بعض دلہنیں تقریباً دودھ پیتی بچیاں ... ہمارا ملک بھی اس لغویت سے پاک نہیں ہمارے یہاں بھی بعض ... میں ہوتی ہیں ہمارے یہاں بھی اکثر بیوائیں ہیں جنہوں نے ابھی تک ہو... سنبھالا ہے بڑے افسوس کی بات یہ ہے کہ امریکہ میں بہت سی متوسط عمر کی اور بوڑھی بیوائیں ایسی بھی پائی جاتی ہیں جن کا کوئی سرپرست اور جنھیں کوئی دنیاوی سہارا نہیں انھیں جسقدر مصیبتیں جھیلنا ہوتی ہیں شاید اس کی مثال دنیا میں نہیں ملسکتی۔

میں نے نیویارک اور شکاگو میں دیکھا ہے کہ اکثر مرد اور صدہا عورتیں نوجوان اور متوسط عمر والی تمام رات سڑکوں پر گشت لگاتی رہتی ہیں اور صرف اس لیے کہ انھیں شراب نوشی اور دیگر انکی ضروریات درکار ہیں چونکہ انہیں بہت سے مرد اور بہت سی عورتیں ایسی ہیں جنھیں رہنے کو مکان ہے، عزیز و اقارب ہیں اپنے پرائے ہیں لیکن انھوں نے اپنی عزت اپنا وقار سب ایک جام شراب کے عوض فروخت کر ڈالا ہے شہر نیویارک کے ایک کلب میں تقریر کرتے ہوئے مسز جوز فائین شالاول نے کہا ہے کہ لندن سے ہمیں اطلاعیں موصول ہوئی ہیں کہ اس سب سے زیادہ مسیحی شہر میں لاکھوں آدمی ایسی تنگدستی، عسرت مصیبت اور فلاکت کی زندگی بسر کر رہے ہیں کہ سنکر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، غیر متمدن اور باطل پرست دنیا کی تمام بداخلاقیوں اور برائیوں کو مجتمع کر کے ان دونوں کا موازنہ کیا جائے تو مسیحی لندن کی بدکاریوں کا پلہ بہت گران ثابت ہوگا یوم ضرب العمال کے موقعہ پر میں نے "الی نو اے" (امریکہ) کی سرکاری یونیورسٹی میں ایک ورکر کو کہتے سنا ہر سال شکاگو کی ۲۵ ہزار لڑکیاں ...

... پادری عورتوں ... عدالت ... لاسکتیں اور اگر اس کی ... منظور ہو کر ... خدا کی ابدی لعنت تم پر رہیگی انکی زبانوں ایسے ... مخرب اخلاق رسم ابتک جاری ہے یہ امریکی مقصد ... یہ ہمیں دنیا میں بدنام کرنے والی رسم ہے تو کیا ہمیں لازم نہیں خلاف اظہار نفرت کریں صدائے احتجاج بلند کریں ہمارا خیال ہے کہ ایک بیوا کے گھر سے اسقدر بداخلاقیاں نہیں پھیلتی ہونگی جتنی ان گرجوں جہاں ایک تنہا نیم تاریک کوٹھری میں نوجوان خواہشات نفسانی سے بھرے ہوئے پادری اس انتظار میں بیٹھے رہتے ہیں کہ نوجوان خوبصورت عورتیں انکے سامنے تنہا آئیں اور اپنی صنفی کمزوریوں اور نفسانی خواہشوں کو ایک ایک کر کے گنا ئیں۔

شہرۂ آفاق اصلاحی عدالت کے بانی جج بی بی لندن سے فروری سنہ ۱۹۲۷ء کے فزیکل کلچر میگزین میں لکھتے ہیں:-

سنہ ۱۹۲۰ء اور سنہ ۱۹۲۱ء کے درمیان اصلاحی عدالت میں ۷۶۹ بدچلن نوجوان لڑکیوں کے مقدمے پیش ہوئے یہ لڑکیاں تمام درسگاہ فوقانیہ میں تعلیم پانے والی ہیں ان کی عمر ۱۴ سے ۱۷ سال تک کی تھی۔

...دراکے زمانہ تعلیم میں دیگر قوموں کے لڑکوں سے ملتے جلتے رہیں نہ جوتحریک اس وقت جاری ہے وہ کسی حد تک اس طرح ہوگی مزید برآں مسلمان بچے ہندوؤں کی کامیابی کے راز سے واقف اور یہ بطور خود انکو ترقی کیلئے ترغیب انگیز ہوگا آپ نے فرمایا کہ فرقہ وار اسکولوں کی طرح وہ جداگانہ نیابت کے بھی مخالف ہیں اور ان کا یہ عقیدہ ہے کہ ملک کی آزادی کیلئے ایک پولیٹیکل پلیٹ فارم ضروری ہے اگر یہ موقعہ جداگانہ نیابت کو ختم کرنے کیلئے موزوں نہیں ہے کیونکہ اس سے مسلمانوں کی ترقی رک جائیگی اور زوال شروع ہوجائیگا جبتک ہندو بھائی بڑے بھائی کی طرح اپنے چھوٹے بھائی مسلمانوں کے ساتھ انکے جائز مطالبات میں فراخدلی و انصاف کا برتاؤ نہ کریں مسلمانوں کو اپنی جداگانہ نیابت سے دستبردار نہ ہونا چاہیے۔

تبلیغ کانفرنس

بدایوں ۳۰ر اکتوبر گذشتہ شب کو تبلیغ کانفرنس کا جلسہ ۹ بجے شب کو منعقد ہوا۔ مولانا عبد الماجد صاحب نے صدارت کی تحریک کی اور سر عبد الرحیم صاحب کے سی ایس آئی صدر نے اپنا خطبہ انگریزی زبان میں ارشاد فرمایا۔

سر عبد الرحیم نے اپنے خطبہ صدارت میں تبلیغی جماعتوں کے قائم کرنیکی ضرورت کا زور وشور کے ساتھ اظہار فرمایا جنکے ذریعے سے باقاعدگی اور استقلال کے ساتھ مقصد تبلیغ کیلئے عملی طور پر جد وجہد کی جائے آپ نے فرمایا کہ ان جماعتوں کو تندھی کے جد وجہد کا زبردست مقابلہ کرنا ہے اور تمام جاہلی کوششوں کا مقصد ہی اسقدر اہم ہے جس کیلئے بے حد سرگرمی سے کام لینے کی ضرورت ہوگی مسلمانوں میں ہزارہا علماء اور مولوی صاحبان موجود ہیں جن کے سامنے کوئی موزوں اصول کار [illegible]

...کیا آپ نے کبھی ... خوشبودار اور خوشگوار ... [illegible]

...یم کی ترقی مقدم ہے اور اگر مسلمانوں نے ... و معاشرتی دونوں حیثیتوں سے اچھوت ... رنا چاہتے تو انکو مستعد ہونا اور اپنی جدوجہد کو لوگوں ... سے صلح کرنا چاہتے۔

...نے دیا کہ پرائمری تعلیم ڈسٹرکٹ بورڈوں کے اختیار ... ساخدام ... وہ مسلمانوں کی تعلیم کی بابت کم پرواہ کرتے ہیں آپنے القرآن ... یا کہ وہ ڈسٹرکٹ بورڈوں سے تحریک کرے کہ وہ تعلیم کے معاملہ میں مسلمانوں سے فراخدلی کا برتاؤ کریں۔ حافظ صاحب نے خود کو فرقہ وار اسکولوں اور خالص اسلامی تعلیمی اداروں کا مخالف ظاہر کیا آپنے فرمایا کہ تعلیم کے معاملہ میں کوئی تنگی نہ ہونا چاہیے اور اسی لئے ضرورت ہے کہ [illegible]

روزانہ ایک آنہ

آپ روزانہ ایک آنہ خرچ کرکے تھوڑے ہی عرصہ میں اپنی گئی گذری تندرستی واپس لانیکے لئے ہر قسم کی کمزوری کو رفع کرکے اعلیٰ درجہ کی طاقت و توانائی حاصل کرنیکے لئے جریان۔ احتلام۔ رقت منی۔ فساد خون و منی کی خرابی وغیرہ امراض مخصوصہ سے نجات پانیکے لئے مقویات سراج عالم اتنک نگو گولیوں کا استعمال کریں۔ قیمت ۳۲ عدد گولیاں ۱۶ ایام کی خوراک بس صرف ع۱؎۔ اسی طرح روزانہ صرف ایک آنہ خرچ کرنے سے تھوڑے ہی عرصہ میں زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہے ۵ ڈبیاں ساتھ منگوانیسے صرف ۴ روپیہ للعہ محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار

طلاء واجی کرن

ایسے مایوس اشخاص جو اپنی جوانی کو اپنے ہاتھوں سے بگاڑکر کف افسوس مل رہے ہوں جو مجبہ اور بالکل نامرد بن گئے ہوں بہت سے طلاؤں میں پیسہ خرچ کرکے بھی فائدہ نہ اٹھاسکے ہوں تو میں انکو چاہیئے کہ اس طلاء کا استعمال کرکے صرف دو ہفتہ کے اندر دائمی صحت حاصل ... قیمت فی شیشی نصف تولہ عہ علاوہ محصولڈاک۔

ویدشاستری منی شنکر گووندجی۔ جام نگر

کانپور ایجنٹ: [illegible]

...کیے جاتے ہیں ... موصوف لکھتا ہے کہ:۔ ... پریکٹیکل ...

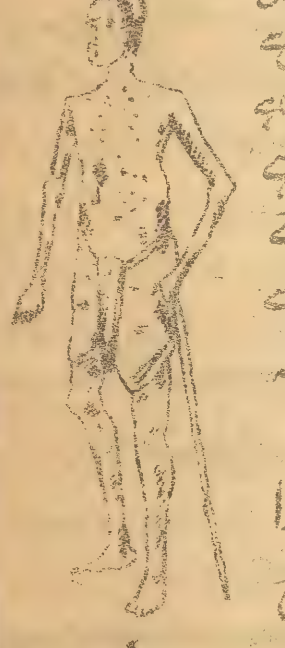
(۱) حج اور حاجیوں سے متعلق تمام واقعات ... مخصوص کے انہیں صداقت کا کسی غیر ملکی طاقت کو انہیں مداخلت ... کہ اسلام ایک عظیم الشان مذہب اور جلیل ہے کہ احسان الٰہی تعالیٰ بیش قیمت روحانی خزانہ ہے اور ہمیں یہ بات کبھی فراموش نہ کرنی چاہیے کہ ہم اس مذہب کے پرستار اور اس خزانہ کے محافظ ہیں۔

آخر میں سر عبد الرحیم نے ایک مستقل سرمایہ تبلیغ کیلئے اپیل کی جس کیلئے بیس لاکھ سے تیس لاکھ تک کی رقم کے فراہم کرنے کی ضرورت سمجھی جاتی ہے۔

فسادات جبلپور

الہ آباد ۸ر اکتوبر اخبار لیڈر کے نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق جبلپور میں اکے دکے حملوں کی اطلاع موصول ہوئی ہیں جو ۷ر اکتوبر کے [illegible]

ملیریا یعنی موسمی بخار شروع ہوگیا



اس کیواسطے ہر شخص کو تیاری رکھنی چاہیے تاکہ اول تو یہ حملہ ہی نہ کرے اگر کرے تو فوراً دور ہوجاوے۔ یہ موذی مرض انسان کو بالکل ناکارہ کردیتا ہے۔ ایک ہی بخار کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے طاقت کھینچ لی ہے۔ اس سے اس سنی وغیرہ بڑھکر تمام شکل بیہودہ سی ہوجاتی ہے۔ افسوس ہے کہ ہمارے ملک کے لوگوں نے ابھی یہ بھی نہیں سمجھا ہے کہ ملیریا کیا ہے کیوں اور کیسے پیدا ہوتا ہے کن کن صورتوں میں پیدا ہوسکتا ہے کس طرح یہ ایک انسان سے یا آبادی سے بھی دور کیا جاسکتا ہے علاج کیسے ہونا چاہیے ان تمام باتوں کا مفصل ذکر رسالہ ملیریا میں ہے جو کہ بقیمت ۵؍ مندرجہ ذیل پتہ سے مل سکتا ہے۔ اور رفاہ عام کے واسطے انہی باتوں کا خلاصہ ایک چھوٹا سا رسالہ ملیریا یا موسمی بخار خورد بھی لکھا ہے جو طلب کرنے پر مفت بھیجا جاتا ہے۔

کوی مع نووید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا مصنف کتب طبی ایڈیٹر دیش اپکارک نے ملیریا کے واسطے ایک اکسیر دوائی

عرق بخار

[illegible]

ایک بڑے بزرگ پنجاب کو آرام ہوگیا ہے

[illegible]

خط وکتابت کا پتہ: امرت دھارا ... امرت دھارا روڈ ... لاہور

خالص گھی کی فراہمی

ہم نہایت کوشش سے ضلع اٹاوہ کا بہترین گھی مہیا کرتے ہیں جو ذہنیت میں دیگر اضلاع کے گھی سے زیادہ ہوتا ہے امید ہے کہ بطور آزمایش آپ خرید فرماکر آمیزش شدہ گھی کی خریداری سے بچیں گے۔

ملنے کا پتہ

ایم۔ ہاشم اینڈ سنس اندرون پھاٹک متصل خیراتی ہسپتال محلہ پریڈ شہر کانپور

پراونشیل مسلم لیگ صوبہ متحدہ

کا سالانہ اجلاس میرٹھ

میرٹھ ۴ ہر اکتوبر فیض عام ہائی اسکول کے آراستہ ہال میں جو حاضرین سے بھرا ہوا تھا صوبہ مسلم لیگ کے جلسہ کی آج کارروائی شروع ہوئی۔ راجہ احمد علی خان صاحب ایم بی، ای و ایم ایل سی صدر اور سندھ و بمبئی کا خیر مقدم کرتے ہوے نواب محمد اسمٰعیل خانصاحب رکن جمعیتہ مقننہ وچیرمین مجلس استقبالیہ نے فرمایا کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہمارے رہنما اپنے باہمی اختلافات کو دور کریں اور ہمارے سامنے پورے غور و خوض کے ساتھ ایک عملی اسکیم پیش کریں جس کو قوم کی اکثریت کی تائید حاصل ہو اس اسکیم میں سیاسی جدوجہد کا وہ لائحہ عمل بھی شامل ہو جو حصول حکومت خود اختیاری کے لیے غیر ملکی حکومت کے خلاف کیجاے نیز وہ ذرائع بھی بتلائے جائیں جنسے مسلمانوں کے اندر نئی زندگی اور قوت و طاقت پیدا ہو سکے نواب صاحبنے اس کا افسوس کیا کہ مسلم لیگ اور دوسری جماعتیں سال میں ایک مرتبہ اپنے جلسہ منعقد کرتی ہیں اور چند قرار دادیں پاس کر کے جو بے نتیجہ اور غیر موثر رہتی ہیں وہ پھر میٹھی نیند سو جاتی ہیں تا وقتیکہ کوئی جماعت جماعت اور انجمن سال بھر تک سرگرم کار نہ رہے وہ کچھ مفید اور کارآمد نہیں ہو سکتی ہمیں چاہئے کہ صوبہ متحدہ کے اندر ایک ایسی لیگ کی حاجت ہے جو کام کرنے والی ہو اور جو نہ صرف سیاسی آزادی کیلیے جدوجہد کرے بلکہ انتخاب کنندگان کی واقفیت بڑھاے اور مجالس مقننہ کے انتخاب کیلیے خود اپنے امیدوار کھڑے کرے مقرر نے کہا کہ اس سے جمعیتہ مقننہ اور مجالس مقننہ کے اندر پارٹیاں بنانے میں سہولت ہوگی۔

ملک کے اندر فرقہ وارانہ کشیدگی کے متعلق نواب محمد اسمٰعیل خانصاحب کا خیال ہے کہ اس کا صرف یہی حاصل ہو سکتا ہے کہ تمام ملتوں کو اس طریقہ پر پوری پوری مذہبی آزادی دیدیجائے جس سے دوسری ملتوں کے مذہبی جذبات مجروح نہ ہو سکیں لایق مقرر نے دہلی کی مسلم تجاویز کی تائید کی اور فرمایا کہ ان تجاویز کی غرض و منشا صرف مسلمانوں کے حقوق کی جو اقلیت میں ہیں حفاظت کرنا ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ کامل طور سے انھیں تسلیم کریں اور جداگانہ نیابت کو اس حالت میں خیرباد کہیں کہ ساتھ ہی ساتھ صوبہ سرحدی اور بلوچستان میں اصلاحات کا نفاذ ہو اور صوبہ سندھ جداگانہ صوبہ بنایا جاے۔

رزولیوشن

۵ ر اکتوبر کو بوقت صبح یوپی کی پراونشیل لیگ کا اجلاس منعقد ہوا جسمیں متعدد رزولیوشن منظور کیے گئے پہلے رزولیوشن میں مسلم نمایندگان اتحاد کانفرنس شملہ کی اس وسعت نظر اور صحیح روح قومیت کو بنظر استحسان دیکھا گیا جو انھوں نے دوران مذاکرات میں از اول تا آخر دکھائی۔

دوسرے رزولیوشن میں اُن فرقہ وارانہ فسادپر اظہار نفرین کیا گیا جو تمام ... بلکہ ... اوہلیا ... شرائط ... پراونشیل مسلم لیگ ... پچھلے تجربہ اور ملک ... تعلقات کو مدنظر رکھتے ہوے اس لیے ... کیلیے ایسا ضروری ہے اور اہل اسلام اپنے ... ایسی تجویز پر جسمیں انکو بھی حق چھوڑنا پڑے ... (۱) سندھ کو ایک جداگانہ صوبہ بنا دیا جا... جیسی اصلاحات دیگئی ہیں وہی شمالی مغربی سرحد ... رائج کر دیجائیں (۳) پنجاب و بنگال میں مسلمان ووٹروں ... حلقہ انتخاب میں حلقہ مذکور میں مسلمانوں کے تناسب آبادی ... جاے (۴) صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ نیز دیگر صوبجات کے اندر کی آبادی کم ہے مسلمان اقلیت کو کافی نیابت مہیا نہ کیجاے (۵) ہندی مجالس قانون ساز میں مسلمانوں کی نیابت انکے ارکان کی مجموعی تعداد کے ⅓ حصہ سے کم نہ رہے (۶) اور بشرطیکہ گورنمنٹ اس کو قبول کرے کہ کوئی مسودہ، جز مسودہ یا رزولیوشن کسی قانون ساز مجلس یا منتخب شدہ جماعت کے کسی فرقہ کے ¾ ممبران اس پر اس بناء پر معترض ہوں کہ اس کا انکے فرقہ کے مفاد پر مضر اثر پڑے گا۔

مولانا حسرت موہانی نے رزولیوشن کو پیش کرتے ہوے کہا کہ یہ بڑی محنت اور بخوبی غور و فکر کے ساتھ طویل بحث و مباحثہ کا نتیجہ ہے یہ ایک راضی نامہ کی سی نوعیت رکھتا ہے اور اس لیے اس پر متفق الراے ہیں آپنے کہا کہ اس سے فرقہ وارانہ اتفاق اور ہندوستانی قومیت کی تعمیر کا دروازہ کھل جائیگا۔

مولانا محمد علی نے اپنی تقریر میں کہا کہ وہ مسلم لیگ اور جداگانہ انتخاب کے بانیوں میں ہیں آپنے فرمایا کہ ہندوستان کبھی ایک قوم نہ بن سکے گا اور سوراج حاصل نہ کر سکے گا جبتک مسلمانوں کے جائز حقوق انکو نہ دیے جائینگے اسلیے مشترکہ یا جداگانہ حلقہ ہاے انتخاب کا سوال نہیں بلکہ مسلمانوں کے مفاد کی حفاظت کا ہے اور انکی یہ راے ہے کہ اس رزولیوشن سے یہ مدعا بطریق احسن پورا ہوتا ہے مسٹر لقصدق احمد شروانی بیرسٹر ایم ایل اے نے بھی اس کی تائید کی اور باتفاق راے منظور ہوا۔

قضیہ میلاد شریف امین آباد پارک لکھنو چھٹے رزولیوشن میں لیگ نے ... آپ کو اطلاع ... ع اور فیصل ... لندن ... اعلیٰ عدالت ... کی تو آپ نے فرمایا کہ بحالت موجودہ مسائل متوارہ منظور ہو کر مفید ... ہونا نہایت دشوار ہے چند معمولی سی باتیں ایسی ... پہونچ سکتی ہیں آپنے فرمایا کہ میں جب ۱۹۲۳ء میں امپیریل ... ہوا تھا اور ہر گاہ تو ہندوستانیوں کی طرف سے اسقدر عصبیت نہیں برتی جاتی تھی جسقدر کہ اب دیکھی جاتی ہے نیز اس بارے میں لوگوں کے خیالات سخت ہوتے جاتے ہیں کہ شاہی کمیشن اصلاحات میں کوئی ہندوستانی ممبر مقرر کیا جاے مگر امید ہے کہ فہمیدہ طبقہ کی راے غالب آئیگی آپنے فرمایا کہ کتنا فضول ہے کہ انگلستان خواہ کچھ بھی کرے مگر ہندوستان کی رنجیدگی ہوگی لہذا شاہی کمیشن میں ہندوستانی ممبر کا تقرر بیکار ہے ہندوستان کیلیے ایک کمیشن بنایا جاے اور اسمیں کوئی ہندوستانی نہ ہو یہ ممکن ہے کہ اس چال کو لوگ بد بر خیال کریں مگر اس کا اثر ہندوستان پر خراب پڑ گیا ہے یہی وہ باتیں ہیں کہ جسنے ہندوستان میں انتہا پسندی کی پرورش کی اور آیندہ بھی کرینگی۔ آپنے فرمایا کہ ہندوستان میں ایک مطلق العنان شخصی حکومت زیادہ فائدہ مند ثابت ہوگی بہ نسبت اسکے دفتر وزارت ہند ہزار میل کے فاصلہ پر بیٹھا ہوا ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ کرے۔ اور ہر اس کے خیالات بھی ایسے ہیں کہ جدید حالات اور مطامع نظر سے قطعی مطابقت نہ کھاتے ہوں۔ ف

کیا آپ نے مجھے دیکھا ... خوشبودار اور ... یکتا ملک ... کیونکہ ... گولیاں ... کی جاتی ہے ...

(۱) حج اور حاجیوں سے متعلق تمام واقعات ... کسی غیر ملکی طاقت کو انہیں مداخلت ... ہے کہ احسان ... نہ کرتی جارہی ...

جمالِ پر تو حق عزمِ مستقل
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل

REGD. No. A. 1424

صد...

اڈیٹر
خواجہ عبد السلام
ہفتہ وار

جلد ۶ | کان پور چہار شنبہ ۱۹- اکتوبر ۱۹۲۷ء مطابق

ادبیات

نگاہیں وہ گئیں اُٹھ اٹھ کے سوئے آسماں میری

از جناب احسن سنبھلی صاحب

کبھی ہنگامہ آرائے جہاں تھی داستاں میری
مگر اب سانس بنکر لب تک آتی ہے فغاں میری

یہ مانا میں نے رسوائے زمانہ ہے فغاں میری
ذرا پوچھو تو تم اپنی نظر سے داستاں میری

چلی ہے کیا خیالِ بے اثر لیکر فغاں میری
انھیں شاید پسند آئے نہ آئے داستاں میری

وہ مایوسی کا عالم وہ چمن سے آخری رخصت
نگاہیں وہ گئیں اُٹھ اٹھ کے سوئے آسماں میری

خدا معلوم ہیں کس رنگ میں دل کی تمنائیں
کہ آئی خون میں ڈوبی ہوئی لب تک فغاں میری

برنگِ بوئے گل پھیلی ہوئی ہے میری رسوائی
صبا ہر سو لیے پھرتی ہے گویا داستاں میری

سرِ محفل ہوا رازِ محبت بے حجاب آخر
کہیں پردے میں رہتی ہے نظر آنکی فغاں میری

غنیمت ہے اُداسی بھی شبِ غم کی غنیمت ہے
کہا کرتی ہے ساری رات مجھ سے داستاں میری

وہ گھبرائی ہوئی صورت وہ شرمائی ہوئی آنکھیں
نہ جانے انسے کیا کہہ آئیگی جاکر فغاں میری

بہار آئی ہے میری خانہ بربادی کے ساماں ہیں
جھکی پڑتی ہے بارِ گل سے شاخِ آسماں میری

انھیں آنسو نہ سمجھو نالۂ خاموش ہیں احسن
ہوئی ہے آشنائے رازِ خاموشی فغاں میری

فرقہ وارانہ فسادات کا اص...

صدر لبرل کانفرنس کی تشخیص

پنڈت اقبال نراین گرٹو ایم۔ ایل۔ سی نے صوبجات متحدہ کی لبرل کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے اپنی طویل تقریر کے دوران میں فرمایا کہ ہندو اور مسلمان دونوں نے یہ تسلیم کرلیا ہے کہ گورنمنٹ کی طے شدہ پالیسی باہمی تفرقہ ڈالکر حکومت کرنیکی ہے حالانکہ گورنمنٹ اسکو تسلیم کرنے سے قطعی انکار کرتی ہے۔ لیکن قابل افسوس بات یہ ہے کہ ابھی تک کوئی فرقہ تسلیم نہیں کرتا ہے کہ اسے دھوکا دیا گیا ہے۔ بہر حال جب یکدفعہ آپس میں تفرقہ ڈالدیا گیا تو پھر باہمی کشیدگی روز بروز بڑھنے لگی۔ خاص حقوق کے مطالبات جو مخصوص سیاسی اہمیت پر مبنی ہوتے ہیں ہندوستانی سیاست کے مروجہ سکے ہوگئے ہیں ہمیں یہ خیال ترک کردینا چاہئیے کہ جب اس ملک میں ہندو یا مسلمان ہر دو قوم میں سے صرف ایک رہ جائیگی اور دوسری خارج کردی جائے گی اسی وقت ہندوستان ایک قوم بن سکتا ہے۔

فسادات کا مرکز۔ فسادات کا حقیقی مرکز سوسائٹی کے اس حصہ میں ہے جو تعلیم جدید کی روشنی سے منور ہوچکا ہے اور جسے اسوقت حصول اختیارات حکومت کا نشہ بیخود بنائے ہوئے ہے فسادات کا سبب اکثر غیر تعلیم یافتہ عوام کا مذہبی تعصب بتایا جاتا ہے لیکن یہ بالکل غلط ہے میں یہ امر ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ ہندو اور مسلم عوام آج اس سے زیادہ متعصب ہوگئے ہیں جتنا کہ وہ پچاس سال قبل تھے۔ برخلاف اسکے علم و ترقی کی جدید روشنی عوام تک ابھی کچھ نہ کچھ ضرور پہونچگئی ہے اگر ان کو تنہا چھوڑ دیا جائے تو یہ ظاہر ہو جائیگا کہ ہنوز انکے قلوب درست حالت میں ہیں اور مثل سابق کے انمیں برادرانہ جذبہ موجود ہے۔ تعلیم یافتہ طبقہ نے محسوس کیا کہ عہدوں اور اختیارات کے جس فرقہ وار جھگڑے میں انھوں نے اپنے کو مشغول کر رکھا ہے اسمیں انکو بہت زیادہ تقویت حاصل ہو جائیگی۔ اگر وہ اپنے فرقہ کو بھی اپنے ساتھ شامل کرلیں اس غرض سے عوام کے جذبات مشتعل کرنیکے لئے زبردست پروپیگنڈا کیا گیا اور کیا جارہا ہے۔ عوام کو عہدوں اور اختیارات کی کوئی پروا نہیں۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ ان کے مذہبی احساسات کو برافروختہ کیا جاسکتا ہے اور ایسا ہی بلا کسی خوف کے کیا جارہا ہے۔

نقص امن اور فسادات کا ایک بڑا سبب مسجدوں کے سامنے باجہ کا مسئلہ ہے اس کی تہ میں ایک بڑھی ہوئی نفرت کا یہ جذبہ کام کررہا ہے جو ہر دو فرقے کے تعلیم یافتہ طبقوں کی باہمی بے اعتمادی سے پیدا ہوئی ہے۔ ان اسباب کے باوجود گذشتہ پانچ سال سے حسبِ مسلسل اور ہولناکی کے ساتھ یہ فسادات واقع ہورہے ہیں

آپ کو اطلاع ...
جب ... سموع اور فیصل ...
ہے کہ ہم ... گ. صاحب عدالت ...

فرقہ وار جماعتیں مزید قوت اور ... مسائل ہموارہ منظور ہوکر مقصد ... کونسلوں اور اسمبلی کے کاموں پر ایک معمولی نظر ڈالنے سے ... جاتی ہے کہ یہ طریقہ قومی اور سیاسی قوتوں میں ہمیشہ باعث انتشار ثابت ہوا ہے اور ہوتا رہیگا۔ یہ اصول بالکل غلط ہے اس سے نہ صرف متعدد طبقے پیدا ہو جاتے ہیں بلکہ یہ سیاسی مطامح نظر کو بھی تنگ کردیتا ہے جیسا کہ خود ہمارے ہی ملک کے تجربہ سے ثابت ہوتا ہے اسکے سبب سے ہماری قومی جماعتوں اور قانونی کونسلوں میں فرقہ وار انتہا پسندی پیدا ہوگئی ہے اور نہ صرف ہندو مسلمانوں میں بلکہ خود ہندوؤں کے مختلف طبقوں میں کشیدگی پیدا ہوگئی ہے۔

اقلیت کی حفاظت۔ جداگانہ حلقۂ انتخاب اور اسی قسم کے دیگر طریقوں کی بنیاد اس خیال پر رکھی گئی ہے کہ اکثریت اقلیت کی دشمن ثابت ہوگی اسلئے اسپر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔ اگر واقعہ بھی ایسا ہی ہو تب بھی اقلیت اپنے مقصد (اپنی حفاظت) میں کامیاب نہیں ہو سکتی جبتک اسکو مستقل طور پر سرکاری ارکان کی حمایت حاصل نہ ہو اس طرح سے ہمارے سامنے یہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر حکومت خود اختیاری کے متعلق ہمارے مطالبہ کا کیا حشر ہوگا۔ تجربہ نے یہ ظاہر کردیا ہے کہ حقیقی اور ضروری قومی مفاد اور سچی خودداری کو قربان ہی کرکے حکومت کی امداد حاصل کیجاسکتی ہے موجودہ صورت حال کا سب سے زیادہ افسوسناک پہلو یہ ہے کہ ہمارے قابل ترین افراد جو اسوقت تک برابر قومی تخیل پر قائم رہے تھے اب علی الاعلان فرقہ وار گرداب میں پھنسے جارہے ہیں اتحادی کانفرنسوں سے کوئی نتیجہ مرتب نہیں ہو سکتا جبکہ اسکے شرکا زیادہ تر ایسے اخبار نویس یا پروپیگنڈا کرنیوالے ہوتے ہیں جو خود کسی فریق کے حامی ہوتے ہیں یا ایسے ممبران قانون ساز ہوتے ہیں جنکی موجودہ پوزیشن کا باعث یہی جداگانہ حلقہائے انتخاب کا خراب طریقہ ہے۔

آخر میں فاضل صدر نے وزیر ہند کے اختیارات کم کئے جانے کیلئے زور دیا اور فرمایا کہ مجالس قانون ساز اور وزراء کے صیغہ جات منتقلہ نے جو اچھے کام کئے ہیں وہی ہمارے اس دعوی کیلئے کافی ہیں کہ گذشتہ چند برسوں میں رعایا کے مفاد کا زیادہ بہتر طریقہ پر خیال رکھا گیا ہے۔

... موصوف لکھتا ہے کہ :-

(۱) حج اور حاجیوں سے متعلق تمام واقعات ... [illegible] ... نوٹ کے ساتھ شایع کیا کسی غیر ملکی طاقت کو انہیں مداخلت ... [illegible] ... آزاد لکھتے ہیں کہ ۱۱ر اکتوبر کے البرید میں استعفیٰ ہے کہ ا... [illegible] ... واپسی کے متعلق جو تحریر شایع ہوئی ہے "اس سے اس نوٹ کی (یعنی صداقت) غلط فہمی پھیلانے والی غلط بیانی پر کافی روشنی پڑتی ہے"

ہمعصر موصوف کے اس نوٹ پڑھنے کے بعد ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہی کہ کس طرح اڈیٹر صاحب آزاد نے حق و انصاف کا خون کرتے ہوئے یہ نوٹ سپرد قلم فرمایا ہے۔

اگرچہ ہمنے اس وقت تک اس کی انتہائی کوشش کی ہے کہ ہمعصر آزاد کو صداقت سے دست و گریبان ہونے کا موقع نہ ملے مگر ہم کو خود ہمارے کرم اڈیٹر صاحب آزاد نے مجبور کر دیا کہ ہم بدرجہ مجبوری اپنی پوزیشن کو صاف کریں اور ہمعصر موصوف کی غلط بیانیوں کا پردہ فاش کریں۔

آزاد ۱۲ر اکتوبر کے نوٹ کا ماحصل حسب ذیل ہے :-

(۱) چونکہ اڈیٹر صداقت انجمن اتحاد کا ممبر نہیں اور نیز قائمقام صداقت کو انجمن اتحاد میں شامل ہونے اور کارروائی سننے کا موقع نہیں دیا گیا اسلیے اڈیٹر صداقت خواہ مخواہ ناخوش ہیں اور انجمن اتحاد کی کارروائیوں پر اعتراضات کرتے ہیں اور اس کو افشا کرتے ہیں۔

(۲) انجمن اتحاد کے ساتھ ایڈیٹر صداقت کا برتاؤ تہذیب اخبار نویسی اور باہمی رواداری دونوں کے منافی ہے۔

(۳) حافظ محمد ہاشم صاحب کے استعفیٰ کے متعلق اگرچہ یقین دلادیا گیا تھا کہ واپس ہو چکا ہے مگر وہ "صداقت" میں شایع کر دیا گیا۔

(۴) حافظ محمد ہاشم نے واپسی استعفیٰ کے متعلق جو مضمون "البرید" ۱۱ر اکتوبر میں شایع کرایا ہے اُس سے صداقت کے اس نوٹ کی تکذیب ہوتی ہے۔

جہانتک ہم سمجھ سکے ہیں اڈیٹر صاحب آزاد کے اعتراضات کا خلاصہ مندرجہ بالا چار دفعات میں آجاتا ہے۔

اعتراضات جسقدر واقعات سے علیحدہ اور غلط ہیں اُنکو ناظرین ذیل

... مقام صداقت کا نام لیا ہے ... ہیں کہ اڈیٹر صداقت ... اس کو اس بات کا علم نہ تھا ... روائی پردۂ راز میں رہیگی ... کے مفاد کیلیے ہے اس لیے ... کی ... اچھا ... ہو گی۔ مگر ایک ... خوش صداقت کو علیحدہ بلا کر یہ کہا کہ ... پوشیدہ رہیگی اس لیے آپ کا ... صداقت کو اپنے فرائض انجام دینے ... موقع پر یہ بھی عرض کر دینا ... صداقت پر کوئی خاص اثر نہیں ہوا۔ ... صداقت ہمیشہ انجمن اتحاد کی مخالفت ... ہے اور ہم کو امید ہے کہ ایڈیٹر صاحب آزاد ... اہل نظر اور منصف مزاج شخص کو بھی ...

... ہے کہ یہ کونسا اخبار نویسی کا اصول ہے کہ آپ بلا ... رائے قائم کریں اور لکھیں کہ صداقت کے جو ... اتحاد پر شایع ہوئے ہیں وہ ضد اور ناخوشی پر مبنی ... ہوں اور سکتے کہ اڈیٹر صاحب آزاد کے اس طرز عمل کو اخبار ... صحافت کی تہذیب کہاں تک پسندیدہ نظر سے دیکھے گی؟

کیا ہم اڈیٹر صاحب آزاد سے باادب دریافت کر سکتے ہیں کہ کیا یہ واقعہ ہے کہ ۲۶ر ستمبر کے انجمن اتحاد کے جلسہ میں سکریٹری صاحب انجمن اتحاد (اڈیٹر صاحب آزاد) نے ایک مسودہ پیش کیا تھا جسمیں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ ہمدم لکھنؤ و صداقت کانپور کے مضامین انجمن اتحاد کے خلاف غلط فہمی پھیلانے والے ہیں؟ لیکن ثبوت میں صرف ہمدم کا مضمون پڑھکر یہ موہوم استدلال کیا گیا کہ ایسا ہی مضمون "صداقت" کا بھی ہے اور باصرار "صداقت" کا مضمون پڑھنے پر ہندو مسلم ممبران "انجمن اتحاد" میں سے ایک نے بھی اڈیٹر صاحب موصوف کی رائے سے اتفاق نہیں کیا اور ایک معزز ہندو ممبر نے مسودہ میں سے "صداقت" کے نام کو قلمزد فرما دیا۔

کیا اس سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ اڈیٹر صاحب آزاد صداقت کے متعلق کسقدر حسن ظن اور سچی رائے رکھتے ہیں؟

کیا یہ بھی اڈیٹر صاحب موصوف سے سوال کیا جا سکتا ہے کہ آپنے وہ تحریر پڑھی جو اڈیٹر صاحب پرتاب نے ۲۵ر ستمبر کے پرتاب میں انجمن اتحاد کے ریویو کے سلسلہ میں تحریر فرمائی ہے :-

"جھگڑا اس بات کا نہیں کہ ہندو مسلمان لڑتے ہیں اگر وہ سر پھٹول کا کھیل کھیلیں اور بعد میں انھیں ہندو مسلمانوں کے ہاتھ میں سب معاملہ چھوڑ دیا جائے تو تمام گتھیاں جلد سلجھ جائیں اصلی جھگڑا تو یہ ہے کہ لڑائی کے بعد یہ لیڈران سامنے آجاتے ہیں اور انھیں کے سبب سب گتھیاں اور اُلجھ جاتی ہیں۔" ....

کانپور کی انجمن اتحاد کا حال بھی دیکھ لیجیے .... اُس دن کانپور انجمن اتحاد کی میٹنگ ہوئی ...... سب کے سب ہندو لیڈران اس بات کی طرفداری میں تھے کہ مقدمے اُٹھا لیے جائیں لیکن مسلمانوں کی طرف سے مولانا حسرت موہانی نے ایک اڑنگا لگا دیا۔"

ناظرین ہمعصر پرتاب کی تحریر کو ملاحظہ فرمائیں اور انصاف کریں کہ کیا صداقت کا وہ نوٹ جو استعفیٰ کے ساتھ شایع کیا گیا تھا اس سے بڑھا ہوا تھا ملاحظہ کیلیے صداقت کے نوٹ کا اقتباس بھی درج ہے اور اسی اقتباس کو ہمعصر آزاد نے درج فرما کر "صداقت" کو مورد الزام کیا ہے بہرحال وہ نوٹ یہ ہے :-

"استعفیٰ کے مضمون سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انجمن اتحاد کے اراکین میں اتحاد قائم نہ رہ سکا اور وہاں بھی ممبران نے اپنی اپنی ملتوں کی بیجا طرفداری شروع کر دی ...... ہم کو افسوس ہے کہ ممبران انجمن اتحاد انجمن اتحاد میں بیٹھ کر بھی فرقہ وارانہ جذبات سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ افسوس!!"

حالانکہ اڈیٹر صاحب پرتاب انجمن اتحاد کے ممبر بھی ہیں۔

کیا سکریٹری صاحب انجمن اتحاد (اڈیٹر صاحب آزاد) بتا سکتے ہیں کہ اُنھوں نے پرتاب کا نام اُس مسودہ میں کیوں نہیں لکھا حالانکہ اس نے تو انجمن کی دھجیاں اُڑا دیں اور تمام فتنوں کا ذمہ دار خود انہی لیڈران کو ثابت کیا ہے پھر کیا وجہ کہ اڈیٹر صاحب کی زد سے یہ محفوظ رہگیا؟ کیا یہ وجہ تو نہیں کہ یہ ہندی اخبار ہے اور اسمیں جو کچھ شایع ہوگا اُس سے غلط فہمی پیدا نہ ہوگی؟ اور اگر پیدا بھی ہوگی تو صرف ہندی خوان طبقہ میں اور اُردو خوان طبقہ اس سے محفوظ رہیگا؟

بہرحال اڈیٹر صاحب آزاد کا صداقت پر یہ الزام لگانا کہ یہ ضد اور ناخوشی سے کام لے رہا ہے حق و انصاف کا بالکل خون کرنا ہے۔

(۲) اڈیٹر صاحب آزاد کا یہ فرمانا کہ صداقت کا رویہ تہذیب اخبار نویسی اور باہمی رواداری دونوں کے منافی ہے، محض ایک دعویٰ ہی دعویٰ ہے اور اس سے زیادہ لغو اور فضول محض کوئی دعویٰ نہیں ہو سکتا البتہ خود اڈیٹر صاحب آزاد کا یہ فعل کہ صداقت کے مضامین جو انجمن اتحاد کے متعلق شایع ہوئے ہیں انکو بلا دلیل ضد اور ناخوشی پر مبنی کرنا اول درجہ کی غلطی، تہذیب اخبار نویسی اور باہمی رواداری کے منافی ہے۔

لطف یہ ہے کہ جس تہذیب کا وہ دوسروں کو سبق دینا چاہتے ہیں اس کے خلاف وہ خود عمل کر رہے ہیں!!

اب اڈیٹر صاحب آزاد غور فرمائیں کہ صداقت و آزاد کی پوزیشن میں کسقدر فرق ہے۔

"ہم الزام اُنکو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا"

(۳) حافظ محمد ہاشم صاحب کے استعفیٰ کے متعلق مندرجہ ذیل واقعات ہیں:

۳ر اکتوبر کو اڈیٹر صداقت کی اڈیٹر صاحب آزاد سے ملاقات ہوئی اور دوران ملاقات میں استعفیٰ کے ذکر آنے پر اڈیٹر صداقت نے کہا کہ انکا استعفیٰ صداقت میں شایع ہو رہا ہے مگر قبل اشاعت یہ بات پرائیوٹ ہے۔ اڈیٹر صاحب آزاد نے فرمایا کہ آپ اس استعفیٰ کو شایع نہ فرمایے اس پر اڈیٹر صداقت نے کہا کہ یہ میرے اختیار سے باہر ہے۔

دوسرے دن ۴ر اکتوبر کو علی الصباح اڈیٹر صاحب آزاد (یعنی سکریٹری صاحب انجمن اتحاد) کا ایک خط آیا جسمیں یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ استعفیٰ کی اشاعت روکنے کی اجازت لیلی گئی ہے آپ اس استعفیٰ کو شایع نہ کیجیے اور اگر چھپ گیا ہو تو اس کو ردی کر دیجیے اُس کا نقصان انجمن ادا کر دیگی۔ ایڈیٹر صداقت نے اس کی ضرورت محسوس کی کہ حافظ محمد ہاشم صاحب سے دریافت کر لینا نہایت ضروری ہے چنانچہ انکے پاس گیا مگر اتفاق سے وہ نہیں ملے اور دوپہر کے بعد ملاقات ہوئی تو حافظ صاحب نے فرمایا کہ نہیں استعفیٰ ضرور شایع ہوگا اور اس کی اشاعت میں فوائد مضمر ہیں۔ اس کے بعد اڈیٹر صداقت اڈیٹر صاحب آزاد کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ حافظ صاحب استعفیٰ کی اشاعت پر مصر ہیں اسلیے میں بلا تحریری ممانعت کے محض آپ کے فرمانے پر اس کی اشاعت نہیں روک سکتا چنانچہ اڈیٹر صاحب آزاد نے تحریری ممانعت حاصل کرنیکی کوشش کی یعنی اڈیٹر صداقت کی موجودگی میں حافظ صاحب کو خط لکھا کہ وہ اشاعت کی ممانعت کا خط لکھدیں مگر حافظ صاحب نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا اور خط لے لیا۔

ایڈیٹر صداقت نے اڈیٹر صاحب آزاد سے عرض کیا کہ دیکھیے اگر محض آپ کے فرمانے پر استعفیٰ کی اشاعت روک دیجاتی تو کسقدر

مغربی بداخلاقی کا کچا ...

خوبصورت لڑکیون کی خوفناک ...

تہذیب کی مدعی دنیا مین بردہ فروشی

ابھی کچھ دن ہوئے مس میو نامی ایک امریکن استری نے "مدر انڈیا" نام سے ایک کتاب لکھ کر ہندوستانی کیرکٹر پر کلنک لگانے کی کوشش کی ہے مس موصوفہ کو چاہیے تھا کہ پہلے اپنے ہی ملک کی تہذیب کے آدرش پر نظر ڈالتین اور گوری لڑکیون کی تجارت کے متعلق جو رپورٹ لیگ آف نیشنز کے روبرو پیش کیگئی ہے اس کے اعداد و شمار کی طرف متوجہ ہوتین۔

اصلاح کے راستہ مین پیش قدمی کا دعویٰ کرنے والے یورپ و امریکہ جیسے مہذب ممالک مین مہذب طریق پر تجارت بڑھی ہوئی کیساتھ ہی فاحشہ عورتون کی تعداد بے طرح بڑھتی جا رہی ہے یہان تک کہ اب تو اس نے ایک اچھی خاصی تجارت کی صورت اختیار کرلی ہے یعنی اس بیسوین صدی کی دیگر خصوصیات کے ساتھ گوری عورتون اور لڑکیون کی فاحشہ اغراض کیلیے خرید و فروخت بھی ایک خاص خصوصیت بنگئی ہے تمام بڑی بڑی قومون کے تعاون سے جب لیگ کے سامنے اس گندگی کا خاتمہ کرنے کیلیے اپیل کی گئی تو اس نے ایک کمیشن مقرر کرکے اس کے متعلق تحقیقات کرائی نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سی شہادتون اور بہت سے ذرائع سے حالات معلوم ہوے ہین وہ چونکا دینے والے ہین ذیل مین ہم مختصر حالات درج کرتے ہین:۔

فرانس کا چکلہ

یورپ مین فاحشہ عورتون کی تجارت بڑی دھوم دھام سے جاری ہے اور بڑے بڑے لکھ پتی اور کوٹھی دار اس کام مین لگے ہین اس تجارت مین انکا قریباً تین کروڑ پونڈ کا سرمایہ لگا ہوا ہے اکیلے پیرس (فرانس کا پایۂ تخت) ہی مین سترہ ہزار مکانات فاحشہ عورتون کیلیے پروانہ دیکر محفوظ رکھے جاتے ہین ایسے ہر ایک گھر مین تین جوان لڑکیان رکھی جاتی ہین اس حساب سے جب پیرس مین لائسنس یافتہ فاحشہ عورتون کی تعداد پانچ لاکھ دس ہزار ہے تب پوشیدہ طور پر فاحشہ عورتون کا حساب ہی کیا ہے۔

برسلز مین فاحشہ عورتون کے ہزار مکانات

اسی طرح برسلز جو ایک چھوٹا سا شہر ہے لیکن وہان بھی فاحشہ عورتون کیلیے سات ہزار مکانات محفوظ رکھے گئے ہین تمام ملک فرانس مین اس قسم کے لاکھ مکانات کی تفصیل تو سرکاری دفاتر مین موجود ہے اس کے علاوہ خفیہ طور پر بدکاری کرنے والی استریون کی تعداد کتنی ہوگی اسکو ناظرین خود ہی اندازہ کرسکتے ہین۔

لطف کی بات یہ ہے کہ ان ... ڈاکٹری سارٹیفکٹ بھی دیے ...

جنوبی امریکہ مین بھی یہ تجارت ... ہیونوایرس مین فاحشہ عورتون کیلیے ... لاکھ لڑکیان اس کام مین لگی ہوئی ہین ... اسی طرح ڈچیز، امونٹ وڈیو میکسیکو ... اس تجارت کا بازار گرم ہے۔

بردہ فروشی کا سبب ...

لیکن ان تمام گوری اور نوجوان لڑکیون کی تجارت ... پیرس ہی ہے وہان یہ تجارت منظم طریق پر کیجاتی ... دفاتر کھول کر بڑی بڑی تنخواہین پانے والے عہدہ دار ... یہ دفتر وہان تھیٹر سینما کی ایجنسیون کے نام سے مشہور ہین ... فرم کی طرح ان ایجنسیون مین موٹر، ٹیلیفون وغیرہ ضروری ... موجود رہتی ہین ہر ایک ملک کے پایہ تخت مین اس تجارت کی شاخین کھول دی گئی ہین اور اس محکمہ کے عہدہ دار لوگ ضرورت کے مطابق نئی گوری لڑکیان ان مقامات کو بھیجتے رہتے ہین۔

سنہ ۱۹۲۶ء مین جرمنی کے پایہ تخت برلن مین اس تجارت کیلیے ۵ ہزار لڑکیان اکٹھی کی گئی تھین اور وہ سب ادھر ادھر سے پھسلا کر لائی گئی تھین ان لڑکیون کی قیمت بدن کی بناوٹ اور چہرہ کی خوبصورتی کی بنا پر لگائی جاتی ہے اور وہ ۳۰ پونڈ سے لیکر دو سو پونڈ (تین ہزار روپیہ) مین بکی جاتی ہین۔

بردہ فروشی کا ڈھنگ

پولینڈ کی سرحد پر ایک دفعہ ایک موٹر لاری مین پانچ نوجوان لڑکیان بیہوش پائی گئین اور ڈاکٹرون سے تحقیقات کرانے پر پتہ لگا تھا کہ انھین زہریلی دوائی سنگھا کر بیہوش کیا گیا اور اسی حالت مین موٹر لاری مین چھپا دیا گیا تھا۔ اسی طرح فلورنڈا کے دہانہ پر پکڑے گئے ایک اسٹیمر مین شراب کے بجائے ۹۰ نیم بیہوش خوبصورت لڑکیان ملی تھین یہ لڑکیان امریکہ کی مختلف قصبات اور دیہات سے بہکا کر جنوبی امریکہ کو بھیجی جانے والی تھین اس چوری کے پکڑے جانے پر امریکہ کے حکام نے نہایت زبردست تحقیقات کرائے پتہ لگایا کہ میکسیکو تک ان لڑکیون کو بیہوش کرکے لیجانے والے کون ہین۔

یونان اور پنامہ

ان ملکون کے کسی شہر یا گاؤن مین جہان کہین کوئی خوبصورت دکھائی دے اسے فوراً پولیس کے ذریعہ گرفتار کرکے بڑے افسران کے پاس بھیجدیا جاتا ہے اور وہ لوگ ان بیچاری دوشیزہ لڑکیون کو خوفناک تنگ و تاریک قیدخانون مین ڈالدیتے ہین جہان سے خفیہ راستون سے انھین پیرس بھیجدیا جاتا ہے۔

پنامہ مین تو اس تجارت کےلیے الگ ایک بازار بنا ہوا ہے۔ جنوبی امریکہ کیلیے خوبصورت لڑکیان یہان بھیجی جاتی ہین یورپ کا ہر ایک ملک یہان تک کہ انگلستان بھی اس تجارت کو کر رہا ہے

ایک ایجنٹ کا بیان

لیگ کے سامنے اس تجارت کے ایک دلال نے اس طرح بیان دیا ہے کہ:۔

ہر سال دو سو لڑکیان پہونچانے کے عوض مین مجھے ۱۵ ہزار پونڈ (۲ لاکھ ۲۵ ہزار روپیہ) ملتے ہین۔

مونٹ کارلو مین موسم کے وقت متمول اشخاص کے پاس ایک

[illegible] موصوف کلتا ہے کہ [illegible] [illegible] معلوم ہوا اور

(۱) جج اور حاجیوں سے متعلق تمام واقعات [illegible] [illegible] ہے۔

کسی غیر ملکی طاقت کی واقف [illegible]

(۲) ان بائی لاز کی کوئی بات کسی مکان یا عمارت پر اثر نہ کرے گی جو صرف پرائیوٹ خرچ کے واسطے "نقلی گھی" بنانے یا جمع کرنے کے لیے استعمال ہوگی اور تھوک یا خوردہ فروشی یا برآمد کے واسطے نہ ہوگا۔

(۳) ان بائی لاز کے تحت میں "نقلی گھی" کا بنانا، تیار کرنا برآمد کرنا۔ فروخت کرنا۔ یا فروخت کے لیے پیش کرنا یا فروخت کرنے کی غرض سے اپنے قبضہ میں رکھنا ماسوائے مندرجہ ذیل شرائط کے جرم ہوگا۔

(الف) میونسپل بورڈ کی اجازت کے سوائے تجارت کے طور پر نقلی گھی بنانے یا تیاری کے واسطے کوئی مکان نہ استعمال کیا جاوے۔

(ب) فروخت کرنے کے واسطے "نقلی گھی" کی تیاری یا بنانے کے واسطے کوئی عمارت استعمال نہ ہو سکے گی جو کسی دوسری عمارت کا حصہ ہو یا پبلک گلی یا سڑک یا راستہ کے علاوہ کسی دوسری عمارت سے ملی ہوئی ہو جو گھی کی تیاری یا بنانے کے واسطے استعمال ہوتی ہوں۔

(ج) اور اس عمارت میں جہاں "نقلی گھی" تیار ہوتا ہے یا بنایا جا رہا ہے یا رکھا جاتا ہے یا فروخت کے واسطے جمع ہوتا ہے یا فروخت کیا جاتا ہے انگریزی اُردو، اور ہندی میں "نقلی گھی" کے الفاظ سائن بورڈ میں لکھے ہونا چاہیے۔ سائن بورڈ پبلک گلی یا سڑک پر لگے ہوئے ہر دروازہ پر لگا ہونا چاہیے۔

سائن بورڈ کا ہر حرف تین مربع انچ کا ہونا چاہیے۔

(د) "نقلی گھی" کے رکھنے کے ہر برتن پر انگریزی یا دیوناگری

[illegible] کاروبار کرنے والے [illegible] [illegible] ت کے واسطے

[illegible] ہو یا بند ہو اور اُنمیں [illegible] جلی میں "نقلی گھی" کے [illegible] اردو، ہندی' میں لکھے [illegible] کم از کم ۱½ انچ

[illegible] سیر سے کم گھی ہو اور [illegible] اس پر لفظ "نقلی گھی" انگریزی [illegible] اردو ہندی میں اس طرح سے لکھے [illegible] صاف صاف معلوم ہو سکے کہ [illegible] حروف ۱½ مربع انچ کے ہونا

[illegible] یہ اُردو، ہندی میں "نقلی گھی" کے

[illegible] کا کاروبار کرنے والے کسی شخص کو "نقلی گھی" [illegible] برتن کی چیز کو یا کسی "نقلی گھی" کے اشتہار [illegible] میں مصنوعی گھی" یا "نقلی گھی" کے علاوہ [illegible] نام سے نہ بیان کرنا چاہیے۔

(ع) کوئی شخص "نقلی گھی" کو خود پھیری میں فروخت کرتے ہوئے یا بیچنے کے لیے پیش کرتے ہوئے خریداروں کو "نقلی گھی" کے علاوہ کسی دوسرے نام سے راغب نہ کر سکے گا۔

(ف) "نقلی گھی" کاروبار کرنے والا کوئی شخص "گھی" نہ فروخت کر سکے گا اور نہ فروخت کرنے کے واسطے رکھ سکے گا۔

(ک) ملازم اپنی مالک کی غلطی یا بھول دونوں کاموں کے واسطے ذمہ دار ہوگا جو اپنے مالک کی طرف سے "نقلی گھی" فروخت کرتا ہے یا فروخت کے واسطے رکھتا ہے یا پھیری لگاتا ہے۔

(ل) مالک اپنے اس نوکر کو جو "نقلی گھی" فروخت کرتا ہے یا اس کی پھیری لگاتا ہے ایک ایسا ٹکٹ دے گا جس سے مالک اور فروخت کرنے والے نوکر دونوں کا نام و پتہ اور اس چیز کا حال معلوم ہو جو فروخت کیجاتی ہے یا جس کی پھیری کی جاتی ہے۔

(م) نوکر کو یہ ٹکٹ مطالبہ کرنے پر میونسپل بورڈ کے کسی ملازم یا جزیدار ہونے والے کو دکھلانا چاہیے۔

(ن) کوئی شخص "نقلی گھی" کی تیاری میں کوئی مضر صحت چیز استعمال نہ کر سکے گا۔

(ی) گھی کی تیاری یا فروخت کے کام میں کوئی ایسا شخص نوکر نہ رکھا جاوے جو کسی پھیلنے والی یا چھوت چھات سے ہونے والی بیماری میں مبتلا ہو۔

(ے) ایگزیکیٹو افسر، میڈیکل آفسر آف ہیلتھ، سنیٹری انسپکٹر ان کے معائنہ کے واسطے کاروبار کے گھنٹوں میں "نقلی گھی" کی تیاری، بنانے یا فروخت کرنے کے تمام مقامات کھلے رہنے چاہیئے اور اُن مکانوں کا قابض ان قواعد کے مطابق ایگزیکیٹو افسر اور میڈیکل آفسر آف ہیلتھ کی جاری کی ہوئی تمام ہدایتوں کی تعمیل کیلیے پابند ہوگا۔

سزا۔ میونسپل بورڈ کانپور میونسپل ایکٹ کی دفعہ

(۱) ۲۹۹ کے ذریعہ بنے ہوئے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے اس نوٹس کے ذریعہ ہدایت کرتا ہے کہ ان بائی لاز کی خلاف ورزی میں جرمانہ کی سزا ہو سکے گی جو پانچ سَو روپیہ تک ہو سکتا ہے اور جب یہ خلاف ورزی مسلسل ثابت ہوگی تو مزید جرمانہ ہو سکے گا جو پانچ ۵ روپیہ روز تک اُس دن سے ہو سکے گا جب سے کہ پہلا قصور معلوم ہوا اور جس زمانہ میں یہ ثابت ہوگا کہ اُس نے اس جرم کو برابر جاری رکھا۔

نوٹس قرقی ڈگری بنام ڈگریدار

حسب آرڈر ۲۱ رول ۵۳ ضابطہ دیوانی

اجلاس جناب سب جج صاحب بہادر ہردوئی

مقدمہ دیوانی نمبر ۱۴۸ سنہ ۱۹۲۷ء

۳ر نومبر سنہ ۱۹۲۷ء پیشی

لالہ سندر لال ڈگریدار

بنام گجراج سنگھ وغیرہ مدیوان

بنام گجراج سنگھ ولد ٹھاکر جیتن سنگھ (۲) جگدیو سنگھ (۳) سندر سنگھ (۴) رکمنگل سنگھ پسران دیپ سنگھ بولایت مسماۃ گلقندی مادر خود اقوام ٹھاکر ساکنان منکاپور پرگنہ بنڈروہ تحصیل شاہ آباد ضلع ہردوئی۔

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں ڈگری دار نے ایک درخواست اس عدالت میں گذرانی ہے کہ وہ ڈگری جو تمنے بتاریخ ۲۱ ماہ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء عدالت جناب سب جج صاحب بہادر ہردوئی سے بمقدمہ نمبر ۶۳ سنہ ۱۹۲۶ء جس میں تم مدعا علیہم تھے اور سورج بخش سنگھ وغیرہ مدعیان تھے حاصل کی قرق کرلیجائے لہذا حکم ہوتا ہے کہ تم گجراج سنگھ وغیرہ مذکور الصدر تا صدور حکم ثانی عدالت ہذا اس کو منتقل کرنے سے ممنوع اور باز رکھے جاؤ اور تم اس مطالبہ زر ڈگری کو سورج بخش سنگھ وغیرہ مدعیان سے وصول نہ کرو۔

آج بتاریخ ۱۳ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۲۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط منصرم
عدالت سب ججی ہردوئی

(مہر عدالت)

ہز اکسلنسی وائسرائے اور فرقہ وارانہ فسادات

دہلی ۲۰ر اکتوبر بعض حلقوں میں اس کی تصدیق کی جاتی ہے کہ لارڈ اروِن کے دستخط خاص سے بعض سیاسی لیڈروں کے نام دعوت نامے ارسال کیے گئے ہیں لیکن یہ یقین کیا جاتا ہے کہ لیڈروں کا اس وقت مدعو کرنا رزرو ینگ یا ملکیتی اصلاحات کے انتخاب اراکین سے تعلق نہیں ہے بلکہ فسادات اور قتل کی وارداتوں کی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ وائسرائے نے بحیثیت حکومت کے رکن اعلیٰ ہونے کے اس ضرورت کو محسوس کرلیا ہے کہ اب ضروری کارروائی اور مداخلت کا وقت آگیا ہے ابھی اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ آیا وائسرائے کا مقصد کارروائی سے یہ ہے کہ اتحاد کانفرنس کے متعلق سابقہ مشوروں کی اب پھر تجدید کی جائے یا فرقہ وارانہ فسادات کے متعلق جرائم کے سدباب کیلیے حکام کو مزید اختیارات انتظامی دے جانیکی بابت رائے عامہ کے لیڈروں کی تائید حاصل کیجائے وائسرائے نے ملاقات کیلیے غالباً ان کو طلب کیا ہوگا۔ مسٹر محمد علی جناح، مسٹر آئینگر، مسٹر جے سی، پنڈت مالویہ، اور مسٹر ڈیکا رونشٹ

اڈیٹر صداقت کی پوزیشن نازک ہوجاتی۔

ان واقعات کے ہوتے ہوئے ۱۳ ار اکتوبر کے آزاد میں اڈیٹر صاحب موصوف کا یہ لکھنا کہ استعفی کی اشاعت کے متعلق سب عرض و معروض بے اثر ثابت ہوئیں اور استعفی شائع کر دیا گیا۔ کسقدر اصل واقعات کو مسخ کرنا ہے اور کیا یہ ہی سچائی اور حق کوشی کا تقاضا ہے؟

کیا اڈیٹر صاحب آزاد کا یہ ہی فرض تھا کہ ایک پرائیوٹ بات کو وہ دوسرے پر ظاہر کریں اور کیا انھیں علم ہے کہ اس روش سے اُنھوں نے اپنے اخلاق اور اصول صحافت اور باہمی رواداری کو کسقدر نقصان پہونچایا ہے؟

کیا اڈیٹر صاحب آزاد کا یہ مطالبہ کہ بلا حافظ محمد ہاشم صاحب کی ممانعت یا تحریری ممانعت کے دیکھے ہوئے اڈیٹر صداقت استعفی کی اشاعت روک دے جائز تھا؟ اور دنیا میں اس کو کون منصف مزاج اخبار نویس جائز سمجھ سکتا ہے؟

(۴) حافظ محمد ہاشم صاحب نے ۱۱ ار اکتوبر کے البدر میں جو مضمون واپسی استعفی کے متعلق شائع کرایا ہے اور اُس سے جو نتیجہ ہمارے مکرم اڈیٹر صاحب موصوف نے نکالا ہے وہ بھی صحیح نہیں شاید اڈیٹر صاحب موصوف نے البدر میں وہ مضمون خود ملاحظہ نہیں فرمایا اسلیے ہم ذیل میں اس کا اقتباس درج کرتے ہیں:-

”تنگ آکر کانپور میں ہندو مسلم اتحاد کمیٹی از نام یونٹی بورڈ قائم ہوئی ممبر ہونیکے بعد افسوس ہے میں اس نتیجہ پر پہونچا کہ ابھی (ہندو) مسلمانوں میں حقیقی و دائمی صلح کا وقت نہیں آیا چنانچہ میں نے بتاریخ ۳ ر اکتوبر ۱۹۲۷ء کو مجلس یونٹی سے استعفی دیدیا اور اس کو شائع کرنے کیلیے اخبار صداقت میں بھیجدیا اتفاق سے ہمارے مخلص عزیز دوست منشی دیا نراین نگم صاحب کو معلوم ہوا انکے ہمراہ ہمارے قدیم ... منشی جوالا پرشاد صاحب تشریف لاے اور انھوں نے اصرار کیا کہ میں مستعفی نہ ہوں اور وہ وقت آگیا ہے کہ باہمی ہندو مسلمانوں کی منافرت رفع ہو جاے خدا کرے ایسا ہی ہو“

مذکورۂ بالا تحریر سے حافظ صاحب موصوف کے مافی الضمیر کا انجمن اتحاد کے متعلق صاف صاف پتہ چلتا ہے۔

اب ہم کیا اڈیٹر صاحب آزاد سے باادب یہ دریافت کر سکتے ہیں کہ غلط فہمی پھیلانے والی غلط بیانی کا مصداق ”صداقت“ ہے یا خود جناب کا موقر اخبار ”آزاد“؟

مندرجہ بالا تحریر سے صداقت کی روش پر کافی روشنی پڑتی ہے اب ناظرین پڑھکر خود اس کا فیصلہ کر لیں گے کہ اڈیٹر صاحب ”آزاد“ کے اندر کون سا جذبہ کام کر رہا ہے اور ”صداقت“ کو بے وجہ بدنام کرنے کیلیے انکو طرح طرح کی غلط بیانیوں اور مختلف اخلاق اور باہمی رواداری کے اصولوں سے گری ہوئی باتوں میں مبتلا ہونا پڑا۔

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ”صداقت“ اس وقت تک کسی قسم کی تنگ نظری میں مبتلا نہیں ہوا چنانچہ انجمن اتحاد پر جو مضامین لکھے گئے ہیں اس کے ایک ایک حرف سے صداقت اور سچائی کا اظہار ہوتا ہے۔

انجمن اتحاد کے متعلق جن خیالات کا ہم نے اظہار خیال کیا ہے قریباً اسی قسم کے خیالات ہمارے مکرم اڈیٹر صاحب پرتاب نے بھی اظہار فرمایا ہے اور وہ بھی انجمن اتحاد کے اراکین سے بہت زیادہ خوش نظر نہیں آتے اگر ہمارے مکرم اڈیٹر صاحب آزاد اپنی دلجمعی کرنا چاہیں تو ۲۵ ر ستمبر کا پرتاب ملاحظہ فرما لیں۔

بہرحال ”صداقت“ کا ضمیر پاک ہے ناظرین صداقت کے طرز عمل سے بخوبی واقف ہیں کہ وہ سچائی اور صداقت کے مقابلہ میں کسی کا لحاظ نہیں کرتا۔

آخر میں ہم کو اس کا افسوس ضرور ہے کہ ہمارے مکرم اڈیٹر صاحب

آزاد نے خواہ مخواہ ہم کو مجبور کر دیا ... کیلیے معصر آزاد کی تحریر پر تبصرہ ... بہرحال ہم کو امید ہے کہ ہماری ... اڈیٹر صاحب آزاد کی طبع نازک ...

انتقا...

طاقت دہلی دہلی سے طاقت ... کیب سائز پر یکم اگست سے شائع ... اسی سائز پر ریاست دہلی بھی نکلتا ... نے اردو اخباروں میں ایک خاص صد... ”طاقت“ بھی بالکل اسی نمونہ پر نکل... کے نام پر غور نہ کیا جاے تو کوئی شخص نہ ... ہے یا ریاست۔

ہم کو اس کے کہنے میں ذرا بھی دریغ نہیں ... نہایت اعلی خیالات پر مبنی ہوتے ہیں اور پرچہ ... معلومات سے پر ہوتا ہے کہ اول سے آخر تک ... کو دل نہیں چاہتا۔

اڈیٹوریل نوٹ بھی نہایت گہری معلومات کے ساتھ ... بہرحال پرچہ نہایت کاوش اور محنت سے مرتب کیا جا... ہمارے مکرم دوست مسٹر سردار علی صابری کانپوری کے ... مضامین ”طاقت“ میں سونے میں سہاگہ کا کام دیتے ہیں ... ہم ناظرین سے طاقت کی خریداری کے لیے سفارش کرتے ہیں اور اس کی امید کرتے ہیں کہ ”طاقت“ پڑھکر نہایت محظوظ ہونگے حجم ۳۲ صفحات قیمت سالانہ صہ نمونہ کیلیے منیجر طاقت دہلی کو لکھیے۔

بقیہ آئینہ کانپور

دفتر ورتمان کی تلاشی ۸ ار اکتوبر کی صبح کو مسٹر اسمتھ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور کوتوال صاحب نے ورتمان پریس میں رام غلام فورمین ورتمان پریس کے کمرہ کی تلاشی لی اور کچھ خطوط اور بعض اشیاء اپنے قبضہ میں کیں یہ رام غلام مراد آباد کا باشندہ ہے اور لاہور کے اکالی پریس میں منیجر رہ چکا ہے اور آجکل ورتمان پریس میں فورمین کی حیثیت سے کام کرتا ہے۔

اس کمرہ میں سے ایک ناریل اور آتش گیر مادہ برآمد ہوا ہے جو کہ بموں کے بنانے میں استعمال ہوتا ہے رام غلام کو آتشگیر مادہ کے قانون کی دفعہ میں ماخوذ کیا گیا ہے اور جیل بھیجدیا گیا عدالت نے پولیس کو ۱۴ یوم کی مہلت دی ہے عدالت نے رام غلام کی درخواست ضمانت کو نامنظور کر دیا ہے۔

ایک چمار کی موت پھول والی گلی میں ۱۳ ار اکتوبر کو گوکل چمار پر کسی نے چھری سے حملہ کیا اور حملہ آور ایک مسلمان بتایا جاتا ہے گوکل چمار زخمی ہونے کے بعد اسپتال میں بھیجا گیا مگر وہ جانبر نہ ہو سکا اور ۱۷ ار اکتوبر کو مر گیا۔ ارتھی کے ساتھ شروع میں دو سو آدمی تھے مگر سنا جاتا ہے کہ آخر میں ایک ہزار آدمیوں کے قریب ہو گئے تھے یہ بھی سنا جاتا ہے کہ ارتھی کے ساتھ چماروں کے علاوہ بعض معزز بن بھی شریک تھے۔

دعوت ۱۲ ار اکتوبر کی رات کو شیخ محمد رفیق صاحب سوداگر نے اپنے دوستوں اور معززین شہر کو مدرسہ فیض عام کی عمارت میں ایک پرتکلف دعوت دی۔

... آپ کو اطلاع ... جس کے سموع اور فیصلی ... ہکنی کی طرح ملیگی صاحب عدالت ... گئی مگر کوئی چیز قابل گرفت نوسیا کل ہوا وہ منظور ہو کر مقدمہ ... اودھی لکھنو سے گرفتار ہو کر آے اور جیل بھیجدیے ... کے ماتحت پانچ پانچ ہزار کے مچلکے اور ضمانتیں طلب کی گئیں چونکہ ڈاکٹر جواہر لال صاحب اور لالہ سالک رام صاحب میونسپل کمشنر نے داخل کر دیں مگر جیل ہی میں دوبارہ اودھی جی کو ڈکیتی اور سازش کے الزام میں (دفعہ ۳۹۵ اور ۱۲۰ کے ماتحت) گرفتار کر لیا گیا مقدمہ کی پیشی ۲۸ ر اکتوبر مقرر ہوئی ہے۔

پنڈت بریمید رتیواری کانپور میں موجود نہیں ہیں اسلیے انکی گرفتاری نہیں ہو سکی یہ بھی سنا جاتا ہے کہ اسی سلسلہ میں بعض اور لوگوں کی بھی گرفتاری عمل میں آنے والی ہے۔

تلک میموریل ہال کانپور میونسپل بورڈ نے تلک میموریل ہال کو عمارت بنانے کیلیے پندرہ ہزار روپیہ کا عطیہ دیا ہے۔

مولانا حسرت موہانی مولانا حسرت موہانی نے سوویٹ روس کی دعوت کو منظور کر کے پاسپورٹ کیلیے ایک درخواست کلکٹر صاحب ضلع کے توسط سے لوکل گورنمنٹ کو بھیجی تھی مگر اب معلوم ہوا ہے کہ لوکل گورنمنٹ نے پاسپورٹ دینے سے انکار کر دیا ہے۔

تعزیری پولیس کانپور میں جو تعزیری پولیس متعین کی گئی ہے اور جس کی رقم تقریباً ۴۵ ہزار روپیہ فساد زدہ رقبوں سے بذریعہ ہوس ٹکس کے باشندگان کانپور سے وصول کیا جا ئیگا اُس تعزیری پولیس کی تعداد مع ایک سب انسپکٹر کے انکیتو ہے۔

خان بہادر حافظ ہدایت حسین صوبہ متحدہ کی مسلم تعلیمی کانفرنس کے پانچویں سالانہ اجلاس فرخ آباد کی صدارت کیلیے ہمارے مکرم خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹر ایم ایل سی کا انتخاب عمل میں آیا ہے۔

ڈاکٹر مراری لال پولٹیکل پراونشیل کانفرنس کے اکیسویں

معذرت خاکسار اڈیٹر ایک خاص عزیز کی تقریب کے سلسلہ میں نابہارہ چلا گیا تھا اور وہاں سے آکر بیمار ہو گیا۔ اگرچہ ۱۹ ار اکتوبر کے اعداد کا کچھ حصہ بنا رکھا تھا مگر مکمل نہ ہو سکا اس وجہ سے ۱۹ ار اکتوبر کا پرچہ شائع نہ ہو سکا اور اکتوبر کا پرچہ ۲۴ ر اکتوبر کو شائع کیا جا رہا ہے۔ ٹائٹل پر ۱۹ ر اکتوبر کی تاریخ چھپ چکی تھی اور ۲۵ ہندسہ غلطی سے ۲-۳ چھپ گیا ہے امید کہ ناظرین ان فروگذاشتوں کو معاف فرمائیں گے۔

"اگر ہمین ایک ملین ڈالر مل جاے تو ہم مطمئن ہوجائین اور خوش و خرم زندگی بسر کرین" لیکن یہ خیال صحیح نہین ہے اتنی دولت جمع ہوجانیکے بعد بھی وہی خوشی محسوس نہین کرینگے الا اگر وہ یہ بھی سیکھ لین کہ اپنی دولت کس طرح خرچ کرنی چاہیے؟

جب مینے دولت جمع کرنی شروع کی تو ایک لمحہ کیلیے بھی مجھے یہ خیال نہین گذرا تھا کہ مین عنقریب کروڑپتی بن جاونگا میرے خواب مین بھی یہ بات کبھی نہین آئی تھی کہ ایک ملین ڈالر ہی جمع کرسکونگا اس وقت میرے پیش نظر صرف یہ خیال تھا کہ کسی طرح دنیا کا ایک کامیاب آدمی بن جاؤن۔ میرے پیش نظر کامیابی کیا تھی؟ اُس کا معیار کیا تھا؟ مین بتا نہین سکتا کیونکہ کوئی مفصل خیال ذہن مین موجود نہ تھا کامیابی کا محض ایک مبہم سا تصور تھا مینے یہی تصور اپنا نظر قرار دے لیا اور کوشش شروع کردی مجھے خود تعجب ہوا کہ تھوڑی ہی مدت بعد دولت اپنے آپ جمع ہونے لگی تھی اور ابتک جمع ہوتی چلی جاتی ہے۔ مجھے آج تک اپنی غربت اور تنگدستی یاد ہے مین بہت کم عمر تھا طرح طرح کے ولولے اور اُمنگین دل کو گدگداتی ہین مگر مین اپنی کوئی خواہش بھی پوری نہین کرسکتا تھا مجھے پیٹ کر روٹی بھی نہین ملتی تھی مین در بدر کام تلاش کرتا پھرتا اور کہین بھی کام نہ ملتا سخت جدوجہد کے بعد بالآخر ایک کام ملا ایک بحری حوض مین نوکری مل گئی ہفتہ وار سولہ شلنگ تنخواہ مقرر ہوگئی مین بہت خوش ہوا مگر فوراً ہی میری خوشی رنج سے بدل گئی کیونکہ اس کمپنی کے منیجر مسٹر گولیس نے مجھے بلاکر نہایت خشکی سے کہا "یہ تنخواہ تمہین ملیگی اگرچہ تم اسکے کسی طرح بھی اہل نہین ہو" مین نے جواب نہین دیا میرے دل مین سخت غم و غصہ تھا مین نے عزم کرلیا تھا کہ کچھ ہی ہوجاے مین اپنی حالت ضرور درست کرکے چھوڑونگا

(بقیہ صفحہ ہذا کالم ایک کے نیچے)

...ر پتی

...ے ہے یا خرچ کیلئے؟

...مند خوش نصیب ہین اور ...ہین لیکن یہ کوئی قاعدہ کلیہ ...درجہ بدنصیبی کی زندگی بسر کررہے ...ے جنھین مسرت و سعادت کی

...ت لے جو ایک مشہور کروڑپتی ہین اس ...ہے وہ اس لائق ہے کہ مفلسوں اور ...نیفـ...ہین:-

...ت کیلیے کوئی لازمی شے نہین ہے ...سی شخص پر موقوف ہوتی ہے جو اس کا متمنی ...یون سے واقف ہون یہ دنیا کے سب سے ...ہین لیکن بہت سے ایسے مفلس انسانون کو بھی ...مسرت زندگی بسر کررہے ہین!

...اسی شخص کو مسرت ہوسکتی ہے جو حد سے زیادہ طمع اور ...ہوں اور ...ین ہو۔ ورنہ محض دولت کے جمع ہوجانے سے ہرگز لازم ...مسرت بھی جمع ہوجاے۔

...سے وہی شخص مسرت حاصل کرسکتا ہے جو صرف اس کا جمع کرنا ...نہین جانتا بلکہ خرچ کرنا بھی جانتا ہے میرے خیال مین وہی دولتمند مسرت و سعادت محسوس کرتے ہین جو اپنی دولت بہتر طریقون پر خرچ کرنا جانتے ہین۔ بہت سے آدمیون کو مین جانتا ہون جو کہا کرتے ہین کہ

روزانہ ایک آنہ

آپ روزانہ ایک آنہ خرچ کرکے تھوڑے ہی عرصہ مین اپنی گئی گذری تندرستی واپس لانیکے لئے ہر قسم کی کمزوریوں کو رفع کرکے اعلیٰ درجہ کی طاقت و توانائی حاصل کرنیکے لئے جریان۔ احتلام۔ رقت منی۔ فساد خون و منی کی خرابی وغیرہ امراض مخصوصہ سے نجات پانیکے لئے مقویات سرتاج عالم آتشک نگر گولیوں کا استعمال کریں۔ قیمت ۳۲ عدد گولیاں ۱۶ ایام کی خوراک ہیں صرف عہ۔ اسی طرح روزانہ صرف ایک آنہ ادا خرچ کرنے سے تھوڑے ہی عرصہ میں زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہے ۵ ڈبیاں ساتھ منگوانیسے صرف ۴ روپیہ للعہ محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار

طلاوا جی کرن

ایسے مایوس اشخاص جو اپنی جوانی کو اپنے ہاتھوں سے بگاڑ کر کف افسوس مل رہے ہوں یا بالکل نامرد بن گئے ہوں بہت سے طلاؤں میں پیسے خرچ کرکے بھی فائدہ نہ اٹھا سکے ہوں انکو چاہیئے کہ اس طلاء کا استعمال کرکے صرف دو ہفتہ کے اندر اپنی صحت ...
قیمت فی شیشی نصف تولہ عہ علاوہ محصولڈاک۔

ویدشاستری منی شنکر گووندجی۔ جام نگر

کانپور ایجنٹ ...

...موصوف لکھتا ہے کہ:-

(۱) حج اور حاجیوں سے متعلق تمام واقعات ... کسی غیر ملکی طاقت کی ... آزاد لکھتے ہین کہ ... کا نہین ہے خود اُن کا ... واپسی کے متعلق جو ... کا ہے اعلیٰ ذہانت کے لوگ ہاتھ پر ہاتھ رکھکر موقعہ کا انتظار نہین کیا کرتے وہ خود موقعہ پیدا کرتے ہین اور اس سے فائدہ اُٹھاتے ہین۔ مین نوجوانون کو ہمیشہ نصیحت کرتا ہون کہ اپنی تمام قوتین اور کوششین ایک ہی طرف متوجہ رکھین کیونکہ بغیر اس کے دولت حاصل نہین ہوسکتی مختلف کام شروع کرکے کوششین پراگندہ کردینے سے اکثر ناکامی کی مصیبت پیش آجایا کرتی ہے ہمیشہ ایک مرکز بنانا چاہیے اور اُسی پر تمام قوتین صرف کردینی چاہیین بلاشبہ مین بھی اُن لوگون مین ہون جو بیک وقت بہت سی تجارتین پھیلاے ہوے ہین لیکن یہ مینے اب کیا ہے جبکہ ایک بڑے سرمایہ کا مالک بن چکا ہون شروع شروع مین نے کبھی یہ جرأت نہین کی کہ بہت سے کام لیکر بیٹھ جاؤن۔ (الھلال)

ملیریا یعنی موسمی بخار شروع ہوگیا



اس کیواسطے ہر شخص کو تیاری رکھنی چاہیے تاکہ اول تو یہ حملہ ہی نہ کرے۔ اگر کرے تو فوراً دور ہوجاوے۔ یہ موذی مرض انسان کو بالکل ناکارہ کردیتا ہے۔ ایک ہی بخار کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے طاقت کھینچ لی ہے۔ اس سے تلی وغیرہ بڑھکر تمام شکل بیہودہ سی ہوجاتی ہے افسوس یہ ہے کہ ہمارے ملک کے لوگوں نے ابھی یہ بھی نہیں سمجھا ہے کہ ملیریا کیا ہے۔ کیوں اور کیسے پیدا ہوتا ہے کن کن صورتوں میں پیدا ہوسکتا ہے کس طرح یہ ایک انسان سے یا آبادی سے بھی دور کیا جاسکتا ہے۔ علاج کیسے ہونا چاہیے ان تمام باتوں کا مفصل ذکر رسالہ ملیریا میں ہے جو کہ بقیمت ۵۰ر مندرجہ ذیل پتے سے مل سکتا ہے۔ اور رفاہ عام کے واسطے انہی باتوں کا خلاصہ ایک چھوٹا سا رسالہ "ملیریا موسمی بخار" خورد بھی لکھا ہے۔ جو طلب کرنے پر مفت بھیجا جاتا ہے

کوی نود و ید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا مصنف کتب طبی ایڈیٹر دیش اپکارک نے ملیریا کے واسطے ایک اکسیر دوائی

عرق بخار

قیمت ۸ آنہ خوراک ... فی شیشی

[illegible] ہے جسکی تین دن میں آٹھ خوراک کھانے سے ۹۹ فیصدی حالتوں میں ملیریا کا بخار بند ہوجاتا ہے چاہے متواتر چاہے روز مرہ آنے والا ہو یا دن میں دو بار آنے والا [illegible] اگر ملیریا کے دنوں میں اسکی نصف یا ایک خوراک روزانہ پی جاوے تو ملیریا نہیں ہوتا ہے بعض حکیم اس کی سو سو شیشیاں اکٹھی منگوا کر اپنے مریضوں پر برتتے ہیں جہاں جہاں ملیریا کا خطرہ ہے اس دوائی کو منگوا کر ضرور گھر میں رکھو تاکہ وقت پر کام آوے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنہ ۸ر

ایک سال قریب پچاس کو آرام ہوگیا ہے

[illegible] پنڈت صاحب ... نوید ہے کہ جو آٹھ شیشی عرق ملیریا بخار آپنے روانہ کی تھیں ان سے قریب پچاس آدمیوں کو آرام ہوگیا اور جس غریب کو دوائی دیگئی اسکو ضرور ہی آرام ہوگیا صحت یاب شدہ آپکو اور آپکے کارخانہ کو دعائیں دیتے ہیں ... [illegible] [illegible]

(آپ کا داس ... شنکر لعل ...)

خط وکتابت امرت دھارا ... لاہور

خالص گھی کی فراہمی

ہم نہایت کوشش سے ضلع اٹاوہ کا بہترین گھی مہیا کرتے ہین جو ہینت میں دیگر اضلاع کے گھی سے زیادہ ہوتا ہے امید ہے کہ بطور آزمایش آپ خرید فرما کر آمیزش شدہ گھی کی خریداری سے بچیں گے۔

ملنے کا پتہ

ایم۔ ہاشم اینڈ سنس اندرون پھاٹک متصل خیراتی ہسپتال محلہ پریڈ شہر کانپور

ہندوستان

پروفیسر اندر کا مقدمہ

پروفیسر اندر اڈیٹر، پبلشر و پرنٹر "ارجن" دہلی پسر سوامی شردھانند کا مقدمہ بالزام دفعہ ۱۵۳ الف تعزیرات ہند (ملک معظم کی رعایا کے دو طبقوں میں منافرت پیدا کرنا) اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ دہلی کے اجلاس میں ۲۰ر اکتوبر کو پیش ہوا، میرٹھ، شملہ، جالندھر اور رہتک کے کچھ وکلا نے صفائی کی طرف سے مقدمہ کی پیروی کی اور مسٹر سورج نراین پبلک پراسیکیوٹر ثبوت کی جانب سے پیروکار تھے مسٹر سورج نراین نے مقدمہ پیش کرتے ہوئے ظاہر کیا کہ دہلی فرقہ دارانہ سرگرمیوں کا مرکز ہے اور سابقہ فسادات کے حوالہ سے بیان کیا کہ ذراسی بات پر یہاں فساد ہو جایا کرتا ہے اور بیشتر فسادات فرقہ دارانہ اشتعال پیدا کرنے والے مضامین کا نتیجہ ہیں آنھوں نے ۹ر ۱۴ر جولائی اور ۶ر اگست سنہ ۱۹۲۷ء کے ارجن" میں شائع شدہ مضامین کا حوالہ دیکر کہا کہ یہ دو فرقوں میں منافرت پیدا کرنے والے مضامین کی نوعیت رکھتے ہیں۔

پروفیسر اندر ملزم کا بیان

پروفیسر اندر ملزم نے بیان کیا کہ وہ روزانہ "ارجن" کے پرنٹر و پبلشر ہیں عدالت کے اس سوال کا کہ آیا مضامین "اسلامی حکومت قائم کرنے کیلیے خون کے دریا بہاؤ" اور برہمنوں کی آنکھیں خنجر سے نکال لی گئیں"، "ارجن" مورخہ ۹ر ۱۴ر جولائی میں شائع کیے گئے ہیں؟ اُنھوں نے بیان کیا کہ جس وقت یہ مضامین شائع ہوے ہیں وہ اخبار کے اڈیٹر نہ تھے اور وہ کشمیر میں تھے اُنھوں نے کوئی مضمون اس میں خود سے نہیں لکھا انکو اس سال کے اندر خفیہ پولیس کی جانب سے دو مرتبہ تنبیہ کی گئی کہ کوئی قابل اعتراض مضمون شائع نہ کریں۔ وکیل نے کہا کہ ملزم کی طرف سے ایک تحریری بیان داخل کیا جاے گا۔

حضور نظام کا عزم بمبئی

حیدرآباد دکن ۱۹ر اکتوبر مقامی روزانہ اخبار صحیفہ کو معلوم ہوا ہے کہ ہز اکزالٹیڈ ہائنس حضور نظام خلد اللہ ملکہ عنقریب بمبئی میں تشریف لے جانے کا عزم رکھتے ہیں اور نواب اظہر جنگ، نواب علی نواز جنگ سکرٹری امور عامہ اور مسٹر ضیاء الدین چیف انجنیر کو متعین کیا گیا ہے کہ شاہی محلات واقع بمبئی کو درست کریں اور اعلیحضرت حضور انور کے سفر کے متعلق دیگر ضروری انتظامات کریں۔

کتاب "بلیدان چتراولی" ضبط کرلیگئی

لاہور "پنجاب گزٹ" کی تازہ اشاعت میں بتایا گیا ہے کہ حکومت پنجاب نے "بلیدان چتراولی" کے تمام نسخے بحق ملک معظم ضبط کر لیے ہیں۔

بر وقت

۵

ترکیہ جدید کا ...

قسطنطنیہ ۱۰ر اکتوبر مجلس ... نے بدوران تقریر فرمایا کہ جدید تر ... رکھتی دستور اساسی میں جو یہ بیان ... اسلام ہوگا یہ محض اس لیے تھا ... لوگوں کی اشک شوئی کردیجاے ورنہ ... خود بخود غائب ہو جایگی۔

معاہدہ ایران و ر...

طہران ۲۰ر اکتوبر دول ایران و ر... باہمی اور غیر جانبداری کا ہوا تھا آج مجلس ...

شاہ افغانستان کا ...

قسطنطنیہ ۱۸ر اکتوبر انگورہ کا ایک پیغام ... نے فیصلہ کیا ہے کہ سیاحت یورپ سے واپسی پر آپ ... لے جائیں اور غازی مصطفےٰ کمال پاشا سے ملاقات ...

مہاراجہ کپورتھلہ کا شاندار عطیہ

پیرس ۱۷ر اکتوبر مہاراجہ کپورتھلہ نے اپنی پچاس سالہ کی یادگار میں پچاس ہزار فرانک کا شاندار عطیہ موسیو پوزا ... تاکہ پیرس کے غربا و مساکین کے لیے کام آئیں۔

چین کی خانہ جنگی

پیکن۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ شمالی فوجوں نے شہر کلغن پر دوبارہ قبضہ کرلیا ہے جہاں سے انگو شانسی کی فوجوں نے مار کر نکال دیا۔

المرقوم یکم ... مضرم ... ناقعہ ... ادر کانپو ... ر کا جو ... گنہ اکبر پور ... درخواست ... اور جس کی ... نوٹس نہ ... خواست ... لتاً حاضر ہو کر ... جمادی ... کانپور

... آپ کو اطلاع ... جس کے سموع اور فیصل ... تم گو صاحب عدالت ... تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے سائل یکطرفہ منظور ہو کر مقدمہ ... بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے ... اکتوبر سنہ ۱۹۲۷ء کو جاری کیا گیا

(مہر عدالت)

دستخط ہرسہائے
منصرم عدالت خفیفہ کانپور

فتح پور میں حفظ امن کے مچلکے لیجانیکی کارروائی

الہ آباد ۲۰ر اکتوبر اطلاع ملی ہے کہ بابو رام شنکر رکن مجلس مقننہ اُن کے بھائی بابو بانکے گوپال وکیل، مسٹر رام پرشاد اور دیگر ہندوؤں سے ایک ایک سال کے حفظ امن کے مچلکے لیے جانے کے نوٹس دے گئے ہیں اسی طرح منشی امیر حسن خان اور چند دیگر مسلمانوں کے نام بھی نوٹس آے ہیں۔ فتحپور میں فساد ہونے کی افواہیں پھیلی ہوئی ہیں مسٹر سوبانش چندر بوس شلانگ سے کلکتہ واپس آگئے ہیں اور کانگریس کا کام شروع کر دیا ہے۔

ڈاکٹر ایچ ایل باٹلی والا اینڈ سنس کمپنی لمیٹڈ بمبئی کی

۵۰ برس کی سودیشی دوائیں

باٹلی والے کا اگیو مکسچر — یہ دوا انفلوئنزا بخار روزانہ اور چوتھیا کے لئے بہت اکسیر ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ عہ

باٹلی والے کا ٹانک سیرپ — یہ دوا کمزور دبلے بچوں اور کمزور انسانوں کے لئے مفید ہے۔ قیمت صرف بارہ آنے ۱۲

باٹلی والے کا کیوال بام — یہ دوا درد سر درد گردہ اور پٹھے کے درد کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت صرف بارہ آنے ۱۲

باٹلی والے کا ڈائریا مکسچر — یہ دوا ہیضہ کی بیماری اور گرمی سے دست روکنے کیلئے بہت ہی مفید ہے۔ قیمت صرف تیرہ آنے ۱۳

باٹلی والے کی کونین کی گولیاں — ایک گرین دو گرین کی بوتل میں اصلی کونین سے بنی ہوئی ہیں قیمت ایک گرین والی بوتل ایک روپیہ چار آنہ قیمت دو گرین والی بوتل کی ۱۲

باٹلی والے کی طاقت کی گولیاں — یہ گولیاں کمزور دبلے کم خون ورقیق خون اور دھات کیواسطے بہت اکسیر ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ عہ

باٹلی والے کا داد کا مرہم — یہ مرہم کھجلی اور جلدی بیماری کیواسطے اکسیر ہے قیمت ۶

باٹلی والے کا دانت کا منجن — یہ منجن دانتوں کو موتیوں کی مانند چمکدار بناتا ہے قیمت ۶

ڈاک کا پتہ:- سیاٹی روڈ ڈاکخانہ گیڈل روڈ بمبئی۔ تار کا پتہ "CAWASHAPUR" Bombay

---

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کرکے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری وسستی کو دفع کرکے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں۔ قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ عہ

رمن ولاسی گولیاں

یہ گولیاں امساک کے واسطے بیحد مفید اور بے نظیر ہیں رات کو فقط ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھانے سے عجیب وغریب کیفیت نظر آنے لگتی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت صرف عہ

پنوسکت ولاسی روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر از سر نو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ دو روپیہ عہ علاوہ محصولڈاک۔ مزید حالات کیلئے وید ودیا مفت طلب کریں۔

پتہ:- راج وید نرائن جی وشنو جی۔ جام نگر (کاٹھیاواڑ)

کانپور ایجنٹ: گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چوراستہ کانپور

ولایت کی نئی دوائیں۔ نمونہ مفت

لعل نمبر۱ ایکدم نرالی جادو کا اثر رکھنے والی جو لگاتے لگاتے عورت ومرد دونوں حیرت انگیز مزا اٹھاتے ہیں۔ قیمت ۱۲ محصولڈاک الگ۔ برابر استعمال کرتے رہنے سے بہت ہی فائدہ ہوتا ہے۔

لعل نمبر۲ بخار، نزلہ، قبض، کسی اور وجہ سے سر کا درد، آدھے سر کا درد، کمر کا درد، گھٹنے کا درد، ران کا درد، موچ یا چوٹ کا درد، سینے کا درد، پڑھ کا درد، جوڑوں کا درد (گٹھیا) یعنی جسم میں کسی حصہ کا درد صرف ۵ منٹ میں بالکل دور ہو جاتا ہے سر درد والے ضرور ایک شیشی اپنے پاس رکھیں یہ نشہ کی چیز نہیں ہے قیمت ۱۲ فی شیشی محصول ڈاک الگ۔

لعل نمبر۳ ہر قسم کے جریان سفید پانی کا آنا او کمر کا درد خراب خون دماغ کی کمزوری اور بدہضمی وغیرہ کے لئے یہ ایک ہی دوا ہے جو ہر مرد و عورت ہر ایک کو یکساں فائدہ پہونچاتی ہے تھوڑے وقت میں ہی تعجب خیز فائدہ معلوم ہو جائیگا۔ ایک ہفتہ کی دوا کے دام ۱۲ آنہ صرف محصولڈاک الگ۔

لعل نمبر۴ یہ پاوڈر نئے یا پرانے سوزاک کو صرف ۱۲ گھنٹہ ہی میں آرام پہونچاتا ہے سوزاک والے مریض نمونہ منگا کر ضرور آزمائش کریں قیمت بارہ آنے ۱۲

ضروری نوٹ:- ہماری دوائیں عورت و مرد دونوں بلا کسی خاص پرہیز کے ہر جگہ ہر موسم میں استعمال کر سکتے ہیں اگر نمبر۳ کو کھائیے اور نمبر۱ کو لگائیے تب کام کیجئے پھر بیحد تعریف کیجئے گا۔

ملنے کا پتہ:- آر۔ ایس لعل فارمیسی۔ ہولا گنج۔ کانپور

روزانہ ایک آنہ

آپ روزانہ ایک آنہ خرچ کرکے تھوڑے ہی عرصہ میں اپنی گئی گذری تندرستی واپس لانیکے لئے ہر قسم کی کمزوری کو رفع کرکے اعلیٰ درجہ کی طاقت و توانائی حاصل کرنیکے لئے جریان۔ احتلام۔ رقت منی۔ فساد خون ومنی کی خرابی وغیرہ امراض مخصوصہ سے نجات پانیکے لئے مقویات سرتاج عالم اننگ نگرہ گولیوں کا استعمال کریں۔ قیمت ۳۲ عدد گولیاں ۱۶ ایام کی خوراک ہیں صرف عہ۔ اسی طرح روزانہ صرف ایک آنہ ادا خرچ کرنے سے تھوڑے ہی عرصہ میں زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہے ۵ ڈبیاں ساتھ منگوانیسے صرف ۴ روپیہ للعہ محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار

طلا واجی کرن

ایسے مایوس اشخاص جو اپنی جوانی کو اپنے ہاتھوں سے بگاڑ کر کف افسوس مل رہے ہوں وجہ... اور بالکل نامرد بن گئے ہوں بہت سے طلاؤں میں پیسہ خرچ کرکے کچھ فائدہ نہ اٹھا سکے ہوں انکو چاہیئے کہ اس طلا کا استعمال کرکے صرف دو ہفتہ کے اندر دائمی صحت... قیمت فی شیشی نصف تولہ عہ علاوہ محصولڈاک۔

ویدشاستری منی شنکر گوبند جی۔ جام نگر

کانپور ایجنٹ ... حاصل کیجئے... علاوہ محصولڈاک

کانپور ایجنٹ

مسٹر عبدالکریم اینڈ سن سٹیشن روڈ کانپور

...ون لی لمی میں

آیوڈائزڈ سالسہ

کا استعمال کیجئے۔ اس نایاب دوا سے خراب خون کے سارے نقص جیسے جسم کی جلد کا پھٹنا۔ سر کے بال اڑ جانا۔ چکتے پڑنا۔ گانٹھ وگلٹی نکلنا۔ کمر و جوڑوں میں درد ہونا۔ پھوڑا پھنسی۔ رنگ کا میلاپن اور جسم کی کمزوری وغیرہ سارے نقص دور ہو جاتے ہیں۔ خون صاف کرنے کی تو واقعی یہ بے نظیر دوا ہے۔

قیمت فی شیشی عہ دو روپیہ چار آنہ ڈاک محصول ۸ آٹھ آنہ۔ تین شیشیوں کی قیمت ۶ چھ روپیہ نو آنہ۔ ڈاک محصول ۱۴ چودہ آنہ

کولاٹانک

یہ ایک ایسی ہی حیرت انگیز طاقت بخشنے والی دوا ہے۔ جس کو بچے۔ بڈھے۔ جوان۔ طالب علم۔ عورت و مرد ہر فصل وموسم میں یکساں طور پر استعمال کرکے فائدہ اٹھاتے ہیں اور اپنے کتنے ہی اوصاف کی وجہ سے یہ دوا سارے ہندوستان میں شہرت پا رہی ہے۔ پژمردہ دل وجسم کو تروتازہ بنانیوالی اپنے طریقے کی یہ عجیب ہی دوا ہے۔

قیمت فی شیشی ۱؎ ایک روپیہ دو آنہ۔ ڈاک محصول ۶ چھ آنہ۔ تین شیشیوں کی قیمت تین روپیہ چار آنہ ڈاک محصول ۸ آٹھ آنے۔

نوٹ — ہماری جملہ ادویات مندرجہ فہرست قیمت ہمارے ایجنٹ اور دوافروشوں کے یہاں دستیاب ہوتی ہیں۔ خریداری سے پہلے اپنے مقامی دوافروشوں سے دریافت کریں۔

ڈاکٹر ایس کے برمن (صیغہ نمبر ۷۵) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:- (کلکٹر گنج میں) چھوٹے لال اینڈ سنس
(نیا گنج میں) محمد حافظ محمد نعیم

جمال پرتو حق عزم ...
زبان پر بھی وہی ہو ...

REGD: NO. A
1424

صداقت

اِڈیٹر
خواجہ عبدالسلام
ہفتہ وار

جلد ۶ کان پور چہارشنبہ ۲- نومبر سنہ ۱۹۲۷ء مطابق ۶ جما...

ادبیات

گذشتہ ہفتہ جناب احسن سہمی صاحب کی جو غزل شائع ہوئی تھی اس کے دو مصرعوں میں غلطی ہو گئی ہے اس لئے وہ دونوں صحیح شعر ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ ناظرین صداقت دونوں شعروں کو درست فرما لیں

(اڈیٹر)

وہ مایوسی کا عالم وہ چمن سے آخری رخصت
نگاہیں رہ گئیں اٹھ اٹھ کے سوئے آشیاں میری
وہ گھبرائی ہوئی صورت وہ شرمائی ہوئی آنکھیں
نہ جانے اُسنے کیا کہہ آئی ہے جاکر فغاں میری

کاروائی اجلاس آل انڈیا کانگریس کمیٹی

کلکتہ ۲۹- اکتوبر- آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا اجلاس آج سہ پہر کو مسٹر سرنیواس آئنگر کی صدارت میں پھر شروع ہوا۔ حاضرین کی تعداد کم تھی۔

قربانی وذبیحہ گاؤ اور باجہ کی قراردادیں

اس کے بعد مسٹر جے۔ ایم سین گپتا نے حسب ذیل قرارداد پیش کی:-
"آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا یہ جلسہ ذبیحہ گاؤ اور باجہ کے مسائل کے" "کے متعلق مندرجہ ذیل قرارداد کو جو مخالف اور متضاد نقطہ ہائے" "خیال اور دعاوے کے بطور ایک مناسب تصفیہ کے ہے پسند و" "منظور کرتے ہوئے اراکین کانگریس کو اس امر کا مختار و مجاز کرتا ہے" "کہ ان طریقوں پر جو اس قرارداد میں ظاہر کر دیئے گئے ہیں ہندو اور" "مسلمانوں کے اندر پروپیگنڈا جاری رکھیں اور مجلس عاملہ سے خواہش" "کرتا ہے کہ وہ اس قسم کا پروپیگنڈا جاری رکھنے کی غرض سے ایک سب" "کمیٹی (مجلس ماتحت) مقرر کرے اور مزید برآں یہ بھی قرار دیتا ہے کہ یہ قرارداد"

آل انڈیا کانگریس کمیٹی اور کانگریس کے اجلاس میں "منعقد ہونگے بغرض توثیق پیش کی جائے":-

"ہندوستان کی کسی ملت کو اپنے مذہبی فرائض و واجبات اور" "مذہبی خیالات کا بار کسی دوسری ملت پر ڈالنے یا ڈالنے کی کوشش نہیں" "کرنی چاہیئے بلکہ امن اور اخلاق عامہ کے ماتحت بلا روک ٹوک اپنے" "مذہب کا اقبال اور عمل ہر ملت اور ہر فرد کو حاصل رہیگا"

"ہندوؤں کو اسکی آزادی ہوگی کہ وہ مساجد کے سامنے مذہبی یا معاشرتی" "اغراض کیلئے ہر وقت جلوس نکال سکیں اور باجہ بجا سکیں لیکن مساجد" "کے سامنے جلوسوں کا ٹھہرانا یا خاص مظاہرہ نہیں ہونا چاہیئے اور نہ ایسی" "مساجد کے سامنے جو گیت گائے جائیں یا باجہ بجایا جائے وہ اسطرح کا ہوگا کہ" "جو مسجد کے اندر عبادت کرنیوالوں کو اذیت پہونچانے یا اُنکی عبادت میں خاص" "طور سے خلل ڈالنے کا موجب ہو"

"مسلمانوں کو اسکی آزادی ہوگی کہ وہ قربانی کر سکیں یا موجودہ میونسپل" "قوانین کے ماتحت جو اغراض غذا کے واسطے جانوروں کے ذبیحہ کے متعلق" "ہوں کسی قصبہ یا گاؤں یا کسی ایسے مقام پر جو نہ شاہراہ عام ہو اور نہ کسی" "مندر کا قرب ہو اور نہ ایسی جگہ ہو جو ہندوؤں کی نظر کے سامنے ہو گایوں" "کو ذبح کر سکیں"

"گایوں کو ذبیحہ یا قربانی کے لئے نہ جلوس میں نکالنا چاہیئے اور نہ انکا" "مظاہرہ کرنا چاہیئے"

"جب کبھی اس کی شکایت کیجائے کہ اس قرارداد کی کسی شرط کی خلاف" "ورزی کی گئی ہے تو ان ثالثوں کے ذریعہ جن کو مجلس عاملہ نامزدگی کے" "ذریعہ یا عام ضوابط کے تحت میں مقرر کرے گی۔ اس شکایت کی تحقیقات" "کی جائیگی اور اس کا فیصلہ کیا جائیگا اور ان ثالثوں کا فیصلہ قطعی ہوگا"

"ہندوؤں کے اُن عمیق جذبات کا لحاظ کرتے ہوئے جو ذبیحہ گاؤ کے معاملہ" "میں مسلمانوں کی ملت سے آرزومندی کے ساتھ اپیل کیجاتی ہے کہ" "گائے کی قربانی یا ذبیحہ اس طریقہ پر کریں جس سے اس قصبہ یا گاؤں کے" "ہندوؤں کو کوئی اذیت نہ پہونچے"

مسٹر سین گپتا کی تقریر

مسٹر سین گپتا نے فرمایا کہ کانگریس ہندو مسلمانوں کے ان اختلافی و نزاعی مسائل کو گذشتہ دو سال سے طے کرنیکی کوشاں ہے۔ کانگریس نے فرقہ وارانہ مجالس کو پوری آزادی دے رکھی تھی کہ وہ دونوں ملتوں کے اندر صرف اختلافات پیدا کریں بلکہ ان ہی مجالس کو اسکی بھی اجازت دے رکھی تھی کہ وہ تصفیہ کی بھی کوشش کریں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ توقع کرنا کانگریس کی غلطی تھی

... کی قبولیت کی ... صاحب صدالت سے درخواست کر رہے ہیں کہ وہ ان مسائل جو اوارہ منظور ہو کر ... مستقل سی کمیٹی قائم کرے، اب ہمیں کام شروع کر دینا چاہیئے اور ... ملک کی قیادت کرنا چاہیئے کانگریس کے آئندہ اجلاس میں ابھی دو مہینے ہیں اس عرصہ میں ان قراردادوں کے مضمون سے عامۃ الناس کو واقف کرانا چاہیئے ہم ان قراردادوں کو منظور کر رہے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ دو مہینے کے پروپیگنڈے کے بعد اور یہ معلوم کر کے کہ لوگ کس طرح انکو قبول کرتے ہیں ہم مدراس کے اجلاس میں اگر ضرورت ہوئی تو انکی ترمیم کر سکیں گے۔ میں آپ سے جو چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ ان قراردادوں کے مضمون میں کچھ بہت زیادہ مداخلت نہ کریں اگر آپ ان میں بہت زیادہ تبدیلیاں کریں گے تو آپ صرف ان لوگوں کو موقع دیں گے جو اس بات کے منتظر بیٹھے ہیں کہ کس طرح وہ تصفیہ کی ان تمام کوششوں کو برباد کر دیں۔

مولانا محمد علی کی تائیدی تقریر

مولانا محمد علی صاحب نے اس تحریک کی تائید کی اور فرمایا کہ ہم اسباب اور وجوہ جو ان قراردادوں کے ترتیب دینے کے محرک ہوئے ہیں یہ ہیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہمیشہ کیلئے ان تمام مشتعل کرنیوالے اسباب کا خاتمہ ہو جائے جو فتنہ کا باعث ہوتے ہیں۔

مولانا نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہندو و مسلمانوں کے اندر اب ایک مقابلہ ہوگا لیکن وہ اس مقابلہ سے بہت زیادہ مختلف ہوگا جو اس وقت موجود ہے۔ آج تو مقابلہ اس کا ہے کہ کون ملت دوسری ملت کے ہاتھوں سے کیا چیز چھین جھپٹ کے ذریعہ سے لے سکتی ہے اور اپنے غلبہ کا مظاہرہ کر سکتی ہے۔ لیکن یہ قراردادیں ہندو اور مسلمانوں کو عملی طور سے اس امر کا چیلنج دینگی کہ کون ملت ان میں سے دوسری ملت کے محسوسات کا زیادہ لحاظ کرتی ہے اور زیادہ اخلاق سے پیش آتی ہے۔ اسی نئے مقابلہ کے قائم کرنے کے خیال سے ان قراردادوں کے پیش کرنیکی تحریک کیجاتی ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ مجھے توقع ہے کہ جب ایک مرتبہ ہندو اور مسلمان بلا لحاظ کسی دستور یا رسم کے ان پر آزادی کے ساتھ عامل ہوں گے تو ایک نئے دستور اور ایک نئے سلوک کی بنیاد پڑیگی۔ اور ایک ملت دوسری ملت کا تمام معاملات میں پاس و لحاظ رکھے گی تاکہ اس طرح اپنا تفوق اور برتری ظاہر کرے۔

... موصوف لکھتا ہے کہ:۔

(۱) ہم اور صاحب ...

... ون کی ملی میں ... اعتراض کو اپنی ... ذہن سے ٹالنے کی کوشش کی ہے

... جب ہے کہ اڈیٹر صاحب آزاد جو ایک تجربہ کار اخبار نویس سمجھے جاتے ہیں اصول اخبار نویسی پر اس انداز سے روشنی ڈالی ہے جس سے اسکے سوا اور کوئی نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا کہ شاید انھوں نے ابتک یہ بھی نہیں سمجھا کہ اخبار نویسی کیا شے ہے اور ایک اڈیٹر پر بحیثیت اخبار نویس کے کیا کیا فرائض عائد ہوتے ہیں۔

ہم کو تعجب ہوتا ہے کہ ہمارے مکرم اڈیٹر صاحب موصوف نے یہ کسطرح سمجھ لیا کہ ہر مراسلت کو اڈیٹر صداقت شائع کرنا ضروری سمجھتا ہے بلاشبہ یہ امر اصول صحافت کے خلاف ہے کہ ہر وہ مراسلت جو اڈیٹر کے خیالات وجذبات کے منافی ہو محض اسوجہ سے شائع نہ کیجاے کہ اڈیٹر اسکے خلاف جذبات رکھتا ہے اور اگر ایسا کوئی اڈیٹر کرتا ہے تو وہ اصول اخبار نویسی کی خلاف ورزی کرتا ہے اور اگر وہ اڈیٹر اس طریقہ کو حق بجانب سمجھتا ہے تو ہم کو اسکے کہنے میں ذرا بھی دریغ نہیں کہ وہ اصول فن اخبار نویسی سے مطلقاً نابلد ہے۔ لیکن صداقت کے متعلق بلادلیل یہ راے قائم کر کے عوام کے سامنے پیش کرنا بھی اصول صحافت وتہذیب کے خلاف ہے اڈیٹر صاحب موصوف کا فرض تھا کہ وہ اپنے دعوی کو دلائل وبراہین سے مضبوط بناتے ہم کو اسکے کہنے میں بھی ذرا دریغ نہیں کہ ہمعصر موصوف نے ۲ پر کالم اسی قسم کے فضولیات اور لغویات سے بھر دیے ہیں۔

بہرحال ہمارے لیے ان لغویات کا جواب دینا ضروری ہے کیونکہ ہمعصر موصوف نے اپنے کو تجربہ کار اور بااصول اخبار نویس بزعم خود سمجھتے ہوے لغو سے لغویات کہنے میں بھی دریغ نہیں کیا جس کی مثالیں ناظرین ذیل میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

"ہم نے گذشتہ نوٹ میں ہمعصر موصوف کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوے عرض کیا تھا کہ ہمعصر موصوف نے یہ راے کس طرح قائم کی

... صا میں لکھے ہیں وہ چند ... قسم کے خیالات انجمن اتحاد ... بلا کسی خاص دلیل کے ... اظہار کرنا کہاں کی اصول اخبار ... تھا کہ ایڈیٹر صاحب آزاد ... انجمن اتحاد میں ایک مسودہ ... ہمدم لکھنو، و صداقت کانپور ... غلط فہمی پیدا کرنے والے ہیں ... مضمون پڑھکر یہ موہوم استدلال کیا ... کا بھی ہے اور باصرار صداقت ... نے اس کو تسلیم نہیں کیا اور ... نے قلمزد فرما دیا۔"

... کا سفید جھوٹ ملاحظہ فرمایئے ... مسودہ پیش کرنیکے متعلق آپ صداقت ... بہتان عظیم قرار دیتے ہیں اور یہ فرماتے ... کی اجازت سے وہ اپنا اطمینان روئداد ..."

... ہوں اور ہمعصر موصوف کی اس سادگی پر بے ساختہ ہنسی ... ہوں ... معصومانہ طریقہ سے اپنی بریت کا حیلہ تلاش ... کریں۔

... علاوہ ہمعصر موصوف سے یہ باادب عرض کرینگے کہ صداقت کا ... ہرگز یہ نہ تھا کہ اس رزولیوشن کے مرتب کرنے والے جناب ہیں اڈیٹر صداقت کو بھی اس کا علم ہے کہ مسودہ کے کاتب! مرتب ایک دوسرے بزرگ ہیں۔

صداقت کا اعتراض تو یہ ہے کہ آپنے مسودہ کو مجلس کے سامنے پیش کیا (یعنی پڑھا) اور ہمدم کے مضمون پڑھنے کے بعد جب آپ سے صداقت کا مضمون پڑھنے کو کہا گیا تو آپنے صداقت کے مضمون کو بھی ایسا ہی تبلایا اور جب باصرار آپ سے صداقت کا مضمون پڑھوایا گیا تو اس کے بعد آپکی راے سے کسی ممبر نے اتفاق نہیں کیا (حتی کہ جن بزرگ نے مسودہ لکھا ہے انھوں نے بھی آپ کی راے یا اپنے مسودہ کی تائید میں کچھ نہیں فرمایا)

ہم کیا پھر اپنے مکرم اڈیٹر صاحب آزاد سے یہ سوال کر سکتے ہیں کہ کیا واقعی آپ نے مسودہ نہیں پڑھا؟ اور کیا یہ نہیں فرمایا کہ صداقت کا مضمون بھی ہمدم کا ایسا ہے؟ اور باصرار صداقت کا مضمون پڑھنے کے بعد آپکی اس راے سے کسی رکن مجلس نے اتفاق نہیں کیا اور ایک معزز ہندو رکن نے اس مسودہ سے صداقت کا نام قلمزد فرما دیا؟ اور کیا اس واقعہ کی تکذیب آپ کسی رکن مجلس اتحاد سے کرا سکتے ہیں؟ اور اگر نہیں تو پھر فرمایے کہ ایک سفید جھوٹ اور بہتان عظیم کے مرتکب آپ ہیں یا اڈیٹر صداقت؟

کیا ہمعصر موصوف نے اس کو محسوس کیا کہ اس کی یہ ابلہ فریبی اخباری دنیا کے لیے کسقدر شرمناک ہے؟

ہمعصر آزاد ہمعصر پرتاب کے متعلق فرماتے ہیں کہ:۔

"اڈیٹر صداقت ہمعصر پرتاب کے ایک نوٹ کی شکایت کرتے ہیں اور یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ اس کے نوٹ کے مقابلہ میں پرتاب کی نکتہ چینی زیادہ سخت تھی لیکن اس سے صداقت کی بریت نہیں ہوسکتی۔"

ہم کو بھی ہمعصر موصوف کی اس راے سے اتفاق کلی ہے کہ کوئی مجرم یہ کہہ کر بریت حاصل نہیں کر سکتا کہ فلاں شخص نے ہم سے زیادہ جرم کیا ہے مگر اسی کے ساتھ ہمعصر موصوف کو یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ ایک ہی قسم کے افعال کے مرتکب ہونے سے ایک مجرم اور دوسرا بے گناہ نہیں ہوسکتا اسی وجہ سے ہمکو ہمعصر موصوف کے اس فرقہ وارانہ تادیب پر ماتم

کرنا پڑتا ہے کہ ایک مسلم اخبار تو مجرم ہے اور اس کی تنقید کو ضد اور ناخوشی پر مبنی ٹھرایا جاے اور ایک ہندو اخبار کو بالکل نظرانداز کر دیا جاے۔

جب انجمن اتحاد کے سکریٹری صاحب کے خیالات فرقہ وارانہ جذبات سے اسقدر متاثر ہیں تو پھر انجمن اور انجمن کے اراکین کا خدا ہی حافظ ہے حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ:۔

"دوش از مسجد سوے میخانہ آمد پیر ما"
"چیست یاران طریقت بعد ازین تدبیر ما"

ہمعصر ایڈیٹر صاحب موصوف کا یہ فرمانا کہ "اس نے پرتاب کا نوٹ ابھی تک نہیں پڑھا بلکہ مولانا حسرت موہانی سے اس کا سرسری ذکر سنا تھا"

کسی انجمن کے عہدہ دار کا (جو کہ اپنے کو انجمن کیلیے خدائی فوجدار بھی سمجھتا ہو) انجمن کے کسی معاملہ کے متعلق اظہار ناواقفیت قابل افسوس ہے کیونکہ اس کے فرائض میں داخل ہے کہ وہ اُن تمام معاملات کی واقفیت تام رکھے اور اسکی معلومات کے ذرایع بہم پہونچاتا رہے جو انجمن سے متعلق ہوں۔ اس اقرار کے بعد کہ مولانا حسرت سے سرسری ذکر سنا تھا پھر بھی اس سے لاعلمی کا اظہار کرنا اس سے زیادہ اپنے فرائض سے غفلت کا اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے اگر ہماری یاد غلطی نہیں کرتی تو غالباً مولانا حسرت موہانی نے ۲۶ ستمبر ہی کے انجمن اتحاد کے جلسہ میں پرتاب کی تنقید کا ذکر فرمایا تھا جس کے متعلق ہمارے لائق سکریٹری صاحب انجمن اتحاد (اڈیٹر صاحب آزاد) فرماتے ہیں کہ اس کا سرسری ذکر مولانا حسرت موہانی سے سنا تھا"

کیا ہمارے تجربہ کار اڈیٹر صاحب موصوف کا یہ فرض نہ تھا کہ وہ ۱۳ اکتوبر کے آزاد میں صداقت کے خلاف نوٹ لکھنے سے پیشتر اس کی تلاش کر لیتے کہ کوئی دوسرا ملزم اور تو نہیں ہے یا ہمعصر موصوف کے نزدیک صرف مسلمانوں ہی کا جرم قابل گرفت ہے اور ہندو حضرات اس سے مستثنی ہیں۔!

اگر اسی اخبار نویسی کے معنی بااصول اخبار نویسی اور تجربہ کاری ہے تو یہ اصول اخبار نویسی اور تجربہ کاری ہمارے معزز ہمعصر موصوف ہی کو مبارک رہے اور خداے تعالی صداقت کو اس سے ہمیشہ دور ہی رکھے

ہمعصر موصوف کا یہ کہنا کسقدر مغالطہ خیز ہے کہ

"پرتاب کا ذکر نظرانداز کرنے کا الزام ایسا ہی غلط ہے جیسا کہ صداقت کا نام کسی مسودہ میں رکھنے کا اتہام جھوٹا ہے۔"

صداقت نے ہرگز یہ نہیں کہا کہ ہمعصر آزاد نے صداقت کا نام کسی مسودہ میں رکھا بلکہ صداقت کا اعتراض یہ ہے کہ ہمعصر آزاد کے اڈیٹر صاحب نے انجمن اتحاد میں ایک مسودہ (بحیثیت سکریٹری) پیش کرتے ہوے صداقت کے مضمون کو خواہ مخواہ ہمدم کے مضمون کے مثل بتایا لیکن ہمعصر آزاد کے اڈیٹر صاحب کی اس راے سے کسی نے اتفاق نہیں کیا۔

ہمعصر پرتاب کے نظرانداز کرنے کے الزام کو جھوٹ بتانا بھی اڈیٹر صاحب آزاد ہی کا کام ہے اور ہم اس جسارت کی داد دیتے ہیں۔

نواب صاحب چھتاری ہوم ممبر کی تشریف آوری کے سلسلہ میں اڈیٹر صداقت کی ملاقات کا وقت جو سرکٹ ہاوس میں مقرر ہوا تھا اس کے تقریباً آدھے گھنٹہ کے بعد انجمن اتحاد کے ارکان کو ہوم ممبر صاحب مخاطب کرنے والے تھے اور اس جلسہ میں چونکہ غیر ممبران بھی شریک ہونے والے تھے اسلیے اڈیٹر صداقت نے استفسار کرنے کے بعد خود بھی اس جلسہ کی شرکت کی غرض سے مزید ٹھرجانا ضروری سمجھا۔

اڈیٹر صداقت کو اس کا مطلقاً خیال بھی نہ تھا کہ چونکہ ایک

پرائیویٹ جلسہ مین انجمن اتحاد کے یہ شریک نہ ہوسکا مطالعہ اس انجمن کو بائیکاٹ کردیا جائے مگر ہمارا تنگ دل ہمعصر آزاد اس موقع پر ایڈیٹر صداقت کو اس کا طعنہ دیتا ہے کہ دیکھیے اڈیٹر صداقت پھر انجمن اتحاد کے جلسہ مین شریک ہوا۔

ہمعصر موصوف کا خیالی نقطہ نظر شاید یہ ہے کہ اگر کسی پرائیویٹ جلسہ مین کسی انجمن کے کوئی نامہ نگار شریک نہ ہوسکے تو اسکو ہمیشہ کیلیے اس انجمن کو بائیکاٹ کردینا چاہیے۔ یہ خیال اول درجہ کی کوتاہ نظری اور تنگ دلی پر منحصر ہے۔

ممکن ہے کہ اڈیٹر صاحب آزاد اس قسم کے خیالات اپنے دل مین رکھتے ہون مگر خدا کا شکر ہے کہ اڈیٹر صداقت ان رکیک خیالات سے بالاتر ہے۔

ہمعصر موصوف کا یہ کہنا کہ صداقت کے قریب قریب ہر نمبر مین انجمن اتحاد کے خلاف کوئی نہ کوئی نوٹ شائع ہوتا رہا" اور اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ اڈیٹر صداقت پر جلسہ انجمن اتحاد مین شریک نہ ہونیکا ضرور "خاص اثر" ہے حد درجہ کی مغالطہ خیز اور گمراہ کن رائے ہے ہمین اعتراف ہے کہ صداقت کے اکثر نمبرون مین انجمن اتحاد کے متعلق مضامین شائع ہوے ہین مگر سچ یہ ہے کہ انمین مخالفت کی کوئی خاص اسپرٹ موجود نہ تھی بلکہ اصلی واقعات کو مصلحانہ انداز مین پبلک کے سامنے پیش کردیا گیا تھا اور یہی ایک وسیع النظر اڈیٹر کا فرض ہے۔

ہمعصر آزاد نے حافظ محمد ہاشم صاحب کے استعفیٰ کے شائع ہونیکے متعلق اڈیٹر صداقت پر طرح طرح کے الزام عائد کیے ہین اور پریس کے اصول بھی بیان فرمائے ہین۔

ہمعصر موصوف کا یہ کہنا کہ استعفا واپس ہو چکنے کے بعد چھاپ دیا گیا اول درجہ کا جھوٹ اور بہتان عظیم ہے ہمکو تعجب ہوتا ہے کہ اس قدر عظیم الشان غلط بیانی کی ہمعصر موصوف کو کیسے جرأت ہوئی اور اس صاف اور صریح جھوٹ پر جس قدر بھی ماتم کیا جائے وہ کم ہے آزاد و صداقت کے دست و گریبان ہونے کا تماشہ دیکھکر حافظ محمد ہاشم صاحب نے ایک مراسلت ہم کو بغرض اشاعت بھیجی ہے اس کا ایک حصہ استعفیٰ کے متعلق ہے اس لیے ہم ذیل مین اس مراسلت کا اقتباس درج کرتے ہین کہ:۔

"۳ر اکتوبر کو مین نے یونٹی بورڈ سے استعفیٰ دیا اور"
"اسے بغرض اشاعت آپ کے پاس بھیجا یا دوسرے دن آپ نے"
"مجھ سے اس کی اشاعت کی بابت دریافت کیا اور مین نے"
"آپ سے اشاعت کیلیے تاکید کی۔ مجھ سے آپ نے پوچھا کہ"
"کہ آپ استعفیٰ واپس لے چکے ہین مین نے کہا نہین۔"

اب کیا ہمارے مکرم اڈیٹر صاحب آزاد اپنے اس سفید جھوٹ اور بہتان عظیم پر نادم ہونگے یا نہین ؟ اور کیا وہ اس کو محسوس کرینگے کہ انکے اس طرز عمل کی بدولت اس معزز اخبار نویسی کے پیشہ کو کسقدر نقصانات عظیم پہونچ رہے ہے ؟

ہمعصر موصوف کی اس راے سے ہم کو کلیتاً اتفاق ہے کہ "پریس کا وجود رفاہ عام کے واسطے ہوتا ہے نہ کہ کسی خاص شخص" "کی اہمیت قائم و برقرار رکھنے کیلیے اس کا کام پبلک جماعتون کو" "امداد دینا ہے نہ کہ انکے متعلق غلط فہمیان پھیلانا۔"

بفضلہٖ صداقت ہمیشہ سے اس اصول پر کاربند ہے اور وہ کبھی کسی اصول اور جماعتی فلاح کے مقابلہ مین کسی شخص واحد کی پرواہ نہین کرتا اور اکثر اس سخت اصول کی پابندی کی وجہ سے صداقت کے نہایت قدیم عنایت فرما حضرات کو صداقت سے شکایت کا موقعہ ہو چلا ہے اگر صداقت اس کی پرواہ نہ کرتے ہوے اپنے اصول کو ہاتھ سے نہین جانے دیا۔

چنانچہ اس موقع پر بھی اسی وجہ سے صداقت سے [illegible] انکے فرمانے کی تعمیل نہین کی [illegible] وتدقیق اشاعت استعفا [illegible] اگرچہ ہم کو اس کا افسوس [illegible] صاحب آزاد ہم سے ناخوش [illegible] مسرت بھی حاصل ہے کہ اڈیٹر [illegible] اپنی اصول پرستی کو ہاتھ سے جا[illegible] اور اڈیٹر صداقت کے لیے اس [illegible] کہ اس کا ضمیر اس سے مطمئن ہے

ہمعصر موصوف کا یہ فرمانا کہ "اس [illegible] نقصان نہین پہونچ سکتا تھا لیکن [illegible] خلاف بدظنی پھیل سکتی تھی۔"

صداقت ہمیشہ سے اس اصول کا سختی [illegible] مضامین شائع کیے جائین جو قوم و ملک کیلیے [illegible] اس موقع پر بھی اس نے اپنے اصول کی پابندی کی [illegible] مناسب سمجھی کیونکہ اس کے نزدیک ایک ایسی انجمن [illegible] اختلافات کا وجود مناسب نہین جو استعفا کے مطالعہ [illegible] کے ممبرون مین نظر آتے ہین چنانچہ صداقت کی غرض ا[illegible] نظر سے تھی نہ کہ معاندانہ نقطہ خیال سے۔

استعفا مذکور کے مضمون اور ہمعصر پرتاب کے نوٹ [illegible] ہوتا تھا کہ لیڈران نے اپنی اپنی ملتون کی بیجا طرفداری کرنا شروع کردی تھی اگرچہ شہر کی حالت بد سے بدتر ہو رہی تھی مگر انجمن اتحاد کی طرف سے اس امر کا اظہار کیا جاتا تھا کہ انجمن کے ممبرون مین کوئی اختلاف نہین اور انجمن کی کوشش سے شہری باہمی اختلافات بھی مٹتے جاتے ہین چنانچہ ۵ر اکتوبر کے صداقت مین جسمین کہ حافظ محمد ہاشم صاحب کا استعفیٰ شائع ہوا ہے "انجمن اتحاد کانپور کی طرف سے اطلاع عام" کے عنوان سے سکریٹری صاحب انجمن اتحاد نے ایک مطبوعہ اطلاع شائع کرائی تھی اور جسمین اسکی تردید کی گئی تھی کہ انجمن کے ممبرون مین اختلافات پیدا ہوگئے ہین۔

بھلا اس قسم کے صاف اور صریح جھوٹ سے پبلک کو کیا فوائد پہونچ سکتے ہین دران حالیکہ شہر کی پرامن فضا باہمی کشمکش کی وجہ سے مکدر ہو رہی تھی۔

اس لیے صداقت کا یہ اولین فرض تھا کہ اس قسم کے صریح جھوٹ اور دروغ بافی کا انکشاف کرکے پبلک کو یہ بتاے کہ یہ لیڈران جو اتحاد کا علم لیکر اٹھے ہین دراصل حقیقی معنون مین اتحاد نہین پیدا کرسکتے بلکہ اتحاد کے پردے مین انکو اپنی نام و نمود کی زیادہ فکر ہے چنانچہ انہین خیالات کو مدنظر رکھکر صداقت نے انجمن کے متعلق نوٹ شائع کیے جن کو ہمعصر آزاد معاندانہ روش سے تعبیر کرتا ہے۔

ہمعصر موصوف کا اس سے انکار کرنا کہ اڈیٹر صداقت نے حافظ محمد ہاشم صاحب کے استعفا کا ذکر آنے پر ہمعصر موصوف سے یہ کہا تھا کہ "قبل اشاعت یہ بات پرائیویٹ ہے" اور اس پرائیویٹ کو بے موقع اور بے محل بتلایا ہے۔

ہمعصر موصوف کی یہ نرالی منطق بھی قابل داد ہے کہ "نہ معلوم جو چیز دو ایک روز مین چھپنے جارہی ہو وہ کس طرح پرائیویٹ سمجھی جاسکتی ہے"

کیا اشاعت سے پہلے کسی معاملہ کا پرائیویٹ ہونا ممکن ہے ممکن ہے کہ آج جو بات دلون مین چھپائی جاتی ہو وہ کل شہر مین افسانہ بن جاے اس صورت مین کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ افسانہ بننے والی بات کو چھپانا فضول ہے رہین سے اڈیٹر صداقت کے فرائض پر بھی روشنی پڑتی ہے

اڈیٹر صاحب موصوف کا اس سلسلے مین اس گوارہ منظور ہوکر [illegible] آیا حد درجہ قابل افسوس اور قابل شرم ہے۔

اڈیٹر صاحب موصوف انکار کرتے تو انکار کر گئے مگر ضمیر کی ملامت کی وجہ سے موقع اور محل کی تلاش کی آڑ لینی پڑی اور پھر کس سادگی اور معصومیت کے ساتھ یہ ارشاد ہوتا ہے کہ مضمون استعفا کس طرح پرائیویٹ ہوسکتا ہے مین سکریٹری ہونے کی حیثیت سے تو پہلے ہی سے واقف تھا اسلیے لفظ پرائیویٹ بے موقع اور بے محل بھی تھا

ہم اپنے تجربہ کار اور لائق اڈیٹر صاحب آزاد سے بہ ادب عرض کرینگے کہ جناب والا مضمون استعفا پرائیویٹ نہ تھا بلکہ پرائیویٹ یہ تھا کہ اس کی اشاعت صداقت مین ہو رہی ہے۔

اب فرمایے کہ لفظ پرائیویٹ با موقع اور با محل تھا یا نہین ؟

اور اگر اڈیٹر صداقت سلسلہ گفتگو مین یہ نہ کہتا کہ استعفا صداقت مین شائع ہو رہا ہے تو کیا جناب کو اشاعت سے قبل خبر ہوسکتی تھی ؟ اور اگر آپ کو اشاعت سے قبل خبر نہین ہوسکتی تھی تو پھر یہ بات پرائیویٹ تھی یا نہین ؟ اب کیا جناب والا کو علم ہوا کہ اس پرائیویٹ خبر سے آپنے باخبر ہوکر استعفا کی واپسی اور شائع نہ ہونیکی کوشش فرمائی ؟

کیا ہم اپنے معزز ہمعصر موصوف سے یہ دریافت کرسکتے ہین کہ یہ فعل اصول اخبار نویسی، باہمی رواداری اور اخلاق کے منافی نہین اور کیا ہمعصر موصوف نے اپنے اس طرز عمل کی بدولت اس معزز پیشہ اخبار نویسی کو صدمہ عظیم نہین پہونچایا۔

اڈیٹر صاحب آزاد کا یہ فرمانا کہ اڈیٹر صداقت نے یہ کیون کہا کہ استعفا کو شائع کرنا میرے امکان سے باہر ہے اور انکے متعلق ہمعصر موصوف سوال کرتے ہوے یہ دریافت کرتے ہین کہ کیا یہ کوئی اشتہار ہے"

ہمعصر موصوف نے مجبوری اور اشتہار کا کیا خوب جوڑ ملایا ہے" جناب اڈیٹر صاحب موصوف ملاحظہ فرمایے۔ ایک طرف تو اس استعفا کی اشاعت کی اسلیے ضرورت تھی کہ انجمن اتحاد کے ممبرون کا

ہمارے مکرم اڈیٹر صاحب آزاد نے مضمون کے آخر میں مندرجہ ذیل مصرعہ درج فرمایا ہے کہ

"کہ تفو بر تو اے چرخ گردان تفو"

اس کے متعلق ہم صرف اس قدر عرض کرینگے کہ

"آسمان کا تھوکا منہ پر آتا ہے"

اڈیٹر صاحب آزاد خود غور فرمائیں کہ انکی یہ عبارت کہان تک کامیاب ہوئی۔

مراسلت

جناب اڈیٹر صاحب "صداقت" تسلیم

مجھے افسوس ہے کہ آزاد اخبار مین اور آپکے اخبار مین (صداقت) میرے استعفا کی وجہ سے فضول چپقلش پیدا ہوگئی مین تو اپنے استعفی کو بے ضرر سمجھتا رہا اگر مجھے یہ علم نہ تھا کہ دو معزز اخبار میرے استعفا پر دست و گریبان ہون گے۔

۳ اکتوبر ۱۹۲۷ء کو مین نے یونین بورڈ سے استعفا دیا اور اسے بغرض اشاعت آپکے پاس بھیجا دوسرے دن آپنے مجھ سے اسکی اشاعت کی بابت دریافت کیا اور مین نے آپ سے اشاعت کیلئے تاکید کی۔

مجھ سے آپ نے پوچھا کہ آپ استعفا واپس لے چکے ہین مین نے کہا نہیں۔"

بعد مین رات کو منشی دیا نراین نگم صاحب اور بابو جوالا پرشاد صاحب سے ملاقات ہوئی انکے اصرار پر مین واپسی استعفی پر راضی ہو گیا۔

صورت حال یہ ہے۔ والسلام۔ کمترین محمد ہاشم۔ ۳۱ اکتوبر ۱۹۲۷ء

...ہ واپسی استعفا"
...جو مضمون میرے"
...کے البرید مین"
...ت ایک لفظ "ہندو"
اصل عبارت یون ہے"
...ہندو مسلمانون مین"
...آیا......"

...غلط فہمی سے اس خط کی صداقت
...ہین کہ اڈیٹر صاحب البرید کا اصلی
...اپنا ہمخواہ اراکین انجمن اتحاد کے
...کو دین۔

...پر کامل اطمینان ہے وہ صحیح لکھا اور
...کو اپنے ضمیر پر اطمینان نہ ہو وہ بھی کوئی
...خوفناک انسان کیا کوئی ہو سکتا ہے؟
...کے متعلق "چھوٹا منہ بڑی بات" کا فقرہ
...غریب کیا کرے زمانہ ہی ایسا لگا ہے
...انکا ضمیر انکا ساتھ نہیں دیتا مجبوراً
"بڑی بات" کہنے کا موقع ملتا ہے۔

...تو بجائے چھوٹون کے بڑون سے ہونی چاہیے اور در اصل
...زیادہ قابل گرفت ہین جن کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے
..."چھوٹی بات"

آخر مین ہم کیا اپنے معصر آزاد سے یہ دریافت کر سکتے ہین
کہ اصول اخبار نویسی، باہمی رواداری اور اخلاق کے منافی "صداقت"
ثابت ہوا یا "آزاد"؟

روزانہ ایک آنہ

آپ روزانہ ایک آنہ خرچ کرکے تھوڑے ہی عرصہ میں اپنی گئی گذری تندرستی واپس لانیکے لئے ہر قسم کی کمزوری کو رفع کرکے اعلی درجہ کی طاقت و توانائی حاصل کرنیکے لئے جریان۔ احتلام۔ رقت منی۔ فساد خون و منی کی خرابی وغیرہ امراض مخصوصہ سے نجات پانیکے لئے مقویات سراج عالم آتشک نگو گولیوں کا استعمال کریں۔ قیمت ۳۲ عدد گولیاں ۱۶ ایام کی خوراک ہیں صرف عہ۔ اسی طرح روزانہ صرف ایک آنہ ار خرچ کرنے سے تھوڑے ہی عرصہ میں زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہے ۵ ڈبیاں ساتھ منگوانیسے صرف ۴ روپیہ للعہ محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار

طلاء واجی کرن

ایسے مایوس اشخاص جو اپنی جوانی کو اپنے ہاتھوں سے بگاڑ کر کف افسوس مل رہے ہوں اور بالکل نامرد بن گئے ہوں بہت سے طلاؤں میں بیسیوں خرچ کرکے بھی فائدہ نہ اٹھایا ہو انکو چاہیئے کہ اس طلاء کا استعمال کرکے صرف دو ہفتہ کے اندر دائمی صحت ... قیمت فی شیشی نصف تولہ عہ علاوہ محصولڈاک۔

ویدشاستری منی شنکر گووند جی۔ جام نگر

کانپور ایجنٹ ...

...موصوف لکھتا ہے کہ:-

(۱) حج اور حاجیون سے متعلق ...

...ہاشم صاحب کی تحریر اس طرح تھی ...

مین اس نتیجہ پر پہونچا کہ ابھی تک مسلمانون مین حقیقی و دائمی صلح کا وقت نہین آیا"

چونکہ یہ مضمون انجمن اتحاد کے متعلق تھا اور انجمن اتحاد ہندو مسلم کشمکش کی اصلاح کیلئے قائم ہوئی ہے ایسلئے اس سے اور سیاق عبارت سے بھی یہ اندازہ ہوسکتا ہے کہ لفظ "ہندو" بیان رہگیا ہے چنانچہ اڈیٹر صداقت کو اس پر توجہ ہوئی اور بعد تحقیق لفظ ہندو براکٹ مین لکھدیا گیا۔

اس لفظ ہندو کے اضافہ پر ہمارے خالی الذہن اڈیٹر صاحب آزاد نے خوب خوب جودت طبع کے جوہر دکھاے اور سخت سے سخت الفاظ جو وہ اڈیٹر صداقت کے متعلق تحریر کر سکتے تھے وہ استعمال کیے۔

حالانکہ اڈیٹر صاحب آزاد کا یہ فرض تھا کہ وہ خود سیاق عبارت سے اسکو محسوس کر لیتے کہ یہ لفظ "ہندو" کاتب کی غلطی سے بیان رہگیا ہے اور اگر اس پر بھی انکو اطمینان نہ ہوتا تو حافظ محمد ہاشم صاحب یا اڈیٹر صاحب البرید کے بیان سے تحقیق کر لیتے کہ اصل مسودہ مین لفظ "ہندو" ہے یا نہیں اور اسکے بعد قلم اٹھاتے مگر معصر موصوف کو تحقیق و تدقیق سے کیا واسطہ انھیں تو جا و بیجا طریقہ سے غریب اڈیٹر صداقت کو صلواتین سنانے مین مزہ آتا ہے۔

ہم کو نہایت افسوس کے ساتھ یہ عرض کرنا پڑتا ہے کہ معصر آزاد نے لفظ ہندو" کے سلسلہ مین قریب پون کالم کے رنگ کر جو جھوٹی خوشی حاصل کی ہے وہ حد درجہ افسوس ناک اور قابل شرم ہے۔

اگر اڈیٹر صاحب آزاد بلا لفظ "ہندو" ہی کے واپسی استعفی کا مضمون رکھین تو بھی معصر موصوف کا مقصد حاصل نہین ہو سکتا اور صداقت کے نوٹ کی تکذیب نہین ہوسکتی کیونکہ اختلافات ظاہر ہے۔

بہرحال ہم اڈیٹر صاحب آزاد کی دلچسپی کیلئے اڈیٹر صاحب البرید کے خط کا اقتباس ذیل مین درج کرتے ہین جو کہ موجودہ بحث پر روشنی ڈالتا ...

ملیریا یعنی موسمی بخار شروع ہو گیا



اس کیواسطے ہر شخص کو تیاری رکھنی چاہیے تاکہ اول تو یہ حملہ ہی نہ کرے۔ اگر کرے تو فوراً دور ہو جاوے۔ یہ موذی مرض انسان کو بالکل ناکارہ کر دیتا ہے۔ ایک ہی بخار کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے طاقت کھینچ لی ہے۔ اس سے تلی وغیرہ بڑھکر تمام شکل بیہودہ سی ہو جاتی ہے افسوس یہ ہے کہ ہمارے ملک کے لوگوں نے ابھی یہ بھی نہیں سمجھا ہے کہ ملیریا کیا ہے۔ کیوں اور کیسے پیدا ہوتا ہے کن کن صورتوں میں پیدا ہو سکتا ہے کس طرح یہ ایک انسان سے یا آبادی سے بھی دور کیا جا سکتا ہے علاج کیسے ہونا چاہیے ان تمام باتوں کا مفصل ذکر رسالہ ملیریا میں ہے جو کہ بقیمت ۵۰ مندرجہ ذیل پتے سے مل سکتا ہے۔ اور رفاہ عام کے واسطے انہی باتوں کا خلاصہ ایک چھوٹا سا رسالہ "ملیریا موسمی بخار" خود بھی لکھا ہے جو طلب کرنے پر مفت بھیجا جاتا ہے ☙

کوی نود ویدبھوشن پنڈت ٹھاکردت شرما وید موجد امرت دھارا مصنف کتب طبی ایڈیٹر دیش اپکارک نے ملیریا کے واسطے ایک اکسیر دوائی

عرق بخار

بھی تیار کی ہے جسکی تین دن میں آٹھ خوراک کھانے سے ۹۹ فیصدی حالتوں میں ملیریا کا بخار دور ہو جاتا ہے چاہے متواتر چاہے روزمرہ آنے والا ہو یا دن بیچ دو بار آنے والا یا تیسرے یا چوتھے ہو۔ اگر ملیریا کے دنوں میں آدھی یا ایک خوراک روزانہ پی جاوے تو ملیریا نہیں ہوتا ہے بعض حکیم اس کی سو سو شیشیاں اکٹھی منگوا کر اپنے مریضوں پر برتتے ہیں جہاں جہاں ملیریا کا خطرہ ہے اس دوائی کو منگوا کر ضرور گھر میں رکھو تاکہ وقت پر کام آوے۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنہ ۸

ایک رائے قریب پچاس کو آرام ہو گیا ہے

... ان سے قریب پچاس آدمیوں کو آرام ہو گیا ...

... (آپ کا داس ... لعل ...)

امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

ہندوستان

مسلم ایجوکیشنل کانفرنس صوبجات متحدہ کا دوسرا اجلاس

فرخ آباد ۲۶ اکتوبر۔ پراونشیل مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا دوسرا اجلاس ۲۳ اکتوبر کو صبح کے ۹ بجے زیر صدارت خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا ممبر کونسل صوبہ، کانپور منعقد ہوا جسمیں متعدد اہم رزولیوشن متعلقہ ابتدائی تعلیم زیر تجویز آئے گورنمنٹ سے درخواست کیگئی کہ وہ ڈوہرل کمیٹی کی رپورٹ کے انتظار مین مسلمانون کی ابتدائی تعلیم کی ترقی کو کھٹائی مین نہ ڈالے کمیٹی مذکور کی رپورٹ جلد شائع ہونی چاہیے ڈسٹرکٹ بورڈون کو چاہیے کہ جس طرح وہ ہندو پاٹشالاؤن کو امداد دیتے ہین اسیطرح مسلم مکاتب کو بھی مالی امداد دین گورنمنٹ سے درخواست کیجائے کہ جب موجودہ انتظامات پر نظرثانی ہو تو مسلمانون کی ابتدائی تعلیم کیلیے خاص طور پر گرانٹ دے اور گورنمنٹ سے عرض کیاجائے کہ وہ میونسپل بورڈون کو ہدایت کرے کہ وہ حدود میونسپلٹی مین اسپیشل مسلم پرائمری ایجوکیشن مسلم اسکیم کا اجرا کردین اسیطرح جیسے کہ ڈسٹرکٹ بورڈون نے کیا ہے۔

اس نشست کی کارروائی ایک اڈریس کے بعد ختم ہوئی جسکا موضوع جبریہ تعلیم کی خوبیان اور انجمن ہاے امداد باہمی کے محاسن" تھا اڈریس پنڈت ہررام جوشی صاحب انسپکٹر کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ نے ارشاد فرمایا تھا۔ سہ پہر کی نشست ۳ بجے شروع ہوئی اور صرف چند رزولیوشن پر بحث ہوئی خان بہادر مولوی فصیح الدین صاحب ممبر کونسل نے ایک رزولیوشن پیش کیا کہ ورناکلر مدارس کے نصاب مین دینیات داخل کیجائے دوسرا رزولیوشن خان بہادر بشیر الدین صاحب نے اس مطلب کا پیش کیا کہ انگلو ورناکلر مدارس مین دینی تعلیم اسکول کے گھنٹون مین دیجائے اور اسی لحاظ سے ضابطہ مین ترمیم کردیجائے یہ دونون رزولیوشن بہت کچھ ردوقدح کے بعد پاس ہوئے عین اُس وقت جبکہ یہ گرما گرم بحث ہورہی تھی مسٹر جے الیف سیل صاحب کلکٹر فرخ آباد نے قدم رنجہ فرماکر کانفرنس کی عزت افزائی فرمائی مولوی محمد ایوب صدیقی سکریٹری مجلس استقبالیہ نے مسٹر موصوف کا خیر مقدم کرنے کے بعد حاضرین سے تعارف کرایا اور اعلان کیا کہ کانفرنس ہذا نے فیصلہ کیا ہے کہ مسٹر موصوف کے نام پر ایک کپ (پیالہ) پیش کرے اور وہ اس جماعت کو دیا جاے جو مجلس استقبالیہ کے انتظام کردہ ہاکی ٹورنامنٹ مین اول آئے خان بہادر حافظ ہدایت حسین صاحب صدر کانفرنس نے منجانب کانفرنس معزز مہمان یعنی کلکٹر صاحب کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا جو اس امر کا ثبوت ہے کہ مسٹر موصوف کو مسلمانون کی تعلیم سے کسقدر دلچسپی ہے۔

اسکے بعد مسٹر سیل صاحب نے حسب درخواست کانفرنس تعلیمی نمائش کا افتتاح فرمایا آپ فن خطاطی جغرافیائی نقشہ کشی وغیرہ مین طلبا کے کارنامے ملاحظہ فرماکر بیحد محظوظ ہوے جو مسٹر اعزاز عالم صاحب ہیڈ ماسٹر فتحگڈھ ہائی اسکول پریزیڈنٹ نمائش کمیٹی کی مساعی جمیلہ سے نمائش مین جمع کیے گئے تھے کلکٹر صاحب نصف گھنٹہ تشریف رکھنے کے بعد تمام کارروائیان دیکھکر اور خوش ہوکر پنڈال سے تشریف لیگئے۔

آخری نشست کانفرنس کی ۲۵ اکتوبر کو ۹ بجے دن کے شروع ہوئی اور بہت سے رزولیوشن اس اجلاس مین پاس ہوے جن کے مطالب حسب ذیل ہین !۔

اسلامیہ مدارس کیلیے فوراً ... مسٹن اسکیم مین حکم ہے او[ر] ... ڈپٹی انسپکٹران مدارس ... ولیسا ہی ہونا چاہیے جو ڈسٹ[رکٹ] ... سے رکھتے ہین۔

مسلمان ہیڈ ماسٹر اور انسپ[کٹر] ... تعداد اُسی نسبت سے ہونی چاہ[یے] ... گورنمنٹ سے درخواست کی ... قائم کرے اور اس کیلیے جُداگانہ گ[رانٹ] ... خان بہادر بشیر الدین صاحب ... جس کی تائید سید طفیل احمد صاحب ... امدادی اسکولون کو سرکاری امداد دینے ... پر قائم کیاجاے جیساکہ صوبجات پنجاب ... ایک دوسرا رزولیوشن یہ تھا کہ یونیو[رسٹی] ... بورڈون مین مسلم نیابت کی توسیع مسلم ... کی جاے۔ ایک رزولیوشن خان صاحب ... نے اس مطلب کا پیش کیا کہ مسلمانان صوبہ ... کرین کہ اسلامیہ ہائی اسکول اٹاوہ کو حتی الامکا[ن] کالج کے درجہ تک وسیع کردیا جاے اور اس مقصد کا ایک وفد چندہ جمع کرنے صوبجات متحدہ کے اہم مقامات ...

آخری اہم رزولیوشن جو پاس کیا گیا اس کا مفہوم یہ تھا کہ نظام اساسی کو از سر نو دوسرے سانچہ مین ڈھالا جاے فیصلہ ہوا کہ کانفرنس ہذا کا دفتر علیگڈہ مین رکھا جاے اور آل انڈیا مسلم کانفرنس کے ارباب حل وعقد سے درخواست کیجاے کہ وہ کانفرنس ہذا کو اپنے جسم کا ایک عضو تسلیم کرین نیز آنکہ پراونشیل کانفرنس کا انتظام کرنے کیلیے پراونشیل امین کی ایک انتظامی کمیٹی قائم کیجاے یہ کمیٹی اس امر کی کوشش کریگی کہ ہر ضلع مین ڈسٹرکٹ کانفرنس کمیٹیان قائم کرے اور جو رزولیوشن کانفرنس ہذا نے پاس کیے ہین انکو بروے کار لاے۔

اس کے بعد فرخ آباد لوکل مسلم ایجوکیشن کے متعلق چند رزولیوشن منجانب صدارت پیش ہوکر پاس ہوے بعد ازان صدر صاحب نے جلسہ کی کارروائی ختم کی اور اپنی تقریر کے آخر مین آنحضرت نے مجلس استقبالیہ اور ضلع فرخ آباد کے بعض حضرات کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا جنھون نے کانفرنس ہذا کے اجلاس کو کامیاب بنانے مین سخت جدوجہد کی تھی اختتام جلسہ پر مجلس استقبالیہ کے سکریٹری محمد ایوب صدیقی صاحب نے پریسیڈنٹ کا انکی قابلانہ رہنمائی کے متعلق شکریہ ادا فرمایا (ہمدم)

سود مند کانفرنس فرخ آباد

فرخ آباد ۲۶ اکتوبر۔ مسلمانون کی سود مند کانفرنس کا اجلاس ۲۵ اکتوبر کی شام کو زیر صدارت مولوی اکرام عالم صاحب وکیل بدایون منشی ولی اللہ صاحب کے مدرسہ مین منعقد ہوا اجلاس مین اجتماع حاضرین خاص طور پر کثیر تھا جسمین بہت سے ہندو حضرات نے بھی شرکت فرمائی تھی۔ صاحب صدر کے قابلانہ خطبہ کو جس مین مسلمانون کی اقتصادی معاشرتی اور حرفتی ترقی کے بارہ مین عملی اسکیمین بیان فرمائی گئی تھین حاضرین نے ہمہ تن گوش ہوکر سنا چند امور پر خوب گرما گرم بحث ہوئی بعض مولوی صاحبان نے اعتراضات کرلے الغرض اجلاس ۱۰ بجے شب تک ہوتا رہا۔ گرما گرم تقریرین ہوئین اور متعدد رزولیوشن پاس ہوے۔ (ہمدم)

کانپور ۲ نومبر یکم نومبر کو پولیس نے رادھا موہن گوکل جی کے مکان کی تلاشی لی مگر سواے دو ضبط شدہ پمفلٹون کے اور کوئی چیز برآمد نہین ہوئی

آپ کو اطلاع ... جس کے سموع اور فیصل[ہ] ... کردیا ہے۔ صاحب ... تشریف لے جائینگے اور ... مسائل جوارہ منظور ہوکر مقد[ہ] ... نامہ کے مطابق دہلی روانہ ہوجائین گے۔

ہز مجسٹی شاہ افغانستان کا پروگرام

۱۰ دسمبر کو ہندوستان مین تشریف آوری

دہلی ۲۵ اکتوبر جیساکہ قبل ازین اعلان کیا جاچکاہے ہز مجسٹی امیر افغانستان نے ہز اکسلنسی والسراے کے دوستانہ دعوت نامہ کو قبول فرمالیا ہے کہ شاہ موصوف یورپ تشریف لیجانیکی غرض سے ہندوستان کے اندر سے گذرین موجودہ پروگرام کے مطابق ہز مجسٹی شاتوین دسمبر کو کابل سے روانہ ہوکر براہ قندہار دسوین دسمبر کو ہندوستان تشریف فرما ہون گے شاہ ممدوح کراچی سے جہاز مین بیٹھین گے اور انگلستان، فرانس، اٹلی، انگورہ، اور جرمنی کی سیاحت فرمائینگے اور غالباً براہ روس افغانستان مراجعت فرما ہونگے ان تمام

نوٹس ٹنڈر

ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور کو تین کی ۳ گرین والی بلاسٹر کی ٹکیان قیمتی ایک ہزار روپیہ ۱۰۰۰ Rs /1000/- خریدنا چاہتا ہے۔

جو لوگ اس کو فراہم کرسکتے ہون اپنے نرخ سربمہر لفافہ مین پتہ ذیل پر ۷ نومبر ۱۹۲۷ء تک بھیجدین۔

لفافہ پر صاف طور سے لکھدینا چاہیے۔ "ٹنڈر واسطے کوئین"

۳۱ اکتوبر ۱۹۲۷ء چیرمین ڈسٹرکٹ بورڈ کانپور

کانپور ۲ نومبر نیسا گذشتہ کو پولیس نے چھاونی مین ایک چودہ سالہ سنار کے لڑکے کو گرفتار کیا جس کے پاس سے ایک ریوالور برآمد ہوا

... موصوف لکھتا ہے کہ:۔

... ون کی ... حکیم عبد الحسیب صاحب دریاآبادی

(۱) ... ج اور حاجیوں ... صاحب جوائنٹ سکریٹری آل انڈیا ویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس

دہلی۔ حکیم عبد القدیر خانصاحب بہرائچی حکیم محمد ابوبکر صاحب جونپوری ابو الضیا حکیم مولوی نور اللہ صاحب کانپوری حکیم سید عالم علی صاحب فتحپوری حکیم محمد ہادی رضا خانصاحب لکھنوی حکیم محبوب علی خانصاحب فیض آبادی حکیم خلیل احمد صاحب صدیقی سہارنپوری حکیم سید مظہر قدیم صاحب رائے بریلوی حکیم سید مبارک علی صاحب آگروی حکیم عبد الاحد صاحب بدایونی حکیم سید شاہد علی صاحب بدایونی، حکیم رسول احمد صاحب مرادآبادی۔ حکیم عبد الواحد صاحب اعظمگڈھی حکیم عنایت حسین صاحب مانکپوری حکیم محمد حسین صاحب بنارسی حکیم علی اصغر صاحب گونڈوی حکیم متین احمد صاحب سلطانپوری حکیم ڈاکٹر محمد ابوالفضل صاحب ہومیوپیتھ الہ آبادی۔ حکیم عبد الواحد صاحب پرتابگڈھی حکیم سید محمد ہاشم صاحب زیدپوری، حکیم راجکمار صاحب قنوجی، حکیم محمد یعقوب صاحب قنوجی حکیم محمد ثناء اللہ صاحب اعظم گڈھی، حکیم راج کرشن لال صاحب حکیم محمد نظام الدین صاحب پٹنوی حکیم محمود رضا خانصاحب رامپوری حکیم منصور علی صاحب الہ آبادی حکیم مولوی شاہ زرین خانصاحب کوہاٹی۔ حکیم خادم رسول صاحب بارہ بنکی

... مضامین لکھے ... خواجہ شمس الدین صاحب ممبر ... قسم کے خیالات ... عبد المعید صاحب آزیری ... بلا کسی خاص ... ظاہر کرتا گمان ... نواب صاحب ممدوح الصدر ... تھا کہ ایڈیٹر ہمارا ... ین اتحاد میں ... مستعدی اور خوش اسلوبی سے ... ہمدم لکھنؤ ... ہر پہلو سے نہایت شاندار و کامیاب رہا۔ ... غلط فہمی پیدا کرنے کی تحریک اور جناب حکیم ... پڑھکر پیش ہوا پر جناب صدر کرسی صدارت پر رونق ... کا بھی ہے اس صدارت پر رونق افروز ہونے پر جناب ... نے ... کو صدر استقبالیہ کمیٹی نے اپنا مطبوعہ خطبہ ... نے ... صدر نے اپنا خطبہ صدارت ارشاد فرمایا ... کا ... استقبالیہ کمیٹی ساتھ حاضرین کو تقسیم کردی ... وہ پیش کرکے صوبجات متحدہ نے انجمن کی سالانہ رپورٹ ... در ہیتان ... عنا ... پر حاضرین نے اسی کو بالاتفاق پاس کیا ... کی اجازت ... پاس ہوے

... عالیجناب آنریبل راے راجیشور بلی صاحب کے ... صدر موصوف نے بر نہایت مسرت و طمانیت کا اظہار کرنے کے ساتھ جناب ... حسن معصد ... کیا د دیا ہے اور دیسی طبوں کے ساتھ آنکی گہری دلچسپی ... میں اُنکی زبردست سرپرستی اور امداد فرمانے کی بنا پر یہ ... موصوف ... کہ اُن کا دور مدارد وزارت بھی دیسی طبوں کی ترقی کیواسطے ... بڑا مرکز ... ثابت ہوگا۔

محرک۔ حکیم خواجہ شمس الدین صاحب مویّد۔ حکیم عبد الحسیب صاحب

ریزولیوشن نمبر ۲۔ یہ جلسہ بورڈ آف انڈین میڈیسن یو پی کے قیام پر خوشی اور طمانیت ظاہر کرتے ہوے گورنمنٹ صوبجات متحدہ کا اس کے قائم کرنے پر شکریہ ادا کرتا ہے اور اس بارے میں آنریبل وزیر تعلیم و آنریبل مسٹر جسٹس پنڈت گوکرن ناتھ مصرا کی مساعی جمیلہ کا اعتراف کرنے کے ساتھ ممبران بورڈ پر پورا اعتماد اور بھروسہ کرتا ہے۔

محرک۔ حکیم مولانا محمد فاروقی صاحب الہ آبادی۔ مویّد۔ حکیم منصور علی صاحب الہ آبادی

ریزولیوشن نمبر ۳۔ یہ جلسہ ہز اکسلنسی گورنر بہادر اور آنریبل وزیر تعلیمات صوبجات متحدہ کا بکمال ادب شکریہ ادا کرتا ہے کہ انھوں نے انجمن طبیہ صوبجات متحدہ کو بورڈ آف انڈین میڈیسن یو پی میں اپنا ایک نمایندہ شامل کرنے کا حق ادا فرمایا۔

محرک۔ حکیم داؤدیال صاحب۔ مویّد۔ حکیم محمد ہادی رضا خانصاحب لکھنوی

ریزولیوشن نمبر ۴۔ یہ جلسہ دیگر صوبجات ہند کی حکومتوں کو توجہ دلاتا ہے کہ وہ بھی اپنے یہاں دیسی طبوں کو ترقی دیے اور آنکی سرپرستی کرنے میں حکومت صوبجات متحدہ کی طرح مستعدی سے قدم آگے بڑھائیں اور وہاں کے ممبران کونسل اور با اثر اشخاص سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنی اپنی حکومتوں سے پُرزور طریقوں پر اسکی خواہش کریں اور گورنمنٹ پنجاب نے جو خیالات تخریب طب یونانی پر (اپنی اسپیچ میں) ظاہر کیے ہیں اُن پر اظہار افسوس کرتا ہے۔

محرک۔ حکیم محمد ظہیر عالم صاحب الہ آبادی مویّد حکیم محمد عارف صاحب الہ آبادی

ریزولیوشن نمبر ۵۔ یہ جلسہ مسلم یونیورسٹی علیگڈھ اور گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے کہ وہ سرکاری طبی کالج و اسکول کی مجلس انتظامیہ میں انجمن طبیہ کو کم از کم دو نمایندے شامل کرنے کا حق عطا کریں۔

محرک۔ حکیم خواجہ شمس الدین صاحب لکھنوی مویّد حکیم مولوی اسحاق علی صاحب

اس کے بعد جناب صدر صاحب کسی خاص ضرورت سے جلسہ سے تشریف لیگئے اور حکیم احمد حسین صاحب الہ آبادی کو اپنا قائم مقام مقرر کیا جنھوں نے آخری وقت تک جلسہ کی صدارت فرمائی اور حسب ذیل بقیہ ریزولیوشن اُنکی صدارت میں پاس ہوے۔

ریزولیوشن نمبر ۶۔ یہ جلسہ اس امر کو بجلیی کے ساتھ محسوس کرتا ہے کہ بورڈ آف انڈین میڈیسن یو پی نے گذشتہ سال سرکاری امداد کی تقسیم میں یونانی طبی انسٹی ٹیوشنوں کو ویدک طبی انسٹی ٹیوشنوں سے کم رقم عطا کی اور امید کرتا ہے کہ بلحاظ فنی مساوات اس سال دونوں کو نصف نصف رقم عطا کریگا۔

محرک۔ حکیم مولانا شاہ محمد فخر صاحب مجیب مویّد حکیم محمد فاروق صاحب

ریزولیوشن نمبر ۷۔ (الف) اس جلسہ کی راے ہے کہ ہر صوبہ میں یونانی طب کی ایک درسگاہ تعلیم اعلیٰ اسکول کے قائم ہونی چاہیے جس میں قابل و حاذق طبیب ایک مناسب نصاب تعلیم کے ذریعہ سے تعلیم دیا کرے جو انجمن طبیہ منظور کرے اور جن صوبوں میں اسکول یا کالج قائم ہیں اُنمیں بجاے نئے قائم کرنے کے اُنکی امداد کی جاے۔

(ب) نیز اس جلسہ کی راے ہے کہ فن جراحی کا شعبہ بھی حسب دستور قدیم یونانی طب میں شامل کیا جاے اور اسکی باضابطہ تعلیم بھی یونانی طب کی تعلیم کے ساتھ لازمی کردیجاے۔

(ج) ایک رسالہ طبیہ جاری کیا جاے جسمیں حضرات اطبا کے مضامین اور تجربے شائع ہوا کریں۔

محرک۔ حکیم مولانا شاہ محمد فاخر صاحب۔ مویّد حکیم احمد صاحب عثمانی الہ آبادی

ریزولیوشن نمبر ۸۔ انجمن طبیہ صوبجات متحدہ کا یہ جلسہ صوبہ بہار اور مدراس کی گورنمنٹوں کا صدق دل سے شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے کہ انھوں نے دیسی طبوں کی فلاح و بہبود کی طرف عملی قدم اُٹھایا اور ایک ایک طبی اور ویدک اسکول کھول کر دیسی طبوں کی باقاعدہ تعلیم کے انتظام کے علاوہ دیگر ممکن ذرائع سے بھی یہ دونوں گورنمنٹیں دیسی طبوں کی عام مقبولیت اور ہر دلعزیزی میں اضافہ کرنے میں برابر سرگرم کوشش عمل میں لارہی ہیں۔

محرک۔ حکیم محمد عبد الحلیم صاحب لکھنوی مویّد حکیم محمد ظہیر عالم صاحب

ریزولیوشن نمبر ۹۔ انجمن طبیہ صوبجات متحدہ کا یہ سالانہ عام اجلاس آل انڈیا ایورویدک اینڈ یونانی طبی کانفرنس دہلی کی مجلس عاملہ سے التماس کرتا ہے کہ جن اصول پر پراونشیل کانفرنسیں آل انڈیا کانفرنسوں سے ملحق ہوتی ہیں اُسی اصول پر ہماری اس کانفرنس کو اپنے ساتھ ملحق کر کے ہمکو شکر گذاری کا موقع مرحمت کرے۔

محرک - حکیم محمد عبد الحلیم صاحب لکھنوی موید - حکیم محمد عبد المجید صاحب وحکیم عبد الحبیب صاحب -

(نمبر ۱۰) ترمیمات دستور العمل کے متعلق جو انجمن مین موصول ہوئی بقیت بکثرت آراء طے پایا کہ وہ اس اجلاس مین پیش نہین ہوسکتین -

(نمبر ۱۱) آخر مین جناب حکیم خواجہ شمس الدین احمد صاحب نے بجانب حکیم خواجہ کمال الدین صاحب پریسیڈنٹ انجمن طبیہ صوبجات متحدہ حاضرین وجناب صدر کا شکریہ ادا کیا اور سات بجے شام کو جلسہ برخاست ہوا۔

خادم طب یونانی -

حکیم محمد عبد المعید عفی عنہ،

آنریری سکریٹری انجمن طبیہ صوبجات متحدہ

بحکم جناب مولوی نیاز احمد صاحب بی اے ایل ایل بی منصف

(بدست عوام فروخت کیلئے) اکبر پور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قواعد ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۹۰۸ء)

بعدالت خفیفہ بہادر اکبر پور

نمبر مقدمہ ۶۵۲ سنہ ۱۹۲۷ء

بنسی دھر ولد کنجی لال قوم ولتیس ساکن قصبہ سکندرہ پرگنہ وضلع کانپور

مدعی

بنام حضرت سنگھ ولد بہرام سنگھ قوم ٹھاکر ساکن حال جانچ ڈاکخانہ پر بسہا جن ضلع بلاس پور سی پی - **مدعا علیہ**

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ما ۹۵ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ **۸ ماہ نومبر سنہ ۱۹۲۷ء** وقت ۱۰ بجے بمقام **منصفی اکبر پور** اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہون کو جن کی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم تائید اپنے جواب کی استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا -

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا - ....

دستخط منصرم عدالت خفیفہ اکبر پور

(مہر عدالت)

ندوۃ ا...

حضرات قارئین کر...
مسلمانون کو جب سے ...
واحساس پیدا ہوا ہے اس ...
اقتصادی کو سیاسی وغیرہ ...
جاتی ہین اور ہر دن کوئی نہ کوئی ...
مسلمانون کے دلون مین جو بیچینی ...
ہے اُسی نے اور روز افزون ضرور ...
اُنکے سانس کھولدی ہین اور انکوا ...
اور صحیح راستہ سے بہت دور جا پڑ ...
کہ وہ حقیقی ترقی کے صحیح اصول ...
نے انکو معراج ترقی پر پہونچا دیا تھا اور ا...
اُنکو نمونہ بناکر دوسری قومون کیلئے مشعل ...
کرا در غیر مسلم اقوام کی تقلید مین نئے نئے ...
انھین کے نقش قدم پر سرگرم عمل نظر آتے ...
ہے رسول ایک ہے قبلہ ایک ہے اور شاہ راہ ...
یہ دھوکا انکو اسلیے ہوا کہ موجودہ بیشتر ع...
نامکمل طرز تعلیم اور موجودہ زمانے کے اکثر علما ...
زمانہ سے ناواقفی اور اُنمین خلوص وایثار کی کمی نے ...
اخلاق اور **معجزنما برتری کا اچھا نمونہ نہین دکھایا** ...
کو عربی خوان طلبہ کی جانب سے مایوسی پیدا ہوئی اس کے علاوہ غیر قومو نے بجا وبیجا پروپگنڈے کا طریقہ ایجاد کیا اس نے مسلمانون کے دلون کو بھی مسخر کر لیا وہ ہر ہی تحریک کا دلی جوش کے ساتھ خیر مقدم کرنے لگے اور صحیح اصول اسلامی پر مستقل اور خاموش کام کی عظمت ووقعت اُنکی نظر سے اوجھل ہوگئی :-

حضرات یہ میرا قومی واسلامی فرض ہے کہ مین پھر آپ کو ایک بار **ندوۃ العلما اور اسکے دار العلوم کی جلالت قدر و اہمیت کی جانب توجہ دلاؤن** بلحاظ **تعلیم علوم مغربی** جو مرکزیت کا شرف آج **مسلم یونیورسٹی علیگڈھ** کو حاصل ہے خدا کے فضل وکرم سے اسی طرح **علوم مشرقی** ومذہبی کے واحد مرکز ہونے کا شرف اس وقت دنیائے اسلام مین **دار العلوم ندوۃ العلما کو حاصل ہے** اور اس کا شہرہ اور اہمیت کا اعتراف ہندوستان سے گزر کر **عرب وعجم ومصر وشام** تک پہونچ چکا ہے -

حضرات ! اگر درحقیقت مسلمانون کی قومیت اور ترقی کا مدار اسلام پر ہے اور وہ تمام ہر قسم کی دنیاوی اور اُخروی ضرورتون کا کفیل ہوسکتا ہے تو برائے خدا **دار العلوم ندوۃ العلماء** کی

المرقوم یکم ...
منصرم ...
ناقص ...
...ادر کانپور
...ر کا چبو...
...رگنہ اکبر پور ...
درخواست ...
...اور ...
نوٹس ...
درخواست ...
...تاً حاضر ہوکر ...
... ۲ جمادی ... کانپور

آپ کو اطلاع ...
جبکہ ... مسموع اور فیصل ...
حاکم پرگنہ صاحب عدالت ...
کرو کہ کیون نہ درخواست سائل بٹوارہ منظور ہوکر مقدمہ ... پر قائم کیا جائے -

۱ - چندی پرشاد ولد رام دیال
۲ - کشنا دین ولد کامتا پرشاد

اقوام برہمن ساکن وزمیندار بروہنی پرگنہ بھوگنی پور

مرقومہ ۲۴ ر اکتوبر سنہ ۱۹۲۷ء

دستخط حاکم عدالت

(مہر عدالت)

مسٹر سقلات والا کو پاسپورٹ دینے سے انکار

دہلی مین موصول شدہ خبرین مظہر ہین کہ ایک رزولیوشن نیشنل لفٹنٹ ونگ لیبر کانفرنس کی اجلاس منعقدہ لندن مین ۲۲ ر اکتوبر کو پاس کیا گیا جس کا مفہوم یہ ہے کہ مسٹر سقلات والا کے ہندوستان جانے کیلئے پاسپورٹ کو منسوخ کرنیکے متعلق یہ کانفرنس فارن آفس کی کارروائی پر اظہار نفرت کرتی ہے -

---

جمالِ پرتوِ حق عزم مستقیم میں
زبان پر بھی وہی ہو جو تیر سے

REGD: No. A 1424

صدق

اڈیٹر
خواجہ عبد السلام
ہفتہ وار

جلد ۶ | کان پور چہار شنبہ ۹ - نومبر ۱۹۲۷ء مطابق

روس کے خلاف جنگ کا مرکز ہندوستان بنایا جا رہا ہے،

انگریزوں کی فوجی و اقتصادی طیاریاں

ایک ماہ میں پانچ ہزار بم

درۂ خیبر تک ریلوے بنانے کی غرض

ہندوستان اور آئندہ جنگ "مندرجہ بالا عنوان سے ایک طویل مضمون مس ایگنس اسمیڈلے نے "پیپل" میں لکھا ہے۔ جس کے ضروری اقتباسات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں

ہندوستان کی پبلک کو آجکل چین کے واقعات سے باخبر رکھا جاتا ہے لیکن ایک بات ایسی ہے جسے تمام نامہ نگاروں اور مصنفوں نے نظر انداز کر دیا ہے اور وہ بات یہ ہے کہ قومی انقلاب کے خلاف جو شمالی افواج جد و جہد میں مصروف ہیں ان میں زیادہ تر زار روس کے زمانہ کے قدیم رسالہ شامل ہیں۔

جنرل چانگسولن کی امداد پر سپہ سالار اور دیگر فوجی حکام تمام زار ہی کے زمانہ کے ہیں۔ کانٹن کی قوم پرست فوج نے جن شرارت پسند رسالوں کو شنگھائی سے نکال باہر کیا تھا انمیں ۵ ہزار سے زیادہ سپاہی زار کی افواج سے تعلق رکھتے تھے۔ اس طرح چین میں زار روس کے زمانہ کی افواج کو قومی انقلاب کے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے ذرا ان زار پرستوں کو دیکھئے اور پھر ان بیس نوجوان چینی کمیونسٹوں پر غور کیجئے جنہیں روسی سفارت خانہ پیکن پر حملہ کے بعد بری طرح قتل کر دیا گیا نوجوانوں کو جنہیں فرزان دونوں ہی شامل تھے وحشیانہ طریقہ پر لقمۂ اجل بنا دیا گیا یہ شیطانی حرکات ان لوگوں کے مطالبہ پر ظہور پذیر ہوئیں جو اپنے آپ کو تہذیب اخلاق اور عدل و انصاف کا نمائندہ ظاہر کرتے ہیں جب ایک شخص یہ غور کرتا ہے کہ چین کی ترقی کے خلاف جد و جہد محض اسلئے ہو رہی ہے کہ ملوکیت پسند اور سرمایہ دار چین کے بدنصیب کے اصل معنی سمجھ میں آ جاتے ہیں۔

جنگی طیاریاں اسی طریقہ پر ہندوستان میں بھی تہذیب اخلاق اور عدل و انصاف اسکی آزادی کے خلاف جد و جہد کی تیاریوں میں مصروف ہیں اسکے لئے کئی طرح کی تدابیر اختیار کیجا رہی ہیں جو خفیہ بھی ہیں اور علانیہ بھی اور ان میں سیاسی اقتصادی اور فوجی جملہ طریقے شامل ہیں۔ قومی آزادی کے خلاف سیاسی طریقہ پر یہ اختیار کیا گیا ہے کہ اصلاحات یا ایک جدید المسمٰی طوشن کا لالچ دیکر ہندوستانی لیڈروں کو خریدنے کی کوشش کیجا رہی ہے جب رائل کمیشن ۱۹۲۹ء میں آئیگا تو ہم دیکھیں گے کہ بہت سے ہندوستانی اہل ایشیا کے مفاد کو نقصان پہونچائیں گے۔ اس سلسلہ میں حکومت اور والیان ریاست کی کونسل کے مابین جو گفت و شنید ہوئی وہ خاص اہمیت رکھتی ہے آئندہ جنگ کیلئے اقتصادی تیاری اس طرح پر ہو رہی ہے کہ ہندوستان میں صنعت فولاد کی حفاظت کیجا رہی ہے جو روس کے خلاف آئندہ جنگ میں انگلستان کی امداد کریگی۔ گذشتہ سال سرکاری کمیشن کے روبرو ایک ہندوستانی نمائندہ نے کہا تھا کہ میرے کارخانہ میں سامان حرب تیار ہو رہا ہے اور آئندہ بھی وقت ضرورت تیار ہو سکیگا۔ اسی کارخانہ کو ۵ ہزار بم ماہانہ طیار کرنیکا آرڈر دیا گیا ہے۔ یہ دریافت کیا جا سکتا ہے کہ آخر اس کا مطلب کیا ہے؟ کیا کوئی شخص بھی یہ یقین کر سکتا ہے کہ ہندوستان میں تمدنی اغراض کیلئے ایک ماہ میں ۵ ہزار بم کی ضرورت ہے۔

جنگ کیلئے اقتصادی تیاریاں۔ انکے علاوہ دیگر اقتصادی طیاریاں بھی نظر آ رہی ہیں مثلاً ہندوستانی

سرمایہ داروں کا انگلستان ... ہے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ ... ریلوے ہڑتال ہو جائے تو افواج کی نقل و حرکت ... آئندہ جنگ کے لئے ایک اور تیاری حکومت ہند کی جدید زرعی پالیسی کی زبردست حمایت کی تھی چنانچہ ایک کسان وائسرائے ہندوستان بھی بھیجا گیا۔ تاکہ وہ ہندوستان کے جاہل کسانوں کے دل تسخیر کرلے۔ زمیندار تو پہلے ہی برطانوی حکومت کو مستحکم بنا رہے ہیں سرکاری کنٹرول میں کوآپریٹو بنکوں کی قائمی کسانوں کو حکومت سے منسلک کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

ہندوستان میں ہوائی مرکز ہندوستان میں انگلستان کی فوجی طیاریاں بھی زور شور سے ہو رہی ہیں سنگاپور کے بحری مستقر کراچی کے ہوائی مستقر اور رائل انڈین نیوی و شاہی ہندوستانی بحری فوج کی قائمی ان تیاریوں کا منظر ہیں ایک انگریز نے جو مزدور طبقہ سے تعلق رکھتا ہے ہمیں آگاہ کیا ہے کہ جنیوا میں جو کانفرنس منعقد ہوئی وہ تخفیف اسلحہ کی نہیں بلکہ اسلحہ جات کی کانفرنس تھی اس کا ایک مقصد یہ تھا کہ روس سے جاپان کے دوستانہ تعلقات منقطع ہو جائیں صرف یہیں پر بس نہیں ہوتی شمالی مغربی سرحد پر ہوائی طاقت منظم ہو رہی ہے جو برطانیہ کی ہوائی طاقتوں میں سے ہے۔

سرحد ریلوے لائن۔ اب ہماری سمجھ میں آیا ہے کہ اس قدر گراں قیمت پر درۂ خیبر کی ریلوے سرحد افغانستان تک کیوں تیار کی گئی یہ ریلوے جنگ کے لئے بنائی گئی ہے اور اسکا مقصد اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ المختصر ہندوستان کو روس پر حملہ کرنے کے لئے ایک مرکز بنایا جا رہا ہے ہندوستان جو خود اپنے ہاتھوں غلامی کے دقیق غار میں جا رہا ہے تمام ایشیا کی غلامی کا موجب بنیگا۔

ہندو مسلم تنازعات اور انگریز ایک طرف تو ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستانی مسلمانوں سے اس بنا پر اپیل کیجا رہی ہے کہ روس اسلام کا دشمن ہے اور ہندو بالشویک ہیں۔ دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوؤں کو تنبیہ کیجا رہی ہے کہ مسلمان افغان اور ترکوں سے اتحاد کر رہے ہیں۔ اور وہ ہندوستان میں مسلم راج قائم کرنا چاہتے ہیں ان جملہ خیالات کا جواب دیوان چمن لال نے اسمبلی میں ملٹری بجٹ پر بحث کے دوران میں دیا تھا انھوں نے کہا تھا کہ سوویٹ روس نے ایران اور چین میں اپنے خاص حقوق کو خیرباد کہدیا اور جمہوریہ ٹرکی کے استحکام میں ہر طرح کی امداد کی۔ سوویٹ جمہور کی قائمی کے بعد سے تمام ایشیائی ممالک سے روس کا رویہ غیر مشکوک اور شریفانہ رہا ہے۔ یہ درست نہیں ہے کہ روس دیگر اقوام کی تباہی کے درپے ہے بلکہ وہ دیگر اقوام کو انگلستان کے پنجہ سے رہا کرانا چاہتا ہے اور اس نیک مقصد میں ٹرکی اس کے ساتھ ہے۔

مجھے ایک یورپین نے بتلایا ہے کہ حکومت شمالی ہند میں فرقہ وارانہ بدمزگیوں کو خفیہ طریق پر فروغ دینے کے لئے ۵ ہزار روپیہ ماہانہ صرف کرتی ہے میں اسکا ثبوت نہیں پیش کر سکتی اور نہ ہی ایسی باتوں کی تصدیق ہو سکتی ہے لیکن یہ ہم سب کو بخوبی معلوم ہے کہ اندر کیڑے لگے ہوئے ہیں اور ہم انہیں ظاہر نہیں کر سکتے یہ امر واقعہ ہے کہ جو ہندو یا مسلمان فرقہ وارانہ پروپیگنڈا میں حصہ لیتا ہے وہ اپنے ملک کیلئے ایک غدار سے کم نہیں ہے۔

ہندوستان کو تنبیہ ہندوستان کو کمزور کرنے اور اسے روس کے خلاف جنگ کرنے میں برطانی مزدور پارٹی کا پروپیگنڈا اور بھی زیادہ خطرناک ہے جب سلطنت برطانیہ قدامت پسند حکمرانوں کے بوجھ سے لرزتی ہے تو یہ مزدور پارٹی فوراً ہمدردانہ اپیل کیلئے تیار ہو جاتی ہے اور یہ اسکا ہمیں وہم ہے کہ ... جبتک ہم بر سر اقتدار آئیں "اب وقت آگیا ہے کہ ہندوستان آنکھیں کھولے اور اپنی غلامی کو دور کرنے کیلئے خود کوشش کرے اگر ہندوستان کو امداد کی ضرورت ہے تو اس طاقت سے اپیل کرنا حماقت ہے جو اسے غلام بنائے ہوئے ہے۔ اس پروپیگنڈا کے ساتھ بہت سے مصنفین ماہرین فن تاجر سیاسی لیڈر اور

... موصوف لکھتا ہے کہ:۔

... خیالات جو کہ حب الوطنی کا سچا جذبہ اپنے دل میں رکھتی تھیں انسے خاموش نہ رہا گیا اور بالآخر مسٹر سرینواس آئینگر صدر کانگریس نے یہ طے کر دیا کہ کلکتہ میں کانگریس کمیٹی کے موقع پر ایک اتحاد کانفرنس منعقد کرنی چاہیے چنانچہ انھوں نے تمام مختلف جماعتوں کے لیڈران کو کلکتہ میں اتحاد کانفرنس میں مدعو کیا اور اکثر لیڈر حضرات نے تشریف لانے کی زحمت گوارا فرمائی اور جو حضرات تشریف نہ لا سکے انھوں نے ہمدردی کے پیغامات بھیجے۔

مگر ہندو سبھا کے تین ممتاز حضرات نے مندرجہ ذیل جوابات صدر کانگریس کو بھیجے ہیں:۔

لالہ لاجپت رائے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"مجھے بیحد افسوس ہے کہ ۲۷ر اکتوبر کو کلکتہ حاضر نہیں ہو سکتا۔"

پنڈت مدن موہن مالویہ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

افسوس کہ میں آپ کی کانفرنس میں شرکت کیلیے اپنے آپ کو آمادہ نہیں کر سکتا۔"

ڈاکٹر مونجے رقمطراز ہیں کہ:۔

"افسوس ہے میں آپ کی کانفرنس میں شریک نہیں ہو سکتا ہندوؤں کے قتل اور ان پر قاتلانہ حملوں کی وارداتیں ہو رہی ہیں اور حکومت ہندوؤں کی حفاظت کرنے سے قاصر ہے ہندو ذاتی حفاظت کیلیے تیاری کر رہی ہے جب تک مسلمانوں میں حملوں کا جنون باقی ہے اتحاد کی باتیں مہمل ہیں میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ ہندو مسلم اختلافات کی اہمیت کو سمجھیں مذہبی اور سیاسی معاملات کے تصفیہ کیلیے یہ ضروری ہے کہ پہلے مسلم لیگ اور ہندو مہاسبھا میں فیصلہ ہو جائے کانگریس کو قبل از وقت مداخلت نہ کرنی چاہیے جس سے نئی مشکلات پیدا ہونے کا احتمال ہے۔"

... صاحبزادہ شمس الدین ... نواز ... عبد المجید صاحب ... صدفانی

... نواب ... خاں کیا ... حیثیت ... زیادہ جنگ و جدال ... فرقہ وارانہ جنگ ...

... ہے کہ ان بزرگوں کا یہ ... سے عیاں ہوتا ہے کہ یہ ... چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو ...

... و جنون"

... اپنی کوششوں میں کامیاب ... کر لی کہ جس پر دونوں ملتوں کے ... لیں تو ان پر عمل درآمد ہو سکتا ہے ... تبدیلی کے ناجائز طریقوں نے ملک ... مشتعل کر دی تھی اس کا موزون ... ہم اس کامیابی پر اتحاد کانفرنس ... اسی کی دعا کرتے ہیں کہ ان تجاویز ... ہمارے ان کو ایمانداری کے ساتھ عمل درآمد کرنے ... کا موقع دے۔

... تبدیلی مذہب کا مسئلہ ایک روحانی مسئلہ ہے اور اس پر کسی شخص کو اصرار کی مطلق ضرورت نہیں کیونکہ مذہب کا معاملہ براہ راست خدا سے ہے اور اس کا تعلق کسی انسان سے نہیں مگر اس بدقسمت ملک میں تبدیلی مذہب کا مسئلہ ایک سیاسی مسئلہ قرار دیدیا گیا ہے اور اس کے ذریعہ میں طرح طرح کے ناپاک اور خطرناک کوششیں کی جاتی تھیں چنانچہ تبدیلی مذہب کیلیے اتحاد کانفرنس نے مندرجہ ذیل حل تجویز کیا ہے جو بالکل موزوں و مناسب ہے لہذا یہ تجویز کیا گیا ہے کہ کوئی شخص:۔

"(۱) جبر و دہوکہ یا دوسرے ناجائز ذرائع مثلاً مالی امداد کی تحریص کے ذریعہ ایسا کرنے کی ہرگز کوشش نہ کر سکیگا۔

(۲) ۱۸ سے کم عمر کے افراد کو مذہب تبدیل نہ کرایا جائے تاوقتیکہ وہ اپنے والدین اور ولیوں کے ساتھ تبدیل مذہب نہ کریں۔

(۳) کسی ایسے فرد کو جس کی عمر ۱۸ سال سے کم ہو اگر کسی دوسرے مذہب کا کوئی شخص اس کے والدین یا ولی کے بغیر برگشتہ پایا جائے تو اسکو فی الفور اسکے ہم مذہبوں کو سپرد کر دیا جائے۔"

یہیں شک نہیں کہ اگر ان تینوں تجویزوں پر لحاظ رکھا جائے تو یہ تبدیلی مذہب فساد کا باعث نہ ہونے پائے۔

اس کے بعد اتحاد کانفرنس نے مسجد و باجہ کے مسئلہ کو لیا اور اس کے لیے مندرجہ ذیل تجویز پاس کی کہ:۔

"ہندوستان کی کسی ملت کو اپنے مذہبی فرائض و واجبات اور اپنے مذہبی خیالات کا بار کسی دوسری ملت پر ڈالنے یا ڈالنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے بلکہ امن و اخلاص عامہ کے ماتحت بلاروک ٹوک اپنے مذہب کا اقبال اور عمل ہر ملت اور ہر فرد کو حاصل ہو گا۔ ہندوؤں کو اس کی آزادی ہو گی کہ وہ مساجد کے سامنے مذہبی یا معاشرتی اغراض کے لیے ہر وقت جلوس نکال سکیں اور باجہ بجا سکیں لیکن مساجد کے سامنے جو گیت گائے جائیں یا باجہ بجایا جائے وہ اس طرح پر نہ ہو کہ مسجد کے اندر عبادت کرنے والوں کو اذیت ہو یا ان کی عبادت میں خاص طور سے خلل ڈالنے کا

موجب ہو،

مسلمانوں کو اس کی آزادی ہو گی کہ وہ قربانی کر سکیں!

موجودہ میونسپل قوانین کے ماتحت جو اغراض غذا کے واسطے جانوروں کے ذبیحہ کے متعلق ہوں کسی قصبہ یا گاؤں یا کسی ایسے مقام پر جو نہ شاہراہ عام ہو اور نہ کسی مندر کا قریب ہو اور نہ ایسی جگہ ہو جو ہندوؤں کے نظر کے سامنے ہو۔ گایوں کو ذبح کر سکیں گایوں کو ذبح یا قربانی کے لیے نہ جلوس میں نکالنا چاہیے اور نہ ان کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔"

غرضکہ شدھی و تبلیغ، قربانی اور مسجد و باجہ کے مسائل کو اتحاد کلکتہ کانفرنس نے نہایت حسن و خوبی کے ساتھ طے کیا ہے اور ہر ایک ملت کو اس کے حقوق کا پورا اختیار دیا گیا ہے۔

آخر میں ہم کو انتہائی افسوس کے ساتھ یہ عرض کرنا پڑتا ہے کہ لالہ لاجپت رائے، پنڈت مالویہ، اور ڈاکٹر مونجے کس بناء پر ان تجاویز سے اختلاف کرتے ہیں اور ان تجاویز میں کون سی بات انکی ملت کے خلاف ہے اگر انصاف سے دیکھا جائے تو ان تجاویز کے منظور کرنے میں مسلمانوں نے رواداری کا ثبوت دیا ہے اور مسلمان اپنے اس مطالبہ سے کہ مسجد کے سامنے باجہ نہ بجایا جائے بالکل دستبردار ہو گئے ہیں۔ اور اس کے مقابلہ میں ہندو حضرات نے اپنے کسی مطالبہ کو نہیں چھوڑا۔

اب رہا ذبیحہ و قربانی گاؤ کا مسئلہ تو اس وقت بھی میونسپل قواعد کی رو سے ذبیحہ ہوتا ہے اور آیندہ بھی اسی طرح ہو گا۔

مگر باوجود اس کے یہ حضرات اتحاد کانفرنس کلکتہ کی تجاویز کی مخالفت کر رہے ہیں۔

ان حالات کی موجودگی میں اس کے سوا اور کیا رائے قائم کیجا سکتی ہے کہ یہ حضرات اتحاد و اتفاق کے بجائے جنگ و جدال کے حامی ہیں۔

ہم کو اس کی انتہائی مسرت ہے کہ مسلم لیگ پنجاب نے سر محمد شفیع کی صدارت میں کلکتہ اتحاد کانفرنس کی تجاویز پر اظہار پسندیدگی کیا اور ہم کو امید ہے کہ دیگر مسلم انجمنیں بھی ان تجاویز پر اپنی مہر تصدیق ثبت کر دینگے۔

اسی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسلمان قیام امن و اتحاد و اتفاق اور باعزت صلح کیلیے ہر وقت تیار رہتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ مسلمان حریت و آزادی کے شیدا ہیں اور وہ بخوبی اس سے واقف ہیں کہ بلا اتحاد و اتفاق کے آزادی کا میسر آنا دشوار ہے۔

بہرحال ہم مسلمانوں کو ان تجاویز سے اتفاق کرنے پر مبارکباد دیتے ہیں اور اپنے برادران وطن سے اس کی اپیل کرتے ہیں کہ وہ ملک کی فلاح و بہبود کیلیے اتحاد و اتفاق کی ضرورت کو محسوس کریں اور ملک کو خانہ جنگی سے نجات دلائیں۔

آئینہ کانپور

خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب کی تشریف آوری

خان بہادر حافظ محمد حلیم خانصاحب آنریری مجسٹریٹ و رئیس، یورپ کا سفر کر کے علوی جہاز پر عازم ہندوستان ہو رہے ہیں اور آپ کا جہاز ۱۱ر نومبر کو بمبئی پہونچے گا خیال کیا جاتا ہے کہ آپ دو روز بمبئی میں قیام فرمائیں گے اور ۱۳ر کو بمبئی سے روانہ ہو کر ۱۵ر نومبر کو ۵ بجے کانپور پہونچیں گے۔

لائبل کیس

اخبار صدائے مسلم پر جو لائبل کیس دائر ہے اس کی پیشی ۱۴ر نومبر کو کلکٹر صاحب کے بنگلہ پر ہو گی۔

فاتح

(از پنڈت آنندی پرشاد صاحب شرر)

تحریک عدم تعاون کے شروع ہوتے ہی ہم دس وکیلوں نے وکالت چھوڑ دی شہر میں دھوم مچ گئی ہر طرف ہماری تعریفیں ہونے لگیں اخبارات نے ہمارے قومی جذبات کو سراہا لیڈروں نے ہماری مدد کیلئے جھولی سنبھالی دنیادار لوگ زر بیلے پیسے سے مدد دینے اور جھولی بھرنے لگے لیکن اس طرح کب تک کام چلتا جس "سلف رسپکٹ" کے دام فریب میں آکر ہم لوگوں نے تحریک عدم تعاون میں حصہ لیا تھا وہ تار تار ہو گیا اب کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کی جرأت نہ ہوتی تھی ادھر ادھر کسی آزادانہ کام کی تلاش کی صدہا دروازوں پر دستکیں دیں لیکن سب بیکار۔

والدہ نے کہا "بیٹا! تم نے کیا سوچکر وکالت چھوڑی کوئی جان بوجھ کر بھی لچھمی کو ٹھوکر مارتا ہے۔"

میرے پاس جواب ہی کیا تھا جو زبان کھولتا لاچار خاموش ہو رہا میری بیوی الگ غم میں گھلی رہی تھی یوں تو وہ ہنسی خوشی مجھے دونوں وقت کھانا پروستی تھی لیکن خود ایک ہی وقت شام کو کھاتی تھی یہ کیفیت معلوم ہوئی تو مجھے بیحد صدمہ ہوا اف! یہ نازک جسم اور ایک وقت کھانا یہ غریب تو سوکھ کر کانٹا ہو جائیگی میں نے کیوں وکالت ترک کی۔

چمپا کے بھائی صاحب مالدار آدمی تھے اسلئے میں اُنکے یہاں بہت کم آتا جاتا تھا ایک طرح پر اُنھوں نے بھی ناراض ہو کر تعلقات کر لیے تھے لیکن چمپا آخر انکی بہن تھی ایک دن میں نے اس سے کہا "سنتی ہو تمہاری تکلیف دیکھ کر تو میری رہی سہی ہمت بھی ٹوٹی جاتی ہے مناسب یہ ہوگا کہ کچھ دن کیلئے اپنے بھائی کے یہاں چلی جاؤ حالت سدھرتے ہی میں تمہیں بلا بھیجوں گا۔"

اُس نے ہنسکر جواب دیا "کیوں؟ کیا تمھیں بات کے دھنی ہو؟ کیا تمھیں کو اپنی "سیلف رسپکٹ" کا خیال ہے؟ کیا میں کسی شمار قطار میں نہیں؟ میں کیوں بھائی کی روٹیوں کا سہارا لوں؟"

میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے میں نے کہا "میں صرف اسلئے کہہ رہا ہوں کہ تمہارا شوہر نکھٹو ہے کہ تمھیں دو وقت پیٹ بھر کے روٹی بھی نہیں دے سکتا"

چمپا نے پوچھا "کیا اسی دم داعیہ پر عدم تعاون میں حصہ لیا تھا؟"

اُس دن سے چمپا دونوں وقت کھانا کھانے لگی لیکن سامان ختم ہو گیا گھر میں جو کچھ پونجی تھی دو مہینے میں چٹ ہو گئی ہر وقت ایک الجھن سی رہنے لگی رات رات بھر نیند نہ آتی چمپا کو جب میری حالت معلوم ہوئی تو وہ بھی پریشان رہنے لگی اس کو دکھانے کیلئے میں بناوٹی نیند میں خراٹے لیا کرتا مجھے سوتا دیکھکر وہ میرے جسم پر ہاتھ پھیرتی آہ! اب وہ ہڈیوں کا ڈھانچہ رہگئی تھی وہ گداز پن اور ملائمت اب باقی نہ تھی۔ اس کی آنکھوں میں حلقے پڑگئے تھے کبھی کبھی وہ میرے جسم پر ہاتھ پھیرتے پھیرتے سسکیاں بھرنے لگتی آنکھوں میں آنسو بھر آتے دل میں قسم قسم کے خیال آتے کبھی کچھ سوچتا اور کبھی کچھ میں کس آگ میں جل رہا تھا یہ بتانے کی مجھ میں طاقت نہیں ہے۔

اگر آج کچھ نہ ملا تو کل فاقہ کی نوبت ہو گی اپنی تو مجھے چنداں فکر نہ تھی فکر تھی تو ان دونوں بدقسمت عورتوں کی والدہ مجھے تسلی دیا کرتیں لیکن جس آگ میں وہ خود جل رہی تھیں میں اُس سے ناواقف نہ تھا اُف! جن ماں نے تکلیفیں سہہ سہہ کر اتنا بڑا کیا اُس کی یہ خدمت؟ اور جس کے ساتھ دھرم کے نام پر سات پھیرے لیے تھے اس کو مٹھی بھر آٹا بھی نصیب نہیں۔ پرماتما! کس مصیبت کا سامنا ہے۔

مغرب کے وقت گھر سے نکلا ننھی ننھی پھوار پڑ رہی تھی آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے راستہ میں ہر طرف کیچڑ ہی کیچڑ چلنے لگا تو چمپا نے ہاتھ پکڑ لیا "کہاں جاتے ہو"

میں نے جواب دیا "ممکن ہے کچھ نہ جانے ایک شخص نے اس وقت بلایا تھا۔"

میں نے جھوٹ کہا تھا چمپا کو میری بات کا یقین ہو گیا اُس نے مطلق مخالفت

نہ کی بیٹھک میں ...

اسے کیوں جانے دیا ...

چمپا نے دریافت ہی ...

کو چھوڑ کر وہاں جاسکتے ہیں ...

میں اپنی آنکھوں سے ...

کرنے مترم معلوم ہوتی تھی ...

بتا کر میں راستہ پر ہولیا خیال ...

چار پیسے کما لونگا اس وقت کو ...

چمپا نے ٹھیک کہا تھا کہاں دو ...

بارش ہو رہی تھی میں بھیگتا ہوا ...

لگا ایک مرد شریف بزاز کی دکان سے کپڑ ...

زبان سے کچھ نہ کہہ سکا انکے پیچھے ہولیا ...

دیکھا اور کہا "کیوں؟"

میں نے کھانس کر گلا صاف کیا اور جواب ...

مسکرا کر پوچھا "کیا لوگے؟"

جواب دیا۔ گھر میں اناج کا ایک دانہ بھی ... دو پیسے مل جائینگے تو کچھ چنے ....

اُنھوں نے کہا "کیا دل لگی کرنے کو میں ہی ... نوں کر کے کچھ بنالی لیکن یہ کپڑے ذرا ان پر بھی نظر د...

میں نے اپنے کپڑوں کی طرف دیکھا آنکھیں کھل گئیں کیا مجھے کوئی مزدوری دیگا تا اُن حضرت کے چلے جانے پر میں امید بھری نظروں سے اُدھر ہی دیکھتا رہا خوب زور کا مینھ برس رہا تھا ایک دوکان کے برآمدہ میں کھڑا ہو گیا اس وقت راستہ بند تھا کوئی آدمی آتا جاتا نظر نہ آیا اسی اثنا میں ایک کتا میرے پاس آکر بیٹھ گیا شاید وہ بھی میری طرح بھوکا تھا میں اس کے بدن پر ہاتھ پھیرنے لگا وہ بھی دُم ہلانے اور میرے پیر چاٹنے لگا محبت کے مارے زمین پر لوٹ گیا۔

بارش رُک گئی میں گھر کی طرف واپس چلا کچھ دور آگے بڑھکر دیکھا کہ وہ کتا بھی پیچھے پیچھے چلا آ رہا ہے اسکو دیکھ کر میں نے تیزی سے قدم بڑھائے لیکن کتے نے پیچھا نہ چھوڑا کیا کروں گھر میں اپنے ہی کھانے کے لالے پڑے ہیں کہ یہ ایک اور بلا چپٹ گئی۔ میں نے کتے کے ایک ٹھوکر ماری وہ زمین پر لوٹ گیا اور اپنی دُم ہلانے لگا اُس نے بڑی عاجزانہ نظروں سے میری طرف دیکھا مجھے بھی ترس آگیا میں نے کہا چلو ہم تینوں بھوکے رہینگے وہاں تو بھی سہی اب کتا بہت خوش ہوتا تھا اب وہ چور کی طرح پیچھے پیچھے نہیں چل رہا تھا بلکہ کبھی آگے دوڑتا تھا اور کبھی داہنے بائیں بھونکنے لگتا بادی النظر میں وہ خوش تھا کہ میں نے اس کو ساتھ چلنے کی اجازت دیدی۔

وہ ایک طرف سے پوٹلی اُٹھا کر لایا میں خوش ہو گیا پوٹلی میں ضرور روپیہ ہوگا! خدایا! کیا اسی لیے تو نے اس کتے کو میرے پاس بھیجا تھا؟

میرا خیال درست نکلا اس پوٹلی میں دس دس روپے کے چھ نوٹ اور ایک تمسک نکلا میں خوشی کے مارے اوچھلنے لگا کتے کو گود میں اُٹھانے لگا وہ پیروں میں لوٹ گیا کیسی خوشی کیسا اطمینان یہ حالت زیادہ دیر قائم نہ رہی فوراً آنکھیں کھل گئیں گیس کی تیز روشنی میں تمسک پر نظر ڈالی اس کے مالک کا نام اس میں درج تھا اس راستہ سے گذرتے وقت یہ پوٹلی ان سے گر گئی ہو گی تھوڑی سی کوشش کرنے پر یہ اُن تک پہونچائی جاسکتی ہے پھر خیال بدلا پرماتما نے بھوکے کو کھانا بھیجا ہے اس کو ٹھکرانا کفران نعمت ہے گھر کی عورتوں کا خیال آگیا اگر پوٹلی واپس کرتا ہوں تو انھیں بھی فاقہ کرنا پڑے گا ضمیر نے ملامت کی اس کی بہ نسبت بھیک مانگ لینا اچھا ہے لیکن نہیں اس پوٹلی کا مالک مالدار آدمی معلوم ہوتا ہے پھر کسی وقت روپیہ انھیں واپس کیا جاسکتا ہے اس وقت تو جوں توں کر کے دو مہینے تک گذارہ ہو جائیگا اس اثنا میں کہیں کام کاج کا بھی انتظام ...

چمپا نے اس کو نہیں دیکھ...

میں نے ملائمت سے جواب دیا "آج سے یہ بھی ہمارے ساتھ رہیگا ... دوستانہ نہ کرتا تو کل ہم تینوں کو فاقہ کرنا پڑتا۔

چمپا نے پوچھا یہ کیسے؟

میں نے تمام قصہ سنا دیا اس کے چہرے کی رنگت دیکھ کر میری حالت دگرگوں ہونے لگی یہ روپیہ ہضم ہونا دشوار نظر آنے لگا میں نے کہا "جس وقت میرے ہاتھ میں روپیہ آئے گا میں واپس کر دونگا اس وقت تو بھگوان نے کرپا کر کے یہ روپیہ ہمارے پاس بھیجا ہے۔"

چمپا نے کہا "بڑی شرم کی بات ہے۔"

اتنا سنتے ہی میرا سر چکرا گیا ایسا معلوم ہونے لگا کہ میرے سامنے ایک مجسم دیوی کھڑی ہے اور میں گنہگار اور لالچی اُس کے سامنے تھر تھر کانپ رہا ہوں اس کے اس مختصر سے جملہ نے میرے اوسان خطا کر دیے میں فوراً چلدیا اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور دریافت کیا "کہاں جاتے ہو؟"

میں نے جواب دیا "نوٹ واپس کرنے۔"

اُس نے کہا "کل صبح دے آنا اس وقت کپڑے بدلو۔"

میں نے کہا "نہیں چمپا! اب صبر نہیں ہو سکتا تمہاری خاطر میں پاپ کرنا چاہتا تھا لیکن اب معلوم ہوا کہ تمھیں بھوکوں مار کر بھی میں خوش رہ سکتا ہوں۔ سمجھیں؟"

اس نے ہاتھ چھوڑ دیا اور میں گھر سے باہر نکل گیا۔

بہرہ دار کا مطلق خوف نہیں ہوا کسی قسم کا اندیشہ نہ تھا میرے جسم سے آگ نکل رہی تھی کتا بھی ساتھ تھا اس کو بھی غیر معمولی خوشی محسوس ہو رہی تھی آدھی رات کے قریب ایک بھلے مانس کو نیند سے بیدار کرنے میں مجھے ذرہ بھر تکلیف نہیں ہوئی وہ بہت خوش ہوئے روپے پاکر نہیں بلکہ تمسک پاکر اس کے بعد وہ ادھر اُدھر کی باتیں بنا کر مجھے بطور انعام چالیس روپے دینے لگے میں نے اول تو اُن سے اپنا تعارف کرایا بعد ازاں بیان کیا کہ ہنوز مجھے کوئی کام نہیں ملا ہے گھر کی یہ حالت ہے کہ اناج کا ایک دانہ تک نہیں ہے تاہم میں نے بھیک مانگنا گوارا نہیں کیا معلوم ہوتا ہے

تین اسلامی تاجدارونکی ملاقات
شاہ امان اللہ خان اور شاہ رضا شاہ پہلوی کا سفر انگورہ

قسطنطنیہ کا ایک قابل وثوق بحری پیام مظہر ہے کہ اعلیحضرت رضا خان پہلوی فرمانروائے ایران عنقریب بلاد فرنگ کا دورہ فرمانے والے ہیں آپ کا ارادہ ہے کہ واپسی پر ٹرکی تشریف لیجائیں اور انگورہ میں اعلیحضرت غازی مصطفےٰ کمال پاشا سے ملاقات کریں۔

شاہی کمیشن اصلاحات
انگلستان کے اخبارات کی رائیں

لندن ۴ رنومبر کمیشن اصلاحات کے مسئلہ پر تنقید کرتے ہوئے ہفتہ وار اخبار "نیشن" اس رائے کا اظہار کرتا ہے کہ ایک پارلیمنٹری کمیٹی کو ان خیالات کے معلوم کرنے کا کوئی موقعہ نہیں مل سکتا جو ہندوستانیوں کے قلوب میں جاگزین ہو رہے ہیں اور اس سے بھی کم بات کی توقع ہے کہ وہ کوئی ایسی اسکیم اصلاحات مرتب کرسکیں جو ۱۹۲۹ء کے تصفیہ اصلاحات کی بنیاد کے طور سے ہندوستانیوں کیلیے تسلی بخش ہو۔

اسی طرح اخبار "نیو اسٹیٹسمین" حکومت کی پالیسی کی مذمت کرتا ہے کہ سرکاری طور سے تو خاموشی اختیار کی جارہی ہے لیکن اسکے ارادوں کی خبروں کا برابر انکشاف ہوتا رہتا ہے جس کی وجہ سے ہندوستان کے اندر بےچینی پیدا ہوتی ہے لہذا اس کا انسداد کرنا چاہیے اور حکومت کی تجاویز کے متعلق جلد سے جلد تصریحی اعلان کر دینا چاہیے۔

وزیر اعظم کو اعزاز لندن ۴ رنومبر مسٹر بالڈون وزیر اعظم کو شاہی جماعت کا رفیق (رائل سوسائٹی کا فیلو) نامزد کیا گیا ہے۔

بحکم جناب مولوی سید محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر مقدمہ ۲۷ انسالوینسی

حُب لعل ولد آسا رام قوم برہمن ساکن فیروزپور پرگنہ جھو گنج پور ضلع کانپور — سائل

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں حُب لعل سائل نے ایک درخواست مشتہر قرار دے جانے دیوالیہ کے گذرانی ہے چنانچہ عدالت نے اس کی سماعت کے لیے ۳۰ ردسمبر ۱۹۲۷ء مقرر کی ہے لہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جو کچھ عذر نسبت درخواست مذکور کے رکھتے ہوں عدالت ہذا میں اصالتاً خواہ وکالتاً حاضر ہو کر بتاریخ معینہ پیش کریں۔ درصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔ مرقوم ۳ رنومبر ۱۹۲۷ء

دستخط ہر سہائے منصرم
عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

(مہر عدالت)

... ت

... ستماری

... استماری ختم ہوگئی نقشہ جات سے ... ۴ لاکھ نفوس ہے۔ ... قسطنطنیہ کی ہے۔

... انستان و پولینڈ

... دولت پولینڈ متعینہ انگورہ اور وزیر ... متعینہ پولینڈ اور افغانستان کے درمیان ایک ... گئے ہیں۔

... روس کی تصدیق

... اشتراکیہ شوروائیہ روس کی مجلس منتظمہ مرکزیہ ... ضمیمہ جات تصدیق کر دی ہے۔

... ہند کیلیے نیا عہدہ

... دار حلقوں میں اس خبر کی کوئی اطلاع نہیں ... صوبہ بمبئی یا مدراس کا گورنر مقرر کیا جائیگا ... وزرائے اعظم کو یہ اعزاز دیا جا چکا ہے جسمیں لارڈ بالفور ... سو برس ملبت مسٹر اسکوئتھ دونوں کو یہ اعزاز ملا ہے

... ہے میں کبھی بھی اس سے علیحدہ رہنا نہیں چاہتی تھی"

... مہاتون موصوفہ نے فرقہ وارانہ اور سیاسی اتحاد و اتفاق کے متعلق پرجوش اپیل کی اور اس بات پر زور دیا کہ تمام ہندی قوم کی جانب سے برطانیہ کا متفقہ مطالبہ کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہیے انھوں نے کہا کہ "جس لمحہ انڈین نیشنل کانگریس ہندوستان کیلیے کوئی ایسا دستور اساسی مرتب کریگی جس کی تمام ملک تائید کرتا ہو تو میں اپنا دولت مشترکہ ہند کا مسودہ" پرزہ پرزہ کرکے پھینکدوں گی۔

جداگانہ حلقہ انتخاب

مسز بسنٹ نے موجودہ ہندوستان کی تنقید کے متعلق سارا الزام فرقہ وارانہ حلقہ ہائے انتخاب کے اصول پر عائد کیا اور اس کو ایک عیارانہ حربہ سے موسوم کیا تاکہ دونوں ملتیں ایک دوسرے سے دست وگریبان رہیں انھوں نے مسلم رہنماؤں کی اس تحریک کا خیر مقدم کیا کہ انھوں نے جداگانہ حلقہ ہائے انتخاب کے ترک کرنے اور نشستوں کے تعین کیساتھ مشترک طریق انتخاب کے منظور کرنے میں آمادگی کا اظہار کیا ہے اگر اس کو حاصل کرلیا گیا تو اختلافات کا سبب مفقود ہو جائیگا اس کے بعد دوسرا کام سیاسی پارٹیوں کا اتحاد ہونا چاہیے تاکہ ایسا دستور اساسی مرتب کیا جاسکے جو تمام جماعتوں کے حسب مرضی ہو انھوں نے فرمایا کہ: "ایک دوسرے پر حملہ کرنا ترک کردو کبھی سخت الفاظ کا استعمال مت کرو اور صرف اُن عمدہ باتوں کا خیال کرو جو دوسری ہستیوں کے اندر موجود ہیں۔"

... موصوف لکھتا ہے کہ ... حب الوطنی کا ... ضرور اس قابل ہونگی ... دل میں رکھیں تحسین انسے جاصر ... یونکہ ہندوستان کی نصیبہ اوری میں مجھے راسخ اعتقاد ہے" اس عمر اور مُسن خاتون نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ "تم لوگوں کو اس مبارک وقت کی آمد کیلیے تعجیل سے کام لینا ہوگا کیونکہ میں بوڑھی ہوتی جارہی ہوں"

ہم سب کو کانگریس میں شامل ہونا چاہیے۔

انھوں نے بتایا کہ آزادی کے حصول کا کیا ذریعہ ہے اور کہا کہ "آؤ ہم سب کانگریس میں شامل ہوں اور اسے از سر نو مضبوط کریں ہمکو اختلافات مٹا دینے چاہییں ماضی کو فراموش کر دینا چاہیے اور مستقبل پر اپنی تمام توجہ مرکوز کر دینی چاہیے ہندوستان کا مستقبل اس کے ماضی سے عظمت میں بہت زیادہ شاندار ہو سکتا ہے اور انڈین نیشنل کانگریس ہی صرف ایک ایسی جماعت ہے جو ہمیں حصول مقصد میں معین ہو سکتی ہے اسمیں ہندوستان کی بڑی بڑی ہستیاں شامل رہی ہیں اور انھوں نے اسکیلیے جد وجہد کی ہے لہذا ہمیں کانگریس کو دوبارہ زندہ کرنا چاہیے اور آج کی رات میں صرف یہی پیام قوم کے نام دینا چاہتی ہوں"

مسز بسنٹ نے پرجوش نعروں کے درمیان فرمایا کہ:-
"مجھے کانگریس کی جانب واپس جانے اور شامل ہونے میں خوشی ...

ہندوستان

آل انڈیا آرین کانگریس کا اجلاس

مہاتما ہنسراج کا خطبہ صدارت

دہلی ۱۸ر نومبر آل انڈیا آرین کانگریس کا اجلاس آج صبح کے وقت شروع ہوا جس مین پنجاب، یوپی، اور بہار کے تقریباً ۳ ہزار ڈیلیگیٹ شامل تھے۔

صدر مجلس استقبالیہ کے بعد مہاتما ہنسراج صدر اجلاس نے اپنا خطبہ صدارت پڑھکر سنایا جس کے دوران مین آپ نے آریہ سماج کے ارکان سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ رواداری کا مظاہرہ کرین اور قاتلانہ حملوں سے گھبرا نہ جائیں۔ آپنے کہا کہ آریہ سماج نے اس وجہ سے ان حملوں کا انتقام نہیں لیا کہ اسے علم ہے کہ اس کا شدھی پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا آپنے مسلمانو اور عیسائی مبلغین کی شکایت کی کہ انھوں نے آریہ مذہب کے خلاف بہت سا لٹریچر تقسیم اور شائع کیا اکیلے مسلمانوں کی طرف سے تقریباً تین سو ٹریکٹ اور کتابیں آریہ سماج کے خلاف لکھی گئیں۔

آپنے کہا کہ مجھے فخر ہے کہ آریہ سماج نے ہمیشہ اس امر پر آمادگی کا اظہار کیا ہے کہ اسلام کے خلاف جو کتابیں یا رسالے شائع ہوے ہیں انھیں ضبط کر لیا جاے آریہ سماج نے کبھی قانون کو اپنے ہاتھ مین نہیں لیا۔

آپنے آرین کانگریس کو مشورہ دیا کہ وہ ملک کے ہر حصہ مین ایسی سب کمیٹیان قائم کرے جو اس لٹریچر پر نگرانی رکھیں جس سے فرقہ وارانہ جذبات وحسیات مجروح ہوتے ہون۔ آپنے مسلمانوں سے بھی اسی قسم کی کارروائی کرنیکی استدعا کی۔ شدھی کے متعلق آپنے کہا کہ آریہ سماج اپنے مذہب کے دروازے کو صرف انھیں لوگون کے لیے کھلا نہیں رکھنا چاہتے جو ہندو مذہب مین پیدا ہوے ہین جن مذاہب کا یہ خیال تھا کہ ہم کل ہندوستان کو اپنے دائرہ مین لے لینگے وہ اب مشتعل ہو رہے ہین انکی تجاویز سوامی دیانند کے مشن کی وجہ سے ناکام رہ گئی ہین انہی توقعات کی پامالی پر مسلمانونکو بھی مایوسی ہوئی اور وہ بہت زیادہ پریشان ہوے۔

بام اور نگر کیرتن کے سلسلے مین آپنے کہا کہ آج کل ہمارے مسلمان بھائیون کی طرف سے گئو کشی کے مقابلہ مین یہ مطالبہ کیا جارہا ہے کہ مسجد کے سامنے باجہ نہ بجایا جاے مسلمانون کی یہ ایک بالکل نئی اختراع ہے اور یہ سخت افسوس کی بات ہے کہ اس بالکل نئے اور ایجاد کردہ مطالبہ کے زیر اثر بعض مقامات پر ہندوون کی مذہبی جلوسون پر پابندیاں عائد کی گئی ہین مسجدین پہلے بھی موجود تھین اور باجے پہلے بھی بجتے تھے حتی کہ اسلامی حکومتون مین بھی باجے بند نہین کیے گئے پھر بہت سی مسجدیں شہرون کے بارونق حصون مین موجود ہین جہان آمد و رفت کے شور و غل سے یا باجہ کی آواز سے نماز مین خلل پڑتا ہے یہ محض ایک بناوٹی مطالبہ ہے اور مین اپنے فرض کی ادائگی مین کوتاہی کرونگا اگر مین یہان یہ نہ کہدون کہ کئی ایک مقامات پر حکومت وقت نے اس مسئلہ کے متعلق بے پروائی اور طرفداری کا اظہار کیا ہے اگرچہ مین یہ امر تسلیم کرنے کیلیے تیار ہون کہ جہانتک نگر کیرتن کا تعلق ہے حکومت وقت نے آریہ سماج کے اس جائز حق کے خلاف اس وقت تک کسی عام پالیسی کا اعلان نہین کیا یہ صحیح ہے کہ دو تین مقامات پر آریہ سماج کے نگر کیرتن پر غیر ضروری اور ناواجب پابندیان عائد کی گئین ہین لیکن چند مقامی حکام کی خودسرانہ اور غیر دانشمندانہ کارروائی کو حکومت وقت کی پالیسی تصور کر لینا مناسب نہین۔ ہمین مقامی حکام کے سامنے اپنی ضروریات اور اپنے حقوق کو ٹھیک طور پر واضح کرنے سے دریغ نہین کرنا چاہیے۔

٥

اور خواہ مخواہ یہ ... کی شکایات کو سُننے ... کہ آریہ سماجیوں کے نگر ... اندازی ہونے دینا حکومت ... ہندو مسلم کشیدگی پر چند ... حملوں اور آریہ سماجیوں کے ... دہشت اور خوف کے نظر سے ... مایوس نہ ہونا چاہیے وہی مذ... سامنا کرنا پڑے دنیا کی تاریخ ... زمانہ مین مسیحی جلاے گئے اور اسی ... مسلمانوں نے پنڈت لیکھرام کو ... ہو جائیگا لیکن وہ یہ دیکھکر حیرت ... درجہ وسعت پذیر ہوا اسی طرح سوامی ... تک کے پنڈت اصول شدھی پر متفق ... نہیں ہیں ہندو بنانا شروع کر ...

آخر مین آپنے حاضرین جلسہ ... بتلاے ہوے اصولوں پر مضبوطی سے قائم ... ویدک دھرم کا پرچار اور آریہ جاتی کا ... نجات پاے۔ (زمیندار)

سر محمد حبیب اللہ کی ا...

افواہاً کہا جاتا ہے کہ دفتر وزیر ہند کی اس تجویز پر ... اصلاحات کو صرف ایک پارلیمنٹری کمیٹی کی حیثیت دیجاے اور اسمبلی ... ہندوستانیوں کو صرف اسیسروں یا کواپٹیڈ (عارضی طور سے مشورہ کیلیے مقرر کردہ) اراکین کی حیثیت سے شامل کیا جاے جب حکومت ہند ...

... جسکے مسودے اور فیصلہ ... عدالت ... ظاہر ہوتا ہے کہ اصلاحات

جلسہ سالانہ ندوۃ العلماء کے صدر کا انتخاب

ندوۃ العلماء کا سالانہ جلسہ جو ۲۵ ، ۲۶ ، ۲۷ ر نومبر ۱۹۲۷ء کو انشاء اللہ تعالیٰ امرتسر میں منعقد ہوگا اس کا صدر ارکان انتظامیہ نے حسب صوابدید مجلس استقبالیہ جناب مولانا غلام حسین صاحب ہوم منسٹر ریاست بھاولپور کو منتخب کیا ہے۔

لہذا میں دلی مسرت کے ساتھ مولانا ممدوح کے باضابطہ صدر منتخب کیے جانے کا اعلان کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ مولانا ممدوح کی صدارت میں ندوۃ العلماء کا انشاء اللہ تعالیٰ یہ اجلاس نہایت کامیاب ہوگا۔

اس کے ساتھ مسلمانان ہند سے عموماً علماء و مشائخ اور دیگر بزرگان قوم سے خصوصاً مستدعی ہوں کہ وہ اس اجلاس میں شریک ہو کر اپنی دلی ہمدردی اور مذہبی و علمی شغف کا ثبوت دیکر ارکان انتظامیہ ندوۃ العلماء کو شکر گزار فرما دیں۔ والسلام

(صفی الدولہ حسام الملک شمس العلماء نواب
سید محمد علی حسن (خان)
ناظم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

بحکم جناب حاکم بٹوارہ صاحب بہادر پرگنہ بھوگنی پور ضلع کانپور

بابو ننگی پرشاد
بنام چندی پرشاد وغیرہ
بٹوارہ موضع روہنی پرگنہ بھوگنی پور محال چندی پرشاد

نوٹس

تم اشخاص مندرجہ تحت کو اس نوٹس کے ذریعہ اطلاع دیجاتی ہے کہ سائل بٹوارہ بابو ننگی پرشاد کی طرف سے درخواست بازیہ نمبر قائم ہونے مقدمہ مندرجہ عنوان کی گذری ہے لہذا اگر تم کو کوئی عذر ہووے تو تاریخ ۱۶ ر نومبر ۱۹۲۷ء حاضر ہو کر وجہ ظاہر کرو کہ کیوں نہ درخواست سائل منظور کیجاوے در صورت تمہاری غیر حاضری کے درخواست سائل منظور کی جاوے گی۔

مرقوم یکم نومبر ۱۹۲۷ء

دستخط
(مہر عدالت)
اہلمد بٹوارہ

خالص گھی کی فراہمی

ہم نہایت کوشش سے ضلع اٹاوہ کا بہترین گھی مہیا کرتے ہیں جو قیمت میں دیگر اضلاع کے گھی سے زیادہ ہوتا ہے امید ہے کہ بطور آزمایش آپ خرید فرما کر آمیزش شدہ گھی کی خریداری سے بچیں گے۔

ملنے کا پتہ

ایم۔ ہاشم اینڈ سنس اندرون پھاٹک متصل خیراتی ہسپتال محلہ پٹکاپور شہر کانپور

... شمس الدین ...
... سید المعید صاحب ... لا منصف بہادر

... حاضری اصالتاً

... مستقل مقدمہ

(... قاعدہ ۳)

... صاحب بہادر کانپور

... ۱۹۲۷ء

... قوم کھتری ساکن پٹکاپور بازار شہر کانپور — مُدعی

... — مُدعا علیہ

... فیاض محمد قوم شیخ ساکن محلہ ... نابالغ بولایت مساۃ مہندی بیگم ... کرنیل گنج شہر کانپور۔

... ایک نالش ۳۵۵۰/- کے دائر ... کہ آپ بتاریخ ۲۳ ر ماہ نومبر ۱۹۲۷ء ... لہذا میں اصالتاً حاضر ہوں اور جوابدہی ... تاریخ جو آپ کی حاضری کیلئے مقرر ہے ... کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی ... حاضر کریں بنزحملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید ... استدلال کرنا چاہتے ہوں اسی روز پیش کریں۔

... اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ ... بہ عدم حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بہ ثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ... ر ماہ نومبر ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)
دستخط انوپ سنگھ منصرم
عدالت منصفی کانپور

بحکم جناب مولوی سید محمد منیر صاحب بیرسٹرایٹ لا منصف بہادر کانپور

نوٹس بنام مدعا علیہ نابالغ اور ولی کے

(آرڈر ۳۲ - قاعدہ ۳)

بعدالت جناب منصف صاحب بہادر کانپور

مقدمہ نمبر ۷۱۸ بابت ۱۹۲۷ء

مساۃ جمبرو۔ زوجہ جگناتھ پرشاد قوم کھتری ساکن محلہ پٹکاپور بازار شہر کانپور — مُدعی

بنام مساۃ مہندی بیگم وغیرہ — مُدعا علیہ

بنام اشتیاق محمد — مُدعا علیہ نابالغ

مساۃ مہندی بیگم بیوہ شیخ فیاض محمد اقوام شیخ ساکنان محلہ کرنیل گنج شہر کانپور ولی قدرتی مدعا علیہ نابالغ مذکور۔

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مُدعی نے ایک درخواست گذرانی ہے کہ مدعا علیہ نابالغ کا ایک ولی دوران مقدمہ مقرر کیا جاے لہذا تم اشتیاق محمد نابالغ مذکور اور تم مساۃ مہندی بیگم ولی کو اس کی روسے اطلاع دیجاتی ہے کہ قبل تاریخ ۲۳ ر ماہ نومبر ۱۹۲۷ء کے اندر ایک درخواست اس عدالت میں نسبت اپنے یا کسی دوست مدعا علیہ نابالغ کے ولی دوران مقدمہ مقرر کیے جانے کی نسبت نہ گذرانوگے تو عدالت تم کو یا کسی اور شخص کو نابالغ مذکور کا ولی مقرر کر دیگی۔

آج بتاریخ ... ر ماہ نومبر ۱۹۲۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)
دستخط انوپ سنگھ منصرم

روزانہ ایک آنہ

آپ روزانہ ایک آنہ خرچ کرکے تھوڑے ہی عرصہ میں اپنی گئی گذری تندرستی واپس لانیکے لئے ہر قسم کی کمزوری کو رفع کرکے اعلیٰ درجہ کی طاقت و توانائی حاصل کرنیکے لئے جریان۔ احتلام۔ رقت منی۔ فساد خون و منی کی خرابی وغیرہ امراض مخصوصہ سے نجات پانیکے لئے مقویات سراج عالم آتشک نگر گولیوں کا استعمال کریں۔ قیمت ۳۲ عدد گولیاں ۱۶ ایام کی خوراک میں صرف ۲؎۔ اسی طرح روزانہ صرف ایک آنہ خرچ کرنے سے تھوڑے ہی عرصہ میں زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہے ۵ ڈبیاں ساتھ منگوانیسے صرف ۴ روپیہ للعہ محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار

طلاء واجی کرن

ایسے مایوس اشخاص جو اپنی جوانی کو اپنے ہاتھوں سے بگاڑ کر کف افسوس مل رہے ہوں اور بالکل نامرد بن گئے ہوں بہت سے طلاؤں میں پیسہ خرچ کر کے بھی فائدہ نہ اٹھا سکے ہوں انکو چاہیئے کہ اس طلاء کا استعمال کرکے صرف دو ہفتہ کے اندر دائمی صحت ... قیمت فی شیشی نصف تولہ ۲؎ علاوہ محصولڈاک۔

ویدشاستری منی شنکر گوبندجی ... جامنگر ...

کانپور ایجنٹ ... سے ... لیے جاتے ہیں ...

... موصوف لکھتا ہے کہ ...

... حب الوطنی کا سچا جذبہ ... دل میں رکھتی ہیں انسے خاموش ... صدر جناب شیخ ... حسن صاحب رئیس و بیرسٹر ایٹ لا اور سکریٹری جناب حاجی شیخ علی بخش صاحب سوداگر چرم و آنریری مجسٹریٹ منتخب ہوے ہیں لہذا علماء و مشائخ سے خصوصاً اور تمام برادران اسلام سے عموماً دلی آرزو کے ساتھ استدعا ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو امرتسر میں اس جلسہ کی شرکت کیلئے قدم رنجہ فرمائیں۔

موسم کے معتدل اور خوشگوار ہونے کے علاوہ اس اجلاس میں دارالعلوم ندوۃ العلماء کے فارغ التحصیل طلبہ کو سندیں دیجائینگی اس سلسلہ میں آپ کو اس کا موقع حاصل ہوگا کہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے تعلیم و تربیت یافتہ طلبہ کی استعداد و قابلیت کا صحیح اندازہ فرمائیں اور اس بات کا صحیح مشورہ دیں کہ ندوۃ العلماء کی بنیاد کی بنیاد کو مضبوط کرنے کے واسطے کافی سرمایہ کس طریقہ سے فراہم کیا جا سکتا ہے۔

آخر میں پھر گزارش ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو اس اجلاس میں شرکت فرمایئے اور اپنی تاریخ تشریف آوری کی اطلاع مندرجہ بالا پتہ سے ایک ہفتہ قبل سکریٹری صاحب مجلس استقبالیہ کو دیجیے آپ کے قیام و طعام کا انتظام معقول طریقہ سے کیا جا سکے ٹکٹ ممبری کی قیمت پانچ روپیہ اور اعانت (وزیٹر) کی دو روپیہ ہے۔ والسلام

الداعی الی الخیر
(صفی الدولہ حسام الملک شمس العلماء نواب سید محمد علی حسن (خان) ناظم ندوۃ العلماء (لکھنؤ)

نوٹ (۱) مجلس استقبالیہ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ صرف ممبروں اور مہمانوں کیلیے دیسی طریقہ پر طعام و قیام کا انتظام مجلس استقبالیہ کی جانب سے ہوگا۔ وزیٹرن صاحبان اگر چاہیں تو تین روپیہ زائد دیکر بحیثیت ممبر ...

بحکم جناب مولوی سید محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

نمونہ قابل فروخت

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵۔ قاعدہ ۱ و ۵)

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

مقدمہ ۱۷۹۵ سنہ ۱۹۲۷ء

ہنومان پرشاد ولد گوکل پرشاد برہمن ساکن مہنواس باغ
ملی گنج شہر کانپور — مدعی

بنام جسکرن — مدعا علیہ

بنام جسکرن ولد مداری قوم بھاٹ ساکن حال سبزی منڈی کہنہ
شہر کانپور کوٹھی شاہ جی والی۔ — مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت للعہ
کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۸ ماہ نومبر
سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ
کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ
کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ ایسے سوالات کا جواب
دینے کیلئے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو۔ اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری
حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے
پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام
دستاویزات جن پر تم اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہو
اسی روز پیش کرو۔ تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر
نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔
بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۹ ماہ اکتوبر
سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) — دستخط ہر سہائے منصرم

اطلاع تاریخ

مرابت اشتہار

بعدالت دیوانی اجلاس عالیہ میر
خورشید حسین صاحب سب جج
مقدمہ نمبر ۳۴۷ سنہ ۱۹۲۳ء
مقدمہ اجرائے ڈگری نمبر ۱۱۶ سنہ ۱۹۲۷ء
الہ آباد بنک لمیٹڈ لکھنو
بنام لالہ سندر لال وغیرہ

بنام (۱) لالہ سندر لال ولد نامعلوم قوم کھتری ساکن
لانوان ضلع ہردوئی

(۲) شیاما چرن ولد سندر لال قوم کھتری ساکن
ضلع ہردوئی

ہرگاہ کہ مقدمہ مندرجہ بالا میں ڈگری دار نے نیلام کی
درخواست کی ہے تم کو اس اطلاعنامہ کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے
کہ تاریخ ۱۹ ماہ نومبر سنہ ۱۹۲۷ء واسطے
اشتہار نیلام کے مقرر کی گئی ہے۔
آج بتاریخ ۳ ماہ نومبر سنہ ۱۹۲۷ء میرے دستخط
سے جاری کیا گیا۔
وقت حاضری بدفتر سب جج صاحب بہادر ہردوئی
۱۰ بجے سے ۴ بجے تک

بحکم (پنڈت) ہنومن ناتھ کول منصرم
عدالت سب ججی ہردوئی

مرقوم ۲۱ اکتوبر سنہ ۱۹۲۷ء

(مہر عدالت) — دستخط ہر سہائے
عدالت جج خفیفہ کانپور

ہانگ کانگ ۴ نومبر کل سے کینٹن میں برطانیہ کے خلاف بائیکاٹ کی
تحریک شروع ہو گئی ہے دفتر محاصل کے بہت سے پہرے داروں نے بغیر
اطلاع کے برطانوی مال کی دیکھ بھال اور چینی مسافروں کی تلاشی لی۔

نیلام

مکانات بنگلہ و رہائشی سامان نیلام

۱۱ نومبر سنہ ۱۹۲۷ء بوقت ۱۰ بجے دن	ایک قطعہ پختہ مکان نمبری ۴۲ واقع ملکھنیا بازار۔
۱۳ نومبر " "	ڈبلو ایکنس صاحب بہادر کے بنگلہ کا کل رہائشی سامان متصل کانپور کاٹن ملس
۱۴ نومبر " "	ایک قطعہ مکان نمبری ۶۵ واقع سیتارام محال۔
۱۵ نومبر " "	فرنیچر۔ دریاں۔ غالیچہ۔ گاڑی وگھوڑے وغیرہ۔ ہمارے بنگلہ پر
۱۷ نومبر " "	ایک قطعہ مکان پختہ سہ منزلہ واقع جیکلا محال متصل وکرم پستکالیہ
۱۸ نومبر " "	ایک قطعہ پختہ مکان واقع طلاق محل لالہ کلومل کے چیرا فیکٹری کے پیچھے
۲۰ نومبر " "	ایک قطعہ بنگلہ واقع سول لائن شیروالا بنگلہ۔ کمپنی باغ کے پھاٹک کے سامنے۔

و رہائشی سامان از قسم قد آدم شیشہ کی الماریاں سنگار میز دریان و غالیچہ وغیرہ وغیرہ۔

مشتہر

سوہن لال اینڈ سنس

گورنمنٹ۔ ریلوے۔ کورٹ بلس۔ پبلک۔ منوسپلٹی اینڈ امپرومنٹ ٹرسٹ اوکشنرس کانپور

مجلس مقننہ مدراس کا اجلاس

ہندو قانون اوقاف کی منظوری

مدراس ۲ نومبر آج مجلس مقننہ مدراس میں چیف منسٹر نے فوری سوالات کے جواب میں کہا کہ آل انڈیا خلافت فنڈ میں چندہ دینے کے متعلق حکومت کا امتناعی حکم لوکل بورڈوں کے ملازموں پر عائد نہیں کیا گیا اور نہ منوسپلٹیوں کو اس کی ممانعت کی گئی ہے کہ وہ اپنا کاتا ہوا سوت بطور چندہ کے فنڈ مذکور دیں۔ اس کے بعد مجلس نے ہندو قانون اوقاف کی ہر شق پر غور کیا اور اس کو منظور کر دیا مخالف جماعت نے تقسیم آرا کا مطالبہ نہیں کیا۔

REGD. No. A. 1424

جمالِ پر تو حق عزم مستقل میں ہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں ہے

صدق

ہفتہ وار

اڈیٹر
خواجہ عبد السلام

جلد ۶ | کانپور چہارشنبہ ۱۶ - نومبر ۱۹۲۷ء مطابق ۲۰ ۔ ۔ ۔

اَب میں مرد ہوں!

ایک عورت کے خیالات مرد ہو جانے کے بعد

اٹلی میں رینا نیگرازیا نامی ایک اٹھارہ سال کی دوشیزہ لڑکی تھی اچانک اس کے اعضا میں تبدیلی شروع ہوئی۔ اب وہ پورے معنی میں مرد ہو گئی ہے چنانچہ ڈاکٹروں نے اسے مرد ہونیکی سند دیدی ہے۔

پچھلے دنوں ریوٹر ایجنسی نے یہ خبر تمام دنیا میں مشہور کر دی تھی اب اس کی مزید تفصیلات انگستان کے اخبارات میں آگئی ہیں۔

یہ حیرت انگیز واقعہ گزشتہ ماہ اگست میں پیش آیا۔ اس سابق دوشیزہ اور حال کے نوجوان مرد نے اخبارات میں ایک مضمون شائع کیا ہے اس مضمون میں وہ مرد ہونیکے بعد اپنے تاثرات بیان کرتا ہے چونکہ وہ ابتک اپنے جذبات میں نسوانیت کا اظہار کرتا ہے اسلئے بہتر ہے کہ ہم بھی اس کا ذکر ضمیر مؤنث کے ساتھ کریں، وہ لکھتی ہے :-

"بچپن ہی سے میرے دل میں یہ تمنا موجود تھی کہ کاش میں مرد ہوتی تاکہ مردوں کی سی آزاد زندگی بسر کر سکتی لیکن اب جبکہ قدرت نے میری لڑکپن کی یہ طفلانہ آرزو پوری کر کے دنیا کا سب سے بڑا عجیب غریب واقعہ دکھا دیا ہے میری خواہش بالکل برعکس ہو گئی ہے، کاش میں دوبارہ عورت ہو جاتی۔!

مسلسل تین ہفتے اطباء کی ایک بڑی مجلس میرا طبی معائنہ کرتی رہی بالآخر متفقہ طور پر اس نے فیصلہ صادر کر دیا کہ میں عورت نہیں رہی مرد ہو گئی ہوں۔ قارئین اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ عجیب فتویٰ سنکر میری حیرت کا کیا حال ہوا ہوگا؟ میں مبہوت ہو کر رہ گئی پھر میں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ میں نے اپنا منہ دونوں ہاتھوں سے چھپا لیا۔ میری ہچکی بندھ گئی۔ میں زور سے چلا اٹھی نہیں، نہیں میں مرد ہونا نہیں چاہتی۔!"

"اب یہ زنانہ کپڑے اتار دو" ایک ڈاکٹر نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھکر کہا "اب ہمارا جیسا کوٹ پتلون پہن لو، آج کے بعد یہ رنگین حرابیں اور اونچی ایڑی کا جوتا نہ پہننا! اب تم ہماری طرح مرد ہو گئی ہو۔"

میری مصیبت ابھی ختم نہیں ہوئی تھی مجھے اپنے منگیتر کو یہ ہولناک خبر سنانا ابھی باقی تھا "خدایا، میں کیا کروں؟" راستے میں میں خیال کرنے لگی، اپنے منگیتر سے کس طرح کہوں؟ اُسکو یہ منحوس خبر اُسے کیسے سناؤں؟"

"میرے دوست" میں نے انتہائی حسرت و یاس سے لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں اپنے عاشق کو مخاطب کیا "اب میں عورت نہیں رہی، ہماری شادی ناممکن ہے!" اس نے قہقہہ مارا اور مجھے ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا لیکن میں نے سنجیدگی سے تمام واقعہ سنا دیا۔ "کیا" وہ غصہ سے چلایا "کس شیطان نے تم سے یہ کہدیا ہے"! میں نے جیب سے طبی سندیں نکالکر اسکے سامنے ڈالدیں، وہ حیرت زدہ رہگیا ہم دیر تک حسرت و یاس سے بیٹھے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے بار بار اُسپر ایک غشی کی سی حالت طاری ہو جاتی تھی ہم دونوں اپنی پچھلی محبت پر غور کرتے تھے اپنے وعدے یاد کرتے تھے مستقبل کا خیال کرتے تھے اور یہ سب ایک خواب سا معلوم ہوتا تھا ایسی غمناکی دنیا میں کبھی واقع نہیں ہوئی ہوگی میں اگرچہ اب مرد ہو چکی تھی لیکن اپنے منگیتر کی محبت میرے دل میں بالکل اتنی ہی اور ویسی ہی باقی تھی جتنی اور جیسی عورت ہونیکی حالت میں ہو سکتی ہے میری حسرت بیحساب تھی میں خیال کر رہی تھی کہ میرا عاشق اگر چاہے تو کسی دوسری عورت کو اپنی بیوی بنا سکتا ہے لیکن میں کتنا ہی سوچوں اب کسی مرد کو اپنا شوہر نہیں بنا سکتی۔ "کچھ پرواہ نہیں" میرا عاشق جوش سے چلا کر کھڑا ہو گیا "اگر تم مرد ہو گئی ہو تو کوئی پرواہ نہیں میں تمسے اب بھی محبت کرونگا اگر تم میری بیوی نہیں بن سکتی تو دوست تو بن سکتی ہو؟ میں تم سے ایسی محبت کرونگا جیسی محبت اس آسمان کے نیچے کسی نے بھی اپنے دوست سے نہیں کی ہوگی۔ میں زندگی بھر تمہارے نام پر کنوارا رہونگا!" پھر ہم دونوں نے نہایت جوش سے مصافحہ کیا لیکن کیسا مصافحہ، مردانہ۔

جب میں نے پہلی مرتبہ خوبصورت زنانے کپڑے اتار کر مردانے کپڑے پہنے تو بے اختیار دل بھر آیا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی آئینہ میں جب میں نے اپنی صورت دیکھی تو رنج و غم کی شدت سے میرا دل قریب تھا کہ پھٹ جائے۔ آج میں بازار وغیرہ میں اپنی سہیلیوں کو زنانہ لباس میں چلتے دیکھکر رشک و حسد سے جل جاتی ہوں ہر عورت کے نسوانی وجود کا منظر میری آنکھوں کے لئے غمناک ہے۔

یہ عجیب بات ہے کہ نوجوان مرد جو پہلے مجھ سے اظہار محبت کرتے تھے اور مجھے اپنے ساتھ فخر و مباہات سے تھیٹر لیجاتے تھے اب مجھ سے کہتے ہیں آؤ ہمارے ساتھ [illegible] لڑکی تو [illegible] ہونیکے بعد زندگی پر نظر ڈالتی ہوں [illegible] رحیم و شفیق نہیں رہی جیسے پہلے تھی اب [illegible] پڑتے ہیں حالانکہ پہلے دوسرے لوگ ہماری حمایت کی [illegible] و آرائش کے سوا کوئی فکر نہ تھی اب مجھے اپنے ساتھ تھیٹر جانیوالی عورتوں کے ٹکٹ جیب سے ادا کرنے پڑتے ہیں حالانکہ پہلے میرے مصارف دوسروں کے ذمے ہوا کرتے تھے لیکن ساتھ ہی مجھے اعتراف کرنا چاہئیے کہ میری آزادی پہلے سے بہت زیادہ ہو گئی ہے اب میں اپنی زندگی کی مالک ہوں جہاں چاہوں جا سکتی ہوں اور دیر تک گھر سے باہر رہ سکتی ہوں۔ شروع میں خیال تھا کہ نوجوان مرد اور نوجوان عورتیں دونوں مجھ سے نفرت کرینگے میری یہ جنسی تبدیلی کسیکو بھی پسند نہیں آئیگی مگر تجربے سے معلوم ہوا کہ میرا خیال غلط تھا۔ دونوں گروہ مجھے پسند کرتے ہیں۔ مرد اسلئے کہ مرد ہو گئی اور انکی صحبتوں اور گفتگوؤں میں مردکی طرح حصہ لینے لگی ہوں۔ عورتیں اسلئے کہ پہلے میں انہیں کی طرح عورت تھی، میری طرف زیادہ رغبت کا اظہار کرنے لگی ہیں اور مجھ سے محبت کی طالب ہیں لیکن عورتوں کی یہ حرکت مجھے بالکل نہیں بھاتی۔ کیونکہ اگرچہ طبیبوں نے میرے مرد ہو جانیکا فیصلہ کر دیا ہے لیکن میرا احساس ہنوز یہی ہے کہ میں عورت ہوں۔

جونہی اخبارات نے میری اس "بدنصیبی" کی خبر شائع کی یورپ کے مختلف شہروں سے تقریباً پچاس درخواستیں عورتوں نے میرے پاس بھیجی ہیں جنمیں لکھا تھا کہ وہ مجھ سے شادی کرنیکے لئے تیار ہیں مجھے بہت تعجب ہوا کہ مجھ سے شادی کیوں چاہتی ہیں؟ سب نے بالاتفاق لکھا تھا "ہم تم سے اس لئے شادی پسند کرتے ہیں کہ تم پہلے عورت تھیں اس لئے عورتوں کے احساسات و جذبات سے بخوبی واقف ہو۔ تم دنیا کے تمام مردوں سے زیادہ بہتر شوہر ہو سکتی ہو۔"

لیکن میں کسی عورت سے بھی شادی کرنا نہیں چاہتی میں نے قسم کھالی ہے کہ اپنے منگیتر سے محروم ہو جانیکے بعد اُسی کی طرح میں بھی عمر بھر بغیر شادی کے رہونگی۔ تمام طبیبوں کا بیان ہے کہ میری یہ تبدیلی نہایت ہی حیرت انگیز ہے جرمنی کی ایک یونیورسٹی مجھے ایک ہزار پونڈ اس شرط پر دے رہی ہے کہ مرنیکے بعد اپنی نعش اس کے حوالہ کر دوں۔ اور وہ میری جسمانی ساخت کا معائنہ کرسکے ہر طرف سے لوگ مجھے لکھ رہے ہیں کہ اگر میں دنیا کا دورہ کروں تو بڑی دولت جمع کر لوں گی۔ ایک سینما کمپنی کی بھی درخواست آئی ہے، وہ میری تصویریں لیکر تماشا گاہوں میں دکھانا چاہتی ہے لیکن میں اس قسم کی کوئی بات بھی منظور نہیں کرونگی میں اپنے جسم کو مال جمع کرنے کا آلہ بنانا نہیں چاہتی

(الہلال)

... ایک جماعت ... ہیں اور چار حضرات قدامت پسند ... سے تعلق رکھتے ہیں۔

... جنوری سنہ ۱۹۲۸ء میں یہ کمیشن ہندوستان آجائیگا اور کچھ دنوں تک قیام کرنے کے بعد انگلستان واپس چلا جائیگا اور پھر دوبارہ اکتوبر میں ہندوستان واپس آجائیگا اور اپنا باقاعدہ کام شروع کردیگا

ہندوستان کی لیجس لیٹو اسمبلی اور مختلف صوبوں کی لیجس لیٹو کونسلوں کو اس کا حق دیا گیا ہے کہ وہ اپنی اپنی کونسلوں سے منتخب شدہ اور نامزد شدہ غیر سرکاری ارکان میں سے ایک ایک سلکٹ کمیٹی مقرر کرے اور یہ کمیٹیان اپنی اپنی تجاویز لکھکر کمیشن کے سامنے پیش کریں اور اُس پر کمیشن جس طرح چاہے گا فیصلہ کریگا۔ یہ کمیشن ان کمیٹیوں کے ارکان کو وقتاً فوقتاً مشورہ کیلیے طلب کرتا رہیگا

کمیشن اپنی تحقیقات ختم کرنیکے بعد اپنی رپورٹ مرتب کرکے حکومت برطانیہ و حکومت ہند کے سامنے پیش کرے گا اور ان دونوں حکومتوں کی منظوری کے بعد ان آئین و قوانین پر ہندوستان کی مختلف انجمن جماعتوں کو اظہار خیالات کا موقع دیاجائیگا اور اس کے بعد اس مسودہ کو پارلیمنٹ کے سامنے بغرض آخری منظوری پیش کیا جائیگا۔

انگلستان کے دونوں ایوانوں یعنی دارالعوام اور دارالامراء کی ایک مشترکہ کمیٹی اس غرض کیلیے بنائی جائیگی کہ وہ اس مسودہ پر کافی غور و خوض کرے اور یہ کمیٹی ہندوستان کی لیجس لیٹو اسمبلی کی ایک سلکٹ کمیٹی کو بغرض مشورہ طلب کریگی اور اگر ضرورت محسوس ہوئی تو دوسرے لوگوں کو بھی یہ کمیٹی بغرض مشورہ طلب کرلیگی۔

کمیشن کے ارکان کا غالب عنصر قدامت پسند ہے اسلیے اس کی امید کرنا کہ وہ ہندوستان کی بہتری چاہیں گے ایک خیال موہوم سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

خلاصہ یہ کہ ان تمام کارروائیوں کے بعد سمجھیں کہ ہندوستانیوں کی وقعت ایک شاہد سے زیادہ نہیں ہے اس کی قسمت کا فیصلہ کردیاجائیگا۔

... نافذ کردیاجائیگا ... ہے کیونکہ اس کمیشن میں ... تن کے سیاہ و سفید کے ... کے متعلق یہ یقینی طور پر کہا ... وریات اور خواہشات کو ہرگز ... ن کو کسی قسم کی ہمدردی کی توقع

... ور والسرائے بہادر اور وزیر اعظم ... کو عین منصفانہ فیصلہ ثابت کرینگی ... والسرائے نے اس سے ہندوستانیوں ... یا چاہا ہے کہ رائل کمیشن وانگلستان ... ئل پر کافی ہمدردانہ طور پر غور کرے گا ... کی رائے کا پورا پورا لحاظ رکھا جائیگا ... سکتا کہ آخر اس کمیشن میں کہ جسمیں ... کا فیصلہ ہونے والا ہے اسمیں انکے ... گئے؟

... و شبہ نہیں کہ اس اعلان کے ذریعہ سے حکومت ... نے ۳۳ کروڑ ہندوستانیوں کے جذبات حب الوطنی ... سے طرح ٹھکرا کر اپنی شان بے نیازی کا ثبوت دیا ہے ... یہ بات غور کرنے کے قابل ہے کہ آخر گورنمنٹ نے یہ طریقہ کیوں اختیار کیا اور اگر ذرا بھی نظر انصاف سے دیکھا جائے تو فوراً ہمارا کانشنس ہمکو یہ جواب دیگا کہ حکومت کے بجائے ہم خود اس کے ذمہ دار ہیں اور ہمارے ہی کرتوتوں کے بدلہ میں ہم کو اس عذاب میں مبتلا ہونا پڑا ہے کیونکہ ہمارا عرصہ سے یہ وطیرہ ہوگیا ہے کہ ہم کو انپوں سے زیادہ غیروں پر بھروسہ ہے اور ہم معمولی معمولی باتوں پر اپنے بھائیوں کے خون کے پیاسے ہوجاتے ہیں۔

ہماری ان شرمناک حرکات کی وجہ سے حکومت کو یہ یقین ہوگیا ہے کہ ہندوستانیوں میں کسی قسم کی خودداری باقی نہیں رہی ہے اور جس طرح بھی ہم چاہیں گے انکو پامال کردینگے نیز اس کا بھی اسکو یقین ہوگیا ہے کہ ان ہندوستانیوں میں متحد و متفق ہوکر اپنے حقوق کی حفاظت اور اپنے ملک کی ترقی کیلیے کوشش کرنے کی قوت باقی نہیں رہی ہے

اگر اب بھی ہندو مسلمانوں کی آنکھیں نہ کھلیں گی اور چھوٹی چھوٹی مراعات کیلیے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے رہیں گے تو اس کا صاف نتیجہ ہوگا کہ ہندوستان کی سیاسی ترقی غیر معین مدت کیلیے رک جائیگی۔

بہرحال اب ہندو مسلمانوں کا یہ اولین فرض ہونا چاہیے کہ وہ اپنے ذاتی اختلافات کو مکمل چھوڑ دیں اور متحد و متفق اور ہم آواز ہوکر کمیشن کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں۔

گڈھ مکتیسر کا ہولناک فساد

گڈھ مکتیسر ضلع میرٹھ میں گنگا اشنان کے موقع پر ایک عظیم الشان میلہ ہوتا ہے چنانچہ اس مرتبہ بھی تقریباً ۲ لاکھ ہندوؤں کا مجمع تھا اور اسمیں تقریباً دو چار سو مسلمان دکاندار بھی شریک تھے اس موقع پر فساد کا ہونا یہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ اس میں کس فریق کی شرارت ہے کیونکہ دو لاکھ کے مجمع میں دو چار سو مسلمانوں کا وجود اور عدم دونوں برابر ہے اور ہندوؤں کا یہ کہنا کہ مسلمانوں نے ایک ہندو دیوی کو چھیڑا تھا جس کی وجہ سے فساد ہوگیا بالکل قرین قیاس نہیں۔ مسلمانوں کی دوکانوں کو حسن تنظیم کے ساتھ لوٹا گیا اس سے ہندوؤں کی موجودہ ذہنیت صاف طور پر عیاں ہے

یہ فساد اپنی نوعیت کا پہلا فساد ہے اور اس شرمناک فساد پر جس قدر بھی نفرین کی جاے وہ کم ہے۔

اسی فساد کی وجہ سے دہلی کے مسلمانوں کے جذبات بھڑک اٹھے اور قاضی عبدالرشید مرحوم کے جنازہ کے موقع پر دہلی میں فساد ہوگیا اور اس میں ایک ہندو کام آگیا ہم کو اس دہلی کے فساد پر بھی افسوس ہے۔

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ جلد از جلد اس قسم کے فسادات ختم ہوں ورنہ ہندوستانیوں کے ذلیل ہونے کی حد نہ رہیگی۔

آئینہ کانپور

خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب کی آمد

ہمارے شہر کے مشہور و معروف اور اولوالعزم تاجر خان بہادر حافظ محمد حلیم صاحب آنریری مجسٹریٹ یورپ کی سیاحت فرماکر ۱۴ نومبر کو بمبئی میل سے ۵½ بجے کانپور اسٹیشن پر تشریف لاے

اگرچہ دو روز سے متواتر بارش ہورہی تھی اور اس وقت بھی ہلکی ہلکی پھوار پڑرہی تھی مگر اسٹیشن پر ایک کثیر مجمع موجود تھا اور شہر کے ہندو مسلمان معززین نے آپ کا خیر مقدم کیا۔

اس کے بعد سب حضرات لیبر لاج (سول لاین) میں تشریف لے گئے جہاں حافظ صاحب موصوف کے صاحبزادوں نے ایک پرتکلف ٹی پارٹی دی اور تقریباً ۷½ بجے یہ پرلطف صحبت ختم ہوئی۔

مولوی سید محمد شفیع صاحب

مولوی سید محمد شفیع صاحب جج خفیفہ کانپور کی مدت ملازمت ۱۵ نومبر کو ختم ہوگئی اور آپ ریٹائرڈ ہوکر الہ آباد اسی دن ۶ بجے کی گاڑی سے تشریف لیگئے۔

آپ کئی برس کانپور میں رہے اور بہت نیک نام رہے آپ ایک بے لوث اور انصاف پرور حاکم سمجھے جاتے تھے۔

آپ میں کسی قسم کی شان و شوکت نہ تھی اور نام و نمود سے آپ ہمیشہ کوسوں دور رہتے تھے۔

چنانچہ آپ نے جاتے وقت کوئی پارٹی قبول نہیں کی اس سے آپ کی سادہ مزاجی ظاہر ہوتی ہے۔

ہمارا خیال ہے کہ اہل شہر کو آپ عرصہ تک یاد رہیں گے۔

حکام

بابو کلیشر ناتھ رے صاحب جج خفیفہ ہوکر کانپور تشریف لاے ہیں اور آپ نے ۱۵ نومبر کو مولوی سید محمد شفیع صاحب سے چارج لے لیا ہے۔ آپ بھی بہت سادہ مزاج اور نیک نام ہیں اور اس سے قبل بھی سب جج اول کی حیثیت سے کانپور تشریف لاچکے ہیں۔

لائبل کیس

ہمعصر صداے مسلم پر جو لائبل کیس چل رہا ہے اس کی پیشی ۱۴ نومبر کو کلکٹر صاحب کے بنگلہ پر ہوئی۔ مدعی کی طرف سے ڈسٹرکھرے اور بابو تراینی پرشاد نگم وکیل پیروی کررہے تھے اور ملزم کی طرف سے مسٹر علی ظہیر بیرسٹرایٹ لا (لکھنو) اور سید ذاکر علی صاحب وکیل

ملزم نے اپنا بیان دیا اور مدعی اور مدعی کے دو گواہوں سے جرح کی گئی۔

آیندہ پیشی ۱۹ نومبر کو ہوگی۔

شاہی کمیشن کے متعلق والیٔ[illegible]

ہندوستانیوں کو محروم شمولیت کرنے کیلئے

کمیشن کی ہیئت ترکیبی اور حکومت برطانیہ کا نقط[illegible]

جدید دہلی ۸ ر نومبر آئینی کمیشن اصلاحات کے متعلق ہز اکسلنسی حضور والسرائے نے حسب ذیل اعلان کیا ہے :۔

برطانوی پارلیمنٹ نے آٹھ سال ہوے ایک آئین و قانون کی تدوین کی تھی جسمین ایسی شرائط مقرر کی گئی تھین جنکے تحت مین ملک ہندوستان تجربہ کے بعد یہ معلوم کرسکے کہ آیا نیابتی حکومت کا مغربی نظام ہی سب سے زیادہ موزون و مناسب ذریعہ ہے جس سے ہندوستان سلطنت برطانیہ کے اندر رہکر ذمہ دارانہ حکومت خود اختیاری حاصل کرسکتا ہے اس قانون کا یہ ادعا ہرگز نہ تھا کہ اسمین ناقابل تنسیخ فیصلون کا شمول کیا گیا ہے بلکہ اسمین یہ تسلیم کیا گیا تھا کہ کچھ سال گذرنے کے بعد پوری معلومات کی روشنی مین اسکے عمل پر لازمی طور سے نظر ثانی کیجائے چنانچہ پارلیمنٹ نے قرار دیا تھا کہ کم از کم دس سال کی مدت کے خاتمہ پر ایک آئینی کمیشن کا تقرر اس غرض سے کیا جاے کہ جو کچھ ترقی اس بارے مین ہوئی ہے اس کا معائنہ و مشاہدہ کرکے اس کی رپورٹ پیش کرے۔

پچھلے سالون کے اندر بہت زیادہ زور اور دباؤ آئین کے تعمیل اور قبل از وقت حاصل کرنے کے متعلق ڈالا گیا ہے لیکن ملک معظم کی حکومت ابتک یہ محسوس کرتی رہی ہے کہ ہندوستان کے اندر حالات ایسے نہین تھے جو خود ہندوستان ہی کے مفاد کے لحاظ سے اس وقت اور تاریخ کی تقدیم و پیش قدمی کو جائز رکھ سکتے جبکہ آئین کی آیندہ ترقی و تکمیل پر غور کیا جائیگا جس وقت تک سیاسی ترک تعاون کے غیر عاقلانہ خیالات کو مقبولیت حاصل رہی حقیقت بدیہی طور سے ظاہر تھی کہ ایک پیچیدہ آئینی مسئلہ پر سکون کے ساتھ جانچ و تفتیش کرنے کیلئے جو ضروری شرائط ہونی چاہیے تھین ان کا فقدان تھا اور اس لیے اگر اس سے قبل تحقیقات کی کارروائی کی جاتی تو دو متضاد اور مخالف نقطہ ہاے خیال کے زیادہ واضح ہونیکا احتمال تھا جنکو ایک مفاہمت پر جمع کرنا دانش و تدبر کا ضروری فرض اور مقصد ہونا چاہیے لیکن اب تھوڑے زمانہ سے اس کے آثار نمایان ہین کہ وہ لوگ جو ہندوستان کیلیے کامل حکومت خود اختیاری کے دعوی پیش کرنے مین سب سے آگے تھے انھون نے اگرچہ کسیطرح اپنے اس اصول کو ترک نہین کیا ہے جس کا اظہار اور دعوی انھون نے اپنا فرض تصور کر رکھا تھا تاہم اب بعض حلقون مین اس کا زیادہ میلان اور رجحان پایا جاتا ہے کہ صورت حال کے حقائق کا اور اس بات کا پاس و لحاظ کیا جاے جو مین یقین کرتا ہون کہ بلا شبہ صحیح ہے یعنی ان معاملات کے متعلق جو کچھ اختلافات ہین وہ اختلافات طریق رفتار کی بابت ہین نہ اصول یا اس منزل مقصود کے متعلق جس پر ہم سب پہنچنے کے یکسان آرزومند ہین یہ امر بھی یقینی ہے کہ نظر ثانی اگر وسیع اور پورے طور پر ہو اور ان تصحیحات پر جو ہماری توجہ کی طالب ہین مناسب اور کافی طریقہ پر کارروائی کیجاے تو اس کا دائرہ بہت وسیع ہوگا اور دونون صورتون مین یعنی موجودہ منزل پر بھی اور ان تمام منازل پر بھی کا اس کے بعد آنا ضروری ہے بغیر اس کے کہ اس وقت اور تاریخ کو غیر ضروری طور سے التوا مین ڈالا جاے جبکہ آخری کارروائی کی جاسکے گی یہ امر بھی نہایت اہم ہے کہ اس کام کیلیے کافی وقت اور مدت دیجاے۔

فرقہ وارانہ کشیدگی

موجودہ صورت حال مین ایک اور عنصر بھی شامل ہے جس کا فوری تعلق اس سوال سے ہے کہ کمیشن کو اپنا کام کب سے شروع کرنا چاہیے ہم سب اس حقیقت اور افسوسناک حقیقت سے ہندوستان کی زندگی مین فرقہ وارانہ [illegible] تیزان رکھا [illegible] سے بھی آگاہی ہے [illegible] [illegible] عدالت [illegible] تور کو [illegible] مین یہ کشیدگی [illegible] کہ شاید آئینی تغیرات کی غیر یقینی [illegible] اور دانستہ یا نادانستہ ہر فریق کا مقصد [illegible] اپنی پوزیشن کو مضبوط کرلیا جاے جہان کہ [illegible] ہوتی ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک زہر [illegible] تمام قومین اپنی مدافعانہ تدابیر کو وسیع کرنے پر [illegible] تمام جماعتون مین ایسے بے شمار اشخاص پاے [illegible] سے ناآشنا ہین کہ ہندوستانی قوم کی لڑائیان قومیت [illegible] ہین میرے خیال مین فرقہ وارانہ مسائل کا سیاسیات سے [illegible] ہے اگر سیاسی مسائل مین تذبذب پایا جاے تو فرقہ وارانہ صورت حالات پر اس [illegible] نہایت مضر اثر پڑتا ہے چونکہ تمام مصائب اور فسادات کا باعث تذبذب اور اشتباہ ہے اسلیے اگر تذبذب اور اشتباہ کی مدت کی تجدید کی کوشش عمل مین لائی جاے تو صورت حالات مین قدرے امن و سکون ضرور پیدا ہو جائیگا۔

کمیشن کے ہندوستان پہونچنے کی تاریخ

ان تمام مصلحتون کو پیش نظر رکھتے ہوے ملک معظم جارج پنجم کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ برطانی پارلیمنٹ کو تحقیقات کی تاریخ کے تعین اور کمیشن کے قیام کی منظوری کی دعوت دے اگر منظوری دیدی گئی تو ملک معظم کی حکومت اس امر کی توقع رکھتی ہے کہ کمیشن آیندہ سال کے اوائل مین جلد سے جلد ہندوستان پہونچ جائیگا اور یہان قلیل مدت تک قیام کرنے کے بعد انگلستان واپس چلا جائیگا اور اکتوبر مین پھر واپس آجائیگا۔

کمیشن کے فرائض

کمیشن کا کام کوئی آسان اور سہل کام نہین ہوگا کمیشن کے فرائض حسب ذیل تجویز کیے گئے ہین :۔

یہ کمیشن برطانوی حکومت کے طریقہ حکومت کے اجزاء ترقی تعلیم نیابتی مجالس کے ارتقاء اور دیگر امور متعلقہ کی تحقیقات کرے گا اور بتائیگا کہ آیا ہندوستان مین ذمہ دار حکومت کے اصول کا قائم کرنا قرین مصلحت ہے یا نہین اور اگر اسے قائم کیا جاے تو کس حد تک کیا جاے آیا حکومت خود اختیاری کے موجودہ مرحلہ مین کسی توسیع یا ترمیم یا تجدید کی گنجائش ہے یا نہین مزید برآن کمیشن اس مسئلہ پر بھی غور و خوض کرے گا کہ مقامی مجالس وضع آئین و قوانین مین ثانوی ایوان کا قیام قرین مصلحت ہے یا نہین؟

کمیشن کی رکنیت

اس جامع اور غیر محدود تحقیقات کیلیے ملک معظم کی حکومت نے اس مسئلہ پر کامل غور و خوض کیا ہے کہ کمیشن کی رکنیت کیلیے کونسے اصحاب نہایت موزون ہون گے

کمیشن کا نظام ترکیبی

یہ سوال کہ اس کمیشن کا نظام ترکیبی کیا ہوگا ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب اس کام کی نوعیت پر منحصر ہے جو برطانوی پارلیمنٹ کو اس کمیشن کے مشورہ [illegible] نتائج سے خالی [illegible] اگر ایک ایسے کمیشن کا تقرر [illegible] تعداد پر مشتمل ہوتا اور برطانی سرکاری ارکان بھی [illegible] تو وہ مانا لیا پہلے سے قائم کیے ہوے خیالات اور جذبات سے متاثر ہوکر ایسے غیر جانبدارانہ نتائج استنباط نہ کرسکتے جو پہلی شرط کے متعلق ہندوستانیون کو مطمئن کرسکیں اگر ایک طرف یہ محسوس کیا جاتا کہ کمیشن کے ہندوستانی ارکان جو قدرتی طور پر اپنے ملک کو آزاد دیکھنا چاہتے ہین ہندوستان کی موجودہ صلاحیت و استعداد کا اندازہ کرنے مین افراط سے کام لینے پر مائل ہونگے دوسری طرف بعض لوگ یہ رائے قائم کرلیتے کہ کمیشن کے برطانی سرکاری ارکان چونکہ ان امور کے ساتھ مدت مدید اور عرصہ دراز سے عمیق تعلق رکھتے ہین جن پر اب انہین غیر جانبدارانہ راے زنی کیلیے کہا گیا ہے اس لیے ممکن ہے کہ ان کے فیصلہ پر یہ تعلق اثر انداز ہو۔

کمیشن کی روئداد اور برطانوی پارلیمنٹ

لیکن ایسے کمیشن کی روئداد پر برطانی پارلیمنٹ غور کرنے وقت قدرے تامل و توقف سے کام لیتی اس لیے کہ اسے احساس ضرور ہوتا کہ کمیشن نے جو مشورہ دیا ہے اکثر حالات مین ایسے خیالات کی ترجمانی کرتا ہے جن کے ساتھ کمیشن کے ارکان کا گہرا تعلق رہا ہے نتائج کے مرتب کرنے والون کے نتائج کی اہمیت و ساخت کے معلوم کرنے سے قاصر رہتی اور تذبذب و اشتباہ کی تاریکی مین پڑی رہتی۔

ہندوستانیون کا حق

اس معاملہ کو خالصۃً "آئینی" سمجھنا اور عدالتی تحقیقات کا مخفی موضوع بنانا ہماری سخت غلطی ہوگی تاہم حکومت کے جدید نظام ترکیبی کی ترتیب کے وقت ہندوستانیون کو اس کا پورا حق حاصل ہے کہ اس مسئلہ کے متعلق انکی رائے کو اہمیت دیجاے اور آخری فیصلہ مین اُسے وقعت دیجاے اسلیے ایسی تدابیر کا معلوم کرنا ضروری ہے جنکے ذریعہ سے ہندوستانیون کو اس غور و خوض مین حصہ لینے کا موقع مل سکے جس کا اُنکے ملک کے مستقبل پر گہرا اثر پڑے ۔

... موصوف لکھتا ہے کہ: ...

... ار کے سپرد کردیا جائے

... ہو ملک معظم کی حکومت کی رائے ہے

... نا ہو جسکے کر غور وخوض کے لئے یہ فیصلہ کرنا چاہیے ... کام کس جماعت کے ذریعہ سے عمدہ طریق پر انجام پاسکتا ہے لیکن ظاہر ہے کہ اسکے یہ معنی نہیں ہوسکتے کہ کمیشن کو تہا دینے سے روکا جائے

کمیشن کی رپورٹ پر غور وخوض

جب کمیشن اپنی رپورٹ پیش کرچکے گا اور اس کی رپورٹ پر حکومت ہند اور ملک معظم کی حکومت غور وخوض کرچکے گی تو ہو خرالذکر کا فرض ہوگا کہ تجاویز پارلیمنٹ کے روبرو پیش کرے لیکن ملک معظم کی حکومت کا یہ اراده نہیں ہے کہ پارلیمنٹ سے یہ مطالبہ کرے کہ ہندوستانی تجاویز کو تبصرہ کا پورا موقع دیے بغیر منظور کرلیا جائے۔

ایک مشترکہ مجلس کے تقرر کی تجویز

اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوے پارلیمنٹ سے یہ درخواست کرنے کا اراده کیا گیا ہے کہ ان تجاویز پر غور وبحث کیلئے ایوان عام اور ایوان امراء کی ایک مشترکہ مجلس مقرر کردی جائے اس مجلس کے روبرو مجلس وضع قوانین ہند کی تجاویز وآراء ڈیلی گیٹوں کا ایک وفد پیش کرے گا جسے اس مجلس کے ساتھ مشورہ کی دعوت دیجائیگی ملک معظم کی حکومت کے خیال میں یہ طریقہ مندرجہ بالا شرائط کو بہت بڑی حد تک پورا کرے گا۔

کمیشن کی نمائندہ حیثیت

یہ کمیشن پیچیدہ آئینی مسائل کے متعلق اعلیٰ تجربات پر مبنی اور غیر متاثر رائے دے سکے گا اسلئے کہ اول یہ کمیشن برطانیہ کی تمام سیاسی جماعتوں کے نمائندوں پر مشتمل ہے اور دوسرے یہ کہ اس کا صدر ایک ایسا شخص ہے جسے اعلیٰ لیاقت اور عمدگی سیرت کی بنا پر بہت بڑی حیثیت حاصل ہے میری رائے میں ہندوستان کی آئینی ترقی کے خواہاں اصحاب کیلئے جلد سے جلد منزل مقصود پر پہونچانے والا راستہ یہی ہے کہ وہ پارلیمنٹ کو رضامند کریں اگر ہندوستانی قوم پرست برطانی پارلیمنٹ کے ارکان کو اپنا ہم خیال بنانے میں کامیاب ہو گئے

وقت ایک تاہد سے زیادہ ...

... گ۔ اپنے آپ کو ہندوستان کا ... موقع کا خیر مقدم کرینگے اور

... نافذ کردیا جائیگا

... تجاویز

... ہے کیونکہ اس کمیشن میں ... ہشمند ... کمیشن کے سیاہ وسفید کی اصلاحات کو وسعت دینے کے خوا... ... نمائندہ لوگوں کے سامنے براہ راست ا... ... کے متعلق یہ یقینی ط... ... پارلیمنٹ میں کامل اعتماد حاصل ہے تاکہ ... ضروریات اور خواہشات ... کو کسی قسم کی ... ہم کی حکومت نے جو طرز عمل کمیشن کے روبرو ... نمائندوں کو یہ یقین دلانے کیلئے کافی ہے کہ ... اہم معاملات کی منظوری پر اثر ڈالنے کے ... ور والسرائے بہادر ... ہے کیونکہ اس طرح وہ نہ صرف مجالس وضع ... کو عین منصفانہ ... ذریعہ سے اپنے خیالات آزادانہ طریق پر ... والسرائے نے اس ... حق بھی حاصل ہوگا کہ ملک معظم کی حکومت ... جاتا ہے کہ رائل ... سینٹ کی متحدہ مجلس کے منتخبہ کے روبرو پیش ... پر کافی ... اصول پر اعتراضات کرسکیں ... کی رائے کا پورا ... پارلیمنٹ سے خاص تجاویز کے متعلق کوئی رائے ... سکتا کہ آخر ... کی جائیگی اس لیے جس حد تک کہ پارلیمنٹ ... کا فیصلہ ہوئے ... یہ بالکل صاف ہوگا۔

... گئے؟ ہر شخص خواہ اُس کی سیاسی رائے کچھ ہی ہو اس اہم ... ہیں ... کا جسمیں اہل ہند اور اہل انگلستان کے مابین براہ ... ۳۳ کر ... خیالات کی شکل نکل آئی ہے ممکن ہے کہ بعض اشخاص کے ... رجحانات انہیں اس طریق کار کی مذمت پر آمادہ کریں جو ملک معظم کی حکومت نے طے کیا ہے اور بعض اشخاص کی رائے میں اسکے بعض حصوں پر نکتہ چینی ضروری ہو آخرالذکر گروہ کے جواب میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ سارے نظام کار پر بحیثیت مجموعی نظر ڈالنی چاہیے اول الذکر گروہ سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جس مقصد کیلئے ہم سب کوشش کررہے ہیں کیا اس تک پہونچنے کیلئے کسی خاص انتظام کار سے اختلاف اظہار تعلقی اور اقوام کی مشترکہ کوشش میں حصہ لینے سے محترز رہنے کی کافی وجہ بن سکتا ہے۔

اختلافات کا مسئلہ

میں نے اس حقیقت کو کبھی نظر انداز نہیں کیا کہ دو قوموں کے درمیان اختلاف آرا ہے اور ہمیشہ رہیگا جیسے کہ اُن معاملات کے متعلق برطانیہ عظمیٰ اور ہندوستان کے درمیان اختلاف رہا ہے اختلاف خیالات اور اختلاف آرا ہی کے ذریعہ سے ہم سچائی کی معرفت تک پہونچ سکتے ہیں نیز ایسے اہم معاملات کے متعلق مخلصانہ اختلاف رائے بالکل ناگزیر ہے لیکن عمل کار کا عام طریق یقینی طور پر واضح ہے اگرچہ مشکل ہے ہمارا فرض ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ان اختلافات کو موافقت سے بدل دیں اور جہاں کسی خاص موقعہ پر اپنے اصول سے انحراف کیے بغیر ایسا کرنا غیر ممکن ہو تو ہمارا فرض ہے کہ دوستوں کی طرح الگ تھلگ رہیں ایک دوسرے کے نقطہ نظر کا احترام کریں اور اس امر کی احتیاط کریں کہ کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکلے جس سے غیر ضروری طور پر ان اختلافات میں اضافہ ہو جنہیں ہم فوراً بھلانے کے ناقابل ہوں۔

حقیقی دوستی کا اقتضاء

ان اختلافات کا دونوں ملکوں کے تعلقات پر جو اثر ہوگا وہ ان معاملات پر منحصر ہے جو ان اختلافات سے زیادہ گہرے ہیں بعض اوقات دوستوں پر ایسی زد پڑتی ہے جس سے طبائع کا امتحان ہوتا ہے اور ان کو نہایت ضبط وتحمل سے کام لینا پڑتا ہے ایسے ہی موقع کو موقع امتحان کہا جاتا ہے جن میں بعض اہم ترغیبات سے بلند تر رہتے ہیں اور بعض انکے شکار ہوجاتے ہیں ایسے امتحانوں سے کامیابی کے ساتھ گزرجانے پر دوستانہ تعلقات استوار ہوجاتے ہیں مگر دراشتراکات اس قسم کی آزمائشوں میں ڈٹ جاتے ہیں حقیقی دوستی کا اقتضاء یہ ہے کہ ہر فریق دوسرے کے مقاصد ومحرکات عمل کی نسبت بہتر سے بہتر خیالات قائم کرے اور اس کے ان اعمال پر جنہیں وہ اپنے حسب خواہش دیکھنے کا آرزومند ہوتا ہے بڑی فراخدلی کے ساتھ توجہ کرے علاوہ بریں دوستوں کا دستور ہے کہ وہ اختلافات کی درستی کیلئے متفق علیہ مسائل کا واسطہ دیا کرتے ہیں اور اختلافی مسائل پر اصرار کرکے دوستی کو معرض خطر میں نہیں ڈالا کرتے

اشتراک عمل کی ضرورت

مجھے یقین ہے کہ موجودہ حالات میں یہی طریق عمل اختیار کیا جائیگا میں سمجھتا ہوں کہ میرا یہ دعویٰ غلط نہیں ہے کہ ہندوستان اور برطانیہ عظمیٰ کے باشندوں کی بہت بڑی اکثریت کا یہ قطعی اراده ہے کہ ان اخوت تعلقات پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہیں جو بہت سے نازک موقعوں پر طرفین میں سے کسی کی غلطی سے پیدا شدہ حالات میں دونوں ملکوں میں ایک دوسرے کیلئے بہت اہم رہے ہیں دونوں ملکوں میں ایک دوسرے کے متعلق غلط فہمیاں پیدا ہوتی رہی ہونگی ہمیں چاہیے کہ اس قسم کی باتوں کو ضرورت سے زیادہ وقعت نہ دیں یا اس قسم کے عارضی اثرات کے ماتحت اس مشترک مقصد کو نظر انداز نہ کیا جائے جو دونوں کی متفقہ مساعی ہی سے حاصل ہوسکتا ہے اور علیحدہ علیحدہ ہوجانے کی صورت میں حاصل نہیں ہوسکتا میری دلی تمنا ہے کہ اس مسئلہ کے حل کی مشترکہ کوشش میں جس کے صحیح حل پر بہت کچھ انحصار ہے ایسی روح پیدا ہوجائے جس کے ذریعہ سے ہم اپنے مقصد تک پہونچ سکیں اور اس طریق پر پہونچ سکیں جو مادر ہند اور اسکے فرزندوں کی مستقل فلاح وبہبود کا ضامن ہو۔

دستخط اروِن

والسرائے وگورنر جنرل ہند

بحکم جناب مولوی سید محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر مقدمہ ۴۲ سنہ ۱۹۲۷ء انسالونسی

محمد نظیر ولد شیخ حسین بخش قوم شیخ مسلمان ساکن محلہ قلی بازار شہر کانپور — انسالونٹ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان میں بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان انسالونٹ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ محمد نظیر انسالونٹ بتاریخ ۲۰ اگست سنہ ۱۹۲۷ء کو عدالت ہذا سے دیوالیہ قرار دیا گیا اور اس کو آٹھ ماہ کی مہلت بغرض ادخائی درخواست ڈسچارج کے دی گئی تھی اب عدالت نے ۱۹ نومبر سنہ ۱۹۲۷ء بغرض ثبوت قرضہ کے مقرر کی ہے لہذا جس کو کوئی ثبوت نسبت قرضہ کے پیش کرنا ہو تو بتاریخ معینہ عدالت ہذا میں پیش کرے۔ رقم ۴ نومبر سنہ ۱۹۲۷ء دستخط ہر سہ

(مہر عدالت) منصرم عدالت جج خفیفہ کانپور

آئینی کمیشن پر ہندوستانی مدبرین

مسٹر جناح

مسٹر جناح نے وائسرائے کے اعلان کے متعلق ایسوسی ایٹیڈ پریس کے نمائندہ سے کہا کہ:-

کمیشن اصلاح کے متعلق میں نے وائسرائے کا اعلان پڑھا ہے میرے لیے تو ایسے کمیشن کا تصور بھی شاق ہے جو ہندوستان کی آئندہ آئین اور ۳۵ کروڑ ہندوستانیوں کی قسمتوں کا فیصلہ کرنے کیلیے مقرر ہو اور اس میں ایک بھی ہندوستانی شامل نہ ہو اعلان کی اہمیت اس امر کی مقتضی ہے کہ ملک کی تمام جماعتیں علی الخصوص نیشنل کانگریس اور مسلم لیگ متحدہ طور پر اسکے متعلق کارروائی کریں مجھے امید ہے کہ تمام جماعتوں کے رہنما اور نمائندے فوراً ایک جگہ جمع ہونگے اور اس بات کا فیصلہ کرینگے کہ انھیں اسکے متعلق کیا کارروائی کرنا ہے ہندوستان کی مجلس مرکزیہ اور صوبوں کی مجالس مقننہ کی کمیٹی کو کمیشن کے ساتھ اور بعد میں پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کی مشترکہ کمیٹی کے ساتھ مشورہ کرنے کی دعوت دیں اور بعد میں جب کمیشن اپنی سفارشات دونوں ایوانوں کی مشترکہ کمیٹی کے سامنے غور و خوض کیلیے پیش کرنے والا ہو اس وقت مجلس مرکزیہ کے نمائندوں کو اور بعد میں دوسری جماعتوں کو بغرض مشورہ طلب کرے جن کی رائے معلوم کرنا متذکرۂ صدر کمیٹی کے خیال میں ضروری ہو ایک پُرازمصلحت تجویز ہوسکتی ہے مگر جن لوگوں کو اس طرح مشورہ کیلیے بلایا جائے گا آئینی طور سے اُنکی کوئی آواز نہیں ہوگی اور نہ ہی وہ آخری فیصلہ پر کوئی اثر ڈال سکیں گے مجھے تو رہ رہ کر یہ خیال آتا ہے کہ جب وائسرائے رائے عامہ کا خیال کیے بغیر اپنی حکومت کا نقطہ نظر ظاہر کر چکے تھے اور ملک معظم کی حکومت بھی اپنا فیصلہ کر چکی تھی تو محض یہ بتانے کیلیے کہ فیصلہ ہوچکا ہے اور اس میں تغیر و تبدل ممکن نہیں رہنماؤں کو طلب کرنے کی کیا ضرورت تھی میں تو اس کارروائی کا مطلب بالکل نہیں سمجھ سکتا ہے سر دست میں وائسرائے کے اعلان پر اس سے زیادہ اظہار خیال نہیں کر سکتا۔

سر تیج بہادر سپرو

لبرل لیڈر سر تیج بہادر سپرو کا خیال ہے کہ حکومت کے موجودہ طرز عمل کی نسبت زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ اسکیم کے متعلق ہماری رائے معلوم کرنے کیلیے تو تیار ہیں لیکن ہمارے ملک کیلیے جو آئین وضع ہونے والا ہے اُسمیں ہمیں شامل کرنے کیلیے تیار نہیں اس لیے ہندوستان کے لوگ نہ تو کمیشن کے متعلق اظہار اعتماد کر سکتے ہیں اور نہ اس کی مدد کے لیے آمادہ ہوسکتے ہیں۔

سر میاں محمد شفیع

سر میاں محمد شفیع نے ایسوسی ایٹیڈ پریس کے نمائندہ سے فرمایا کہ:- ہندوستانیوں کو رائل کمیشن کی ہیئت ترکیبی میں حصہ نہ دیکر ہز مجسٹی کی حکومت نے رنجدہ غلطی کی ہے ان کا یہ فیصلہ نہ صرف برطانیہ کی حکومت

ہند کی تاریخ میں بلکہ ... شاندار غلطی ہے۔

لالہ لاجپت [رائے]

لالہ لاجپت رائے نے ... رائل کمیشن کی ہیئت ترکیبی ... حکومت نے اس بارے میں اختیار ... دل میں اپنے نفس کا یا اپنے ملک ... اُسے قبول نہیں کرسکتا اسکیم کا مطلب ... کے رہنے والوں کو ہندوستان کی ... اور اس بارے میں انکے حقوق ... عنصر کی آمیزش سے عاری رکھنے کیلیے ... وہ نہ تو وزن دار ہیں اور نہ صحیح ... سے خود دار ہندوستانیوں کو مطمئن کر ... ہماری رائے اور قوت کا فیصلہ کرنے میں ...

سر عبدالرحیم

ہز اکسلنسی وائسرائے کے اعلان کے متعلق ... یہ اعلان کر کے حکومت نے اپنے گزشتہ طرز عمل ... اعلان کا مطلب یہ ہے کہ اہل ہند کو ملک کیلیے مناسب اور ... سفارش کرنے میں کوئی حصہ نہیں ملے گا یہ بات حکومت کے ... منشا کے بھی خلاف ہے جس کے ماتحت کمیشن کا تقرر عمل میں آیا ہے۔ سر عبدالرحیم کا خیال ہے کہ مختلف جماعتوں کے کم از کم پانچ رہنما کمیشن میں لیے جانے چاہیے تھے جو ذمہ دار حکومت کے آئین کے وضع کرنے میں انگریز مدبرین کے ساتھ شامل ہوتے اور وہ آئین نافذ کیا جاتا جس پر ان سب کا اتفاق ہوتا اور جسے یہ سب موزوں اور قابل عمل خیال کرتے اگر یہ لوگ کسی متفقہ فیصلہ پر پہونچنے میں ناکام رہتے تو انگلستان کی پارلیمنٹ اس نتیجہ پر پہونچ سکتی تھی کہ ہندوستان کے لوگ ترقی یافتہ طرز حکومت کے اہل نہیں سر عبدالرحیم اسے ایک خوفناک غلطی خیال کرتے ہیں اور انکو امید ہے کہ پارلیمنٹ اب بھی ایسے کمیشن کے تقرر کو نامنظور کردیگی جو ہندوستانی عنصر سے بالکل خالی ہے کیونکہ کمیشن کے تقرر سے انگلستان اور ہندوستان کے تعلقات پر نہایت بُرا اثر پڑیگا۔

مسٹر بپن چندر پال

مسٹر بپن چندر پال شاہی کمیشن کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ ہندوستانی ماہرین سیاست کو دھوکا دینے کی کوشش ہے آپ باشندگان ہند پر زور دیتے ہیں کہ وہ سخت مقاومت مجہول شروع کریں اور اس دھوکے میں نہ آئیں آپ لکھتے ہیں کہ ہمارے اس پیدائشی حق کو عطا کرنے سے عمداً انکار کردیا گیا ہے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے غیر سوراجی گروہوں کو

... حیثیت کے انکار کے ... یہی جواب ہوسکتا ہے کہ اُس وقت ... رکھیں جب تک کہ یہ اہانت آمیز کارروائی ملتوی نہ ...

مسٹر نیوگی

مسٹر نیوگی فرماتے ہیں کہ مجالس قانون ساز کی کمیٹی موجودہ ہیئت ترکیبی کے لحاظ سے لازمی طور پر مختلف الرائے ہوگی اور کبھی یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ ہم آواز ہوکر لب کشائی کرسکے۔

راجہ نریندر ناتھ

راجہ نریندر ناتھ (پنجاب) فرماتے ہیں کہ اُن صوبجات میں جہاں ہندو اقلیت میں ہیں وہ کمیشن کے مقاطعہ پر عامل نہیں ہوسکیں گے کیونکہ مسئلہ اکثریت اور اقلیت کے درمیان حقوق و مفاد کے تعین و استقرار کا ہے

ڈاکٹر بیسنٹ

ڈاکٹر بیسنٹ نے چہار شنبہ کے جلسہ سے پیشتر کوئی رائے ظاہر کرنے سے انکار کردیا لیکن اس امر پر زور دیا کہ ہندوستانیوں کو متحد رہنا چاہیے۔

۵ المرقوم یکم ... ناتھ ... بہادر کا پنچو ... ر کا چھو ... گنہ اکبر پور ... درخواست ... اور جس کی ... نوٹس نہ ... خواست ... فتاً حاضر ہو کر ... ۲۴ جمادی ... کانپور ... آپ کو اطلاع ... جس کی سماعت اور فیصل ... لیت اور مہر عدالت ...

استقدر رشدید اور اصولی ہین کہ مجھے خوف ہے کہ انکو اس ترکیب کا فی خیال کیا جائیگا کہ لوگ کمیشن سے الگ تھلگ رہین اور اس کام مین کوئی حصہ نہ لین۔

مسٹر سیتا مورتی

مسٹر ایس سیتا مورتی لیڈر کانگریس پارٹی مدراس کونسل نے ایک قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ گورنر اجلاس کونسل سے اس امر کی سفارش کی جائے کہ وہ ہزاکسلنسی وائسرائے اور ملک معظم جارج پنجم کی حکومت کو اس امر سے آگاہ کردین کہ مدراس کونسل کو اس پارلیمنٹری کمیشن پر قطعاً اعتماد نہین ہے جو قانون دفعہ ۸۴ کے ماتحت مقرر کیا گیا ہے۔

پنڈت موتی لال نہرو

پنڈت موتی لال نہرو کمیشن کو ناپسند کرتے ہین اور فرماتے ہین کہ اگر ملک میرا اتباع کرے تو مین انہ مشورہ دونگا کہ وہ اس توہین کے جواب مین نہ صرف کمیشن کو بلکہ کونسلون کا بھی مقاطعہ کردے۔

مسٹر سکلاتوالا

مسٹر سکلاتوالا نے شاہی کمیشن کے متعلق فرمایا کہ ہندوستان مین صرف ایک شخص جو پارلیمنٹری کمیشن کی توہین کا جواب دیسکتا ہے اور وہ مہاتما گاندھی ہین لیکن اگر مہاتما جی نے اس موقعہ پر ملک کی سرگرمی سے رہنمائی نہ کی تو یہ امر یقینی ہے کہ حکومت رہنماؤن اور جماعتون کو ایک دوسرے کا مخالف بناکر کمیشن کیلیے اعانت وحمایت حاصل کرنے مین کامیاب ہوجائیگی۔

مولانا داؤد غزنوی

مولانا داؤد غزنوی نے فرمایا کہ ہر خوددار ہندوستانی کو کمیشن کا مقاطعہ کرنا چاہیے اور اس کا قبول کرنا مسلمانون کیلیے باعث ذلت ہے۔

[illegible] وداری کا ثبوت دینے کیلیے [illegible] نافذ کردیا جائیگا مکمل اور موثر طریقہ پر بائیکاٹ [illegible] ہے کیونکہ اس کمیشن [illegible]

[illegible]شن کے سیاہ وسفید بچے

[illegible] کے متعلق یقینی طور [illegible] بھائی نے کہا کہ:-
[illegible] ورپات اور خواہشات [illegible] کہ توقع تھی حکومت نے ہندو مسلمانون کی [illegible] ان کو کسی قسم کی [illegible] یا ہے۔
[illegible] عتون کے رہنماؤن کو ایک جگہ مجتمع ہونا چاہیے [illegible] ور وائسرائے بہادر [illegible] ں طریقہ کار کا فیصلہ کرلینا چاہیے۔
[illegible] کو عین منصفانہ [illegible]

[شی]خ محمد عالم

[illegible] وائسرائے نے اس [illegible] لسرائے کا تازہ اعلان نہایت دلشکن اور [illegible] یا چاہا ہے کہ رائل [illegible] ے ہندوستانی عنصر کو شمولیت سے مسترد [illegible] تل پر کافی ہمدردی [illegible] کو ایک ناقابل تلافی ضرب لگائی ہے۔
[illegible] کی راے کا پورا [illegible]

حکیم اجمل خانصاحب

[illegible] سکتا کہ آخر اس [illegible] لخاصاحب نے فرمایا کہ:-
[illegible] فیصلہ ہونے وا[illegible] ے جو اعلان شائع فرمایا ہے وہ ہندوستان کے [illegible] گئے؟ [illegible] یہ ہے اور ملک کی مختلف سیاسی جماعتون کو کھلا ہوا [illegible] وشبہ نہین کہ [illegible] کرتا ہون کہ اس چیلنج کو قبول کیا جائیگا اور اس کا [illegible] ے ۳۲ کروڑ ہندین کے ساتھ اشتراک عمل کرنا یا اسکی امداد کرنا انکیلیے [illegible] ے طرح ٹھکرا کر اور یہی فی الواقع اس وقت ہندیان کا اہم فرض ہے اور [illegible] لیے یہ بات غور کان ہند کے وقار وعزت کے برقرار رکھنے کا واحد ذریعہ ہے۔

ڈاکٹر انصاری

اس معاملہ مین ایک طرف تو حکومت ہند اور برطانوی وزارت مین خیالات کا باہم اختلاف اور دوسری طرف باشندگان ہند کے نقطہ خیال کا اختلاف سبب کہ ملک کی مختلف الخیال سیاسی جماعتین شامل ہین یہ اختلافات [illegible]



ترقیات

شاہی آئینی کمیشن

وزیر اعظم انگلستان کی تصریحات

لندن ۱۰ نومبر مسٹر بالڈون وزیر اعظم انگلستان نے گلیڈ ہال میں تقریر کی جس میں آئینی کمیشن کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اگر ہم اس اہم ذمہ داری کو محسوس کرنا چاہتے ہیں جو ان لوگوں پر عائد ہوگی جو اس ملک اور ہندوستانی کمیشن کی تحقیقات میں حصہ لیں گے تو ہم کو اس مسئلہ کے بنیادی حقائق کا مطالعہ کرنا چاہیے یہ مسئلہ نہ صرف ہندوستان کیلیے بلکہ تمام سلطنت برطانیہ کیلیے نہایت اہم ہوگا اور واقعہ تو یہ ہے کہ اس کا اثر تہذیب و تمدن پر بھی نہایت اہم ہوگا کمیشن کے ارکان کے متعلق کسی اختلافی مسئلہ پر غور و بحث کرنے کا نہ یہ موقع ہے اور نہ وقت ہے انکے متعلق میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ جسطرح انکا مفوضہ کام غیر معمولی ہے اسیطرح کمیشن بھی غیر معمولی ہے اور صرف اسی وجہ سے میرے پیشروؤں نے ایک ایسا انتظام کیا تھا جس کی رو سے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کو یہ حق دیا گیا ہے اور ان پر فرض کیا گیا ہے کہ جب وقت آئے تو ان ارکان کے ناموں کے انتخاب کے متعلق اپنی متفقہ رائے دیں جو ملک معظم کی خدمت میں تصدیق کیلیے پیش کیے جائیں گے میرے خیال میں یہ موقع بہت جلد آجائیگا اس وقت حکومت کا یہ فرض ہوگا کہ پارلیمنٹ کے سامنے اپنے اس طریق کار کو حق بجانب ثابت کرے جس کی سفارش کرنے کا اس نے فیصلہ کیا ہے اس امر کی نسبت مجھے کوئی شبہ نہیں کہ اس طریق کار کی صحت اور درستگی کے متعلق یہاں بھی اسی طرح اختلاف رائے کا اظہار کیا جائیگا جس طرح کہ ہندوستان میں اگرچہ اسکے متعلق قطعی اور آخری فیصلہ کی نسبت مجھے بالکل شبہ نہیں

ہندوستانیوں کی علیحدگی کی ضرورت

کمیشن کے ارکان میں ہندوستانیوں کو اور ان انگریزوں کو جن کا تعلق حکومت ہند یا ہندوستان کی تجارت سے رہا ہے شامل نہ کرنیسے ہمارا تمامتر مقصد یہ تھا اگرچہ یہ بظاہر بعید العقل ہی معلوم ہو کہ ہندوستانیوں کی اصلی دانشمندانہ اور ذمہ دارانہ رائے کو اس امر کا بہترین موقع دیا جائے کہ اس مسئلہ کا حل تجویز کرنے میں تعمیری اور موثر حصہ لے اس وقت میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ اس امر کے متعلق پیشین گوئی کروں کہ ہم اپنے نصب العین کو صرف اسی سیدھے سادھے طریقہ سے سب سے زیادہ آسانی کے ساتھ حاصل کر سکتے ہیں لیکن چونکہ اس وقت میں سامعین کی ایک بہت بڑی جماعت سے خطاب کر رہا ہوں جس کے کانوں تک ہندوستانی اخبارات میرے ان الفاظ کو کل تک پہونچا دینگے اس لیے میں کہتا ہوں کہ میں اس بات سے اچھی طرح واقف ہوں کہ لفظ اشتراک عمل (کوآپریشن) کو مشتبہ سمجھا جاتا ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ یہ لفظ اپنے احکامات کی اطاعت کرنے کا ایک دلکش نام ہے کیا ہم اس عظیم الشان کام کے مقابلہ میں اس غلط فہمی کو دور نہیں کر سکتے؟ کیا ہم اس وقت شبہات اور تعصبات ایک ذات کی دوسری ذات سے ایک مذہب کی دوسرے مذہب سے ایک قوم کی دوسری قوم سے اور مشرق کی مغرب سے مخالفت اور کشیدگی کو نظر انداز نہیں کر سکتے؟ کیا ہم ان فقروں اور حیلوں کو نہیں چھوڑ سکتے جو زندگی کے ناگوار حقائق سے اس وجہ سے مناسبت نہیں رکھتے کہ وہ انکو نظر انداز کر دیتے ہیں؟ اگر ہم ایسا نہیں کر سکتے تو بلاشک و شبہ مستقبل تاریک ہے لیکن اگر ہم اس مسئلہ پر اس مشترکہ ارادہ سے لارڈ ارون کی اپنی کہہ انس کیلیے ایک بہترین اور قابل اعتماد بنیاد پر تعمیر قایم کریں تو مستقبل میں خواہ اس کی جدوجہد کا ثمرہ کچھ بھی ہو مگر تاریخ میں یہ آئینی کمیشن ایک جدید دور کی علامت اور اس کا سبب تصور کیا جائیگا۔

شاہی کمیشن

ہندوستان کی ترقی کا ا...

لندن ۱۰ نومبر سر جان سائمن ... نام ایک خط بھیجا ہے جس میں انھوں نے ... حوالہ دیا ہے اور لکھا ہے کہ برطانوی پارلیمنٹ ... ایک زبردست ذمہ داری ہوتی ہے ... کیا جا سکتا ہے اور نہ پہلو تہی کی جا سکتی ... موجودہ دنیا کے حقائق پر ہے اس لیے ... ترقی و عروج کا دعویٰ ہے جو کہ ہند... کی آرزو ہے) تو یہ صرف پارلیمنٹ کے عل... ہندوستان اسکے ساتھ اشتراک عمل کر... اور صلاح و مشورہ کی اسکیم میں کیجا جمع ... سلسلہ کی پہلی کڑی کی حیثیت رکھتا ہے یہ کم... نہیں جا رہا ہے کہ اس خارجی حیثیت سے ... عائد کرے ہم دراصل اس غرض سے وہاں جار... متعلق حالات سنیں اور وہاں کے فی الواقع ج... تجاویز ہندوستان میں ہمارے سامنے پیش کی جائیں ... مزاجی اور خلوص کے ساتھ اپنے خیالات پیش کریں کسی قسم کا ... سے قبل یہ نہایت ضروری ہے کہ برطانوی اور ہندوستانی مجالس قانون ساز کے نمایندوں میں کامل اور قطعی طور پر صلاح و مشورہ ہونا چاہیے کمیشن کے اہم کام کو مدنظر رکھتے ہوئے اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ انتہائی ہمدردی اور وسیع النظری، لاانتہائی صبر و استقلال سخت غیر جانبداری اور عزم و ہمت کا ثبوت دیا جائے اس اہم کام کے سلسلہ میں میں اپنے فرض کو اس خواہش کے ساتھ انجام دونگا کہ مجھ سے جو کچھ بھی ہو سکے برطانیہ اور ہندوستان کی خدمت کروں اور اگرچہ مجھے اپنی کمزوریوں کا احساس ہے لیکن میں اپنی کوششوں میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرونگا۔

قاضی عبد الرشید

پھانسی دیدیگئی

سرکاری بیان

دہلی ۱۴ نومبر آج صبح عبد الرشید سوامی شردہانند کے قاتل کو پھانسی دیدیگئی اور اسکے بعد دہلی میں فساد ہوگیا عبد الرشید کے عزیزوں نے یہ اقرار نامہ داخل کر دیا تھا کہ وہ نعش نکالکر کوئی جلوس نہ نکالیں گے اور اسے اس قبرستان میں دفن کرینگے جو جیل کے بالمقابل واقع ہے جیل میں مرحوم کے اعزا کو اجازت دیدیگئی کہ وہ نعش کی تجہیز و تکفین کریں اس اثنا میں مسلمانوں کا زبردست ہجوم جیل کے باہر جمع ہوگیا اور انھوں نے نعش کو حضرت نظام الدین کی خانقاہ میں دفن کرنیکی اجازت طلب کی لیکن یہ درخواست منظور نہیں کیگئی مرحوم کے عزیزوں نے جو اقرار نامہ پیش کیا تھا اس کے بعد اسے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ✕

الامروم یکم ... سفر ... نامہ ... کا ... گنہ اکبر پور ... درخواست ... اور جس کی ... نوٹس ... خواست ... حاضر ... ۴ جاجو ... کانپور ... آپ کو اطلاع ... (مہر عدالت)

REGD: No. A 1424

جمالِ پرتو حق عـــزم مسـ ... المرقوم بکیم
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل ...

اڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

ہفتہ وار

جلد ۶ | کان پور چہار شنبہ ۲۳ نومبر ۱۹۲۷ء مطابق ... جمادی ...

ترکوں کی بیداری

موجودہ انقلاب کا تاریخی پہلو

[illegible] السیاسۃ کے ایڈیٹر محمد حسین ہیکل [illegible] حال میں آستانہ گئے تھے [illegible] جو ... پر یہ مضمون لکھا:۔

موجودہ ترکی بیداری اور اجتماعی انقلاب جس کے مظاہرے اور اثرات [illegible] تمام ترکی بلاد میں نمایاں نظر آ رہے ہیں نہ آج کی کوشش کا نتیجہ ہے اور [illegible] اور خالق مصطفےٰ کمال ہیں۔ اس کی تاریخ کا آغاز تو آج سے بہت زیادہ [illegible] کا عہد بھی جبکہ دستور عثمانی کا اعلان کیا گیا تھا موجودہ ترکی بیداری [illegible] نہیں کہا جا سکتا بلکہ اس سے بھی پیشتر جبکہ انجمن اتحاد و ترقی کی بنیاد پڑی [illegible] پہلے جبکہ مرحوم مدحت پاشا نے دولت عثمانیہ کا دستور اول [illegible] تھا جبکہ پرنس صباح الدین نے لامرکزیت کی دعوت کا آغاز کیا تھا، [illegible] حقیقت موجودہ انقلابی تعمیر میں خشت اول کی حیثیت رکھتا ہے۔ تاریخ کی [illegible] ترکی کے بعض باصلاحیت داعیوں نے صحیح بیداری کی فکر شروع [illegible] سلطان اور اس کے جانشین رجعت پسند جو قوت اور اختیارات [illegible] اس تحریک کی ابتدائی اور ادنیٰ کوششوں کو برباد کرتے رہے اور [illegible] اثر ترکی میں [illegible] تو وہ اصلاحی تحریکات میں پوری پوری [illegible] انجمن اتحاد و ترقی کی بنیاد پڑی تو ترکی بیداری میں [illegible] اور فوج کی مدد اور شرکت سے سلطان عبدالحمید خاں کو معزول کر کے [illegible] دستور کا اعلان کیا گیا۔ اس عہد میں ترکی اسی انقلابی تحریک کیلئے ہر قربانی کو [illegible] اگرچہ اس کی وسیع سلطنت ہی میں قربانی کی استعداد بہت کم تھی اور پھر اس وقت [illegible] عربوں کو برابری کی نظر سے نہیں دیکھتے تھے بلکہ ان کو یہ احساس تھا کہ ترکوں نے [illegible] بلاد کو فتح کیا ہے اور اپنی تلوار کے زور سے حاکم بنے ہیں۔ اس احساس کا نتیجہ [illegible] لامرکزیت اور مفتوحہ ممالک کی مساوات کی تحریک کو کامیابی نہیں ہوئی اور [illegible] ہی کوئی ایسا مستحکم رابطہ پیدا کر سکی جس سے ہر حصہ اپنی آپ مدافعت [illegible] ترکی اپنی حکومت پر دست درازی اور زیادتی کرنیوالے ہر فرد کو اس طرح [illegible] کوئی اس کی عزت و استقلال پر [illegible] ہے۔

جنگ عمومی کے بعد [illegible]

[illegible] پر سب کو معلوم ہو چکے ہیں۔ اس بات کے باوجود کہ ترکی خلافت اسلامیہ [illegible] تھی اور اس کے مقبوضات کل کے کل اسلامی تھے۔ لیکن دستور کے قبل کے مظالم جو ترکوں کے ہاتھوں ہوئے تھے اور دستور کے بعد مقبوضات کی یہ حالت کہ ان میں لامرکزیت کی اہلیت و استعداد نہ تھی نتیجہ یہ ہوا کہ مقبوضات نے ترکی مدافعت کی ہمنوائی نہ کی بلکہ حجاز نے تو ملک حسین بن علی کی قیادت میں ترکوں سے بغاوت کر دی۔ اور حلفا کی صف میں جا کھڑا ہوا۔ جنگ کا خاتمہ کچھ اس طرح ہوا کہ مسلمان تو مسلمان خود ترکی رعایا بھی مایوس ہو گئی اور یونان کو اعلان جنگ کی ہوس ہو گئی تاکہ [illegible] خود یونان آستانہ کو مال غنیمت کی طرح اپنا کر لے۔ اس کے بعد ایک تاریخی معجزہ کا ظہور ہوا اور وہ اس صورت میں کہ غازی مصطفےٰ کمال پاشا کو فتح حاصل ہوئی اور انھوں نے یونانیوں اور دول متحدہ کو اپنے ملک سے نکال باہر کیا اور سلاطین آل عثمان کی زمین کو ان سے پاک صاف کر دیا۔ صلح لوزان کرا کے امتیازات اجنبیہ کی بلا کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا۔ اور ترکی حکومت کو محترم مہذب مقتدر ملکوں کی صف میں کھڑا کر دیا۔

لیکن اس فتح و ظفر نے ترکی کے قدیم وسیع اور محیط کھوئے ہوئے مقبوضات میں سے کچھ واپس نہیں دلوایا۔ بلکہ ترکی حکومت صرف ترکوں تک محدود رہی اور اس کے دائرے میں ترکی قوم رہ گئی۔ لیکن اس کا اثر ترکی کی اجتماعی حالت پر بہت اچھا پڑا۔ کیونکہ اس کی وجہ سے بہت سی وہ رکاوٹیں جو ترکی تحریک بیداری میں حائل ہو جاتی تھیں اب دور ہو گئیں اور اب ترکوں کے لئے وہ وقت آ گیا کہ وہ اپنی اجتماعی زندگی کی بنا مستقل پختہ اور غیر متاثر بنیادوں پر رکھیں۔ اور خلافت اور مختلف عناصر سے مرکب اقوام کی سیادت کا کچھ لحاظ کریں جس کی بنا پر غیر ترکی عناصر بھی اپنے کو عام تصور کرتے تھے۔

جمہوریہ کا قیام

سب سے پہلا فائدہ جو اس ترکی بیداری سے ہوا وہ یہ کہ مصطفےٰ کمال پاشا نے صحیح ڈیموکراٹی مبادیات (زمانہ حاضرہ میں اس کا مفہوم لیا جاتا ہے) کو ترکی پر پورا پورا منطبق کر دیا۔ اور مراعات سے اپنی گردن کو آزاد کرا لیا جن کی بنا پر اکثر ترکی بیداری کی تحریکیں مردہ ہو کر رہ جاتی تھیں۔ انھیں ڈیموکراٹی مبادیات کی کوشش ان افراد نے کی تھی جنھوں نے ۱۹۰۸ء میں دستور حاصل کیا اور انھیں مبادیات کے خواہاں بعض ترک اور انجمن اتحاد ترقی کے ممبر تھے۔ لیکن ۱۹۰۸ء کے دستور کے اعلان کو تمام باشندگان [illegible] [illegible]

اصلاحات

ترکی کے ماحول نے مصطفےٰ کمال پاشا [illegible] اور انھوں نے صحیح ڈیموکراٹی نظام قائم کیا تاکہ اصلاح کا حقیقی [illegible] اس سلسلہ میں سب سے پہلے انھوں نے پادریوں کے امتیازات کا خاتمہ کیا، وظیفہ خواروں کے وظیفے بند کئے اور فوجی افراد اور جماعت کو علمی حالہ [illegible] کر دیا۔ دینی تعلیم کیلئے یونیورسٹی میں ایک علٰحدہ مرکز قائم کیا اور اب ان [illegible] کوئی جگہ نہیں ہے جو صرف اپنے درجہ اور لقب کی وجہ سے اپنی زندگی [illegible] بعد تمام لوگوں کا لباس ایک کر دیا گیا [illegible] کوئی شخص مستثنیٰ نہیں الا بعض مخصوص شرعی افراد [illegible] حکومت نے ابتدائی ثانوی اور اعلیٰ تمام درجوں میں تعلیم کو مفت کر دیا ہے اور [illegible] تعلیم کا بھی قانون نافذ ہو چکا ہے [illegible] ترکی گئی ہے لیکن یہ صرف ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کیلئے ہے ابتدائی اور ادنیٰ تعلیم کا انتظام صوبہ کی حکومتوں سے متعلق ہے ان تعلیمی ترقیوں کے باوجود جب ہم [illegible] کر ترکوں کی موجودہ مادی حالت کیا ہے ان کی غفلت اور [illegible] محافظ ہو کیسی ہے آخری انقلابی تحریکوں سے ترکوں پر کیا اثر پڑا [illegible] اصلاح کے اثرات اور مظاہر کا اندازہ ہو [illegible] آستانہ ترکوں کے علاوہ [illegible] ترکی تحریک بیداری کی [illegible] تو خواہ آستانہ پایہ تخت ہوتا یا انگورہ لیکن [illegible] جب اعتنائی برتی جاتی [illegible] ترکی کے اندرونی [illegible] میں موجودہ ترکی بیداری کے متعلق ایک قطعی فیصلہ کرتا لیکن [illegible] ہے ان کی شہادت ہو کہ ان نہایت مسرت کیا یہ بیداری ہو رہی ہے اور خود آستانہ میں بھی زندگی کے مظاہر انتشار انگیز ترقی کے ساتھ نمایاں ہو رہے ہیں۔ ترکی اخبارات کے اڈیٹروں کی ایک جماعت سے میری ملاقات ہوئی [illegible] [illegible]

... موصوف لکھتا ہے کہ:۔

(۱) ... ہو سکتی ہے ... اور کیا قابل تمر ہات ہو ... اپنی قسمتوں کے فیصلہ پر مساوی ... کے بھی اہل نہیں سمجھے گئے افسوس!

اسلئے اگر ہندو مسلمانوں کو ذرا بھی حمیت و غیرت اور حب الوطنی کا جذبہ ہو تو ان کا سب سے اولین فرض یہ ہے کہ وہ اس وقت آپس کے اختلافات کو بالائے طاق رکھدیں اور ایک زبان ہو کر اس کا اعادہ کریں کہ ہمارے اختلافات سے کوئی دوسرا فائدہ نہیں اُٹھا سکتا اور ہم ہندوستان کو ذلیل نہ ہونے دینگے۔

قدرت نے یہ اختلافات مٹانے کیلئے ہم کو ایک زریں موقعہ دیا ہے اور ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اس زریں موقع سے فائدہ اُٹھا کر اپنے جزوی اختلافات کو ختم کر دیں اور اگر اس موقع پر بھی ہم نے آنکھیں کھولکر موجودہ حالات کا مطالعہ نہ کیا اور اپنے اختلافات کو نہ مٹایا تو پھر ہماری ذلت و خواری کی کوئی انتہا نہ رہیگی۔

اس وقت ایک گونہ ہندو مسلمانوں میں آئینی کمیشن کے بائیکاٹ کے مسئلہ پر اتفاق نظر آتا ہے اسی کی بدولت یہ بہتر صورت بھی نظر آرہی ہے کہ لیبر پارٹی کے ایک وفد نے لارڈ برکنہیڈ وزیر ہند سے ملاقات کی اور آئینی کمیشن میں تبدیلیوں کی سفارش کی اگرچہ وزیر ہند صاحب نے اس کا وعدہ نہیں فرمایا تاہم اس کا یقین دلایا کہ انکی سفارشوں پر نہایت احتیاط سے کے ساتھ غور و خوض کیا جائے گا۔

اس طرف یہ افواہ بھی سرگرم ہے کہ ہز اکسلنسی لارڈ ارون بہادر بھی آئینی کمیشن کی ہیئت ترکیبی سے مطمئن نہیں ہیں اور بہت ممکن ہے کہ ان باتوں سے گورنمنٹ برطانیہ متاثر ہو کر ہندوستانی ارکان کو بھی آئینی کمیشن میں شامل کرلے۔

مگر ان تمام باتوں پر نظر رکھتے ہوئے اس کی اشد ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ ہندو مسلمانوں میں اختلاف آرائی نہ ہونا چاہیے ورنہ یہ تمام عمارت منہدم ہو جائیگی۔

مگر یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ اب اختلافات کی آوازیں بھی آنا شروع

... اور آزاد

... نافذ کر دیا ... ہے کیونکہ اس ... صاحب آزاد نے ۱۷ نومبر کے آزاد ... کے سیاہ ... عنوان سے ایک مختصر نوٹ صداقت ... کے متعلق یہ ... قلم فرمایا ہے۔

... روایات اور ... کے مدلل اور قاطع جواب کو غم و غصہ پر ... کو کسی قسم ... اخبار نویسی کے اصول کیلئے ناظرین صداقت ... ہے۔

... کہ ناظرین صداقت اور آزاد اس اپیل سے ... کو عین منصفانہ ... کس کے دلائل معقولیت پر مبنی ہیں اور کون ... پر تلا ہوا ہے۔

... (سکریٹری انجمن اتحاد) کا اس سے انکار کرنا ... سمجھیں کہ صداقت کا نام ایک معزز ہندو رکن نے ... تھا۔ یہ صد درجہ کی جرأت ہے۔

... کی داد ممبران انجمن اتحاد سے چاہتا ہے۔

... کہ "جو باتیں صداقت نے اڈیٹر آزاد سے منسوب کی ہیں ... دعویٰ بے دلیل ہے اور اگر صحیح نہیں تو اسکے لیے ... لاحق ہوتی ہے۔

... کا یہ کہنا کہ "اڈیٹر صداقت کو اصلی حالات معلوم نہیں تاہم انکو ... کے صحیح ہونے پر اصرار ہے"۔

اس کے متعلق صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ انجمن اتحاد (۲۶ ستمبر کے جلسہ میں) میں اڈیٹر صاحب آزاد نے "صداقت" (۲۱ ستمبر کے مضمون) کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ یہ مضمون جلوت کی کافی واقفیت کے بعد لکھا گیا ہے۔ اس بیان کے بعد مذکورہ بالا اعتراض کی بھی قلعی کھل جاتی ہے۔

"آزاد" کا یہ کہنا کہ "پریس کو کسی جلسہ میں موجود ہونے کا حق نہ تھا"

اسلئے فضول ہے کہ ہمدم لکھنؤ میں جو مضمون شائع ہوا تھا اور جس کے متعلق لوگوں کا یہ عام خیال ہے کہ یہ مضمون اڈیٹر صاحب آزاد کا ہے اس سے یہ صاف عیاں ہے کہ جلسہ کی کوئی بات پردۂ راز میں نہیں رہی اور خود اڈیٹر صاحب آزاد نے بھی اس کی حقیقی پابندی نہیں فرمائی۔

"آزاد" کا یہ کہنا کہ "جو مفصل وجہ استعفیٰ کی اشاعت کی اب صداقت میں بیان کیگئی ہے اس سے ہمارا نکتہ چینی بجا و درست ثابت ہوتی ہے۔"

عجیب و غریب استدلال ہے اس فیصلہ پر ناظرین صداقت و آزاد عش عش کرتے ہوں گے۔

اڈیٹر صاحب آزاد کے اس فیصلہ پر کہ "سیاق عبارت سے لفظ "ہندو" کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی"۔

غالباً ساری ادبی دنیا انگشت بدندان رہگئی ہو گی۔؟

تعجب ہے کہ اڈیٹر صاحب البرید کی اس معذرت کے بعد بھی کہ اصل مسودہ میں لفظ "ہندو" موجود تھا مگر کاتب اور پروف ریڈر کی غلطی سے لفظ "ہندو" رہگیا۔ اڈیٹر صاحب آزاد اپنی ضد پر قائم ہیں کہ نہیں لفظ "ہندو" کا اضافہ کیا گیا۔

ان حالات کی موجودگی میں اڈیٹر صاحب آزاد کی ہٹ اُنکی ذہنیت پر کافی روشنی ڈالتی ہے۔

... ہو گئیں ہیں اور بعض لوگ کمیشن کے ساتھ اشتراک عمل کو اپنے لیے ضروری سمجھتے ہیں۔

اس لیے ہماری رائے میں اس کی اشد ضرورت ہے کہ جلد سے جلد ایک ایسا جلسہ منعقد ہونا چاہیے کہ جسمیں پارٹیوں کے رہنما شریک ہوں اور وہ اگر میثاق دہلی پر متفق ہو جاویں تو ملک و قوم کے لیے از حد مفید ہو یا کسی اور طریقہ سے متفق ہو جائیں اور کوئی بات غیر مطلق نہ رہے مگر اسی کے ساتھ اس کا لحاظ کرنا بھی ضروری ہے کہ اس موقع پر مذہبی مسائل نہ چھیڑے جائیں بلکہ اصولی ۴۴

آئینہ کانپور

ڈاکٹر مراری لال کو صدمہ ہم نے نہایت افسوس کے ساتھ یہ سُنا کہ ڈاکٹر مراری لال صاحب ۲۲ نومبر ۱۱ بجے دن کے قریب کچہری والی سڑک پر جا رہے تھے کہ یوروپین گرلس اسکول کی موٹر لاری کی زد میں آگئے اور آپ کی پسلیوں کو نقصان پہونچا نیز سر پر بھی چوٹ لگی ہے۔ گو خدا کا شکر ہے کہ حالت مخدوش نہیں ہے۔

ہم دست بدعا ہیں کہ خدائے تعالیٰ آپ کو جلد شفا عطا فرمائے۔

امپروومنٹ ٹرسٹ ہم کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کی کمیٹی نے بالاتفاق یہ طے کیا ہے کہ آئندہ تین سال کیلئے رائے بہادر بابو آنند سروپ صاحب ہی کانپور امپروومنٹ ٹرسٹ کی چیرمینی کیلئے منتخب ہوں اور چنانچہ کمیٹی مذکور نے بابو صاحب موصوف کیلئے گورنمنٹ سے سفارش کی ہے۔

ہم کو امید ہے کہ گورنمنٹ ٹرسٹ کی متفقہ رائے سے اتفاق کر کے بابو صاحب موصوف ہی کو منتخب کریگی۔

کونسل آف اسٹیٹ مسلمانان کانپور یہ سنکر خوش ہوں گے کہ کونسل آف اسٹیٹ کی جو جگہ سید آل نبی مرحوم کی وفات کی وجہ سے خالی ہوئی اُس کیلئے خان بہادر حافظ محمد حلیم خانصاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ اپنے دوستوں کے اصرار سے کھڑے ہونے والے ہیں۔

لائبل کیس ہمدائے سلم پر جو لائبل کیس چل رہا ہے اسکی پیشی ۱۹ نومبر کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے سامنے ہوئی اور ملزم کی طرف سے پنجاب لیث گواہوں کے ثبات گواہ پیش ہوئے۔

بحث کیلئے آئندہ پیشی ۲۶ نومبر کو ہوگی اور غالباً اس کے دو ایک روز کے بعد فیصلہ سنا دیا جائیگا۔

رشوت ستانی سے بریت گھاٹم پور کے پرگنہ میں مسٹر دوارکا ناتھ حلقہ انسپکٹر، ایک سب انسپکٹر اور تین سپاہی اور دو یا تین زمینداروں پر رشوت ستانی کا جو مقدمہ چل رہا تھا اور جسکو پنڈت شیوکرن ناتھ مصرا صاحب پرگنہ افیسر گھاٹم پور نے سیشن سپرد کر دیا تھا اور عرصہ سے یہ مقدمہ سیشن میں بھی چل رہا اس کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ جیوری نے بالاتفاق ملزمان کو بری الذمہ قرار دیا اور سیشن جج صاحب بہادر نے بھی جیوری سے اتفاق کرتے ہوئے کل ملزمان کو بری کر دیا۔

پنڈت منی لال اوستھی پنڈت منی لال اوستھی پر دفعہ ۱۰۱ کے ماتحت جو مقدمہ چل رہا ہے اس کی روزانہ پیشیاں ہو رہی ہیں اور ثبوت کے گواہ گذر رہے ہیں۔ غالباً دو تین روز کے بعد سے صفائی کے گواہ پیش ہوں گے۔

رام غلام رام غلام فورمین ورتمان کے مقدمہ کے سلسلہ میں پولیس نے مزید مہلت لی ہے اور مقدمہ ابھی شروع نہیں کیا گیا۔

مسلم لیگ معلوم ہوا ہے کہ ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کا ایک عام جلسہ ۲۴ نومبر کی رات کو یتیم خانہ اسلامیہ میں اس غرض سے منعقد ہونے والا ہے کہ شاہی آئینی کمیشن کے متعلق غور و خوض کر کے رائے قائم کرے کہ آیا کمیشن کو بائیکاٹ کیا جائے یا نہیں۔

ہم کو امید ہے کہ ممبران مسلم لیگ اس مسئلہ کے متعلق غور کرتے وقت زیادہ فراخ دلی اور حب الوطنی سے کام لیں گے۔

---

۴۴ مسائل طے کر لیے جائیں۔ اگر یہ غیر ممکن سمجھا جاوے کہ ہر ایک فرد اس سمجھوتہ کا پابند ہو تو اس کی تو اشد ضرورت ہے کہ کانگریس مسلم لیگ اور ہندو مہا سبھا کے ارکان اس سمجھوتہ کے پابند رہیں۔

ہم کو امید ہے کہ اہل الرائے حضرات ہماری اس عرضداشت پر نہایت احتیاط کے ساتھ غور و خوض فرماویں گے۔

مدبرین ہند اور کمیشن

کمیشن کے متعلق ہندوستان کے لیڈرون کا متفقہ فیصلہ

مسٹر جینا کی تصریحات

بمبئی ۱۶ ارنومبر۔ مسٹر ایم-اے جینا نے حسب ذیل اعلان اخبارات مین شایع کرایا ہے:۔

مین نے ہندوستان کے مختلف حصون کے چند ممتاز رہنماون سے اس غرض سے مشورہ کیا کہ آئینی کمیشن کے اعلان کے متعلق متفقہ کارروائی کی جا سکے جو جوابات مجھے موصول ہوے ہین اُنسے ظاہر ہوا کہ مختلف صوبجات مین مقامی مصروفیتون نیز بعض مقامی وجہ سے بمبئی یا کسی دوسرے مرکزی مقام پر جلد از جلد کسی جلسہ کا انعقاد آسان نہین اگرچہ ان جوابات مین متفقہ کارروائی کرنے پر زور دیا گیا تھا چونکہ یہ مسئلہ بہت جلد انگلستان کی پارلیمنٹ کے ہر دو ایوان مین پیش ہونے والا ہے اس لیے مین نے اس کو نہایت ضروری خیال کیا کہ ایک ایسی مستند راے کا اظہار جو تمام ملک کی جانب سے ہو ایسے وقت کیا جا سکے کہ ملک معظم کی حکومت کی جانب سے اس بارے مین آخری فیصلہ کیے جانے سے قبل لندن پہونچ جاے۔

بنا برین مین نے مسودہ اعلان کو اپنے گشتی مراسلہ کے ساتھ منسلک کر کے مختلف ممتاز رہنمایان ہند کی خدمت مین اس درخواست کے ساتھ ارسال کر دیا کہ پندرہ تاریخ تک یا اس سے قبل وہ مجھے اس امر کا اختیار دین کہ مین انکے نام کو اگر وہ پسند کرین تو اس اعلان پر دستخط کنندگان مین شامل کر دون جو شایع کرنا مقصود ہے۔

مین نہایت خوشی کے ساتھ اس امر کا اعلان کرتا ہون کہ مجھے اس وقت تک ہندوستان کے تمام حصون کے ذی اثر طبقون نیشنل کانگریس، آل انڈیا مسلم لیگ، آل انڈیا لبرل فیڈریشن، ہندوستانی ایوان تجارت اور انجمن مالکان کارخانجات، کی طرف سے زبردست اور بااثر تائید حاصل ہو چکی ہے۔ مین نے ہندو مہاسبھا کے لیڈرون کے نام اس وجہ سے درج نہین کیے کہ مجھے لالہ لاجپت راے کی جانب سے حسب ذیل برقی پیغام لاہور سے ۱۵ ارنومبر کو موصول ہوا:۔

"مین نے جیکار کو تار دیا ہے جواب کا منتظر ہون"، اس کے بعد مسٹر جیکار کی طرف سے ایک تار ۱۶ ارنومبر کو پونا سے موصول ہوا جس کے الفاظ یہ ہین:

"میری جماعت مقاطعہ کی تائید کرتی ہے لیکن وہ خود اپنا بیان شائع کرنے کو ترجیح دیتی ہے جس کی ایک نقل آپ کی خدمت مین ارسال ہے۔"

پنڈت مدن موہن مالویہ اور ڈاکٹر مونجے کے پاس سے ہنوز کوئی جواب موصول نہین ہوا۔ اسی طرح پر مین نے انڈین نیشنل کانگریس کے موجودہ صدر اور منتخب شدہ صدر کے اسمار کو بھی اعلان کے دستخط کنندگان مین ان وجوہ کی بنا پر شامل نہین کیا ہے جو انکے برقی پیغامات مین بیان کیگئی ہین اور جنکی تشریح کی چندان ضرورت نہین وہ پیغامات حسب ذیل ہین:۔

منجانب مسٹر ایس سرنواس آئینگر و مسٹر اے رنگا سوامی آئینگر

(مدراس ۱۴ ارنومبر) "آپ کے اعلان مین اپنی حکومت کے متعلق خود فیصلہ کرنے کے اصول کو جس کا مطالبہ جمعیۃ مقننہ اور کانگریس دونون نے کیا ہے نظر انداز کر دیا گیا ہے علاوہ برین آپنے کمیشن کا مشروط مقاطعہ کیا ہے مگر کانگریس کی مجلس عاملہ کی تجاویز اور بنگال اور مدراس کے اعلانات مین غیر مشروط مقاطعہ کیا گیا ہے افسوس ہم آپکے مسودہ پر دستخط نہین کر سکتے

اور آپ سے درخواست ک[...] متحدہ طور پر سادہ اور غیر[...] کو جداگانہ پیش کرے۔"

ڈاکٹر انصاری کا تار [...]

"مین مشترکہ بیان کے مو[...] اس ہونا چاہیے کہ جب تک ایک ا[...] جس مین برطانوی اور ہندوستانی مد[...] حصہ لین یا کم از کم ایک ایسا کمیشن [...] اکثریت ہو اور انکو برطانوی ارکان کے [...] ہون ہم کمیشن کی موجودہ حالت مین نہ [...] ہو سکتے ہین اور نہ اسکے کام مین حصہ [...]

کانگریس کے دیگر لیڈرون سے بھی [...] طرز عمل اختیار کیا۔

بمبئی ۱۶ ارنومبر مسٹر محمد علی جینا [...] شایع کیا ہے جس کا مفاد یہ ہے کہ دستخط ک[...] اس کی موجودہ حالت وہیئت کی وجہ سے [...] اس امر کا مطالبہ کیا ہے کہ ایسا کمیشن مقرر کی[...] ہندوستانی مدبرین مساویانہ حقوق واختیار [...] دستخط کنندگان کے نام حسب ذیل ہین:۔

مسٹر محمد علی جینا، سر دین شاہ پٹیٹ، سر جی[...] سر تیج بہادر سپرو، سر فیروز سیٹھنا، سر علی امام، سر سیواسوا[...] سر پرشوتم داس ٹھاکر داس، ڈاکٹر ڈی بیسنٹ، مسز سروجنی نائیڈو، مولوی محمد یعقوب ڈپٹی پریزیڈنٹ جمعیۃ مقننہ ہند۔

حامیان جوابی تعاون اور ہندو سبھائیون کا فیصلہ

بمبئی ۱۶ ارنومبر پونا کی اطلاعات مظہر ہین کہ حامی جوابی تعاون اور ہندو سبھائیون نے جنمین مسٹر جیکار، کیلکر، اینی بھوپٹکر اور ڈاکٹر مونجے شامل ہین ایک مشترکہ اعلان شایع کیا ہے جسمین یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ جبتک مجوزہ کمیشن مین ہندوستانی نمایندون کو برطانوی نمایندون کے برابر حقوق واختیارات دیکر شامل نہ کیا جاے گا اور انکو ہندوستان کی حالت کے متعلق صحیح راے قائم کرنے اور اس کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا موقع نہ دیا جائیگا اس وقت تک ہندوستانیون کی خودداری اور وقار ہرگز اس کو گوارا نہین کر سکتا کہ آئینی کمیشن کے ساتھ اشتراک عمل کیا جاے یا اس کے کام مین امداد دی جاے۔

آئینی کمیشن اور مہاتما گاندھی

کولمبو ۱۴ ارنومبر آئینی کمیشن کے بارے مین ایک سوال کے جواب مین مہاتما گاندھی نے فرمایا کہ مین نے اس معاملہ مین اپنے ضمیر کو صدر کانگریس اور انکے توسط سے خود کانگریس کے سپرد کر دیا ہے جب زور دیا گیا کہ آپ اپنی انفرادی راے کا اظہار فرمائیں تو ارشاد فرمایا کہ اگر ایک عام موثر اور غیر مناقشی بائیکاٹ وجود پذیر ہو سکے تو یہ اس غیر معمولی کارروائی کا موثر جواب ہوگا جو برطانوی حکومت نے اختیار کی ہے لیکن اسی کے ساتھ اُنھون نے یہ بھی فرمایا کہ میری راے کو لائق اعتنا تصور کیا جاے اصلی راے میری وہی ہے جو کانگریس کی راے ہو۔

نیشنل کانگریس کی مجلس عاملہ کا اہم اعلان

مدراس ۱۴ ارنومبر انڈین نیشنل کانگریس کی مجلس عاملہ نے حسب ذیل تجویز منظور کی ہے:۔

"چونکہ حکومت برطانیہ نے قوم کی متحدہ خواہش کی مخالفت مین آئینی کمیشن مقرر کیا ہے اور قوم کے اس مطالبہ کو مسترد کر دیا ہے کہ ہندوستان

[...] آپ کو اطلاع [...] جس کے سموع اور فیصل[...] [...] اور مہر عدالت [...] مین آئی ہے۔

مسز بیسنٹ [...]

مدراس ۱۷ ارنومبر ڈاکٹر اینی بیسنٹ [...] ہین کہ ایسی حالت مین جبکہ لڑائی شروع ہو گئی ہے گفت و شنید سخت غلطی ہے تاوقتیکہ دشمن کو شکست نہ ہو جاے اور صلح کی درخواست نہ کرے اگر ہز اکسلنسی وائسراے اس وقت جبکہ کمیشن کے بائیکاٹ کی تحریک وسعت اختیار کرے اپنے اسی خیال پر جمے رہے کہ ہندوستان صرف ایسا ہی کمیشن لے جسمین سب انگریز ہون تو یہ سمجھنا چاہیے کہ ہمارا بائیکاٹ کامیاب ہو گیا ڈاکٹر بیسنٹ کی راے ہے کہ بائیکاٹ کی تحریک مین ساری قوم کو شریک کرنا چاہیے اور وہ لوگ جو ارجن کی طرح اپنی کمان چھوڑ کر مایوس ہو رہے ہین انھین اس الزام کا بھی خیال کرنا چاہیے جو ارجن پر عائد ہوتا ہے۔

[illegible] موصوف لکھتا ہے کہ:۔

[illegible] اپنی قسمتوں [illegible]

(۱) جج اور جاجمنٹ [illegible] ارکان حاضر تھے جنہیں [illegible] کے بھی اہل تھے۔ [illegible] صوبجات متحدہ، پنجاب، اسیلئے اگر ہندو [illegible] وسط، اور آسام کے وزرا شامل تھے۔

[illegible] نے کانفرنس کی کارروائی شروع کرتے ہوئے حکومت ہند کی طرف سے نمایندگان کا خیر مقدم کیا اسکے بعد ان مشکلات کا تذکرہ کیا جو تمام صوبجاتی حکومتوں کو جدید صوبجاتی ملازمتوں کے قیام کے سلسلہ میں پیش آئی ہیں اور جنکی بناء پر انھوں نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ تمام صوبجات کے نمایندے ان مسائل کے متعلق یکجا طور پر تبادلۂ خیالات کریں انھوں نے اس امر کا اظہار کیا کہ یہ کانفرنس جن امور کا فیصلہ کریگی اگرچہ اُنکی پابندی مختلف حکومتوں پر لازمی نہ ہوگی اور انکو اپنے افعال کے متعلق کامل آزادی حاصل رہیگی لیکن پھر بھی اس بات سے بڑا فائدہ حاصل ہوگا اگر اصولی مسائل کے متعلق کوئی باہمی مفاہمت ہوجاے اور جہانتک مختلف صوبوں کے خاص حالات اجازت دیں تھوڑی یا بہت یکسانیت پیدا ہوجائے اسکے بعد زیر بحث مسئلہ کے متعلق بعض بنیادی امور پر عام بحث ومباحثہ شروع ہوا اور اس مسئلہ کے متعلق خیالات کا اظہار کیا گیا کہ آیا ملکی ملازمتوں (آل انڈیا سروسز) کے بجاے جداگانہ ملازمتوں کا ایک جدید طرز قائم کیا جاے اور ملازموں کی بھرتی کیلیے کیا طریقہ اختیار کیا جاے اور اس مقصد کے حصول کیلیے کونسا ذریعہ سب سے زیادہ مفید اور مناسب ثابت ہوگا؟

صوبوں کی ملازمتوں میں خصوصاً تنخواہ کے معاملہ میں یکسانیت پیدا کرنیکی کس حد تک ضرورت ہے اور اسمیں کس حد تک آسانی ہوگی اس کے بعد کانفرنس چار ماتحت مجالس میں منقسم ہوگئی جو تمام مسائل پر جداگانہ طور سے غور وبحث کرینگی سب کمیٹیاں حسب ذیل چار امور پر جداگانہ غور کرینگی (۱) محکمہ تعلیم کی ملازمتیں (۲) محکمہ انجینیری کی ملازمتیں (۳) محکمہ جات زراعت، شفاخانہ، [illegible] اور دیگر شعبوں کی ملازمتیں (۴) رخصت، پنشن، پراویڈنٹ [illegible]

[illegible] کا مسودہ قانون [illegible] دوسری خواندگی

[illegible] دارالامرا میں ہندوستان کے واسطے [illegible] قانون کی دوسری خواندگی کی تحریک پیش کی [illegible] اگر یہ خیال کیا گیا تھا کہ دس سال کی میعاد مقرر کیا جاے کہ جو ترقی ہوئی ہو اسکی جانچ [illegible] ہوں اس کے متعلق پارلیمنٹ میں رپورٹ [illegible] الفاظ ہی میں کوئی سحر وجادو نہیں تھا [illegible] گئی تھی وہ اس سہولت کی غرض سے [illegible] کہ وہ تمام صورت حال کی دوبارہ جانچ [illegible] مہلت مل جاے۔

[illegible] عدہ کا چارج لیتے ہی مختلف حلقوں سے [illegible] کمیشن کے تقرر میں عجلت سے کام ہو لیکن [illegible] تو جو ہندوستان میں ہیں اس وقت جو فضا [illegible] بلکہ مجھے کہنا چاہیے یہ مطالبات کیے گئے تھے وہ ایسی [illegible] اس تبدیلی کے پیدا کرنے کیلیے کہا گیا تھا اس سے [illegible] لیکن کبھی اس کے متعلق کوئی قوی خیال نہیں قائم [illegible] طرح معین کی گئی ہے اس کی بہت کچھ سختی کے ساتھ [illegible] پابندی کیجائیگی۔

لارڈ برکن ہیڈ نے فرمایا کہ میں ان حوصلہ افزا رجحانات کی بے قدری یا بے وقعتی نہیں کرنا چاہتا جو گذشتہ دو تین سال کے اندر ہندوستان میں ظہور پذیر ہوے ہیں اس قسم کے رجحانات ضرور رہے ہیں اور میرے نزدیک اس امر کو ضرور محسوس کیا جا رہا ہے کہ ترک تعاون کی پالیسی بذات خود کوئی معقول پالیسی نہ تھی اور نہ اس ملک میں کوئی ایسا اثر پیدا کرسکتی تھی کہ جو لوگ تعاون کے واسطے موجودہ آئین کو کامیاب بنانے کے لیے رضامند نہیں تھے اُنھوں نے اپنے اس دعوی کو پوری طرح ثابت کردیا ہے کہ اس پر نظر میں عجلت کی جاے بلاشبہ لہجہ اور مزاج میں تبدیلی پیدا ہوئی ہے اور یہ تمام تغیرات تعلقات کی عمدگی کی جانب رہے ہیں۔

اپنی تقریر جاری رکھتے ہوے لارڈ برکن ہیڈ نے فرمایا کہ میرا یہ فرض ہے کہ بہت احتیاط کے ساتھ بغیر کسی غصہ یا ناراضی کے لیکن اسی کے ساتھ بغیر کسی مبالغہ کے ان تمام رایوں اور خیالات کی غور سے جانچ کروں جو ہندوستان میں حکومت کے موجودہ تجاویز کے متعلق ظاہر کیے گئے ہیں اور انکی صحیح اہمیت اور وقعت کا اندازہ لگاؤں لیکن آج میں صرف حکومت کے اس خیال کے جواز میں اپنی تقریر کو محدود کردونگا کہ وقت آگیا ہے کہ اس کمیشن کے تقرر میں بغیر کسی خطرہ کے جو مفاد عامہ کو ناحق ہوسکتا عجلت سے کام لیا جاے۔

میں یقین کرتا ہوں کہ ایوان کے اندر ہر سہ جماعتوں کے لوگ اس پر متفق ہونگے کہ اب وہ وقت آپہونچا ہے جبکہ ہم اس نہایت عظیم الشان آئینی مسئلہ کو مفید طریقہ پر حل کرنے کی کوشش کریں جو بہت سی نسلوں تک اس ملک کے مدبرین کے پیش نظر رہا ہے۔

لارڈ البور سابق وزیر ہند (رکن لیبر پارٹی) نے فرمایا کہ لیبر پارٹی پورے طور سے اس مسودہ قانون کی تائید کرتی ہے اور کمیشن کے طریق کار اور ہیئت ترکیبی کے متعلق اپنی راے محفوظ رکھتی ہے۔

لارڈ ریڈنگ سابق وائسراے ہند (رکن لبرل پارٹی) نے فرمایا کہ لبرل پارٹی اس مسودہ قانون کو پسند کرتی ہے حکومت نے دانشمندانہ کام کیا ہے اور حقیقتاً اس خواہش کا اظہار کیاہے کہ ہندوستانی سیاسئین کے خیالات بھی معلوم کیے جائیں اور عام طور سے ہندوستان کے لوگوں کے ان خیالات کو عمل میں لایا گیا ہے کہ کمیشن کے تقرر میں تعجیل سے کام لیا جاے حکومت نے مدت کو کم کرنے میں ہندوستان کے مفاد ہی کو پیش نظر رکھا ہے جب ہندوستانی حکومت کے خیالات سے پوری طرح واقف ہونگے اور جو موقع انکو اپنے مطالبات پیش کرنے دیے جائینگے تو اس کمیشن کے تقرر کے متعلق جو کچھ مخالفانہ خیالات قائم کیے گئے ہیں وہ باقی نہ رہیں گے۔

مسودہ قانون کی دوسری بار خواندگی کی کارروائی کی گئی۔

مسٹر سکلتوالا ماسکو میں

ماسکو ۲۱ ر نومبر مسٹر سکلتوالا ان بین الاقوامی نمایندوں میں شامل ہیں جو سوویٹ کی دسویں سالگرہ کے جلسہ کی شرکت کیلیے یہاں پہونچے ہیں جلسہ میں انھوں نے ایک تقریر بھی کی جسمیں ملوکیت پارلیمنٹری نظام حکومت کے منافق ہیں" کی خوب خوب مذمت کی اور یہ قابل ذکر فقرہ کہا کہ:۔

"میں ویسٹ منسٹر (ایوان پارلیمنٹ) میں ہندوستان کیلیے قانون وضع کرنے کے واسطے بیٹھا ہوں لیکن اسی پارلیمنٹ کے اندر ہندوستانی ہونے کی حیثیت سے مجھ سے غلام کی طرح حقارت کا برتاو کیا جاتا ہے اور میں سر آسٹن چیمبرلین کے احکام کے ماتحت خود اپنے ہی ملک میں واپس جانے سے منع کردیا گیا ہوں۔

(رواٹر)

مراسلات

(نامہ نگاروں کی رائے سے اڈیٹر کا متفق ہونا ضروری نہیں)

تکمیل الطب کالج کا

اپنے طلبائے کے ساتھ ہمدردانہ برتاؤ

صداقت پرستی اور راست گوئی مجھے اسکے معترف ہونے اور اُسکے اعلان کرنے پر مجبور کرتی ہے کہ آجکل تکمیل الطب کالج اپنے طلباء کو نہایت شفقت کی نظر سے دیکھتا اور اُنکے ساتھ نہایت ہمدردانہ برتاؤ رکھتا ہے جو طلبہ داخلہ کیلیے آتے ہین کالج اُنکا بہت اچھی طرح خیر مقدم کرتا اور طرح طرح کی آسائشون کو اُنکے لیے مہیا کرتا ہے ہمیشہ اُنکیلیے تعلیمی و اخلاقی دامن کو کشادہ کیے رہتا اور زمانہ کا لحاظ کرتے ہوے طلباء کو جدید علمی معلومات سے آسودہ کرنا اپنا فرض منصبی سمجھتا ہے۔

ہمارے اطباء مین چونکہ مقرر حضرات کی بہت کمی ہے اور فی زمانہ اسکی اشد ضرورت ہے اسیلیے ہمارے کالج نے ایک کمرہ علیحدہ کر دیا ہے جسمین جمیع طلباء نے متفق راے ہو کر ایک کلب بنام ”نادیہ طبیہ“ قائم کر کے اسمین دو شعبے کھول رکھے ہین جسمین ایک شعبہ تو ”دار المکالمہ“ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جسمین طلباء طبی مضامین پر مکالمہ کیا کرتے ہین اور دوسرا شعبہ ”دار الاخبار“ ہے جسمین طلباء مختلف جرائد و اخبارات کا مطالعہ کر کے اپنے گنجینۂ معلومات کو نئے نئے جواہر ریزون سے پُر کرتے رہتے ہین کالج نے علاوہ کمرہ مرحمت زمانے کے کلب کے دیگر لوازمات کو بھی پورا کرنے کا وعدہ کیا ہے اور جس قدر ممکن ہو سکتا ہے پورا کرتا رہتا ہے۔

علاوہ ازین آجکل اطباء کیلیے دو علوم کی اشد ضرورت ہے اول تشریح علمی دوم سائنس جدید، اسیلیے کہ ڈاکٹرون کے بالمقابل اگر یونانی اطباؤن مین خامی تھی تو صرف یہ تھی کہ وہ تشریح علمی سے بالکل بے بہرہ تھے یہی وجہ ہے کہ آجکل ڈاکٹرون کا ستارۂ اقبال بلندی پر ہے ان خامیون کو محسوس کرتے ہوے کالج موصوف نے سائنس جدیدہ کا مکمل انتظام کر کے اگست سنہ ۱۹۲۷ء سے نہایت حسن و خوبی کے ساتھ تعلیم جاری کر رکھی ہے اور تشریح علمی کی عمارت (ڈسکشن روم) زیر تعمیر ہے تقریباً نصف عمارت تعمیر پا چکی ہے انشاء اللہ تعالی دسمبر سنہ ۱۹۲۷ء تشریح علمی (ڈسکشن) کا کام باقاعدہ انجام پانے لگے گا۔

اس کے بعد جب ہم اپنی نظرون کو اور زیادہ وسیع کرتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ کالج نے طالب علمون کو فن سرجری مین کامل مہارت پیدا کرنے کیلیے ہسپتال مین باقاعدہ انتظام کر رکھا ہے جس سے بہی بہت سے طلباء فائدہ حاصل کر رہے ہین۔

اور ایسے طلباب بھی موجود ہین جو کہ سارٹیفکٹ حاصل کرنیکے بعد پرائیویٹ طور پر ہسپتال مین کرتے ہین اور پرائیوٹ طلبا کیلیے [illegible] اور علاوہ پرائیوٹ طلباء کے غ[illegible] ہے نیز جو طالب علم کہ درجہ دوم [illegible] قابلیت رکھتا ہو اسکے لیے بھی وظا[illegible] بعد سارٹیفکٹ حاصل کرنے کے فن [illegible] سنہ ۱۹۲۷ء کے سند یافتگان مین [illegible] نے مختلف مقامات پر کالون ہسپتال کھول [illegible] ہسپتال کامیاب ہین اور مخلوق خدا [illegible] منحصر نہین بلکہ بیان کے جتنے سند یافتگا[illegible] کی کرنون کی طرح درخشان ہین۔

آپ خود کالج کی جمیع خوبیون پر منصف[illegible] طلباء کے ساتھ کسقدر ہمدردانہ برتاؤ کر[illegible] کرتے ہوے تقریباً دو سال ہوگئے اس قلیل [illegible] جو جو احسانات ہین اُنکا شکریہ ادا کرنا [illegible] ہے۔

کبیر [illegible]

متعلم تکمیل الطب کالج

بحکم جناب مولوی سید محمد شفیع صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر مقدمہ ۱۰ انسالونسی سنہ ۱۹۲۶ء

کدارناتھ مالک فرم پوربی دین کدارناتھ ساکن قصبہ [illegible] ضلع کانپور

چونکہ مقدمہ مندرجہ بالا مین انسالونٹ نے ایک درخواست مشعر توسیع میعاد ڈسچارج گذرانی تھی چنانچہ عدالت نے بتاریخ دوسری ہر اگست سنہ ۱۹۲۷ء سے ۶ ماہ کی میعاد اور توسیع کر دی ہے چنانچہ انسالونٹ کو قبل تاریخ ۲ فروری سنہ ۱۹۲۸ء درخواست ڈسچارج کی عدالت ہذا مین داخل کرنا چاہیے۔

لہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے۔ مرقوم یکم نومبر سنہ ۱۹۲۷ء

دستخط ہر سماے

منصرم عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

(مہر عدالت)

[illegible] المرقوم یکم [illegible] منصرم [illegible] درخواست [illegible] اور جس کی [illegible] نوٹس نہ [illegible] خواست [illegible] حاضر ہو [illegible] آپ کو اطلاع [illegible] جبری [illegible]

(مہر عدالت)

وقت حاضری بدفتر منصفی شمالی اُناؤ ۱۰ بجے

دہلی مین ایک سنسنی خیز قتل

دہلی ۱۹ ارنومبر ایسوسی ایٹیڈ پریس کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ گلزاری لال ایک رئیس سوداگر مین جس کا فرم منالال ورام دیال جاوری بازار دہلی سے تعلق تھا جسیح کو اپنے مکان جرٹی والا متصل محلہ چوڑی بازار مین مرا ہوا پایا گیا معلوم ہوا کہ متوفی اپنے کمرے مین سونے کیلیے دیر کر کے آنیکے عادی تھا اور کل ۱۱ بجے رات کو واپس ہوا جب اسکے بھائی نے جب سول صبح کو جگانا چاہا تو وہ مرا ہوا پایا گیا اس کے ہاتھ اور جسم کے اعلی حصے پر نہ صرف خراش اور زخم تھے بلکہ دو تین ٹکڑون مین علیحدہ علیحدہ تھا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا قتل کسی تیز دھار دار آلہ سے کیا گیا جو جواہرات اسکے جسم پر تھے (جسمین سونے کی انگوٹھیان وغیرہ شامل ہے تیس) غائب ہین ایسوسی ایٹیڈ پریس کا بیان ہے کہ قریباً جواہر کے ہندوستانی تاجر [illegible] شہر اس واقعہ سے سنسنی چھا گئی ہے۔ فیض بازار کی پولیس مصروف تحقیقات ہے۔

علاوہ جواہرات وانگوٹھیون کے ملزم جس کا ابتک پتہ نہین چلا قریب چار ہزار سات سچیپن روپیہ نقد لیکر غائب ہین گلزاری لال کی لاش پوسٹ مارٹم کیلیے اسپتال مین لائی گئی شہر مین اسن وامان ہے۔

اڈیٹر زمیندار و پرکاش پر وارنٹ

لاہور ۱۹ نومبر اڈیٹر زمیندار و پرکاش پر دفعہ ۲۹۲ کے ماتحت اس الزام پر وارنٹ جاری کیے گئے کہ انھون نے فحش تحریرین شایع کین اڈیٹران ضمانت پر [illegible]

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مست...
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل...

REGD: No. A. 1424

صدق

اڈیٹر
خواجہ عبد السلام

ہفتہ وار

جلد ۶ | کان پور چہارشنبہ ۳۰۔ نومبر سنہ ۱۹۲۷ء مطابق ۴۔ جمادی...

ادبیات

آئینی کمیشن

از جناب محمود اسرائیلی صاحب

ابھی آیا نہیں آئینی کمیشن سوئے ہند
اہل ملت نے مگر شور مچا رکھا ہے

کوئی کہتا ہے ہمیں ہونگی مراعات عطا
آسرا ہم نے تو مدت سے لگا رکھا ہے

ہندوالے تو ہیں خوش داندوں سرگرم فغاں
کیا برا ہے جو انھیں اس سے جدا رکھا ہے

کوئی کہتا ہے سنا ہے کہ کمیشن کو غرور
ہندوؤں نے جو غضب ہم پہ یہ ڈھا رکھا ہے

انکی کثرت ہے جو وہ چاہتے ہیں کرتے ہیں
ہر طرح مسلم بیکس کو دبا رکھا ہے

کوئی کہتا ہے کہ بائیکاٹ کی تلقین ہے فضول
نائب ہند کا اعلان چھپا رکھا ہے

جسمیں ممدوح نے فرمائی ہے تالیف قلوب
اور ہر پردہ حقیقت کا اٹھا رکھا ہے

کوئی کہتا ہے کہ اس مسلم بیدرد کو کچھ
جسنے جاتی پہ ہر اک جور روا رکھا ہے

سرکشی انکی کسی طور سے جاتی ہی نہیں
تیغ ابرو پہ عجب رنگ چڑھا رکھا ہے

اس کا احوال کمیشن کو سنانا ہے ضرور
ہمنے یہ مسئلہ مدت سے اٹھا رکھا ہے

کوئی کہتا ہے کمیشن ہے ابھی قبل از وقت
راز عجلت جو کچھ وہ ہمنے چھپا رکھا ہے

کوئی کہتا ہے کہ بیجا ہے یہ عجلت کا سوال
بات اتنی ہے کہ کیوں ہمکو جدا رکھا ہے

دیکھئے جسکو کمیشن پہ وہ جاں دیتا ہے
انکی فرقت نے شب و روز ستا رکھا ہے

شرکت بزم کے قابل تو تھے عشاق مگر
انکو اس شوخ نے بالقصد بھلا رکھا ہے

ہم تو اس شور و شغب کے ہیں سرے ہی سے خلاف
ہم یہ کہتے ہیں کمیشن ہی میں کیا رکھا ہے

(ہمدرد دہلی)

دلچسپ اور اہم اعداد و شمار

ہندوستان کی آبادی مذہب کے اعتبار سے

مذاہب	سنہ ۱۹۰۱ء میں	سنہ ۱۹۱۱ء میں	سنہ ۱۹۲۱ء میں
برہمن	۲۰۷۰۵۰۵۵۷	۲۱۷۳۳۷۹۴۳	۲۱۶۲۶۰۶۲۰
آریہ سماج	۹۲۴۱۹	۲۴۳۴۴۵	۴۶۷۵۷۸
برہمو	۴۰۵۰	۵۵۰۴	[illegible]
سکھ	۲۱۹۵۳۳۹	۳۰۱۴۴۶۶	۳۲۳۸۸۰۳
جین	۱۳۳۳۱۴۸	۱۲۴۸۱۸۲	۱۱۷۸۵۹۶
بودھ	۹۴۷۶۷۵۹	۱۰۷۲۱۴۵۳	۱۱۵۷۱۲۶۸
پارسی	۹۴۱۹۰	۱۰۰۰۹۶	۱۰۱۷۷۸
مسلمان	۶۲۴۵۸۰۷۷	۶۶۶۴۷۲۹۹	۶۸۷۳۵۲۳۳
عیسائی	۲۹۲۳۲۴۱	۳۸۷۶۲۰۳	۴۷۵۳۰۶۴
یہودی	۱۸۲۲۸	۲۰۹۸۰	۲۱۷۷۸
دوسرے مذاہب	۸۷۱۴۰۴۸	۱۰۳۳۹۲۲۹	۹۷۹۲۴۱۵

ہندوستان کی آبادی جنس کے اعتبار سے

	مرد	عورت
کل ہندوستانی صوبوں کی آبادی	۱۶۳۹۹۵۵۵۴	۱۵۳۹۴۶۹۲۶
مدراس	۲۰۸۷۰۷۴۹	۲۱۴۴۰۲۳۶
بمبئی	۱۰۱۷۹۹۴۹	۹۱۷۷۴۵۰
بنگال	۲۴۴۵۱۲۴۴	۲۲۵۴۴۳۱۴
یو۔پی	۲۳۷۸۸۷۴۵	۲۱۵۸۸۰۴۴
پنجاب	۱۱۳۰۹۲۶۵	۹۳۷۸۸۵۹
برما	۶۷۵۹۹۶۹	۶۲۵۵۲۲۳
بہار واڑیسہ	۱۷۶۷۳۸۶۶	۱۷۲۲۸۳۲۳
صوبۂ متوسط	۶۹۵۱۳۹۹	۶۹۶۱۳۹۶
آسام	۳۹۶۱۱۰۹	۳۶۳۵۱۲۱
صوبۂ سرحدی	۱۲۲۹۳۱۶	۱۰۲۲۰۲۳

تلگو	[illegible]
مرہٹی	[illegible]
تامل	[illegible]
پنجابی	۱۶۲۳۳۵۹۶
راجستانی	۱۲۶۸۰۵۶۲
کناری	۱۰۳۷۴۲۰۲
اوڑیا	۱۰۱۴۳۱۶۵
گجراتی	۹۵۵۱۹۹۲
برمی	۸۴۲۳۲۵۶

ہندوستان میں ۱۴۷ زبانیں بولی جاتی ہیں ۳۳ زبانیں دس لاکھ آدمیوں سے زیادہ کے استعمال میں ہیں۔

ہندوستانی بیوائیں سنہ ۱۹۲۱ء میں

عورتوں کی مجموعی تعداد	۱۵۳۹۴۶۹۲۶
بیواؤں کی مجموعی تعداد	۲۶۸۳۴۸۳۸

ہندو

ہندو عورتوں کی مجموعی تعداد	۱۰۵۸۲۱۸۲۵
ہندو بیواؤں کی مجموعی تعداد	۲۰۲۵۰۰۷۵

مسلمان

مسلمان عورتوں کی مجموعی تعداد	۳۲۳۰۹۰۴۸
مسلمان بیواؤں کی مجموعی تعداد	۴۷۶۲۵۹۳

صوبوں میں بیوائیں

مدراس	۳۰۳۶۸۱۲	برما	۷۳۱۷۳۹
بمبئی	۱۶۸۱۸۳۹	بہار واڑیسہ	۳۲۱۱۳۱۰
بنگال	۴۳۴۴۴۵۰	صوبۂ متوسط	۱۱۵۵۸۹۲
یو۔پی	۳۷۳۶۵۳۳	آسام	۵۷۳۳۰۱
پنجاب	۱۲۴۷۰۰۵	کل برطانی ہند	۲۱۰۳۰۵۰۰

[illegible] کثرت سے بہی خواہان قوم و ملک بہت خوش تھے [illegible] بھی اپنی ضرور بات سمجھنے لگے ہیں۔

جلسہ میں پہلا رزولیوشن رائل کمیشن کے متعلق پیش ہونے والا تھا مگر نہایت ہوشیاری کے ساتھ رزولیوشن نمبر ۴ کو جو کہ گڈھ مکتیسر کے متعلق تھا پہلے پیش کردیا گیا اسمیں شک نہیں کہ گڈھ مکتیسر کا واقعہ اس قدر عبرتناک ہے کہ اس واقعہ کو دیکھکر ہر مسلمان کانپ اٹھتا ہے اور اس کے بعد قدرتی طور پر ہر مسلمان کے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جبکہ برادران وطن اس قدر منظم طور پر مسلمانوں کو مٹانے پر تلے ہوئے ہیں تو پھر اُن سے اتفاق و اتحاد کیا؟

چنانچہ ان غریب اور ناواقف مسلمانوں پر بھی اس کا قدرتی طور پر یہ اثر ہوا کہ وہ خفیف سے خفیف اشتراک عمل کے بھی انتہائی مخالف ہو گئے۔

رزولیوشن نمبر ۴ کے بعد رزولیوشن نمبر ا یعنی رائل کمیشن کا رزولیوشن پیش کیا گیا متعدد ترمیمیں پیش ہوئیں مگر حاضرین جلسہ متاثر ہو چکے تھے وہ ہر اس بات کو جسمیں کہ ذرہ برابر بھی اشتراک عمل کا پہلو نکلتا ہو سنتا ناپسند کرتے تھے حالانکہ جناب صدر نے بار بار حاضرین جلسہ کو فہمائش کی اور اُن کے اس طرز عمل کو اسلام کے منافی بتایا مگر چونکہ پبلک برہم ہو چکی تھی اس لیے ان ہدایات کا کوئی اثر نہیں ہوا۔

ہم حاضرین جلسہ کے اس طرز عمل کو کسی طرح بھی محمود نہیں کہہ سکتے مگر اس کے ساتھ ہی ہم کو اس کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ اسمیں ان عوام کا قصور نہیں بلکہ اس کے اصلی ذمہ دار رہنمایان قوم ہیں کیونکہ وہ اس کی کوشش نہیں کرتے کہ پبلک کو صحیح راستہ پر لگایا جائے اور انمیں صحیح خیالات پیدا کیے جائیں بلکہ ضرورت کے مناسب پبلک کی ناواقفیت سے مستفید ہوتے ہیں اور اپنی ضرورت کیلئے انکو اپنا آلۂ کار بنا لیتے ہیں اس کے سوا ان حضرات کو پبلک مفاد سے نہ کوئی واسطہ ہے اور نہ ہمدردی۔!

بہرحال مندرجہ ذیل رزولیوشن اس جلسہ نے پاس کیے ہیں:۔

[illegible] صرف تخریبی ہے تعمیری نہیں [illegible] کے محفوظ حقوق سائمن بابت [illegible] موجود نہیں ہے نیز چونکہ اس کی [illegible] سی کمیشن یا پارلیمنٹ پر اپنی رائے کا [illegible] ڈسٹرکٹ کے یقیناً منافی ہوگا اسلیے [illegible] اس قسم کے مشروط اور محض تخریبی [illegible] ہندوستان کے مفاد عامہ کیلئے عموماً اور [illegible] گا۔

موئید:۔ مولوی حاجی فضل حسین صاحب
" حافظ محمد صدیق صاحب میونسپل کمشنر
[illegible] خواجہ عبدالسلام اڈیٹر صداقت

[illegible] کمیشن کا پرجوش خیر مقدم کرتا ہے اور درخواست کرتا [illegible] کے سامنے شہادتیں دیئے جائیں کہ وہ مسلمانوں [illegible] سے پیش کریں۔

[illegible] ہم صاحب آنریری مجسٹریٹ
[illegible] مجید احمد صاحب آنریری مجسٹریٹ و میونسپل کمشنر۔
[illegible] حسرت موہانی۔ حافظ محمد صدیق صاحب میونسپل کمشنر
[illegible] صاحب نے ترمیم پیش کی کہ بجائے اس کے کہ:۔
"[illegible] رائل کمیشن کا پرجوش خیر مقدم کرتا ہے"
"[illegible] جلسہ رائل کمیشن سے اشتراک عمل کرتا ہے"

اس ترمیم کی متعدد حضرات نے تائید کی اور شیخ صاحب موصوف کا رزولیوشن اس ترمیم کے ساتھ کثرت آراء سے پاس ہو گیا۔

(۲) چونکہ جمہور ہنود نے آل انڈیا آرین کانگریس اور آل انڈیا ہندو سبھا کے ذریعہ سے کلکتہ صلح کانفرنس کے رزولیوشن کو یکقلم مسترد کردیا ہے اسلیے مسلمان بھی مجبور ہیں کہ کم سے کم اس رزولیوشن کے پہلے حصہ کو جو مساجد اور باجہ کے متعلق ہے تسلیم نہ کریں اس میٹنگ کی رائے میں جو نام نہاد مسلمان رہنما اب بھی مسلمانوں کو فیصلہ کلکتہ کے ماننے پر راضی نظر آتے ہیں وہ صرف اپنی ذاتی رائے کا اظہار کرتے ہیں عامۂ مسلمین انکو اس باب میں اپنا نمایندہ تسلیم نہیں کرتے۔

(۳) مسلمانوں کیلیے جداگانہ نیابت اور جداگانہ حلقہائے انتخاب دونوں حقوق کا قائم رہنا ناگزیر ہے مسلمان اپنے ان حقوق سے فی الحال کسی حالت میں اور کسی شرط پر دست بردار نہیں ہو سکتے۔

(۴) یہ میٹنگ گڈھ مکتیسر میں ہنود خصوصاً آریہ سماج کی چیرہ دستیوں کے خلاف سخت ملامت کا اظہار کرتی ہے اور حکومت سے اس کے متعلق خاص تحقیقات اور آیندہ کیلیے اس قسم کے واقعات کا سد باب کرنے کا پرزور مطالبہ کرتی ہے۔

محرک:۔ حافظ احمد اللہ صاحب۔ موئید۔ مولوی حاجی فضل حسین صاحب اڈیٹر آلبرید

(۵) یہ میٹنگ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل پر اپنا اعتماد ظاہر کرتی ہے اور حال میں اُس نے اجلاس سالانہ اور صدارت اجلاس کے متعلق جو فیصلہ کیا ہے اُسے دل سے پسند کرتی ہے۔

(۶) آل انڈیا آرین کانگریس نے لاتعداد والنٹروں کے جمع کرنے اور اپنے جلسوں کے متعلق کسی جائز قید کو بھی نہ ماننے اور ستیاگرہ کرنے کی جو دھمکی دی ہے اُس سے اپنی مدافعت کیلیے عموماً اور اپنی نماز کے خلل سے حق کو بہرحال قائم رکھنے کی غرض سے خصوصاً مسلمانوں کو بھی ہر جگہ اپنے رضاکاروں کی فوری تنظیم کی جانب توجہ دلاتی ہے۔

پنڈت منی لال اوستھی پنڈت منی لال اوستھی تین تین ہزار کی دو ضمانتوں پر رہا کر دیے گئے ہیں آپ کی ضمانت ڈاکٹر جواہر لال اور لالہ سالک رام نے کی ہیں کیلاش بہاری لال بھی تین ہزار کی ضمانت پر رہا کر دیے گئے ہیں۔

آئینہ کانپور

ٹریڈ یونین کانگریس ٹریڈ یونین کانگریس کا اجلاس ۲۶، ۲۷، ۲۸ نومبر کو گوالٹولی میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں متعدد یورپین حضرات بھی شریک تھے اور جنبس [illegible] ممبر پارلیمنٹ اور لیبر پارٹی کے رکن تھے پہلے روز مسٹر گنیش شنکر ودیارتھی ایم ایل سی اڈیٹر پرتاپ و صدر مجلس استقبالیہ نے اپنا اڈریس پڑھا اس کے بعد دیوان چمن لال (لاہور) صدر نے اپنا صدارتی اڈریس انگریزی میں پڑھا اور مطبوعہ کاپیاں حاضرین کو تقسیم کردی گئیں۔

دوسرے اور تیسرے روز متعدد رزولیوشن پاس ہوئے رائل کمیشن کے بائیکاٹ کے رزولیوشن کے سلسلہ میں جناب صدر کے ایما سے اس کا اضافہ کیا گیا تھا کہ لیبر پارٹی سے یہ درخواست کیجائے کہ وہ اپنے دونوں ممبر رائل کمیشن سے علیحدہ کرلیں مگر اس کی چند نوجوانوں نے سخت مخالفت کی اور جناب صدر نے اس کے متعلق خود حصہ لیا اس پر یہ لوگ بطور احتجاج اُٹھکر چلے گئے۔

لیبر پارٹی کے رکن اور ممبر پارلیمنٹ نے بھی مزدوروں کی موافقت میں زبردست تقریریں کیں۔

پنڈت ہری ہرناتھ مٹو رائے بہادر پنڈت ہری ہرناتھ مٹو اسسٹنٹ کمشنر انکم ٹیکس نے حال میں پنشن لے لی ہے آپ نہایت خلیق اور ملنسار حاکم تھے اور یہی وجہ ہے کہ آپ سے ہر ایک شخص نہایت خوش تھا آپ کے اعزاز میں متعدد پارٹیاں ہوئیں چنانچہ ۲۹ نومبر کو کرزن پارک میں ایک پرتکلف پارٹی مسز سی ٹی ایلین، مسٹر ٹامس اسمتھ، اے بی کلکشیر خانبہادر حافظ محمد حلیم، رائے بہادر بابو آنند سروپ، رائے بہادر بابو بہاری لال، اور بابو رام نرائن وغیرہ کی طرف سے ہوئی۔

خانبہادر حافظ محمد حلیم کونسل آف اسٹیٹ کیلیے خانبہادر حافظ محمد حلیم خانصاحب امیدوار ہیں ہم کو امید ہے کہ مسلمانان کانپور حافظ صاحب موصوف ہی کو اپنا ووٹ دیں گے۔

نوٹس متعلق الیکشن کونسل آف اسٹیٹ

بذریعہ نوٹس ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل تاریخیں، وقت اور مقامات دوبارہ انتخاب کے واسطے مقرر کی گئی ہیں جو بوجہ آنریبل سید آل نبی کی وفات کے کونسل آف اسٹیٹ کیلیے ممالک متحدہ مسلم حلقہ کے واسطے خالی ہوئی ہے۔

مقام الیکشن	وقت	تاریخ	مقام‌پیشی
دفتر سکرٹری صاحب لیجسلیٹو کونسل صوبہ متحدہ لکھنو	۱۱ بجے صبح سے ۳ بجے سہ پہر تک	۲ دسمبر ۱۹۲۷ء یا قبل	(۱) ادخال کاغذات نامزدگی
ایضاً	۱۲ بجے دوپہر سے	۵ دسمبر ۱۹۲۷ء	(۲) جانچ کاغذات نامزدگی
ہر ضلع کے جو حلقہ میں شامل ہو افسر ضلع کے ہیڈ کوارٹر کے دفتر میں	۱۰ بجے صبح سے ۱ بجے تک ۲ بجے سے ۴ بجے سہ پہر تک	۱۵ دسمبر ۱۹۲۷ء	(۳) ووٹ پڑنے کا دن

الیکشن افسر کلکٹری کانپور

لائبل کیس صدائے مسلم پر جو لائبل کیس ڈاکٹر جواہر لال نے دائر کیا ہے اس کی بحث ختم ہو گئی ہے فیصلہ سنانے کی تاریخ ۳ دسمبر ۱۹۲۷ء

صدر کانگریس کی اہل ملک سے

کلکتہ اتحاد کانفرنس کی تجاویز

مسٹر سرینواس آئنگر صدر انڈین نیشنل کانگریس نے اخبارات میں مندرجہ ذیل بیان شائع کیا ہے:۔

جن لوگون کا یہ خیال تھا کہ حکومت ہندوستان کے مختلف فرقون مین جو تنازعات جاری ہین ان کا خاتمہ کرا دیگی انھین ۱۹۲۳ء سے ۱۹۲۷ء تک چار پانچ سال کے تجربے نے یہ بتا دیا ہوگا کہ حکومت ملک کی موجودہ صورت حال مین کسی قسم کی تبدیلی نہ کر سکی حالانکہ فرقہ بندی کے حامی لیڈر حکومت کے ساتھ کافی موالات کر چکے ہین باوجود اس کے ملک کی حالت بدستور خراب ہے اور حکومت پر اس کا کچھ اثر بھی نظر نہین آتا کوئی شخص یہ نہین کہہ سکتا کہ اسمبلی نے حال ہی مین جو ترمیم ضابطہ فوجداری کا قانون پاس کیا ہے اس سے ہندو مسلمانون کے اختلافات رفع ہونگے فرقہ وارانہ فسادات کی ابتدا پنجاب سے ہوئی اور بنگال، بہار، سندھ اور صوبہ بمبئی کے بعض حصون مین پھیلتی گئی بلکہ اب تو تقریباً پورا ملک اسمین گرفتار ہے کلکتہ کے بلوون کے بعد سے ان فسادات مین اور بھی ترقی ہوئی اور کبھی کبھی کسی مقام پر بلوہ یا فساد ہونیکے بجائے اب تو آئے دن کہین نہ کہین جھگڑا ہوا کرتا ہے اور اسی کے ساتھ قاتلانہ حملون کی بھی ابتدا ہو گئی ہے۔

جذبۂ وطنیت سے درخواست

جیسا کہ مین نے اوپر بیان کیا ہے حکومت ان فسادات کا خاتمہ کرنے مین اور ملک مین امن و امان قائم کرنے کا جو اس کا اولین فرض ہے اسے ادا کرنے مین پوری طرح ناکام رہی ہے لیکن اسی کے ساتھ سخت افسوس کے ساتھ یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ فرقہ بندی کے حامی لیڈرون نے بھی اس مسئلہ کی اہمیت کو نظر انداز کیا اور اس سے برابر لاپرواہی برتتے رہے اس امر سے انکار ممکن نہین کہ فرقہ دارانہ جماعتین نہ صرف ملک کی فضا کو درست کر سکین بلکہ ہندو مسلم فسادات کے خاتمہ کا کوئی معقول حل بھی وہ پیش نہ کر سکین یہی نہین بلکہ انکے رویہ سے یہ بھی ثابت ثابت ہوا کہ اُنھون نے کانگریس کا اثر ملک مین کم کرانے کی کوشش کی اگر خدانخواستہ وہ اسی بات پر اڑے رہے تو مجھے ڈر ہے کہ کچھ دنون مین کانگریس بھی ایک بیکار جماعت بنکر رہ جائیگی لیکن مجھے امید ہے کہ مین وطنیت کے جس جذبہ سے اپیل کر رہا ہون وہ رائگان نہ جائیگی اور ملک حصول سوراج کیلیے پھر کانگریس کے جھنڈے کے تلے کھڑا ہوگا۔

امید کی جھلک

بعض دوستون نے یہ خیال بھی ظاہر کیا ہے کہ ہندو مسلم تنازعات کا مسئلہ پنجاب، یوپی، ہی پر چھوڑ دیا جائے اس تجویز کا غیر دانشمندانہ اور ناقابل عمل ہونا اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ دونون صوبے نہ تو خود اپنے اختلافات رفع کر سکے اور نہ اس وبا کو دوسرے صوبون مین پھیلنے سے روک سکے پھر بھی موجودہ صورت حال بالکل ہی مایوس کن نہین ہے اس صورت حال مین بھی امید کی ایک جھلک دکھائی دیتی ہے دونون قومون کے عوام کے خیالات مین اب رفتہ رفتہ تبدیلی پیدا ہو رہی ہے اب دونون بڑی بیتابی سے امن و اتحاد کے خواہان ہین جہانتک مجھے علم ہے فرقہ بندی کے حامی لیڈرون نے جو توقعات قائم کر رکھی تھین اب مایوس ہو رہے ہین آپ کے جھگڑون اور بعض وعناد کے بے سود ہونے کا احساس انھین بھی پیدا ہو چلا ہے بہتر ہوگا کہ اگر یہ لوگ بھی علانیہ اس بات کا اعتراف کر لین کہ ان جھگڑون کے جاری رہنے سے اپنے ملک کو کسی قسم کا فائدہ نہین پہونچ سکتا اور کانگریس کے جھنڈے تلے جمع ہون وطنی تحریک کو تباہی سے بچانے کیلیے ہم نے ان جھگڑون کے خاتمے کی ضرورت محسوس کی اور اسی لیے کلکتہ کی اتحاد کانفرنس طلب کی گئی۔

مخلوط حلقہائے انتخاب کی مقبولیت

یاد ہوگا کہ گوہاٹی کانگریس کے فیصلے کے مطابق آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے بمبئی کے اجلاس مین مسلم رہنماؤن کی رہنمامندی سے حلقہائے انتخاب کے متعلق ... شخص کو مسرت ہونی چاہیے کہ مخلوط حلقہ ... مقبولیت پا رہا ہے بہار کے مسلمانون نے ... اب میرٹھ کانفرنس کی تجویز سے ثابت ہوتا ہے کہ ... ہوتی رہی ہے مجھے یقین ہے کہ ملک کے ہر حصے ... کہ اس اصول سے انہین کسی قسم کا نقصان پہونچنے ... انکے حقوق اور مفاد محفوظ رہین گے تجربے نے ثابت کیا ... کی ایک بہت بڑی وجہ فرقہ وارانہ حلقہائے انتخاب کی موجودگی ... ضرورت ہے کہ فرقہ وارانہ حلقہائے انتخاب کے بجائے مخلوط ... اصول رائج کر دیا جائے تاکہ صحیح معنون مین قومی حکومت ... اس کا یقین ہے کہ مخلوط حلقہائے انتخاب کی صورت مین صرف ... قانون ساز مجالس کیلیے انتخاب ہوسکے گا جو دونون قومون کو ایک ... دیکھے اور انصاف سے فیصلہ کرے اور ملک کو فرقہ وارانہ فسادات اور ... خودکشی سے بچانے کا یہی ایک ذریعہ ہے۔

کلکتہ کانفرنس کے انعقاد کی وجہ

کامل غور و خوض اور مشورہ کے بعد کلکتہ کی اتحاد کانفرنس طلب کی گئی کیونکہ شملہ کی اتحاد کانفرنس کے پھر منعقد ہونے کی کوئی امید باقی نہ تھی غرض اب شملہ اتحاد کانفرنس خود بخود ختم ہو گئی ہے جو لوگ شملہ کانفرنس مین شریک تھے انکی امداد حاصل کرنیکی ہر امکانی کوشش عمل مین لائی گئی اگر کلکتہ کانفرنس کچھ دنون کیلیے ملتوی کر دی جاتی تو جن لوگون کو دعوت دی تھی وہ سب کے سب شریک ہونگے اعتراض یہ تھا کہ کانگریس کو ہندو مسلمانون کے مذہبی جھگڑون مین دخل نہ دینا چاہیے حالانکہ مین نے بار بار ذکر کیا ہے کانگریس ان فرقہ وارانہ جماعتون کو اس سے قبل کافی موقع دے چکی ہے کانگریس کو مزید انتظار کرنیکی کوئی ضرورت باقی نہین ہر انصاف اور غیر جانبدار شخص کا یہی خیال تھا کہ اب کانگریس کو خود ان جھگڑون کا خاتمہ کرنا چاہیے اور کلکتہ مین یہی ہوا یہ کہنے کی چنداں ضرورت نہین کہ جو فیصلہ ہوا ہے ان مین ترمیم وغیرہ کرنیکی اور اُن پر مہر تصدیق ثبت کرنے کا حق مدراس کانگریس کو حاصل ہے۔

آزادی اتحاد کی جڑ ہے

کلکتہ اتحاد کانفرنس کی تجاویز کے فوائد بیان کرنا تحصیل حاصل ہے دونون قومون کے تمام اختلافات پر غور کرنا غیر ضروری تھا ۱۹۲۴ء مین دہلی مین جو اتحاد کانفرنس منعقد ہوئی تھی انکی تجویز کو سمجھوتے کی بنا قرار دیا گیا باجہ اور ذبیحہ گاؤ کے مسئلہ پر ایک ساتھ غور کیا گیا گو اسطرح نہین کہ دونون ایک ہی مسئلہ کے دو جز ہون بجائے اس بات پر بحث کرنے کے کہ آیا دونون مسائل کا منطقی طور پر ایک دوسرے سے تعلق ہے یا نہین عملی حیثیت سے آل انڈیا کانگریس کمیٹی اور اتحاد کانفرنس نے دونون مسائل پر غور کیا اور یہ دونون ایک فیصلے پر پہونچے جو اس وقت عوام کے سامنے ہے ضرورت ایسی تھی کہ صرف حالت حاضرہ ہی پر غور نہ کیا جائے بلکہ ایک ایسا اصول وضع کیا جائے جس پر ہندوستان کی آیندہ سوراج حکومت مین بھی عمل ہو سکے یہ سوال قطعاً خارج از بحث تھا کہ کسی ایک قوم کا دوسری قوم پر غلبہ ہو موجودہ رسم و رواج کے مطابق دونون قومون مین جو اختلافات ہین اُن کا دوبارہ بیان کرنا بھی نہ تو ضروری سمجھا گیا اور نہ ممکن تھا کیونکہ یہ رسم و رواج ہر موقع و مقام کے لحاظ سے بدلتا رہتا ہے مینے کانفرنس مین یہ تجویز پیش کی تھی کہ موجودہ رسم و رواج کے مطابق دونون قومون کے جو حقوق ہین وہ ایک مرتبہ تسلیم کر لیے جائین ... اس تجویز ...

... آپ کو اطلاع ... جس کے سموع اور فیصل ... کیونکہ انکے فیصلہ ... اور پھر عدالت ... ہوتا ہے چنانچہ فیصلہ یہ ہوا ... اس کی رو سے کسی قوم کو دوسری کے خلاف ... خواہ یہ احتجاج بجا ہو یا بیجا۔

ایک ہی حل ممکن ہے

ہر شخص یہ تسلیم کرلے گا کہ عملی حیثیت سے بھی کلکتہ کانفرنس کی تجاویز بہترین تجاویز ہین موجودہ حالات مین اس مسئلہ کا یہی ایک حل ممکن ہے اور ہندوستان کی قومی جماعت جو سوراج کیلیے لڑ رہی ہے اس کیلیے ایمانداری کے ساتھ یہی ایک فیصلہ ممکن ہے۔

ہمین چاہیے کہ ہر فرد قوم کو مذہبی اور اجتماعی رسوم کی پابندی کی کامل آزادی دیدین البتہ اس آزادی مین امن، اخلاق اور صحت عامہ کا پاس رکھنا ضروری ہے غرض کلکتہ کی تجاویز کی تمہید سے یہ معلوم ہوگا کہ کانفرنس کی کوشش یہ رہی ہے کہ اصول مقررہ سے ان مسائل کو طے کیا جائے کانگریس کے اور لوگون کے سامنے جو واقعتاً امن اور اتحاد کے خواہاں ہین اس وقت یہی کام ہے کہ موجودہ تذبذب اور بے اصولی کا خاتمہ کر دیا جائے اور عوام مین کلکتہ کانفرنس کی تجاویز کی اشاعت کرین کلکتہ کانفرنس کی تجاویز بھی ایسی نہین ہین جو کبھی تبدیل ہی نہ ہو سکین ان پر نظر ثانی کر کے انکی اصلاح کرنا ممکن ہے لیکن مین ایسے اعتراضات کی سختی سے مخالفت کرونگا جن کا نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہین نکلتا کہ خرابی اور بڑھتی جائے۔

پنڈت مالویہ جی اور مقاطعہ رائل کمیشن

دہلی ۲۷ نومبر پنڈت مالویہ نے فرمایا کہ لارڈ برکنہیڈ نے ہندوستانیون کو کمیشن کی ممبری سے انکار کر دیا ہے لہذا ہندوستانیون کو بھی ویسا ہی عزم دکھانا چاہیے اور کمیشن کا مقاطعہ کرنا چاہیے اگر لارڈ برکنہیڈ واقعی طور پر یہ چاہتے تھے کہ اچھوت ذاتون سے نمایندے منتخب کرین تو کوئی ہندوستانی معترض نہ ہوتا اگر حکومت نے چھ ہندوستانیون کو کمیشن مین بحیثیت ممبر شامل کر لیا ہوتا تو ہندوستانی جماعتین مطمئن ہو جاتین ...

... جلسہ میں تقریباً ... تھا

... واہمت پروالیے

... شرکت سے بہی خواہان ریاست نے رسم خود ادا کرنے کا وعدہ ... نے بھی اپنی ضروریات نواب و دیگر اراکین سلطنت تھیٹر ہال میں تشریف ... جلسہ میں ہیلارز ولیوتھ ٹیلری میں اپنی مخصوص نشستوں پر رونق افروز ہوگئے۔ ہوشیاری ...

ٹھیک ساڑھے نو بجے نواب اعتماد الدولہ نے افتتاحی رسم ادا کی پردہ اُٹھا اور تماشہ شروع ہوگیا۔

تماشہ کا نام تھا "خون آرزو" سہیلیوں کے پہلے ہی ناچ نے حاضرین پر سکتہ طاری کردیا ریاست کی آنکھوں نے یہ شان و شوکت دھوم دھام اور تزک و احتشام اس سے پیشتر نہیں دیکھا تھا سب کی آنکھیں کھل گئیں حسن برہنہ کا رقص ایک عجیب چیز تھا جو کسی کمپنی نے آجتک ہندوستانی اسٹیج پر پیش نہیں کیا تھا۔

دوسرے سین میں گلنار اسٹیج پر آئی۔ آئی اور خاص انداز سے آئی اداؤں کے کیل کانٹے سے لیس ہوکر حسن کے ہتیاروں سے مسلح ہوکر ہزاروں دلوں کو ایکہی بارڑھ میں لسبمل کرنے کیلیے! اس کی آنکھیں تھیں یا چھلکتے ہوے دو پیمانے جنمیں شراب حسن بھری تھی۔

گلنار کی تمنا پوری ہوئی آرام پور کی رعایا تو ایک طرف رہی والیے سلطنت خود اس کی عشوہ گری کا شکار ہوگیا۔

نواب سے کسی قدر فاصلے پر ریاست کا وزیر صفدر جنگ ایک گدی دار کرسی پر متمکن تھا گلنار کی ادائیں اُسے بھا گئیں صفدر جنگ مرغ لسبمل کی طرح تڑپنے لگا وہ اپنا دل و دماغ گلنار کی نذر کر بیٹھا۔

اسلم نواب کے محل کا داروغہ تھا نہایت خوبصورت اور بانکا جوان! عمر چوبیس پچیس سال! اُٹھتی ہوئی جوانی اُمنگوں بھرا دل، گلنار کو دیکھکر اسکے دل میں بھی ہلچل مچ گئی۔ دل اُسکے گیسوے پیچاں میں اُلجھ کر رہگیا۔

تماشہ ختم ہونے پر نواب اعتماد الدولہ موٹر میں سوار ہو کر شاہی محل کی طرف روانہ ہوا مگر گلنار کا خیال لیے ہوے! وزیر صفدر جنگ دوسری موٹر میں بیٹھا لیکن ادل ناخواستہ! خواہش تھی کہ رات بھر تھیٹر میں پڑا رہو ...

... دو تین آدمی مل گئے اُس نے ... یا اور دوسرے دن اتنے مستقر ... موجود ... سی کمپنی روانہ ہوا۔

... گلنار تعلیم میں جانے کی تیاریاں کررہی ... اس قسم ... م ایک چٹھی لایا گلنار نے چٹھی کھولی ...

... دیا "سرکار صفدر جنگ کی طرف سے!"

... میں لکھا تھا:۔

... بدی،

... طبیعت بیحد مسرور ہوئی اور سچ تو یہ ہے کہ ایک ... تمہیں کا ... شکلیں بار بار دیکھنے کو جی چاہتا ہے اگر فرصت ہو تو ... سے ملو!"

صفدر جنگ

... باچھیں کھل گئیں اسے خواب میں بھی یہ خیال نہ تھا ... کی سحر نگار نگاہوں کا شکار ہوجاے گا اُس نے جواب ... لیا اور قاصد کو بعجلت تمام رخصت ... دماغ آسمان سے باتیں کرتا تھا پاؤں زمین پر پڑتے ... سے ایک نہایت شاندار سُنہری مستقبل نظر آرہا تھا۔ جب گلنار ... گدے صوفے پر لیٹی ہوئی صفدر جنگ کی ملاقات کا خیالی لطف ... رہی تھی تو اچانک سیٹھ ہرمزجی اس کے کمرے میں داخل ہوے گلنار ... نھیں دیکھکر یہ سمجھی کہ تعلیم میں نہ جانے کی وجہ سے آے ہیں پھر سوچا کہ شاید انھیں وزیر کی ہونے والی ملاقات کا علم ہوگیا ہے وہ ڈری اور خوف سے اس کا دل دھڑکنے لگا وہ کھیانی سی ہوکر انکی طرف دیکھنے لگی۔

ہرمزجی بولے۔ "دیکھو گلنار! آج شام کو نواب صاحب نے تمھیں بلایا ہے غالباً انکے محل میں کوئی راگ رنگ کی محفل منعقد ہوگی وہ تمہارا گانا سنا چاہتے ہیں تمھیں وہاں بھیجنے کو میرا دل تو نہیں چاہتا مگر بے بس ہوں ہم لوگ اس وقت ریاست میں ہیں اور نواب صاحب ریاست کے مالک ہیں اُنکی خواہش رد کرنیکی ہمت نہیں پڑتی دریا میں رہ کر مگرمچھ سے بیر کرنا دانائی نہیں۔

گلنار نے خاموشی سے یہ باتیں سُنیں اسکی خوشی دوبالا ہوئی دل ناچنے لگا مگر زبان نے اظہار خیالات کو معیوب سمجھا اُس نے ہرمزجی کی باتوں کا کوئی جواب نہ دیا گردن جھکا کر خاموش رہ گئی۔

سیٹھ ہرمزجی نے پھر پوچھا "کیوں؟ کیا ارادہ ہے؟ جاؤگی یا نہیں؟"

گلنار آہستہ سے بولی۔ "جانا ہی پڑے گا!"

ہرمزجی خوش ہوے کہ گلنار نے بات رکھ لی ورنہ اگر وہ چاہتی تو انکار کرسکتی تھی وہ کمپنی کی ملازم تھی ریاست کی نہیں۔

گلنار اپنے حسن کی کرشمہ سازیوں پر ضرور متحیر ہورہی تھی ریاست آرام پور کی تمام دولت اُس کے قدموں پر نثار ہونے کیلیے تیار تھی اُسے "صفدر جنگ" کا خیال آیا.......... صفدر جنگ وزیر ہے اور جب والیے ریاست خود بھی اس کے شمع حسن کا پروانہ بنکر اس پر فدا ہونے والا ہے تو پھر وزیر کی کون پوچھے؟ چاند کی موجودگی میں ستاروں کی روشنی کیا وصف رکھتی ہے آب حیات کا ایک گھونٹ پانی کے سو گھڑوں سے بہتر ہے۔

گلنار نے یہ سب باتیں سوچکر فیصلہ کرلیا کہ میں وزیر کے ہاں نہ جاؤنگی۔

(۴)

شام ہوئی گلنار اپنے بہترین لباس سے آراستہ ہوکر نواب کے محل میں جانے کی تیاریاں کرنے لگی اگرچہ اُسے بناؤ سنگار سے نفرت تھی مگر پھر بھی وہ اسٹیج پر اتنی خوبصورت معلوم ہوتی تھی کہ لوگ اس کی دلفریب صورت دیکھنے کیلیے ترستے تھے آج اُسنے بناؤ سنگار سے اپنے حسن کو چار چاند لگا دیے جب اُس نے آئینہ میں اپنی صورت دیکھی تو فریفتہ ہوگئی۔ کوئی پری زاد معلوم ہوتی تھی انار کے پھول کی مانند سرخ چہرہ بڑی بڑی سیاہ آنکھیں جنمیں مستی کی جھلک تھی اور متبسم ہونٹ! وہ کتنی ہی دیر تک آئینہ کے سامنے کھڑی ہوئی مسکراتی رہی دل ہی دل میں اپنے خداداد حسن کی تعریف کرنے لگی۔

اتنے میں ملازم نے آکر گاڑی کے آنے کی خبر دی۔

گلنار اٹھلاتی ہوئی کمرے سے باہر نکلی اور چاروں طرف دزدیدہ نگاہیں ڈالتی ہوئی گاڑی میں آکر بیٹھ گئی۔ گاڑی قلعہ کے کتنے ہی دروازوں سے گذرتی ہوئی منزل مقصود پر جا پہونچی۔

گاڑی کے رکتے ہی سائیس نے دروازہ کھول دیا گلنار باہر نکلی تاہی ملازم راستہ دکھانے کیلیے اُس کے آگے ہوے گلنار کتنے ہی آراستہ پیراستہ کمروں سے ہوتی ہوئی نواب اعتماد الدولہ کے خاص کمرے میں پہونچ گئی۔

نواب اعتماد الدولہ بڑے کرو فر سے ایک گاؤ تکیہ کے سہارے لیٹا ہوا حقہ پی رہا تھا گیاجی کے خوشبودار خمیرہ تمباکو کا دھواں بادل کی شکل میں تبدیل ہوکر کمرے کو معطر کررہا تھا ایک سُنہری طشتری میں بنارس کے نہایت لذیذ پانوں کے چند بیڑے رکھے تھے دوسرے میں الائچی اور چکنی ڈلی پہلو میں چاندی کا ایک خوبصورت اُگالدان تھا کمرے کا فرش بیحد پُرتکلف اور گدگدا تھا چلتے وقت پاؤں اُسمیں دھنس جاتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا گویا قدم روئی کے گالوں پر پڑ رہا ہے نواب کے دو چار خوشامدی مصاحب بیٹھے ہوے اپنے مالک کو خوش کرنے کیلیے بے تکی ہانک رہے ہیں نواب اُنکی باتیں سنتا تھا اور مسکرا دیتا تھا دوسری طرف بیٹھی چار حور وش لونڈیاں اپنے آقا کی دلجوئی میں مصروف تھیں اور ہر ممکن طریقہ سے اس کے دل پر فتح پانے کی کوشش کررہی تھیں۔

گلنار نے کمرے میں داخل ہونے کیلیے پردہ اُٹھایا اور جھک کر آداب بجالائی نواب کے حکم سے کمرے میں مومی شمعدان روشن کیے گئے نواب گلنار کا استقبال کرنے کیلیے دروازے تک آیا خوشامدی مصاحبوں نے اس کے پاؤں تلے آنکھیں بچھائیں مہجبین لونڈیوں نے اُس پر اپنا حسن نچھاور کیا اور ادائیں قربان!

نواب نے آتے ہی گلنار کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور اُس کے گلے میں ہاتھ ڈالکر منہ کا رخ کیا مگر گلنار ایک دلربایانہ انداز سے پرے ہٹ گئی نواب کھسیانا سا ہوکر رہگیا۔

پری پیکر لونڈیوں نے اپنے ساز سنبھالے اور ایک مست کن شیریں نغمہ الاپا حاضرین بیخود ہوگئے نواب پر وجد طاری ہوگیا کمرے کے در و دیوار بھی حرکت ہوگئے گلنار نے بھی اُنکے شیریں گلے کی تعریف کی۔

نواب نے باتیں کرتے ہوے گلنار سے گانے کی فرمائش کی گلنار نے نزاکت دکھاتے ہوے جواب دیا "میرا گلا ٹھیک نہیں پھر کبھی خدمت کیلیے حاضر ہونگا" اِدھر سے اصرار تھا اُدھر سے انکار! مگر گلنار کو شکست نصیب ہوئی اور نواب کو فتح! اُس نے اپنے خاص رنگ میں ایک آدھ چیز سنائی۔ حاضرین پھڑک اُٹھے نواب کا دل ہاتھوں سے نکل گیا اور گلنار کے پہلو میں آرام کرنے کا خواہشمند نظر آنے لگا ایک کمسن مہجبین نے اُسی وقت شیشہ و ساغر سنبھالا گلنار نے شراب محبت کو دو آتشہ کرنے کیلیے پھر اپنا اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اور شیریں گلے کی مدد سے محفل میں قند گھول دی شراب کا نشہ، گانے کا نشہ اور حسن کا نشہ! تینوں نے مل کر نواب کو بدمست بنا دیا وہ شراب کا پیالہ ہاتھ میں لیکر ناچنے اور گانے لگا آواز بھونڈی تھی مگر خوشامدی مصاحبوں نے اسے آسمان پر چڑھا دیا اور سب کے سب جھومنے لگے۔

عین اُسی وقت کمرہ کا پردہ اُٹھا اور وزیر صفدر جنگ سر بلند کیے ہوے کمرے میں داخل ہوا نواب اعتماد الدولہ صفدر جنگ کو دیکھتے ہی شراب کا پیالہ لیے ہوے آگے بڑھا اور اس کے منہ کو لگا دیا وہ غم غلط کرنے کیلیے ایکہی گھونٹ میں اُسے حلق سے نیچے اُتار گیا۔

ابھی تک اس کی نظر گلنار پر نہ پڑی تھی مگر ۔ ہاں کر اس نے چاروں طرف دیکھا تو چلمنوں کے جھرمٹ میں گلنار بھی موجود تھی صفدر جنگ ۔ اسے وہاں دیکھ کر جل گیا اسکی طرف خشم آلود نظروں سے دیکھا ۔ گلنار نے مسکرا کر گردن جھکالی پھر اشاروں ہی اشاروں میں اُسے کچھ سمجھانیکی کوشش کی مگر اس کا غصہ فرو نہ ہوا اُس کی سُرخ آنکھیں گلنار کو اُسی طرح گھورتی رہیں ۔

(۵)

اسلم نے کمپنی والوں سے راہ و رسم پیدا کر لی تھی جب اُسے محل سے چھٹی ملتی تو وہ سیدھا کمپنی کے ڈیروں کا رُخ کرتا وہاں گلنار کے کمرے سے باہر ایک لمبے برآمدے میں جوا ہوتا تھا اسلم کھلاڑیوں میں شامل ہو کر گھنٹوں وہیں بیٹھا رہتا اکثر گلنار بھی اپنے کمرے سے باہر نکل کر چپ چاپ کھیل دیکھنے کیلیے اُنکے پیچھے کھڑی ہوتی جذبہ عشق سے متاثر ہو کر اسلم گلنار کی موجودگی میں خوب پُر لطف گفتگو کرتا ظاہرہ طور پر کھیل میں مصروف ہوتا مگر دل کی آنکھیں گلنار پر لگی رہتیں ۔

اسلم خوبصورت تھا چہرہ پُرنور ! خط و خال دلکش ! قد لمبا شکل و صورت میں نواب اعتماد الدولہ اور صفدر جنگ سے ہزار درجہ بہتر مگر پھر بھی اُن کا غلام تھا گلنار دل میں سوچتی تھی کہ آرام پور کی گدی کا حقدار اسلم کیوں نہ ہوا؟

سچ ہے دل کو دل سے راہ ہوتی ہے اگر اسلم کا دل گلنار کا شیدائی تھا تو باطن میں گلنار بھی اسلم پر فریفتہ تھی چنانچہ وہ شطرنج کی بازی دیکھنے کے بہانے کئی بار برآمدے میں آتی اور کتنی کتنی دیر وہاں کھڑی رہتی اسلم اُس سے باتیں کرنا چاہتا تھا مگر شرم اور خوف مانع تھے گلنار اسلم سے بولنا چاہتی تھی مگر ہچکچاہٹ زبان پکڑتی تھی دو دل فرط محبت سے بغلگیر ہونا چاہتے تھے مگر موقعہ نہیں ملتا تھا ۔

آخر کار موقعہ بھی مل گیا اسلم حسب معمول دوپہر کے وقت کمپنی کے ڈیرے پر پہونچا اور برآمدے کا رُخ کیا آج برآمدہ خالی پڑا تھا چٹائی بھی موجود نہ تھی اسلم نے چاروں طرف دیکھا مگر اُسے جان پہچان کا کوئی آدمی نظر نہ آیا وہ مایوس ہو کر لوٹنا چاہتا تھا کہ گلنار کمرے سے باہر نکل آئی اسلم نے سلام کیا وہ مسکرا دی اسلم نے یاران سرپل کا پتہ پوچھا جواب ملا

"وہ لوگ دریا پر سیر کرنے گئے ہیں ۔"

اسلم کھسیانا سا ہو کر واپس ہوا مگر گلنار نے فوراً ہی محبت آمیز نرمی سے کہا "آپ تشریف رکھیے وہ لوگ آجائینگے !"

اس فقرے نے اسلم پر جادو کر دیا وہ منتر کے بس میں آئے ہوئے شخص کی مانند اُس حسین جادوگرنی کے پیچھے ہو لیا گلنار اُسے اپنے آراستہ کمرے میں لیگئی ادائی جادو اثر لگا ہیں اُسکے چہرے پر گڑو دیں اسلم کے دل میں ہلچل مچگئی اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا آنے والے واقعات کے خوف سے!

گلنار نے مسکراتے ہوے پوچھا "آپ شاہی محل میں ملازم ہیں؟"

اسلم نے شرمندہ ہو کر جواب دیا "جی ہاں !"

"محل تو یہاں سے کافی دور ہے پھر آپ یہاں آتے ہوے تھک نہیں جاتے؟"

اسلم خاموش ہو رہا ۔

گلنار نے پھر پوچھا "آپ کی شادی ہو چکی ہے ؟"

اسلم نے گلنار کے منھ کی طرف دیکھا اور ایک ٹھنڈی سانس لی پھر جواباً میں معصومانہ انداز سے سر ہلادیا ۔

گلنار اسلم کی اس ادا پر لٹو ہوگئی ۔

گلنار تھوڑی دیر خاموش رہ کر بولی "آپ کو شطرنج کا بہت شوق ہے کہ اتنی دور سے کھیلنے آتے ہیں !"

اسلم نے ایک گھائل ہرن کی مانند اپنے شکاری کی طرف دیکھا اور کہنے لگا "میں شطرنج کی بازی نہیں قسمت کی بازی کھیلنے کیلیے آتا ہوں ابھی تک تو سب کچھ ہار بیٹھا ہوں شاید کسی دن جیت سکوں !"

گلنار ان الفاظ کا مطلب سمجھ گئی مسکراتے ہوے جواب دیا "آپ جس روز نہیں آتے میرے دل میں کھٹکا سا پیدا ہو جاتا ہے کیا آپ ہر روز آیا کریں گے؟"

اسلم سمجھ گیا کہ ...
ضرور ! ...
اس کے بعد کمرے ...
سچی محبت کا اثر زبان ...

ہندو ...

یوپی پولٹیکل ...

علیگڈھ ۲۷ نومبر یوپی پولٹیکل کا ... ۲ بجے سہ پہر کو زیر صدارت پنڈت گوبند ... جلسہ میں منجملہ دیگر ممتاز حضرات کے بابو شیو ... بابو نانک چند بابو دیو نرائن پرشاد ، بابو نانک سنگھ ... ممبران قانونی کونسل ممالک متحدہ مولانا حسرت ... شنکر لال آف دہلی کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں ...

صدر جلسہ مسٹر گوبند بلبھ پنت نے اپنی تقریر میں سائمن ... کہا کہ یہ ہندوستان کی خودداری کی صریح اہانت ہے اگر اس ... ہندوستانی ارکان بھی شامل ہوتے تب بھی کانگریس کے رویہ ... تبدیلی نہ ہوتی کیونکہ جن بنیادی اصول پر دستور اساسی مرتب ... ہونا چاہیے وہ یہ ہے کہ ہر قوم کو اپنی حکومت کے متعلق خود طے کرنے کا اختیار ... ہے کمیشن کو صرف ہندوستانیوں کی حالت پر ہی غور کرنا نہ چاہیے بلکہ انکو دفتری حکومت کے افعال کی بھی تحقیق و تفتیش کرنی چاہیے مگر انگریزوں ... کے اس گروہ سے یہ توقع رکھنا بے سود ہے کہ وہ اپنے ہی بھائیوں کے اعمال کے متعلق صاف صاف کہنے میں غیر جانبداری سے کام لیں گے پارلیمنٹ بالواسطہ حکومت ہند کے ارتکاب اور انحراف کیلئے جوابدہ ذمہ دار ہے اور ... حکومتوں کے محکمہ جات کی ذمہ داری بھی اسی پر عائد ہوتی ہے لیکن موجودہ کمیشن اس اعتبار سے قابل ستائش ہے کہ اس نے قومی تحریک کو از سر نو زندہ کر دیا ہے اس عام اور صریح تحقیر و اہانت سے واضح ہوتا ہے کہ حصول سوراج کیلیے ہندوستانیوں کا کسی بیرونی ذریعہ یا وسیلہ پر اعتماد کرنا قطعاً بیکار ہے مسٹر پنت نے مشورہ دیا کہ ایک آل انڈیا لیگ قائم کی جائے جو اسی طریقہ پر اس کمیشن کے مقاطعہ کیلیے پروپگنڈا کرے جو مسٹر یون نے ... کمیشن کے متعلق اختیار کیا تھا انگریزی اور مقاطعہ کی اس مجوزہ لیگ کو برطانوی سامان کے مقاطعہ کیلیے آسان و مناسب تدابیر پر غور کرنا چاہیے اسی اثنا میں ہندوستانیوں کو سوراج کی ایک اسکیم مرتب کرلی چاہیے جو منجملہ دیگر امور کے ڈاکٹر بسنت کے مسودہ قانون دولتہائے مشترکہ ہند اور جمعیۃ مقننہ ہند کے منظور کردہ قومی مطالبہ پر مبنی ہو ۔

... دماغ ... اور مہر عدالت ... راہ پر گامزن رہے جو ... مستقبل برطانیہ عظمیٰ اور ہندوستان ... ہے اور ہندوؤں مسلمانوں اور برطانیہ میں ایک ... ہے مسلمانوں کی مخصوص ضرورتوں کا لحاظ کرتے ہوئے بھی اُنھوں نے کبھی ... امر کو نظر انداز نہیں کیا کہ ہندوستانی زندگی کی گوناگوں تعقیق کی ... تہذیب کو ترقی دینے کیلیے برابر مخلصانہ جدوجہد میں مصروف رہے جب کہ

...یات

...مین ہندوستانیون کو کیون شامل نہین کیا گیا

لارڈ برکن ہیڈ کی تصریحات

...لارڈ برکنہیڈ نے اس امر کا رزولیوشن ... ملک معظم کی خدمت مین پیش کرتے ... طویل تقریر فرمائی اور بیان کیا کہ لارڈ ... بدی ایکے بعد دیگرے صلاح و مشورہ لینے کے ... کمیشن کا مقصد دیگر صورتین سمجھ مین آسکتی ... کے سامنے فرمایا کہ یہ آئینی کمیشن ایک ہوشیار جیوری ... سے پیش اس کے دل مین کوئی ایسی بات نہین ہے جو پہلے ... ہم ... کا بجز اسکے کوئی اور کام ہوگا کہ ہندوستان جائے ... بلا حیل و حجت ... آزادانہ اور ایمانداری سے وہ نتائج بیان کردے جو اس ... کے بعد اخذ کیے ہون۔

... صاحب نے ... ہندوستان کو بھی شامل کرلیا جاتا تو وہ کسی ایسے کمیشن ... سکے جس کی مخالفت اچھوت جاتیون کی طرف سے ہوتی ... علاوہ ازین زیادہ وہی لوگ ہین جنکی خاص نیابت کی ضرورت ہے انکے علاوہ ... ہندوستان کے قدیم باشندے ہین، حرفت پیشہ سے تعلق رکھنے ... لوگ ہین انڈین سول سروس والے ہین ان سب کو نیابت دینے ... ہوئے کمیشن ۱۸ - ۲۰ ممبرون کا بنجاتا اور یہ تمام آدمی اپنی اپنی اور متضاد رپورٹین پیش کرتے جن سے پارلیمنٹ کی رہنمائی نہین ہوسکتی تھی

آپ نے فرمایا کہ وہ کمیشن کی ہیئت ترکیبی کی نسبت مطمئن ہین اور امید ہے کہ وہ دار الامراء اور پبلک کو بھی اس بارہ مین مطمئن کرسکین گے کہ گورنمنٹ نے جو فیصلہ کیا ہے وہ نہ صرف صحیح ہے بلکہ یہی وہ ایک ذریعہ تھا جس سے تمام باتین حل ہوسکتی تھین اگر وہ کمیشن مین ہندوستانیون کو بھی داخل کرتے تو ان کو برہمن، غیر برہمن، سکھ، عیسائیون اور اچھوتون کے نمائندے تلاش کرنے پڑتے۔

آپ نے فرمایا کہ ہم سچے دل سے اس راستہ کے معلوم کرنیکی کوشش کررہے ہین جس پر چلکر ہم کو منزل مقصود تک پہونچنا ہے اب اگر ہندوستان نے مقررشدہ کمیشن کے ساتھ تعاون کرنے سے انکار کردیا تو اس کی بڑی غیر دانشمندی ہوگی۔

لارڈ برکنہیڈ نے فرمایا کہ اسمبلی کی طرف سے جو کمیٹی بنائی جائیگی وہ خود اپنی تجاویز مرتب کریگی اور پھر اُن پر کمیشن سے صلاح و مشورہ کریگی آپنے فرمایا کہ جو لوگ ہندوستان مین بیٹھے بیٹھے گورنمنٹ پر نکتہ چینیان کرتے ہین اُنسے کہا جاچکا ہے کہ وہ ہندوستان کیلیے خود ہی کوئی تجاویز اصلاحات پیش کرین، لیکن پارلیمنٹ اپنے فرائض اور ذمہ داریون سے بے تعلق نہین ہوسکتی الغرض قانون متعلقہ آئینی کمیشن کی تیسری خواندگی بھی پاس ہوگئی اور اس پر ملک معظم کی منظوری بھی حاصل ہوگئی ہے۔

... ابجادی۔ ...حرکت سے ہی خواہان ...

...شاہ کی سزایابی

... جلسہ مین ... رزولیوشن ... شاہ سابق اڈیٹر زمیندار کو بجرم دفعہ ۱۵۳ ... ہوشیاری کی ... ہندستی مجسٹریٹ لاہور کی عدالت سے ایک سال قید اور پانچ سو روپیہ جرمانہ اور درصورت عدم ادائگی جرمانہ ۶ ماہ قید بحنت کی سزا۔ اور رگڑے کی نظم فحش قرار دیتے ہوئے اس پر بھی پانچ سو روپیہ کی جرمانہ کی سزا دیگئی۔

لیبر پارٹی کا آئینی کمیشن ہند کیمتعلق فیصلہ

لندن ۲۴ر نومبر آج پارلیمنٹری لیبر پارٹی کا ایک جلسہ دار العوام مین زیر صدارت مسٹر میکڈانلڈ منعقد ہوا جسکے بعد پارٹی مذکور کی طرف سے سرکاری طور پر ایک اعلان شائع کرکے مندرجہ ذیل سفارشین آئینی کمیشن کیمتعلق کیگئین

"لیبر پارٹی کو اس امر کا نہایت افسوس ہے کہ گورنمنٹ نے آئینی کمیشن متعلقہ ہند کی ابتدائی تجویز مرتب کرتے ہوئے نمائندگان ہند کا تعاون حاصل نہ کیا لیبر پارٹی کی رائے مین جو کمیشن ہندوستان جانیکے لیے مقرر ہوا ہے اُسکا اولین فرض یہ ہونا چاہیے کہ وہ اس کمیشن سے جو منجانب اسمبلی مقرر ہوگا مساویانہ حیثیت سے وقتاً فوقتاً صلاح و مشورہ لیتا رہے۔"

لیبر پارٹی کی مزید رائے یہ ہے کہ شہادتین قلمبند کرنے کیلیے ہر دو کمیشن مشترکہ اجلاس کرین اور جب تمام شہادتین لیجاچکین اور کامل تحقیقات ہوچکے تو دونون کمیشن ساتھ بیٹھکر باہم صلاح و مشورہ کرکے اپنی اپنی رپورٹین مرتب کرین اور دونون کمیشنونکی رپورٹین مناسب وقت کے اندر ہر دو ایوان پارلیمنٹ کی ایک مشترکہ کمیٹی کے سامنے پیش کیجائین لیبر پارٹی کو یقین کامل ہے کہ آئینی کمیشن مین جو اس کے ممبر شامل ہین وہ اسی قرارداد کے مطابق عمل کرین گے۔"

لیبر پارٹی نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ وہ آئینی کمیشن سے اپنے ممبرونکے نام واپس نہین لیگی علاوہ ازین اس رپورٹ کی بھی تردید کیگئی ہے کہ مسٹر میکڈانلڈ کے چھوٹے صاحبزادہ مسٹر میلکم میکڈانلڈ آئینی کمیشن کے سکریٹری ہون گے۔

بحکم جناب مولوی نیاز احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل بی منصف اکبرپور

اطلاعنامہ بنام رسپانڈنٹ مشعر اطلاع اس امر کے کہ حکم جاری ڈگری قطعی کیون نہ صادر کیا جاے بعدالت منصفی اکبرپور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۱۶۷ بابت سنہ ۱۹۲۶ء

رام نراین بنام گنگا نراین وغیرہ نام فریقین

رام نراین ولد بہاری لال قوم برہمن ساکن مندھنا پرگنہ بلہور ضلع کانپور ڈاکخانہ مندھنا ڈگری دار

بنام گنگا نراین [1] وجمنا نراین [2] و شری نراین [3] و ترجوگی نراین پسران [4] سیکرپرشاد اقوام برہمن و راجہ [5] وملا [6] پسران سیکر پرشاد اقوام برہمن موضع لگاہی پرگنہ و ضلع کانپور مدیونان فریق ثانیان

بنام گنگا نراین [1] وجمنا نراین [2] و شری نراین [3] و ترجوگی نراین [4] و راجہ [5] وملا [6] فریق ثانی

ہرگاہ مدعی ڈگری دار مذکور الصدر نے درخواست صدور حکم قطعی واسطے بیعیات جائداد مرہونہ و مکفولہ ڈگری نمبری ۱۶۷ سنہ ۱۹۲۶ء کہ جو بتاریخ ۱۸ر ماہ فروری سنہ ۱۹۲۶ء عدالت ہذا سے صادر ہوئی تھی مطالبہ سلغی عہ گذرانی ہے لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر تم کو کوئی عذر نسبت صادر ہونے حکم قطعی بیعیات جائداد مذکورہ کے ہو تو اس عدالت میں بتاریخ ۴ر ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۷ء بوقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ مختار مجاز حاضر ہوکر پیش کرو۔

آج بتاریخ ۲۴ر ماہ نومبر سنہ ۱۹۲۶ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

بحکم تربنی سہاے سنسرم (مہر عدالت)
عدالت منصفی اکبرپور ضلع کانپور

مسٹر ایل، ان مترا نائب صدر اگزیکٹو کونسل

دہلی ۲۵ر نومبر ہز اکسیلنسی وائسرائے نے مسٹر ایل مترا کو اگزیکٹو کونسل کا نائب صدر مقرر فرمایا ہے۔

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ

(شرائط) اشتہار نیلام

(آرڈر ۲۱ - قاعدہ ۶۶)

بعدالت منصفی مقام مرزاپور

مقدمہ نمبر ۵۹۰ بابت ۱۹۲۷ء

رگھو نندن سنگھ ولد رام شیو ٹہل سنگھ مخدوم کنور تعلقہ فتحپور پرگنہ کسورا ضلع مرزاپور مدعی

بنام بشناتھ تیلی نابالغ بولایت مسماۃ انیتا تیلن مادر خود بیوہ چھیدی تیلی ساکن شہر کلکتہ باغ ہرتلا جیت پور روڈ مدعا علیہ

بنام بشناتھ تیلی نابالغ بولایت مسماۃ انیتا تیلن مدیون ڈگری

چونکہ بمقدمہ مندرجہ عنوان رگھو نندن سنگھ ڈگری دار نے واسطے نیلام جائداد تمہارے کے درخواست گذرانی ہے لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ بتاریخ ۱۲ ماہ دسمبر ۱۹۲۷ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہوئی ہے۔

آج بتاریخ ۲۲ ماہ نومبر ۱۹۲۷ء بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط جگت نراین لال

مقدم عدالت منصفی مرزاپور

بحکم جناب مولوی نیاز احمد صاحب بہادر منصف اکبرپور ضلع کانپور

(نمونہ قابل فروخت)

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

بعدالت منصفی اکبرپور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۵۲۰ ۱۹۲۷ء

سونے لال ولد نراین شوکی وانت رام نابالغ پسر خاندان اجالی رام ناتھ متوفی برفاقت سونے لال مذکور چچا حقیقی خود ساکنان موئی کلیا پرگنہ ڈیرا پور مدعی

بنام مسماۃ پھولن دئی زوجہ گوری شنکر دختر کالکا پرشاد قوم برہمن ساکن بیلی رو دیرا پور پرگنہ بلہور ضلع کانپور مدعا علیہ

ہرگاہ کہ مدعیان نے تمہارے نام ایک نالش بابت ال... کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۷ ماہ دسمبر ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے

جملہ گواہوں کو جن ک... کی تائید میں استدلال ... ہے کہ اگر بروز مذکور تم ... اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور م... جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

(بدست عو...)

سمن بغرض ...

(آرڈر ۵ قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضا...)

بعدالت جناب حاکم پرگنہ ...

نمبر مقدمہ $\frac{۱۸}{۹}$ و $\frac{۱۹}{۱۰}$ سنہ ۱۹۲۷ء

مسماۃ برمان

بنام شیام لال

بنام اما شنکر ولد کالکا پرشاد برہمن تواری سا... اجرج پور پرگنہ بلہور ضلع کانپور

واضح ہو کہ مدعیہ نے تمہارے نام ایک نالش بابت ... کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۷ ماہ ... وقت ۱۰ بجے بمقام کانپور کچہری کلکٹری اصالتاً یا معرفت ... جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم مقدمہ کا جواب دے سکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دے سکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو۔

اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہو گے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۷ ماہ نومبر ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

بحکم جناب مولوی محمد عبد الصمد صاحب بہادر اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل بلہور ضلع کانپور

بعدالت مال جناب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل بلہور ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۶۴ - بید خلی دفعہ ۸۱

نام موضع کمولان نام محال دیہی چرن

... آپ کو اطلاع ... کے مسموع اور فیصل ... دستخط اور مہر عدالت ...

سنیچر ۳ دسمبر ۱۹۲۷ء	
سوموار ۵ دسمبر ۱۹۲۷ء "	ایک قطعہ ... واقع صیفوری محال
منگل ۶ دسمبر ۱۹۲۷ء "	کشمیری دوشالے، ساریاں، اونی کپڑا کمل، لوئیاں، رگس، فرنیچر وغیرہ ہمارے بنگلہ پر۔
بدھ ۷ دسمبر ۱۹۲۷ء "	ایک قطعہ مکان نمبری $\frac{۱۰۸}{۲۰۸}$ واقع کرنیل گنج
برہسپت ۸ دسمبر ۱۹۲۷ء "	ایک قطعہ مکان - واقع کرسوان
سکروار یعنی جمعہ ۹ دسمبر ۱۹۲۷ء "	دو قطعہ مکانات واقع رام نراین بازار
... ۱۰ دسمبر ۱۹۲۷ء "	۲۰۰ قطعہ اراضی واقع سیسو (امپرومنٹ ٹرسٹ)

مزید حالات مشتہر سے دریافت کیجئے۔

المشتہر

سوہن لال اینڈ سنس

گورنمنٹ آوکشنرس مال روڈ کانپور

جانِ پر توحق عزم ہستی ...
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے د...

REGD. No. 142...

اڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

ہفتہ وار

جلد ۶ | کان پور چہارشنبہ ۷ دسمبر ۱۹۲۷ء مطابق ۱۱ جمادی الآخر

اجلاس ندوۃ العلماء امرتسر

صدر استقبالیہ کمیٹی کی تقریر

شیخ محمد صادق حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا رئیس امرتسر صدر استقبالیہ کمیٹی نے [illegible] جلسہ کے آغاز میں جو تقریر ارشاد فرمائی اسمیں آپنے مسلمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے [illegible] اجلاس یعنی امرتسر کی تاریخی خصوصیات اور اہمیتوں کا تذکرہ فرمایا اور اسکے ساتھ ہی [illegible] کی قومی و ملکی سرگرمیوں پر سرسری طور سے روشنی ڈالنے کے بعد موجودہ اجلاس کے [illegible] میں منعقد ہونیکے اسباب بیان فرمائے اسکے بعد اہم مسائل کی تفصیل کرتے ہوئے [illegible] موجودہ زمانہ میں ہر قسم کی ترقی کی بنا تعلیم پر ہے۔

تعلیم: ہندوستان میں ۷ کروڑ ۷۰ لاکھ کے قریب مسلمان آباد ہیں جنمیں ۱۳ لاکھ [illegible] خواندہ ہیں اور باقی ماندہ ۷ کروڑ سے زیادہ ناخواندہ۔ یہ ناخواندہ آبادی نہایت [illegible] حالت میں زندگی کی رسومات بد کی مشکلات و مصائب میں مبتلا ہے اور ہر خاندان [illegible] نفاق و جہالت اور انکے نتائج و عواقب میں محصور ہے ہماری اس کمزوری سے غیر مسلم [illegible] طور پر فائدہ اٹھا رہے ہیں یہی ۷ کروڑ ناخواندہ آبادی درحقیقت ہمارے تمام مذہبی [illegible] سیاسی حقوق کی بنیاد ہے یہی ہمارا حقیقی سرمایہ ہے اور یہی ہماری زندگی کا اصلی مسئلہ ہے انجمنیں [illegible] عہد نامے اور کانفرنسیں سب اسی کیلئے ہیں لیکن ہم اس بنیادی مسئلہ کو نظر انداز [illegible] ریزولیوشنوں اور خیالی پروگراموں اور نظر فریب اسکیموں میں محو ہیں۔ جبکہ ہمارا حقیقی [illegible] ملکانے۔ میوات۔ گدھی۔ اور دوسرے کروڑہا دیہاتی مسلمان افلاس جہالت نفاق [illegible] اور رسوم بد کے نرغے میں ہیں خیال کیجئے اگر ہمارے زوال و انحطاط کی یہی رفتار رہی [illegible] اسیطرح غیر مسلم اکثریت میں جذب ہوتے چلے گئے تو یہ کاغذی گھوڑے نفظی قرار دادیں [illegible] تقریریں ہماری کیا مدد کر سکینگی۔ جبتک دینی و دنیوی ابتدائی تعلیم اسلامی ہند [illegible] عام نہ کر دیجائیگی مسلمانوں کی وسیع اور عالمگیر مشکلات میں تخفیف نہ ہوگی۔ آپ [illegible] تعلیم کیلئے قانون حکومت پر ضرورت سے زیادہ اعتماد نہ کریں اسلئے کہ حکومت کی [illegible] سو سالہ تعلیمی جد و جہد کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ کل مسلم آبادی کا صرف ۳/۴ فیصدی [illegible] خواندہ ہے۔ ضلع امرتسر میں گیارہ سو دیہات اور کم از کم تین ہزار مسجدیں ہیں حکومت [illegible] ضلع میں ایک ہزار ابتدائی مدارس بھی جاری نہیں کر سکی اسلئے کہ یہ کام ایک ہزار [illegible] اور کم از کم دو ہزار مدرسین کے بغیر انجام نہیں پا سکتا۔ لیکن اگر مسلمان تنظیم مساجد [illegible] ذریعہ مکاتب اطفال اور مدارس شبینہ کے قیام کی کوشش کریں تو انکے لئے ابتدا [illegible] اسکا انتظام آسان ہے۔ بڑی بڑی مساجد کیلئے اگرہمیں خوش قسمتی سے ندوۃ العلماء [illegible]

حل ہو جائے۔ لیکن چھوٹی چھوٹی مساجد کیلئے ہم ان ہزاروں معمولی تعلیم یافتہ اصحاب کو ترتیب دیکر کام لے سکتے ہیں جو ادھر ادھر مارے مارے پھر رہے ہیں اور سوسائٹی کیلئے خواہ مخواہ کا بوجھ بنے ہوئے ہیں)۔

تبلیغ: تعلیم کے بعد دوسرا ضروری مسئلہ تبلیغ ہے۔ تبلیغ سے مراد صرف شدھی کا مقابلہ نہیں بلکہ اس سیرت۔ اخلاق۔ اور صداقت کی قدرتی جاذبیت اور کشش کا زندہ کرنا ہے جو صرف ایک مضبوط کیرکٹر کے مسلمان ہی پیدا کر سکتے ہیں یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم خود تو ہر قسم کی پستیوں کا مرقع ہوں اور دوسروں کو حقانیت کی تبلیغ و تلقین کریں ہم نے خود حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے استفادہ کرنا چھوڑ دیا ہے تو ہم دوسروں کو کیونکر اسکو چراغ راہ بنانے کی ترغیب دلا سکتے ہیں۔

میں مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح اپنی اولاد میں برتر اور مکمل مسلمان کے ظہور کی آرزو کریں۔ یورپ کے محققین مکمل اور برتر انسان کے معرض وجود میں لانیکی کوشش کر رہے ہیں جسکے جسمانی۔ اخلاقی اور دماغی قویٰ کائنات انسان پر حکومت کرینگے مجھے یقین ہے کہ وہ سچے مسلمانوں کے متلاشی ہیں اور فخر کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ حکمائے یورپ کا وہ خیالی اور ذہنی مکمل و برتر انسان اور ایک سچا مسلمان دو بالکل مترادف وجود ہیں۔ اسلام کی اسپرٹ انسانیت کے بلند ترین معیار کا پیمانہ ہے۔ اور اگر ہم تبلیغ اسلام کے لئے سچے مسلمان دنیا میں بھیج سکیں تو ایک مکمل و برتر انسان کیلئے جستجو کا خاتمہ ہو جائے۔

مسئلہ تبلیغ کا ایک ضروری پہلو اچھوتوں کی اصلاح ہے اور ہندوستان میں یہ ایک چیز ایک اقتصادی مسئلہ بن چکی ہے۔ اگر ہم اچھوت اقوام کو منوجی مہاراج کا دھرم شاستر نہ سنا سکیں اور ہم ایسے عالم پیدا کر سکیں جو تاریخ پر پورا عبور رکھتے ہوں اور جو اچھوت اقوام کو بتا سکیں کہ انکو کیونکر انسانیت کی بلند سطح سے دھکیل کر ذلت اور ظلمت کے غار میں گرا دیا گیا ہے تو ہم ان اچھوتوں کی اصلاح کی طرف ایک مؤثر قدم بڑھا سکیں گے۔

تجارت: تعلیم اور تبلیغ کے بعد ہمارا ضروری مسئلہ تجارت ہے۔ سرمایہ کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا اور جبتک قومی ثروت کی حفاظت و ترقی سے افراد میں فیاضی کی قابلیت نہ بڑھتی رہے۔ قومی کاموں کیلئے روپیہ نہیں ملسکتا قومی ثروت کے تحفظ کا سب سے بڑا ذریعہ تجارت ہے کوئی قوم صنعت و حرفت زراعت۔ حکومت یا ملازمت سے صرف اسی صورت میں کماحقہ مستفید ہو سکتی ہے جبکہ اسکے ہاتھ میں تجارت ہو لیکن مسلمان تجارت سے بے بہرہ ہونیکی وجہ سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اور ہمیشہ مقروض و مفلوک الحال رہتے ہیں۔

خوشی کی بات ہے کہ اب مسلمانوں میں آہستہ آہستہ تجارتی ترقی کا جوش پیدا ہو چکا ہے۔ ہمارے رہنماؤں کا فرض ہے کہ وہ اس جوش کو قائم رکھیں اور اسکی صحیح راستہ کی طرف رہنمائی کریں۔

تجارت میں بنیادی چیز بینکوں کا قیام ہے اسوقت ہمارے برادران وطن تمام ملکی و غیر ملکی [illegible]

ہے
آپ کو اطلاع ...
ایسی بھی ہے۔ بچے ... اور تفصیل ...
کمزوری کا کوئی حل تجویز ... اور جہد عدالت ...

تنظیم: مسلمان اگر دنیا میں عزت و آبرو ... کرکے ایک کز پر جمع ہونے کی کوشش کرنی چاہئے ملت اسلامیہ ... فرقہ بندیوں میں مضمر ہے اور جبتک یہ فرقہ آرائیاں ختم نہیں ہوتیں ناممکن ہے کہ ہم ... کوئی قدم بڑھا سکیں

ہمیں صرف مذہبی فرقہ بندیوں ہی کا رونا نہیں بلکہ سیاسی گروہ سازیوں کا بھی تردد ہے اگرچہ ہر خیر خواہ اسلام کی یہ قدرتی خواہش ہے کہ یہ فرقے اور گروہ تمام اختلافات کو فراموش کرکے ایک پروگرام پر متفق ہو جائیں لیکن جب ایسا نہیں ہو سکتا بہترین تدبیر یہ ہے کہ ہماری تمام مذہبی اور سیاسی جماعتیں اپنے اپنے مذہبی اور سیاسی عقائد پر قائم رہکر ایسے معاملات میں متحد ہو کر کام کریں جہاں مذہبی اور سیاسی اختلافات کو کوئی دخل نہ ہو۔

اس کلیہ کے ماتحت ابتدائی تعلیم صنعتی و حرفتی تعلیم۔ نماز باجماعت اور جمیعۃ اسلامی اوقاف۔ بیت المال اقتصادیات تبلیغ و حفاظت اسلام اتحاد بین المسلمین حفظان صحت اصلاح معاشرت مذہبی تعلیم وغیرہ میں تقسیم عمل یا اشتراک عمل کے اصول پر کام کیا جا سکتا ہے حقیقت یہ ہے کہ تنظیم کے بغیر کوئی مہم سر نہیں ہو سکتی۔ ملت کی داخلی اصلاح و تعمیر کیلئے چند چیزیں ضروری ہیں روپیہ محنتی منتظم اور امین دماغ۔ اور کارکنوں کی ٹرینڈ جماعت روپیہ کا حل بیت المال ہے اور منتظم اور امین دماغ کے فرائض ایک مضبوط مجلس شوریٰ سے پایہ تکمیل تک پہونچائے جا سکتے ہیں اور اگر دونوں دقتیں ملجائیں تو مبلغوں معلموں اور مدرسوں کی بہم رسانی اور ٹریننگ کا انتظام کچھ مشکل نہیں آج یہ وقت کا سب سے بڑا سوال ہے مجھے امید ہے کہ علما و اکابر کا یہ مبارک اجتماع اس عظیم الشان سوال کے حل سے قاصر نہ رہیگا۔

ہندوستان میں ہماری حیثیت: میری خواہش ہے کہ یہ امر تمام برادران اسلام کے اچھی طرح ذہن نشین کرا دیا جائے کہ مادر ہند ہماری سوتیلی نہیں بلکہ حقیقی ماں ہے یہ ہمارا وطن ہے اور ہم اس وطن کے فرزند ہیں ہم نہ اسکو چھوڑنیکے لئے تیار ہیں اور نہ کوئی دنیاوی طاقت ہمیں اسکے چھوڑنے پر مجبور کر سکتی ہے اسلئے میں مسلمانوں سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ انھیں اپنی قابلیت اپنی تعلیم اپنی حب وطن اور اپنے کیرکٹر کے زور سے اپنے وطن کا وقار دنیا میں قائم کر دینا چاہیئے حب الوطن من الایمان کے اصول کی یہی سچی اور صحیح تفسیر ہے۔ اپنی ہمسایہ قوموں کے ساتھ ہمیں خوشگوار تعلقات قائم رکھنے کی کوشش سے کبھی گریز نہیں کرنا چاہیئے اور ناگوار مسائل کا ہمیشہ ایسا حل ڈھونڈ نکالنے کی فکر میں رہنا چاہیئے جس سے باہمی تعلقات میں کشیدگی واقع نہ ہونے پائے۔

اسکے بعد تمام مندرجہ بالا ضروریات کے متعلق آپ نے اُن توقعات کا اظہار فرمایا...

[illegible] جلسہ میں تقریباً [illegible] فرماتے ہیں کہ [illegible] حرکت سے بھی خواہ [illegible] ترقی کرنا اپنی توہین سمجھتا ہے [illegible] جانتے ہیں انہیں ضرور [illegible] سکریٹری صاحب انجمن اتحاد) سے یہ جلسہ میں پہلا رزولیوشن وہ صداقت سے بغض للہی رکھتے ہیں اور اسی بناء پر انجمن اتحاد کے ۲۶ر ستمبر کے جلسہ میں انھوں نے ہمدم کا مضمون پڑھنے کے بعد صداقت کے مضمون کو بھی ایسا ہی قابل اعتراض بتایا مگر ایک معزز ممبر کی تحریک پر جب آپ نے صداقت کا مضمون پڑھا تو صداقت کا مضمون قابل اعتراض نہیں سمجھا گیا۔ اور اس کا نام قلمزد کر دیا گیا۔

مگر اڈیٹر صاحب آزاد اس واقعہ کو مختلف طریقوں سے الجھانا چاہتے ہیں کہیں مسودہ کا ذکر لے آتے ہیں اور کبھی کچھ اور مختلف حیلوں سے وہ اس سے انکار کرتے ہیں۔

ہم کو اڈیٹر صاحب آزاد کی اس عجیب و غریب جرأت پر حیرت ہے ہم حافظ محمد ہاشم صاحب ممبر انجمن اتحاد کے خط کو ذیل میں درج کرتے ہیں جس کو پڑھکر ناظرین اندازہ کر سکیں گے کہ اڈیٹر صاحب آزاد کی ذہنیت آج کل کیا رنگ اختیار کیے ہوے ہے۔

حافظ صاحب موصوف کا خط یہ ہے کہ:۔

جناب اڈیٹر صاحب صداقت۔ تسلیم۔

بجواب خط مورخہ ۲ر دسمبر ۲۷ء گزارش ہے کہ آپ مجھ سے لوئی بورڈ کے ان واقعات کو دریافت فرماتے ہیں جس کی بابت ہمارے فاضل اڈیٹر صاحب آزاد خفیہ رکھنا ہر ممبر کا فرض سمجھتے ہیں یونٹی بورڈ ہندو مسلمانوں میں اتفاق پیدا کرنے اور باہمی نفاق کو اتحاد کی شکل میں بدلنے کیلئے قائم ہوا تھا۔

آپ دریافت کرتے ہیں کہ مضمون ہمدم اور صداقت جو ناپسند کیا گیا تھا کس نے پڑھا۔

مجھے خیال ہے کہ ہمدم کا مضمون لایق اڈیٹر آزاد نے پڑھکر سنایا اور صداقت کے مضمون کو بھی قابل اعتراض بتایا مگر شیخ محمد ابراہیم صاحب کے فرمانے پر جب انھوں نے صداقت کا مضمون

[illegible] دیگر ممبروں کی رائے

[illegible] ت کے پڑھنے کی وجہ سے [illegible] یٹر صاحب آزاد کو جبکہ [illegible] انکار ہے۔

[illegible] ب موجھیں نیچی اونچی ہونے کا

[illegible] کے حامی ہیں ذاتی بحث و مباحثہ [illegible] ل اختیار کر لیتا ہے۔

محمد ہاشم "

[illegible] کو اڈیٹر صاحب آزاد یا بالفاظ دیگر سکریٹری صاحب [illegible] میں ذرہ برابر بھی شک ہو سکتا ہے اور کوئی تھوڑی [illegible] لبہ فریبی کا الزام لگا سکتا ہے۔؟

[illegible] مسودہ پیش کرنے کے سلسلہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔ [illegible] کو اس مسودہ کے پڑھنے کی نہ کوئی ضرورت تھی [illegible] نے پڑھا۔ اس جلسہ میں ہم خود موجود تھے۔"

[illegible] اڈیٹر صاحب آزاد نے صداقت اور ہمدم کے مضمون کو مسودہ [illegible] ب ایجاد کیا ہے۔

[illegible] بہرحال کیا اس فقرہ سے اڈیٹر صاحب آزاد اپنی ہستی کو سکریٹری [illegible] لقب سے علیحدہ کرنا چاہتے ہیں اور ناظرین کو اس فریب میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں کہ سکریٹری کوئی اور شخص ہے ورنہ یہ تحریر فرمانے کی کیا ضرورت تھی کہ:۔

"جلسہ میں ہم خود موجود تھے"

اس فقرہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اڈیٹر صاحب موصوف اس کے سکریٹری نہیں۔

ہم نے مانا کہ اس انجمن اتحاد کے دو سکریٹری ہیں لیکن جس سکریٹری کی ذات کے متعلق اس بحث کا سلسلہ چھڑا ہوا ہے وہ جناب ہی کی ذات بابرکات ہے۔

اب اڈیٹر صاحب آزاد ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالکر سوچیں کہ انکے "دیوتا" ہونے میں کس کو شک ہو سکتا ہے؟

ایک موقعہ پر اڈیٹر صاحب آزاد نے اپنی ادبی قابلیت کا یقین دلانے کے لیے یہ پُر لطف فقرہ لکھا ہے کہ:۔

"ہم کو نہ زبان دانی کا دعوی ہے اور نہ اہل زبان ہونے کا"

لیکن ہم انھیں یقین دلاتے ہیں کہ نکتہ سنج ناظرین اس دھوکہ میں نہ آئیں گے بلکہ وہ اندازہ کریں گے کہ جو شخص سیاق عبارت کو غلط ثابت کرنے کے متعلق ایسی الٹی سیدھی دلیلیں پیش کرتا ہے اس کا دراصل ادب سے کہاں تک تعلق ہے۔

جب اڈیٹر صاحب آزاد کو خود اپنی ادبی کوتاہیوں کا اعتراف ہے تو اگر انہیں سیاق عبارت سے لفظ "ہندو" کی کمی محسوس نہیں ہوئی تو کوئی تعجب نہیں۔

اس کے بعد یہ تحریر فرمانا بھی تحیر خیز نہیں کہ:۔

"...... جس وقت صداقت کا نوٹ شائع ہوا تھا اس وقت تک"

"محمد ہاشم صاحب کے استعفا میں جبکہ وہ ہمعصر البرید میں"

"شائع ہوا تھا "ہندو" کا لفظ موجود نہ تھا۔"

"دوسرے ہفتہ کے پرچے میں بھی اس کی صحت نہیں ہوئی"

یہ ہے غیب دانی اور اس کو کہتے ہیں دور کی کوڑی لانا۔

اس تحریر سے صاف طور پر یہ مطلب نکلتا ہے کہ حافظ محمد ہاشم صاحب کے اصلی خط میں صداقت کے نوٹ کے بعد تحریف کی گئی۔

(باقی بر صفحہ ہذا کالم ۳ کے نیچے)

کونسل آف اسٹیٹ

آنریبل سید آل نبی مرحوم کی وفات کی وجہ سے جو ایک جگہ کونسل آف اسٹیٹ کی معزز صوبجات متحدہ کی خالی ہوئی ہے اس کیلئے ہمارے مخبر کرم خان بہادر حافظ محمد حلیم خانصاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ و ملک التجار اپنے دوستوں کے اصرار سے کھڑے ہوے ہیں۔

حافظ صاحب موصوف کیلئے ووٹ دینے کی سفارش

آنریبل مہاراجہ صاحب آف محمود آباد

مسٹر تصدق احمد شروانی بیرسٹر ایم ایل اے۔ الہ آباد

مسٹر شیخ ظہور احمد بیرسٹر ایم ایل سی الہ آباد

حافظ ہدایت حسین بیرسٹر ایم ایل سی کانپور

جیسے بلند پایہ شخصیتوں کے لیڈروں نے کی ہے۔

ہم کو امید ہے کہ ان معززین اور محب وطن اور محب قوم لیڈروں کی اپیل پر ووٹر حضرات اپنی پوری توجہ مبذول فرمائیں گے اور ہر قوم پرست مسلم ووٹر حافظ صاحب موصوف ہی کو اپنا اپنا ووٹ دیکر اپنا فرض ادا کریگا۔ ووٹ ڈالنے کی تاریخ ۱۵ر دسمبر مقرر ہے۔

(بقیہ کالم ۲)

کیوں نہ ہوا تبک تو غریب اڈیٹر صداقت ہی ہدف ملامت تھا مگر اب آپ نے اڈیٹر صاحب البرید اور حافظ محمد ہاشم صاحب پر بھی دست شفقت پھیرنا چاہا ہے۔

لیکن الزام تحریف کا جواب اڈیٹر صاحب البرید اور حافظ محمد ہاشم صاحب ہی دے سکتے ہیں۔

تعجب ہے کہ اڈیٹر صاحب آزاد نے صاف صاف یہ کیوں نہیں لکھ دیا کہ نوٹ شائع کرنے کے بعد اڈیٹر صداقت نے یہ تحریف کرائی ہے اس سے ممکن تھا کہ ناظرین کو کچھ مغالطہ ہوتا اور ہم کو ایک مرتبہ پھر بھولا ریکارڈ پیش کر کے بھولی ہوئی کہانی دُہرانا پڑتی لیکن اب اس جواب کے ذمہ دار حافظ محمد ہاشم صاحب اور اڈیٹر صاحب البرید ہیں

آخر میں ہم اڈیٹر صاحب آزاد کو یہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم کو اپنی صداقت اور ضمیر پرستی پر بلا دعوی ہنوز خدا کی عنایت سے کافی بھروسہ اور اطمینان ہے۔

اگر ہمارے اس اطمینان قلب پر ہمارے مکرم دوست اڈیٹر صاحب آزاد کو رشک ہے تو ہم خدا سے یہ دعا کرتے ہیں کہ انکو خدا تعالیٰ اطمینان قلب اور ضمیر پرستی میں زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے

معذرت خاکسار اڈیٹر کی طبیعت تقریباً ایک ہفتہ سے علیل ہے اس وجہ سے یہ پرچہ صرف چھ صفحہ کا شائع ہو رہا ہے امید کہ ناظرین اس کمی کو نظر انداز فرما دیں گے۔ (اڈیٹر)

ہندوؤں کی ہمدردی

۳ر دسمبر کو دہلی کی مشہور جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ بالاتفاق اس مفہوم کی ایک تجویز پاس کی گئی کہ دہلی کے چند مسلمانوں کا ۲۴ نومبر کو عبد الرشید مرحوم کی لاش کا حکام کی مرضی اور معاہدہ کے خلاف جلوس کی شکل میں پھرانا قانون اسلام اور خود مرحوم کی خواہشات کے خلاف نہایت افسوسناک اور قابل ملامت فعل تھا اور حکام کا کمال انسانیت کے ساتھ اس مجمع پر فائر کرنے سے اجتناب کرنا جو جنازہ کی نماز کیلئے جمع ہوا تھا نہایت قابل تعریف اور مستحسن رویہ تھا رزولیوشن میں زخمیوں اور ان اشخاص کے اعزا سے ہمدردی کا بھی اظہار کیا گیا جنکی جانیں ضائع ہوئیں اور ہندو ضرر رسیدگان کی اعانت کیلئے چندہ کی تحریک کی گئی اسمیں تین سو روپیہ اسی موقع پر جمع ہوگئے۔ مزید چندہ کے لیے عام مسلم سے اپیل

آئینہ کانپور

گورنمنٹ ہائی اسکول

گورنمنٹ ہائی اسکول کی تعلیمی خدمات محتاج بیان نہین کیونکہ تقریباً کانپور کا ہر ایک شخص اس کی تعلیمی خدمات سے خوب واقف ہے۔

یہ اسکول اپنے طالب علمون کے ذوق و شوق کو بڑھانے کیلیے مختلف تدابیر سوچتا رہتا ہے چنانچہ پانچ سال سے اسکول مین "سوشل گیدرنگ" کے نام سے ایک کلب قائم ہے۔

اس کلب کے صدر مسٹر سی ڈوبٹ ایم۔ اے اور سکریٹری مسٹر اے ایس مرزا ہین اس کلب کا سالانہ جلسہ ہر سال دسمبر مین ہوتا ہے جسمین مختلف کھیل تماشے ہوتے ہین چنانچہ امسال "سوشیل گیدرنگ" کا پانچوان سالانہ جلسہ ۱۰ دسمبر ۱۹۲۷ء سے شروع ہوگا اور ۱۲ دسمبر کو ختم ہوگا۔

ہم کو امید ہے کہ باشندگان کانپور عموماً اور اسکول کے اولڈ بوائے خصوصاً اسمین ضرور شریک ہوکر کارکنان اسکول کی ہمت افزائی فرمائین گے۔

بہرحال پروگرام حسب ذیل ہے

پروگرام

۱۰ دسمبر ۱۹۲۷ء ۲ بجکر ۱۵ منٹ پر فٹ بال میچ۔ سابق اور موجودہ طلبا کے درمیان۔

"	۴ بجکر ۳۰ منٹ پر	بیڈمنٹن	ایضاً
۱۱ دسمبر ۱۹۲۷ء	۱۰ بجکر ۳۰ منٹ پر صبح	کرکٹ میچ	ایضاً
"	۲ بجکر ۱۵ منٹ پر شام	وولی بال	ایضاً
"	۴ بجے شام	فوٹو	
"	۴ بجکر ۳۰ منٹ پر شام	رسہ کشی (ٹگ آف وار)	ایضاً
"	۷ بجکر ۳۰ منٹ پر شام	ڈرامہ	
"	۸ بجکر ۳۰ منٹ پر	موسیقی	
۱۲ دسمبر ۱۹۲۷ء	۶ بجے شام	جنرل میٹنگ	

صداے مسلم کے مقدمہ کا فیصلہ۔ ڈاکٹر جواہر لال صاحب نے

اپنی توہین کے متعلق جو مقدمہ صداے مسلم پر دائر کیا تھا اس کا فیصلہ مسٹر اے منرو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۳ دسمبر کو سنا دیا۔

لائق مجسٹریٹ نے اڈیٹر صداے مسلم کو مجرم قرار دیتے ہوے ۳۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے اور عدم ادائگی جرمانہ پر تین ماہ قید محض کی سزا۔ اور جرمانہ کی رقم ادا کرنے کیلیے پندرہ یوم کی مہلت بھی دی گئی ہے۔

انجمن ستارہ ادب کانپور

محمد یامین خان صاحب احقر آنریری سکریٹری انجمن ستارہ ادب اطلاع دیتے ہین کہ ۱۱ دسمبر ۱۹۲۷ء بوقت ۱ بجے دن محلہ بانس منڈی مین انجمن کی طرف ایک بزم مشاعرہ و مناظرہ منعقد ہونا قرار پایا ہے مصرع طرح تماشہ دیکھ قدرت کا ذرا پیدا اگر او دل بیر تماشہ دیکھ قدرت کا

بہ اجلاس جناب بابو کالیشور ناتھ رائے صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر مقدمہ التناولسی ۸۰ سنہ ۱۹۲۷ء

پرمیشور دیال ولد بنسی دہر قوم برہمن ساکن محلہ کچپیا نہ محال شہر کانپور سائل

مقدمہ مذکور الصدر مین سائل نے درخواست مستقر قرار دے جانے دیوالیہ عدالت ہذا مین گذرانی ہے جس کی سماعت کیلیے ۲۰ جنوری ۱۹۲۸ء مقرر ہوئی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کی اطلاع دیجاتی ہے کہ جو کچھ عذر نسبت درخواست سائل بتاریخ معینہ روبرو عدالت اصالتاً خواہ وکالتاً حاضر ہو کر پیش کرو۔ المرقوم یکم دسمبر ۱۹۲۷ء

دستخط ہر سہائے

مہر عدالت ... منصرم عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

المرقوم یکم

ہرا...

(نامہ نگارون کی ... مضمون

آئینی کمیشن ... ناتھ ... ادر کانپور ... رکا جوا...

آج کل ہر طرف ایک شور ... دوسرا کہتا ہے بائیکاٹ معنر ہے ... شامل کرنے کیلیے طرح طرح کی کوشش ... کے دلدادہ حضرات کو اپنی اپنی قوم پر ... ہاتھ آیا ہے ہندو لیڈران اس وجہ سے ... گنہ آکبر لوری ... زور ون پر ہین کمیشن اپنی تحقیقات مین ... درخواست ہو گا کہ جن مراعات کی انھین تمنا ہے اُس سے اور جس کی وہ پکار رہے ہین یہ زمانہ کمیشن کی تحقیقات کیہ زلٹی نہ ... اور اخذ کرکے کمیشن کے بائیکاٹ کا فتویٰ صادر کیا گیا خواست ... متاثر ہوکر چند مسلمان لیڈران بھی ہم آہنگ ہین ہند لتاً حاضر ہوکر کوشش جاری ہے کہ مسلمان پبلک کو اپنے ہم راے بنائیں ملک مین پھیلا ہوا ہے جس سے مسلمانون کو نقصان پہونچایا گیا ہے دین مسلمانون کی غیر منظم قوم پر ڈالا ہے شرکت بائیکاٹ کی دعوت در کانپور طریقون سے دی جارہی ہے اب سوال یہ ہے کہ مسلمانون کو اس دعوت مین ... شریک ہونا چاہیے یا نہین غور طلب مسئلہ یہ ہے کہ جبکہ ہندوون کی ذہنیت آج کل اس درجہ ناقص ہورہی ہے کہ ہندوستان کے مختلف گوشون سے بلاوجہ جھگڑے فساد کی خبرین برابر چلی آتی ہین میلون مین مسلمانون کی مفلس قوم کو نہایت منتظمانہ طریقہ سے لوٹا جاتا ہے جن مسلمانون کی روزی ہندوون سے والستہ تھی وہ مسدود کیگئی اور کیجا رہی ہے ضرورت مند غریب آدمیون پر بلاتفریق مذہب رحم کیا جاتا رہا ہے اب یہ دیکھکر کہ یہ مسلمان ہے اجتناب کیا جاتا ہے آخر یہ کیا ہوگیا اور کیونکر ہوا؟

اچھے بُرے مسلمانون مین بھی ہین اور ہندوون مین بھی باوجود اس قدر منافرت کے ایسے ہندو حضرات بھی ہین جو ایسی ناپاک سرشت نہین رکھتے مگر ہم دیکھتے ہین وہ مجبور و لاچار ہین زبان اُنکی بند ہے ہماری مصیبت مین وہ ہماری قطعی مدد نہین کرسکتے حالانکہ زبان سے ہمدردی کرنا بھی اُن کیلیے باعث خوف ہے آخر یہ کیون ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ ایک مفسد گروہ نے عرصہ سے یہ وطیرہ اختیار کر رکھا ہے کہ ہر ہندو کے گھر مین مسلمانون کے بُرے افعال کا تذکرہ نہایت مبالغہ کے ساتھ کرے اور ہندوون کے بُرے افعال بھی مسلمانون کے سر تھوپے ہر گھر کے ناسمجھ جوان و نوعمر لڑکون پر ایسا اثر ڈالے کہ اُنھین خواہ مخواہ مسلمانون سے للّہی بغض پیدا ہوجاے ہندوستان کی غلط تاریخون کا حوالہ دیکر جو محض ہندو مسلمانون کی عداوت کیلیے اختراع کیگئی ہین ثبوت مین پیش کرے اور موجودہ بے قصور مسلمانون سے نفرت اُنکی طبیعت مین داخل کرے ان شریر لوگون مین ایسے مقتدر حضرات شامل ہوگئے جن کا ایمان آپس مین منافرت پھیلانا رہا ہے سنا جاتا ہے بڑی بڑی رقمین اس خدمت انجام دینے کے صلہ مین انکو حاصل ہوتی رہین نوبت یہان تک پہونچی کہ پبلک کو مزا آنے لگا متمول حضرات بھی ایسے لوگون کی امداد کرنا باعث ثواب سمجھنے لگے جس گھر مین پُرانے خیال کے لوگ جو آپس کی منافرت کو اچھا نہین سمجھتے تھے گھر کے دوسرے لوگون کی ذہنیت سے مرعوب ہوکر زبان کو بند رکھنے پر مجبور ہوگئے ابھی کا واقعہ ہے کانپور مین جو ہندو مسلمانون مین جھگڑا ۱۹ ۲۰ اگست ۱۹۲۷ء کو دفعتاً ہوگیا جس سے دونون قومون مین کشیدگی پیدا ہوگئی کانپور کا یونٹی بورڈ اس کشیدگی کو رفع نہ کراسکا۔ وجہ اس کی یہی ہے کہ وہ ہندو حضرات جو درحقیقت اپنی ... مین مصالحت کے خواہان ہین اُنکو اتنا ہی صدمہ ہے جو ایک مسلمان کو ہوسکتا ہے وہ بورڈ کی شرکت سے علیحدہ رکھے گئے جبکہ تفریق اس وجہ ہندو مسلم ...

... ہے

... ہند ...

آپ کو اطلاع ...

کے سموع اور فیصل ...

ہم استنطاد رحمہ عدالت ...

اُردو کا اطلاع ...

ہم مسٹر دلیوان سنگہ مفتون کی ... اُردو دان پبلک سے اس کی اپیل کرتے ہین کہ وہ ریاست ... ہمت افزائی فرمائین۔ اخبار ہفتہ وار ہے اور قیمت سالانہ آٹھ روپیہ ...

(بقیہ کالم ۲)

مین پیدا کردیگئی ہے تو کیا امید ہوسکتی ہے کہ مسلمان ہندوون سے ملکر اپنے حقوق کی حفاظت کرسکین گے ہندوستان کے مسلمان منارٹی مین ہین ہندو یہ سمجھ کر کہ شو در اقوام کے حقوق اُنھین مین ضم ہین بشمول اُن حقوق کے اُنکی مجارٹی ہے تاوقتیکہ حالات تبدیل نہ ہون مسلمانون کو اُن کا ہم آہنگ ہونا کسی طرح خطرہ سے خالی نہین۔

چند مسلمان لیڈرون کی راے عام مسلمانون کی نہین سمجھی جاسکتی گورنمنٹ آج نہ سمجھے کل سمجھے گی کہ یہ منظم گروہ جو مسلمانون کیلیے بلاے جان ہورہا ہے کل اس کے ہاتھون اس کو ذلیل ہونا پڑے گا مسلمانون کو تو چیلنج دیا جاتا ہے کہ ہندوستان کو چھوڑ دین صدہا سال سے جن کے آباو اجداد ہندوستان مین رہتے آے آج بھی وہ انکا نہین۔

کمیشن تحقیقات کیلیے آرہا ہے گورنمنٹ کو رپورٹ کرے گا جو کچھ اُسکی جی چاہیگا اُس پر عملدرآمد کریگی یہ اس کی حکمت عملی ہوگی ہکو اپنی پڑی ہوئی ہے گذشتہ واقعات پر جب ہم غور کرتے ہین تو تجربہ بتاتا ہے کہ ہم اگر ایسی غلطی کرین گے کہ ایک منظم و خود غرض قوم کے افراد کے ہاتھون مین بلا اپنے کو مضبوط کیے دیدین تو برباد و پریشان ہونگے صورت یہ جاری ہے کہ مسلمانون کے ساتھ جو کچھ ہندو اقوام نے کیا ہے اُسکا لازمی نتیجہ یہ ہونا ہے کہ مسلمان اپنے کو محفوظ رکھنے کا ان سے علیحدہ ... گورنمنٹ بھی اگر خیریت چاہتی ہے تو ایسی شکل اختیار کریگی کہ ہر منارٹی دوسری مجارٹی کے ہاتھون برباد ہونے سے بچے۔

ہم ایسے سوراج سے باز آے کہ خود اپنے کو برباد کردین۔

محمد ہاشم۔ پریڈ۔ کانپور

۲ دسمبر ۱۹۲۷ء

ندوہ کے استقلال و توسیع کیلئے تجاویز

برادران ملت!

جب یہ بات گوش گذار ہو چکی ہے کہ ندوہ کی مسلمانان ہند کو سخت ضرورت ہے جس سے ہماری دینی و دنیوی فلاح وابستہ ہے تو میں یہ ضرور سمجھتا ہوں کہ اس دارالعلوم کے مستقبل قریب کے متعلق چند تجاویز پیش کروں۔

(۱) ندوہ کے کامیاب طلباء نے آج تک سرکاری ملازمت کو اپنا مطمع نظر نہیں بنایا یہ کسی حد تک تو درست ہے مگر کیا ندوی سند یافتگان سرکاری ملازمت میں رہ کر ملک و ملت کیلئے مفید ثابت نہیں ہونگے۔ اگر ایک انٹرنس پاس شدہ طالب علم اچھی سی اچھی ملازمت حاصل کر سکتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ ندوہ کا طالب علم باوجود بہترین قابلیت و علمیت کے جو کہ زمانہ حاضرہ کے مطابق ہے گورنمنٹ کی ملازمت کا اہل نہ سمجھا جائے۔ میری رائے میں اب اس بات کی ضرورت ہے کہ دارالعلوم ندوہ گورنمنٹ سے چارٹر لیکر یونیورسٹی کی حیثیت اختیار کرے اور اس یونیورسٹی کے سند یافتگان کیلئے وہی حقوق ہوں جو دوسری یونیورسٹیوں کے پاس شدگان کو حاصل ہیں۔

اس یونیورسٹی کیلئے یہ مزید رعایت بھی حاصل کرنے کی کوشش کیجائے کہ کامیاب ندوی علماء دیگر یونیورسٹیوں میں اگر وہ انگریزی کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہیں تو صرف انگریزی کے مضمون کا امتحان دیکر ڈگریاں حاصل کر سکیں جبکہ پنجاب یونیورسٹی مولوی عالم، مولوی فاضل، پاس شدگان کو محض انگریزی کا امتحان پاس کرنے پر ایف اے، بی، اے، وغیرہ کی ڈگری دیدیتی ہے اس صورت میں اس دارالعلوم کے سند یافتہ قابل وکیل قابل جج اور قابل پروفیسر وغیرہ بن سکیں گے جو یقیناً ملک اور قوم کیلئے بیحد مفید ہونگے جو ضروریات اور واقعات ابتدا میں ندوہ کو معرض ظہور میں لائے تھے میرے خیال میں آج وہی ضروریات زیادہ تر محسوس ہو رہی ہیں اگر اس وقت ایک ندوہ کی ضرورت تھی تو آج چند در چند ویسی مزید درسگاہوں کی ضرورت ہے اس وقت زمانہ ایسا آگیا ہے کہ ہم کو اپنی قومی زندگی قائم رکھنے کیلئے چند ایسی منظم درسگاہیں مختلف صوبجات میں کھول دینی چاہیں جو ندوہ کیلئے اچھے طالب علم بہم پہونچا سکیں تاکہ ملک میں ایسے پاکباز واعظین، مبلغین، معلمین، ومدرسین، محدثین، مفسرین، فلاسفر و ادیب نکلیں جو اسلام کا سچا نمونہ اور اخلاق حسنہ کا خزینہ ہوں اسلام سلامت روی کا نام ہے اور مومن امن پسند کو کہتے ہیں پس ہمیں ایسے نیکدل مسلم و مومن پیدا کرنیکی ضرورت ہے جو ریفارم اسکیم میں کھنیت اچھے شہری

دیگر دینی دستیاب ... خلاف سنت اللہ کام ... کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک ایسا ... جو ہر عہد و مطابقت رکھتا ہے ... مغفور مولانا عبدالحکیم نے اپنے ... مسبق نصاب کا ناسخ خیال ... تی ہے ندوہ نے وہ کیا جو اس وقت ... کے آج ان کی یہ خدمت موجب خیر و برکت و ... ل انشاء۔

حضرات! میں دلی مسرت کے ساتھ اس بات ... کو اد طلباء نے اپنی قابلیت اور اپنے طرز عمل سے نہ ... دیے ہیں بلکہ اپنی اعلیٰ ترین لیاقت سے علماء کے ... بلند کر دیا ہے ندوہ کے مایۂ ناز فرزند قوم کے دل و دماغ ... رہبری کر رہے ہیں انھوں نے اپنی روشن خیالی اور ... کو اسی فرقہ کے ساتھ جزئی اختلافات دینی مناقشات کی بنا پر ... کی اس دارالعلوم کا ایک قابل ترین فرزند آج دارالمصنفین ... میں رہ کر ملک اور ملت کی ایک ایسی گرانمایہ خدمت کر رہا ہے کہ جس ... الحجاز کریں بجا ہے ندوی عالم جہاں جہاں گئے ہیں انھوں نے ملت ... کو اپنے رنگ میں رنگ دیا ہے اور یہ ثابت کر دیا ہے کہ ترقی کا میدان ... نصاب کے ماتحت تعلیم حاصل کرنے والوں کیلئے اسقدر وسیع ہے جسقدر کہ انگریزی کالجوں کے طلبا کیلئے وسیع ہونا تسلیم کیا جاتا ہے مسلمانان ہند نے جس قدر روپیہ دیگر قومی مقاصد پر صرف کیا ہے اس کا عشر عشیر بھی اگر ندوہ پر خرچ کرتے تو آج اس دارالعلوم کا اثر ہندوستان کے کونہ کونہ میں ہوتا محض دنیوی تعلیم بغیر مذہبی تعلیم کے ہماری قوم میں وہ حسنات پیدا نہیں کر سکتی جو ہمارے سلف صالحین میں تھے میں اس مسئلہ پر مزید بحث کیے بغیر یہ کہونگا اور بڑے زور سے کہونگا کہ ہمیں ندوہ کی اشد ضرورت ہے تاکہ ندوی علماء تمام ہندوستان میں پھیل کر افراد ملت بمصداق "صبغة الله ومن احسن من الله صبغة" ہم اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا رنگ سب سے احسن و اعلیٰ ہے۔" کے رنگ میں رنگ دیں اسی میں ہی مسلمانان ہند کی زندگی کا راز مضمر ہے۔

جلسہ میں بیدار ... اسلام) کو اکھٹے ملکر پکڑو اور تفرقہ مت ڈالو ... ہوشیار ... کے ۲۶ برس ... اس جنگ زرگری کا اثر صرف علماء تک ہی محدود نہ رہا بلکہ عوام الناس بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں بچ سکے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ قوم کی قوم ادبار اور نکبت میں مبتلا ہو کر قعر مذلت میں جا گری۔

اس حالت زار کو دیکھکر رحمت الٰہی جنبش میں آئی اور ایک مصلح قوم یعنی مولانا شبلی نعمانی کے دل میں یہ خیال ڈالا گیا کہ علماء کا یہ نزاع اور رویہ ملک و ملت کیلئے بیحد خطرناک اور نہایت مہلک ہے پس اس مرد خدا نے اس بات کو محسوس کیا کہ موجودہ طریق تعلیم ہی ہماری قومی زندگی میں نقائص پیدا کر رہا ہے اور مراہ ترقی کیلئے سد راہ ہے چنانچہ اُنہوں نے چند اکابر قوم کی رائے سے لکھنؤ میں ایک نئی درسگاہ کی دارالندوہ کے نام سے بنیاد ڈالی جس میں علوم مشرقیہ کی تعلیم کے ساتھ علوم مغربیہ کی تعلیم کا بھی انتظام کیا قدیم نصاب تعلیم کو حالات جدیدہ اور ضروریات حاضرہ کے مطابق مرتب کیا جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب ثابت ہو رہا ہے اس دارالعلوم سے بہت سے ہونہار طلباء فیضیاب ہو کر مقتدر علماء اور مستند ادیب بنے جن میں سے نمونہ از خروارے آج آپ کے سامنے موجود ہیں

نصاب ندوہ پر تبصرہ

حضرات! نصاب کی تحقیق و ترتیب بظاہر اگرچہ معمولی بات معلوم ہوتی ہے مگر درحقیقت یہ کام جتنا اہم اور ضروری ہے اتنا ہی مشکل اور پیچیدہ بھی ہے اہمیت تو اس کو اس لیے حاصل ہے کہ اسی پر قوم کی زندگی کا دارومدار ہے مصلحین قوم پر یہ فرض ہو جاتا ہے کہ ضروریات زمانہ کے لحاظ سے نصاب تعلیم کو از سر نو مرتب کریں یہی سنت اللہ کا منشا ہے کتب سماوی میں ناسخ و منسوخ کے احکامات رفتار زمانہ کے مطابق ابتداء عالم سے نازل ہوتے چلے آئے ہیں قرآن چونکہ ایک مکمل اور جامع کتاب الٰہی ہے اس میں ہر زمانہ اور وقت اور ضرورت کے لحاظ سے احکام موجود ہیں جو تمام دنیا کیلئے مشعل ہدایت کا کام دیتے ہیں یہاں تک تو نصاب کی اہمیت کا سوال تھا اب رہیں اس کے نفاذ کی مشکلات تو یہ امر واقع ہے کہ ایک مانوس اور معتاد چیز کو چھوڑ کر اس کی بجائے غیر مانوس چیز کو رواج دینا اور پھر اس پر سختی سے پابندی

شاہی کمیشن کا مقاطعہ

لکھنؤ ۲ر دسمبر کل شام کے وقت مجلس خلافت اودھ کا ایک جلسہ زیر صدارت مولانا عبدالماجد دریابادی یہاں منعقد ہوا جس میں بالاتفاق قرار پایا کہ شاہی کمیشن کا مقاطعہ کیا جائے اور ایک گول میز کانفرنس کا پوری قوت و زور کے ساتھ مطالبہ کیا جائے اس مسئلہ کے متعلق ہیئت عاملہ خلافت کی قرارداد کی تہ دل سے تائید کیگئی۔

لکھنؤ میں نمائش

لکھنؤ ۲ر دسمبر ہز اکسلنسی گورنر صوبجات متحدہ ۲۰ر دسمبر کو محکمہ صنعت و حرفت کی نمائش کا افتتاح کرینگے۔

آل انڈیا پوسٹ مین کانفرنس

آل انڈیا پوسٹ مین کانفرنس کا آئندہ اجلاس ۱۴ر ۱۵ر ۱۶ر جنوری ۱۹۲۸ء کو بمبئی میں منعقد ہوگا۔

باجلاس جناب بابو کالیشور ناتھ رائے صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر ۸ انسالونسی ۱۹۲۷ء

سائل

بابو رام ولد کیدار ناتھ قوم بقال ساکن رُورہ پرگنہ اکبر پور ضلع کانپور۔

مقدمہ مذکور الصدر میں سائل نے درخواست مشتہر قرار دے جانے دیوالیہ روبرو عدالت ہذا پیش کی ہے اور جس کی سماعت کیلئے ۲۰ جنوری ۱۹۲۸ء مقرر ہوئی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جو کچھ عذر نسبت درخواست سائل کے ہو بتاریخ معینہ اصالتاً خواہ وکالتاً روبرو عدالت حاضر ہوکر پیش کریں۔ المرقوم ۳۰ نومبر ۱۹۲۷ء

دستخط ہر سہمائے

(مہر عدالت)

منصرم عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

باجلاس جناب بابو کالیشور ناتھ رائے صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر ۸۱ انسالونسی ۱۹۲۷ء

شیوراج بہادر و شیوچندر بہادر و شیو مرن بہادر پسران بابو شیام سرن اقوام کالیستھ بذریعہ شیوراج بہادر کرتا خاندان مشترکہ ساکن محلہ کرنیل گنج شہر کانپور

سائلان

ہرگاہ مقدمہ مذکور الصدر میں سائلان نے درخواست مشتہر قرار دے جانے دیوالیہ روبرو عدالت ہذا پیش کی ہے جس کی سماعت کیلئے ۳ جنوری ۱۹۲۸ء مقرر ہوئی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا جملہ قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جو کچھ عذر نسبت درخواست سائلان کے ہو بتاریخ معینہ روبرو عدالت اصالتاً خواہ

وکالتاً حاضر ہوکر پیش کریں۔ المرقوم یکم

(مہر عدالت)

منصرم

باجلاس جناب بابو کالیشور ناتھ رائے [صاحب]

جج خفیفہ بہادر کانپور

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

نمبر مقدمہ انسالونسی ۸۳ سنہ ۱۹۲۷ء

مُلائم ولد جگنون قوم چمار ساکن رُورا پرگنہ اکبر پور

ہرگاہ مقدمہ مذکور الصدر میں سائل نے درخواست [مشتہر قرار] دیے جانے دیوالیہ کے روبرو عدالت ہذا پیش کی ہے اور جس کی کے لیے ۷ دسمبر ۱۹۲۷ء مقرر ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا [جملہ] قرضخواہان کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جو کچھ عذر نسبت درخواست سائل کے ہو وہ بتاریخ معینہ روبرو عدالت اصالتاً خواہ وکالتاً حاضر ہوکر پیش کریں۔ المرقوم ۲۶ نومبر ۱۹۲۷ء

دستخط ہر سہمائے

(مہر عدالت)

منصرم عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

بحکم جناب بابو گوپال چند مصرا صاحب بہادر اڈیشنل منصف اول کانپور

(نمونہ قابل فروخت)

سمن بنام مدعا علیہ بنابر حاضری اصالتاً بغرض فیصلہ امور متنقیح طلب

(آرڈر ۵ ۔ قاعدہ ۲۰)

بعدالت جناب اڈیشنل منصف صاحب بہادر اول کانپور

مقدمہ نمبر ۴۴ ۶ بابت ۱۹۲۷ء

مدعی

بلدیو سنگھ ولد ٹیک سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع متبا سرار پرگنہ و ضلع کانپور

بنام راجہ دھیرج سنگھ مدعا علیہ

بنام راجہ دھیرج سنگھ ولد سکبر سنگھ قوم ٹھاکر ساکن موضع پھکولنگا گنج پرگنہ و ضلع کانپور

ہرگاہ کہ مدعی نے آپ کے نام ایک نالش بابت استقرار کے دائر کی ہے لہذا آپ کو حکم دیا جاتا ہے کہ آپ بتاریخ ۱۶ ماہ دسمبر ۱۹۲۷ء بوقت ۱۰ بجے دن کے عدالت ہذا میں اصالتاً حاضر ہوں اور جوابدہی دعوی کی کریں اور ہرگاہ وہی تاریخ جو آپ کی حاضری کیلئے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس آپ کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو حاضر کریں نیز جملہ دستاویزات جن پر آپ بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہوں اسی روز پیش کریں۔

آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور آپ حاضر نہ ہونگے تو مقدمہ بغیر حاضری آپ کے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۵ ماہ دسمبر ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا

(مہر عدالت)

بحکم زاہد علی

عدالت اڈیشنل منصفی اول کانپور

آپ کو اطلاع ...

آپ کے مسموع اور فیصل ...

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت ...

(مہر عدالت)

عدالت ...

جمالِ پرتوِ حق عــزمِ مستقل میں
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں

REGD. NO. A 1424

اڈیٹر
خواجہ عبدالسلام
ہفتہ وار

جلد ۶
کانپور چہارشنبہ ۱۴۔ دسمبر ۱۹۲۷ء مطابق ۱۰ جمادی الآخر

اسلامی پردہ میں افراط

ایک مخلص قوم بزرگ کا مضمون پردہ کی افراط و تفریط کے متعلق ہمکو موصول ہوا ہے جسکو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں اور ناظرین سے اسکے بغور مطالعہ کی سفارش کرتے ہیں۔

اس وقت مسلمانان ہندوستان جس طرح سوشیل اور معاشرتی نقائص میں مبتلا ہیں اسکو دیکھتے ہوئے ہر ایک مخلص قوم پریشان ہو کیونکہ مسلمانوں کا مستقبل بہت تاریک نظر آتا ہے موجودہ زمانہ میں وہ تمام قومیں جو کسی وقت میں بہت کچھ پستی میں تھیں انھوں نے اپنی اپنی حالتیں درست کر لی ہیں مگر مسلمان ہیں کہ وہ خواب خرگوش میں بحالہ مبتلا ہیں۔ اسلئے مسلمانان ہندوستان کا سب سے اولین فرض اب یہ ہونا چاہیئے کہ وہ اس مرثیہ کو چھوڑ دیں کہ ہم زوال پذیر ہیں بلکہ وہ ایک ایک نقص کو لے لیں اور اسکی اصلاح کی کوشش شروع کر دیں یہی ایک صورت ممکن ہو کہ جس سے مسلمان زوال سے ترقی کی طرف لوٹ سکتے ہیں۔

اس لئے ہم مسلمانوں سے اسکی اپیل کرتے ہیں کہ وہ خدایا اپنی حالت کا بغور مطالعہ کریں اور اسکی اصلاح کی طرف جلد متوجہ ہوں

(اڈیٹر)

یہاں شریف ہندو گھرانوں کی عورتیں جب باہر نکلتی ہیں تو ان کا لباس ایسا ہوتا ہے کہ صرف پیر۔ ہاتھ اور تھوڑا حصہ چہرہ کا نظر آ سکتا ہے۔ ایسی اچھی طرح اوڑھے لپیٹے ہوتی ہیں کہ جسم کے کسی دوسرے حصہ کی ساخت کا اندازہ نظر کو نہیں ہو سکتا۔ بس اسلامی پردہ بھی اسی قدر ہے۔ (لباس کے بارے میں البتہ ہمیں زیادہ تہذیب سکھائی گئی ہے کہ ٹانگوں کی پوشش چست نہ ہو اور گٹوں سے نیچے تک ہو۔ کرتا یا قمیص چھوٹا نہ ہو بلکہ اتنا لانبا ہو کہ پنڈلیوں تک پہونچے اور زیادہ باریک نہ ہو۔ سب سے اوپر والی پوشش دوپٹہ کے لئے ضروری ہے کہ باریک کپڑے کا نہو۔ زیور کو ناپسندیدہ اور آواز دار زیور کو قطعی ممنوع فرمایا گیا ہے) کتاب اللہ میں اتنے ہی پردہ کی ہدایت ہے اور خیر القرون میں یہی پردہ رائج تھا جس کا دوسرا نام "مہذب ترین لباس" ہونا چاہیئے اور برقعہ کی موجودہ خوبصورت شکل چادر شفت کے نمونہ کا برقعہ ہے اور ممکن ہے کہ آئندہ اس سے بہتر اور صورتیں پیدا ہوتی رہیں۔ مطلوب اور پیش نظر اصول

اور احکام کے معنی رہنا چاہیئے۔

مسلمان جب ہندوستان میں حکومت پر فائز ہوئے تو غالباً محکوم جماعت سے امتیاز برتنے کو اور ایک غلط شان ظاہر کرنے کو انھوں نے پردہ کے بارے میں کسی قدر تشدد اختیار کیا جو رفتہ رفتہ اس جاہلانہ زیادتی تک پہونچگیا جس کا اب تک دور دورہ ہے۔ پھر شرعی پردہ (یا نہایت مہذب وضع پوشش) جس قدر ہے وہ ہر نامحرم کے سامنے یکساں طور پر واجب ہے، چاہے وہ کسی غیر ملک کا ایک سیاح ہو یا اپنے شوہر کا بھائی۔ بلکہ دیور سے پردہ کرنے کی زیادہ سخت ہدایت ہے۔ ہماری افراط تفریط دیکھئے کہ اغیار نامحرموں سے ایسا پردہ کرایا جو مضحکہ تک پہونچگیا۔ اور رشتہ دار نامحرموں سے صرف اس قدر جائز رکھا جتنا کہ محرموں کے لئے ہے۔ اور شوہر کے بھائی کو اس بے پردگی کا سب سے زیادہ حقدار ٹھیرا دیا۔ بعض کمزور طبیعت والوں نے وضع مغرب یا "دین ملوک" سے اثر پذیر ہو کر انکی تقلید میں سب کو شوہر کا بھائی بنا لیا۔ یہ ایک نئی چیز تھی۔ ایک نئی وضع تھی۔ از خود شوق سے اختیار کی گئی تھی۔ اظہار فخر و شان کے جذبہ سے پیدا ہوئی تھی۔ عورتوں نے بھی خوشی سے تائید کی ہو گی۔ آج بھی ایسے سخت اور مضحکہ انگیز پردہ کی حمایت اور اس پر اصرار کرنیوالو نمیں غالباً بلکہ یقیناً بہنوں کی تعداد بہ نسبت بھائیوں کے زیادہ نکلیگی۔ اگرچہ اس ایک عجیب غریب واقعہ کی ساری خوبصورتی کی داد بلا شرکت شوہر صاحب کے حصہ میں آنی چاہیئے کہ وہ اپنی کمزور صحت کی اہلیہ صاحبہ کو اودھ سے کاشمیر لے گئے تھے اور وہاں ایک عرصہ تک قیام کیا تھا لیکن محکوم اور مجبور بی بی کو صرف داخلہ اور واپسی کے وقت مکان کے باہر کی ہوا سواری کے پردہ میں سے گذرنے کے بعد حاصل ہو سکی تھی۔ زمانۂ عروج میں اس غلطی کو عظمت دیتے دیتے قوم محکومیت کے عذاب میں گرفتار ہو گئی۔ دوسری اچھائیوں کے رخصت ہونیکا وقت آ گیا پرانی برائیاں کہاں دفع ہوتیں۔ اپنی حکومت بھی اسلام کی رد کردہ استبدادی صورت کی تھی محکومیت اس سے بدتر قسم کے استبداد کی نصیب ہوئی۔ دونوں کا مرکب نتیجہ یہی ہونا تھا کہ طبیعت کو جبر و خود مختاری پسند آ گئی۔ اپنے کمزور متعلقین کو اپنا ماتحت دیکھکر اپنی بیبیوں اور خدمتگاروں پر ایک مستبد کی شان سے حکومت کرنیکا شوق پیدا ہو گیا۔ بدتر قسم کے کم ظرفوں میں یہ استبداد اس بے شرمی کی حد تک پہونچا جس کی طرف دس ستمبر کے پرچہ "تہذیب" میں ایک مکرمہ امت الوحی صاحبہ نے اشارہ کیا ہے کہ اپنے اہل و عیال کی آسایش کی قربانی سے اپنی خود غرض اور نفس پرست ذات پر ملمع کاری (بلکہ جھوٹی پالش) کے قابل نفرت ارتکاب میں بھی تکلف نہیں ہوتا حالانکہ دنیا کے سب سے زیادہ اچھے اور معزز شوہر اور سب سے بڑے سردار نے ان سب کے ساتھ (بلکہ خدمتگاروں تک کے ساتھ)

قریب ... اسکو فرمایا ہے ... محکومیت کے عذاب ... غلط کار ہو جاتا ہے بلکہ الٹا کام ... خوشگوار معلوم ہونے لگتی ہیں چاہے اسکی ... ہوتی ہو۔ محکوم قوم میں مذہب یا دینداری محض ... اعمال و احکام کی بیرونی صورت یا پوست کی حفاظت ... مغز یا معنی و مطلب کی طرف غفلت برتنا شعار ہو جاتا ہے ایسی قوم صرف خاص خاص اور نمایاں فرائض کو ادا کرتے ہیں (بعض اس قدر نہیں کرتے، بعض اس میں شدت اختیار کر کے خود ساختہ چیزوں کا اضافہ کرتے ہیں کہ اپنی و نیز دوسروں کی نظر میں زیادہ دیندار معلوم ہوں) لیکن باقی واجبات و فرائض کی طرف چاہے ان میں کتنی ہی اہمیت ہو غافل ہو جاتے ہیں پھر اور کچھ زمانہ کے بعد ان کے تارک ہو جاتے اور ترک کو اچھا سمجھنے لگتے ہیں۔ تعلیم نسواں کو ہمارے معلم حکیم نے واجب قرار دیا تھا ہم نے قوم کی بدنصیبی سے اس کو ترک کیا اور ترک ہی کو قابل ترجیح خیال کر کے ایک واجب کو ممنوع بنا لیا۔ بیواؤں کے عقد ثانی کے لئے کیسے تاکیدی فرمان ہیں اور بیواؤں کے ساتھ عقد کرنا خود ہادیٔ اعظم نے اپنے عمل سے کیسا محمود بتایا ہے۔ مگر بہت سے نشۂ بےفکری میں مبتلا خاندانوں میں اپنی بے حسی یا اپنے ملکی پڑوسیوں کی نقل یا اپنے اسلاف کی یادگار کے لحاظ سے اس محمود و مسعود سنت کی اتباع کو کیسا معیوب بنا رکھا ہے۔ ع

کچھ بھی تاکید پیمبر کا ہمیں پاس نہیں

استبدادی حکومت میں محکوم بھی غاصب ہونیکی لذت سے واقف ہو کر پھر اس کا شیدا بن جاتا ہے۔ جائداد سے لڑکیوں کا حصہ دینے کی بابت خود اللہ عادل و قہار نے کیسا تاکیدی حکم فرمایا ہے اور کیسی سخت وعید کے ساتھ "تلك حدود الله ...... عذاب مهين" یہ سب اللہ کی حدبندیاں ہیں ..... جو کوئی اللہ و رسول کی نافرمانی کرتے ہوئے ان حدبندیوں کو توڑیگا ایسوں کو اللہ آگ میں داخل کریگا جہاں وہ بڑی مدت تک رہیں گے اور ان کے لئے ذلت والا عذاب ہو گا۔ یعنی یہ تقسیم وراثت کے قاعدے اللہ کے قطعی احکام ہیں جن سے ادنیٰ سرتابی انسان کو شدید عذاب میں ڈالنے کیلئے بالکل کافی ہے۔

اسلم عمر

(باقی)

... ت و کدورت

... حرکت سے بھی خوا ... نے اب جو اس طرف توجہ کی

... ان بھی اپنی ضرور ... کرتے ہیں اور اس کی امید کرتے ہیں

جلسہ میں بلا رنہ لہذہ صداقت ... دوا ... کام اخبارات کو مزید سہولت نہ دیجائیگی۔

کے ۲۶ دسمبر کے جلسہ ... کے خط کا خلاصہ یہ ہے کہ :۔

... ہز ایکسیلنسی ... اجلاس کونسل اس امر کو نہایت تشویش کی نظر سے دیکھتے ہیں کہ صوبہ ہذا کے ہندو مسلم اردو ہندی اخبارات فرقہ وارانہ جذبات مشتعل کرنے کی طرف روز بروز مائل ہوتے جاتے ہیں اس زمانہ میں رفاہ عام کے کام کرنے کا جذبہ رکھنے والے ہر شہری کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ دونوں فرقوں کے تعلقات کو خوشگوار بنانے کیلئے حتی الامکان زبردست کوشش کرے دیسی زبانوں کے اخبارات میں برابر ایسے مضامین نکلتے ہو رہے ہیں جن سے تعلقات میں مزید تلخی پیدا ہو سکتی ہے حکومت کو نہایت زیادہ افسوس ہے کہ اڈیٹروں کی وسیع تعداد اس قسم کے مضامین کی اشاعت کو خطرناک اور غیر دانشمندانہ نہیں سمجھتی اس بارہ میں حکومت کا فرض صاف اور واضح ہے اس کی یہ خواہش ہے کہ پبلک مفاد کے جملہ مسائل کے متعلق آزادانہ اور تنقیہ پر بند شیں عائد کیجائیں لیکن یہ دیکھنا گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ اظہار رائے اور تنقیہ قانونی حدود سے تجاوز نہ کرے حکومت کو یقین ہے کہ جن اڈیٹروں نے ابھی تک اپنی ذمہ داری کو محسوس نہیں کیا وہ اب اس کا احساس کرینگے اور اپنے اخبارات میں اشتعال پیدا کرنے والے مضامین کی اشاعت کو جائز نہ رکھینگے اور اس طرح انکے اخبارات کے خلاف جو قانونی حدود سے متجاوز کریں وہ اسباب جو قانون کو حرکت میں لانے کیلئے گورنمنٹ کو مجبور کریں پیدا نہ ہونے دینگے۔"

... کانپور

یہ پرچہ جس وقت ناظرین کے ہاتھوں ... آف اسٹیٹ کے ووٹ پڑنے کا ہوگا۔ ... ل آف اسٹیٹ کے ووٹر حضرات خان بہادر ... صاحب ہی کو اپنا اپنا ووٹ دیکر ایک قومی فرض ...

... میونسپل بورڈ ۷ دسمبر ۱۹۲۶ء کے جلسہ میں ... مسٹر ایس این تواری اگزیکیٹو افسر بورڈ ... ال کو تنخواہ کے اضافہ کا مسئلہ در پیش تھا۔ ... کریں۔ بورڈ کے اس جلسہ نے ڈاکٹر ایس این تواری اگزیکیٹو ... عہدہ پر مستقل کردیا اور تنخواہ کا گریڈ بھی بڑھا دیا اور اب ... رہتے ہوا سے ۲ ہزار تک اگزیکیٹو افسر صاحب کو تنخواہ ملیگی۔ ... ہمیں شک نہیں کہ ڈاکٹر ایس این تواری اپنی خدمات کو ... ایمانداری اور جفاکشی کے ساتھ انجام دیتے ہیں اور شکر ہے کہ ممبران بورڈ نے انکے خدمات کی قدر کی اور تواری صاحب کو مستقل کر کے انکا گریڈ بھی بڑھا دیا

ہم ڈاکٹر ایس این تواری اگزیکیٹو افسر کو اس اضافہ کے لیے ہر طرح سے موزوں سمجھتے ہیں۔

اضافہ وارڈس میونسپل بورڈ نے ممبروں کے انتخاب کے لیے دس مسلم وارڈس اور سترہ ہندو وارڈس کی تجویز پاس کردی ہے اور آخری منظوری کیلئے یہ تجویز لوکل گورنمنٹ کے پاس بھیجی ہے۔

ہم کو امید ہے کہ اس مفید تجویز کو لوکل گورنمنٹ ضرور منظور کریگی۔

بے انصافی ہم نے بہ نہایت افسوس کے ساتھ سُنا کہ میونسپل بورڈ نے ۷ دسمبر کے جلسہ میں ایک ممبر صاحب کی تجویز پر یہ طے کردیا کہ عام پبلک کو جلسہ سے اٹھادیا جائے۔

ہم اس فیصلہ کو قطعاً غیر واجب اور پبلک کے حقوق میں مداخلت سمجھتے ہیں اور اس کے خلاف بزور احتجاج کرتے ہیں۔

ہم رائے بہادر بابو وکرماجیت سنگھ صاحب چیرمین سے ایکی امید کرتے ہیں کہ وہ اپنے زمانہ چیرمینی میں آیندہ سے اس قسم کی مداخلت پبلک حقوق میں نہ ہونے دینگے۔

جلسہ سوامی شردھانند آنجہانی کی برسی کا جلسہ ۱۲ دسمبر ۱۹۲۶ء کو ۶ بجے آریہ سماج ہال میں زیر صدارت رائے بہادر بابو آنند سروپ صاحب منعقد ہوا۔ آریہ سماج کا پورا ہال بھرا ہوا تھا۔

منشی جوالا پرشاد صاحب، پرنسپل دیوان چند صاحب، ماسٹر کاشی ناتھ صاحب پنڈت اجودھیا ناتھ صاحب تواری اور مسٹر بالکرشن شرما اسسٹنٹ اڈیٹر پرتاپ نے تقریریں کیں۔

مقررین کا لہجہ نرم تھا اور سب نے شدھی کے اسکیم کو آگے بڑھانے کی اپلیں کیں اور سوامی شردھانند آنجہانی کی اس کو یادگار بنایا۔

عبدالرشید مرحوم قاتل سوامی جی کے فعل کو اسلام کی تعلیم کا نتیجہ بتایا گیا اور مسلمانوں کو مذہبی معاملات میں نہایت کٹر ثابت کیا گیا۔

اور اس نقص کے متعلق ہندوؤں سے غور کرنے کی اپیل کی گئی مگر مسٹر بالکرشن شرما نے فرمایا کہ یہ غلط ہے کہ محض مسلمانوں ہی میں اس قسم کے کٹر لوگ موجود ہیں بلکہ ہندوؤں میں بھی اس قسم کے کٹر لوگ ہیں اگر سوامی جی کے قتل کا الزام ایک مسلمان پر ہے تو سوامی دیانند جی کے زہر دینے کا الزام ایک ہندو پر ہے۔

اس لیے محض مسلمانوں ہی کو کٹر کہنا درست نہیں بلکہ ضرورت اس کی ہے کہ ہندو مسلمانوں میں سے اس قسم کا کٹرپن دور ہو اور جب تک دونوں سے یہ کٹرپن دور نہ ہوگا اصلی فائدہ نہ ہوگا۔

آخر میں رائے بہادر بابو آنند سروپ صاحب نے اختتامی تقریر فرمائی والنٹیروں میں نام لکھانے اور چندہ کی بھی اپیل کی گئی اور جلسہ تقریباً ۹ بجے ختم ہوا۔

کنٹونمنٹ بورڈ ۷ دسمبر ۱۹۲۶ء کو کنٹونمنٹ بورڈ کا جدید انتخاب ہوگیا اور مندرجہ ذیل حضرات منتخب ہوے۔

(۱) بابو نولکشور صاحب وکیل (۲) پنڈت گنگا پرشاد باجپئی آنریری مجسٹریٹ (۳) مسٹر شیو رتن سرکار (۴) پنڈت شمبھو ناتھ صاحب (۵) لالہ رتن لال صاحب (۶) پنڈت مول چند صاحب (۷) شیخ وحید احمد صاحب

ہم ان سب منتخب شدہ ممبران کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ہز ہائینس سر آغاخان کے خیالات

اخبار "انڈین ڈیلی میل" کے نمایندے سے ہز ہائینس سر آغاخان سے ملاقات کی دوران ملاقات میں ہز ہائینس نے فرمایا کہ میں ابھی تک سائمن کمیشن کے مقاطعہ کے مسئلہ کی نسبت کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا مسلم لیگ کے آیندہ اجلاس میں بلا شک وشبہ مقاطعہ کا مسئلہ اور متعدد دیگر مسائل پیش ہونگے اور میں بھی اس اجلاس میں شریک ہونگا۔ میں اس پالیسی کی تہ دل سے تائید کرونگا جس پر اکثریت متفق ہوجائیگی اور اس کیلئے کوشش بھی کرونگا مجھ سے یہ بات منسوب کرنا غلط ہے کہ میں مقاطعہ کی تحریک کے خلاف ہوں۔

جب نمایندے نے اس پر اصرار کیا کہ ہز ہائینس نے لیگ کے آیندہ اجلاس کی صدارت کیلئے رضامندی ظاہر کیوں نہ کی تو انھوں نے فرمایا کہ مجھے دیکھکر نہایت افسوس ورنج ہوا کہ ملک میں نہایت شدید فرقہ وارانہ کشیدگی پھیلی ہوئی ہے جو ہرگز ایسی فضا پیدا نہیں کرسکتی جیسی کہ اس حالت میں چاہیے جبکہ وہ مسلم لیگ جیسی جماعت کی کارروائیوں کی قیادت ورہنمائی کرنے کیونکہ اس جماعت کے فیصلوں کا اثر ملک کی قسمت کے فیصلہ پر نہایت اہم پڑسکتا ہے مزید سوال کے جواب میں سر آغاخان نے فرمایا کہ برطانوی لوگوں پر بحیثیت مجموعی مقاطعہ ایجیٹیشن کا کوئی نمایاں اثر نہیں پڑا ہے اور جن چند لوگوں پر اثر ہوا ہے وہ فی الحقیقت کوئی اہمیت نہیں رکھتے ہز ہائینس نے یہ بھی فرمایا کہ میں اس خیال سے متفق نہیں ہوں کہ کمیشن میں شرکت کرنے کیلئے ایک دو موزوں ہندوستانی بھی نہیں مل سکے اس کے برخلاف میں ایسے بیس ہندوستانی بتلا سکتا ہوں جنکو تمام ملک تسلیم کریں۔

ارجن کے مقدمہ کا فیصلہ

دہلی ۱۳ دسمبر پروفیسر اندر اڈیٹر اخبار "ارجن" فرزند سوامی شردھانند، اور ست کام طابع وناشر اخبار مذکور کے مقدمہ کا جو مسٹر سنوٹ اڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اجلاس میں زیر دفعہ ۱۵۳ (الف) طبقات رعایا کے درمیان دشمنی ومنافرت پھیلانے کا جو مقدمہ چل رہا تھا اس کے جرم کے بتیجہ میں انکا نہ الزامات میں مجموعۃً ساڑھے تین سال قید سخت اور ڈیڑھ ہزار روپیہ اور بصورت عدم ادائیگی ڈیڑھ سال کی مزید قید کی سزا پروفیسر اندر کو اور ست کام کو ڈیڑھ سال قید سخت اور ساڑھے سات روپیہ جرمانہ بصورت عدم ادائیگی جرمانہ ساڑھے سات ماہ کی قید مزید کی سزا دیگئی۔

ملزمان ڈسٹرکٹ جیل میں پہونچا دیے گئے سنا ہے کہ مقدمہ کا اپیل کیا جائے گا۔

محبت کے متوالے

تصویر کا دوسرا رُخ

(مرقومہ منشی کیدار ناتھ صاحب خورشید جرنلسٹ لاہور)

وزیر صفدر جنگ گلنار سے جلنے لگا تھا گلنار نے اُس کی محبت کو ٹھکرا دیا تھا اس کے ارمانوں کا خون کر دیا تھا اُس کی آرزوئیں خاک میں ملا دی تھیں اب وہ اُسے ایک دغاباز عورت سمجھتا تھا مگر پھر بھی محبت کرتا تھا اُس کی خواہش تھی کہ گلنار اُس کا دل قبول کرے مگر جب اُسے نواب اعتماد الدولہ کا خیال آتا تھا تو دل تھام کر رہ جاتا تھا وہ جانتا تھا کہ آرام پور کا حکمران اپنی تمام دولت و ثروت گلنار کے قدموں پر نثار کرنے کو تیار ہے پھر بھلا گلنار میری محبت کا دم کیوں بھرے گی؟ —— مگر نہیں مجھے ہمت نہ ہارنا چاہیے عورت کی محبت حکومت سے نہیں دولت سے جیتی جاتی ہے گلنار اعتماد الدولہ کی شادی شدہ بیوی نہیں اگر وہ گلنار سے محبت کرنے کا حق رکھتا ہے تو میں کیوں محروم رہوں اپنی اپنی تقدیر کا پانسہ اُس کے عشق کی چوسر پر پھینکیں گے دیکھیں کس کی جیت ہوتی ہے!"

گلنار نے شاہی محل میں آنا جانا چھوڑ دیا تھا جب کبھی وائیِ ریاست کا پیغام آتا تو وہ بہانہ کرکے ٹال دیتی تھی یہ بہانہ بازی نواب کی سمجھ میں نہ آئی اُس نے گلنار کی طبیعت پر قابو پانے کی بہتیری کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوا وہ سوچنے لگا، آخر گلنار چاہتی کیا ہے؟ —— اُس کی طبیعت اتنی جلدی مجھ سے متنفر کیوں ہوگئی؟ کیا میری ریاست میں اُس کے دل کا خریدار کوئی دوسرا بھی پیدا ہوگیا ہے؟

آخر یہ عقدہ حل ہوگیا ایک دن اسلم گلنار کے کمرے میں بیٹھا ہوا محبت آمیز گفتگو سے اپنا دل بہلا رہا تھا کہ شاہی پیادہ نواب کا رقعہ لیکر آیا وہ اسلم کو وہاں دیکھ کر حیران و ششدر رہ گیا مگر گلنار کے سامنے خاموش رہا۔

گلنار نے رقعہ پڑھا اُس کا جواب لکھا اور پیادے کو رخصت کیا۔ اسلم کا اضطراب یکبارگی بڑھ گیا وہ جانتا تھا کہ یہ بات چھپی نہ رہیگی اور اگر نواب کے کانوں تک جا پہونچی تو میری خیر نہیں پھانسی پر چڑھا دیا جاؤنگا آخر ریاست ہے کوئی پوچھ تاچھ نہ ہوگی۔

اسلم نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور دردمند نگاہوں سے گلنار کی طرف دیکھ کر مایوس کن لہجہ میں کہا "تم نے اُس شاہی رقعہ کا کیا جواب لکھا؟"

"یہی کہ میری طبیعت ناساز ہے حاضر نہیں ہو سکتی"

اسلم نے گردن جھکا لی گلنار اُس کے دلی خیالات کو بھانپ کر بولی

"کیوں؟ کیا یہ مناسب جواب نہیں تھا؟"

"بس آج میری خیر نہیں!"

کیوں آپ نے کیا قصور کیا؟"

"تمہارے دل کا خریدار بن گیا کیا یہ کچھ کم قصور ہے؟"

"نہیں پیارے! تمہارا بال تک بیکانہ ہونے دونگی؟"

(۲)

شاہی قاصد نے واپس جا کر کل واقعہ نواب اعتماد الدولہ کے گوش گذار کر دیا اور ملاقات سے انکار! اُدھر اسلم کی موجودگی کا قصہ نواب فوراً سمجھ گیا کہ گلنار کی محبت پر قبضہ کرنے والا وہی ذلیل اور کم ظرف اسلم ہے یہ چھوکرا کیسا بیحیا ہے کہ اپنے آقا کا بھی لحاظ نہیں کرتا؟ ڈھٹائی کی حد ہوگئی میں اُسے ایسی عبرتناک سزا دونگا کہ ہمیشہ کیلیے دوسروں کو کان ہو جائیں اُس نے حکم دیا کہ جس وقت اسلم محل میں داخل ہو اسی وقت گرفتار کرکے میرے سامنے حاضر کیا جائے وہ شاہی مجرم ہے اُس کی قسمت کا فیصلہ میں خود کرونگا

اسلم محل میں آیا مگر ڈرتا ہوا کانپتا ہوا اس کے جسم پر لرزہ تھا اضطراب کا یہ عالم کہ بات بھی منہ سے نہ نکلتی تھی جونہی کہ اُس نے شاہی محل کے بڑے پھاٹک میں قدم رکھا شاہی محافظ ... تھا وہی ہوا وہ اپنی زندگی سے مایوس ... سپاہی اُسے گرفتار کرکے نواب اعتما... بستر پر لیٹا ہوا تھا اُٹھ کر بیٹھ گیا اور شیر کی ... سے مایوس ہو چکا تھا وہ جانتا تھا کہ میری سزا ... خوف جاتا رہا وہ ذبح ہونے والے بکرے کی طرح ... نواب نے کڑکتے ہوئے لہجہ میں کہا۔ "اس... اسلم افسردہ خاطر تھا مگر طبیعت میں جوش آگیا ... تو پھر جان بوجھ کر حکومت سے یہ غداری کیوں ... میں اسے غداری نہیں سمجھتا؟"

"تو پھر کیا ہے؟"

"ایک شمع پر ہزاروں پروانے نثار ہو جاتے ہیں سمجھ لیجئے ... پروانہ ہوں!"

"مگر گلنار میری محبت کا مرکز ہے!"

"محبت مشترکہ شے ہے اُسے ہر شخص حاصل کرنے کا حق رکھتا ... کے دربار میں شاہ و گدا یکساں ہیں!"

"نمک حرام غلام! میرا مقابلہ کرتے ہوئے تجھے شرم نہیں آتی زبان ... کھینچ لی جائیگی!"

"بیشک کھینچ لیجیے مگر میں بے قصور ہوں!"

نواب کا غصہ دم بدم تیز ہو رہا تھا جوش رقابت سے اور اسلم کی صاف گوئی سے! اس کی آنکھیں خون برسا رہی تھیں اور اسلم ایک بھیڑ کے مانند قصاب کے سامنے کھڑا تھا۔ نواب زخمی شیر کی مانند گرجتا ہوا بولا۔ جاؤ! اس دیوانے کتے کو لے جاؤ اور کل صبح گولیوں سے اس کی ناپاک زندگی کا خاتمہ کر دو۔

اسلم کی آنکھوں میں آنسو تھے اُس نے کچھ کہنے کی کوشش کی مگر گلا بھر آیا سپاہی اُسے کھینچتے ہوئے وہاں سے لے گئے!

(۳)

جب گلنار کے کانوں میں یہ خبر پہونچی تو وہ تلملا گئی اور رونے لگی گلنار ایکٹرس تھی اُس نے اپنے اداؤں کے جال میں سینکڑوں مرغ دل پھنسائے تھے اور اُن کا مال و دولت لوٹ کر اُنھیں تباہ کر دیا تھا مگر آج اُسکو ٹھوکر لگی وہ اسلم سے محبت کرتی تھی پہلی مرتبہ اُس کے تاریک دل میں محبت کا نور چمکا تھا۔

گلنار نے سوچا اس وقت رونے دھونے سے کام نہیں چلے گا اسلم کی خیر نہیں! اس خیال کے آتے ہی اُس کا دماغ آسمان میں گرہ لگانے لگا سب سے پہلے اُسے نواب کا خیال آیا اُس نے سوچا نواب میری محبت میں گرفتار ہو کر ہی یہ سب کچھ کر رہا ہے اگر میں آج ہی اُس کے پاس چلی جاؤں اور اُس کے پاؤں پر گر کر اسلم کی جان بخشی کیلیے درخواست کروں تو شاید یہ کام بن جائے اُس کا دل موم ہو جائے گا وہ مجھے پاکر اسلم کو چھوڑ دیگا مگر نہیں —— اُس پر انتقام کا بھوت سوار ہے وہ میری بات نہ مانے گا اور ممکن ہے کہ مجھے بھی گرفتار کرلے —— یہ خیال گلنار کے دماغ سے ہوا ہوگیا۔

پھر صفدر جنگ کا خیال آیا گلنار جانتی تھی کہ وہ میری عشق کی کٹار سے زخمی ہو چکا ہے مگر والیٔ ریاست سے ڈرتا ہے اس لیے کھلم کھلا مجھ سے اظہار محبت نہیں کر سکتا اگر میں ایک مرتبہ بھی اُس کے گلے میں باہیں ڈالکر اسلم کی سفارش کیلیے کہونگی تو وہ فوراً اُس کے بچانے کا راستہ نکال لیگا صفدر جنگ ہوشیار ہے اور نواب اُس کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنا ہوا ہے

گلنار کو یہ تجویز پسند آئی اُس نے اسی وقت صفدر جنگ کے نام ایک خط لکھا خط میں کیا تھا جھوٹی محبت کے چند دلفریب کلمات اسلم کی داستان عشق اور اُس کی رہائی کے لیے مؤدبانہ درخواست!

... میں تو آپ کی ... کہ چاند آسمان سے اید...

"یہ آپ کی نوازش ہے ورنہ لو... کہ آپ نے غریب اسلم کو بچانے کا وعدہ...

"ضرور میں تمہاری خاطر سب کچھ کر سکتا... کے پاس جا کر منت خوشامد سے انکساری سے عاجزی ... جان بخشی کیلیے کوشش کرونگا اور امید ہے کہ کامیاب ... آپ گھبرائیں نہیں۔"

یہ کہہ کر صفدر جنگ نے ساغر میں رنگین شراب ڈالی اور گلنار کو... گلنار نے صفدر جنگ کو خوش کرنے کیلیے پیالہ لے لیا اور آنکھیں بند کرکے چڑھا گئی۔

صفدر جنگ دوسری بوتل میں سے ایک پیالہ خود پیتا ہوا بولا اگر آپ اسلم سے ملنا چاہیں تو مل سکتی ہیں!"

گلنار خوشی سے اُچھل پڑی اور بولی "کیا آپ ملا سکتے ہیں؟"

"کیوں نہیں وہ کونسا کام ہے جو آپ کا یہ خادم نہیں کر سکتا!"

"مگر کب؟"

"اسی وقت!"

گلنار کو جیسے جواہرات مل گئے وہ بولی "تو چلیے دیکھوں کہ اُس غریب کا کیا حال ہے؟"

صفدر جنگ نے شراب کا ایک پیالہ بھر کر گلنار کو اور دیا اور بولا "میری خاطر یہ بھی پی لیجیے"

گلنار بلاتامل پی گئی وہ صفدر جنگ کو اس وقت خوش کرنا چاہتی تھی مگر نہیں جانتی تھی کہ اس شراب میں دارو بے ہوشی کی آمیزش تھی۔

گلنار پر نشہ طاری ہوا وہ جھومتی ہوئی بولی "تو چلیے ہوا آئیں!"

صفدر جنگ نے ایک پیالہ شراب اور پی اور نوکر کو موٹر لانے کا حکم دیا پھر لباس زیب تن کیا اور دونوں باہر آئے۔

چاندنی رات تھی کائنات صاف اور شفاف سفید چادر اوڑھے چپ چاپ پڑی تھی ستارے اس مست خواب نازنین کو پُر شوق نگاہوں سے

[illegible] بیان چور ڈاکوؤں کی [illegible] لوٹ مار کا کوئی واقعہ ہوجاے [illegible] حرکت سے ہی خا[illegible] سرزمین میں رہ کر بھی اگر رعایا کو آرام [illegible] مان بھی اپنی وز[illegible] زندگی پر امیری ریاست میں اگر اکیلا مسافر [illegible] رات کے وقت سونا اوچھالتا ہوا چلا جائے تو [illegible] میں کہ اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے بتایئے تو سہی کہ [illegible] لیا؟

آج شام کو گلنار آپکے وزیر صاحب کے محل میں گئی تھی لوٹکر نہیں آئی میں نے وہاں آدمی بھیجکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ گلنار تو کیا وزیر صاحب بھی غائب ہیں میرا خیال ہے کہ چند روز اگر کمینی یہاں اور رہی تو شاید دو چار لڑکیاں اور بھی غائب ہوجائیں گی۔"

یہ بات سنتے ہی نواب کے دماغ میں کل واقعہ آگیا وہ سمجھ گیا کہ گلنار اسلم کیلئے سفارش کرنے کی غرض سے صفدر جنگ کے پاس گئی ہوگی اور وہ جگہ دیگر اُسے لے اُڑا ہے اُسے گلنار اور صفدر جنگ پر بہت غصہ آیا دانت پیکر گرجتا ہوا بولا "ہرمزجی! آپ میری ریاست پر نکتہ چینی نہیں کر سکتے سارا قصور گلنار کا ہے صفدر جنگ اسے کمینی سے اٹھا کر تو نہیں لے گیا میں آپ کو حکم دیتا ہوں کہ آپ ایک ہفتہ کے اندر اندر میری ریاست سے باہر نکل جائیں ورنہ میں آپ کی جان و مال کا ذمہ دار نہیں ہوں گا۔"

ہرمزجی کانپنے لگے اُن کی زبان بند ہوگئی ایک والیِ ریاست کو وہ کیا کہہ سکتے تھے چپ چاپ لوٹ آئے اُنہیں یقین ہوگیا کہ گلنار ہاتھ سے نکل گئی۔

ہرمزجی کے چلے جانے پر نواب نے صفدر جنگ کے محل میں آدمی بھیجا تو معلوم ہوا کہ صفدر جنگ آج رات بمبئی گیا ہے اسے یقین ہوگیا کہ صفدر جنگ نے گلنار پر قابو پانے کیلئے یہ چال چلی ہے نواب نے صفدر جنگ کے تعقب کرنیکی ٹھانی فوراً سفر کا سامان تیار کرنے کا حکم دیا اور اپنے دو خاص ملازموں کو ہمراہ لیکر آرام پور سے موٹر میں ریل کے تعاقب میں روانہ ہوا (باقی آئندہ) [illegible]

[illegible]انجمن تہذیب نسواں کانپور

[illegible]اق فاطمہ صاحبہ نے ہمارے پاس [illegible] بغرض اشاعت بھیجا ہے جسکو ہم ذیل [illegible] آف اسٹیٹ کے ساتھ درج کرتے ہیں۔

[illegible] آف اسلامان کانپور کے شکریہ کی مستحق ہیں کہ [illegible] صاحب ہی کہ کی اس انتہ ضروری کام کو اپنے ہاتھ [illegible] ترقی کیلئے کوشش شروع کر دی ہے [illegible] شخص اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ جب تک [illegible] یق تعلیم، اصلاح خیالات اور صحیح جذبات اسلامی [illegible] خواہ کے پیدا ہوں گے اس وقت تک مسلمانوں کا ترقی پذیر ہو[illegible]رڈ پکڑ رہنا ناممکن ہے۔ کیونکہ آج کی لڑکیاں کل کی مائیں [illegible]ندہ ہی اور جب اُنمیں خود کوئی صلاحیت نہ ہوگی تو وہ اپنی [illegible] ولاد کو تربیت کس طرح دلسکتی ہیں اور اس غیر صلاحیت کی وجہ اولاد پر جو مضر اثرات پڑیں گے وہ ظاہر ہیں اس لیے اگر ہم کو اپنی آیندہ نسلوں کو ترقی پذیر دیکھنا ہے تو ہمارا نہایت ضروری فرض یہ ہے کہ ہم عورتوں کی تعلیم اصلاح خیالات کی طرف جلد سے جلد متوجہ ہوں۔

موصوفہ کو یہ شکایت ہے کہ مسلمانان کانپور نے اس انجمن کی طرف اس وقت تک پوری توجہ نہیں کی ہے اور اپنی اپنی بیگمات کو اس انجمن میں شرکت کیلئے نہیں بھیجا ہے دسمبر میں اس انجمن کا جلسہ ہونے والا ہے ہمکو امید ہے معزز خواتین کانپور اس میں ضرور شرکت فرماکر خود مستفید ہوں گی اور دوسروں کو اپنے بہتر خیالات سے مستفید کرینگی اور موصوفہ کی ہمت افزائی کرینگی۔

ہم اپنی معزز مشتاق فاطمہ صاحبہ سے یہ عرض کریں گے کہ یہ راے انکی درست نہیں کہ جو خواتین شرکت کی خواہشمند ہوں وہ انکو لکھیں اور اس کے بعد وہ انکو تاریخ جلسہ سے مطلع کریں۔

بلکہ بہترین صورت یہ ہے کہ جن جن تاریخوں اور مقام پر جلسہ ہونے والا ہو اس کی اطلاع اخبارات میں شائع کرادی جاے تاکہ معزز خواتین کو شرکت کا موقع مل سکے۔ و نیز کچھ کارڈ چھپواکر معزز خواتین کے شوہروں کے پاس بھجوادے جائیں و نیز کچھ نوٹس بھی شہر میں تقسیم کرادے جائیں۔

بہرحال ہم معزز خواتین سے اس کی اپیل کرتے ہیں کہ وہ انجمن تہذیب نسواں کے جلسہ میں شرکت فرماکر اس سے استفادہ حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

معزز خاتون مشتاق فاطمہ صاحبہ کا مضمون یہ ہے:۔

جناب اڈیٹر صاحب صداقت۔ السلام علیکم

آپ کو غالباً اس کا علم ہوگا کہ کانپور میں ایک "انجمن تہذیب نسواں" تقریباً گیارہ بارہ ماہ سے قائم ہے جس کی تحریک محترم مولوی سید ممتاز علی صاحب اڈیٹر اخبار تہذیب نسواں لاہور نے (جو مستورات کا واحد ہفتہ وار اخبار ہے) کی تھی اس تحریک کا ایک شعبہ بریلی کی انجمن ہے جس کے زمانہ طفولیت میں میں شریک کار رہی ہوں، بریلی چھوڑنے کے بعد کانپور میں ایسی انجمن کے قائم کرنے کا ہم لوگوں کو خیال پیدا ہوا اور حتی الوسع اس کی ترقی و بہبودی میں کوشش کی مگر نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کانپور کی مسلم آبادی نے اس میں بہت کم حصہ لیا اور شرکا کی تعداد بہت محدود رہی اور انمیں بھی زیادہ خواتین کارروائی میں حصہ لینے یا تجاویز پر کوئی راے دینے سے قاصر ہیں میں کہہ سکتی ہوں کہ زیادہ تر اس کی ذمہ داری ایسی مجالس سے انکی ناواقفیت ہے اور اس ناواقفیت کے اصلی ذمہ دار انکے مرد ہیں۔ جو اپنے خاندان کی حالت پر ذرا بھی خیال نہیں کرتے اور عورتوں کو جاہل رکھنا چاہتے ہیں اگر وہ اسمیں ذرا بھی دلچسپی لیں اور کم از کم اپنے ارکان خاندان کو انجمن مذکور کے جلسوں میں شرکت کیلئے بھیجیں تو دیکھتے دیکھتے اور سنتے سنتے اُن پر قدرتاً کچھ نہ کچھ مفید اثر ضرور پڑے گا۔ مستورات کی یہ حالت روش یقیناً قابل افسوس ہے جس کا احساس غالباً ہمارے تعلیم یافتہ بھائیوں کو بھی ہوگا۔

چنانچہ ان ضروریات کا لحاظ کر کے یہ انجمن کانپور میں قائم کیگئی ہے انجمن کے مقاصد نہ صرف سوشل ہیں بلکہ علمی بھی ہیں قابل خواتین کو مدعو کر کے حفظان صحت، بچوں کی تربیت، تعلیمی حالت، وغیرہ پر لکچر دلائے جاتے ہیں رسوم قبیحہ بدعات شرکیہ سے احتراز کرنے کی نصیحت کیجاتی ہے اور مذہبی پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاتا ہے۔ ان سب مضامین پر مناسب تجاویز اور رزولیوشن پاس کیے جاتے ہیں علاوہ ازیں ان جلسوں کے ساتھ ایک نمائش دستکاری بھی کیجاتی ہے۔

ایسی صورت میں شرکت کرنے والوں میں کتنا ہی صحیح مذاق کا فقدان کیوں نہ ہو آخر کہاں تک اثر نہ ہوگا۔

ہمکو اپنے بھائیوں سے امید ہے کہ وہ اس انجمن کی جانب اپنی توجہ مبذول فرمائیں گے۔

انجمن مذکور کا جلسہ ماہوار ہوتا ہے اور تمام خواتین کو قبل از وقت اطلاع دیدیجاتی ہے۔

انجمن مذکور کا سالانہ جلسہ آخر ماہ دسمبر ۱۹۲۷ء میں منعقد ہونے والا ہے جو خصوصیت سے قابل شرکت ہوگا اسلیے تمام مسلم خواتین کو بذریعہ اخبار مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اس جلسہ میں ضرور شریک ہوں۔ یہ بھی گذارش ہے کہ جو خواتین انجمن کے جلسہ میں شرکت کرنا چاہیں وہ براہ مہربانی اپنے پتہ سے بذریعہ تحریر مطلع کریں تاکہ انکو جلسہ کے تاریخ کی اطلاع دیجا سکے۔

آخر میں معزز مسلم باشندگان کانپور سے نہایت عاجزی سے مکرر عرض ہے کہ خدارا وہ اس انجمن کو اپنی انجمن خیال کریں اور اپنے خاندان کی بیگمات کو اسمیں شرکت کرنے کی ترغیب دیں۔

مشتاق فاطمہ
آنریری سکریٹری انجمن تہذیب نسواں کانپور
ہریٹ نمبر ۱۱

سر آغا خان کا لیگ کی صدارت سے انکار

ہز ہائنس سر آغا خان نے حسب ذیل اعلان شائع کیا ہے جب میں بمبئی میں وارد ہوا تو مجھے اس واقعہ کا علم نہ تھا کہ کونسل آل انڈیا مسلم لیگ کی ایک میٹنگ دہلی میں منعقد ہوئی تھی جسمیں سر محمد شفیع لیگ کے آیندہ اجلاس کے صدر منتخب ہوے تھے اور یہ طے ہوا تھا کہ لیگ کا سالانہ جلسہ لاہور میں منعقد کیا جاے میں اب کسی حال میں سر محمد شفیع کا یہ فیاضانہ آفر قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہوں کہ وہ میرے حق میں صدارت سے مستعفی ہو جائیں البتہ میری تجویز ہے کہ لیگ کا آیندہ جلسہ آگرہ میں یا اسی طرح کے کسی مرکزی مقام پر منعقد کیا جاے اس صورت میں میں نہایت خوشی سے جلسہ میں شرکت کروں گا اور دلی خوشی کے ساتھ قوم و ملک کے اہم اغراض کے لیے امکانی خدمت کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کروں گا۔

اعلیحضرت شاہ افغانستان کا کراچی مین

باشندگان سندھ کی طرف سے عظیم الشان خیر مقد

ہندو مسلمانون کو نصیحت

کراچی ۱۱ر دسمبر آج سہ پہر کے بعد اعلیحضرت امیر غازی امان اللہ خان شاہ افغانستان نے معہ ہمراہیان کے کراچی مین نزول اجلال فرمایا ہوائی جہازون کے دو بڑے شاہی گاڑی کے ہمراہ پرواز کر رہے تھے۔ کراچی کے اسٹیشن پر نہایت شاندار خیر مقدم کیا گیا اسٹیشن سے اعلیحضرت مسٹر ہڈسن چیف کمشنر سندھ کے ہمراہ بذریعہ موٹر گورنمنٹ ہاؤس کو تشریف لیگئے جہان پر ایک خاص کیمپ کا انتظام کیا گیا ہے اسٹیشن سے گورنمنٹ ہاؤس تک تمام سڑک نہایت آراستہ و پیراستہ کی گئی تھی اور سڑک کے دونون طرف ہجوم الناس کا اژدحام تھا جو اعلیحضرت کے دیدار کا شرف حاصل کرنے کے آرزومند تھے جس وقت شاہی موٹر سڑک پر سے گذری تو لوگون نے مسرت وانبساط کے نعرے لگائے۔

اعلیحضرت تاجدار افغانستان نے از راہ لطف و کرم مسٹر ہڈسن چیف کمشنر سندھ کی معیت مین اس گارڈن پارٹی مین شرکت کی جو سندھ کے ۹۰۰ باشندگان کی طرف سے دیگئی تھی جس وقت شاہ جلیل القدر گارڈن پارٹی مین شرکت کیلئے تشریف لیجارہے تھے تو لوگون نے وہ نعرے مسرت بلند کیے کہ فضاء آسمانی گونج اٹھی۔ اعلیحضرت کی بارگاہ عالی مین باشندگان سندھ کی طرف سے متعدد سپاسنامے پیش کیے گئے جنمین شاہ ذیجاہ کا خلوص دل سے خیر مقدم کیا گیا تھا اور حضور پرنور کی فرمانروائی اور حکمرانی کی تعریف و توصیف کیگئی تھی اس امر کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا گیا تھا کہ اعلی حضرت کے بیمثال ولاثانی رواداران

برتاؤ کا ادنی ثبوت یہ ہے کہ مملکت افغانستان [illegible] نہایت امن وامان اور خوشحالی و فارغ البالی کی اور تمام مذاہب کو مساویانہ حقوق حاصل ہین آ[illegible] کہ خدا افغانستان کے جوان بخت و روشن ضمیر تاجدار[illegible] ومسعود کرے۔

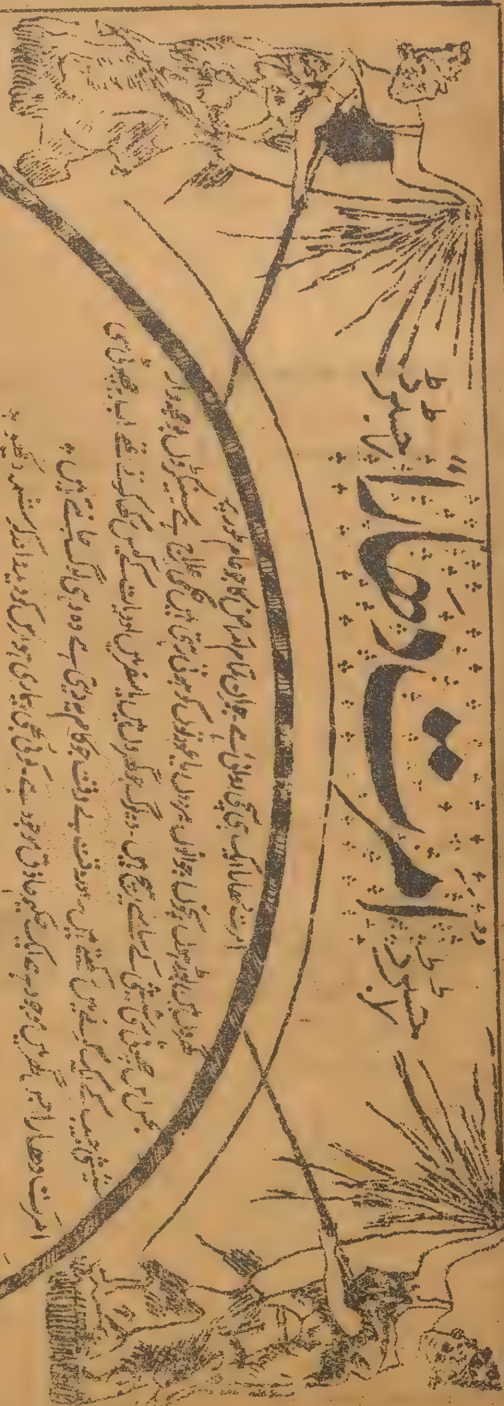
اعلیحضرت تاجدار افغانستان نے ان سپاسنامون مین دیا ایک ذریر ہر جملہ کا ترجمہ اردو مین کیا جاتا مین بار بار نعرہاے مسرت بلند ہوے اعلیحضرت نے مسلمانون اور [illegible] نصیحت کی کہ آپس کے اختلافات رفع کردیں اور دوستی ومحبت [illegible] ملجل کر رہین اعلیحضرت نے شکریہ ادا کرتے ہوے اس امر کا اعتراف کیا کہ باشندگان ہند نے نہایت شاندار خیر مقدم کیا ہے اور اس کیلئے شاہ افغانستان باشندگان ہند کا شکریہ ادا کرتے ہین۔

علیاحضرت ملکہ افغانستان نے مسز ہڈسن کی معیت مین پردہ گارڈن پارٹی مین جو کراچی کی انجمن خواتین کی طرف سے دیگئی تھی شرکت فرمائی۔ گرل گائیڈز بطور اعزازی محافظ دستہ کے حاضر تھین۔

مہاراجہ صاحب محمود آباد کا تار

مدراس کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مہاراجہ صاحب محمود آباد سابق ہوم ممبر یوپی گورنمنٹ نے ڈاکٹر بیسنٹ کو تار دیا ہے کہ حدود ح بائیکاٹ کمیٹی کی شرکت منظور فرماتے ہین جو حال مین قائم کیگئی ہے۔

[illegible] کیلئے اور [illegible] تیار کی گئین تو [illegible] چنانچہ اس فیصلہ کا اعلا[illegible] ممبرون کی تحریری رائے [illegible] ۴۴ سر محمد شفیع کی تائید مین لیکن [illegible]



اڈیٹر صاحب آزاد و صداقت سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے اس ناخوشگوار بحث کو چھیڑ کر ملک کی کون سی خدمت انجام دی؟ کیا آپ کے نزدیک واقعات عالم میں سے کوئی واقعہ بھی اس قابل نہ تھا کہ اس پر طبع آزمائی کیجاتی؟ کیا اس ناگوار خانہ جنگی کا کوئی امید افزا اثر ناظرین آزاد و صداقت پر پڑا ہوگا؟ چونکہ اس وقت آزاد و صداقت کی تمام تر بحث ہمارے پیش نظر ہے بدین وجہ میں اس نتیجہ پر پہونچتا ہوں کہ صداقت کی اتحاد کانفرنس پر نکتہ چینی اگرچہ کچھ سخت ضرور ہو گئی تھی لیکن غیر جانبدارانہ تھی ہمارے خیال میں ہمارے محترم دوست مسٹر دیا نراین نگم صاحب اڈیٹر آزاد نے اس کا ترد یدی جواب دیکر اپنی طرف سے اس ناگوار بحث کا آغاز کیا۔ میرے خیال میں صداقت کی اتحاد کانفرنس پر نکتہ چینی کا اس سے زیادہ دوسرا جواب نہیں ہوسکتا تھا کہ جو کمزوریاں بتائی گئی تھیں انکو نیک نیتی کے ساتھ رفع کرنیکی کوشش کیجاتی۔

میں اتحاد کانفرنس کی اس اشتباہ کن غلطی سے بھی چشم پوشی نہیں کر سکتا جو اس نے اپنے اجلاس میں اخبار نویسوں کو نہ شریک کرکے کی ہے بالفاظ دیگر اس نے اپنی کارروائی کو صیغہ راز میں رکھکر ایک بہت بڑی غلطی کا ارتکاب کیا ہے اور میرا خیال ہے کہ دو معزز اخبارونکی باہمی خانہ جنگی اور پبلک کی اتحاد کانفرنس (کانپور) پر عدم اعتنائی کے اصلی وجوہ بھی اسی غلطی کا نتیجہ ہیں۔

میرے خیال میں بحث کو جاری رکھنے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ واقعات پر بھی کافی روشنی پڑ چکی تھی اور ہر دو طرف کے معقول دلائل بھی ناظرین کے پیش نظر تھے لیکن افسوس کہ بحث کو ختم کرنے کے بجائے ہر دو طرف سے اس کو وسیع ہی کرنے کی کوشش کی گئی نتیجہ یہ نکلا کہ لفظی بحث شروع ہوکر معاملہ ذاتیات تک پہونچ گیا نوبت باینجا رسید کہ ایک دوسرے پر ضمیر فروشی کا الزام لگانے لگے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ الفاظ اصول صحافت و اخبار نویسی سے گرے ہوئے نہیں ہیں؟

تمہ پر میں اپنے محترم دوستوں سے مؤدبانہ التماس کرتا ہوں کہ اس ناگوار بحث کو ختم کرکے باہمی رواداری کی ایسی مثال پیش کیجیے .... جو دوسرے اخبار نویسوں کیلیے قابل تقلید ہو وما علینا الا البلاغ۔

یکم دسمبر ۱۹۲۷ء — حررہ ناصر لکھنوی جرنلسٹ

...کا پہلا ...

(... کا متفق ہونا ضروری نہیں)

... آزاد کی افسوسناک جنگ

... آف اسٹ ...

... آف اسے میں بھی صداقت اور آزاد کے ناظرین میں سے ... جب ہی آزاد کی افسوسناک خانہ جنگی نے جو کہ اتحاد کانفرنس ... سے عمل میں آئی ہے اس قدر متاثر کر دیا ہے کہ آج ... ضروری سمجھتا ہوں اگرچہ میری مصروفیتیں ... میں ان فروعی معاملات پر قلم اٹھاتا لیکن ان اخبارات ... خواہ ... اور نراین صاحب نگم اڈیٹر آزاد اور خواجہ عبد السلام صاحب ... بورڈ ... میرے ناچیز مشورہ پر عمل فرمائینگے و ہو المرام۔

... خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ صداقت اور آزاد ایسے پر آشوب ... اپنے فرائض کے انجام دہی میں بالکل غیر جانبدارانہ رویہ ... لیے رہے جبکہ ملکی فضا اس قدر مکدر ہو رہی تھی کہ بڑے بڑے ذمہ دار ... جو ۱۹۲۱ء اور ۱۹۲۲ء میں کانگریس کے پلیٹ فارم سے اتحاد کا ... گا رہے تھے اور ملکی خدمت کیلیے بڑی سی بڑی قربانی سے بھی دریغ نہ کرتے تھے آج باہمی خانہ جنگی پر تلے ہوئے ہندو مسلم فتنہ و فساد کی آگ کی چنگاریاں ہر چھوٹے بڑے میں پہونچانا چاہتے ہیں اور اپنی اشتعال انگیز تحریروں اور تقریروں سے ملکی فضا کو اور بھی مسموم بنا رہے ہیں اور صرف انہی لیڈروں کی ذہنیت میں تبدیلی نہیں ہوئی بلکہ تمام ہندو مسلم پریس اور خبر رسان انجنسیاں بھی اس الزام سے بری قرار نہیں دیجا سکتیں اس ضمن میں خود گورنمنٹ بھی شامل ہے جس نے کہ ۱۹۲۱ء یا اس سے قبل توانین سبھائیں (جبکہ اس کی ضرورت بھی نہ تھی) قائم کر رکھی تھیں لیکن آج (جبکہ اسکی اشد ضرورت ہے) گورنمنٹ اپنی بیجا خاموشی اور جنبہ داری سے ہندو مسلم منافقات کا سبب بنی ہوئی ہے یہ تو تصویر کا ایک رخ تھا دوسرا پہلو جس میں کہ مجھ کو ان اولوالعزم شخصیتوں کا تذکرہ کرنا ہے جو آج بھی اپنی پالیسی پر بیشتر کی طرح قائم ہیں وہ مادر ہند کے مایہ ناز فرزند جنکی طرف میں نے اشارہ کیا ہے پنڈت موتی لال نہرو مسٹر سری نواس آئینگر، ڈاکٹر انصاری اور مسٹر محمد علی جناح ہیں در حقیقت یہ وہ زبردست شخصیتیں ہیں جن پر ملک جتنا ناز کرے کم ہے لیکن افسوس کہ ایک ہی و ناکر اخبارات میں ہمکو کوئی بھی ایسا نظر نہیں آتا جس کا نام غیر جانبدار کہہ کر لیا جا سکے البتہ و ناکر اخبارات میں سے ہمدم لکھنو، پارس لاہور، آزاد کانپور، اودھ اخبار لکھنو اور صداقت کانپور اور ریاست دہلی وغیرہ کے نام گنائے جا سکتے ہیں۔

اگرچہ پنجاب کے دریدہ دہن اخبارات کو نظر انداز کر دیا بھی جائے تو بھی بہت سے ایسے اخبارات ملیں گے جو اشتعال انگیز مضامین کی اشاعت کی وجہ سے ہندو مسلم فسادات کے ذمہ دار ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ ہندوستان کی بدقسمتی کا اس سے زیادہ بدیہی ثبوت اور کیا ہوسکتا ہے اور یہی وجوہ ہیں کہ آج کمیشن کے ممبروں میں ایک بھی ہندوستانی انگریز مدبرین کے نزدیک اس قابل نہیں سمجھا گیا کہ اس کو کمیشن کا ممبر بنایا جا سکے مجھ کو نہیں معلوم کہ ہندوستان کی اس سے زیادہ توہین و تذلیل اور کیا ہوسکتی ہے میری تو ہر وقت درگاہ خداوندی میں یہی دعا ہے ؎

کاش پھر مضبوط پکڑے قوم حبل اللہ کو
اوٹھ کھڑا ہو پھر ہر ایک مرد دلاور قوم کا

ناظرین مجھے معاف فرمائیں گے کیونکہ میں اصل موضوع سے بہت دور جا پڑا میں نفس مطلب کی طرف عود کرتے ہوئے اپنے محترم دوست

ڈگر یدار ... سنگھ ٹھاکر ساکن ...
مدیون ڈگری ... اڈ ناؤ ...

... سنگھ

... چونکہ ... صداقت ... واں میں ڈگر یدار نے درخواست اجرائے ڈگری ... کے ۲۶ ستمبر ... جائداد موروثی تمہارے کے عدالت میں پیش کی ہے ... اطلاع دیجاتی ہے کہ تم اصالتاً یا معرفت کسی وکیل کے ... حالات مقدمہ سے بخوبی واقف ہو بتاریخ ۲۱ دسمبر ۱۹۲۷ء حاضر عدالت ہوکر ظاہر کرو کہ جائداد ذیل تمہاری موروثی ہے یا غیر موروثی ہے اگر ایسا نہ کروگے تو تمہاری غیر حاضری میں درخواست بلطرفہ سماعت ہو گی۔

آج بتاریخ ۱۰ دسمبر ۱۹۲۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا

تفصیل جائداد

حقیت زمینداری ار ۴ پائی از دو بست سولہ آنہ واقع موضع کاکو پور زین پٹی نمبرا پرگنہ بلہور ضلع کانپور
بحکم انوپ سنگھ جیبی
(مہر عدالت) منصرم عدالت منصفی کانپور

مسلم لیگ کا اجلاس بجائے لاہور کے کلکتہ میں

ڈاکٹر ضیاء الدین اور سر محمد اقبال کا اظہار ناراضی

دہلی ۱۱ دسمبر آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کے جلسہ نے جو بصدارت مسیح الملک حکیم اجمل خانصاحب منعقد ہوا کثرت رائے کے ساتھ آئندہ سالانہ اجلاس لیگ کیلیے کلکتہ کے مقام کی تجویز منظور کی اس پر جو لوگ لاہور کی تائید میں تھے بطور احتجاج جلسہ سے اوٹھ کر چلے گئے انمیں حکومت پنجاب کے وزیر ملک فیروز خان ڈاکٹر ضیاء الدین احمد اور سر محمد اقبال شامل تھے یہ لوگ جلسہ کی کارروائی پر بھی معترض تھے۔

ایک سنہرا تمغہ

ایک سنہرا تمغہ موسومہ "رائے صاحب شمبھو دیال صاحب کا سنہرا تمغہ"، صحت عامہ پر بہترین انعامی مضمون کیلیے دیا جاے گا۔ مضمون ہر سال اعلان کر دیا جائیگا۔

(۲) ۱۹۲۸ء کی مضمون نویسی کا عنوان "پبلک کسطرح محکمہ صحت عامہ کے ساتھ دیہی مقامون پر ہیضہ کے انسداد مین بہترین طریقہ سے متفق ہوکر کام کر سکتی ہے"

(۳) مقابلہ مین عام پبلک جسمین صوبہ متحدہ کے مڈیکل اور تعلیمی لوگ شامل ہین شریک ہوسکتے ہین۔

(۴) مضمون ہندی مین لکھنا ہوگا اور زائد سے زائد تین ہزار الفاظ ہونا چاہیے۔

(۵) مضمون صاحب ڈائرکٹر آف پبلک ہیلتھ یوپی لکھنؤ کی خدمت مین یکم مئی ۱۹۲۸ء تک پہونچ جانا چاہیے۔

(۶) مضمون نگار کا نام اور پتہ صاف صاف ہر مضمون مرسلہ پر لکھا ہونا چاہیے۔ اور لفافہ کے بائین طرف اوپر کے گوشہ پر الفاظ "انعامی مضمون" لکھا ہونا چاہیے۔

(۷) صاحب ڈائرکٹر آف پبلک ہیلتھ یوپی مضمون کی جانچ فرماینگے اور انکا فیصلہ بلحاظ انعام تمغہ آخری ہوگا۔

(۸) کوئی خط و کتابت مقابلہ کے مضمون مین داخل نہ ہونی چاہیے

(۹) کوئی مضمون واپس نہ کیا جائیگا۔

نیلام

یوپی ٹینریز

حسب الحکم جناب سکنڈ سب جج ... کیا جاتا ہے کہ یو۔ پی ٹینری کمپنی حسب ... اجرائے ڈگری نمبری ۸۷ سنہ ۱۹۲۷ء وا... ۹۹۰۵۶-۲-۰۰ نو ہزار نو سو ۵۶ ر... بتاریخ ۴ جنوری سنہ ۱۹۲۸ء بوقت ۱۲ ... پر نیلام کیجاویگی۔

تفصیل

جملہ مشنری مثلاً انجن و بوائلر۔ پائپ و اوز... متعلق یو۔ پی ٹینری کمپنی و جملہ اسٹاک و لغیتہ حساب ہاے مندرجہ بہی جات و ملکیت وغیرہ متعلق کمپنی مذکور بلا استثناء کسی شئے کے و نیز جملہ اراضی جس ... ٹینری کمپنی مذکور واقع ہے مقبوضہ موضع گجو پوروہ پرگنہ ... ضلع کانپور کانپور لشمول جملہ عمارت جو کہ بروقت تحریر رہن نامہ ... موجود تھین و نیز دیگر عمارت ہاے جو بعد تحریر رہن نامہ تعمیر ہوئیں اور اس وقت موجود ہین لشمولی نالی و راستہ و گڈھے و دالان ہاے متفرق و تالاب و چاہات و راستہ نالی و دیگر حقوق آسائش بلا استثناء کسی شے و حق کے نیلام ہونگی۔ مزید حالات مشتہر سے دریافت کیجیے۔

المشتہر

سوہن لال اینڈ سنس

گورنمنٹ اوکشنرس کانپور

...نمبر ... بہ ثبت مہر ... جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

آل انڈیا تبلیغ کانفرنس

۲۳ر نومبر کو مجلس استقبالیہ آل انڈیا تبلیغ کانفرنس کے جلسہ میں حسب ذیل امورات طے ہوے۔

(۱) بہ اتفاق راے طے پایا کہ آل انڈیا تبلیغ کانفرنس کا اجلاس ۲۵ر ۲۶ر ۲۷ر دسمبر ۱۹۲۷ء کو منعقد کیا جاے۔

(۲) طے پایا کہ عالیجناب خان بہادر پیرزادہ محمد حسین صاحب سی آئی ای (ریٹائرڈ جج و رئیس دہلی) صدر استقبالیہ منتخب ہوں

(۳) طے پایا کہ داخلہ پنڈال کیلیے چار درجہ ہون جنکی قیمت حسب ذیل ہوگی۔

مجلس استقبالیہ	ڈلیگیٹ	وزیٹر درجہ اول	درجہ دوم
صر	ع ر	سے ر	عہ

نیازمند عبد الحی سکرٹری آل انڈیا تبلیغ کانفرنس دہلی

باجلاس جناب بابو کلیشور ناتھ راے صاحب جج خفیفہ بہادر کانپور

بعدالت جج خفیفہ بہادر کانپور

$\frac{42}{37}$ نمبر مقدمہ سنہ ۱۹۱۲ء السالونسی

نواب نواب علی خان ولد نواب سید علی خان ساکن گوالٹولی شہر کانپور — السالونٹ

بنام

۱۔ نتھے لال ساکن سول گنج شہر کانپور
۲۔ برج بھوکن ساکن محلہ وزیر گنج شہر لکھنؤ
۳۔ مسٹر جارجی ساکن بھوسہ ٹولی متصل مسجد شہر کانپور

} قرضخواہان

ہرگاہ مقدمہ مذکورہ بالا مین السالونٹ نے درخواست ڈسچارج کی عدالت ہذا مین داخل کی ہے جس کی سماعت کیلیے عدالت ہذا مین ۶ جنوری ۱۹۲۸ء مقرر ہوئی ہے لہذا بذریعہ نوٹس ہذا تم قرضخواہان دیوالیہ مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ جو کچھ عذر تم لوگون کو نسبت درخواست مذکور کے ہو تو بتاریخ معینہ اصالتاً خواہ وکالتاً روبرو عدالت ہذا حاضر ہوکر پیش کرو۔ الم

المرقوم ۲۸ نومبر ۱۹۲۷ء

دستخط ہر سہاے منصرم عدالت جج خفیفہ بہادر کانپور ۵ر دسمبر ۱۹۲۷ء

(مہر عدالت)

ڈاکٹر ایچ ایل باٹلی والا اینڈ سنس کمپنی لمیٹڈ بمبئی کی
۵۰ برس کی سودیشی دوائیں

باٹلی والے کا اگیو مکسچر یہ دوا انفلوئنزا بخار روزانہ اور چوتھیا کے لئے بہت اکسیر ہے قیمت صرف ایک روپیہ ۱

باٹلی والے کا ٹانک سیرپ یہ دوا کمزور دبلے بچوں اور کمزور انسانوں کیلئے مفید ہے۔ قیمت صرف بارہ آنے ۱۲

باٹلی والے کا کیورال بام یہ دوا درد سر درد گردہ اور پٹھے کے درد کے لئے بہت مفید ہے قیمت صرف بارہ آنے ۱۲

باٹلی والے کا ڈائریا مکسچر یہ دوا ہیضہ کی بیماری اور گرمی سے دست روکنے کیلئے بہت ہی مفید ہے قیمت صرف تیرہ آنے ۱۳

باٹلی والے کی کونین کی گولیاں ایک گرین دو گرین کی بوتل میں اعلیٰ کونین سے بنی ہوئی ہیں قیمت ایک گرین والی بوتل ایک روپیہ چار آنہ دو گرین والی بوتل ۱۲

باٹلی والے کی طاقت کی گولیاں یہ گولیاں کمزور دبلے کم خون رقیق خون اور دھات کیواسطے بہت اکسیر ہیں قیمت صرف ایک روپیہ

باٹلی والے کا داد کا مرہم یہ مرہم کھجلی اور جلدی بیماری کے واسطے اکسیر ہے قیمت ۱

باٹلی والے کا دانت کا منجن یہ منجن دانتوں کو موتیوں کی مانند چمکدار بناتا ہے قیمت ۶

ڈاک کا پتہ:۔ سیانی روڈ ڈاکخانہ کیڈل روڈ بمبئی۔ تار کا پتہ:۔ "CAWASHAPURE" BOMBAY

روزانہ ایک آنہ

آپ روزانہ ایک آنہ خرچ کر کے تھوڑے ہی عرصہ میں اپنی گئی گذری تندرستی واپس لانیکے لئے ہر قسم کی کمزوری کو رفع کر کے اعلیٰ درجہ کی طاقت و توانائی حاصل کرنیکے لئے جریان۔ احتلام۔ رقت منی۔ فساد خون و منی کی خرابی وغیرہ امراض مخصوصہ سے نجات پانیکے لئے مقویات سراج عالم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال کریں۔ قیمت ۳۲ عدد گولیاں ۱۶ ایام کی خوراک ہیں صرف ۱ اسی طرح روزانہ صرف ایک آنہ ار خرچ کرنے سے تھوڑے ہی عرصہ میں زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہے ۵ ڈبیاں ساتھ منگوانیسے صرف ۴ روپیہ للعہ محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار

طلاو اجی کرن

ایسے مایوس اشخاص جو اپنی جوانی کو اپنے ہاتھوں سے بگاڑ کر کف افسوس مل رہے ہیں اور بالکل نامرد بن گئے ہوں بہت سے طلاؤں میں پیسہ خرچ کر کے بھی فائدہ نہ اٹھا سکے ہوں انکو چاہیئے کہ اس طلاء کا استعمال کر کے صرف دو ہفتہ کے اندر دائمی صحت حاصل کریں قیمت فی شیشی نصف تولہ ۴ علاوہ محصولڈاک۔

ویدشاستری منی شنکر گووندجی۔ جام نگر۔

کانپور ایجنٹ:۔ مسرس عبدالکریم اینڈ سنس [illegible] مسٹن روڈ۔ کان پور

مدن منجری گولیاں

یہ گولیاں ہاضمہ کو درست کر کے دست صاف لاتی ہیں منی کو گاڑھا کرتی اور منجمد کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری و سستی کو دفع کر کے بدن کو فربہ طاقتور اور مضبوط بناتی ہیں قیمت ۴۰ گولی کی ڈبیہ ۱

مزید حالات کیلئے ست رتنہ فہرست طلب کریں

رمن ولاسی گولیاں

یہ گولیاں امساک کیلئے بیحد مفید اور بے نظیر ہیں رات کو فقط ایک گولی دودھ کے ہمراہ کھانے سے عجیب و غریب کیفیت نظر آنے لگتی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت صرف ۱

پنوسکت ولاسی روغن

اس روغن کے استعمال سے بچپن کی تمام خرابیاں جلق وغیرہ ہر قسم کی عضو مخصوص سے دور ہو کر ازسرنو اصلی طاقت و قوت عضو میں آجاتی ہے قیمت دو تولہ کی ڈبیہ دو روپیہ ۲ علاوہ محصولڈاک

پتہ۔ راج نراین وکیشوجی جام نگر کاٹھیاواڑ

کانپور ایجنٹ۔ گنگا پرشاد باجپئی نیا گنج چورستہ کانپور

مسلمانوں کیلئے قابل قدر کتابیں

الفاروق مصنفہ شمس العلما مولانا شبلی نعمانی۔ اسمیں اسلام کی تاریخی اور سیاسی جملہ واقعات مذکور ہیں حضرت عمر کا نسب نامہ اور بچپن سے اسلام لانے تک کے کل واقعات اسلام لانیکے بعد اُن جملہ واقعات کی تشریح جو عمر کے وجود سے متعلق ہیں اسکی ضمن میں رسول کریم اور جملہ صحابہ اور رفتار اسلام اور کیفیت ہجرت کی تفصیل رسول خدا کی وفات حضرت ابو بکر کی خلافت عمر کے کارنامے اس کتاب کے پڑھنے سے حضرت عمر کے واقعات کے ساتھ اور تمام صحابہ کے کارناموں کی تفصیل معلوم ہو جاتی ہے اول نمبر لکھائی اول نمبر چھپائی اول نمبر ولایتی سفید بنگال کاغذ قیمت رعایتی عا محصول ۶ جلد عار

سیرۃ امام اعظم ابو حنیفہ یہ کتاب مولانا شبلی نعمانی کی اُن بہترین کتب میں سے ہے جو آیندہ نسلوں کیلئے یادگار رہیں گی اسمیں امام صاحب کے نسب نامہ اور زمانہ بچپن سے لیکر حصول علم اماموں اور شیوخ سے ملاقات۔ حدیث۔ علم عقائد فقہ اور علوم قرآن میں آپ کی مہارت امام صاحب کے استادوں کے نام جو اپنے زمانہ میں یکتائے روزگار تھے امام ثوری اور امام اوزاعی سے بکر مسئلہ رفع یدین اور قراۃ سورہ فاتحہ کے متعلق مناظرہ اور ان کا اثبات کو تسلیم کرنا کہ امام ابو حنیفہ سے زیادہ علوم قرآن اور احادیث کا سمجھنے سمجھانیوالا کوئی نہیں ہے۔ امام صاحب کا زہد و عبادت تقویٰ سخاوت حسن اخلاق تیس ہزار شاگرد جو اپنے اپنے زمانہ میں قاضی اور مفتی بنے خلیفہ منصور اور امام صاحب کے واقعہ کی تفصیل اور اسکی وجہ اور سیکڑوں علمی مناظرے اور واقعات مذکور ہیں انکے مطالعہ سے وہ بات ظاہر ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے شاہان اسلام اور تقریباً تمام روئے زمین کے مسلمانوں نے امام صاحب کی اتباع تسلیم کی ہر حصہ کامل بہترین کاغذ اعلیٰ چھپائی قیمت عه محصول ۵

ملنے کا پتہ۔ صداقت بک ایجنسی کانپور

دوائی دوا اور مضبوطی کی مضبوطی

لال شربت

اپنے پیارے لڑکے اور لڑکیوں کو پلایئے۔ اس سے خون گاڑھا اور جسم مضبوط ہوتا ہے۔ کف۔ کھانسی۔ بدہضمی۔ سینہ کی کمزوری اور بلاپن مٹ کر ہڈی سخت ہوتی ہے۔ قوت ہاضمہ درست ہوتی ہے۔ بچوں کی جسمانی کمزوری اور اس سے پیدا ہونے والے مرضوں کے لئے "لال شربت" ہی ایک ایسی میٹھی و خوش ذائقہ دوا ہے جو تمام بیماریوں کو دور کر کے جسم میں خون و طاقت بڑھاتا ہے اور نوزائیدہ عورت کے دودھ میں بھی ترقی کرتا ہے۔

قیمت فی شیشی ۱۲ ار بارہ آنہ۔ ڈاک محصول ۸ ار آٹھ آنہ تین شیشی ایک ساتھ ۲ دو روپیہ تین آنے ڈاک محصول ۱۴ ار چودہ آنہ۔

جلدی امراض کی دوا

یہ دوا جلدی امراض کے لئے اتنی اکسیر ہے کہ جسم پر کیسی ہی خارش۔ چھاجن۔ اپرس وغیرہ کیوں نہ ہوں اس کے استعمال سے ایک دم نیست و نابود ہو جاتے ہیں اور جذام سے بگڑی ہوئی جلد میں بھی یہ دوا اچھا فائدہ کرتی ہے۔

قیمت

فی شیشی بارہ آنے ۱۲ ار۔ ڈاک محصول ۶ ار چھ آنے۔ تین شیشیوں کی قیمت ۲ دو روپیہ تین آنے۔ ڈاک محصول ۸ ار آٹھ آنے

نوٹ۔ ہماری جملہ ادویات مندرجہ فہرست قیمت ہمارے ایجنٹ اور دوافروشوں کے یہاں دستیاب ہوتی ہیں۔ خریداری سے پہلے اپنے مقامی دوافروشوں سے دریافت کریں۔

ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن (صیغہ نمبر ۷۵) پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

ایجنٹ:۔ (کلکٹر گنج کانپور میں) چھوٹے لال اینڈ سنس۔ (نیا گنج کانپور میں) محمد حافظ محمد نصیر

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں رہے
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں رہے
(احسن بمبئی)

REGD: No
14

اڈیٹر
خواجہ عبدالسلام
ہفتہ وار

جلد ۶ | کان پور چہارشنبہ ۱۲-دسمبر ۱۹۲۷ء مطابق ۲۵-جمادی

ادبیات

نوائے راز

از جناب ابوالفاضل رازؔ چاندپوری

ادھر آ نا مطرب! مجھے ساز دینا
کہ ہے روح کو اذنِ پرواز دینا
یہ خود ساختہ تو بہت بے مزہ ہے
مجھے اب کے ساقی! خدا ساز دینا
کہاں جا رہی ہے، کدھر جا رہی ہے
کوئی ہے؟ جوانی کو آواز دینا
بہت کھا چکا ہوں فریبِ محبت
مجھے اب نہ فقرہ سخن ساز دینا
بمشکل مری جان آئی ہے لب تک
مجھے اب تسلّی نہ دم ساز دینا
میں کھویا گیا ہوں تری جستجو میں
کہاں ہے، کدھر ہے تو آواز دینا
خبردار غافل! خدا کا یہ گھر ہے
بتوں کو نہ دل اپنا اے رازؔ دینا

سنہ ۱۹۲۷ء کے اختتام پر انگلستان میں ... کی موٹروں کی تعداد ساڑھے چھ لاکھ ہو جائے گی اور امریکہ میں اس سے بہت زیادہ ہے

اسلامی پردہ میں افراط و تفریط

(گذشتہ سے پیوستہ)

گر دختر کشی کرنے والے کفار کی زندہ یادگار بنکر ہمارے گرفتارانِ بلائے دولت کیسی بیباکی سے اپنی "قرۃ العین" کے حق کا خون کرنے اور اپنے بعد بھی اپنی جھوٹی عزت کا ناپائدار سامان وہاں قائم رکھنے کی خاطر جہاں سے خود ہمیشہ کے لئے چلا جاتا ہے اپنی سچی ذلت اور ذاتی اذیت کے قوی اسباب وہاں فراہم کرتے ہیں جہاں اپنا مستقل قیام ہوگا۔ واجبات و فرائض کا ترک کرنا اور اس کو اچھا سمجھنا کسی ہلکی قسم کا نہیں بلکہ سرکشی و بغاوت کا سنگین جرم ہے اور جس کے خلاف یہ بغاوت کی جا رہی ہے وہ کوئی ارضی حکومت نہیں ہے بلکہ ارض و سما وغیرہ کو وجود میں لانے والی ذاتِ خلاق و جبار کی حکومت ہے اس لئے گو ابھی گرفتاری بھی عمل میں نہیں آتی مگر کبھی سب کچھ معہ فیصلہ بہ یک وقت ہو جانے میں کس ایمان رکھنے والے کو شک ہو سکتا ہے۔

یہ اور خدا معلوم بلکہ سب کو معلوم ہے کتنے واجب التعمیل و تعظیم احکام خدا و رسول ہیں جن کی طرف سے مجرمانہ لاپروائی برتی جاتی ہے۔ مگر مایوس نہیں ہونا چاہیئے، تاریکی بھی کبھی حد کو پہونچتی ہے جس کے بعد روشنی کے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ استبداد اور محکومیت کی بے شمار لعنتوں سے نقصان اور تلخیاں پہلے بجبر، پھر خوشی خوشی اور پھر رنج کے ساتھ سہتے سہتے آخر کار جب قومی ذلتیں اور مصیبتیں برداشت کی حد سے باہر ہو جاتی ہیں تو غفلت اور نیند کم ہونے لگتی ہے آنکھیں قدیم معمول سے زیادہ کھلنا شروع ہو جاتی ہیں عقل و سمجھ میں بیداری کا آغاز ہوتا ہے اور طبیعت اپنی اصلاح کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔

الحمد للہ کہ اب قریب قریب ہر شعبہ میں ہماری زندگی کی حرارت و حرکت کی ابتدا نظر آنے لگی ہے۔ خطبۂ جمعہ سمجھنے کی طرف بھی توجہ ہے۔ لڑکیوں کی تعلیم بھی ضروری معلوم ہو رہی ہے۔ پردہ کی شدت بھی خبط کے درجہ سے اترنا شروع ہو گئی ہے۔ ریل گاڑی میں بنچوں کے بجائے اب فرش پر نہیں بٹھایا جاتا، پلیٹ فارم کا سفر بغیر ڈولی کے اپنے پیروں کے ذریعہ اب بکثرت نظر آتا ہے۔ البتہ ریلوے حدود سے باہر صرف ایک سڑک کے پار کرنے میں بھی برقعہ کے اوپر سے پردہ دار سواری کا خبط ابھی باقی ہے۔ مگر الحمد للہ کہ اس میں بھی کمی شروع ہو چلی ہے۔ دہلی گڈھ کا واقعہ ہے کہ ایک ترک ایک صاحب سے جو جا رہے تھے سڑک، اور مکان کے درمیانی میدان کو طے کرتا ہوا ایک چوپہلا نظر آیا ترک نے بڑی حیرت سے دریافت کیا کہ اتنے بڑے

کہک...
ضرورت...
برتنے کی صلاحیت...
اور پھر ان میں سے ہر ایک...
عرصہ میں ایک بڑی تعداد صحیح خیال و...
کام کو بڑی نرمی اور خوبصورتی اور خوشگوار...
شرط یہ ہے کہ اپنے عمل کی مثالیں بھی پیش ہوتی رہیں
آسانی سے ہمارے ساتھ ساتھ ہوگی۔ (الحمد للہ کہ میں
بعد اس تحریر کو پیش کر رہا ہوں)

پردہ کا حکم قرآنی ہے۔ اس لئے یہ چیز ہمارے دینی امور میں ہے۔ اس وقت برقعہ کا استعمال اس حکم کو احسن طور سے پورا کر رہا ہے۔ (ممکن ہے کہ آئندہ اس سے بہتر کوئی صورت بھی وجود میں آئے) رسالت اقدس نے احکام دین میں اپنی طرف سے کچھ اضافہ کرنے کو ہمیں منع فرمایا ہے۔ احکام رسالت میں مداخلت کرکے کوئی نئی بات اگر شامل کی جائے تو اس کو قابل رد فرمایا ہے۔ نیز جس عمل کی بابت حضرت رسالت کا حکم نہیں موجود ہے اس کو بھی قابل رد بتایا ہے، پھر برقعہ کے اوپر سے ہمارا چڑھایا ہوا غلاف دار ڈھانچہ کہاں مستحسن یا قرین عقل ٹھیر سکتا ہے، پردہ کے بارے میں تشدد یا حد جائز سے تجاوز۔ صرف ایک نتیجہ کے لئے بہت زیادہ کارآمد ہو سکتا ہے اور وہ خواتین کی صحت کا ناقص و بوسیدہ ہو جانا ہے۔

یاد رکھئے "تندرست" جسموں ہی میں "تندرست" دماغ نظر آ سکتے ہیں۔ اعلیٰ اخلاق صحیح و قوی دماغ ہی پیدا کر سکتا ہے۔ اور صحیح جسم و دماغ صرف تندرست ماں کے پیٹ اور اوس کی گود میں بنتا اور تیار ہوتا ہے۔

اور ایسا ہی انسان "مالک" اور ملک دونوں کی صحیح خدمت کر سکتا ہے

اسلم عمر

امریکہ میں ایک نئی لالٹین تیار ہوئی ہے جس میں ہوا اور سب سے لیکر ڈیڑھ ارب بتیوں تک کی طاقت ہے مطلع صاف ہو تو یہ روشنی رات کے وقت تین سو میل پر نظر آئیگی اور آسمان کے رخ سات سو میل سے ایک ہزار میل تک کی چیزیں نظر آئینگی۔

[illegible] ہمارے زیادہ [illegible] چپہ چپہ مشتاق [illegible] تھا کہ افغانستان کے آزاد [illegible] عادت حاصل کریں نمازیوں کی [illegible] عظ فرمایا جس میں دیگر مذاہب کے ساتھ [illegible] رواداری کی اعلیحضرت نے مسلمانوں کو خطاب کر کے فرمایا

[illegible]

اگر تم چاہتے ہو تمہارے مذہب کی عزت و حرمت کیجائے تو تم دوسرے مذاہب کے لوگوں کے محسوسات کی مساویانہ طور سے عزت کرو"۔ یہ نہایت درجہ شرم کی بات ہے کہ ہندوستان کے مسلمان گائے کے سوال پر ہندوؤں کے جذبات کی عزت نہیں کر سکتے۔" تم خود اپنے مقدس رسول کی تعلیمات کی بے حرمتی کرتے ہو جنہوں نے اپنے عمل مبارک اور ارشاد سے برادری کی تعلیم دی تھی۔" خود ہمارے مذہب کی تعلیمات کو غلط سمجھا گیا ہے جو دوسرے مذاہب کے لوگوں کے محسوسات کا تمسخر کیا جاتا ہے تم خود اسطرح اپنے مذہب کا تمسخر کراتے ہو۔"

خطبہ کے خاتمہ سے قبل اعلیحضرت نے بار بار اس پر زور دیا کہ جس طرح ممکن ہو مذہبی مناقشات اور نسلی منافرت کا سدباب کیا جائے اور یہ ان لوگوں کا خاص مقصد ہونا چاہیے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین و مذہب کی پیروی کا اقرار کرتے ہیں۔

جس وقت اعلیحضرت خطبہ ارشاد فرما رہے تھے مجمع مسجد میں جو مجمع مجتمع ہوا تھا وہ بار بار صدائے تحسین بلند کرتا تھا۔"

اعلیحضرت ایک اور جگہ ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

میری مملکت میں ہندوستانی بھی ہیں جو افغانوں کے پہلو بہ پہلو امن و امان اور محبت و دوستی کے ساتھ رہتے ہیں وہاں ہندوؤں کو بھی وہی حقوق حاصل ہیں جو مسلمانوں کو ہیں اور آپس میں بھائیوں کی طرح رہتے ہیں افغانستان میں ذات اور مذہب کی کوئی قید و امتیاز نہیں۔"

[illegible]ین کے خلاف باشندگان کانپور کا اجتماع

[illegible] بلا تفریق مذہب و ملت ایک زبردست اجتماع [illegible] ل پارک (شردھانند پارک) میں ہوا [illegible] مندرجہ ذیل اصحاب شامل تھے "رائے بہادر بابو [illegible] چیرمین میونسپل بورڈ۔ رائیصاحب گوپی ناتھ [illegible] مجسٹریٹ و اڈیٹر آزاد، ڈاکٹر مراری لال، ڈاکٹر [illegible] شنکر و دیارتھی ایم ایل سی، اڈیٹر پرتاب، پرنسپل دیوان چند [illegible] اڈیٹر صداقت، سردار اندر سنگھ وغیرہ۔

[illegible] سائمن کرائل کمیشن کے تقرر سے ہندوستان کی جو اہانت [illegible] وجہ سے ہندوستانیوں میں انتہائی غم و غصہ پیدا ہو گیا ہے [illegible] ے جس غم و غصہ کا اظہار کیا ہے وہ بالکل بجا نظر آتا ہے۔

[illegible] بہادر بابو آنند سروپ صاحب صدر لوکل لبرل لیگ نے جلسہ کی [illegible] کرتے ہوئے ایک زبردست اور مدلل تقریر کے دوران میں فرمایا کہ [illegible] ہندوستانیوں کو رائل کمیشن میں شریک نہ کر کے ہندوستان کی سخت توہین [illegible] کی ہے نیز ہندوستانیوں کی علیحدگی بھی قانوناً درست نہیں آخر میں [illegible] پنے فرمایا کہ مقاطعہ کے مسئلہ میں سول نا فرمانی کو شامل نہ کرنا چاہیے!

بابو نرائن پرشاد نگم وکیل نے مقاطعہ کا رزولیوشن پیش کرتے ہوئے ایک زبردست تقریر کے دوران میں فرمایا کہ اعلان سنہ ۱۹۱۷ء کسی فیاضی کی بنا پر نہیں کیا گیا تھا بلکہ جنگ عظیم کی نزاکت کو ملحوظ رکھتے ہوئے کیا گیا تھا اگرچہ اس کے بعض حصص مضحکہ انگیز تھے مگر اس وقت اس کے خلاف آواز اٹھانا مناسب نہیں سمجھا گیا۔ کمیشن کے تقرر کے مسئلہ کو اسمبلی میں نظر انداز کر دیا گیا مگر اب اس کے تقرر سے صاف ظاہر ہے کہ موجودہ گورنمنٹ اس کو اپنے سامنے ختم کرنا چاہتی ہے کمیشن کے تقرر سے گورنمنٹ کا نقطہ نظر ظاہر ہو گیا اس لیے موجودہ گورنمنٹ سے کوئی مزید توقع فضول ہے

منشی جوالا پرشاد وکیل نے رزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ رائل کمیشن کے تقرر سے ہندوستان کی جو توہین ہوئی ہے اس کی وجہ سے اس کا مقاطعہ ضروری ہے۔ بعض مسلمانوں کی طرف سے مقاطعہ کے خلاف آواز اٹھائی جاتی ہے حالانکہ تمام مسلم بلند پایہ لیڈر مقاطعہ کے موافق ہیں اور ظاہر ہے کہ انسے زیادہ کون مسلم مفاد کا محافظ ہو سکتا ہے۔

پنڈت بالکرشن شرما نے فرمایا کہ ہندوستان کے لیے مقاطعہ نہایت ضروری ہے اور ہندوستانیوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اس ذلت آمیز پارلیمنٹری ایکٹ کو مسترد کر دیں۔

مسٹر نور الٰہی مقاطعہ کی مخالفت میں مقررین کو برابر درمیان میں ٹوکتے رہے جس کی وجہ سے ذرا ہلچل مچ جاتی تھی جناب صدر نے انکو پلیٹ فارم پر بلا لیا اور کہا کہ آپ اپنے نقطہ نظر کو حاضرین کے سامنے پیش کر سکتے ہیں مگر تقریر کے درمیان میں نہ بولیے چنانچہ مسٹر نور الٰہی نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہندوؤں کی موجودہ ذہنیت کی وجہ سے مسلمان خائف ہیں اسلیے مسلمانوں کے لیے نہایت ضروری ہے کہ وہ مقاطعہ سے پیشتر ہندوؤں سے ایک سمجھوتہ کر لیں ورنہ بلا اس کے مسلمانوں کو عظیم نقصان ہوگا آپ نے فرمایا کہ مصر وغیرہ کی مثال دینا یا انکے لیے غلط ہے کیونکہ وہاں اکثریت نے اقلیت کو اس قدر حقوق دیدیے ہیں کہ انکو کوئی فکر نہیں بخلاف اس کے یہاں کی اکثریت اقلیت کو ہضم کر جانا چاہتی ہے اسکے ثبوت میں آپنے سی آر داس اتحادی وغیرہ کے پیکٹ کی مثالیں دیں۔ موجودہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ نے مقاطعہ کو مسلمانوں کے لیے غیر ضروری اور مہلک بتایا۔

مسٹر فاروق نے مقاطعہ کی تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ غلط ہے کہ مسلمان ہندوؤں سے خائف ہیں مسلمان اس قدر بزدل نہیں اگر ایک دفعہ ہندوؤں کا بھی راج ہو جائے تو بھی مسلمان خوف زدہ نہ ہوں گے مسلمانوں کو اپنے ہندو بھائیوں پر پورا بھروسہ ہے اور اس سے زیادہ اپنے خدا پر اس وقت ملک کی عزت کا سوال ہے لہذا اسلیے ہندو مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ آپس کے اختلافات کو بھول جائیں اور متحدہ طور پر ملک کی عزت کی حفاظت کریں۔

سردار گوربخش سنگھ (دہلی) نے مقاطعہ کی تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں کو سکھوں سے سبق لینا چاہیے کہ وہ کسقدر حقیر اقلیت میں مگر وہ نہیں ڈرتے مسلمان باوجود اس کے کہ ۷ کروڑ ہیں مگر خائف ہیں اُن کا ہندوؤں سے مطالبہ کرنا بھی درست نہیں کیونکہ ہندوؤں کے پاس ہے کیا جو وہ مسلمانوں کو دیں گے؟

آنریبل سیٹھ گوونداس (جبلپور) نے مقاطعہ کی تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے جناب صدر کی اس رائے سے اتفاق نہیں کہ مقاطعہ میں سول نافرمانی شامل نہ ہونی چاہیے میرے خیال میں کانگریس کو اس کا حق حاصل ہے کہ وہ اپنے لیے جو راہ چاہے اختیار کرے جیسا کہ نان کوآپریشن کے زمانہ میں ماڈریٹوں نے کیا تھا (اگر واقعی مقاطعہ کی تحریک میں سول نافرمانی شامل کر دیگئی تو موجودہ اتحادی حیثیت ختم ہو جائیگی اس لیے سول نافرمانی کا اسمیں شامل کرنا بالکل غیر ضروری ہے اڈیٹر)

حافظ محمد صدیق صاحب میونسپل کمشنر نے فرمایا کہ یہ صحیح نہیں کہ سب مسلمان خوشامدی ہیں اور خوشامد کی بناء پر مقاطعہ کے خلاف ہیں بلکہ واقعہ یہ ہے کہ مسلمانوں کا یہ خیال ہے کہ ہندو مسلمانوں میں ایک اسکیم (سمجھوتہ) مرتب کر لی جائے تاکہ مسلمانوں کو اپنے حقوق کے بارے میں بے اطمینانی نہ رہے۔ مجھے ایک مسلمان کی حیثیت سے یہ کہنے میں ذرا بھی دریغ نہیں کہ رائل کمیشن کی موجودہ صورت ہندوستان کیلیے سخت توہین آمیز ہے اور اس توہین کا اثر جبکہ ہندوؤں پر ہوگا بجنسہ وہی مسلمانوں پر اور اس سے کوئی مسلمان انکار نہیں کر سکتا۔ یہ بات بھی میرے پیش نظر ہے کہ اس وقت ہمارے تمام سربرآوردہ رہنما مقاطعہ کے موافق ہیں مگر باوجود اس کے بھی مسلمانوں کا ایک طبقہ ایسا ہے کہ مقاطعہ سے پیشتر ایک سمجھوتہ کا خواہشمند ہے سوال صرف قبل یا بعد کا ہے۔ مگر اس سے یہ مطلب نکالنا کہ مسلمان مقاطعہ کے خلاف ہیں درست نہیں۔

مسٹر محمد مظفر نے رزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت ملک افلاس میں مبتلا ہے اور اسی افلاس کی وجہ ہندو مسلمان کا سوال پیدا ہوتا ہے جس وقت ملک میں صنعت و حرفت کا دور دورہ ہوگا اور ہندوستان دولت سے مالامال ہوگا اس وقت اس قسم کے رکیک سوالات درمیان نہیں نہ آئینگے بعض مسلمانوں کا یہ نقطہ نظر کہ مقاطعہ سے پیشتر ایک سمجھوتہ ہندو مسلمانوں میں ہو جانا چاہیے اسلیے مضحکہ انگیز ہے کہ اگر مسلمانوں میں سمجھوتہ کے شرائط پورے کرنے کی طاقت ہے تو وہی طاقت بلا سمجھوتہ کے بھی اپنے حقوق لے سکتی ہے مسلمان بزدل نہیں مسلمانوں کو اپنے اوپر بھروسہ کرنا چاہیے اور یہی اسلام کی اصلی تعلیم ہے۔

مسٹر مرتضیٰ حسین عابدی نے مقاطعہ کی تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ مقاطعہ کے سلسلہ میں ہندو مسلمانوں کے سوال کو اٹھانا ایک غیر ضروری بات ہے آپ نے فرمایا کہ تمام مسلم ممتاز رہنما بائیکاٹ کے موافق ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ مقاطعہ مسلمانوں کے مفاد کیلیے ضروری ہے۔

آخر میں جناب صدر نے رزولیوشن پر رائے لی اور سوائے

صداقت اور آزاد

ہمارے کرم اڈیٹر صاحب آزاد نے ۱۵ دسمبر ۱۹۲۷ء کے آزاد مین
پانچ کالم کا ایک طولانی مضمون اپنی صفائی مین تحریر فرمایا ہے اور اس مرتبہ
اڈیٹر صاحب آزاد نے اقتباسات (انجمن اتحاد، صداقت اور آزاد) پیش
کر کے ناظرین کو غلط فہمی مین مبتلا کرنا چاہا ہے۔

اڈیٹر صاحب موصوف کا یہ فرمانا کہ:۔

"اڈیٹر آزاد پر اب تک جو الزام تھا اُسمین بھی اس دفعہ تبدیلی کیگئی ہے"!
قطعاً غلط ہے چنانچہ اس کے ثبوت کیلیے صداقت ۲۸ ستمبر اور ۲۴ نومبر
۱۹۲۷ء کے اقتباسات ذیل مین درج کیے جاتے ہین کہ

"ہمارے ایک مکرم دوست نے صداقت کے اس مضمون کو
(۲۱ ستمبر کے مضمون کو) انجمن اتحاد مین پیش کیا تھا اور اس کا
اظہار فرمایا تھا کہ یہ مضمون جلسون کی کافی واقفیت کے بعد لکھا
گیا ہے"

(صداقت ۲۸ ستمبر)

"ہم اپنے معصر موصوف سے با ادب یہ عرض کرینگے کہ صداقت
کا اعتراض ہرگز یہ نہ تھا کہ اس رزولیوشن کے مرتب کرنیوالے
جناب ہین اڈیٹر صداقت کو بھی اس کا علم ہے کہ مسودہ کے
کاتب یا مرتب ایک دوسرے بزرگ ہین۔" (صداقت ۲۴ نومبر)

دراصل اڈیٹر صداقت کا اعتراض اڈیٹر صاحب آزاد سکریٹری انجمن اتحاد
پر یہ ہے کہ اُنھون نے نفس للٰہی سے کام لیکر صداقت کے مضمون
کو بلا جلسہ مین پڑھے ہمدم کے مضمون کے مانند بتایا اور جب باصرار
صداقت کا مضمون اڈیٹر صاحب موصوف نے پڑھا تو ممبران نے آپ سے
اتفاق نہین کیا اور صداقت کا نام رائے بہادر بابو انند سروپ صاحب نے
قلمزد فرمادیا۔

اڈیٹر صاحب آزاد نے "الزام کی تبدیلی" کے پہلو کو لیکر اقتباسات سے
تقریباً ۲ کالم رنگ ڈالے ہین مگر ناظرین کو مندرجہ بالا اقتباسات ملاحظہ کرنیکے
بعد اس کا اندازہ ہوگیا ہوگا کہ اڈیٹر صاحب آزاد کا طرز عمل اصول صحافت
کے کس قدر منافی ہے۔

حافظ محمد ہاشم صاحب کے خط کے شائع ہونے سے ہمارے مکرم اڈیٹر صاحب
آزاد نے مجبور ہو کر اس کا اقرار کرلیا کہ:۔

"...... اس پر مباحثہ ہوا جسمین کئی ممبران نے
حصہ لیا اور مختلف ممبران کی فرمائش پر اڈیٹر آزاد
نے بحیثیت سکریٹری ہمدم اور صداقت کے مضامین پڑھکر
سنا دیے"

پس اڈیٹر صداقت کا یہی اعتراض تھا اور جب اب آپنے اس کا اقرار
کرلیا تو اس بحث کا بھی خاتمہ ہوگیا۔

اڈیٹر صاحب آزاد نے جو اقتباسات انجمن کی کارروائی کے دیے ہین
اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ دراصل "اطلاع ضروری" کے رزولیوشن کے اصلی
محرک آپ ہی ہین چنانچہ ۲۶ ستمبر کے انجمن اتحاد کی کارروائی ملاحظہ فرمایئے کہ:۔

"منشی دیا نراین نگم صاحب نے تجویز کی کہ اس صورت
مین کہ بعض اخبارات یونیٹی بورڈ کے جلسون کے متعلق غلط
اور نامکمل خبرین شائع کرتے ہین......"

"اس تجویز پر ایک طولانی مباحثہ ہوا......"

اخبارات کی غلط خبرون اور غلط فہمی پیدا کرنے والی رائے زنی
کے متعلق لالہ دیوان چند صاحب کی تحریک......
اور اتفاق رائے سے حسب ذیل رزولیوشن پاس ہوا"

اس کارروائی سے صاف ظاہر ہے کہ آپ نے اس کی تحریک کی اور مسودہ مرتب
کیا پرنسپل دیوان چند صاحب نے۔

جب یہ ثابت ہوگیا کہ "اطلاع
ہوا تو اس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ
ہی خواہ مخواہ داخل کرنا چاہتے تھے مگر
خود رزولیوشن کے محرک پرنسپل دیوان چ
غلط فہمی پیدا کرنے والا ہندو سبھا (اردو
شامل کرنگی خواہ مخواہ کوشش کرتے کیونکہ انکو
خیر خدا کا شکر ہے کہ خود اڈیٹر صاحب آز
اور انجمن اتحاد کی کارروائی سے یہ ثابت ہوگیا کہ
کے مضمون کو پڑھا اور انکی اس رائے سے کہ صداقت
والا ہے کسی نے اتفاق نہین کیا۔ اور اس بحث
مگر اب اڈیٹر صاحب آزاد کی دوسری چال
حافظ محمد ہاشم صاحب کا جو خط ۷ دسمبر کے صداقت مین
اقتباس جلی قلم سے اڈیٹر صاحب آزاد نے ۱۵ دسمبر
مین شائع کیا ہے چنانچہ اڈیٹر صاحب آزاد تحریر فرما
حالانکہ ہمارے مکرم دوست (حافظ محمد ہاشم صا
نے اپنے خط مین صاف طور پر یہ لکھدیا کہ:۔

"میری سمجھ مین نہین آتا کہ محض عبارت پڑھنے کی وجہ
سے آپ کو (اڈیٹر صداقت کو) اُن پر (اڈیٹر آزاد پر)
کیون اعتراض ہے۔"

صداقت سے اس اقتباس کو نقل کر کے اڈیٹر صاحب آزاد نے ناظرین
آزاد کو اس مغالطہ مین مبتلا کیا کہ اڈیٹر صداقت کی یہ غلطی ہے کہ اُسکو اڈیٹر
آزاد پر یہ اعتراض ہے۔

مگر اسی کے ساتھ خط کے اصلی حصہ سے اڈیٹر صاحب آزاد نے ناظرین
آزاد کو مطلع نہین کیا کہ:۔

"اور اڈیٹر صاحب آزاد کو جبکہ اُنھین یاد نہین
پڑھنے سے کیون انکار ہے۔"

کیا ہم اڈیٹر صاحب آزاد سے یہ دریافت کرسکتے ہین کہ آزاد کے
ناظرین کو اس اقتباس نے غلط فہمی مین نہین مبتلا کیا ہوگا؟
اور کیا یہی اصول صحافت ہے کہ آپ ناظرین کو تصویر کا صرف ایک رُخ
دکھا کر انسے اپنی تائید کرالین؟
کیا اس کے مقابلہ مین لفظ "ہندو" کو براکٹ ( ) مین لکھدینا
(جو حقیقتاً اصل مین موجود تھا اور البرید کے کاتب کی غلطی سے رہگیا تھا
اور اڈیٹر صداقت نے تحقیق کر کے براکٹ ( ) مین لکھدیا تھا) کوئی
وقعت رکھتا ہے؟

حالانکہ اس موقعہ پر اڈیٹر صاحب آزاد نے اڈیٹر صداقت کے متعلق
یہ الفاظ لکھے تھے کہ:۔

"اُنسے ایک افسوسناک حرکت ہوئی ہے جس کا ذکر
ہم کو بڑی ندامت کے ساتھ کرنا پڑتا ہے۔"

سے اختلا
بحث کی ابتدا کرکے
صاحب آزاد کو حق حا
کا طعنہ دینا اصولی حیثیت سے
البتہ اڈیٹر صداقت کا ہمیشہ سے
جواب نرمی سے دے چنانچہ اس بحث مین
برابر اس کا خیال رکھا ہے کہ وہ کوئی سخت بات
اور اب بھی اڈیٹر صداقت اڈیٹر صاحب آزاد کی
جواب مین نرمی سے کام لینے کو آمادہ ہے

"بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی
جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا"

آفتاب صداقت زیر ادارت پنڈت ستیہ دیو جی صاحب (اسلام
قبول کرچکے ہین) جنوری ۱۹۲۸ء سے شائع ہونا شروع ہوگا یہ اخبار ہفتہ وار ہوگا
اور لکھنؤ سے شائع ہوگا چندہ سالانہ صہ ہوگا اور نمونہ مفت۔

المیزان شاہجہانپور کا سالانہ نمبر یکم جنوری ۱۹۲۸ء کو خاص

اعلان تعطیل صداقت کا آیندہ پرچہ بوجہ تعطیل قومی ہفتہ شائع نہ ہوگا صداقت کا آیندہ پرچہ ۴ جنوری ۱۹۲۸ء کو شائع ہوگا۔ ناظرین انتظار نہ فرمادین منیجر

...ہے کام نکالدیا۔

...تھا کہ پاس کرنے سے بھی کوئی

...حرکت سے ... جان سے عاجز ہوں۔ والدین

...وغیرہ مصر ہیں کہ میں نوکری کروں اور میں

...ہی کر رہا ہوں۔ اس کشاکش میں گو لالچ غالب

...اعزہ اقربا کے قلوب کو مجروح کیا چنانچہ ایجاب ایک

...مہمان کی حیثیت سے داخل ہو گئے اور جملہ تہذیب کے مدارج

...ایک مکمل دیہاتی بننے کیلئے ہمہ تن تیار ہو گیا۔ اب اس کی ضرورت تھی

...ہمسفر معقول ہو جس سے یہ دو گھنٹہ کا سفر دلچسپی سے گذرے۔ درجہ میں بہت دیکھا کوئی مرد معقول نظر نہ آیا لامحالہ ٹونڈلہ تک تو خاموش رہا۔ اخباروں کے اشتہاروں کے کالم سے لیکر خبروں تک سب پڑھ ڈالا اور اس طریقہ سے اپنے رفیقان سفر کو اس مغالطہ میں ڈالے رہا کہ گویا ان کا ہمسفر کسی ادارہ صحافت کا معزز رکن ہے۔ یا کسی بڑے معزز عہدہ پر فائز۔

ٹونڈلہ اسٹیشن پر گاڑی رکی۔ آشیان کو خیرباد کہکر جملہ اسیران قفس بیک بار بال و پر جھاڑتے ہوئے اڑ گئے اور میں محو حیرت بنا ہوا خاموش اخبار پڑھتا رہا گویا کائنات کی جملہ حرکات و سکنات کا مجھ پر قطعاً احساس نہ تھا۔ اور دنیا کی نظروں میں میں اسوقت ایک بہترین کامیاب فلسفی نظر آرہا تھا جب درجہ خالی ہوا میں نے بہت سکون سے سانس لی۔ اور گھبرا کر کھڑکی سے باہر سر نکالکر دیکھنے لگا، میری خوش قسمتی سے چند خوش پوش۔ جاذب نظر۔ لطیف تر نشاط روح جذبات پرور ہستیاں میرا دل بہلانے کے لئے متعید کیگئیں۔ میں بے تکلف ہونے میں ید طولیٰ رکھتا ہوں۔ چنانچہ ایک شرمندہ نظر ہستی سے میں نے گفتگو شروع کی۔ مکمل گفتگو نہ لکھنے کا موقع ہے اور نہ اسکی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ میں جنسیت کے متعلق بھی کچھ کہنا نہیں چاہتا یہ محض ذوق سلیم پر چھوڑتا ہوں

میں۔ جناب کا قصد کس جگہ کے لئے ہے؟

وہ۔ ٹکٹ دیکھ لیجئے۔

میں۔ کیا آپ کو شہر کا نام بتلانے میں تامل ہے؟

وہ۔ آپ کو آخر اصرار کیوں ہے؟

...پوچھا......

...کے؟

...جاؤں۔

...بلا تکلف ... ہے؟

...مکمل بارک ... ہے۔

...بڑی تمہید کس استان کی ہے، آپ سے مطلب؟

...دیا گئے ہیں؟

...صداقت ... اس قابل سمجھا جاؤں۔ اگر آپ خفا نہ ہوں تو میں یہ ... کہ آپ کچھ اداس معلوم ہوتی ہیں؟

...آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ آپ سے غرض واسطہ؟ اچھا فرض کیجئے

...ہے کہ خدمت کر سکوں،

...قسمتی میں کوئی کسی کا نہیں ہوتا ہے، سایہ بھی ساتھ چھوڑ دیتا ہے۔

...خاتون کی گفتگو سے کچھ اس درجہ متاثر ہوا کہ خلاف معمول میرا تقاضا بڑھتا گیا، آخر ... کہ میرے ہمسفر کی ہستی ایک طلسم کے راز سے زیادہ مشکل تھی۔ پان مجکو عطا ہوا، میں ... کھایا، میں نے سگریٹ پیش کی مگر "انکار" کے بعد میری ہمت نہ پڑی اور میں خاموش ہوگیا

(۳)

اکسپرس پوری تیزی کے ساتھ جا رہا تھا اور ہمارے درجہ میں مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ اب اس درجہ میں گنے گنائے محض ۲ آدمی رہ گئے تھے جنمیں میرے پہلے ہمسفر بھی تھے۔ ایک نوجوان شخص کو میں نے دیکھا کہ بہت غور کر کے مجکو دیکھ رہا ہے اور میری اس گفتگو کو بہت شوق سے سن رہا ہے۔ میری سمجھ میں نہ آیا، اتفاق سے میں اس جانب کسی کام کے لئے گیا تو بہت چپکے سے اس نوجوان نے جسکی عمر زیادہ سے زیادہ ۲۲ برس کی ہوگی بڑی بڑی گول تال کی عینک لگائے ہوئے تھا، چہرہ پر حجاب کے نشان تھے جسم دوہرا تھا تندرستی کے آثار نمایاں تھے نفیس شیروانی زیب تن کئے ہوئے تھا اسکے پاس برتھ پر خطوط شبلی۔ یادگار انیس اور دو ایک اخبار رکھے ہوئے تھے کہا۔ کیا یہ شمشاد تو نہیں ہو۔؟

...... میں اپنا نام سنکر جھجکا۔ میں نے مڑکر دیکھا۔ اور غور کرتا رہا۔ یہ تو سمجھا کہ یہ شکل میری دیکھی ہوئی ہے مگر یہ نہ جانتا تھا کہ کہاں دیکھا ہے۔ میں نے کہا۔ بھائی صاحب گستاخی معاف میں نے آپکو دیکھا ضرور ہے۔ لیکن اس وقت آپکا نام ذہن سے مطلقاً فراموش ہوگیا۔ میں "شمشاد" ہوں۔ آپ بالکل صحیح کہتے ہیں۔ وہ بہت زور سے قہقہہ لگا کر ہنسا اور کہنے لگا کیا اسی پر دعوائے الفت ہے۔ کیا اسی پر نباہ کا وعدہ ہے۔ آہ شمشاد۔ کیا تم مجکو پہچانتے نہیں ہو، میں ہوں تمہارا وہی نظام

...... یہ جملہ نکلا ہی تھا اگلی صحبتوں کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا اور بیخودی میں نظام کو میں نے چمٹا لیا۔ اور پھر تو مستقل گفتگو ہونا شروع ہوئی۔ نظام اور میں ایک ساتھ ہی کالج میں تھے۔ اتفاق سے نظام انگلستان چلے گئے تھے۔ ولایت سے مدتوں کے بعد آئے تھے اور مجھ سے اس عرصہ میں ملاقات نہیں ہوئی تھی، اسلئے نظام کو دیکھکر پہچاننے میں بھی تکلف ہوا تھا اب نظام کا جسم بھی دوہرا ہوگیا تھا رنگ پہلے صاف تھا اب زیادہ نکھر گیا تھا ولایت کی آب و ہوا اور فضا نے نظام پر خاصا اثر کیا تھا۔ گفتگو ہو رہی تھی کہ اٹاوہ کا اسٹیشن آگیا، اسٹیشن پر اسلامیہ اسکول کے شیطان قسم دلفریب طلبا موجود تھے کافی دلچسپی لی گئی، اب میں اور نظام دلچسپ مباحث پر گفتگو کرتے رہے۔ دوران گفتگو معلوم ہوا کہ نظام آجکل ایشیاٹک پرفیومری کا ڈائرکٹر تھا اور متعدد چھوٹی چھوٹی کمپنیوں کا سول ایجنٹ تھا۔ انگریزی بہت عمدہ بولتا تھا۔ چھوٹے چھوٹے جملوں میں قیامت برپا کرتا تھا۔ فرنگی آداب مسیحی اخلاق، دور حاضرہ کی تہذیب و تمدن پر تبصرہ کیا گیا خواتین کی سرگرمی پر بھی گفتگو ہوئی۔ دور جدیدہ کی مصری خواتین اور عہد حاضرہ کی ترکیہ جدید کی نسائی سرگرمیاں کو نظام بہت دیر تک سراہتا رہا۔ میں تو ہمیشہ ہی سے اس معاملہ میں خاموش ہو جایا کرتا ہوں۔ خدا کا شکر ہے کہ ہماری رفیقۂ حیات اس درجہ خاموش اور سعید واقع ہوئی ہیں کہ جنکی انتہا نہیں اگر ان کو کبھی حقوق کے متعلق گفتگو کرتے دیکھا

مجبور کیا جاتا ہے تو وہ یہی کہتی ہیں "ہمکو تو یہ چاہیئے کہ آپ ہم سے خفا نہ ہوں جیسے آپ ہم سے خفا ہو جاتے ہیں تو العیاذ ہم کیا کریں۔" اس درجہ معقول اہل خانہ جس کو مل گئی ہو اسکو کیا پڑی ہے کہ خواتین کی سرگرمیاں بنظر استحسان دیکھے یا معترض ہو چنانچہ میں سب کچھ سنتا رہا کہ اسی عرصہ میں کانپور کا اسٹیشن آگیا۔ ہاہا سہلا کہتے ہوئے ہم دونوں رخصت ہوگئے۔ ایک صاحب کو کانپور میں تلاش کرنا تھا چنانچہ اولاً بزرگ صفت کی تلاش شروع ہوئی شب کے ۱۱ بجے تک زیارت نصیب نہیں ہوئی، مجبوراً آریل بازار میں ایک صاحب کے ناخواندہ مہمان بن گئے۔ دوسرے دن علی الصباح گداگری کی ٹھان لی۔ سب سے پہلے مولانا حسرت موہانی کے دولت کدہ پر پہونچے وہیں صداقت کے مدیر سے شرف نیاز حاصل ہوا۔ مولانا حسرت سے تو اردوئے معلی کی نامکمل جلدیں وصول کیں اور مولانا مدیر صداقت سے سال بھر کے لئے مفت اخبار اپنے نام جاری کرالیا (خدا کرے ہمیشہ مفت ہی رہے) مولانا کی چھپی ہوئی نظر میں سادگی معقولیت اور تبسم زیر لب یہ وہ نقوش ہیں جو جلد مٹا نہیں سکتے۔ وہیں خیریت سے علامہ الفت مولانا ثاقب کانپوری بھی مل گئے ان سب حضرات نے علیگڈھ نخخانہ علوم میں مشاعرہ کے سلسلہ میں آنے کا وعدہ کیا لیکن افسوس یہ ہے کہ کوئی بھی نہیں آیا۔ اب دوسرا گھر دیکھئے"۔ کی صدا بلند ہونیوالی تھی تو ہم نے مناسب موقع مصلحتاً تخفیف تصدیع کیا اوسی وقت ایک خاتون بھی مولانا موہانی کی خدمت میں آگئی تھیں، ہم کو ایسے بھی اٹھنا پڑتا۔ چونکہ انگریزی تہذیب میں عورتوں کا خیال بہت ہے اسلئے اپنی عزت اپنے ہاتھ کہتے ہوئے سلام علیک کہتے ہوئے تانگہ والے پر بار ہو گئے تانگہ والا بھی ایسا ملا تھا کہ جسکی سند نہیں اوسکو کوئی سڑک کوئی گلی کوئی مقام معلوم نہ تھا زمانہ پریس کا پتہ پوچھا گیا۔ تمام شہر میں ایک جگہ سے دوسری جگہ دربدر کاسہ گدائی لئے ہوئے گھومے مگر لاحاصل خیریت تو یہ ہوئی کہ ایک خضر صورت نے ہدایت کی اور نئی چوک میں مولانا احسن مدظلہ سے شرف نیاز حاصل ہوا۔ مولانا کا "دیوانۂ ادب" مدت ہوئی پڑھ چکا تھا مولانا کو دیکھکر ایک عجیب کیفیت پیدا ہوگئی۔ صاحب کمال کو تاراج آج ہی دیکھا تھا۔ "زمانہ" میں مولانا اپنے جوہر مفید کو برباد کر رہے ہیں اگر مولانا خود کوئی رسالہ نکالتے تو قوم اُن کے جوہر لطیف سے لطف اُٹھاتی اور اوس حالت میں وہ "کوئل" سے زیادہ لطیف نظمیں قوم کے سامنے پیش کر سکتے۔

چونکہ اُسی ٹرین سے ہمکو لکھنؤ جانا تھا کیونکہ ڈر تھا کہ کہیں اگر "اونکو" معلوم ہوگیا کہ ہم کانپور تک آئے اور "سرکار عالیہ" سے شرف ملاقات حاصل نہیں ہوا تو قیامت ہو جائیگی۔ چنانچہ ہم اطمینان سے مکان پہونچے ــ مکان پہونچے (سسرال) معلوم ہوا "ہر ہائینس" اپنے ننہیال گئی ہوئی ہیں۔ خیر ملاقات کی سبیل نکالی گئی اور گذشتہ شب کی طرح آج بھی ناخواندہ مہمان (بادل ناخواستہ) بنائے گئے۔ دوسرے دن علی الصباح مولانا عزیز لکھنوی مولانا ریاض خیرآبادی۔ مولانا وصل بلگرامی مولانا صفی لکھنوی مولانا محشر لکھنوی مولانا صفدر مرزاپوری وغیرہ سے فرمائش کرنا تھی خوشامدیں کیگئیں منتیں کی گئیں سماجتیں ہوئیں لیکن سوا مولانا صفدر مرزاپوری کے کوئی شخص بھی لکھنؤ سے نہ آیا جس سے لکھنؤ کے اخلاق پر ایک بہت سخت بدنما دھبہ لگا اور میں تو آئندہ سے لکھنؤ کے کسی شاعر کو انسان ہی نہ کہوں گا کیونکہ میں نے ایک حضرت کے قدموں پر ٹوپی بھی رکھدی ــ اس کی لاج تو کرنا ہی چاہیئے تھی ــ وہ نہ آئے تو کیا سحر نہ ہوئی۔ مشاعرہ ہوا، کامیاب ہوا۔ اور آئندہ بھی کامیاب ہوگا لیکن حضرات لکھنؤ کی نزاکت طبع اور اخلاق کا امتحان ہوگیا۔ اب واپسی کی ٹھنی، اسٹیشن پر آئے۔ کانپور تک اسٹیشن کسی حد تک غیر لطیف گذرا، کانپور کے اسٹیشن پر پلیٹ فارم پر قلی نے اسباب رکھدیا اور کہنے لگا صاحب انتظار کیجئے، میں خاموشی سے ایک جانب بیٹھ گیا۔ دوسری جانب ایک مسیحی خاتون بیٹھی تھیں لیکن بہت متوحش، اونکی ایک ہفت سالہ بچی کھیل رہی تھی میں نے چہرہ پر بہت رقت کے آثار دیکھے تو ہمدردی کے لئے پوچھا۔

میں۔ آپ کہاں تشریف لے جا رہی ہیں؟

وہ (جواب انگریزی میں) دہلی

میں۔ کیا آپ بالکل تنہا ہیں؟

وہ جی ہاں

میں۔ کیا آپ ڈرتی نہیں ہیں اکثر واقعات پیش آجاتے ہیں؟

وہ۔ اسی لئے تو میں متوحش ہوں اور میں نے تھرڈ کا ٹکٹ لیا ہے کہ
عورتوں کے ساتھ زنانہ ڈبہ میں بیٹھ جاؤں

میں۔ آپ لکھنؤ سے آ رہی ہیں؟

وہ۔ جی ہاں۔

میں۔ آپ کو پہونچانے دو شخص آئے تھے۔

وہ۔ جی ہاں، جو صاف رنگ کے تھے وہ ہمارے شوہر تھے اور جو سیاہ فام تھے وہ میرے عزیز۔

میں۔ آپ ہندو معلوم ہوتی ہیں۔

وہ۔ میرے باپ نے ایک مسیحی خاتون سے شادی کی تھی لیکن ہماری معاشرت ابھی تک ہندوؤں کی ہے، میں ساری بہت پسند کرتی ہوں۔

میں۔ اگر کوئی کام ہو میں حاضر ہوں۔

وہ۔ آپ کہاں تشریف لے جائیں گے۔

میں۔ علیگڈھ

وہ۔ آپ کے یہاں پردہ بہت سخت ہے، دیکھئے شوق وصل کے کس قدر واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔

میں۔ ہاں صحیح ہے، لیکن پردہ کی ضرورت بھی ہے۔ ہندوستان کی سیاسی فضا اس قابل نہیں ہے

وہ۔ میں مانتی ہوں، ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ وہ خود آپ سے حقوق لے لیں گی (قہقہہ لگا کر)

میں اس ادا پر لوٹ گیا عجیب قصہ ہر جگہ حقوق نسواں پر مباحثہ ہوتا ہے میں تھوڑی دیر خاموش رہا پھر انھوں نے کہا آپ لوگ اپنی بیویوں کو ہم لوگوں کے مردوں سے نہیں ملاتے اسی لئے ہم لوگ بھی آپ لوگوں سے نہیں ملتے۔ آپ لوگ تو مسیحی عورتوں سے آزادی سے ملنا چاہتے ہیں لیکن اپنی بیویوں کو ہمارے مردوں سے علیحدہ رکھتے ہیں۔ میں خاموش رہا۔ اب گفتگو بہت آزادی سے ہونا شروع ہوئی اور ہم لوگ بے تکلف (حدود میں) بھی ہونا شروع ہوئے۔ مجھ سے پوچھا "آپ کی شادی ہوئی ہے" میں نے کہا۔ حماقت تو ہوئی ہے۔ میں چاہتا تھا کہ یہ بحث گفتگو میں نہ آئے تو اچھا ہو۔ خیر خدا خدا کرکے اکسپرس آ گیا اور ہم لوگ اس پر سوار ہو گئے۔ راستہ بھر میں خاتون سے گفتگو کرتا رہا۔ وہ خاتون بہت ہی دلچسپ سنجیدہ اور دور حاضرہ کے واقعات سے باخبر تھی۔ جب علیگڈھ اسٹیشن آیا میں مجبوراً اتر پڑا۔ پتہ دریافت کیا معلوم ہوا کہ یہ خاتون مسز ٹیلر ہیں اور لکھنؤ میں گورنمنٹ ہوس کے سامنے پیک ایلین کی کوٹھی (پرانی) میں رہتی ہیں اور ان کے شوہر سکریٹریٹ میں ملازم ہیں۔ شب کے وقت ہم لوگ پھر اپنے قفس میں آ گئے۔ پھر وہی ہم ہیں اور وہی صیاد کا گھر۔ وہی نقشہ اور وہی دلچسپ۔ مجکو یقین کامل ہے کہ جب یہ مضمون شائع ہوگا تو اسکو پڑھکر بہت سے لوگ خفا ہونگے جیسیں سب سے پہلے مسز ٹیلر، ہمارے "سر ہائینس" مولانا احسن صاحب مارہری۔ عبدالجلیل صاحب حسنی۔ نظام علی صاحب علوی۔ کلیم الدین صاحب علوی ابو نصر صاحب ہاشمی اور قریشی صاحب لیکن مجکو یقین ہے کہ سب مجکو معذور سمجھکر معاف کریں گے۔

محبت ...

تصویر کا دو...

(گذشتہ سے ...)

(۵)

رات چاندنی اور دلفریب تھی درخت نور کے مجسمے ... روپہلی کرنیں رقص کر رہی تھیں ہر چہار طرف خاموشی تھی ... نہایت تیزی سے اُڑی جا رہی تھی نواب اعتماد الدولہ ... رات کے اس قدرتی سہانے منظر کا لطف نہ اُٹھا سکا اسکی ... میں سرگرداں تھیں اُس نے صفدر جنگ کو سخت ترین ... پانچ گھنٹے موٹر ایک رفتار سے چلتی رہی آخر ٹلام کا اسٹیشن ... اندر گیا دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ بمبئی کی گاڑی ابھی نہیں آئی ... نواب کے چہرہ پر رونق آ گئی اُسے یقین ہو گیا کہ اب صفدر جنگ ... وہ ویٹنگ روم میں ٹھہر گیا سپاہی پلیٹ فارم پر تعینات کر دئے ... سے گاڑی کی آمد کا انتظار کرنے لگا۔

خدا خدا کرکے ایک گھنٹہ گذرا دور سے گاڑی کی آمد کا شور سُنائی دیا نواب ... بلیوں اُچھلنے لگا وہ صفدر جنگ کا خیال آتے ہی دانت پیسنے لگتا پلیٹ فارم ... کا ذرا سا شور بھی سنائی دیتا تو وہ یہی سمجھتا تھا کہ صفدر جنگ اور گلنار پکڑ لیے گئے ... آخر اُس سے نہ رہا گیا اور وہ کمرے سے باہر نکل آیا پہلے برآمدے میں کھڑے رہنے کا ارادہ کیا مگر سرکش دل نے اُسے گاڑی کے پاس مسافروں کے درمیان جا کھڑا کیا۔

اُس نے دیکھا کہ ایک فسٹ کلاس ڈبے کے پاس چند سپاہی کھڑے ہوئے کچھ جھگڑا کر رہے ہیں مگر مسافر کی زبردست شخصیت اُنھیں آگے بڑھنے سے باز رکھنا چاہتی ہے وہ اُسی طرف دوڑا اور اُنہیں اسی طرح گھس گیا جیسے شیر بکریوں میں۔ اُسے دیکھکر سب سپاہی پیچھے ہٹ گئے صفدر جنگ کھڑکی سے مُنہ لگائے بیٹھا تھا اُس نے نواب کی شکل دیکھی تو گھگھی کرکری ہو گئی وہ تعظیم کے خیال سے نیچے اُتر آیا نواب کا اشارہ پاکر صفدر جنگ کا سامان بھی سپاہیوں نے نیچے اتار لیا۔ گلنار گاڑی سے اس طرح اُتری جیسے ایک پرندہ پنجرے کا دروازہ کھلا پاکر اُڑنے کیلئے باہر نکلتا ہے نواب نے ایک مرتبہ صفدر جنگ کی طرف اور پھر گلنار کی طرف غیور نگاہوں سے دیکھا اور مُنہ بنا کر پوچھنے لگا "کیوں وزیر صاحب! کدھر کے ارادے ہیں؟" صفدر جنگ پر گھڑوں پانی پڑ گیا مجرم اپنے جرم سے خوب واقف تھا انکار کی گنجائش نہیں تھی کہنے لگا۔

"ذرا دو دن کیلئے بمبئی جا رہا تھا۔" اور گلنار ...

"اسی نے تو مجھے مجبور کیا ورنہ میں آپ سے اجازت نہ لیتا!" گلنار خاموش نہ رہ سکی روتی ہوئی بولی۔ "عالی جاہ! یہ جھوٹ کہتے ہیں میں ہرگز جانے کیلئے تیار نہیں ہوئی۔" صفدر جنگ نے ترچھی نگاہوں سے گلنار کی طرف دیکھا مگر اُس نے اس کی پرواہ نہیں کی اور سارا قصہ بلا کم و کاست نواب کے گوش گذار کر دیا۔

نواب اعتماد الدولہ گلنار کو علیحدہ لیجا کر کہنے لگا "اگر تم یہی درخواست میرے پاس لاتیں تو کیا میں رد کر دیتا؟" گلنار کے آنکھوں میں آنسو آ گئے اُس نے رقت آمیز لہجہ میں کہا۔ "یہ لونڈی معافی کی خواستگار اور حتی الامکان تلافی کرنیکو تیار ہے" "تلافی" کا لفظ سنکر اسنے نواب کو گدگدایا وہ بولا "اس غلطی کی تلافی کیسے ہو سکتی ہے؟" گلنار نے شرم سے آنکھیں نیچی کر لیں اور آہستہ سے بولی "میں آپ کی ہر خواہش کے سامنے اپنا سر جھکاتی ہوں آپ صرف اسلم اور صفدر جنگ کو چھوڑ دیں"

نواب نے تھوڑی دیر اس پر غور کیا وہ سوچنے لگا عورت کا دل بحر ہے اس کی تھاہ کسی کو نہیں ملی کبھی تو اس سمندر میں رحم و کرم کی تلاطم خیز لہریں اُٹھنے لگتی ہیں اور کبھی یہ زہر کا سمندر بن جاتا ہے ___ نواب بولا "گلنار اگر میں اسلم اور صفدر جنگ کا قصور معاف کر دوں تو کیا تم میری بیوی کی حیثیت سے شاہی محلوں میں رہنا پسند کرو گی؟"

گلنار نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور اپنی آنکھوں سے آنسو ڈھلکاتی ہوئی بولی "یہ لونڈی آپکی ہے جس طرح چاہیں رکھیں"

نواب گلنار کا یہ جواب سُنکر نہایت خوش ہوا وہ گلنار کیلئے سب کچھ کرنیکو تیار ...

اسلم اُٹھ ... بھرائی ہوئی آواز ... سپاہی نے موت کا حکمنامہ ... ڈور گئی حکمنامہ اُسکے کانپتے ہوئے ... طرح محو ہو گیا جیسے مرتاض ریاضت میں۔

تھوڑی دیر کے بعد اُس کے چہرے پر رونق آ گئی ... رکھی ہنسی ہنستا ہوا بولا۔ "چلیئے"! گلنار کے خیال نے اُس ... دی اسلم قید خانے کی کوٹھری سے باہر نکلا اور ایک بار حسرت بھری نگاہ اپنے گرد و پیش دیکھا پھر ایک ٹھنڈی سانس لی اور دل ہی دل میں کہنے لگا "زندگی کا انجام یہ ہوا!" سپاہی اسلم کو لیے ہوئے ایک کھلے میدان میں پہونچ گئے جہاں فوجی سپاہی اپنے ہتھیار سنبھالے ہوئے پہلے ہی قواعد میں مصروف تھے اسلم کے دونوں ہاتھ پشت پر باندھ دیے گئے اُسے لکڑی کے ایک ستون کے ساتھ جکڑ دیا گیا کہ ہل جل نہ سکے اور گولی نشانہ پر بیٹھے مگر اسلم اُس وقت نیم جان ہو رہا تھا اسکے چہرے کا رنگ مُردے کی طرح سفید تھا جسمیں خون کا نام نہ تھا ہوائیاں اُڑ رہی تھیں اور طاقت گویا سلب ہو گئی تھی وہ حسرت بھری اور اشک بار نگاہوں سے کبھی زمین کو دیکھتا تھا اور کبھی آسمان کو اپنے اس دنیا سے وہ ہمیشہ کیلئے رخصت ہو رہا تھا اُس کا گلا خشک تھا زبان پر کانٹے پڑ گئے تھے بولنے کی طاقت سلب ہو گئی تھی ___ موت کا خیال واقعی جانسوز ہوتا ہے اسلم کے جسم میں روح ابھی موجود تھی مگر وہ مُردوں سے بدتر تھا۔

۶ بجنے میں پانچ منٹ باقی تھے کپتان نے سپاہیوں کو تیار رہنے کا حکم دیا وہ اپنی بندوقیں سنبھالکر قریب پہنچے اور اپنی اپنی انگلیاں اُنکے گھوڑوں پر جمائیں۔ کپتان نے چلا کر تحکمانہ انداز میں کہا "ایک!" میدان میں سناٹا چھا گیا تھوڑی دیر بعد بولا۔ "دو!"

خاموشی کی حد ہو گئی قبرستان کی خاموشی اس کے سامنے مات تھی۔ اسلم نے یکبارگی گردن ڈالدی اُس پر بیہوشی طاری ہو گئی معلوم ہوتا تھا جیسے جسم سے اُس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی کپتان اسلم کے قریب گیا اُس نے غور سے اُسے دیکھا مگر یہ معلوم نہ کر سکا کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا۔ پورے چھ بج گئے مگر اسلم فردوس کی ... لٹکا ہوا تھا

... (ریاست)

مسلم لیگ کا آئندہ سالانہ اجلاس

آل انڈیا مسلم لیگ کا آئندہ سالانہ اجلاس جو ۳۰، ۳۱ دسمبر کو کلکتہ میں منعقد ہوگا اس کی کمیٹی استقبالیہ کے صدر مولوی مجیب الرحمن اور سکریٹری محمد اکرام خان منتخب ہوئے ہیں۔

دستور اساسی کے مسودات

علاوہ مسٹر سری نواس آئنگر اور مسٹر اے رنگا سوامی آئنگر کے مرتب کردہ مسودات کانسٹی ٹیوشن کے چار اور مسودات پریسیڈنٹ کانگریس کو موصول ہوئے ہیں گو ان تمام مسودات پر مسز بسنٹ اور مسٹر فرزہ بروگو لے کے مسودات کی کانگریس سبجکٹ کمیٹی اور اجلاس کانگریس میں غور کیا جائیگا اور ایک خاص کانگریس بھی آئندہ ۱۹۲۸ء کے موسم بہار میں منعقد کی جائیگی تاکہ ایک آخری صورت حال کا فیصلہ کرنے کیلئے کافی وقت مل سکے۔

آل انڈیا خلافت

جس کا اجلاس کانگریس سبجکٹ کمیٹی کے ساتھ منعقد ہونے والا ہے اسمیں منجملہ اور امور کے اسٹیچوٹری کمیشن کے متعلق مسلمانوں کے طرز عمل کا تصفیہ بھی کیا جائیگا۔

آریہ دیشی کانفرنس

سیٹھ جمنا داس آل انڈیا آریہ دیشی کانفرنس کی صدارت کریں گے۔

گورنری صوبجات متحدہ کا چارج

اس امر کا اعلان کیا گیا ہے کہ ہز اکسلنسی سر ولیم میرس بالقابہ ۴ جنوری سنہ ۱۹۲۸ء کو بمقام لکھنؤ ممالک متحدہ کی گورنری کا چارج اپنے جانشین سر الیگزنڈر موڈی مین کو تفویض فرمائیں گے۔

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب بیرسٹرایٹ لا منصف بہادر کانپور

سمن بنابر انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

بعدالت منصفی کانپور

نمبر مقدمہ ۶۷ سنہ ۱۹۲۷ء

رام بنسی دھر گوپال داس واقعہ محلہ جرنیل گنج شہر کانپور **مدعی**

بنام گنجا نند وغیرہ مدعا علیہ

بنام گنجا نند - وچرنجی لال پسران بھولچند مالکان فرم سابق گنجا نند چرنجی لال ساکن حال دھرم شالہ کلو مل مقام سلطان پور اودھ مدعا علیہم

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ۱۱ر۹ پائی ۱۳۱ روپیہ کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲۳ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۷ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جواب دہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم بتائید اپنی جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو - تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۶ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط لبنت لال انچارج منصرم

باجلاس جناب منشی عبدالصمد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم بلہور

سمن بغرض انفصال مقدمہ

(آرڈر ۵ - قواعد ۱ و ۵ مجموعہ ضابطہ دیوانی سنہ ۱۹۰۸ء)

بعدالت مال مقام بلہو ضلع کانپور

نمبر مقدمہ ۲۷۴

لالہ رام نراین ساکن موضع سہکدلو پرگنہ ڈیراپور و نمبردار موضع متو محال پرگنہ بلہور ضلع کانپور **مدعی**

بنام للتوا ولد نامعلوم قوم چمار ساکن موضع بڑاگانون ادنھان پرگنہ اکبرپور قابض کاشت بھولا اہیر متوفی کاشتکار موضع متو پرگنہ بلہور ضلع کانپور مدعا علیہ

واضح ہو کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت بقایا لگان کے دائر کی ہے لہذا تم کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۲ ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۸ء وقت ۱۰ بجے دن کے بمقام بلہور اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا گیا ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہاری حاضری کیلیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جنکی شہادت پر نیز جملہ دستاویزات جن پر تم بتائید اپنے جوابدہی کے استدلال کرنا چاہتے ہو پیش کرو - اور تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا

و مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۳ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۷ء جاری کیا گیا

(مہر عدالت) دستخط حاکم عدالت

بعدالت مال جناب ...
تحصیل بلہ...

نوٹس حسب منشاء دفعہ ...

نمبر مقدمہ ۱۲۸

لالہ ہر پرشاد نمبردار موضع بلہور پور بلہو...

بنام للوا وغیرہ

ہرگاہ مسمی سیتارام ولد گیا قوم اہیر ...

ذریعہ نوٹس ہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ لالہ ...

بابت اجرائے نوٹس بیدخلی بعلت باقی لگان کے ...

ہے لہذا ذریعہ نوٹس ہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تار...

(۳۰) تیس یوم کل روپیہ جس کی تفصیل ذیل میں درج ...

ہمارے اجلاس میں حاضر ہو کر ادا کرو ورنہ بعد انقضائے میعاد ...

سے بیدخل کردے جاؤگے اگر تم کو بابت تقاضا کے کوئی عذر ہو تو ...

عدالت میں پیش کرو۔

نمبر ۵۵۷ رقبہ ۱۴ البسو

لگان	نام سنہ	اقساط	وصول	باقی	سود	[illegible]
۱۳ آ	۳۲	۱۳ آ	.	۱۳ آ	۹/۴ پائی	[illegible]
	۳۳	۱۳ آ	.	۱۳ آ	۵/۸ پائی	[illegible]
	۳۴	۱۳ آ	.	۱۳ آ	۲ ۔	۱۵ آ
						۸ ۔

تاریخ پیشی ۹ جنوری سنہ ۱۹۲۸ء

دستخط حاکم عدالت (مہر عدالت)

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب بیرسٹرایٹ لا منصف بہادر کانپور

نوٹس تاریخ مقررہ بنسبت تصفیہ (شرائط) اشتہار نیلام

آرڈر ۲۱ - قاعدہ ۶۶

بعدالت منصفی کانپور

ابتدائی نمبر ۷۴۹ سنہ ۱۹۲۶ء

اجرائے ڈگری نمبر ۱۳۴ سنہ ۱۹۲۷ء

گرجا دیال ولد بانکے بہاری لال کالستھ سکنہ منا پوروہ شہر کانپور ڈگریدار

بنام بنسی دھر ولد حب لعل نابالغ برہمن بولایت رام پرشاد ولد بھگوانددین برہمن ساکن موضع بھانی پرگنہ و تحصیل شاہ آباد ضلع ہردوئی مدیون ڈگری

بنام بنسی دھر نابالغ بولایت رام پرشاد

چونکہ گرجا دیال ڈگری دار نے واسطے نیلام جائداد مفروقہ کے درخواست گذرانی ہے لہذا تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تاریخ ۵ جنوری سنہ ۱۹۲۸ء واسطے طے کرنے شرائط اشتہار نیلام کے مقرر ہے۔

آج بتاریخ ۱۴ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۷ء میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا

(مہر عدالت) دستخط لبنت لال انچارج منصرم

بحکم جناب سید محمد منیر صاحب بیرسٹرایٹ لا منصف بہادر کانپور

حکم امتناعی درحالیکہ جائداد غیر منقولہ قابل قرقی ہو

آرڈر ۲۱ - قاعدہ ۵۴

بعدالت منصفی مقام کانپور

بعدالت ...

نمبر مقدمہ ۶ ۸ ۹

کنہیا لال ولد گیا گجودھر قوم ...

بنام (۱) مسماۃ پیاری زوجہ اللہ د...

گھاٹم پور ضلع کانپور (۲) اللہ دین ولد ...

زوجہ شوکت علی اقوام مسلمان ساکنان موضع برنار ...

ہرگاہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت مار کے دائر ...

کو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ ۱۲ ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۸ء وقت ۱۰ ...

کے اصالتاً یا معرفت وکیل کے جو مقدمہ کے حالات سے قرار واقعی واقف کیا ...

ہو اور جو کل امور اہم متعلقہ مقدمہ کا جواب دیسکے یا جس کے ساتھ کوئی اور شخص ہو کہ جواب ایسے سوالات کا دیسکے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی کی کرو اور ہرگاہ وہی تاریخ جو تمہارے احضار کیلیے مقرر ہے واسطے انفصال قطعی مقدمہ کے تجویز ہوئی ہے پس تم کو لازم ہے کہ اسی روز اپنے جملہ گواہوں کو جن کی شہادت پر نیز تمام دستاویزات جن پر تم اپنی جوابدہی کی تائید میں استدلال کرنا چاہتے ہو اسی روز پیش کرو۔ تم کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر بروز مذکور تم حاضر نہ ہوگے تو مقدمہ بغیر حاضری تمہارے مسموع اور فیصل ہوگا۔

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۱۵ ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۷ء جاری ...

جمالِ پرتوِ حق عزمِ مستقل میں
زبان پر بھی وہی ہو جو تیرے دل میں

REGD: No.
142

اڈیٹر
خواجہ عبدالسلام

ہفتہ وار

جلد ۶	کان پور چہار شنبہ ۲۸ - دسمبر ۱۹۲۷ء مطابق ۳ - رجب المرجب

ادبیات

ہمارے نفس پرست لیڈر

"الماس"

ہر بات میں غصہ ہے، ہر قول میں خودداری — ہر بار ہے منہ زوری۔ ہر وقت دِل آزاری
خود اپنی پرستش ہے، دنیا سے ہے بیزاری — قوموں کے مسیحاؤ! کیسی ہے یہ بیماری؟
یک گونہ غرض مندی چتون سے برستی ہے
یہ لیڈری ہے بابا! یا نفس پرستی ہے

اسٹیج پہ یہ گرمی، پبلک میں یہ ہنگامہ! — دھوتی سے کہیں باہر۔ اونچا کہیں پاجامہ!
لکھ بیٹھے ہیں تہذیبِ ملکی کا ہبہ نامہ، — سب ایک ہوا میں ہیں۔ پنڈت ہوں کہ علامہ
جذبات میں نفرت ہے، احساس میں پستی ہے
یہ لیڈری ہے بابا! یا نفس پرستی ہے

سنگین ہے سنگٹھن کی اک ہاتھ میں چمکیلی، — اک ہاتھ میں شدھی کی تلوار ہے پھرتیلی
تبلیغ کے تیور میں ہے جوش سے تبدیلی، — اور آڑ میں ان سب کی۔ ہے حرص کی رگ ڈھیلی
خودداری و خودرائی مہنگی نہیں سستی ہے
یہ لیڈری ہے بابا! یا نفس پرستی ہے

مذہب نے سکھائی ہے کب ایسی زبردستی — مذہب کے لئے ناحق۔ اتنی ہے سیہ مستی
مذہب تو سکھاتا ہے رفعت پہ رہے ہستی — کمزور خیالوں میں لیکن ہے وہی پستی
دشنام زباں پر ہے اور ہاتھ میں دستی ہے
یہ لیڈری ہے بابا! یا نفس پرستی ہے

لیڈر وہ ہے جو اپنی ہستی کو مٹا ڈالے — اصلاح و اخوت کی دُنیا میں بنا ڈالے
لیڈر وہ ہے جو دل پر تسکیں کی ضیا ڈالے — اور آپ۔ کہ پھرتے ہیں دُنیا پہ بلا ڈالے
اغراض کا نشہ ہے۔ پندار کی مستی ہے
یہ لیڈری ہے بابا! یا نفس پرستی ہے

قوموں کے پھنسانے کو ڈالا ہے نیا پھندہ — ہر قوم پریشاں ہے۔ ہر قوم پراگندہ
ہر وقت گدائی ہے، ہر دم طلبِ چندہ — یہ راہ نمائی ہے یا پیٹ کا ہے دھندہ
اب قصرِ حمیت میں بے غیرتی بستی ہے
یہ لیڈری ہے بابا! یا نفس پرستی ہے

مذہب ہو اگر سچا۔ مذہب کی یہ ہے فطرت — خود پھیل کے رہتا ہے۔ بے کوشش و بے منت
تکلیف نہ فرمائیں۔ آرام کریں حضرت — کیوں پردۂ مذہب میں کرتے ہیں ہمیں غارت
مذہب جسے کہتے ہیں خود رہبرِ ہستی ہے
یہ لیڈری ہے بابا! یا نفس پرستی ہے

روزانہ ایک آنہ

آپ روزانہ ایک آنہ خرچ کر کے تھوڑے ہی عرصہ میں اپنی گئی گذری تندرستی واپس لا سکنے کیلئے ہر قسم کی کمزوری کو رفع کر کے اعلیٰ درجہ کی طاقت و توانائی حاصل کرنیکے لئے جریان ۔ احتلام ۔ رقت منی ۔ فساد خون و منی کی خرابی وغیرہ امراض مخصوصہ سے نجات پانیکے لئے مقویات سراج عالم آتنک نگرہ گولیوں کا استعمال کریں ۔ قیمت ۳۲ عدد گولیاں ۱۶ ایام کی خوراک میں صرف عہ ۔ اسی طرح روزانہ صرف ایک آنہ ار خرچ کرنے سے تھوڑے ہی عرصہ میں زندگی کا سچا لطف حاصل ہوتا ہے ۵ ڈبیاں ساتھ منگوانیسے صرف ۴ روپیہ للعہ محصولڈاک ہر حالت میں بذمہ خریدار

طلاو اجی کرن

ایسے مایوس اشخاص جو اپنی جوانی کو اپنے ہاتھوں سے بگاڑ کر کف افسوس مل رہے اور بالکل نامرد بن گئے ہوں بہت سے طلاؤں میں پیسہ خرچ کر کے بھی فائدہ نہ اٹھا سکے انکو چاہیئے کہ اس طلاء کا استعمال کر کے صرف دو ہفتہ کے اندر دائمی صحت حاصل کریں قیمت فی شیشی نصف تولہ عہ علاوہ محصولڈاک ۔

ویدشاستری منی شنکر گووندجی ۔ جام نگر

کانپور ایجنٹ :- مسرس عبدالکریم اینڈ سنس

... سوانی کے ساتھ بہار ...
... کے ساتھ جو طرز عمل اختیار ...
... ست نہیں ۔

... پنڈت تیجو کرن ناتھ مصرا مجسٹریٹ ... میں ایک مقدمہ مسٹر اشفاق حسین وکیل ... پولیس انسپکٹر لکھنؤ اور مسٹر اے ٹی جونسی ... کانپور کے خلاف اس جرم میں چل رہا تھا کہ ملزمان نے مسٹر جھگن لال سے ۴۶۰۰ روپیہ کے جواہرات لیے اور ایک ہنڈی لکھدی مگر فاضل مجسٹریٹ نے اس ہنڈی کو بوگس قرار دیتے ہوئے مقدمہ کو خارج کر دیا ۔

سزاے موت کی سزا درگا ، جھبوا اور محبوب حسن خان پر اس جرم میں مقدمہ چل رہا تھا کہ ملزمان نے ۲۳ رمئی سنہ ۱۹۲۷ء کو جبالی مقتول کو اس کے حقیقی بھائی جھبوا سے قتل کرایا اور محبوب حسن خان نے مقتول کی لاش اپنے چچا عبدالجبار کے دروازہ پر پھنکوا کر انکو پھنسانا چاہا اور اس کی رپورٹ تھانہ میں کی مگر بعد کو تحقیقات سے اس کی تصدیق نہیں ہوئی اور مندرجہ بالا تینوں ملزموں پر مقدمہ چلا ۔

اب جناب ڈسٹرکٹ سشن جج صاحب بہادر کی عدالت سے درگا ملزم بری کر دیا گیا اور جھبوا اور محبوب حسن خان ملزمان کو سزاے موت کی سزا دیگئی ہے ۔

مقدمات فساد پنڈت تیجو کرن ناتھ مصرا مجسٹریٹ درجہ اول کے اجلاس میں فساد کے سلسلہ میں جن لوگوں پر مقدمہ چل رہا تھا اسمیں سے صرف بیکو ۔ جگنا پرشاد کو ایک ایک سال کی قید سخت کی سزا دیگئی اور بقیہ ملزمان کو لائق مجسٹریٹ نے بری کر دیا ۔

اپیل معلوم ہوا ہے کہ اڈیٹر صداے مسلم نے مسٹر اے مزود ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے فیصلہ کے خلاف اپیل سشن جج صاحب کی عدالت میں دائر کر دیا ہے ۔

وزیر جنگ سر لیمنگ ورتھنگٹن ایوانس وزیر جنگ کلکتہ پہونچ گئے اور گورنمنٹ ہوس میں مقیم ہیں ۔

نیلام

ٹینری کمپنی

باجلاس جناب سکنڈ سب جج صاحب بہادر کانپور مشتہر ... یو ۔ پی ۔ ٹینری کمپنی حسب تفصیل ذیل بمقدمہ نمبری ۸۷ سنہ ۱۹۲۷ء واسطے مطالبہ مبلغ ۹۹۰۵۶ ننانوے ہزار ۔ چھپن روپیہ دو آنہ ... بذریعہ بتاریخ ۴ رجنوری سنہ ۱۹۲۸ء بوقت ... کو موقع جائداد پر نیلام کیجاویگی ۔

تفصیل

... ٹینری مثل انجن و بوائلر پائپ و اوزار و جملہ سامان متعلق یو پی ٹینری کمپنی و جملہ اسٹاک و لینہ جات و دیگر ... اجناس ہاے مندرجہ بہی جات و ملکیت وغیرہ متعلق یو ۔ پی ٹینری کمپنی مذکور بلا استثنار کسی شے کے و نیز جملہ اراضی جس پر کہ یو ۔ پی ٹینری کمپنی مذکور واقع ہے مقبوضہ موضع گجو پوروہ پرگنہ و ضلع کانپور بشمول جملہ عمارت جو کہ بروقت تحریر رہن نامہ موجود تھیں و نیز دیگر عمارت ہاے جو بعد تحریر رہن نامہ تعمیر ہوئیں اور اس وقت موجود ہیں بشمول نالی و راستہ و گڈھے و درخت ہاے متفرق و تالاب و چاہات و راستہ نالی و دیگر حقوق آسائش بلا استثنا ۔ کسی شے و حق کے نیلام ہونگی ۔

مزید حالات مشتہر سے دریافت کیجے ۔

المشتھر

سوہن لال اینڈ سنس

گورنمنٹ اوکشنرس کانپور

نوٹ ۔ یو ۔ پی ٹینری کمپنی مذکورہ بالا کا جو اشتہار صداقت ۱۴ ر و ۲۱ ر دسمبر سنہ ۱۹۲۷ء میں شائع ہوا ہے اسمیں غلطی سے بجاے ننانوے ہزار چھپن روپیہ دو آنہ کے نو ہزار نو سو چھپن روپیہ دو آنہ چھپ گیا ہے ۔ لہذا ناظرین سے التماس ہے کہ اس کو صحیح کرلیں ڈگری کمپنی مذکور پر ۰۰-۲-۹۹۰۵۶ کی ہے ۔

(منیجر صداقت)

آل انڈیا تبلیغ کانفرنس دہلی

دہلی ۲۵ ر دسمبر آج صبح مسلمانوں کی جمعیتہ کثیر کی موجودگی میں جس میں ڈیلیگیٹ اور وزیٹر دونوں صاحبان شامل تھے حاجی لارڈ ہیڈلے نے آل انڈیا تبلیغ کانفرنس کا افتتاح فرمایا ۔

حاجی لارڈ ہیڈلے نے جو ایک سرخ رنگ کی ترکی ٹوپی زیب سر کیے تھے فرمایا کہ انکو یقین کامل ہے کہ حقیقی انسانی ترقی اور بنی نوع انسان میں سچی حسیت و مروت پیدا ہونے کا ذریعہ صرف اصول اسلام کی اشاعت ہے ۔

مغرب میں اشاعت اسلام کا ذکر کرتے ہوئے لارڈ صاحب نے فرمایا کہ وہاں لوگوں کو اسلام ہی جیسے مذہب کی ضرورت ہے اور اشاعت اسلام کے فرض کو ووکنگ واقع انگلستان کا اسلامی مشن بوجہ احسن ادا کر رہا ہے مغربی لوگوں کے طبائع جذب و قبول حق و صداقت کیلیے تیار ہیں اگر مسلمانوں نے ممالک مغرب میں اسلامی لٹریچر کے ذریعہ سے مذہبی تخم پاشی کی تو انشاء اللہ فصل بہی نہایت عمدہ پیدا ہوگی مسلمانوں کو اسوقت

باجلاس جناب منشی عبدالصمد صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل بلہور ضلع کانپور

اطلاعنامہ حسب دفعہ ۲۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

ممالک مغربی و شمالی

بعدالت مال مقام بلہور ضلع کانپور

نمبر ۲۸

چونکہ بمقدمہ نالش گیاپرشاد ۔ ڈگریدار موضع سادات رسول آباد پرگنہ بلہور بنام تم سکھا کے جو عدالت میں فیصل ہوا ایک ڈگری بقایا لگان بابت سنہ ۱۳۳۳ف و سنہ ۱۳۳۲ف بتاریخ ۳۱ ر اگست سنہ ۱۹۲۷ء صادر ہوئی اور مبلغ ؏ ۹/۶/۱۷ جواب از روے ڈگری مذکور واجب الادا ہیں جنکی تفصیل حاشیہ پر درج کیجاتی ہے ۔

	روپیہ	آنہ	پائی
اصل	۴	۱۲	۳
خرچہ نالش	۲	۱۲	۹
سود بابت زر اصل و خرچہ نالش			
خرچہ اجراے ڈگری	۳	۱۴	۳
سود بابت خرچہ اجراے ڈگری	۵	۱۵	۶
میزان	۱۷	۶	۹

اور چونکہ آج کی تاریخ تک ڈگری بلا ایفا رہی ہے ۔ لہذا بذریعہ اس تحریر کے تم سکھا ولد گوری سوکل ساکن ساوان رسول آباد پرگنہ بلہور مذکور کو اطلاع دیجاتی ہے کہ تم زر مذکور یعنی مبلغ ۹/۶/۱۷ جو از روے ڈگری کے واجب الادا ہیں اس عدالت میں پندرہ روز کے اندر تاریخ موصول ہونے اطلاعنامہ ادا کرو ورنہ وجہ ظاہر کرو کہ تم مندرجہ ذیل کھیتوں سے جنکی بابت بقایا ڈگری شدہ واجب الادا ہے بیدخل کیوں نہ کیے جاوٗ ۔

تاریخ پیشی ۷ رجنوری سنہ ۱۹۲۸ء

پرگنہ	موضع	محال	تھوک	پٹی	نمبر کھیت کا	رقبہ کھیت کا	
بلہور	سادات رسول آباد	معمند کاپلی	.	.	۵۴۷	۱۷ بو	۴
					۱۰۰۷	۱ بو	بلا لگانی
					۱۱۵۲	۳ بو	۵ ر
					۱۱۵۳	۱ بو	۳ ر
					۱۱۵۴	۳ بو	۴ ر
					۱۱۵۵	۲ بو	۳ ر
					۶ قطعہ	بیگھہ ۸ بو	۳

مہر عدالت

دستخط حاکم عدالت

آل انڈیا خلافت کانفرنس

مدراس ۲۵ ر دسمبر مولوی محمد شفیع داودی صاحب ممبر اسمبلی نے خلافت کانفرنس کی صدارت کرتے ہوے آئینی کمیشن پر اظہار ناپسندیدگی کیا اور لوگوں پر زور دیا کہ وہ اس کا بائیکاٹ کر دیں یہ وقت نہیں ہے کہ بائیکاٹ سے پہلے مسلمان اپنے معاشرتی و سیاسی حقوق کا تصفیہ کر لینا مفاطعہ کی شرط کر دینا بہتر ہے کہ وہ اسی معاملہ کو ہندو ذہنیک نیتی پر چھوڑ دینا ۔

کانگریس کانگریس نگر ۲۷ ر دسمبر انڈین نیشنل کانگریس کے ۴۲ ... اجلاس کا افتتاح ۲ بجے زیر صدارت ڈاکٹر ایم ۔ اے ...